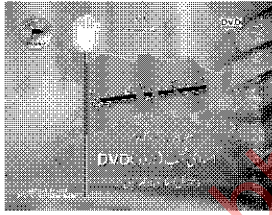


یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں  
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

Presented by: Rana Jabir Abbas



۷۸۶  
۹۲-۱۱۰  
یا صاحب الزماں اور کئی

DVD  
Version

# لبیک یا حسینؑ

نذر عباس  
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

## اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad  
Sindh, Pakistan.

[www.sabeelesakina.page.tl](http://www.sabeelesakina.page.tl)

[sabeelesakina@gmail.com](mailto:sabeelesakina@gmail.com)

Contact : [jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

<http://fb.com/ranajabirabbas>

NOT FOR COMMERCIAL

[www.ziaraat.com](http://www.ziaraat.com)



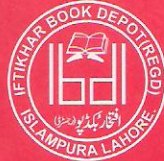


# تحفہ العوام

مصدقہ مقبول جدید

مؤلفہ

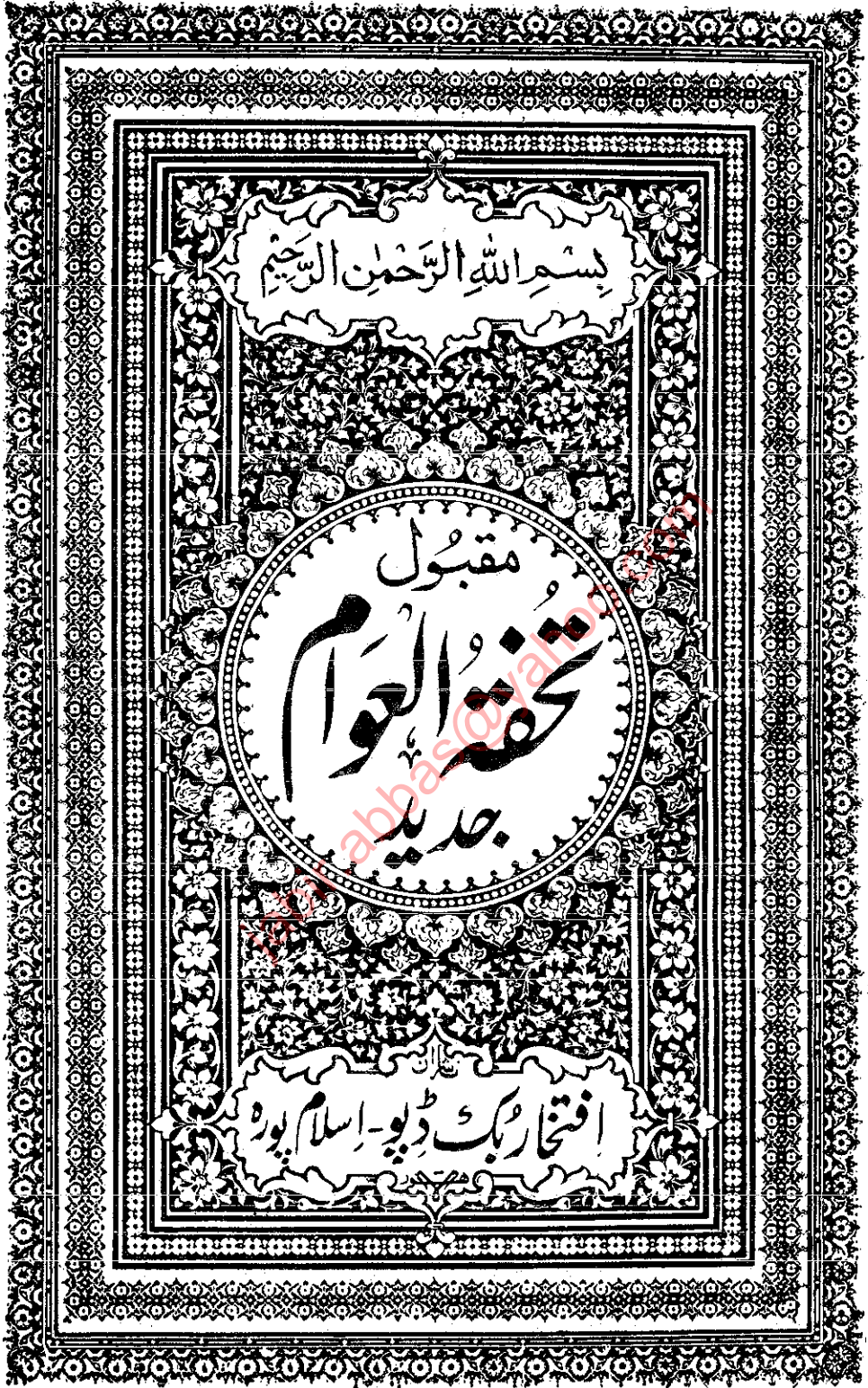
مولانا السید منظور حسین نقوی اعلیٰ اللہ مقامہ



ناشر:

انتخاب رکب ڈپو (جسٹ) اسلام پورہ لاہور





<p>اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَلِّ مُحَمَّدًا</p> <p>شجرۂ طیبہ چہارہ معصومین علیہم السلام</p> <p>اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَلِّ مُحَمَّدًا</p>									
اسماء معصومین	لقب	کنیت	اہمیت	تعداد اولاد	تاریخ ولادت	جائے ولادت	تاریخ شہادت	حیات	جائے مدفن
حضرت محمد ابن عبداللہ	مصطفیٰ	ابوالقاسم	حضرت آمنہ بنت وہب	فاطمہ الزہراء طیبہ و طاہرۃ عالم انبیاء	۱۷ ربیع الاول ۱۰۰ھ	شعب الثانی (مکہ)	۲۸ صفر ۱۱ھ	۶۳ سال	مدینہ منورہ
حضرت فاطمہ بنت رسول	زہرا	ام حبیبہ	حضرت خدیجہ الکبریٰ	حسن حسین زینب ام کلثوم اسحاق حسن	۲۰ جمادی الثانی ۵ھ	مکہ معظمہ	۳ جمادی الثانی ۱۸ھ	۱۸ سال	جنت البقیع (مدینہ منورہ)
حضرت امام علی ابن ابیطالب	امیر المومنین	ابوالحسن	حضرت فاطمہ بنت اسد	۱۱ پسر ۱۶ دختران	۱۳ رجب ۱۰ھ	(دیمان) خانہ کعبہ	۲۱ رمضان ۴۰ھ	۶۳ سال	نجف اشرف (عراق)
حضرت امام حسن ابن علی	جنتی	ابوجعفر	حضرت فاطمہ الزہرا	۸ پسر ۷ دختران	۱۵ رمضان ۳ھ	مدینہ منورہ	۲۸ صفر ۵۰ھ	۷۷ سال	جنت البقیع (مدینہ منورہ)
حضرت امام حسین ابن علی	شہداء	سید عبداللہ	حضرت فاطمہ الزہرا	۶ پسر ۴ دختران	۳ شعبان ۴ھ	مدینہ منورہ	۱۰ محرم الحرام ۱۰ھ	۵۷ سال	کربلا معلیٰ (عراق)
حضرت امام علی ابن الحسین	زین العابدین	ابوجعفر	حضرت شہر بانو بنت یزید جرد	۱۱ پسر ۴ دختران	۱۵ جمادی الاول ۳۸ھ	مدینہ منورہ	۲۵ محرم الحرام ۹۵ھ	۵۷ سال	جنت البقیع (مدینہ منورہ)
حضرت امام محمد ابن علی	باقر	ابوجعفر	فاطمہ بنت امام حسن	۵ پسر ۲ دختران	۵ پسر ۲ دختران	مدینہ منورہ	۷ ذی الحجہ ۱۱ھ	۵۷ سال	جنت البقیع (مدینہ منورہ)
حضرت امام جعفر ابن محمد	صادق	ابو عبداللہ	ام زہراء بنت قاسم بن محمد ابن ابی بکر	۷ پسر ۳ دختران	۷ ربیع الاول ۸۳ھ	مدینہ منورہ	۱۵ شوال الحرام ۱۲۸ھ	۶۵ سال	جنت البقیع (مدینہ منورہ)
حضرت امام موسیٰ ابن جعفر	کاظم	ابو براہیم	حمیدہ خاتون	۱۹ پسر ۱۸ دختران	۱۹ پسر ۱۸ دختران	مدینہ منورہ	۲۵ رجب المرجب ۱۸۳ھ	۵۵ سال	کاظمین (عراق)
حضرت امام علی ابن موسیٰ	رضا	ابوالحسن	ام البنین	امام محمد تقی	۱۱ ذیقعد ۱۵۳ھ	مدینہ منورہ	۲۳ ذیقعد ۲۰۳ھ	۵۰ سال	مشہد مقدس (ایران)
حضرت امام محمد ابن علی	تقی	ابوجعفر	خیزان خاتون (ریحانہ)	۲ پسر ۲ دختران	۱۰ رجب المرجب ۱۹۵ھ	مدینہ منورہ	۲۹ ذیقعد ۲۲۰ھ	۲۵ سال	کاظمین (عراق)
حضرت امام علی ابن محمد	نقی	ابوالحسن	سانہ خاتون	۵ پسر ۵ دختران	۵ رجب المرجب ۲۱۲ھ	مدینہ منورہ	۳ رجب المرجب ۲۵۲ھ	۴۰ سال	سرمن رائے (عراق)
حضرت امام حسن ابن علی	عسکری	ابوجعفر	حدیثہ خاتون	حضرت صاحب العصر	۱۰ ربیع الثانی ۳۳۲ھ	مدینہ منورہ	۸ ربیع الاول ۳۶۰ھ	۲۸ سال	سرمن رائے (عراق)
حضرت امام محمد ابن حسن	انجیاء القاسم	ابوالقاسم	زینب خاتون	اعلم عند اللہ	۱۵ شعبان ۲۵۶ھ	سرمن رائے (سامراء)	بنجملہ خدا زندہ ہیں!	ماشاء اللہ	جائے شہادت سرمن رائے

ناشر: انتشارات کتب دینیہ، رشتہ داران اسلام، سورہ لاہور

تفصیل: مولانا سید محمد جعفر نقی صاحب مدظلہ العالی

جملہ حقوق محفوظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ عَلَیْ وَّلَیِّ اللّٰهِ  
وَصِیُّ رَّسُولِ اللّٰهِ وَخَلِیْفَتُهُ بِلَا فَضْلِ ط

# تحفۃ العوام مقبول جدید مع اضافہ

مطابق فتاویٰ مجتہدین عظام

- ☆ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید علی حسینی سیتانی مدظلہ العالی
- ☆ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید روح اللہ الموسویٰ الحسینی اعلیٰ اللہ مقامہ
- ☆ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الحاج السید ابوالقاسم الحوئی اعلیٰ اللہ مقامہ
- ☆ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الحاج سید محمد سعید الحکیم مدظلہ نجف اشرف عراق
- ☆ مصدقہ عالیجناب سید العلماء علامہ سید علی نقی المجتہد اعلیٰ اللہ مقامہ
- ☆ مصدقہ عالیجناب مولانا سید محمد جعفر شہید سابق پشماز مسجد صاحب الزمان لاہور

مؤلفہ و مرتبہ

عالیجناب مولانا السید منظور حسین نقوی اعلیٰ اللہ مقامہ، پشماز مسجد علی پور (مظفر گڑھ)

ناشر:

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

  
Iftikhar  
BOOK DEPOT  
ESTD 1995

[illegible]

سید علی اس عظیم نورانی نقش کو حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ کہ شکل عین ہر روز دیکھیں یعنی اس کی زیارت کریں اور بوقت زیارت آیت الکرسی کی تلاوت کریں۔ آپ دنیا میں کسی کے محتاج نہ رہیں گے۔ لوگوں میں عزت کا مقام حاصل ہوگا۔ رزق میں اضافہ ہوگا۔

# ضمیمہ ہوشی تحفۃ العوام مقبول جدید

مطابق فتاویٰ

حضرت ایدہ العظمیٰ الحاج سید علی حسینی سیتانی نجف اشرف عراق

حضرت ایدہ العظمیٰ الحاج سید محمد سعید ایم نجف اشرف عراق

ہر تبہ :

عالی جناب مولانا سید زوار حسین بھدانی (تذکرہ نگار) فاضل عراق

نامشر:

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام آباد لاہور



## تعارف

حضرت آیتہ اللہ العظمیٰ الحاج سید علی حسینی سیتانی، نجف اشرف

آپ ۱۳۲۹ھ ۱۹۱۰ء مشہد مقدس میں پیدا ہوئے آپ کا خاندان علم و ورع اور پرہیز گاری میں مشہور و معروف ہے مقدمات و سطوح (ابتدائی و قانونی) کی تعلیم اپنے آبائی شہر میں حاصل کی۔ اور ایک عرصہ تک جناب عالم ربانی آقائے مرزا مہدی اصفہانیؒ سے کسب فیض کیا۔

۱۳۶۸ھ میں قم تشریف لے گئے اور وہاں آیتہ اللہ العظمیٰ سید حسین بروجرودیؒ سے فقہ و اصول فقہ کی تعلیم حاصل کی اور ان کی کتاب رجال حدیث سے بھرپور استفادہ کیا نیز انہی دنوں آپ نے آیتہ اللہ آقائے خمینیؒ اور نامور فقیہ آقائے کوہ کمریؒ کے درس فقہ میں شرکت فرمائی۔

۱۳۷۱ء میں وارد نجف اشرف ہوئے اور آیتہ اللہ العظمیٰ سید محسن حکیمؒ آیتہ اللہ العظمیٰ آقائے شیخ حسین حلیؒ اور آیتہ اللہ العظمیٰ آقائے سید ابوالقاسم خوئیؒ کے زیر سایہ علوم الہیہ کے جوہر سمیٹے ۱۳۸۰ھ میں آقائے خوئیؒ نے سند اجتہاد مرحمت فرمائی جب کہ اس وقت آپ کی عمر ۳۱ سال تھی فقہ میں آپ کی تحقیق عمیق، رجال حدیث کے گہرے مطالعہ اور مختلف دینی امور سے واقفیت کی مثال آپ کے ہمعصروں میں بہت کم ملتی ہے آپ نے آیتہ اللہ العظمیٰ سید محمد باقر صدر شہیدؒ کی علمی نشستوں سے بھی بھرپور استفادہ فرمایا۔ آیتہ اللہ آقا بزرگ تهرانیؒ نے علم رجال اور روایان حدیث کے موضوع پر علمی کمال اور تفوق کی سند عطا فرمائی۔

آیتہ اللہ العظمیٰ سید علی سیتانی صرف ایک فقیہ ہی نہیں ہیں بلکہ وہ ایک بالغ نظر عالم ہیں جو زمانہ حال کے مختلف علوم سے بھی پوری طرح واقفیت رکھتے ہیں۔ جن میں سیاسی اور معاشی نظریات بھی شامل ہیں ان کے خیالات انتظامی اور سماجی امور میں موجودہ دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہیں۔

آیتہ اللہ سید نصر اللہ مستنبطؒ کی وفات کے بعد آیتہ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئیؒ نے آپ کو حوزہ علمیہ نجف اشرف کے ایگزیکٹو آفس کے انتظام و انصراف کے لئے منتخب فرمایا چنانچہ آپ نے اس مسئولیت کو بدرجہ احسن انجام دیا آقائے خوئیؒ کی زندگی میں ہی آپ ان کی جگہ مسجد خضراء میں نماز جماعت پڑھاتے تھے۔



گزشتہ ۳۴ سالوں سے آپ حوزہ علمیہ نجف اشرف میں مختلف علوم کی تدریس و تحقیق میں مصروف ہیں درج خارج کے ساتھ تالیفات کا سلسلہ بھی جاری ہے آپ کی تالیفات مندرجہ ذیل ہیں جن میں سے بعض شائع بھی ہو چکی ہیں۔

تالیفات: (۱) شرح عروۃ الوستی (۲) البحوث الاصولیۃ (۳) کتاب القضا (۴) کتاب البیع و العیارات (۵) رسالہ فی لباس المکسوک فیہ (۶) رسالہ فی قاعدۃ الید (۷) رسالہ فی صلاۃ المسافر (۸) رسالہ فی قاعدہ التجاوز و الفراغ (۹) رسالہ فی القبلہ (۱۰) رسالہ فی التقیۃ (۱۱) رسالہ فی قاعدہ الازام (۱۲) رسالہ فی الاجتہاد و التقیید (۱۳) رسالہ فی قاعدۃ لا ضرر ولا ضرار (۱۴) رسالہ فی الریاء (۱۵) رسالہ فی حججیتہ مراسل ابن ابی عمیر (۱۶) رسالہ فی مساکل القدماء فی حججیتہ الاخبار (۱۷) رسالہ عملیۃ المسائل المنتخبہ

## تعارف

حضرت آیتہ اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد سعید حکیم مدظلہ نجف اشرف آپ ۸ ذی قعدہ ۱۳۵۴ھ سرزمین نجف اشرف میں پیدا ہوئے آپ آیتہ اللہ سید محمد علی حکیم مدظلہ کے فرزند ارجمند اور آیتہ اللہ العظمیٰ الحاج سید محسن حکیم اعلیٰ اللہ مقامہ کے نواسے ہیں۔ خاندان حکیم ایک مشہور و معروف مجاہد علمی گھرانہ ہے جس کے افراد دین و دیانت، علم و رعب اور زکاوت و ذہانت میں اپنی مثال آپ ہیں نامساعد حالات میں ملت اسلامیہ کے لئے آپ کے خاندان کی قربانیاں قابل ستائش ہیں اس خاندان کے درجنوں افراد جن میں مرحوم آقائے حکیم کے جید علماء فرزند بھی شامل ہیں درجہ شہادت پر فائز اور تقریباً "ستراسی افراد ان نامساعد حالات کے باعث قید فجرہ میں عدم پتہ ہیں۔

آیتہ اللہ العظمیٰ سید محمد سعید حکیم مدظلہ نے ابتدائی اور ثانوی (مقدمات و سطوح) کی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی جنہوں نے بڑی جانفشانی اور انتہائی کاوشوں کے ساتھ ایک ایک لفظ کی کماحقہ دقیق تعلیم دی رسائل و مکاسب اور کفایتہ تک تعلیم اپنے والد محترم اور آیتہ اللہ العظمیٰ الشیخ محمد طاہر آل الشیخ راضی اور آیتہ اللہ سید محمد حسین طباطبائی حکیم (صاحب کتاب الفقہ المقارن) سے حاصل کی آپ کی فہم و فراست اور علمی صلاحیتوں کے پیش نظر آیتہ اللہ الشیخ محمد طاہر آل الشیخ راضی ابتدا ہی سے فرماتے تھے کہ یہ شخص مستقبل کا مرجع عام ہے لہذا مذکورہ بالا اساتذہ آپ کی علمی تربیت میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیتے۔

آپ حصول علم کے ساتھ ساتھ ایک ماہر مدرس کی حیثیت سے بھی کسی سے کم نہ تھے چنانچہ رسائل و مکاسب اور کفایت کو کئی بار پڑھا۔ اور ۱۳۸۸ھ سے درس خارج بھی شروع کر دیا ۱۳۹۹ھ کے بعد آپ پر مصائب و آلام نے شدت اختیار کر لی جس سے آپ کو ایک مدت تک شر اثر کے باعث قید فجرہ میں رہنا پڑا لیکن جوہنی آپ کو قدرے آزادی میسر آئی پھر سے درس خارج اور تالیفات کا سلسلہ جلیلہ شروع کر دیا آپ حضرت آیتہ اللہ العظمی آقائے سید محسن حکیمؒ کی کتاب منهاج الصالحین کی بنیاد قرار دے کر درس خارج دیتے ہیں۔

آیتہ اللہ العظمی آقائے حکیمؒ کی اجتہادی کتاب مسمک العروة الوثقی آپ کے اشراف میں مراحل تکمیل کو پہنچی اور اس طرح آپ نے اس مفصل اجتہادی کتاب فقہ پر پوری طرح عبور حاصل کیا اور کئی مقامات پر خود مصنف مرحوم آقائے حکیمؒ کے ساتھ بحث و مباحثہ کیا چنانچہ آپ کی علمی صلاحیت کے اعتراف کے طور پر آپؒ نے فرمایا (انی انتظر للسید محمد سعید ان یکون مرجعا) میں مستقبل میں دیکھنا ہوں کہ سید محمد سعید مرجع خلائق ہو گا) آپ نے حضرت آیتہ اللہ العظمی سید ابوالقاسم خوئیؒ خاص طور پر آیتہ اللہ العظمی شیخ حسین علیؒ سے بھی کسب فیض کیا۔

آپ کی تالیفات: آپ ابتداء ہی سے اپنے مجلہ دروس قلمبند کرنے کے عادی تھے۔ چنانچہ اپنی اس تحقیقی و عینی تائیل کے پیش نظر آپ نے بڑی بڑی علمی و تحقیقی کتب کی تالیف کا سلسلہ جلیلہ بھی جاری رکھا ہوا ہے اب تک تالیف شدہ کتب کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ المحکم فی اصول الفقہ: یہ فن اصول فقہ میں ایک کامل دورہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے دو جلد میں مباحث الفاظ و ملازمات عقلیہ ہیں، دو جلدیں مباحث قطع و انارات اور براءۃ و احتیاط میں اور دو جلدیں استصحاب و تعارض اور اجتہاد و تقلید میں ہیں۔

۲۔ مصباح المنہاج: آیتہ اللہ العظمی سید محسن حکیم رح کے منهاج الصالحین پر استدلالی کتاب ہے چونکہ آپ منهاج الصالحین کی بنیاد پر درس خارج دیتے ہیں لہذا اب تک دس مجلدات مکمل ہوئی ہیں ایک جلد اجتہاد و تقلید میں، سات جلدیں طہارت و صلوٰۃ میں ایک جلد صوم اور ایک جلد خمس میں ہے۔

۳۔ دورۃ فی تہذیب علم الاصول: اس دوران چونکہ حالات انتہائی نامساعد تھے لہذا آپ نے علم اصول کی صرف اہم ابجاث پر اقتصار کرتے ہوئے اب تک دو جلدیں مکمل کی ہیں جو

بحث دوران الامرین بین الاقل والاكثر الاوتباطین تک مشتمل ہیں امید ہے کہ فراغت پا کر اس کو مکمل کریں گے۔

۴۔ کتاب فی اصول العملیۃ: یہ کتاب اپنے نامساعد حالات میں تحریر کی جب کہ آپ کے دسترس میں کوئی مدرک و مصدر بھی نہ تھا صرف اپنے حافظہ میں یادداشتوں پر اعتماد کرتے ہوئے تالیف کی لیکن افسوس کہ یہ کتاب انہی نامساعد حالات کے نتیجے میں ظالم ہاتھوں سے تلف کر دی گئی۔

۵۔ حاشیہ موسعہ بر رسائل الشیخ انصاری: تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

۶۔ حاشیہ موسعہ بر کفایتہ الاصول جلد اول: درس خارج کی تدریس کے دوران تین جلدوں میں تالیف فرمایا۔

۷۔ حاشیہ بر کفایتہ الاصول جلد دوم: یہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

۸۔ حاشیہ موسعہ بر مکاسب: نامساعد حالات کے باعث صرف دو جلدوں پر مشتمل مکاسب محرمہ سے مباحث عقد فضولی تک تالیف کر پائے اس کے علاوہ اپنے والد محترم سے درس حاصل کرتے وقت بھی ایک اور حاشیہ تحریر فرما چکے ہیں جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔

۹۔ تقریرات آیتہ اللہ العظمیٰ الشیخ حسین الحلّی جو اصول فقہ میں ہیں اور استصحب اور اس کے لواحق، باب التعارض اول اصول سے اجزا تک ہے۔

۱۰۔ تقریرات آیتہ اللہ العظمیٰ الشیخ حسین الحلّی جو فقہ میں دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

۱۱۔ تقریرات آیتہ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئی یہ کتاب صرف ایک جلد واجب تنبیہی سے بدایتہ البراءۃ تک ہے۔

۱۲۔ رسالہ تجرید بحث الخارج

۱۳۔ رسالہ مستقلہ فی خارج المعاملات

۱۴۔ رسالہ عملیۃ منہاج الصالحین: دو جلدوں پر مشتمل مومنین کی کثیر تعداد کی خواہش کے پیش نظر تالیف فرمایا

۱۵۔ کتاب سیرۃ المعصومین و حیاتہم: یہ کتاب بھی آپ نے نامساعد حالات اور قید تنہائی میں بغیر کسی کتاب مصدر کے اپنی ذہنی یادداشتوں پر اعتماد کی بناء پر تالیف فرمائی۔

احقر سید ذوالحسین حمدانی (فاضل عراق)

## ضمیمہ تحفۃ العوام

اس تحفہ کی افادیت کو بڑھانے کے لئے ہم نے اس کو حواشی کے ذریعہ مندرجہ ذیل علمائے کرام کے فتویٰ کے مطابق کر دیا ہے۔ تاکہ ان حضرات میں سے ہر ایک کا مقلد اپنی تقلید کے مطابق عمل کر سکے۔ جن علماء کے حواشی درج کئے گئے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱۔ (ع): حضرت آیتہ اللہ العظمیٰ الحاج سید علی حسینی سیستانی نجف اشرف عراق

۲۔ (س): حضرت آیتہ اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد سعید الحکیم نجف اشرف عراق

ملتمس دعا: سید زوار حسین حمدانی (فاضل عراق)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۴۱	۶	احتیاط واجب	یہ احتیاط مستحب ہے (ع) یہ احتیاط لازم نہیں (س)
۴۱	۹	اگرچہ حرام ہے	حرام گوشت حیوان کہ جو خون جھینلہ نہیں رکھتا کے پیشاب سے اجتناب لازم ہے (ع) (س)
۴۱	۱۲	یہ سب حرام ہو جائیں گے	اور ان کی نسل کا حکم بھی خود انہی کی طرح ہے حیوانات کے علاوہ پرندے بھی اس حکم میں شامل ہیں (س)
۴۲	۱۳	صرف زروی نجس ہوگی	بناء بر احتیاط مستحب (ع) نجس نہیں اگرچہ اس کا کھانا حرام ہے (س)
۴۳	۱۰	سب چیزیں پاک سمجھی جائیں گی	بشرطیکہ وہ ان کو شرعی طریقہ سے زنج شدہ اشیاء کی طرح پیش کرے (س)
۴۴	۴	بلکہ ہر شے کرنے والی چیز جو اصل میں پسینے والی ہو	بناء بر مستحب (ع)
۴۴	۶	بناء بر احوط نجس بھی ہے	نجس نہیں پاک ہے (ع) (س)
"	"	طاہر ہو جائے گا	

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۴۴	۸	حرام و نجس ہے	نہ حرام ہے نہ نجس (ع) (س)
۴۴	۱۵	بناء بر احوط و جوی	یہ احتیاط واجب نہیں (ع) بحسب حرام کا پسینہ نجس نہیں لیکن اس حالت میں نماز پڑھنا جائز نہیں (س)
۴۴	۱۸	بناء بر اقویٰ اجتناب کیا جائے	اجتناب (پرہیز) لازم نہیں (ع) نماز کے علاوہ اجتناب لازم نہیں (س)
۴۵	۱	بناء بر احتیاط واجب	بلکہ اقویٰ یہی ہے (ع)
۴۶	۱۲	بواسیر کا خون	بواسیر کا خون معاف نہیں خواہ ظاہری ہو یا باطنی (س)
۴۶	۱۵	خواہ بدن پر ہو یا لباس میں	صرف لباس میں معاف ہے (س)
۴۶	۱۶	یا استحاضہ	خون استحاضہ سے اجتناب بناء بر احتیاط کے مستحب ہے (س)
۴۷	۳	یا وہ دونوں (غلط)	اور وہ دونوں (صحیح)
۵۱	۵	۴/۸ یا ۳۲ یا ۳۷ یا ۳۸ یا ۳۹ یا ۴۰ یا ۴۱ یا ۴۲ یا ۴۳ یا ۴۴ یا ۴۵ یا ۴۶ یا ۴۷ یا ۴۸ یا ۴۹ یا ۵۰ یا ۵۱ یا ۵۲ یا ۵۳ یا ۵۴ یا ۵۵ یا ۵۶ یا ۵۷ یا ۵۸ یا ۵۹ یا ۶۰ یا ۶۱ یا ۶۲ یا ۶۳ یا ۶۴ یا ۶۵ یا ۶۶ یا ۶۷ یا ۶۸ یا ۶۹ یا ۷۰ یا ۷۱ یا ۷۲ یا ۷۳ یا ۷۴ یا ۷۵ یا ۷۶ یا ۷۷ یا ۷۸ یا ۷۹ یا ۸۰ یا ۸۱ یا ۸۲ یا ۸۳ یا ۸۴ یا ۸۵ یا ۸۶ یا ۸۷ یا ۸۸ یا ۸۹ یا ۹۰ یا ۹۱ یا ۹۲ یا ۹۳ یا ۹۴ یا ۹۵ یا ۹۶ یا ۹۷ یا ۹۸ یا ۹۹ یا ۱۰۰	بلکہ ۳۶ یا ۳۷ یا ۳۸ یا ۳۹ یا ۴۰ یا ۴۱ یا ۴۲ یا ۴۳ یا ۴۴ یا ۴۵ یا ۴۶ یا ۴۷ یا ۴۸ یا ۴۹ یا ۵۰ یا ۵۱ یا ۵۲ یا ۵۳ یا ۵۴ یا ۵۵ یا ۵۶ یا ۵۷ یا ۵۸ یا ۵۹ یا ۶۰ یا ۶۱ یا ۶۲ یا ۶۳ یا ۶۴ یا ۶۵ یا ۶۶ یا ۶۷ یا ۶۸ یا ۶۹ یا ۷۰ یا ۷۱ یا ۷۲ یا ۷۳ یا ۷۴ یا ۷۵ یا ۷۶ یا ۷۷ یا ۷۸ یا ۷۹ یا ۸۰ یا ۸۱ یا ۸۲ یا ۸۳ یا ۸۴ یا ۸۵ یا ۸۶ یا ۸۷ یا ۸۸ یا ۸۹ یا ۹۰ یا ۹۱ یا ۹۲ یا ۹۳ یا ۹۴ یا ۹۵ یا ۹۶ یا ۹۷ یا ۹۸ یا ۹۹ یا ۱۰۰
۵۱	۱۳	چھڑی کی نوک	چھڑی کی نوک کا پاک ہونا محل اشکال ہے (س)
۵۱	۱۹	نصب کی ہوئی اشیاء	نصب شدہ مثلاً دروازہ کیل وغیرہ آفتاب سے پاک نہیں ہوتے (ع)
۵۱	۱۹	اور منقولہ اشیاء	منقولہ اشیاء مثلاً یوریا، چٹائی وغیرہ کو آفتاب پاک نہیں کرتا (س)
۵۲	۲	دوسری جانب دھوپ نہ جاسکے	ظاہراً "دوسری جانب بھی پاک ہو جائے گی اگر عرفاً کہا جائے کہ وہ بھی آفتاب کی تمازت ہی سے خشک ہوتی ہے (ع)
۵۳	۱	استبراء کی مدت	استبراء کی مدت اونٹ کے لئے چالیس دن، گائے، بھینس کے لئے بیس دن اور افضل تیس دن، بلکہ احوط چالیس دن ہے بھیڑ بکری کے لئے دس دن اور افضل چودہ دن

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۵۳	۴	بشرطیکہ	ہے۔ بلع کے لئے پانچ دن اور افضل سات دن ہے مرغ کے لئے تین دن ہے ان کے علاوہ دیگر حیوانات کے لئے بناء بر احتیاط واجب اس وقت تک استبراء ضروری ہے کہ جب ان کو نجاست خوار نہ کیا جائے بشرطیکہ یہ مدت اس حیوان کے جم کے مطابق بیان کردہ ایام سے کم نہ ہو۔ اور خنزیر کا دودھ پینے والے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو کس جگہ پابند کر کے سات دن چارہ یا بکری وغیرہ کے دودھ سے غذا مہیا کی جائے (س)
۵۵	۱۱	اس کے بعد دو مرتبہ	یہ شرط بناء بر احتیاط مستحب ہے (ع)
۵۵	۲۰	بناء بر احوط (دخولی)	بجز برتن میں کتے کا لعاب دہن گر جائے اس کو مٹی سے مانجھنے کے بعد بناء بر احتیاط کے تین مرتبہ دھونا لازم ہے (ع)
۵۵	۲۱	پہلے مٹی سے مانجھ لیں	یہ احتیاط مستحب ہے (ع) (س)
۵۶	۴	خمیر اور نجس روٹی پاک	لازم نہیں البتہ سات مرتبہ دھونا لازم ہے خواہ پانی قلیل ہو یا گرد جاری (ع) مٹی سے مانجھنا ضروری نہیں لیکن آب قلیل سے سات مرتبہ دھونا لازم ہے جب کہ کریا جاری پانی میں ایک مرتبہ دھونا کافی ہے (س)
۵۶	۲	آب قلیل	ان چیزوں کا پاک ہونا مشکل ہے (ع) (س)
۵۷	۱۱	احوط (استنبالی)	آب قلیل، کریا جاری پانی میں پیشاب سے نجس شدہ کو دو مرتبہ دھونا لازم ہے (ع)
۵۷	۱۷	جاری میں دو دفعہ	یہ احتیاط واجب ہے (ع)
			بلکہ ایک دفعہ کافی ہے (س) اگر پیشاب سے نجس ہو بصورت دیگر صرف ایک دفعہ کافی ہے (س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۵۸۱	۶	خرمہ کاشیرہ	خرمہ کاشیرہ جوش کھانے سے نہ نجس ہوتا ہے نہ حرام (ع) (س)
۵۸	۱۳	حفاظت حرام ہے	حفاظت حرام نہیں ہے (ع)
۵۸	۱۲	حرام نہیں ہے	حرام ہے (س)
۵۸	۱۹	جائز ہے	حرام ہے (س)
۵۹	۴	حرام ہے	حرام نہیں ہے (ع) وہ جو عام طور پر کھانے پینے کے لئے استعمال ہوتے ہوں (س)
۵۹	۵	حرام ہے	حرام نہیں ہے (ع) صرف ایسے برتن کہ جن کا استعمال صرف کھانے پینے میں منحصر ہو لیکن اگر ان برتنوں کی خرید و فروخت برتن ہونے کے پیش نظر نہ ہو بلکہ اصل ماسیت کے اعتبار سے ہو تو جائز ہے (س)
۶۰	۱	اس سے قبل پانچانہ صاف ہو جائے	بناء بر احتیاط مستحب (ع) بنا بر احتیاط واجب (س)
۶۰	۶	حرام ہے	حرام نہیں اگرچہ بنا بر احتیاط کے ایسا نہ کرنا مستحب ہے (ع) (س)
۶۲	۱	قرآن کندہ ہو	بشرطیکہ اس تک نجاست پہنچے کا امکان یا متک حرمت نہ ہو ورنہ حرام ہے (ع) (س)
۶۷	۱۷	واجب ہے	واجب نہیں ہے (ع)
۶۹	۱۰	ختیمیل سے مسح	بناء بر احتیاط مستحب (ع) (س)
۶۹	۱۹	دوسری مرتبہ مستحب	استحباب ثابت نہیں اگرچہ مبطل بھی نہیں ہے (س)
۷۰	۶	احکام جسیرہ	اگر شکستہ یا زخمی عضو پر جسیرہ وغیرہ نہ ہو بلکہ وہ جگہ کھلی ہو اور اس جگہ کا دھونا یا مسح کرنا مضر ہو تو اس صورت میں صحیح اطراف کا دھونا یا مسح کرنا کافی ہے کھلی شکستہ یا زخمی جگہ کا دھونا یا مسح کرنا لازم نہیں ہے (س)



صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ بیان اختلاف فتویٰ
۷۱	۹	وقت اتنا تنگ ہو	مذکورہ صورت میں اگر ممکن ہو تو بہتر یہ ہے کہ ترہاتھ سے زخمی جگہ پر مسح کرے اور اس کے بعد پاک کپڑا اس جگہ پر رکھ کر دوبارہ ترہاتھ سے مسح کرے لیکن شکستگی کی صورت میں صرف تیمم واجب ہے (ع)
۷۲	۱	سوائے معاون کے	اگر وقت تنگ ہو تو پانی سے وضو کر کے نماز کا کچھ حصہ (اگرچہ ایک رکعت ہی ہو) بھی وقت میں نہ پڑھ سکتا ہو تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ تیمم کر کے نماز پڑھے اور اس کے بعد نماز کی قضا بھی لازم ہے لیکن اگر وضو کے ساتھ وقت میں ایک رکعت بھی پڑھ سکے گا احتمال ہو تو واجب ہے کہ کوشش کر کے ایسا ہی کرے (س)
۷۲	۱	چونا گچ پختہ ہونے سے قبل	بناءً بر احتیاط مستحب (ع) معاون میں در نجف شامل نہیں یہ سنگریزوں میں سے ایک شفاف سنگریزہ ہے (س)
۷۲	۱۵	اگر غسل کے بدلے تیمم ہو	چونا گچ سینٹ وغیرہ پر خواہ پختہ ہوں یا پختہ ہونے سے قبل دونوں صورتوں میں ان پر تیمم جائز ہے (ع) (س)
۷۳	۱	اگر وضو کے عوض تیمم ہو	تیمم خواہ غسل کے بدلہ ہو یا وضو کے عوض ایک ضربی کافی ہے
۷۵	۲	اگرچہ منی خارج نہ ہو	اگرچہ بناءً بر احتیاط کے دو ضربی مستحب ہے (ع) (س)
			مذکر کی در میں جماع کی صورت میں اگر با وضو نہ ہو تو غسل کے ساتھ وضو بھی کرنا بناءً بر احتیاط کے واجب ہے (س) در میں جماع خواہ مذکر کے ساتھ ہو یا مونث اگر با وضو نہ ہو تو غسل کے ساتھ وضو بھی بناءً بر احتیاط کے واجب ہے (ع)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۷۵	۱۳	احوط (وجہی)	یہ احتیاط واجب نہیں (ع) (س)
۷۶	۳	احوط (وجہی)	یہ احتیاط مستحب ہے (ع)
۷۶	۷	ان چار سورتوں	بلکہ ان چار آیات کہ جن میں سجدہ واجب ہے (ع)
۷۷	۴	جس کی ترتیب یہ ہے	(ن)
۷۷	۱۶	ٹھنڈے پانی سے	مذکورہ ترتیب کے علاوہ اس قدر بھی کافی ہے کہ پہلے سر کو دھو لے اور بعد بقیہ بدن، دائیں بائیں جانب ترتیب ضروری نہیں (ع) (س)
۷۸	۱۸	علی الاحوط واجب	لازم نہیں (ع) (س)
۷۸	۲۰	سب کے قصد سے	تمام اغسال واجبہ اور مستحبہ میں وضو کرنا واجب نہیں (ع) (س)
۷۹	۴	تو یہ غسل تو صحیح ہوگا	سب یا کسی ایک کا قصد کر لے تو نیز سب کے لئے کافی ہے (ع) (س)
۷۹	۱۱	علاوہ دوسری عورتوں کو	معلوم نہیں لہذا اس صورت میں اس غسل کو نئے سرے سے کرے اور وضو نیز کرنا ہوگا (س)
۸۳	۱۸	کفایت نہیں کرتا	غیر قریشی عورتوں کو پچاس اور ساٹھ سال کے درمیانی عرصہ میں (اگر خون صفات حیض رکھتا ہو) تو احکام حیض اور احکام استحاضہ دونوں پر عمل کر کے احتیاط کرنا چاہیے (ع)
۸۴	۲	وضو کرنا لازم ہے	کفایت کرنا ہے اور وضو واجب نہیں (ع) (س)
۸۵	۱۹	وضو کرے	وضو کرنا لازم نہیں صرف غسل واجب یا مستحب کافی ہے (ع) (س)
			بناء بر احتیاط کے مستحاضہ متوسطہ کو غسل کے بعد وضو کرنا چاہیے (ع) جو نماز غسل کے بعد بلا فاصلہ پڑھے اس کے لئے وضو لازم نہیں اسی طرح اگر متوسطہ

## حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ

ظہرن یا مغربین سے پہلے غسل کرے اور دونوں نمازوں کو بلا فاصلہ پڑھے تو نیز دونوں نمازوں کے لئے وضو لازم نہیں (س)

مستحاضہ کثیرہ کے لئے غسل ہی کافی ہے وضو کی ضرورت نہیں اگرچہ بناء بر احتیاط کے مستحب ہے (ع) جو نماز یا نمازیں غسل کے بعد فوراً "بلا فاصلہ پڑھے ان کے لئے وضو لازم نہیں (س)

اگر چار ماہ سے قبل سقط ہونے والے کے بدن کی ساخت مکمل ہو چکی ہو تو بھی بناء بر احتیاط کے غسل و کفن واجب ہے (ع)

بناء بر مشہور کے (ع) (س) اگر تین غسل دینے کے لئے پانی نہ ہو تو خالص پانی سے غسل دیں اور اگر مزید پچ جائے تو پیری کے پتوں یا کانور میں سے کسی ایک کے ساتھ غسل دینے میں اختیار ہے اور بناء بر احتیاط واجب اس صورت میں تیمم بھی ضروری ہے (س)

اس صورت میں بناء بر احتیاط واجب ہر ایک کے بدلے خالص پانی سے غسل دیں اور تیمم بھی کرائیں (ع)

صرف ایک تیمم کافی ہے اگرچہ بناء بر احتیاط کے تین تیمم (ہر ایک کے عوض) مستحب ہے اور ان میں سے کسی ایک کی نیت مافی الذمہ کی کرے (ع) (س)

واجب ہے اگر ہنگ حرمت نہ ہوتی ہو (ع) (س) نوٹ: (۱) غسل میت میں جبیرہ نہیں ہے لہذا اگر

## مقام اختلاف فتویٰ

اور وضو کرنا ضروری ہے

صفحہ نمبر ۸۶

البتہ چار مہینے سے کم

صفحہ نمبر ۸۹

اور شیعہ اثنا عشری ہو

صفحہ نمبر ۸۹

اگر اتنا پانی نہ ہو

صفحہ نمبر ۹۲

اگر پیری کے پتے اور

صفحہ نمبر ۹۲

کانور میسر نہ ہوں

تین تیمم دیئے جائیں

صفحہ نمبر ۹۲

جائز ہے

صفحہ نمبر ۹۲

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
98	19	اس میں چھ سال کا بچہ	غسل بغیر جیسرہ کے ممکن نہ ہو تو غسل جیسرہ کے بجائے تیمم واجب ہے (ع) (س)
98	21	نماز پڑھنا واجب ہے	(۲) میت کو تیمم اپنے ہاتھ سے کرایا جائے اور اگر ممکن ہو تو میت کے ہاتھ سے بھی کرائیں (ع) اگر میت کے ہاتھ سے تیمم ممکن ہو تو میت کے ہاتھ سے بصورت دیگر غسل دینے والا اپنے ہاتھ سے تیمم کرائے (س)
108	5	میت کو بغیر غسل و کفن کے دفن کر دیا گیا ہو	چھ سال سے کم عمر بچہ اگر نماز کو سمجھتا ہو تو اس پر نماز پڑھنا لازم ہے بصورت دیگر بر جاء مطلوبیت پڑھی جا سکتی ہے (ع) جو بچہ نماز کو نہیں سمجھتا اس پر بلوغ سے قبل نماز پڑھنا مشروع نہیں بالغ پر واجب اور غیر بالغ اگر نماز کو سمجھتا ہے تو اس پر مستحب ہے (س)
109	1	کفایت نہیں کرتا	واجب نہیں بلکہ بر جاء مطلوبیت پڑھنا چاہیے (ع) (س)
			اس صورت میں تب قبر کھودنا جائز ہے جب میت تازہ دفن کی گئی ہو اس طرح کہ بدن پاش پاش یا بدبو دار ہونے کے باعث میت کی بے حرمتی نہ ہو ورنہ جائز نہیں اور اس صورت میں غسل و کفن ساقط ہو جائے گا اسی طرح اگر بے حرمتی نہ ہو تو ایک جگہ سے قبر سے نکال کر دوسری جگہ لے جا کر دفن کرنا جائز ہے خصوصاً "جب کہ اماکن مقدسہ میں لے جا کر دفن کرنا ہو (س)
			کفایت کرتا ہے اور وضو واجب نہیں (ع) (س)
			نوٹ: واضح رہے کہ اگر زندہ یا مردہ انسان کا (جب کہ

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۱۰	۱۷	نماز والدین	<p>تین غسل مکمل نہ ہو چکے ہوں) کوئی حصہ جدا ہو جائے اور</p> <p>۱۔ وہ حصہ گوشت اور ہڈی پر مشتمل ہو۔</p> <p>۲۔ وہ حصہ صرف گوشت پر مشتمل ہو اور ہڈی نہ ہو۔</p> <p>۳۔ وہ حصہ صرف ہڈی ہو گوشت نہ ہو یا برائے نام ہو۔</p> <p>تو صرف پہلی صورت میں مس کرنے سے غسل مس میت واجب ہو گا دوسری اور تیسری صورت میں نہیں (س) تینوں صورتوں میں غسل واجب نہیں (ع)</p> <p>صرف نماز والد جو اس نے نافرمانی کے باعث نہ پڑھی ہو اور قضا کرنا بھی ممکن تھا بڑے لڑکے پر واجب ہے لیکن اگر باپ کی فویدگی کے وقت بالغ نہ ہو تو بلوغ کے بعد واجب نہ ہوگی (ع)</p> <p>ہر مرد میت کی ایسی نمازیں جو اس نے کسی عذر (مثلاً) بیماری، جمالت غلط ادائیگی یا غفلت وغیرہ کے باعث نہیں پڑھی ہوں اس کے ولی پر قضا واجب ہے، ولی سے مراد مرد وارث ہے، اگر ایک سے زیادہ وارث ہوں تو سب پر واجب کفائی کے طور پر قضا کرنا واجب ہے لیکن ایسی نمازیں جو جان بوجھ کر خفیف قرار دیتے ہوئے بے اعتنائی و ہٹ دھرمی کے باعث ادا یا قضا نہ پڑھی ہوں ان کی قضا وارث پر واجب نہیں، موت کے بعد نابالغ وارث پر بھی بلوغ کے بعد بناء بر احتیاط کے قضا واجب ہے (س)</p>

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۱۳	۳	تو اصل صورت میں احوط یہ ہے	بلکہ واجب ہے کہ اس کے بعد نماز ظہر کی نیت سے پڑھے اسی طرح اگر عشاء کی نماز مغرب کی نماز سے پہلے سہوا پڑھنے کے بعد یاد آئے تو نیز اس کے بعد مغرب کی نیت سے نماز پڑھے (ع)
۱۱۳	۱۳	بلکہ نماز مستحب میں بھی	مستحبی نماز اگر حالت استقرار میں پڑھی جائے تو قبلہ معتبر ہے لیکن اگر راستہ چلتے یا سواری پر مستحبی نماز پڑھنا ہو تو قبلہ رو ہونا شرط نہیں ہے (ع) (س)
۱۱۵	۱	تو واجب ہے کہ چاروں سمتوں	واجب نہیں اگرچہ مستحب ہے اور کسی ایک سمت پڑھنا کافی ہے (ع) (س)
۱۱۵	۶	اگر نہ باقی ہو	اگر وقت گزرنے کے بعد ظاہر ہو تو قضاء واجب نہیں (س)
۱۱۶	۱	بیابان احوط	یہ احتیاط واجب نہیں (ع)
۱۱۸	۴	یہی حکم بوا سیر کے خون	داخلی بوا سیر، داخلی زخم اور داخلی پھوڑے کا خون معاف نہیں بلکہ ظاہری بوا سیر کا خون بھی بیابان احتیاط واجب معاف نہیں (س)
۱۱۸	۲۰	پالنے والی عورت	ہر عورت نہیں بلکہ صرف بچہ پالنے والی ماں (س)
۱۱۹	۱	احوط یہ ہے	بلکہ واجب یہی ہے (س)
۱۲۰	۱۳	واجبات نماز گیارہ	قیام حالت تکبیرۃ الاحرام اور قیام متصل برکوع کو ایک ہی واجب شمار کیا جاتا ہے جب کہ گیارہوں واجب ذکر ہے جیسے رکوع و سجود کے دوران اور تیسری و چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد کے عوض (ع) (س)
۱۲۰	۱۳	کی زیادتی	رکن کی کمی خواہ سہوا ہو یا عمدا اور زیادتی اگر عمدا ہو تو مبطل ہے لیکن رکن کی زیادتی (رکوع و سجود کے علاوہ) اگر سہوا ہو تو اس تامل ہے (ع) (س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۲۳	۲۰	اسکے بعد ایک مرتبہ استغفر اللہ	یہ مستحب ہے (ع) (س)
۱۲۴	۱۱	سورتوں کا جزو ہے	جزیت معلوم نہیں للہ البسم اللہ کو جزیت کی نیت سے نہ پڑھے اگرچہ قصین سورۃ کیلئے پڑھنا واجب ہے (ع) (س)
۱۳۱	۷	قنوت ملت ہے	سوائے نماز شفع کے کہ اس میں قنوت بر جائے مطلوبیت پڑھنا چاہیے (ع) (س)
۱۳۶	۱۲	اس طرح منحرف ہونا	اگر عذر یا جبر کے باعث قبلہ کے دائیں یا بائیں جانب تک بلکہ پشت بقبلہ کی صورت میں بھی اگر نماز کا وقت گزر چکا ہے یا نماز کا وقت اتنا تک ہو کہ ایک رکعت بھی وقت میں نہ پڑھ سکے تو نماز صحیح ہو گئی (ع) (س)
۱۵۰	۱	سجدے سے سر اٹھانے	بلکہ دوسرے سجدہ میں سر رکھنے کے بعد (ع) بلکہ دوسرے سجدے میں ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۳	یا دو رکعت بیٹھ کر	بیٹھ کر نہیں بلکہ بقاء بر احتیاط واجب کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھے (ع) (س)
۱۵۰	۶	احتیاط "اعادہ بھی	لازم نہیں (ع) (س)
۱۵۰	۱۱	اکمال سجدہ تین کے بعد	دوسرے سجدے میں سر رکھنے کے بعد (ع) دوسرے سجدہ کا ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۱۳	اکمال سجدہ تین کے بعد	دوسرے سجدہ میں سر رکھنے کے بعد (ع) دوسرے سجدہ کا ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۱۵	اکمال سجدہ تین کے بعد	دوسرے سجدہ میں سر رکھنے کے بعد (ع) دوسرے سجدہ کا ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۷۶	چوتھی اور پانچویں	ان چار صورتوں میں مذکورہ احتیاط کے ساتھ نماز تمام کرنے کے بعد بقاء بر اولیٰ نئے سرے سے نماز پڑھے (ع)



صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۵۱	۹۸	رکعت	ان چار صورتوں میں نماز کو تمام کرنے کے بجائے نئے سرے سے پڑھے (س)
۱۵۳	۹	دل میں نیت	نماز احتیاط کی نیت زبان سے ادا کرنا بسطل نماز ہے (ع) (س)
۱۵۴	۱۲	احتیاط بہتر ہے	یہ احتیاط واجب ہے (ع) (س)
۱۵۵	۱	تواختیار ہے جسے چاہے	بلکہ اس صورت میں نماز احتیاط کو مقدم کرے (ع) (س)
۱۵۵	۶	اور پڑھے	بلکہ یوں پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَسْلَمَ عَلَیْکَ اَیُّهَا لَیْسَی وَرَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ اور تشہد نماز کی طرح پڑھے (ع) دونوں میں سے جسے چاہے پڑھ سکتا ہے اور تشہد نماز کی طرح پڑھے (س)
۱۵۶	۲	احوط ہے	یہ احتیاط لازم نہیں (ع) (س)
۱۵۶	۹	سات یا پانچ	مع امام کے کل پانچ افراد کا ہونا ضروری ہے (ع) (س)
۱۵۶	۱۳	پہلی رکعت میں	نماز جمعہ صبح کی نماز کی طرح ہے اگرچہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ منافقون پڑھنا مستحب ہے۔ نیز پہلی رکعت میں رکوع سے قبل اور دوسری رکعت میں رکوع کے بعد قنوت بھی مستحب ہے (ع) (س)
۱۵۷	۱۱	نماز آیات	آیات کے وقت اگر عورت حالت حیض یا نفاس میں ہو تو اس پر نماز ادا یا قضا واجب نہیں ہے (س)
۱۵۷	۱۲	یا زلزلہ	بنا بر احتیاط واجب (ع) (س)
۱۵۷	۱۵	بلکہ احوط یہ ہے	یہ احتیاط واجب ہے (ع)
۱۵۷	۲۱	ادا کرنے کی نیت	بلکہ قضا کی نیت کرے اگر وقت میں فوراً نہ پڑھے (س)

## حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ

## مقام اختلاف فتویٰ

## صفحہ نمبر

۲۳

۱۵۸

بسم اللہ

اس صورت میں صرف بِسْمِ اللہ پر اکتفا نہ کرے بلکہ  
بسم اللہ کے ساتھ معین صورت کا کچھ دیگر حصہ بھی ملا  
کر پڑھے اور سورۃ توحید پڑھنے کی صورت میں یوں پانچ  
حصے بنا کر پڑھے (۱) بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ قُلْ  
هُوَ اللہُ اَحَدٌ (۲) اللہُ الصَّمَدُ (۳) لَمْ یَلِدْ (۴) وَلَمْ  
یُولَدْ (۵) وَلَمْ یَكُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ (ع) (س)

نماز والدین

۶

۱۵۹

باپ کی ایسی نمازیں اور روزے جو انہوں نے کسی عذر  
کی بنا پر ادا نہ کئے ہوں اور قضا کرنے پر قدرت رکھتے  
تھے بڑے لڑکے پر قضا واجب ہے بشرطیکہ والد کی وفات  
کے وقت نابالغ، مجنون، کافر یا ان کا قاتل نہ ہو ورنہ قضا  
واجب نہ ہوگی (ع) والدین بلکہ ہر میت کی نماز اور  
روزے جو کسی عذر کی بنا پر ادا نہ کئے ہوں یا غفلت کے  
باعث مردوں (وارث) پر قضا واجب ہے بشرطیکہ میت  
نے لاپرواہی اور بغاوت کے باعث قضا کرنے میں  
کو تاہی نہ کی ہو۔ ولی سے مراد ہر وارث مرد ہے اگر  
وارث مرد ایک سے زیادہ ہو تو سب پر واجب کفائی کے  
طور پر قضا لازم ہے (س)

اس ترتیب سے بجالانا  
واجب ہے

۸

۲۱

قضا نمازوں میں ترتیب واجب نہیں مگر وہ نمازیں  
جو اصل میں بالترتیب ہیں جسے ظہرین سے پہلے ظہر  
پڑھے بعد میں عصر یا جیسے مغربین سے پہلے مغرب  
پڑھے بعد میں عشاء اور ترتیب حاصل کرنے کا جو  
طریقہ صفحہ ۲۱ سے صفحہ ۲۳ سطر تک بیان کیا گیا  
ہے غیر ضروری ہے (ع) (س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۶۲	۳	اگرچہ اقویٰ ہے	یہ اقویٰ نہیں ہے (ع) (س)
۱۶۲	۶	تواضع یہ ہے	اگر کوئی اول وقت حضر میں ہو اور آخر وقت سفر میں یا اول وقت سفر میں ہو اور آخر وقت حضر میں تو ایسی صورت میں آخر وقت کی اپنی شرعی تکلیف کے مطابق عمل کرے (ع) (س)
۱۶۲	۱۳	احتیاط "۲۸ میل	اس طرح احتیاط غلط ہے جہاں تک ممکن ہو اصل مقدار مسافت معلوم کر کے اس پر عمل کرے اور شک کی صورت میں نماز پوری پڑھنا چاہیے (۱۲)
۱۶۳	۱۲	چھ مہینے تک	چھ مہینے کی کوئی قید نہیں؛ وطن کی تین قسمیں ہیں (۱) جہاں ماں باپ رہتے ہوں اور وہ بھی ان کے ساتھ رہتا ہو (۲) خود کسی شہر میں ہمیشہ رہنے کی نیت سے رہائش اختیار کر لی ہو (۳) جائے عمل ہو اس طرح کہ ہر روز یا ہفتہ میں اکثر ایام وہاں جاتا ہو یا یہ کہ اپنے کام (ذیوی، تعلیم) وغیرہ کی غرض سے وہاں کچھ مدت کے لئے رہتا پڑے اس طرح کہ اگر کوئی دوسرا کام نہ ہو تو وہ اسی جگہ پر مقیم رہے جیسے وہاں کے لوگ رہتے ہیں (ع) (س)
۱۶۳	۳	(مثلاً "ایک مہینہ) قیام	ضروری نہیں (ع) (س)
۱۶۳	۸	پہلے سفر میں نماز قصر	پہلے یا دوسرے سفر کی کوئی قید نہیں اور نہ احتیاط ضروری ہے (ع) (س)
۱۶۵	۹	تیسرے مسجد کو نہ	بلکہ شر کو نہ (س)
۱۶۵	۹	چوتھے جائیداد شدہ	یعنی جتنی مقدار بقہ شریفہ کے نیچے آتی ہے صرف اسی حد تک (ع) (س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۸۲	۷	حد شرعی	جس پر حد شرعی جاری کی گئی ہو اگرچہ اس نے بعد میں توبہ بھی کر لی ہو کے پیچھے نماز جماعت جائز نہیں (ع) (س)
۱۸۲	۱۵	ترک فاصلہ احوط ہے	آخری یا درمیانی میں فاصلہ کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں اور یہ احوط لازم نہیں (ع) (س)
۱۸۳	۱۲	دوبارہ پڑھے	لازم نہیں لیکن اس کے بعد نماز کو فرادی کی نیت سے پڑھے (س)
۱۸۳	۱۵	دوبارہ پڑھے	لازم نہیں لیکن اس کے بعد نماز کو فرادی کی نیت سے پڑھے (س)
۱۸۵	۸	احتیاط کے خلاف ہے	بلکہ ضروری ہے کہ بغیر عذر کے جماعت سے فرادی نہ ہو (ع)
۱۹۱	۹	غیر معمولی طرز سے ہو	ایسا نیکہ لگوانا جائز ہے جو عضلات (گوشت) میں ہو البتہ رگ میں لگوانے سے پرہیز کرے کہ جس کا اثر معدہ تک ہو اور آنکھ، کان یا ناک میں دوا ڈالنا جائز ہے۔ اگرچہ اس کا اثر حلق میں بھی محسوس ہو (ع) (س)
۱۹۱	۱۷	تواحوط یہ ہے	یہ احتیاط مستحب ہے (ع) (س)
۱۹۲	۱۲	احوط وجوبی	یہ احتیاط واجب نہیں (ع) (س)
۱۹۳	۲	کفارہ بھی دے	اگر غسل کرنے کے قصد سے سوئے تو جتنی بار ہو کفارہ واجب نہ ہو گا مگر یہ کہ غسل کرنے سے منصرف ہو کر سوئے (س)
۱۹۶	۳	تواحوط (وجوبی) بلکہ اتویٰ	لازم نہیں (س)
۱۹۷	۹	دو عادل گواہی دیں	لیکن اگر جماعت یا کثیر تعداد میں لوگ چاند دیکھنے کی کوشش کریں اور ان میں بھی کم از کم دو عادل شخص

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۹۷	۱۳	(۵) مجتہد جامع الشرائط کا حکم	موجود ہوں جو کوشش کے باوجود چاند نہ دیکھ پائیں اور مطلع بھی صاف ہو تو ایسی صورت میں صرف دو عادل گواہوں کی گواہی قابل قبول نہ ہوگی (ع)
۱۹۷	۱۶	افق ایک ہو	یہ بعد ذائے ثبوت ہلال کے لئے کافی نہیں (ع) (س)
۲۰۳	۱	موجب نکالنے کے بعد	افق ایک ہو یا یہ کہ جس شہر میں چاند دیکھا گیا ہے وہ مشرق کی طرف واقع ہو پس جملہ شہر جو مغرب کی طرف واقع ہوں گے کے لئے بھی ثابت ہوگا (س)
۲۰۳	۳	زکوٰۃ وصول کرنے والے	جملہ مصارف زراعت بشمول موجب شاہی کا استثناء جائز نہیں (ع) (س)
۲۰۳	۴	یعنی وہ کفار	بشرطیکہ نبی "امام" یا ان کے نائب خاص کی طرف سے معین ہوں (س) نبی "امام" انکے نائب خاص / عام یا حاکم شرعی کی طرف سے معین ہوں (ع)
۲۰۳	۵	سراوقیں امور خیرہ	یا ایسے مسلمان کہ جن کا ایمان ضعیف ہو اگر ان کو زکوٰۃ دی جائے تو ممکن ہے کہ وہ راہ حق پر آجائیں (ع)
۲۰۳	۹	مجتہد جامع الشرائط	صرف ضعیف العقیدہ مسلمان (س)
۲۰۳		استحب زکوٰۃ	جن سے عام لوگ استفادہ کریں لہذا حاجی، زوار، یا نکاح وغیرہ جیسے امور میں صرف نہ کریں (س) عمومی نوعیت کے امور خیرہ میں اور وہ بھی بناء بر احتیاط واجب حاکم شرعی کی اجازت سے صرف کریں (ع)
			لازم نہیں تاہم اگر بحیثیت وکیل کے ایسا کیا جائے تو بری اللہمہ ہو سکتا ہے (س)
			مذکورہ امور میں زکوٰۃ کا استحباب ثابت نہیں لیکن صدقہ عامہ کی نیت سے استحباب میں کوئی اشکال نہیں (س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۲۰۳	۵	(۲) دوسرے مال	مال تجارت میں بئاء بر احتیاط کے زکوٰۃ واجب ہے (ع)
۲۰۶	۷	تجارت میں خس نہ ہوگا	بلکہ بئاء بر احتیاط کے جب یا کسی بھی دوسرے طریقہ سے زمین حاصل کرنے میں خس ونا واجب ہے (ع) (س)
۲۰۷	۵	آمدنی و منافع تجارت	آمدنی سے مراد ہر قسم کی آمدنی خواہ تجارت، صنعت، زراعت، ایجاد، صیانت، حب، وصیت، نماز و وقف، مہر، عوض خلع و مبارات، غیر محسوب میراث وغیرہ سے ہو البتہ قریبی رشتہ دار کی میراث پر نہ ہے (س) قریبی رشتہ دار کے علاوہ مہر، عوض خلع و مبارات اور زکوٰۃ و خس کے عنوان سے حاصل شدہ مال پر بھی خس نہیں (ع)
۲۰۸	۱۳	غیر امام کا سہم	سہم سادات بھی حاکم شرع کی اجازت کے بغیر از خود نہیں دیا جاسکتا تاہم میری طرف سے مومنین کو اجازت عام ہے کہ وہ سہم سادات مستحقین کو اپنے علاقہ میں خود دے سکتے ہیں (س)
۲۱۰		بیسواں باب بیان حج	چونکہ کتاب تحفۃ العوام حج پر ہمراہ نہیں لے جالی سکتی لہذا احکام حج سے متعلق علیحدہ رسالہ مناسک حج ملاحظہ فرمائیں (ع) (س)
۲۶۰	۱۰	مقدار مہر کی تعیین ہو	مقدار مہر کا معین طور پر ذکر کرنا عقد دائمی میں شرط صحت نہیں لہذا اگر نہ کرنے کی صورت میں عقد صحیح اور مرثی (یعنی اتنی مقدار کہ ہو عام طور پر اس علاقہ میں اس حیثیت کے لوگوں میں رائج ہے) ونا ہوگا البتہ عقد غیر دائمی (مٹھ) میں مہر معین اور مدت معین کا

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۳۶۰	۱۳	باپ کی اجازت	ذکر شرط صحت ہے (ع) (س) باکہ لڑکی کے لئے باپ یا دادا کی اجازت ضروری ہے اگرچہ بنا بر احتیاط واجب وہ لڑکی باپ دادا سے علیحدہ مستقل طور پر زندگی بسر کر رہی ہو مگر یہ کہ وہ شرعاً و عرفاً "کفو" کے ساتھ شادی کرنے پر راضی نہ ہوں یا اس کے امور زواج میں دخالت کرنے سے پاؤں نہیں یا یہ کہ اجازت کی اہلیت ہی نہ رکھتے ہوں مثلاً "دیوانے ہوں یا غائب ہوں اور ان سے اجازت مشکل ہو اور اس باکہ لڑکی کے لئے شادی کرنا ضروری ہو یا لڑکی باکہ نہ ہو یعنی مطلقہ یا بیوہ ہو البتہ باپ یا پدری اجداد کے علاوہ دیگر رشتہ دار افراد مثلاً "ماں، بھائی، چچا، ماموں اور مادری اجداد سے اجازت کی ضرورت نہیں (ع) (س) بشرط امکان بنا بر احتیاط واجب بصورت دیگر اپنی زبان میں بھی بقصد انشاء ماضی کے صفحے پڑھ کر عقد کر سکتے ہیں اگرچہ وکیل کے ذریعہ ممکن ہو (ع) بناء بر احتیاط واجب زنا کرنے والی مشہور عورتیں یا ایسی عورت جس سے انسان نے خود زنا کیا ہو (بشرطیکہ شوہر دار یا عدت میں نہ ہو) تو اس کے توبہ کرنے سے پہلے نکاح دائمی یا متہ کرنا جائز نہیں نیز بناء بر احتیاط واجب ایک حیض کا استبراء بھی لازم ہے (ع) شک کی صورت میں (ع) بناء بر احتیاط واجب (ع) بناء بر احتیاط واجب ہے (ع)
۳۶۱	۲	صفحے عربی زبان میں	
۳۶۵	۵	اور بازاری عورت	
۳۶۸	۸	یا یہ کہ	
۳۶۹	۱	طلاق رجعی	
۳۶۹	۱۱	دونوں خواہ کس عمر کے ہوں	



صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۲۶۹	۱۳	وہ حرام ہو جائیگی	حرام نہیں ہوگی (ع)
۲۶۹	۱۴	عقد ہونے سے قبل	بناء براعتیاط واجب یا عقد کے بعد دخول سے پہلے لیکن عقد اور دخول کے بعد حرام نہ ہوگی (ع)
۲۷۰	۱۳	بناء براعتیاط ناجائز ہے	جائز ہے مگر یہ کہ اس کے گمراہ ہونے کا اندیشہ ہو (ع)
۳۰۴	۲	جائداد سے حصہ نہ پائیگی	خواہ اس کی اولاد ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں زمین سے وراثت کی حقدار نہ ہوگی خواہ زمین نکلی ہو، کمرشل ہو، یا زراعتی البتہ جو چیزیں موت کے وقت اس زمین میں ثابت ہوں گی مثلاً عمارت، زراعت، درخت، مشینری وغیرہ ان کی قیمت سے وراثت پائے گی (ع) (س)

## تعقیبات نماز پنجگانہ

مؤلف: الحاج آغا ثار احمد مرحوم  
(بانی ادارہ افتخار بک ڈپو)

نماز پنجگانہ کے بعد تلاوت کیلئے انتہائی زود اثر  
اور مجرب دُعاؤں کا انتخاب



ناشر:

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

## تحفہ نماز جعفریہ جدید

مع حواشی جدید

مطابق فتاویٰ

الحاج آقائے سید علی حسینی سیستانی مجتہد

الحاج آقائے سید محمد سعید الحکیم مجتہد

مرتبہ الحاج مولانا سید زدار حسین ہمدانی (مرحوم)



ناشر:

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# تقریظ

از جناب مولینا و مقتدا سید محمد جعفر صاحب قلمیہ

دینی مسائل، اعمال اور ادعویہ ماثورہ پر مشتمل بہت سی مفید کتابیں اُردو زبان میں لکھی گئیں اور ایک حد تک متبادل و مقبول بھی رہیں لیکن جو پائیدار مقبولیت اور برقرار شہرت کتاب ”تحفۃ العوام“ نے حاصل کی وہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔

خدا جانے کہ کتاب مذکور ابتداءً حاجی حسن علی علی اللہ مقامہ نے کس خلوص کامل، کس جذبہ اخلاص اور کس سچی لگن سے کیسی مبارک اور نیک ساعت میں لکھی تھی کہ دنیا شیعیت نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا نہ کوئی گھر اس سے خالی رہا نہ کوئی شخص اس سے ناواقف رہا۔ قرآن کریم کے ساتھ اس کتاب کا بھی ہر گھر میں موجود ہونا ضروری سمجھا جاتا رہا اور قرآن کریم کے ساتھ ساتھ اس کتاب کا بھی بچوں اور بچوں کو پڑھانا معمول رہا۔ جیسی یہ کتاب مقبول عام ہوئی کوئی کتاب ایسی مقبول نہیں ہوئی۔

اس قبولیت بے مثال کا سبب ایک مؤلف مرحوم کا خلوص اور دوسری طرف اس کتاب کی ہمہ گیر افادیت ہے۔ حاجتمندوں کی جو زیادہ سے زیادہ ضرورتیں اس ایک کتاب سے پوری ہو جاتی ہیں وہ اس کتاب کے سوا کسی ایک کتاب سے پوری نہیں ہوتیں بلکہ مختلف اور متعدد کتابیں درکار ہوتی ہیں۔

اس کتاب کی مقبولیت عام اور شہرت عام ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ وقت کے بدلتے ہوئے تقاضے سے اور بہت سی مفید اور کارآمد چیزوں کے اضافہ سے اگرچہ کتاب کا ڈھانچہ بہت کچھ بدل گیا اور بدل مایہ تجلّٰل ہوتے ہوتے یہ کتاب کچھ سے کچھ ہوتی چلی گئی مگر نام

اس کا برقرار اور پائیدار رہا۔

”جدید تحفۃ العوام مقبول جو اس وقت میرے پیشِ نظر ہے وسعتِ مضامین کے اعتبار سے ایک بیش بہا دینی ذخیرہ اور شرعی خزینہ ہے جو عوام ہی کے لیے نہیں بلکہ خواص کے لیے بھی از بس مفید اور کارآمد ہے اب تو اس کتاب کی جامعیت کا یہ عالم ہے کہ اگر اس کتاب کا نام بدل دینا کوئی پسندیدہ اقدام ہوتا تو تحفۃ العوام کے بجائے اس کو تحفۃ الخواص سے موسوم کیا جاتا۔

لائقِ صدرِ انجمنِ آفرین اور مستحقِ اجرِ ثمن ہیں جنابِ عمدة الاحباب زبدۃ اولی الالباب نجیۃ الافاضل وقرة الامثال مولوی السید منظور حسین صاحبِ قبلہ دام ظلہ جنہوں نے اپنی محنتِ شاقہ اور صلاحیتِ فائقہ سے اس کتاب کو پہلے سے بھی کمین زیادہ جامع الکتاب بنادیا جس کا آغاز اصولِ دین سے جن کا ماخذ کتاب اللہ ہے قرار دیا۔

اس طرح اس کتاب سے اللہ کا معجزہ اور مولانا کی کرامت دونوں کا ظہور ہو رہا ہے۔ ابتداء میں یہ کتاب ہلالِ تاباں تھی انتہا میں مولانا الموصوف کے دم سے بدرِ درخشاں ہو گئی پھر اس چاند کو مولانا نے اور چار چاند لگائے جبکہ چار علماء اعلام اور مجتہدین عظام کے ارشاداتِ عالیہ کو بھی شامل کر دیا۔ تن کتاب کو پہلے ہی جناب سید العلماء علی نقی النقی دام ظلہ کے ارشادات میں ڈھال دیا تھا اس طرح یہ کتاب بہر صورت اور بہر معنی منجبتی ہو گئی۔ خداوندِ عالم مولانا الموصوف کو اجرِ جزیل اور عمرِ طویل عطا کرے تاکہ اُن سے ایسے کرامات کا ظہور ہوتا رہے اور قومِ ولایت کو اس گنجینہ جو اہر سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں آخر میں اُن تمام حضرات کے لیے صمیمِ قلب سے دُعا گو ہوں جنہوں نے اس کتاب کی نشر و اشاعتِ طباعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا خصوصاً قوم کے اسمِ باسمیٰ سرمایہٴ افتخار آغا افتخار حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کہ خداوندِ عالم اس جوانِ بہت اور جوانِ سال کو خیر و برکت کیساتھ طولِ حیاتِ کرامت فرمائے جو دینی اور ایمانی سرمایہ کی نشر و اشاعت کیلئے ہمیشہ سرگرم عمل رہتے ہیں۔

السید محمد جعفر عفی عنہ بقلمہ (شہید)

خطیب جامع شیعہ کرشن نگر لاہور

## توثیق

از عالیجناب صدر المفترین سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب نقوی  
محنت العصر مدظلہ العالی لکھنؤ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ کتاب مستطاب تحفۃ العوام اول سے آخر تک میری نظر سے گزری ہے اور میں نے مسائل و اعیہ و اعمال سب کو پوری ذمہ داری کے ساتھ جانچ کر محل اختلاف میں حواشی تحریر کر دیئے ہیں۔ اب مومنین اس کتاب پر ان حواشی کے پیش نظر رکھنے کے ساتھ عمل کرنے کے لئے مجاز ہیں اور عمل کرنا اس کتاب پر بلا اشکال جائز اور صحیح ہے۔

دستخط (علی نقی النقوی عفی عنہ)

اس حقیر نے علامہ موصوف مدظلہ العالی کے حواشی کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید تحفۃ العوام کو ترتیب دیا ہے اور ان مطالب کو جزو متن بنادیا ہے۔ اگر کوئی فروگزاشت ہو گئی ہو تو سہا ہوگی۔ لہذا قابل معفو۔

حررہ الاحقر۔ منظور حسین نقوی عفی عنہ

پیش نماز و خطیب جامع مسجد

علی پور (مظفر گڑھ)

الحاج مولانا سید منظور حسین نقوی رحلت فرما چکے ہیں۔ مرحوم و مغفور کے ایصالِ ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ کی استغاثہ ہے۔ (اوارہ)

# فہرست مضامین

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۷	پانچواں باب - مطہرات (اول) آبِ رواں	۳	تقریب
۴۸	(۲) آبِ باراں (۳) آبِ چاہ	۵	توثیق
۴۹	احکام چاہ	۶	فہرست مضامین
۵۰	(۴) احکامِ راکد (بقدرِ کُر)	۱۷	مسائلِ حج
۵۱	(۵) آبِ راکد (ٹھہرا ہوا پانی جو گرتے کم ہو)	۱۷	دیباچہ
۵۱	(دوم) زمین (سوم) آفتاب	۱۸	مشکل الفاظ کے معنی نظر ثانی و تصحیح و ترتیب
۵۲	(چہارم) استحالہ و انقلاب (پنجم) انتقال	۲۰	حواشی مطابق فتاویٰ جدید
۵۳	(ششم) اسلام (ہفتم) تبعیت	۲۹	کتاب المسائل والا حکام
۵۳	(ہشتم) غیبت (نہم) استبراء	۳۱	پہلا باب - اصول دین
۵۴	(دہم) ذبیحہ کا خون (یازدہم) غسالہ کا جہر ہونا	۳۲	توحید - صفاتِ ثبوتیہ
۵۴	(دوازدہم) زوالِ عینِ نجاست - احکام طہارت	۳۳	عدل
۵۸	احکامِ ظروفِ طلاء و نقرہ	۳۴	نبوت
۵۹	چھٹا باب - تہذیبِ بیتِ الخلاء - واجبِ امور	۳۵	امامت
۶۰	حرامِ امور - مستحبِ امور	۳۷	قیامت (معاد)
۶۱	مکروہِ امور	۳۸	دوسرا باب - تقلید
۶۲	چند متعلقہ مسائل	۳۹	تیسرا باب - خروجِ دین
	ساتواں باب :	۴۱	چوتھا باب - نجاست
۶۳	بیانِ وضو - حقیقت وضو - شرائط وضو	۴۱	(اول دوم) پیشاب و پانچائے
۶۵	مستحبات وضو	۴۲	(سوم) منی (چہارم) خون (پنجم) مردہ
۶۶	مکروہات وضو	۴۳	(ششم و ہفتم) کتا - سور (ہشتم) کافر
۶۷	نواقض وضو - غایات وضو واجب	۴۴	(نہم) شراب (دہم) فحشاء (یازدہم) پسینہ
۶۸	غایات وضو مستحب	۴۵	ثبوتِ نجاست - احکامِ نجاست
۶۹	چند ضروری مسائل	۴۶	بحالتِ نماز نجاست کی معافی



۹۳	شرائط کفن کیفیت کفن	۷۰	احکام جیره
۹۵	مستحبات کفن	۷۱	آٹھواں باب: بیان تیمم و وجبات تیمم
۹۶	مکروہات کفن جہیزین ترکیب کفن	۷۱	اشیائے تیمم
۹۷	مشایعت جنازہ	۷۲	ترکیب تیمم
۹۸	نماز میت	۷۳	احکام تیمم
۱۰۱	دفن میت	۷۳	نواں باب: بیان غسل اقسام غسل واجب
۱۰۲	تلقین مرد	۷۴	اسباب جنابت
۱۰۳	تلقین عورت	۷۶	محرمات جناب مکروہات جناب
۱۰۴	احکام بعد تلقین	۷۷	طریقہ غسل جنابت
۱۰۷	بنش قبر	۷۸	مستحبات غسل جنابت
۱۰۸	نماز بدیع میت غسل مس میت	۷۸	چند متعلقہ مسائل غسل
۱۰۹	بارھواں باب: نماز	۷۹	دسواں باب: غسل حیض و نفاس استحاضہ
۱۰۹	اہمیت ثواب نماز	۷۹	علامات و شرائط حیض
۱۱۰	عذاب ترک نماز واجب نمازین	۸۰	اقام حائض
۱۱۱	سستی نمازین مقدمات نماز	۸۳	احکام حائض
۱۱۲	اوقات نماز پنجگانہ	۸۴	بیان نفاس
۱۱۳	شناخت قبلہ	۸۵	بیان استحاضہ
۱۱۵	مکان (جگہ) نماز	۸۶	چند مسائل
۱۱۷	لباس نماز	۸۷	گیارہواں باب: بیان غسل میت دیگر
۱۱۸	طہارت لباس و جسم	۸۷	احکام میت آفتنا
۱۱۹	اذان و اقامت	۸۸	ولی میت
۱۲۰	واجبات نماز	۸۹	احکام غسل میت
۱۲۱	نیت تکبیر الاحرام	۸۹	شرائط غسل دہندہ
۱۲۲	قیام	۹۰	کیفیت غسل میت
۱۲۳	قرأت (سورتوں کا پڑھنا)	۹۱	مستحبات غسل میت
۱۲۶	رکوع	۹۲	مکروہات غسل میت چند مسائل
۱۲۷	سجود	۹۳	حنوط میت کفن میت

۱۶۷	نماز شب (تہجد)	۱۲۹	تشہد
۱۷۱	نماز جناب رسول خدا صلعم	۱۳۰	سلام - ترتیب
۱۷۲	نماز جناب امیر المومنین	۱۳۱	موالات - قنوت - مختصر ترکیب نماز
۱۷۲	نماز جناب فاطمۃ الزہراء	۱۳۳	تعقیبات نماز
۱۷۳	نماز دیگر - نماز جناب جعفر طیار	۱۳۴	تعقیبات مشترکہ
۱۷۴	نماز جناب سلمان فارسی	۱۳۸	تعقیب نماز صبح
۱۷۵	نماز اعرابی	۱۳۹	دعائے صبح
۱۷۶	نماز شکر	۱۴۲	تعقیب نماز ظہر
۱۷۷	نماز مغفرت - نماز توبہ	۱۴۳	تعقیب نماز عصر
۱۷۸	نماز رد مظالم	۱۴۴	تعقیب نماز مغرب - تعقیب نماز عشاء
۱۷۹	نماز غفیلہ - نماز مغفرت والدین	۱۴۵	سجدہ شکر
۱۸۰	سولہواں باب : نماز جماعت کا بیان	۱۴۶	تیرہواں باب : دیگر امور متعلقہ نماز
۱۸۰	نماز جماعت کی فضیلت	۱۴۶	مبطلات نماز
۱۸۱	شرائط امام جماعت	۱۴۸	مکروہات نماز - شکائیات نماز - شک افعال
۱۸۲	شرائط جماعت	۱۴۹	شک رکعات
۱۸۳	احکام جماعت	۱۵۱	غیر معتبر شک
۱۸۵	چند مسائل	۱۵۳	ترکیب نماز احتیاط - احکام ظن
۱۸۷	سترہواں باب : بیان روزہ	۱۵۴	احکام سجدہ سو
۱۸۷	تعریف روزہ - اقسام روزہ	۱۵۵	ترکیب سجدہ سو
۱۸۹	شرائط صحت روزہ	۱۵۵	چودھواں باب : بقیہ واجب نمازیں
۱۹۰	نیت روزہ	۱۵۷	نماز جمعہ
۱۹۱	مبطلات روزہ	۱۵۷	نذر عہد وغیرہ سے واجب شدہ نمازیں - نماز آیات
۱۹۲	امور واجب قضا	۱۵۹	نماز والدین
۱۹۵	آداب روزہ	۱۶۰	نماز اجارہ - نماز قضا
۱۹۵	مکروہات روزہ	۱۶۲	شرائط نماز قصر
۱۹۶	چند مسائل	۱۶۵	دیگر احکام سفر
۱۹۷	ثبوت رویت ہلال	۱۶۶	پندرہواں باب : بعض سنتی نمازوں کا بیان
			نوافل یومیہ

۲۳۰	نماز طواف	۱۹۸	اٹھارھواں باب : بیان زکوٰۃ
۲۳۲	سعی کے احکام	۱۹۸	ثواب زکوٰۃ و عذاب ترک زکوٰۃ
۲۳۳	تقصیر کا بیان	۱۹۸	شرائط وجوب زکوٰۃ
۲۳۶	احکام حج تمتع - عرفات میں وقوف	۱۹۹	اشیائے زکوٰۃ - بیان نصاب سونا
۲۳۸	مشعر الحرام میں وقوف	۲۰۰	چاندی
۲۴۰	واجبات منیٰ	۲۰۱	گوسفند کے نصاب پانچ ہیں
۲۴۱	امراؤں - واجبات رمی الجمرات	۲۰۱	اونٹ کے نصاب بارہ
۲۴۲	دامردوم ( مسئلہ نمبر ۱۰ مسئلہ نمبر ۱۱ )	۲۰۱	گائے کے نصاب دو ہیں
۲۴۳	دامر سوم ( واجبات منیٰ (حلق یا تقصیر)	۲۰۲	گیہوں، بچو، مویشی، خرے کے نصاب
۲۴۵	ادائے مناسک منیٰ کے بعد واجبات	۲۰۳	مصرف زکوٰۃ
۲۴۶	منیٰ میں شب ہائے تشریق کے احکام	۲۰۴	مستحب زکوٰۃ
۲۴۷	تین جہروں پر سنگریزے مارنے کے احکام	۲۰۴	انیسواں باب : بیان خمس ثواب خمس
۲۴۹	اکیسواں باب : بیان حجاب	۲۰۵	اشیائے خمس
۲۵۱	کتاب المعاشرات المعاملات	۲۰۶	شرائط خمس
۲۵۲	بانیسواں باب : تہذیب زندگی	۲۰۸	مصرف خمس
۲۵۳	فضیلت علم	۲۰۹	بیان صدقات
۲۵۳	بعض گناہان کبیرہ - زنا	۲۱۰	بیسواں باب : بیان حج، وجوب حج
۲۵۴	اعلام وغیرہ - سود	۲۱۱	شرائط وجوب حج
۲۵۵	جھوٹ - شراب	۲۱۲	مسئلہ شرائط صحت حج - اقسام حج
۲۵۶	جوار - گنا - بجانا	۲۱۳	افعال عمرہ تمتع، اعمال حج تمتع
۲۵۷	غیبت (جعلی)	۲۱۴	بیان مواقیت
۲۵۸	حسد و تکبر - قطع رحم	۲۱۵	میقات مسجد شجرہ - وادی عقیق - بللم حنف
۲۵۹	عقد نکاح کا بیان	۲۱۶	واجبات احرام
۲۶۰	احکام نکاح	۲۱۷	محرمات احرام اور ان کا کفارہ
۲۶۱	خطبہ نکاح	۲۲۵	واجبات طواف
۲۶۲	صیغہ نکاح	۲۲۶	شرائط
۲۶۵	عقد تمتع - صیغہ تمتع	۲۲۸	واجبات جو طواف میں شامل ہیں

۳۰۲	قرض	۲۶۶	حرام عورتیں
۳۰۳	چوبیسواں باب : میراث	۲۷۰	اعمال بند نکاح
۳۰۴	موانع ارث	۲۷۲	حقوق زوجہ و شوہر
۳۰۵	سہام و فروض کا بیان	۲۷۴	اعمال طلب اولاد
۳۰۶	تقسیم وراثت - زمان - باپ	۲۷۵	اعمال وقت حمل و آسانی وضع حمل
۳۰۷	اولاد	۲۷۶	اعمال بعد ولادت
۳۰۸	حبوہ - بھائی - بہن	۲۷۷	عقیقہ
۳۰۹	جد و جدہ - چچا اور بھوپھی	۲۷۹	ختمہ، اعمال رضاع مولود و حق فرزند
۳۱۰	ماموں اور خالہ - سببی و ارث زوجیت	۲۸۰	طلاق کا بیان
۳۱۱	کتاب الادعیۃ والاعمال مشہورہ	۲۸۳	عدۃ طلاق و وفات
۳۱۲	پچیسواں باب : ثواب تلاوت قرآن مجید	۲۸۴	ظہار کا بیان
۳۱۳	آداب تلاوت قرآن	۲۸۵	امور خانہ داری
۳۱۳	بعض سورتوں کے مختصر فضائل و خواص	۲۸۶	پرورش جانور - کھانا پینا
۳۱۶	بعض آیات و اسماء الہی کے فوائد	۲۸۸	لباس
۳۱۸	سجدۃ قرآن	۲۸۹	انگشتری
۳۱۹	بیان استخارہ	۲۹۰	خوشبو و سرمہ کنگھی و آئینہ
۳۲۱	استخارہ سجادہ	۲۹۱	حجامت و ناخن تراشی
۳۲۲	سورۃ ہائے مبارکہ قرآن کریم	۲۹۲	مسواک و مہندی
۳۲۳	(۱) سورۃ مبارکہ یسین	۲۹۳	بیان ذبح و شکار - حلال جانور - حرام جانور
۳۲۶	(۲) سورۃ مبارکہ الفتح	۲۹۴	مکروہ جانور
۳۲۹	(۳) سورۃ مبارکہ الرحمن	۲۹۵	حرام و مکروہ اشعار - احکام ذبح
۳۳۱	(۴) سورۃ مبارکہ الواقعة	۲۹۷	احکام شکار
۳۳۲	(۵) سورۃ مبارکہ الملک	۲۹۸	تیسواں باب : احکام خرید و فروخت
۳۳۵	(۶) سورۃ مبارکہ المزمل	۲۹۸	آداب و مستحبات تجارت - مکروہ پیشہ
۳۳۶	(۷) سورۃ مبارکہ الصھر	۲۹۹	حرام معایہ
۳۳۷	(۸) سورۃ مبارکہ النہار	۳۰۰	بیع و شرا - بائع و مشتری کے شرائط
۳۳۸	(۹) سورۃ مبارکہ الجمعہ	۳۰۱	رہن (گروہ)

۴۳۱	پیر منگل - بدھ - جمعرات	۳۳۹	(۱۰) سورۃ مبارکہ المنافقون
۴۳۲	ادعیہ آیام ہفتہ : دعائے یکشنبہ (اتوار)	۳۴۰	(۱۱) آیت الکرسی
۴۳۳	دعائے دو شنبہ (پیر)	۳۴۱	ادعیہ ماثورۃ مشہورۃ
۴۳۴	دعائے سه شنبہ (منگل)	۳۴۱	(۱) دعائے جوشن کبیر
۴۳۵	دعائے چهار شنبہ (بدھ)	۳۴۰	(۲) دعائے جوشن صغیر
۴۳۶	دعائے پنجشنبہ (جمعرات) : دعائے روز جمعہ	۳۶۹	(۳) دعائے کبیل
۴۳۷	دعائے شنبہ (ہفتہ)	۳۷۵	(۴) دعائے مثلول
۴۳۸	دعائے عافیت	۳۸۰	(۵) دعائے جامع
۴۳۹	دعائے ہلال	۳۸۱	(۶) دعائے معراج
۴۴۱	چاند دیکھنے کے نقش	۳۸۳	(۷) دعائے توسل
۴۴۲	{ دعا و نماز روزِ اول ہر ماہ علیحدہ علیحدہ چاندوں کے لیے مخصوص چیزیں دیکھنا }	۳۸۵	(۸) حدیث کسار
۴۴۳	بارہ مہینوں کی تاریخمائے نیک و بد	۳۸۹	(۹) دعائے مجیر
۴۴۹	ہر مہینے کی نیک و بد تاریخیں	۳۹۳	(۱۰) دعائے صد سبحان
۴۵۲	ستائیسواں باب :	۳۹۶	(۱۱) دعائے سمات
۴۵۳	حالات و اعمال ہر ماہ - ماہِ محرم	۴۰۰	(۱۲) دعائے حجب
۴۵۶	اعمالِ شبِ عاشورا - روزِ عاشورا	۴۰۲	(۱۳) دعائے عدلیہ
۴۵۷	پہلا طریقہ عملِ عاشورا	۴۰۴	(۱۴) اسنادِ درودِ طوسی
۴۶۵	دوسرا طریقہ عملِ عاشورا	۴۰۵	دعائے اختتام - درودِ طوسی
۴۶۹	زیارتِ آخرِ روزِ عاشورہ	۴۰۶	درودِ طوسی
۴۷۱	ماہِ صفر	۴۱۲	(۱۵) دعائے سباسب
۴۷۳	ماہِ ربیع الاول	۴۲۱	(۱۶) دعائے نورِ صغیر
۴۷۴	ماہِ ربیع الثانی : جمادی الاول - ماہِ جمادی الثانی	۴۲۲	(۱۷) نادِ علی کبیر
۴۷۵	ماہِ رجب	۴۲۴	(۱۸) دعائے یستبشر
۴۷۹	عملِ اتمِ داؤد	۴۲۷	چھبیسواں باب : حالات و اعمالِ ايامِ ہفتہ
۴۸۸	ماہِ شعبان	۴۲۷	جمعة المبارک
۴۹۲	نیمہ شعبان	۴۲۹	اعمالِ روزِ جمعہ
		۴۳۰	ہفتہ - اتوار



۵۶۲	ربانی قید کے لیے دعائیں	۴۹۳	عرفہ حاجت
۵۶۲	گم شدہ اشیاء کے لیے دعائیں	۴۹۴	ماہ رمضان
۵۶۳	دفع شیاطین و دفع سحر (جادو)	۴۹۷	آداب دخول ماہ رمضان
۵۶۶	دفع نظر بد	۴۹۹	اعمال شب و روز
۵۶۷	حفاظت جان و مال کے لیے دعائیں	۵۰۵	اعمال سحر
۵۶۸	تیسواں باب : بیان اعمالِ ادعیہ	۵۰۷	اعمال افطار
۵۶۸	متعلق امراض وغیرہ	۵۰۸	تاریخ دار ادعیہ
۵۷۳	ادعیہ خاص امراض - بخار	۵۱۱	اعمال شب قدر
۵۷۶	درد سر	۵۱۴	دعائے مکارم الاخلاق
۵۷۷	درد چشم	۵۲۱	جمعة الوداع اور اعمال دہرہ آخر
۵۷۸	درد گوش و دندان	۵۲۹	ماہ شوال
۵۷۹	درد پیلو	۵۳۰	فطرہ
۵۸۰	قولنج و فالج و صرع وغیرہ	۵۳۲	نماز عید
۵۸۱	حزام و بصر	۵۳۳	ماہ ذیقعد
۵۸۲	وبا چھیک - طاعون - خنازیر وغیرہ	۵۳۴	ماہ ذوالحجہ
۵۸۳	نسیان	۵۳۶	عید الفصحی - قربانی
۵۸۴	تغیر محبت	۵۳۸	عید غدیر
۵۸۵	اکتیسواں باب : اعمالِ ادعیہ سفر	۵۴۲	عید مبارکہ
۵۸۷	کتاب الزیارات والخطبات	۵۴۶	عید نوروز
۵۸۸	تیسواں باب : زیارت چارہ معصومین	۵۴۹	آب نسیان
۵۸۸	زیارت جناب رسول خدا	۵۵۰	کتاب الحاجات التَّعْوِیذات
۵۸۹	زیارت جناب فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا	۵۵۱	اٹھائیسواں باب : اعمال حاجات و مسعت رزق وغیرہ نماز حاجت
۵۹۰	زیارت حضرت علی علیہ السلام	۵۵۲	اعمال و مسعت رزق
۵۹۲	زیارت امام حسنؑ زیارت امام حسینؑ	۵۵۴	و مسعت رزق کی دعائیں
۵۹۳	زیارت حضرت امام زین العابدینؑ	۵۵۶	ادعیہ اداائے قرض
۵۹۴	زیارت امام محمد باقرؑ زیارت امام جعفر صادقؑ	۵۵۸	اقتیسواں باب : مضیبت و غم و الم
۵۹۵	زیارت امام موسیٰ کاظمؑ	۵۶۰	ادعیہ دفع خوف وغیرہ
۵۹۶	زیارت امام رضاؑ زیارت امام محمد تقیؑ		

۶۴۲	چھٹی مناجات (شکر کرنیوالوں کیلئے)	۵۹۶	زیارت امام علی نقیؑ
۶۴۳	ساتویں مناجات (اللہ کی اطاعت کرنیوالوں کیلئے)	۵۹۷	زیارت صاحب الامرؑ مختصر زیارت جامعہ
۶۴۴	آٹھویں مناجات (اللہ کی طرف ارادہ کرنیوالوں کیلئے)	۵۹۹	زیارت حضرت عباسؑ
۶۴۵	نویں مناجات (محبت کرنے والوں کیلئے)	۶۰۰	زیارت آیام ہفتہ - روز شنبہ (ہفتہ) یکشنبہ (اتوار)
۶۴۶	دسویں مناجات (اللہ کی طرف وسیلہ پکڑنے کیلئے)	۶۰۱	روز دو شنبہ (پیر) - زیارت امام حسن و حسینؑ
۶۴۷	گیارھویں مناجات (اللہ کی طرف محتاج لوگوں کیلئے)	۶۰۱	زیارت امام حسینؑ
۶۴۸	بارھویں مناجات (عارفین کے لیے)	۶۰۲	روز سہ شنبہ (منگل)
۶۴۹	تیرھویں مناجات (اللہ کا ذکر کرنیوالوں کیلئے)	۶۰۳	روز چہار شنبہ (بدھ) - یخبشنبہ (جمعرات)
۶۵۰	چودھویں مناجات (اللہ سے پناہ مانگنے والوں کیلئے)	۶۰۴	زیارت ناحیہ مقدسہ
۶۵۱	پندرھویں مناجات (زادین کے لیے)	۶۱۲	روز جمعہ
۶۵۲	ادعیہ مخصوصہ انبیاء علیہم السلام	۶۱۳	خطبہ اولیٰ جمعہ
۶۵۳	دعائے حضرت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم	۶۱۵	خطبہ ثانیہ جمعہ
۶۵۴	دعائے حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ	۶۱۶	خطبہ اولیٰ عید الفطر
۶۵۵	دعائے حضرت یعقوبؑ، حضرت یوسفؑ	۶۱۹	خطبہ ثانیہ عید الفطر
۶۵۶	دعائے حضرت ایوبؑ - دعائے حضرت موسیٰؑ	۶۲۱	خطبہ اولیٰ عید الفضی
۶۵۷	دعائے حضرت یونسؑ بن نون - دعائے حضرت خضرؑ والیا	۶۲۳	خطبہ ثانیہ عید الفضی
۶۵۸	دعائے حضرت یونسؑ بن مثنیٰ - دعائے حضرت ہودؑ	۶۲۶	ضمیمہ مفیدہ مع لمحات جدیدہ
۶۵۹	دعائے حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت اصف بن برخیاؑ	۶۲۷	مسائل متفرقہ
۶۶۰	دعائے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام	۶۳۳	مسائل بطور سوال و جواب منقول از بیانی الخس
۶۶۱	ادعیہ دوازده گانہ منسوبہ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام	۶۳۵	نماز صاحب العصر والزمان
۶۶۲	دعائے حضرت امام حسن علیہ السلام	۶۳۶	دعائے معرفت
۶۶۳	دعائے حضرت امام حسینؑ، حضرت امام زین العابدینؑ	۶۳۷	زیارت حضرت زینب سلام اللہ علیہا
۶۶۴	دعائے حضرت امام محمد باقرؑ، حضرت امام جعفر صادقؑ	۶۳۸	مناجات خمسہ عشر حضرت امام زین العابدینؑ
۶۶۵	دعائے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ، حضرت امام علی رضاؑ	۶۳۸	پہلی مناجات (توبہ کرنے والوں کے لیے)
۶۶۶	دعائے حضرت امام محمد تقیؑ، حضرت امام علی نقیؑ	۶۳۹	دوسری مناجات (شکوہ کرنے والوں کیلئے)
۶۶۷	دعائے حضرت امام حسن عسکریؑ، حضرت امام مجتبیٰؑ	۶۴۰	تیسری مناجات (اللہ سے خوف رکھنے والوں کیلئے)
۶۶۸	نقوش آیام ہفتہ	۶۴۰	چوتھی مناجات (امیدواروں کے لیے)
۶۶۹		۶۴۱	پانچویں مناجات (اللہ کی طرف غت کرنیوالوں کیلئے)

## مسائل متفرقة

مطابق فتاویٰ جناب حجتہ الاسلام آیۃ اللہ العظمیٰ المجاہد الاکبر آقائے آقا  
مجتہد اعظم نائب امام العصر والزمان الحاج السید روح اللہ الموسوی  
الحائنی متع اللہ المسلمین بطول وجودہ الشریف۔

۱۔ روزہ دار انسان کے لئے مستحب ہے کہ نماز مغرب و عشاء افطار سے پہلے پڑھ لے اور اگر  
کوئی شخص اس کا انتظار کر رہا ہو یا کھانے کے لئے اتنا بے قرار ہو کہ حضور قلب سے نماز  
ادا نہیں کر سکتا تو اس کے لئے بہتر ہے کہ پہلے افطار کرے لیکن جتنا ممکن ہو نماز کو  
فضیلت کے وقت میں بجالائے۔

۲۔ اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ میں سید ہوں تو اسے خسر نہیں دیا جاسکتا جب تک کہ دو عادل اس کے  
سید ہونے کی تصدیق نہ کریں یا لوگوں کے درمیان اس طرح معروف ہو کہ انسان کو یقین اور طینت  
پیدا ہو جائے کہ یہ سید ہے۔

۳۔ معاذ کرتے وقت قسم کھانا اگر سچی ہو تو مکروہ اور اگر جھوٹی ہو تو حرام ہے۔

۴۔ سود و بیاسود لینے کی طرح حرام ہے۔ اگر قرض دینے کے وقت اس کے ساتھ کوئی شرط نہ کر لے لیکن  
مقررہ چیز زیادہ واپس کرے تو اس میں کچھ حرج نہیں بلکہ یہ مستحب بھی ہے۔

۵۔ خداوند عالم کے علاوہ کسی اور کے لئے سجدہ کرنا حرام ہے اور بعض عوام جو ائمہ علیہم السلام کے قبور کے سامنے  
بیتانی زمین پر کھتے ہیں اگر شکر خداوندی کے طور پر ہو تو کوئی اشکال نہیں ورنہ حرام ہے۔

۶۔ چاند کا اونچا ہونا یا دیر میں غروب ہونا اس کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ سابقہ رات کو چاند کی پہلی تائید تھی۔  
۷۔ وہ خرش جو امام بارگاہ کے لئے وقف کیا گیا ہے وہ نماز کے لئے مسجد میں نہیں لے جاسکتے اگرچہ وہ  
مسجد امام بارگاہ کے قریب ہی کیوں نہ ہو۔

۸۔ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کے ترکہ کا تیسرا حصہ نہ بچا جائے اور اس کا نفع فلاں مہر میں خرچ

کیا جائے تو اس کی وصیت کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

۹۔ علوم دینیہ کے طلبہ کے لئے ان اداروں میں داخل ہونا جائز نہیں ہے کہ جو دین کے نام پر حکومت کی طرف سے تاسیس کئے گئے ہیں۔

۱۰۔ جو اشخاص اہل علم کے لباس میں ان اداروں میں جو حکومت کے اشلے سے بنائے گئے ہوں وارد ہوتے ہیں۔

مسلمانوں اور دینداروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان سے اعراض کریں اور ان سے میل جول نہ کھیں ایسے اشخاص

عدالت کے خارج ہیں اور ان کی اقتدار میں نماز پڑھنا جائز نہیں اور ان کی موجودگی میں طلاق دینا باطل ہے اور کھم

مبارک امام علیہ السلام و سہم سادات عظام انھیں نہیں دینا چاہیے اور اگر انہیں یں گے تو بری الذمہ نہیں ہونگے اور اگر

ایسے اشخاص اہل منبر ہیں تو منبری سے انھیں منبر چلنے کی اجازت نہ دیں اور ان مجالس میں شرکت نہ کی جائے۔

۱۱۔ لوگ جو کچھ بینک سے بعنوان قرض یا کسی اور عنوان سے لیتے ہیں جبکہ معاشرتی طور پر انجام پذیر ہو تو حلال ہے

۱۲۔ سونے سے زینت کو مثلاً سونے کی زنجیر سنبھڑکانا یا سونے کی انگوٹھی کھانا یا سونے کے لئے حرام

اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے اور احتیاط واجب ہے کہ سونے کی ٹینک بھی نہ لگائے۔

۱۳۔ جو بینک میں کھاتا ہے اگر قرض کے عنوان سے ہو اور اس میں نفع کی قرارداد نہ ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں اور بینک

کے لئے جائز ہے کہ اس پیسے میں تصرف کرے اور اگر نفع کی قرارداد ہو تو قرض باطل اور بینک اس میں تصرف نہیں کر سکتا۔

۱۴۔ نفع کی قرارداد جو سود کا سبب ہے اس میں فرق نہیں کہ قرارداد صریح ہو یا قرض لیتے وقت طرفین کی بنا نفع پر ہو

پس اگر بینک کا یہ قانون ہے کہ وہ جو قرض لیتا ہے اس کا سود ہو گا تو جو قرض اس سود پر مبنی ہو وہ حرام ہے۔

۱۵۔ اگر قرض لیتے وقت نفع کی قرارداد نہ ہو نہ صریحاً نہ اس کے علاوہ تو قرض صحیح ہے اور قرارداد کے بغیر جو چیز

قرض لینے والا بینک دے وہ حلال ہے۔

۱۶۔ لائری جو کہ متعارف ہے جسے رقم معینہ پر بیجا جاتا ہے، پھر اس کی قرعہ اندازی ہوتی ہے پھر حرجن اشخاص کے

نام پر قرعہ نکلتا ہے تو انھیں معین رقم دیتے ہیں اس کی خرید و فروخت جائز نہیں اور باطل ہے اور جو رقم

لائری کے مقابلے میں لیتے ہیں وہ حرام ہے لینے والا اس کا ضامن ہے اور جو رقم قرعہ اندازی سے

ملے وہ حرام ہے اور لینے والا اس رقم کے حقیقی مالک کا ضامن ہے۔

۱۷۔ مسلمان مرنے والے کے جسم کو چیز یا پھانٹنا جائز نہیں اور اگر ایسا کریں تو فعل حرام ہے البتہ غیر مسلم کے

مردے کو چیز یا پھانٹنا جائز ہے۔

۱۸۔ اگر کسی ایک یا کئی مسلمانوں کی جان کی حفاظت پر سٹ مارٹن بریو توفت ہو اور غیر مسلم کا پوسٹ مارٹن

مکمل نہ ہو تو بیع مسلمان کا کر سکتے ہیں۔

۱۹۔ اگر بھیر بکری یا دوسرے جانوروں کو ان مشینوں کے ذریعے سے ذبح کریں جو اب تک بعض شہروں میں مرسوم ہے تو وہ حرام و نجس اور مردار ہو جائیں گے اور ان کی خرید و فروخت جائز نہیں رہے گی چاہے بجلی کا مین میلن کھولے اور وہ بکسیر بھی کھسے اور جانور بھی قبلہ رخ ہو اور اس کے حلقوم کو کاٹے یا ایسا نہ ہو البتہ وہ گوشت جو مسلمانوں کے بازار میں فروخت ہوتا ہے اور یہ احتمال ہو کہ شرعی طور پر ذبح کیا گیا ہو مگر گوشت حلال اور اس کی خرید و فروخت جائز ہے۔

۲۰۔ وہ گوشت یا ذبح شدہ مرغ جو بلاد کفر سے آتے ہیں وہ نجس و حرام اور مردار کا حکم رکھتے ہیں مگر یہ کہ ثابت ہو جائے کہ انھیں شرعی طور پر ذبح کیا گیا ہے۔

۲۱۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن جو منافع عقلانی رکھتے ہیں اور اسلامی نظریہ کے حرام منافع بھی ان میں ہیں تو ان سے حلال قسم کے منافع حاصل کرنا جائز ہے۔ مثلاً ریڈیو سے خبریں اور مواظعات اور ٹیلی ویژن سے حلال چیزیں مثلاً تعلیم و تربیت صحیح کے لیے دکھانا یا کارخانے اور عجائبات بحر و بر دکھانا البتہ حرام چیزیں مثلاً گانے اور موسیقی اور بری چیزوں کی اشاعت کرنا۔ خلاف اسلام قوانین کا نشر، خائن اور ظالم کی مدح اور باطل کی ترویج کرنا اور ایسی چیزیں دکھانا جو لوگوں کے اخلاق کو خراب اور ان کے عقائد کو متزلزل کرتی ہیں۔ حرام و گناہ ہیں۔

۲۲۔ چونکہ ان آلات کا استعمال و جو حرام پر شائع و رائج ہے جیسا کہ ان کا استعمال حلال قریباً منفق ہو گیا ہے لہذا میں ان کی خرید و فروخت کی اجازت نہیں دیتا مگر ان اشخاص کو جو بالکل غیر شرعی طور پر انہیں استعمال نہ کریں اور کسی اور کو بھی غیر مشروع طور پر استعمال نہ کرنے دیں ÷

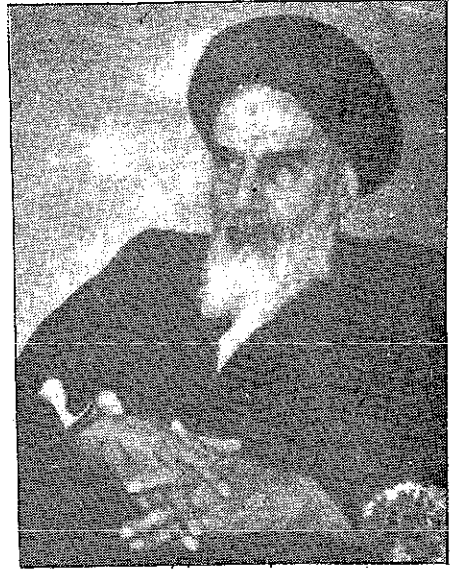
چودہ سورہ ہائے قرآنی مع اورادِ مقبول

وظائفِ مقبول عکس نگین

عمدہ کاغذ، بہترین پرنٹنگ، پلاسٹک کور مجلد

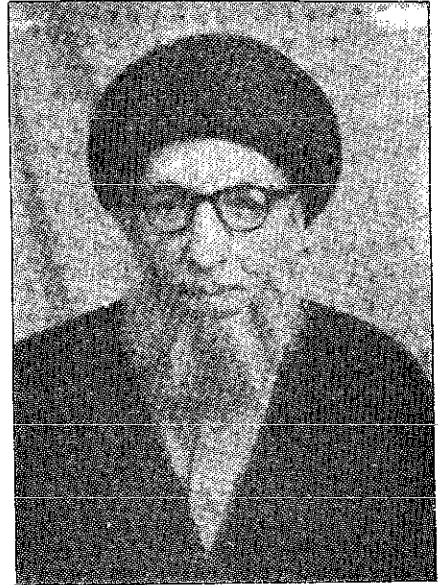
افتخار بک ڈپو (حیدرآباد) اسلام پورہ لاہور





مجاہد ملت آیت اللہ روح اللہ خمینی مدظلہ

آیت اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید ابوالقاسم الخوئی اعلیٰ اللہ



آیت اللہ حکیم السید محسن الحکیم اعلیٰ اللہ مقامہ

تمثال مبارک حضرت آیت اللہ العظمیٰ  
جناب آقای حاج سید محمد رضا گلپایگانی دامت برکاتہ



علامہ سید علی نقی نقوی مجتہد اعلیٰ اللہ مقامہ



علامہ سید محمد جعفر قبلہ شہید



مولانا سید منظور حسین نقوی پیش نماز جامع مسجد علی پور

## دیباچہ طبع منجد ہم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَلِّیْ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی عِمَادِہِ الدِّیْنِ اَصْلَط۔ خدا کے فضل و کرم اور حضرت آئمہ معصومین علیہم السلام کی تائید سے کتاب مستطاب تحفۃ العوام کی پندرہویں اشاعت اضافہ کثیرہ جدیدہ کے ساتھ منصفہ شہور پر جلوہ گر ہو رہی ہے جس سے اس کی ضخامت میں معتد بہ اضافہ ہو گیا ہے جس طرح کہ شب چہارہ ہم کا چاند ہر لحاظ سے اپنی ضوافگنی اور نورپاشی میں کامل بدر ہوتا ہے اسی طرح یہ جدید ایڈیشن ہر پہلو اور ہر حیثیت سے کامل بلکہ اکمل ہو گیا ہے۔ اوعنیہ منقولہ میں دعائے سہب، دعائے ناد علیؑ صغیر و کبیر اور دعائے مستتیر کا اضافہ ہے۔ حج کے مکمل احکام درج کر دیئے ہیں، جہاد کا باب بھی زیادہ کر دیا گیا ہے۔ مزید ضروری مسائل مثلاً خرید و فروخت، رہن، قرض وغیرہ بھی شامل کر دیئے ہیں۔ مزید برآں اس تازہ ایڈیشن میں جمعہ و عیدین کے مشہور و معروف خطبوں کا بھی الحاق کر دیا گیا ہے اور اس کی کا احساس پیش نماز صاحبان شدت سے محسوس کر رہے تھے اور اس حقیر کو بارہا دفعہ توجہ دلائی گئی۔ الحمد للہ کہ یہ کمی اب کی دفعہ پوری کر دی گئی ہے اور اب ہر لحاظ سے کامل بلکہ اکمل ہو گئی ہے اور اس تحفہ کو باقی تمام تحفوں پر فوقیت و عظمت حاصل ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ میری محنت ٹھکانے لگی اور مجھے یقین ہے کہ یہ میرے لئے الباقیات الصالحات، ثامت ہوگی اور آخر میں التماس ہے کہ مومنین کرام اس حقیر کو اپنی دعاؤں سے فراموش نہ فرمائیں۔

حررہ الاحقر السید منظور حسین نقوی  
خطیب و پیش نماز مسجد علی پور (منظر گڑھ)

الحاج مولانا سید منظور حسین نقوی وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم و مغفور کے لئے ایصالِ ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرما کر مشکور فرمائیں۔ اوارہ



## ۱۔ مشکل الفاظ کے معنی

اکثر مرصنین اور مختصر صا مستورات کریشکایت تھی کہ تحفۃ العوام کی عبارت ہماری کچھ میں نہیں آتی۔ اس کے علاوہ میرے ذہن میں یہ بات بھی تھی کہ ہمارے نو عمر لڑکے اور لڑکیاں دینیات سے ناواقف اٹھ رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اول تو دینیات پڑھنے کی طرہ ان کی توجہ ہی نہیں ہے اور اگر کوئی پڑھائے تو بعض مسائل میں شرم حائل ہو جاتی ہے۔ اس لئے غسل وغیرہ کی معلومات جو ہر شخص کو معلوم ہونا چاہیئے۔ نئی نسل اس سے واقف نہیں ہونے پاتی۔ لہذا میری دیرینہ خواہش تھی کہ میں تحفۃ العوام کی عبارت اتنی آسان کر دوں کہ نئے لڑکے اور لڑکیاں خود بغیر کسی استاد کے کتاب پڑھیں تو مسائل ان کی سمجھ میں آجائیں۔

میں جناب آغا افتخار حسین صاحب پرور پرائمر افتخار بک ڈپو کا تہہ دل سے شکریہ گزار ہوں کہ موصوف نے تحفۃ العوام چھاپے وقت مجھے یہ موقع عنایت فرمادیا۔ اب مجھے یہ بات سوچنی ہے کہ اگر کتاب کی عبارت میں تبدیلی کی جائے تو یہ فائدہ مسلم کہ عبارت آسان ہو جائے گی مگر نقصان یہ پہنچے گا کہ عبارت کا وہ "وسیع" مطلب نہ رہے گا جو پہلے تھا۔ اس لئے میں نے دونوں فائدوں کو ہم آہنگ کرنے کے لئے عبارت کو تبدیل نہیں کیا ہے بلکہ مشکل الفاظ پر نمبر ڈال کر ان کے معنی حاشیے میں لکھ دیے ہیں۔

اب سینے، حاشیوں پر نمبر ڈالنے کے لئے دشواری یہ پیش آئی کہ کتاب میں پہلے ہی ۳،۲۱۱ وغیرہ (اُردو کے) نمبر دے کر حاشیے درج کئے ہوئے ہیں۔ مگر میں بھی ۳،۲۱۱ نمبر دے کر حاشیے لکھوں تو پہلے والے حاشیے اور میرے لکھے ہوئے حاشیے مخلوط ہو جائیں گے اور پتہ نہ چلے گا کہ کونسا حاشیہ کس کا لکھا ہوا ہے لہذا میں نے اس کا یہ حل نکالا کہ اپنے حاشیوں پر ۱، ۲، ۳ وغیرہ (انگریزی کے) نمبر ڈال دئے ہیں۔ اس سے آپ ہر شکل لفظ کے معنی اُسی صفحے پر دیکھ سکتے ہیں۔

امید ہے کہ اب عام مرصنین و مومنات اور نو عمر لڑکے و لڑکیاں جو شرم کی وجہ سے بغیر کسی استاد کے خود تحفۃ العوام پڑھیں گے تو تمام ایسے مسائل انشاء اللہ ان کی سمجھ میں آجائیں گے۔

## ۲۔ نظر ثانی و تصحیح

محترم آغا افتخار حسین صاحب نے اپنے دینی جذبے کا اظہار کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میں تحفۃ العوام کو ایسا چھاپنا چاہتا ہوں کہ اب تک کی تمام تحفۃ العوام سے یہ ایڈیشن سب سے زیادہ خوشخط، جلی اور صاف چھپے۔ اس کے لئے میں نے اسے اس دفعہ انسٹریٹ پر چھپوانے کا اہتمام کیا ہے جس پر کہ زر کثیر صرف ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے اس میں مرصنین کرام کی سہولت کے لئے موجودہ وقت کے

چاروں مجتہدینِ اعلام جامع الشرائط کے فتاویٰ اور زیارتِ ناحیہ مقدسہ کا بھی اضافہ کر دیا ہے۔ مزہ توجب ہے کہ اس تحفۃ العوام میں کوئی غلطی نہ رہے لہذا آپ اس پر نظر ثانی اور تصحیح فرمائیں چنانچہ میں نے اس تحفہ کی کتابت کو اس کے سابقہ ایڈیشن سے ایک ایک لفظ ملا کر پروف ریڈنگ کر دی ہے پھر دوبارہ صرف عربی عبارت کو دوسری عربی کتابوں میں تلاش کر کے ان سے ایک ایک لفظ ملا کر پڑھا اور بقیہ غلطیاں بھی درست کر دی ہیں۔ قرآنی سورتوں کا معاملہ یہ ہے کہ حکومت نے تاج کپنی کے مطبعہ قرآن مجید کو غلطیوں سے پاک قرار دیا ہے اس لئے میں نے اس تحفہ کی قرآنی سورتوں کو تاج کپنی مطبعہ قرآن مجید سے ایک ایک لفظ ملا کر پروف ریڈنگ کر دی ہے۔ تو غلطیاں دور کرنے کی یہی صورتیں ہیں لہذا میں نے اس تحفہ کو حتی المقدور غلطیوں سے پاک کر دیا ہے۔

### ۳۔ ترتیب

کتاب کی یہ بھی صفت ہوتی ہے کہ اس کے مضامین کی ترتیب درست ہو۔ تحفۃ العوام چونکہ ابتداء میں مختصر لکھی گئی تھی اور بعد میں اس میں اضافے ہوتے چلے گئے۔ لہذا جو بھی اضافہ کیا گیا اسے یا تو کتاب کے اخیر میں لگا دیا گیا یا بالکل شروع میں یا کہیں متوسط بے موقع درمیان میں لگا دیا گیا اس میں شک نہیں کہ ان اضافوں سے کتاب کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے لیکن یہ بھی تو چاہیے کہ مضامین کی ترتیب درست ہو۔ میں نے کتاب کی ترتیب درست کر دی ہے۔ یعنی قرآن کی سورتیں جو بالکل شروع میں تھیں انہیں ان کی مناسب جگہ لے گیا ہوں۔ دینیات جو دو جگہ تھیں۔ اسے ایک جگہ لے آیا ہوں۔ اسی طرح دعاؤں کو ایک جگہ۔ اعمال کو ایک جگہ، زیارات کو ایک جگہ اور تعویذات وغیرہ کو ایک جگہ لے آیا ہوں۔

امید ہے کہ اس سے کتاب بہتر ہو گئی ہے اور مومنین کو پہلے سے زیادہ سہولت ہو جائے گی۔  
انشاء اللہ۔

اعجاز محمد (فاضل فقہ)

گورنمنٹ رجسٹرڈ پروف ریڈر

برائے قرآن مجید

رجسٹرڈ نمبر: ID - 74/ (4)



## حواشی مطابق فتاویٰ

- ۱۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقا علی الحاج سید ابوالقاسم الخونی مدظلہ مجتہد اعظم نجف اشرف
- ۲۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقا علی الحاج سید محمد الحسینی الشاہرودی مدظلہ مجتہد اعظم نجف اشرف
- ۳۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقا علی الحاج سید روح اللہ خمینی
- ۴۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد کاظم شریعتدار

یہ ہر مومن کی ضرورت ہے کہ وہ جس مجتہد اعلم جامع الشرائط کی تقلید میں ہو۔ وہ اسی کے فتاویٰ پر عمل کرتا ہے۔ آج کل مندرجہ بالا چار مجتہدین اعلام ہیں۔ لہذا مومنین کو ان چاروں کے اخلاقی مسائل سے آگاہی کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہم موجودہ مجتہدین اعلام کے یہ حواشی آپ کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ مومنین اپنے اپنے مجتہد اعلم کے فتاویٰ تحفۃ العوام ہذا کے صفحہ نمبر وسط پر کی مدد سے حاصل کر سکتے ہیں۔

صفحہ وسط	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ (بیان اختلاف فتوئے)
۳۸ - ۶	مجتہد اعلم الشرائط کی تقلید کے	جن مسائل کے متعلق یہ معلوم ہو کہ ان میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ خونی
۳۹ - ۱	میت کی تقلید پر	میت کی تقلید پر باقی رہنا جائز نہیں۔ آقا علی شہرودی
		اگر مسائل یاد ہوں تو بقا واجب اور اگر میت مجتہد کے مطابق فتویٰ مسائل
		بھول چکا ہو تو زندہ کی تقلید واجب ہے۔ خونی
		اگر فوت شدہ مجتہد کے بعض مسائل پر عمل کر چکا ہو تو تمام پر باقی رہنا جائز
		آقا علی خمینی
		میت کی تقلید پر بقا جائز نہیں زندہ مجتہد کی تقلید واجب ہے۔ شاہرودی
۲۱ - ۶	بنابر احتیاط واجب	یہ احتیاط واجب نہیں۔ خونی۔ شاہرودی
۲۲ - ۶	بنابر احتیاط نجس بھی ہے	نجس نہیں بلکہ پاک ہے۔ خونی۔ شاہرودی
۲۲ - ۸	حرام و نجس ہے	نجس نہیں بلکہ پاک ہے اگرچہ احتیاط مستحب ہے۔ خونی
۲۳ - ۱۶	نجس ہے	نجس نہیں لیکن اس کے ساتھ احتیاطاً نماز نہ پڑھے۔ خونی
۲۴ - ۱۷	بلکہ حائضہ کے ساتھ جماع	ان صورتوں میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرے تو یہ پسینہ نجس نہ ہوگا
		اور نہ ہی نماز میں اس سے احتیاط لازم ہے۔ خونی
۲۵ - ۱	نجاست کھانے والے	نجاست کھانے والے اونٹ اور دیگر جانوروں کا پسینہ نجس نہیں۔

۳۵ - ۱ نجاست کھانے والے اونٹ

لیکن نمازیں احتیاط واجب ہے - خوشی

نجاست خوار اونٹ کا پسینہ نجس ہے۔ ہاں اگر اس کے علاوہ اور جانور نجاست کھاتے ہوں تو ان کے پسینے سے اجتناب ضروری نہیں۔

آقای خمینی

نجاست خوار اونٹ کا پسینہ بلکہ اونٹ کے علاوہ دیگر نجاست خوار کے پسینے سے بھی اجتناب لازم ہے اور ان کا پسینہ نجس ہے۔

آقای شہرودئی

نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ نجس ہے۔ احتیاط واجب ہے کہ نجاست کھانے والے جانوروں کے پسینے سے

انسان اجتناب کرے۔ آقای شہرعدمدار

بنا برا احتیاط واجب - شاہرودئی

۳۶ - ۱۲ براسیر کا خون خواہ باطن جسم میں ہو

۳۷ - ۲ وہ عورت جو چھپٹے بچہ کی پرورش

۵۱ - ۳ کوئی مقدار باعتبار پیمائش

اگر براسیر باطن جسم میں ہو تو اس ضرورت میں یہ خون معاف نہ ہوگا شاہرودئی بشرطیکہ عورت کا اپنا بچہ ہو اور بچہ لڑکا یا عورت کے لئے

ہر روز بار بار لباس کا پاک کرنا ذاتی طور پر باعث زحمت ہو۔ اور

نجاست بھی پیشاب کی ہو تو معاف ہوگا۔ خوشی

کوئی مقدار باعتبار پیمائش یہ ہے کہ لمبائی چوڑائی اور گہرائی میں سے

اگر ہر ایک تین بالشت جس کا مجموعی حاصل ضرب ۲۷ بالشت

ہو تا ہے کافی ہے۔ خوشی

کر پانی اس مقدار کو کہتے ہیں جس کی لمبائی چوڑائی گہرائی ۳ ۱/۶

بالشت ہو۔ اس کا مجموعی وزن میں شقال کم ایک سوا ٹھائیں من

تبریزی ہے جو کہ ۳۸۳/۹۰۶ گرام ہے۔ آقای خمینی

کوئی مقدار یہ ہے جس کی لمبائی چوڑائی اور گہرائی میں سے ہر

ایک ۱/۳ بالشت ہو۔ مجموع ۲۷ بالشت مکعب ہو۔

آقای شہرودئی

کوئی مقدار یہ ہے جس کی لمبائی چار بالشت ہو۔ چوڑائی اور

گہرائی تین تین بالشت ہو یعنی تین بالشت چوڑائی ہو۔ اور

تین بالشت گہرائی اور اس کا کل وزن میں شقال کم ایک سوا ٹھائیں من

تبریزی ہے۔	آقای شریعتدار	لیکن بنا براحوط	۱۵ - ۵۱
بلکہ بنا براقویٰ۔	خونی	بورہ اور چٹائی	۱ - ۵۲
ایسی اشیاء کے پاک ہونے میں اشکال ہے۔	خونی	صرف ڈبو دینا تطہیر کے لئے کافی ہے۔	۱۹ - ۵۲
کافی نہیں بلکہ آب کُڑیا آب جاری میں بھی دو مرتبہ دھونا ضروری ہے۔	خونی	غسلہ بول و براز پاک ہوگا	۳ - ۵۵
بول کا نہیں صرف براز کا غسلہ پاک ہے۔	خونی	پنچرٹنے کی ضرورت نہیں	۱۷ - ۵۵
ضرورت ہے۔	خونی	ایک مرتبہ دھونا کافی ہے	۱ - ۵۶
ایک مرتبہ نہیں بلکہ آب کثیر اور آب جاری میں بھی سات مرتبہ دھونا ضروری ہے۔	خونی	پنچرٹنے کی بھی ضرورت نہیں	۱۸ - ۵۷
ضرورت ہے۔	خونی	نجس ہو جاتا ہے	۶ - ۵۸
نجس نہیں ہوتا۔	خونی	شیرہ انگور کا بھی یہی حکم ہے	۸ - ۵۸
شیرہ انگور اگر خود بخود جوش میں آجائے تو اس کا کھانا حرام لیکن نجس نہیں۔	خونی	حفاظت حرام ہے	۱۳ - ۵۸
اگر چہ احتیاط بہتر ہے اور اگر آگ پر جوش آجائے تو اس کا کھانا حرام لیکن نجس نہ ہوگا۔	خونی	بنانا اور مردوری لینا حرام ہے	۲ - ۵۹
حرام نہیں اگرچہ احتیاط مستحب ہے۔	خونی	استنجا کی حالت میں بھی	۵ - ۶۰
حرام نہیں ہے اگرچہ احتیاط بہتر ہے۔	خونی	گھڑن نمک مسج کرنا	۸ - ۶۳
استبراء اور استبراء کی حالت میں حرام نہیں۔	خونی	سونے یا چاندی کا جو	۱۵ - ۶۴
بلکہ پاؤں کے اُچھے بے حرکت کانی ہے۔	خونی		
اگر پانی صرف غصبی برتن یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہی ہو تو اس صورت میں اس پانی سے وضو صحیح نہ ہوگا اور تیمم واجب ہے۔	خونی		
اگر اس کے علاوہ دوسرا پانی موجود ہو تو پھر اس پانی کے ساتھ اگرچہ اتنا سی وضو جائز نہیں تاہم چلو وغیرہ سے پانی نکال کر اعضاء وضو پر ڈالاجائے تو صحیح ہوگا۔	خونی		
اگر پانی غصبی برتن یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہو تو وضو ناقص صحیح نہ ہوگا لیکن اگر چلو یا کسی دوسری چیز کے ساتھ برتن سے نکال کر اعضاء وضو پر ڈالاجائے تو وضو صحیح ہوگا۔	خونی		
میں گنہگار بھی ہوگا۔	خونی		

وضو کا پانی غصبی برتن میں ہو یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہو۔ اور پانی نہ ہو۔ اگر شرعی طریقہ پر دوسرے برتن میں ڈال سکتا ہے تو دوسرے برتن میں ڈال کر وضو کرے ورنہ تیمم کرے، اگر اس پانی کے علاوہ کوئی اور پانی موجود ہو تو اس سے وضو کرے۔ اگر غصبی یا سونے چاندی کے برتن میں وضو ارتقا سی کرے تو وضو باطل ہے، اس پانی کے علاوہ اور پانی موجود ہو یا نہ ہو۔

آقای خونی

اگر وضو کا پانی غصبی یا سونے چاندی کے برتن میں ہو اور کوئی پانی نہ ہو تو پھر تیمم کرنا چاہیئے اور اگر غصبی برتن یا سونے چاندی کے برتن سے وضو ارتقا سی کرے یا ان برتنوں سے منہ اور ہاتھوں پر پانی ڈالے۔ احتیاط واجب نہ ہے کہ وضو باطل ہے اگر چہ پانی دوسری چیز سے اُن سے پانی کے کر منہ اور ہاتھوں پر پانی ڈالے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

آقای خونی

اگر پانی غصبی برتن یا سونے چاندی کے برتن میں ہو اور پانی نہ ہو تیمم کرے، اگر پانی غصبی یا سونے چاندی کے برتن میں ہو تو اس سے ارتقا سی نہ کرے اگر چہ تو یا کسی دوسری چیز سے اس سے پانی لے کر وضو کرے تو وضو صحیح ہے۔

آقای شریعتدار

خونی

یہ احتیاط مستحب ہے۔ اس صورت میں تیمم واجب ہے۔ خونی لازم نہیں بلکہ خواہ وضو کے بدلہ ہوا غسل کے ایک ضربی کافی ہے خونی

خونی

یہ احتیاط مستحب ہے۔ خونی لازم نہیں بلکہ تدبیری طور پر بھی غلط لگانا صحیح ہے۔ خونی گذشتہ مسائل میں ذکر کر دیا گیا ہے کہ مجنب حرام کا پسینہ نہیں۔ اگر چہ نماز میں احتیاط لازم ہے لہذا گرم پانی کے ساتھ غسل جائز ہے۔ خونی

۹۸ - ۲ بنابر احوط (وجوبی)

۹۰ - ۱۷ مسج کر لینا کافی ہے

۹۲ - ۱۵ تو دوسری تیمم کرے

۹۶ - ۳ بنابر احوط (وجوبی)

۹۷ - ۱۳ دفعۃً واعدۃً وحل جائز

۹۷ - ۱۵ بدن بخس رہے گا

لیکن جس حصہ کو دھونا ہو اس کو دھونے سے قبل پاک کر لینا کافی ہے۔ خونی۔ شاہرودی	ضروری نہیں ہے	۶ - ۷۹
قرشی عورتیں کہ جن کی عمر پچاس اور ساٹھ سال کے درمیان ہو۔ ان کو چاہئے کہ وہ خون دیکھنے کے ایام میں اگر شرائط حیض موجود ہوں تو احتیاط پر عمل کریں یعنی احکام حیض پر بھی عمل کریں اور احکام استحاضہ پر بھی۔ خونی	قرشی عورتوں کو	۱۰ - ۷۹
یہ احتیاط واجب نہیں۔ خونی	مگر احوط یہ ہے	۳ - ۸۰
لیکن اگر دونوں سے زیادہ ہو تو اس صورت میں احتیاط لازم ہے۔ خونی	دو روز پہلے خون آتا دیکھے	۱۲ - ۸۱
یہ احتیاط مستحب ہے۔ خونی	اور بنا بر احوط	۸ - ۸۳
ظاہراً واجب نہیں۔ خونی	کفارہ واجب ہے	۱۳ - ۸۳
لازم نہیں بلکہ اس درمیانی مدت میں نفاس کے احکام جاری ہونگے۔ خونی۔ شاہرودی	ان میں احتیاط پر عمل کرے	۲۰ - ۸۴
بنا بر احتیاط واجب اور اس سلسلہ میں ولی میت سے اجازت حاصل کرنا بھی بنا بر احتیاط کے واجب ہے۔ خونی	قبل رخ ٹائیں	۷ - ۸۷
یہ احتیاط واجب نہیں۔ خونی	بنا بر احوط غسل سے فراغت تک	۷ - ۸۷
لازم نہیں بلکہ اگر مسائل غسل سے واقف ہو اور صحیح غسل بہ نیت قرۃ الی اللہ دے تو کافی ہے۔ خونی	اور شیعہ اثنا عشری ہو	۲۰ - ۸۹
واجب نہیں بلکہ تین میں سے کسی ایک غسل کی نیت مافی الذمہ کر لینا کافی ہے۔ خونی	لیکن احوط یہ ہے	۱۷ - ۹۲
یہ احتیاط واجب نہیں۔ خونی	بلکہ احوط یہ ہے	۸ - ۹۴
البتہ اگر سہرا ایسا ہو جائے تو اس نماز کو ظہر کی قرار دے کر ایک اور نماز چار رکعتی بقصد مافی الذمہ ادا کر لے کافی ہے۔ خونی	عصر کی نماز صحیح نہیں	۹ - ۱۱۲
یہ احتیاط واجب نہیں اور اگر ایک بالشت یا اس سے زائدہ فاصلہ دونوں کے درمیان ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ خونی۔ شاہرودی	بنا بر احوط	۱ - ۱۱۶
یہ احتیاط واجب نہیں۔ شاہرودی	جائز ہے	۳ - ۱۱۸
سونے کی گھڑی کا استعمال جائز نہیں۔ خونی۔ شاہرودی		



۳-۱۱۸	حرام نہیں ہے	بلکہ حرام ہے۔ - خونی۔ شاہرودی
۱۶-۱۱۸	برائے کے خون کا ہے	بشرطیکہ برائے داخل میں نہ ہو۔ - شاہرودی
۱-۱۱۹	بچہ لڑکا ہو	یہ حکم صرف بچہ کی ماں کے لئے مخصوص ہے۔ - خونی
۱۶-۱۱۹	دو مرتبہ اشہد ان امیر المؤمنین	یہ جملہ جزاؤں نہیں اور نہ جبرئیت کے قصد سے کہنا جائز ہے
۹-۱۲۰	دو ایک مرتبہ اشہد ان علیا	البتہ بقصد تین و برکت کہنا چاہئے۔ - خونی۔ شاہرودی
		یہ جملہ جزا اقامت نہیں۔ لہذا بقصد تین و برکت کہنا چاہئے۔ - خونی۔ شاہرودی
۴-۱۲۸	انگوٹھے	بلکہ انگوٹھوں کے سرے۔ - خونی۔ شاہرودی
۶-۱۲۸	کاغذ پر سجود جائز ہے	بشرطیکہ ان چیزوں سے بنا گیا ہو جن پر سجود جائز ہے۔ - خونی۔ شاہرودی
۳-۱۵۰	یا دو رکعت بیٹھ کر	بنا بر احتیاط واجب ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھے۔ - خونی
۴-۱۵۰	اور یہی حکم اس صورت میں بھی	نہیں بلکہ اگر دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے یہ شک ہو اگرچہ
		ذکر واجب پورا کر چکا ہو تو نماز باطل ہوگی۔ - خونی
۶-۱۵۰	لیکن اس صورت میں بہتر یہ ہے	بلکہ بنا بر احتیاط کے واجب ہے۔ - شاہرودی
۲-۱۵۱	لیکن جمعہ و ظہر دونوں کو	نہیں بلکہ شرائط پوری ہوں تو نماز مجدد واجب ہے اور نماز ظہر
		لازم نہیں البتہ بقصد رجاء پڑھ سکتا ہے۔ - خونی
۷-۱۵۹	کسی عذر کی وجہ سے	بلکہ اگر بغیر کسی عذر کے بھی نہ پڑھی ہوں تو بھی قصداً واجب ہے۔ - خونی
۲-۱۶۲	اگرچہ اتنی ہی ہے	اتنی نہیں بلکہ بہتر ہے۔ - خونی۔ شاہرودی
۶-۱۶۲	دونوں کو جمع کرے	لازم نہیں بلکہ آخر وقت اگر سفر میں ہو تو قصر اور اگر آخر وقت حضر
		میں ہو تو پوری قضا کرے۔ - خونی۔ شاہرودی
۱۳-۱۶۲	احتیاطاً ۲۸ میل	یہ احتیاط بے معنی اور لغو غلط ہے۔ لہذا اگر سفر ۲ میل
		۲ فرلانگ، اگر گھر سے کم ہو تو نماز پوری اور اگر اس مذکورہ مسافت تک
		کا یا اس سے ذرا برابر بھی زائد ہو تو قصر واجب ہے۔ - خونی۔ شاہرودی
۸-۱۶۳	پہلے سفر میں نماز قصر پڑھیں	نہیں بلکہ پہلے سفر میں بھی نماز پوری پڑھیں گے۔
۹-۱۶۳	اور احتیاط یہ ہے	یہ احتیاط لازم نہیں۔ - خونی
۱۱-۱۶۳	پہلے سفر میں قصر کرے گا	بلکہ احتیاط یہ ہے کہ پہلے سفر میں قصر اور پوری دونوں طرح پڑھے۔ - خونی
۹-۱۶۵	حاضر حضرت سید الشہداء	بشرطیکہ حرج مقدس سے ہر ۱۲ گز سے زائد مقدار دور نہ ہو۔
		شاہرودی

۱۶۵ - ۹	حاضر حضرت سید الشہداء	بلکہ تمام حرم سید الشہداء کا بھی یہی حکم ہے۔ خونی
۱۵ - ۱۸۲	ترک فاصلہ احوط ہے	یہ احتیاط بے معنی ہے آخری اور درمیان میں صفوں میں کوئی فسرق نہیں۔ خونی۔ شاہرودی
۱۹۳ - ۵	واجب ہے کہ تیمم کریں	اگر ماہ رمضان یا اس کی قضا کا روزہ ہو تو واجب ہے اگر ان کے علاوہ کسی اور معین دن کا روزہ واجب ہو تو بنا بر احتیاط کے واجب ہے لیکن غیر معین دن کا روزہ واجب ہو یا روزہ مستحب ہو تو پھر واجب نہیں اگرچہ احتیاط مستحب ہے۔ شاہرودی
۲۰۳ - ۱	دہ اور شامی واجب نکالنے کے بعد	بنا بر احتیاط واجب مجنب کو چاہیئے کہ وہ تیمم کرے لیکن حائل اور نضار اگر اذان صبح سے قبل پاک ہو جائیں اور ان کا وضیفہ تیمم ہو اور وہ تیمم نہ کریں تو بھی ان کا روزہ صحیح ہوگا۔ خونی
۲۰۳ - ۱۵	بلکہ یہ احوط ہے	نہیں بلکہ نصاب کا حساب مواجب و اخراجات کے منہا کرنے سے قبل لگایا جائے اگرچہ زکوٰۃ کی ادائیگی مصارف وغیرہ کے منہا کرنے کے بعد کرے۔ خونی
۲۰۳ - ۲	کر وہ معنی ہو جائے	یہ احتیاط واجب ہے۔ خونی۔ شاہرودی
۲۰۶ - ۱۱	ان کو وضع کرنے کے بعد	بنا بر احتیاط واجب ایک سال کے اخراجات سے زائد نہ دی جائے۔ خونی۔ شاہرودی
۲۰۶ - ۱۲	سرنے یا چاندی	بلکہ نصاب کا حساب مصارف منہا کرنے سے قبل کیا جائے گا۔ اگرچہ جس کی ادائیگی مصارف منہا کرنے کے بعد کرے۔ خونی
۲۰۶ - ۱۵	ایک شغال شرعی	نہیں بلکہ مرنے سرنے کے پہلے نصاب کے برابر ہونا چاہیئے۔ خونی
۲۱۲ - ۲۰	بیان مراقبت	بنا بر احتیاط واجب اگرچہ اس مقدار سے کم بھی ہو تو نیز مصارف منہا کرنے کے بعد خمس نکالا جائے۔ خونی
		واضح رہے کہ آج کل جو راستے ہمارے ہاں کے حجاج اختیار کرتے ہیں خواہ پرانی راستہ سے جائیں۔ بحری راستہ سے یا خشکی کے راستہ سے وہ حتمی طور پر یا پہلے مدینہ منورہ وارد ہوں گے یا جدہ میں۔
		لہذا ہم لوگوں کے لئے صرف دو میقات مسجد شہدہ (کہ جسے ایسا علی بھی کہتے ہیں) اور حدیبیہ (کہ جسے عین بھی کہا

کہا جاتا ہے، میں سے کسی ایک پر سے احرام باندھنا واجب ہے۔ اس طرح کہ جو شخص جدہ سے مکہ مکرمہ کی طرف حج کے لئے جانا چاہے تو اس پر جدیدیہ کے مقام پر احرام باندھنا واجب ہے۔ اور جو شخص مدینہ سے مکہ جا رہا ہو یا جدہ سے پہلے مدینہ جائے اور پھر اس کے بعد مکہ جانا چاہے تو اس پر مسجد شجرہ پر سے احرام باندھنا واجب ہے۔ لیکن جب جدہ کے راستے سے ہرگز جدیدیہ سے گزرے تو بنا براعتیاد کے تجدید نیت کرنا مستحب ہے۔

دیگر میقات کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں اور یہ بھی جانتا چاہیے کہ ان میقات سے قبل احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔ گریہ کنڈرو غیرہ کی وجہ سے، جو لوگ ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کرنے والے کراچی سے احرام باندھ لیتے ہیں یا بحری جہاز پر دورانِ راہ سمندر کے اندر کسی میقات کے محاذی ہونے کی وجہ سے احرام باندھ لیتے ہیں۔ ہمارے مذہب کی رو سے جائز نہیں۔ یہ مخالفین کے ذہب کے مطابق ہے۔ لہذا محتاط رہیں۔  
خونی۔ شاہرودی

یہ شرط مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔

خونی۔ شاہرودی

اگر اپنی فضیلت و مخالفت اس طرح کرے کہ دوسرے شخص کی تربیں کا پہلو نکلے تو حرام اور اگر ایسا نہ ہو بلکہ صرف اس کی اپنی فضیلت ثابت ہو تو یہ فعل جائز ہے۔ اور احرام کی وجہ سے اس کا حرام ہونا معلوم نہیں۔  
خونی

جابل سالہ ہونے کی صورت میں ایک اونٹ کفارہ نیز واجب ہے۔  
شاہرودی

دامی عقد میں ہر کا ذکر کرنا یا معین کو نا ضروری نہیں۔

خونی۔ شاہرودی

یہ احتیاط مستحب ہے۔  
شاہرودی

۲۱۷ - ۷ اور نہ سلا ہوا ہو

۲۲۱ - ۸ فضیلت و مخالفت کا اظہار کرنا

۲۲۵ - ۱۶ یا جابل سالہ ہو

۲۶۰ - ۱۰ مقدار مہر کی معین ہو

۲۶۰ - ۱۲ اجازت لینا عوط ہے

باب یاد ادا سے بناء براعتیاط کے اجازت لینا واجب ہے۔ غوثی  
 زوجہ خواہ اولاد والی ہر بابے اولاد اصل زمین میں حق دراشت  
 نہیں رکھتی خواہ وہ زمین رہائشی ہو یا زراعتی یا کوئی دیگر البتہ  
 جو چیزیں اس زمین پر مثل عمارت درخت اور زراعت وغیرہ  
 کے مانند موجود ہیں ان کی قیمت میں دراشت کا حق رکھتا ہے  
 جیسا کہ زمین کے علاوہ ہر قسم کے متروکہ اموال سے دراشت  
 کی حصہ دار ہے۔ اگر اس کے شوہر کی اولاد ہو تو پل حصہ اور  
 اگر اس کے شوہر کی اولاد نہ ہو تو پل حصہ۔  
 غوثی۔ شاہرودی

۱۳ - ۲۶۰ اجازت لینا احوط ہے  
 ۲ - ۳۰۴ (۵) شوہر قول کے مطابق

## امامیہ جنتی

پاکستان و ہند کی مقبول ترین اور کثیر الاشاعت جنتی

جس میں

سال بھر کی تقسیم، قمر و عقیق، نوروز عالم افزوز، چاند سورج گرہن

سیاحت عالم، پیش گوئیاں، نیک و بد تاریخیں، بارہ راشیوں کے

نیک و بد حالات و دیگر مذہبی معلومات و مفید مضامین درج ہوتے ہیں۔

ناشر

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ۔ اسلام پورہ - لاہور

# کتاب المسائل والاحکام

اس میں اصول دین اور فروع دین، احکام طہارت و نسوان، تجہیز و تکفیل، نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ و خمس و جہاد اور تعقیبات نماز کا بیان ہے۔



# تحفۃ العوام

## مقبول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَشْرَفِ  
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَآلِهِ الْمَعْصُومِينَ هـ

اما بعد۔ المتک بالثقلین احقر السید منظور حسین نقوی ابن الحاج السید غلام تھنہ  
صاحب مرحوم طاب شہاد عرض پرواز ہے کہ بر مکلف پر شرعاً واجب و لازم ہے کہ وہ  
اپنے عقائد دینی کو صحیح و درست کرے یعنی اسے اصول دین کا صحیح علم و واقفیت حاصل  
ہو۔ اور اپنی استعداد علمی کے مطابق اولاً و برابریں کے ساتھ ان کو تسلیم کرے اور فروغ دین  
یعنی نماز و روزہ و زکوٰۃ وغیرہ کے ضروری مسائل و احکام سے بطابق فتاویٰ مجتہد  
جامع الشرائع پورے طور پر واقف و آگاہ ہو۔

اولاد کی تعلیم و تربیت والدین کا فرض ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
و سلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ یعنی تم میں سے ہر

نہ مکلف۔ بمعنی تکلیف دیا گیا ہے۔ یعنی جب لڑکا یا لڑکی شرعی لحاظ سے بوجہ کی حد کو پہنچ جائے  
تو اس پر شرعی تکلیف عائد ہو جاتی ہے۔ پس نو سال لڑکی اور پندرہ سال لڑکا احکام شرعی کا پابند ہو جاتا ہے  
الاحقر نقوی۔

شخص اپنے گھر والوں کا حاکم ہے۔ اور تم میں سے ہر ایک اپنے متعلقہ اشخاص کے بارے میں جواب دہ ہے۔ لہذا صاحب خانہ پر اپنے تمام متعلقین کے اخلاق و اطوار و اعمال کی اصلاح و درستگی کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ بنا بریں اولاد کی تعلیم و تربیت بدرجہ اولیٰ والدین کا اولین فریضہ ہے۔ پس جب لڑکا سن تیز و رشک کو پہنچے تو اسے خدا و رسول اور آمدہ معصومین علیہم السلام کے احکامات مبارکہ کی تعلیم کئے جائیں۔ اور سات برس کی عمر میں اسے نماز سکھائی جائے اور نو برس گزرنے پر اسے نماز پڑھائیں۔ اور اس بارے میں اگر سختی بھی کرنی پڑے تو اس سے گریز نہ کریں۔ لڑکی کو نو برس کے قبل سے تاکید و تنبیہ ضروری ہے تاکہ نو برس پورے ہونے پر وہ بالکل نماز کی پابند ہو جائے۔ اور لڑکے پر جب وہ پورے پندرہ برس کا ہو جائے نماز واجب ہو جاتی ہے۔

## پہلا باب

### اصول دین

توحید، عدل، نبوت، امامت، قیامت

ہر ذی شعور و صاحب عقل و فراست جب ایشائے عالم کے وجود میں ذرا غور و فکر کریگا تو اس پر یہ نکتہ شہ ہو جائے گا کہ کوئی مصنوع خود بخود وجود میں نہیں آیا اور کوئی مخلوق از خود خلق نہیں ہوئی بلکہ ایک صانع و خالق قادر و حکیم نے اپنی قدرت کاملہ سے اسے ایجاد و خلق فرمایا ہے جو صفات کمالیہ و جلالیہ و جمالہ کا جامع اور ہر قسم کے نقص و عیب سے مبرا اور فقرو احتیاج سے منزہ ہے۔ لہذا ہر مصنوع و وجود صانع پر دال اور ہر مخلوق اپنے خالق کے وجود کی دلیل ہے۔ مغلضہ عالم کی توحید و یگانگت و یکتائی کے ثبوت میں چند عام فہم دلیلوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

## توحید

خدا کی یکتائی و بے ہمتائی کی چھ دلیلیں ہیں۔

(اول) اگر خدا کا کوئی شریک ہوتا تو اس کی وجہ سے عالم میں فساد پیدا ہوتا۔

(دوم) شرکت خدا کا نقص ہے اور نقص خدائی میں نہیں ہو سکتا۔

(سوم) سب نبی و رسول ایک ہی خدا کے پاس سے آئے ہیں جنہوں نے متفقہ طور پر اسکی

ہدایت کی خبر دی۔ اگر کوئی اللہ خدا نہ ہوتا تو وہ بھی نبی و رسول بھیج کر اپنے آپ کو پہنچاتا۔

(چہارم) اگر دو خدا فرض کر لئے جائیں تو ایک خدا دوسرے خدا کے دفع پر قادر ہوگا یا نہیں

اگر قادر ہوگا تو جو دفع ہو جائے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر قادر نہ ہوگا تو جو عاجز ہو وہ خدا نہیں

ہو سکتا۔

(پنجم) نبیوں اور رسولوں سے خدا نے فرمایا ہے کہ میرا کوئی شریک نہیں لیں کہ مثلہ

شیء، پس اگر یہ بات اُس نے (معاذ اللہ) بھٹ کر لی ہے تو بھڑک بولنا نقص ہے اور نقص

خدا میں نہیں ہو سکتا اور اگر سچ کہی ہے تو مطلب ثابت ہے کہ خدا کا کوئی شریک نہیں۔

(ششم) دو چیزوں کے درمیان فصل ہونا ضروری ہے۔ تاکہ ان کا دو ہونا متحقق ہو سکے

پس اگر دو خدا ہوں۔ اور ان کے درمیان فصل ہو تو لازم آئے گا کہ فصل بھی قدیم ہو۔ حالانکہ

اس کا کسی نے دعویٰ نہیں کیا ہے اور اگر کوئی یہ دعویٰ کرے بھی تو تسلسل لازم آئے گا۔ جو

محال ہے۔

معلوم ہونا چاہیے کہ خدا کی ذات ہر حیثیت سے کامل ہے اور اس لئے

صفات برتر ہوتی ہیں | جتنے کمال کے آثار ہو سکتے ہیں۔ سب اس کی ذات کے لئے حاصل

ہیں مگر اس کی ذات کے لئے علیحدہ صفات جو ذات کے علاوہ ہوں موجود نہیں ہیں۔ وہ

ذات ہی ذات ہے۔ اور اگر آثار کمال کے لحاظ سے دیکھا جائے تو اس کی صفات کا حصہ و وحد

ناممکن ہے لیکن جو صفات خاص طور پر محل بحث قرار پائے ہیں اور علم کلام کی کتابوں میں بیان

کئے گئے ہیں وہ اٹھ ہیں۔

عدل

تحفۃ العوام مقبول جدید

قدیم۔ یعنی خدا ہمیشہ سے قدیم ہے۔ قادر۔ یعنی خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ عالم۔ یعنی وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ حئی۔ یعنی خدا زندہ ہے۔ اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ مرید۔ یعنی وہ صاحب ارادہ ہے۔ اور جو چیز واقع ہوتی ہے۔ اُس کے اختیار سے ہوتی ہے۔ لہذا وہ اپنے افعال میں مجبور نہیں۔ مُدرک۔ یعنی وہ ہر چیز کے ظاہر و باطن کا دریافت کرنے والا ہے اگرچہ آنکھ کان وغیرہ نہیں رکھتا۔ مُشکلم۔ یعنی وہ جس چیز سے چاہے کلام پیدا کر سکتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لئے درخت میں کلام پیدا کیا۔ صادق۔ یعنی خدا کا کلام درست اور برحق ہے۔

وہ صفات جو خدا کی ذات کے شایانِ شان نہیں۔ آٹھ ہیں۔

### صفاتِ سلبیہ

(اول)، شرکت یعنی خدا کا کوئی شریک نہیں (دوسرے) ترکیب۔ یعنی خدا مرکب نہیں۔ دوسرے الفاظ میں چند چیزوں سے مل کر اس کا وجود تیار نہیں ہوا ہے۔ اور اس کا کوئی جزو نہیں ہے (تیسرے) مکان۔ یعنی خدا ایک جگہ اور ایک مقام میں نہیں۔ وہ اپنی قدرت کا ملہ سے ہر جگہ حاضر و موجود ہے۔ وہ لامکان ہے (چوتھے) حلول۔ یعنی خدا کسی چیز میں نہیں سماتا۔ آدمی کے بدن میں روح حلول کرتی ہے۔ جب روح نکل جاتی ہے تب آدمی مر جاتا ہے۔ یہ صورت خداوندِ عالم کے لئے روا نہیں ہے بالفاظِ دیگر کہ ایک شے دوسری شے میں جا جائے۔ اس طرح کہ اس کی صفت قرار پا جائے۔ جیسے سیاہی جسم میں (پانچویں) محلّ توارث۔ یعنی خدا مختلف حالات اور کیفیات سے بری ہے۔ پہلے کچھ تھا اور اس کے بعد کسی اور حال میں ہو گیا۔ یعنی بچپن سے جوانی اور پھر بڑھاپا یا جاگتا تھا، سو گیا۔ پس حق تعالیٰ اس عیب سے منزہ ہے۔ (چھٹے) مرئی۔ یعنی خدا لائقِ دید نہیں نزدِ دنیا میں اور نہ عقیٰ میں (ساتویں) احتیاج۔ یعنی خدا ذات و صفات میں کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہے۔ وہ ہر طرح سے بے نیاز اور مستغنی ہے۔ (آٹھویں) صفات کا زائد بذات ہونا۔ یعنی خدا کی صفات اُس کی ذات کے سوا اور علیحدہ نہیں ہیں۔ اُس کی ذات عین صفات اور اُس کی صفات عین ذات ہیں۔

عدل

مطلب یہ ہے کہ خدا کا ہر کام اُس کی حکمت و مصلحت کے مطابق اور مرقع و محل کے

عین موافق ہے۔ اس کے افعال میں ظلم و بے اعتدالی ناممکن ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ بندہ اپنے افعال میں مختار ہے اور ان کا ذمہ دار ہے۔

خداوند عالم کوئی ایسی بات نہیں کرتا جو خلاف عدل ہو۔ اس پر دلائل یہ ہیں۔

اول۔ ظلم قبیح ہے لہذا خدا کے لئے جائز نہیں ہو سکتا۔

دوم۔ ظلم کسی ضرورت و احتیاج کی وجہ سے ہوتا ہے اور خدا محتاج نہیں ہے۔

سوم۔ خدا نے دوسروں کو ظلم کرنے کی مخالفت کی ہے تو وہ خود بھلا کیسے ظلم کرے گا۔

چہارم۔ تمام کتابیں جو خدا نے نازل فرمائی ہیں اُن میں اُس نے اپنے عادل ہونے کی

غیر دی ہے۔

پنجم۔ خلقت عالم کا نظام از خود عدل خداوندی کو ظاہر و نمایاں کرتا ہے۔

ششم۔ اگر خدا کے لئے ظلم کا احتمال بھی ہو تو اس کی سچائی کے متعلق اعتماد جاتا رہے گا۔

## نبوت

سب انبیاء و مرسلین خدا کی طرف سے مبعوث اور مامور ہوئے ہیں اور سب برحق ہیں

اور جو کتابیں اور صحیفے ان پر نازل ہوئے ہیں وہ سب بجانب اللہ ہیں۔ اور جو معجزات ان

کے ہاتھوں واقع ہوئے ہیں اور جن کا تذکرہ کلام الہی اور احادیث میں آیا ہے سب صحیح و

درست ہیں۔ سب پیغمبر معصوم یعنی مہد سے لحد تک تمام کبیرہ و صغیرہ گناہوں سے پاک

ہوتے ہیں۔ کسی نبی سے کوئی خطا عمداً یا سہواً نہیں ہوتی۔ نہ مذموم صفات سے متصف

اور نہ ایسے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں جو موجب نفرتِ خلالتی ہوں۔ مثلاً برص و جذام

اندھا۔ بہرا۔ گونگا ہونا وغیرہ وغیرہ۔

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے عہد تک ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اللہ کی طرف سے مبعوث و خلالتی

ہوئے۔ اور ان سب نے ہمارے رسول کی تشریف آوری کی بشارت دی۔ آنحضرت

پر ہر قسم کی نبوت و رسالت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اور



جو کوئی اس قسم کا دعویٰ کرے وہ کذاب اور ملعون ہے۔ اُن حضرت کا دین اسلام قیامت تک باقی رہنے والا ہے آپ کی نبوت چھ دلیلوں سے ثابت ہے۔

(اول) کافر و مسلم سب کا اتفاق ہے کہ رسولِ اکرمؐ نے کسی کے آگے دانوئے ادب نہیں کیا۔ نہ سبق پڑھا۔ اور نہ کتابت کی لیکن بایں تمہ آں حضرت اور آپ کے اوصیائے طاہرین سے ہر علم میں ایسے افادات اور ارشادات صادر ہوئے۔ جن کا صدور کسی شخص سے باقاعدہ پڑھے لکھے بغیر عادتاً محال ہے اور اس فرقِ عادت کا ان سے صادر ہونا واضح معجزہ ہے۔

(دوم) سب آسمانی کتابوں میں اُن حضرت کی تشریف آوری کی بار بار بشارتیں نہ ہوتیں تو یہود اور نصاریٰ جو اُن حضرت کے دشمن تھے۔ قرآن مجید کے اس بیان کی تکذیب کرتے اور اُن کی اس تکذیب کی خبر ہم تک بتواتر پہنچتی حالانکہ ایسی کوئی خبر ہم تک نہیں پہنچی۔

(سوم) معجزے اُن حضرت سے متواتر صادر ہوئے۔ مثلاً چاند کا شق ہو جانا اور سنگریزوں کا آپ کے ہاتھ پر لیج کر نا اور اسی طرح تمام معجزے جو کتابوں میں درج ہیں۔

(چہارم) اُن حضرت خدا کی جانب سے قرآن لے کر آئے جس کی فصاحت و بلاغت نے عرب کے تمام صحابہ و بلغا کو عاجز و ساکت کر دیا۔ چنانچہ قرآن مجید کے پارہ اول کی آیت ۲۳ میں خدا کا چیلنج درج ہے۔

(پنجم) اُن حضرت کے جو حالات اور مکارم اخلاق بتواتر ہم تک پہنچے ہیں وہ خود بتاتے ہیں کہ وہ پیغمبر کے سوا کسی دوسرے میں نہیں ہو سکتے۔

(ششم) اگر آپ پیغمبر نہ ہوتے تو لازم تھا کہ خداوندِ عالم کسی شخص کو معین کر تا جو علم کی رو سے آپ کے دعوائے نبوت کا کذب واضح کرتا کیونکہ مقتضائے حکمت یہ ہے کہ جو کوئی دین کی تخریب کرے۔ خدا نے حکیم و قادر مطلق پر فرض ہے کہ غلبہ و طاقت سے اُڑوئے علم اسے دفع کرے۔

## امامت

انبیاء و مرسلین کی طرح امام بھی منصوص و مامور من اللہ ہوتے ہیں جس طرح اور نبیوں کے

وصی و جانشین خدا کی جانب سے مقرر و معین ہوئے ہیں۔ اسی طرح سے ہمارے پیغمبر کے وصی و جانشین بھی خدا کی طرف سے معین و مقرر ہوئے ہیں۔ لہذا ان کا معصوم اور مالک علم لدنی ہونا اور جمیع اوصاف مامورین خدا سے ان کا متصف ہونا ضروری و لازمی ہے اور تاقیام قیامت ان کی امامت کا باقی رہنا بھی لازمی ہے اور یہ امام بارہ ہیں جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

پہلے امام جو حضرت محمد مصطفیٰ کے خلیفہ بلا فصل و وصی برحق ہیں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام، دوسرے امام حسن علیہ السلام، تیسرے امام حسین علیہ السلام، چوتھے امام علی زین العابدین علیہ السلام، پانچویں امام محمد باقر علیہ السلام، چھٹے امام جعفر صادق علیہ السلام، ساتویں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، آٹھویں امام علی رضا علیہ السلام، نویں امام محمد تقی علیہ السلام۔

دسویں امام علی نقی علیہ السلام۔ گیارہویں امام حسن عسکری علیہ السلام، بارہویں امام آخر الزمان عجل اللہ فرجہ خصوصاً حیثیت سے ان حضرات کی امامت پانچ دلیلوں سے ثابت ہے۔ (اول) شیعہ و سنی متفق ہیں کہ جناب رسول اکرم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے پس ان بارہ اماموں کے علاوہ جن لوگوں نے خلافت کا دعویٰ کیا۔ ان کی یہ تعداد نہ تھی اور نہ وہ معصوم تھے۔ اور آئمہ طاہرین کی عصمت کسی مسلمان کے نزدیک محل کلام نہیں ہے۔ سوائے خوارج و نواصب کے کہ جن کا بغض و عناد واضح ہے۔

(دوم) ان حضرات میں سے ہر امام نے قطعی طور پر اپنی امامت کا دعویٰ فرمایا اور عصمت و ردع گوئی سے مانع نہیں۔ اور اس کے علاوہ ان حضرات کے حالات و کمالات اور عبادات و مکام اخلاق جو تواتر ہم تک پہنچے ہیں۔ ان کی صداقت کا پتہ ثبوت ہیں۔

(سوم) جو علوم اور حقائق و معارف ان حضرات سے ہمیں پہنچے ہیں وہ انہوں نے کسی دنیوی تعلیم گاہ سے حاصل نہیں کئے تھے اور یہ خرق عادت ہے۔

(چہارم) ان حضرات کی امامت کے بارے میں ان کے اسماء و صفات کے متواتر نصوص جو ہم تک پہنچے ہیں وہ کتب معتبرہ میں مذکور ہیں۔

(پنجم) ان میں سے ہر بزرگوار نے متواتر معجزے دکھائے جو مبسوط کتابوں میں درج ہیں۔

## قیامت (معاد)

قیامت سے یہ مراد ہے کہ تمام لوگ اسی بدنِ غصری کے ساتھ بروز قیامت محشر ہوں گے اور ان کے نیک و بد اعمال کا جائزہ لیا جائے گا۔ جو قابلِ بہشت ہوں گے وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ اور آپ کوثر و سلیل سے سیراب ہوں گے اور جو قابلِ دوزخ ہوں گے۔ انہیں نارِ جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔ جناب رسولِ خدا اور ائمہ معصومینؑ گنہگار و مومنوں کی شفاعت فرمائیں گے۔

قیامت کا برپا ہونا چھ دلیلوں سے ثابت ہے

(اول) اولادِ آدم میں ظلم بہت ہے اور اکثر و بیشتر ظلم کا بدلہ دنیا میں نہیں ملتا۔ پس اگر کوئی دوزِ جزائے ہو۔ جس میں مظلوم کی دادِ ظالم سے لی جائے تو لازم آئے گا کہ خود خدا سببِ ظلم قرار پائے اور ظلم اس کے لئے قبیح ہے۔  
(دوم) خدا نے حکم نے بندوں پر کچھ فیض عاید کئے ہیں اور ان کے متعلق اجر و ثواب کا وعدہ اور عذاب و عقاب کی وعید فرمائی ہے۔ اور چونکہ وہ ثواب و عذاب دنیا میں نہیں۔ لہذا لازم ہے کہ کوئی روزِ جزا مقرر ہو۔ ورنہ فرمانبردار اور نافرمان دونوں برابر ہو جائیں گے۔ اور یہ قبیح ہے۔

(سوم) نیز اس امر سے خدا کے لئے (معاذ اللہ) کذب بھی لازم آئے گا۔

(چہارم) تمام امتوں کا اس پر اتفاق ہو چکا ہے کہ قیامت کا برپا ہونا لازمی ہے۔

(پنجم) اگر دوزِ جزائے ہوتا۔ اور اسے بیان نہ کیا جاتا تو بندوں کے ظلم و جور سے نظامِ عالم درہم برہم ہو جاتا۔

(ششم) جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ثابت ہو چکنے کے بعد ثبوتِ قیامت کے لئے یہی کافی ہے کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر متواتر ہے۔

# دوسرا باب

## تقلید

قبل اس کے کہ فروع دین بیان کئے جائیں مسئلہ تقلید کا ذکر ضروری ہے تاکہ عامۃ الناس جو اس اہم ترین مسئلہ سے نا بلد ہیں واقف ہو جائیں۔ اور ان کی عبادات و اعمال شرعاً صحیح و درست اور بدرگاہ اہدیت قبول و منظور ہو جائیں۔

(۱) ہر مکلف شرعی غیر مجتہد کے لئے واجب ہے کہ وہ مجتہد علم جامع شرائط کی تقلید کرے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ فقہا ۵۱۱ میں جو اپنے نفس کو محفوظ رکھنے والا دین کو بچانے والا، خواہش نفسانی کی مخالفت کرنے والا اور خدا اور رسول اور ائمہ معصومین کی اطاعت کرنے والا ہو تو عوام پر ایسے فقیہ و مجتہد کی تقلید لازم ہے۔

(۲) تقلید صحیح ہونے کے لئے مجتہد میں چند امور کا ہونا ضروری ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

اول بالغ ہو۔ دوسرے عاقل ہو۔ تیسرے مرد ہو۔ چوتھے شیخہ اثنا عشری ہو۔ پانچویں عادل ہو۔ چھٹے ولد الحرام نہ ہو۔ ساتویں اس کا حافظہ عام حیثیت سے اتنا کم نہ ہو کہ استنباط مسائل نہ کر سکے۔ آٹھویں مجتہد ہو۔ نویں زندہ ہو۔ پس میت کی تقلید نہیں کر سکتا ہاں اگر زندگی میں کسی کی تقلید کر چکا ہو تو مرنے کے بعد بھی صرف ان مسائل میں جن میں وہ عمل کر چکا ہو۔ اس کی تقلید پر باقی رہ سکتا ہے۔ دسویں اعلم ہو۔ اگرچہ یہ شرط نہیں ہے۔ ہاں جب ایک مجتہد کا فوتے دوسرے مجتہد کے خلاف ہو تب شرط یہ ہے کہ جس کی تقلید کرے اُس سے دوسرا مجتہد اعلم نہ ہو۔ گیارہویں دنیا پر اس طرح مائل نہ ہو کہ اُس کی عدالت میں فرق آجائے۔

۱۔ عادل سے مراد وہ شخص ہے جو تمام واجبات کو بجالائے۔ اور تمام حرام چیزوں کا ارتکاب نہ کرے۔ اور مکروہات سے مجتنب رہے اور یہ چیز اس کی عادت میں راسخ ہو کہ اس کی فطرت ثانیہ میں چکی ہو (الاصغر نقوی)

۲۔ تقلید، یعنی مجھے چلنا۔ چونکہ امام زمانہ غائب ہیں اس لئے شریعت کے مسائل میں رہنمائی کے لئے ان کا کوئی نائب ہونا ضروری ہے جو مکمل طور پر عیدہ مسلک میں فروع دین کے احکام و ذرائع کا کام صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو تمام مجتہدوں میں سب سے زیادہ قابل اور عالم ہو گا اسے مجتہد اعلم شریعت کہتے ہیں۔ تقلید کا مطلب یہ ہے کہ مرعہ زمانے میں جو صاحب محکمہ علم جامع شرائط ہوں ان کے لئے دل میں نہ ثبوت کرے کہ شریعت کے تمام احکام

مجھے فقیر کا ادنیٰ جاننے والے۔ ۵۔ استنباط، مشکوں سے مسئلہ نکالنا۔ ۶۔ اعلم، سب مجتہدوں سے زیادہ علم والا۔ ۷۔ مجتہد، وہ باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر

(۳) اقولے یہ بنے کہ عمل شدہ مسائل میں میٹ کی تقلید پر باقی رہنا جائز ہے۔ لیکن جن مسائل پر عمل نہیں کیا ہے۔ ان میں میٹ کی تقلید کرنا جائز نہیں۔ مردہ مجتہد کی تقلید ابتراء میں نہیں ہو سکتی۔

(۴) مجتہد اعلم کی تقلید اگر ہو سکتی ہو تو احتیاط واجب ہے کہ اعلم کی تحقیق جہاں تک ممکن ہو کی جائے۔ اور اس کی تعین میں باخبر لوگوں کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو خود قوت استنباط رکھتے ہوں۔ اور اعلم سے مراد وہ شخص ہے جس کا استنباط دوسروں سے بہتر ہو یعنی وہ اُن تمام چیزوں کا سب سے بہتر جاننے والا ہو جن سے حکم شرعی کا استنباط کیا جاتا ہے۔

(۵) اگر مقلد اپنے مجتہد کے فتوے سے ناواقف ہو۔ لیکن اس کا یقین رکھتا ہو کہ جو وہ عمل بجا لاتا ہے، اُس کے اجزاء و شرائط سب ٹھیک ادا کر رہا ہے اور کوئی منافی امر عمل میں نہیں لایا تو اقولے یہ ہے کہ عمل صحیح ہوگا۔ اگرچہ احوط استنباطی، یہ ہے کہ دفعہ اولے حاصل کرنے کے بعد اس کا اعادہ کرے۔

(۶) اگر ایک مجتہد کی تقلید کرنے کے بعد یہ علم ہو جائے کہ دوسرا مجتہد اعلم ہے تو عدول واجب ہے۔ اور اگر دوسرے مجتہد کی اعلیت میں شک ہے یا محض احتمال یا ظن اس کی اعلیت کا ہو تو ایسی حالت میں عدول جائز نہ ہوگا۔

## تیسرا باب فروع دین

اصول دین یعنی دین کی جڑوں کا بیان ہو چکا ہے۔ اب فروع دین یعنی دین کی شاخوں کا ذکر کیا جاتا ہے جن طرح درخت کی بنیاد کا استحکام اور اُس کی سرسبزی و شادابی اُس کی لئے اگر وہ مجتہد زندہ مجتہد سے اعلم ہو تو اس کی تقلید پر تمام مسائل میں باقی رہنا واجب ہے اور اگر زندہ اس سے اعلم ہو تو پھر زندہ کی طرف رجوع کرنا واجب ہے اور اگر دونوں مساوی ہوں تو پھر اختیار ہے جس کی چاہے تقلید کرے اگرچہ زندہ کی تقلید کرنا بہتر ہے (آقائے محسن مدظلہ)



جڑوں کی مضبوطی اور شاخوں کے سرسبز اور ہرے بھرے رہنے پر منحصر ہے۔ بعینہ دین اسلام کی بقا و استقرار و استحکام کا انحصار اس کے اصول کے صحیح اعتقاد اور فروع احکام سے کما حقہ آگاہی اور افعال و اعمال کی مطابق شریعت حقہ تعمیل و بجا آوری پر ہے۔

فروع دین چھ ہیں:۔ اول نماز، دوسرے روزہ، تیسرے زکوٰۃ، چوتھے خمس، پانچویں حج اور چھٹے جہاد۔ پہلی پانچ چیزوں کا بیان اپنے اپنے مقام پر کیا جائے گا۔ باقی رہا جہاد تو اس کے متعلق یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ جہاد اس زمانہ میں صرف بصورتِ دفاع ہو سکتا ہے یعنی مرکز اسلام پر دشمن حملہ کریں تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ بغیر اسکان اُن سے جنگ کرے اور اُن کو دفع کرے۔ اور اپنے ننگ و ناموس کی حفاظت کرنا بھی فرض ہے لیکن جہاد جس میں علاوہ دیگر شرائط کے یہ بھی شرط ہے کہ امام کی معیت میں یا امام کے حکم سے کافروں سے لڑے یا لڑنے جائے۔ زمانہ نصیب امام آخر الزمان علی اللہ فرجہ میں مقرر ہے۔

بعض فقہائے کرام کے نزدیک ان چھ فروع کے علاوہ جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ چار اور بھی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں: ساتویں امر بالمعروف۔ یعنی حتی الامکان لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم کرے۔ اور مطابق احکام خدا و رسول اُن کو پند و نصیحت کرے۔ آٹھویں نہی عن المنکر یعنی جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو بُری باتوں سے منع کرے۔ اور ان کو عذاب و عقابِ خدا سے ڈرائے۔ نویں تو لا یعنی اہل بیت رسول علیہم السلام سے اور اُن کے دوستوں سے محبت و دوستی رکھے۔ اور دسویں تبرّ یعنی خدا و رسول و اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں سے دشمنی رکھے اور بیزاری اختیار کرے۔

چونکہ احکام نماز وغیرہ کے بیان سے پیشتر یہ جاننا ضروری و لا بدی ہے کہ نجاسات کیا ہیں۔ اور نجاستوں کے ازالہ کے لئے کون کون سے مطہرات ہیں۔ طہارت اصل اصول اسلام ہے۔ اس لئے کہ اگر طہارت صحیح اور مطابق احکام شریعت نہیں ہے تو پھر تمام عبادتیں ضائع و اکارت ہو جائیں گی۔ یعنی اگر طہارت بدن و لباس نہیں تو وضو صحیح نہیں ہوگا۔ اور وضو شرطِ صحت نماز ہے۔ لہذا پہلے نجاسات و مطہرات اور ان کے احکام و شرائط وغیرہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

# چوتھا باب

## نجاست

نجس چیزیں بارہ ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ اول و دوم، پیشاب و پاخانہ :- آدمی کا اور ان تمام حیوانوں کا بول و براز نجس ہے جن کا گوشت کھانا حرام ہے۔ اور خون جہنہ بھی رکھتے ہوں۔ یعنی بوقت ذبح خون دھارے نکلے اور بنا بر احتیاط واجب حرام گوشت پرندوں کے بول و براز سے بھی پرہیز کیا جائے۔ پس جن حیوانوں کا گوشت کھانا حلال ہے۔ مثلاً گائے بھینس یا بھیڑ بکری وغیرہ۔ ان کا پیشاب و گوبر پاک ہے۔ کوئی چیز ان سے ملنے سے نجس نہیں ہوتی۔ اسی طرح ان جانوروں کا بھی پیشاب و پاخانہ پاک ہے کہ جن کا کھانا اگرچہ حرام ہے لیکن ان کا خون ذبح کے وقت دھار بن کر نہیں نکلتا۔ مثلاً حرام مچھلی اور حرام گوشت کھانے کے اعتبار سے صرف وہی جانور مراد نہیں جن کا گوشت کھانا اصلاً حرام تھا بلکہ وہ حیوان بھی ان میں داخل ہیں جو اصلی حرام نہ تھے لیکن کسی خاص امر کے پائے جانے کی وجہ سے حرام ہو گئے۔ مثلاً نجاست کھانے والی گائے وغیرہ یا وہ بکری جس نے سورنی کا دودھ اس مقدار میں پیا ہو کہ اس کی ہڈیاں مضبوط ہو جائیں یا وہ پالتو یا وحشی جانور جس سے کسی آدمی نے ٹھکی کی ہریہ سب حرام ہو جائیں گے۔ اور ان کا پیشاب و پاخانہ نجس رہے گا اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب و پاخانہ کی خرید و فروخت جائز ہے۔ اور حرام گوشت والے جانوروں کے بول و براز کا خریدنا بیچنا حرام ہے۔ البتہ کھیتی کو کھا دینے یا اس طرح دوسرے کام میں لانا جائز ہے۔

۲۔ بنا بر اقویٰ ان کا بول و براز پاک ہے۔ اگرچہ بنا بر احوط واستحباب، اجتناب کیا جائے خصوصاً چمکارٹ کے پیشاب سے (آقائے محسن مدظلہ)

(دوسرا منی) - ہراس جاندار کی منی نجس ہے جس کا خون اچھل کر نکلے۔ خواہ حلال ہو یا حرام و ربائی ہو یا معمرانی۔ لیکن وہ رطوبت جو ہیجان شہوت کے وقت مقام پیشاب سے نکلتی ہے پاک ہے اسے "مذی" کہتے ہیں۔ اور وہ رطوبت بھی جو اخراج عینی کے بعد نکلتی ہے۔ پاک ہے۔ اس کو "مذی" کہتے ہیں۔ اور وہ رطوبت بھی جو پیشاب کے بعد خارج ہوتی ہے پاک ہے۔ اس کا نام "ودی" ہے۔ بلکہ پیشاب یا منی کے علاوہ دوسری رطوبتیں بھی پاک ہیں۔

(چہارم) خون۔ جن جانوروں کا خون جہندہ نہیں ہے۔ اُن کا خون پاک ہے۔ مثلاً مچھلی، لپٹور، کھٹکل وغیرہ۔ اور خون جہندہ رکھنے والے تمام جانوروں کا خون نجس ہے خواہ ان کا گوشت حلال ہو یا حرام اور خون مقدار میں کم ہو یا زیادہ اور خون رگ سے نکلے۔ یا رگ سے نکلے مگر جو حلال جانور شرعی طریقے سے ذبح ہو اس سے جتنا خون عموماً نکلتا ہے۔ نیکل چکنے کے بعد جو خون باقی رہ جائے وہ پاک ہے۔ اگرچہ اس کا کھانا پینا حرام ہے۔ اور جن عضو کا کھانا حرام ہو مثلاً تلی وغیرہ اس میں جو خون ہو اس سے اجتناب کرنا احوط (وجوب) ہے اور اگر انڈے کی زردی میں خون پڑ گیا ہو لیکن زردی پر جو پردہ ہوتا ہے اس کی وجہ سے خون سفیدی تک نہ پہنچا ہو تو صرف زردی نجس ہوگی۔ اور سفیدی پاک رہے گی۔ اور وہ خون جو جانور کو دہنہ کی حالت میں دودھ کے ساتھ کھنی نکل آتا ہے نجس ہے جس سے دودھ بھی نجس ہو جائے گا اور زخم یا پھوٹے وغیرہ سے جو محض پیپ خارج ہوتی ہے پاک ہے۔ اور جب کہ زخم یا پھوڑے سے زرد رنگ کی چیز خارج ہو۔ اور اس میں شک ہو کہ آیا یہ خون ہے یا نہیں تو اس کو پاک سمجھا جائے گا۔ اسی طرح جسم کے کھانے سے جو رطوبت نکلے اور اس میں شک ہو کہ آیا یہ خون ہے یا نہیں تو اس کو بھی پاک سمجھا جائے گا اور اسی طرح جب کہ کپڑے پر خون دیکھا جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ آیا گائے بکری کا خون ہے یا بچھر وغیرہ کا۔ تو وہ بھی پاک سمجھا جائے گا اور اگر غذا کے پینے کے وقت میں ذرہ بھر خون جا پڑے تو تمام غذا اور برتن نجس ہو جاتا ہے۔

(پنجم) ہسودہ۔ یعنی وہ جانور جو بیماری سے مرے یا مارا جائے یا شرعی طریقے کے خلاف ذبح کیا جائے، اُن تمام حیوانوں کا مردہ نجس ہے جن کا خون جہندہ ہو خواہ وہ حلال

نجاست

محضہ العوام مقبول جدید

ہوں یا حرام۔ صحرانی ہوں یا دریائی۔ اور مروے کے اجزاء بھی نجس ہیں خواہ اس کی زندگی میں اس سے جدا ہوں یا مرنے کے بعد علیحدہ ہوں۔ بشرطیکہ ان میں جان ہو لیکن وہ اجزاء پاک ہیں جن میں روح حلول نہیں کرتی مثلاً بال، ناخن، پٹری، سینک وغیرہ اور معمولی اجزاء جو جانور سے جدا ہوتے ہیں (جیسے ہڈیوں کی پٹری یا زخم کے اوپر کی کھال یا نافہ مشک وغیرہ) جب کہ ان اجزاء کے علیحدہ کرنے کا موقع بھی ہو تو پاک ہیں۔ اور اگر قبل از مرگ مثلاً اگر زندہ کھال فروج لی جائے تو بنا برافروشی نجس ہے۔ اور انسان کا مردہ مرد ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے نجس ہوتا ہے۔ البتہ صرف مسلمان کا مردہ غسل سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور غسل سے پہلے اور میت تھنڈی ہونے کے بعد کوئی اسے ٹس کرے تو غسل میں میت واجب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ خشک ہی کیوں نہ ہو۔ اور جو کھال یا چربی مسلمان سے لی جائے خواہ جانور کا شرعی طریقہ ذبح ہو نامعلوم نہ ہو۔ سب چیزیں پاک سمجھی جائیں گی۔ اور اگر کافر سے لی جائیں تو نجس قرار دی جائیں گی۔ جب کسی پٹری ہوئی کھال کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ خون جھنڈہ رکھنے والے جانور کی ہے یا نہیں تو وہ پاک سمجھی جائے گی۔ اور بحالت تری ماتھے یا کوئی دوسرا عضو لگ جانے سے نجس ہو جاتا ہے جو دھونے سے پاک ہوگا۔ اور احوط یہ ہے کہ بغیر طہیت کے لگ جانے پر بھی اس عضو کو دھو کر پاک کیا جائے۔ جو مردہ سے لگا ہے۔ اور مرغی کا انڈا جو مردہ مرغی کے پیٹ سے باہر نکلے۔ اگر اس کی اوپر کی کھال سخت ہو چکی ہو تو پاک ہے لیکن پھر بھی اس کا ظاہر پاک کر لینا چاہیے۔

(ششم و ہفتم) خشکی پر رہنے والا کتا اور سور نجس ہیں لیکن دریائی سور کتا پاک ہیں اور اس نجس کتے اور سور کے تمام اجزاء بھی نجس ہیں خواہ ان میں جان ہو یا نہ جیسے بال ناخن وغیرہ۔ اگر بکری کے پیٹ سے کتے یا سور کا بچہ پیدا ہو۔ اور اس پر کتے یا سور کا نام صادق آئے تو وہ نجس ہے اور اگر اس کو بکریا بکری کہا جائے تو پاک ہے۔

(ہشتم) کافر۔ خواہ وہ مرتد ہو یا یہودی، عیسائی، مجوسی، صحرانی ہو نجس ہے اور عالی جو امیر المومنین کو خدا کہے نجس ہے اور جن لوگوں نے امیر المومنین پر خروج کیا یا خروج کر بیرون ال کے طریقہ پر رہے وہ بھی کافر نجس ہیں۔ ان کو خوارج یا خارجی کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ شخص

## تحفۃ العوام مقبول جدید

بھی کافر و نجس ہے جو اہل بیت سے عداوت رکھے۔ ایسے لوگوں کو نواصب یا ناصبی کہتے ہیں اگر کوئی مسلمان بارہ اماموں میں سے کسی ایک امام کو بھی گالی دیتا یا دشمنی و بغض رکھتا ہو تو وہ بھی نجس ہے اور کافر کی تمام رطوبتیں اور اس کے تمام اجزاء نجس ہیں۔

(دہم) شراب - خواہ انگور کی ہو یا کسی اور چیز کی بلکہ ہر نشہ کرنے والی چیز جو اصل میں پینے والی ہو۔ نجس ہے اور اگر آب انگور آگ پر جوش کھا جائے تو اقویٰ یہ ہے کہ حرام ہے۔ اور بنا بر احوط نجس بھی ہے لیکن دو شک آگ پر جل جانے کے بعد طاهر ہو جائے گا۔ آب انگور اور منقہ و ضرے کا عرق اگر خود بخود یا گرمی کی وجہ سے جوش کھا جائے تو اقویٰ یہ ہے کہ بلا کسی فیصلہ کے حرام و نجس ہے اور بغیر سرکہ ہوئے اس کی حرمت و نجاست کے برطرف ہونے میں شکال ہے۔ کچھ ریکش مش، مویر، منقہ وغیرہ کو اگر بال لیا جائے تو یہ پاک اور ان کا کھانا پینا حلال ہے اگرچہ پرہیز کرنے میں احتیاط ہے۔

(دہم) فحش جو شراب جو سے بنائی گئی ہے نجس ہے اور ماء الشیر جے الہباء ادویہ میں استعمال کرتے ہیں فحش نہیں ہے بلکہ پاک و حلال ہے اُسے عزنی جو کہتے ہیں۔

(تنبیہ) بھنگ، چرس وغیرہ جو اصل میں پینے والی چیزیں نہیں نجس نہیں ہیں اگرچہ ان کو پانی میں ملا کر جوش دیا جائے لیکن ان کا کھانا پینا حرام ہے۔

(یاد دہم) پسینہ - فعل حرام ہے جبٹ ہونے والے شخص کا پسینہ بنا بر احوط (و جوبی) نجس ہے۔ خواہ پسینہ جنابت کے وقت آئے یا بعد میں اور فعل حرام مرد کے ساتھ ہو یا عورت کے ساتھ یا جانور کے ساتھ ہو بلکہ حائضہ کے ساتھ جماع یا بحالتِ روزه جماع یا قبل از کفارہ ظہار کی حالت میں جماع کرنے سے جو پسینہ آئے اس سے بھی بنا بر اقویٰ اجتنبائے کیا جائے۔

نہ اور مکہ حصہ نہ ملا بر اگر اس میں نشہ نہ ہو تو نجس نہیں ہے اگرچہ بنا بر اقویٰ اس کا پینا حرام ہے لہذا آقائے محسن مطلقاً نہ منقہ و ضرے کا عرق جوش کھانے سے نہ نجس ہوتا ہے نہ حرام۔

کے دیکھ کر نشہ کرنے والی نہ ہو تو اس کی حرمت و نجاست معلوم نہیں (آقائے محسن مطلقاً)

فصل چہم - ۵۔ ظہار زہد کو کیا کرے؟ میری ماں یا بہن کی کرنا ہے جس سے زہد حرام ہو جاتی ہے اسے ظہار کہتے ہیں۔ ۹۔ اجتناب: پینا



(دوازدہم) نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ جو استبراء سے قبل آئے بلکہ بنا براعتیاط واجب ہر فضلہ عور جانور کا پسینہ نجس ہے۔

## ثبوت نجاست

نجاست چند طریقوں سے ثابت ہوتی ہے۔ اول یہ کہ اس چیز کے نجس ہونا علم ولایتین رکھنا ہو۔ دوسرے یہ کہ جس کے تصرف میں وہ چیز ہے۔ وہ شخص اس کے نجس ہونے کی خبر دے۔ تیسرے یہ کہ دو عادل گواہی دیں بلکہ بنا براحوط ایک عادل کی گواہی سے بھی نجس ہونا مان لینا چاہیئے۔ پس محض خیالی دکان اور ظن و شک ثبوت نجاست میں کافی نہیں ہے۔ اگر کسی چیز کی نجاست میں شک ہو تو وہ پاک ہے خواہ مخواہ ان چیزوں کو کہ جنہیں شریعت نے طاهر قرار دیا ہے۔ نجس سمجھنا اور ان سے بچنا نہ صرف مکروہ بلکہ کبھی حرام ہو جاتا ہے اور ایسے شیطانوں دوسرے اور شکوک رفتہ رفتہ اس حد تک پہنچا دیتے ہیں کہ تمام عبادات نماز روزہ ترک ہو جاتے ہیں۔ اور زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ البتہ مشتبہ وطوبت جو پیشاب یا منی کے بعد استبراء سے پہلے خارج ہو۔ اس میں شک بھی ثبوت نجاست کے لئے کافی ہے۔ اسی طرح کسی نجس چیز کا پاک ہونا علم سے یا دو عادل شخصوں کی گواہی سے یا اس شخص کے بیان کرنے سے ثابت ہوتا ہے۔ جس کے تصرف میں وہ چیز ہو۔

## احکام نجاست

احکام نجاست پانچ چیزیں ہیں (۱) نماز و طواف کی حالت میں خواہ واجب ہو یا تنحب جسم و لباس نجس نہ ہونا چاہیئے۔ اور نہ مشتبہ برنجس ہونا چاہیئے۔ مثلاً دو لباس ہوں۔ جن میں سے ایک کی نسبت معلوم ہو کہ نجس ہے تو ایسے لباس سے نماز نہ پڑھنا چاہیئے۔ اور نہ بحالت طواف استعمال کرنا چاہیئے۔ البتہ اگر نماز سبالاتے کے بعد معلوم ہو کہ لباس نجس تھا

تو صرف نجاست خود اونٹ کا پسینہ نجس ہے (آقائے محسن مدظلہ)

تو اور مظنہ اگر عادل واحد کے کہنے سے حاصل ہو بنا براعتی کافی نہیں ہوگا (آقائے محسن مدظلہ)

اور پہلے نجاست کا بالکل علم نہ تھا۔ تو ایسی صورت میں نماز صحیح ہو جائے گی۔ اور اعادہ و قضا لازم نہیں ہے۔

۲۔ کھانے پینے میں جو چیزیں استعمال کی جائیں ان کا پاک ہونا ضروری ہے۔

۳۔ مقام سجدہ کا پاک ہونا لازمی ہے۔

۴۔ مساجد اور مشاہد مقدسہ ائمہ طہرین علیہم السلام اور رواق و ضریح اقدس، قرآن مجید۔

اور وہ تمام محترم چیزیں جن کی تعظیم کا شرعاً حکم ہے ان سب کا پاک رکھنا ضروری ہے۔

(۵) اعیانِ نجسہ (نجس العین) اور وہ چیزیں جو نجس ہو جانے کی وجہ سے قابلِ طہارت نہ

رہیں۔ ان کی خرید و فروخت ناجائز ہے البتہ روغنِ نجس کی بیع جلانے کی غرض سے جائز ہے

اور اسی طرح کلب معلّم (یعنی شکاری کتے) کی بھی بیع و شراعت جائز ہے۔

## بحالتِ نماز نجاست کی معافی

نماز کی حالت میں نجاست چار صورتوں میں معاف ہے (۱) زخم اور پھوٹے کا خون

بشرطیکہ اس کا سلسلہ جاری رہے اور منقطع نہ ہو۔ اور بواسیر کا خون خواہ باطنِ جسم میں ہو یا ظاہر جسم

میں معاف ہے خواہ بدن پر ہو یا لباس میں۔

۲۔ وہ خون جو ایک درہم یعنی انگوٹھے کے ناخن کی مقدار سے زیادہ نہ ہو۔ اگرچہ متفرق

مقامات پر اس کی چھپٹیں پڑی ہوئی ہوں۔ تب بھی معاف ہے۔ خواہ بدن پر ہو یا لباس میں

بشرطیکہ وہ حیض یا نفاس یا استحاضہ یا نجس العین (یعنی کتا، سور اور کافر) اور مردہ کا خون نہ ہو

کہ وہ معاف نہیں ہے بلکہ آدمی کے علاوہ حرام جانور کے خون سے بھی اجتناب کرنا واجب ہے

(۳) وہ لباس جو ساترِ عورت نہ ہو۔ جیسے ٹوپی، ازار بند، جراب۔ اس کا نجس ہونا نماز کی حالت میں

لے اور جسم یا کپڑے کا بار بار پاک کرنا یا لباس کا تبدیل کرنا باعثِ زحمت ہو۔

لے اگرچہ خون بواسیر سے اجتناب احوط ہے جو باطن میں ہو آتائے محسن (مظللہ)

تے بلکہ اقویٰ ہے۔ (آتائے محسن مظللہ)

۴۔ وہ عورت جو چھوٹے بچہ کی پرورش کر رہی ہو۔ اور ایک لباس سے زیادہ اس کے پاس نہ ہو۔ یا دو لباس ہوں۔ یا وہ دونوں محل حاجت ہوں تو اس کو چاہیے کہ شب و روز میں اپنا لباس پاک کر لے۔ اب اگر اس کے بعد بچہ پیشاب کر بھی دے تو وہ اسی لباس میں نماز پڑھ سکتی ہے۔ اور یہ نجاست معفو قرار پائے گی۔ لیکن اسوایہ ہے کہ آخر وقت لباس کو پاک کرے تاکہ نماز ظہیرین و مغربین قریب ہی قریب طہارت کے ساتھ ادا ہو جائیں۔

## پانچواں باب

### مطہرات

مطہرات یعنی نجس چیز کو پاک کرنے والی چیزیں بارہ ہیں۔

(اول) پانی۔ ہر اُس چیز کو جو کسی نجاست سے نجس ہو جائے۔ اور طہارت کے قابل ہو۔ پانی پاک کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ خود بھی پاک اور خالص ہو۔ پانی دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک آب مطلق جسے بلا کسی قید کے پانی کہتے ہیں۔ دوسرے آب مصناف جو خالی پانی نہ ہو۔ بلکہ اس چیز کا پانی کہا جائے کہ جو اس میں مل گئی ہو یا جس سے وہ پھوڑا گیا ہو۔ مثلاً عرق گلاب یا شربت یا تبروز کا پانی یا سوڈے کا پانی وغیرہ۔ آب مصناف قابل تطہیر نہیں ہے نہ اس سے حدث دور ہوتا ہے۔ نہ خبث۔ خواہ وہ کشتے سے زیادہ ہو۔ تب بھی ذرہ بھر نجاست کے ملنے سے نجس ہو جاتا ہے۔

آب مطلق اُن چیزوں کو بھی پاک کر تا ہے جو نجس ہو جائیں اور اُسی سے وضو و غسل بھی صحیح ہے۔ اس پانی کی پانچ قسمیں ہیں۔

آب رواں۔ یعنی جاری پانی جو کنوئیں کے علاوہ زمین سے جوش کر کے اس پر

لے گا اس میں شرط یہ ہے کہ نجس اوپر سے یا بارہ سے ملے (آقائے محسن مدظلہ)

۵۔

۱۔ محل حاجت: یعنی اس کو دونوں لباسوں کی ضرورت ہو۔ ۲۔ معفو: معاف۔ ۳۔ آب مطلق: خالص پانی۔ ۴۔ قابل تطہیر: آب مصناف خرد

رواں ہو جاتا ہے (جیسے دریا، چشے، نہریں) یا پانی کسی نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا تا وقتیکہ اس کا رنگ یا بو یا مزہ نجاست کی وجہ سے متغیر نہ ہو۔ اور ان میں سے کوئی چیز بھی متغیر ہو جائے تو نجس ہو جائے گا۔ جس نجس پانی میں تغیر نہ ہوا ہو یا اس کا تغیر زائل ہو چکا ہو وہ آب جاری یا آب کر کے فقط مل جانے سے پاک ہو جائے گا۔ اس پانی میں نجس کپڑا وغیرہ نجاست دودھ کرنے اور غوطہ لگانے سے پاک ہو جاتا ہے۔ پھر نے اور کئی مرتبہ دھونے کی ضرورت نہیں۔

(۲) آب باراں - یعنی بارش کا پانی جو برسنے کی حالت میں آب جاری کے محکم میں سے خواہ وہ تلیل یعنی گڑے کم ہی کیوں نہ ہو۔ اور نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہو جاتا کہ بوجہ نجاست اس میں تغیر نہ پیدا ہو جائے۔ یعنی اس کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے۔ نہ نجس پانی اور اس کے علاوہ زمین کپڑا اور فرش وغیرہ عین نجاست زائل ہونے کے بعد بارش سے پاک ہو جاتے ہیں۔ اور بارش میں نجس چیز کو کئی بار غوطہ دینا اور پھر نہ ضروری نہیں ہے۔

(۳) آب چاہ - یعنی کنوئیں کا پانی۔ یہ بھی آب جاری کا حکم رکھتا ہے۔ اور بنا بر اتویٰ نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا رنگ یا بو یا مزہ تبدیل نہ ہو۔ پس نجس کپڑا یا برتن وغیرہ نجاست دودھ کرنے کے بعد اس میں غوطہ دینے سے پاک ہو جاتا ہے اور کنواں بھی پاک رہتا ہے۔ البتہ اگر کسی نجاست کے گرنے سے اس کے اوصاف میں تغیر ہو جائے تو اس قدر پانی اس سے کھینچا جائے کہ جس کی وجہ سے وہ تغیر زائل ہو جائے یا یہ کہ آب جاری اس سے متصل ہو جائے یا اس قدر بارش اس پر ہو جائے یا اس قدر گر پانی اس پر ڈالا جائے جس سے پانی کا رنگ و بو و مزہ درست ہو جائے یا یہ کہ خود بخود وہ تغیر دفع ہو جائے تو کنواں پاک ہو جاتا ہے۔ مستحب ہے کہ نجاست وغیرہ کے گرنے سے ان کے نکالنے

لے بنا بر احوط دوہوئی (آب جاری یا آب کر اس پر غالب آجائے) بنا بر احوط دوہوئی یا شرط یہ ہے کہ بارش کا پانی برسنے کی حالت میں اس نجس چیز پر غالب آجائے اور یہ کہ بارش اتنی مقدار میں ہو کہ اگر زمین نرم ہو تو اس پر بہنے لگے ۱۲ سے اگر پودے گڑے کم ہو۔ آقائے محسن مدظلہ۔ مکے اور احوط بھی ہے۔ ۱۲۔ آقائے بردجہر دی مدظلہ آقائے محسن مدظلہ۔

کے بعد سب ذیل پانی کی مقدار کھینچی جائے۔

## احکام چاہ

نمبر شمار	وہ چیزیں جن کے کرنے سے پانی نکالنا مستحب ہے	پانی کی مقدار
۱	دودھ پیتے بچے کا پیشاب گرنا۔ چڑیا یا اس کی مانند پرند کا گر کر مرجانا۔	ایک ڈول
۲	سانپ بچھو کا مرجانا یا جو ہے کا گر کر مرجانا بشرطیکہ وہ پھولا یا پھٹ نہ گیا ہو۔	تین ڈول
۳	مرغ وغیرہ گھر کے پلے ہوئے جانوروں کی سیٹ کا گرنا۔ خواہ وہ فضلہ کھاتا ہو یا نہ کھاتا ہو۔	پانچ ڈول
۴	کسی پرندہ کا (کبوتر سے لے کر شتر مرغ تک) گر کر مرجانا جو ہے کا مر کر پھول جانا یا پھٹ جانا۔ غذا کھانے والے نابالغ لڑکے کا پیشاب گر جانا۔ کتے کا گر کر زندہ نکل آنا چھکلی کا مر کر پھول جانا۔ بدن پر کسی نجاست کے بغیر جنب کا داخل ہونا۔	سات ڈول
۵	مخوڑے سے خون کا گرنا۔ جیسے مرغ کے ذبح کا خون۔ خشک پائخانہ کا گرنا بشرطیکہ پھٹ کر پھیلا نہ ہو۔	دس ڈول
۶	باش کے اس پانی کا گرنا جس میں آدمی کا پیشاب، پائخانہ یا کتے کا پائخانہ غلط ہو گیا ہو۔ داغ یا ناک سے جو خون نکلتا ہے اس کا گرنا۔	تیس ڈول
۷	حیض، نفاس و استحاضہ کے علاوہ طاہر العین کا خون گرنا ایسے جانور کا خون گرنا جس کا خون زیادہ نکلتا ہو جیسے بکری وغیرہ آدمی کے پائخانہ کا گرنا جو پھٹ گیا ہو۔	پچاس ڈول



۸	کتا، بلی، گیدڑ، لومڑی، خرگوش یا ان کے مشابہ جانور کا گر کر مر جانا۔ مرد کا پیشاب گرنا	چالیس ڈول
۹	مسلمان آدمی کا گر کر مر جانا۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ بالغ ہو یا نابالغ۔	ستر ڈول
۱۰	گھوڑا، خیرہ، گدھا، گائے کا گر کر مر جانا	ایک کر
۱۱	شراب اور ہر سیال نشہ دار چیز کا گرنا۔ منی کا گرنا۔ ہر اس حیوان کے پیشاب کا گرنا جس کا گوشت حرام ہے خون حیض نفاس یا استحاضہ کا گرنا۔ نجس العین کا پیشاب، پاخانہ اور اس کا خون گرنا۔ انسان کے خون کا گرنا۔ حرام سے جنب با نجاست غور جانور کے پسینہ کا گرنا۔ بیل اور اونٹ کا گرنا۔ خواہ نہ ہو یا ماوہ۔ اور تمام ان نجاستوں کا گرنا۔ جن کے لئے پانی کی کوئی خاص مقدار کھانے کی بیان نہیں کی گئی۔	تمام پانی

ڈول کی حیثیت کنویں کی نوعیت سے متعلق ہے یا جو مناسب ہو یا جو اس شہر میں معمول ہو۔ کل پانی کھینچنے میں کسی خاص ڈول کا لحاظ نہیں۔ اگر چھوٹے ڈول کی بجائے بڑا ڈول استعمال کریں تو بھی کافی ہے مگر عدد میں کمی نہ ہو۔ اگر کنویں میں دو مختلف چیزیں گر جائیں کہ جن میں ایک کے لئے ڈولوں کی تعداد کچھ اور ہے۔ اور دوسری چیز کے لئے اور ہے۔ مثلاً ایک کے پانچ اور دوسری کے سات ڈول ہیں تو صرف سات ڈول پانی نکالنا کافی نہیں بلکہ پانچ بھی کھینچے جائیں گے۔ اور اگر پانی کی زیادتی کی وجہ سے کنویں کا کل پانی کھینچنا ممکن نہ ہو یا دشوار ہو تو چار مرد باری باری دو دو کر کے اول صبح صادق سے لے کر شام تک برابر پانی کھینچتے جائیں اور جب کنواں پاک ہو جاتا ہے تو اسی کے اتباع میں ڈول رسی، دیوار اور کنویں سے متعلقہ سب چیزیں پاک ہو جاتی ہیں۔

(۴) آب راکد (ٹھہرا ہوا پانی) بقدر کہ یعنی آب کثیر۔ یہ پانی بھی نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وجہ نجاست پانی کا رنگ یا بو یا مزہ میں تغیر نہ آجائے۔ تغیر

سے مراد تغیر حسّی ہے۔ یعنی اس طرح تغیر ہو جائے کہ آنکھ کو رنگ، زبان کو ذائقہ اور ناک کو بو محسوس ہونے لگے۔ تغیر پانی خود بخود اپنی اصلی حالت پر آجانے سے پاک نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس پر بارش کا ہونا یا آب جاری یا دوسرے ایک کر یا چند کر پانی سے اتصال لازم ہے۔

گر کی مقدار باعتبار پیمائش کے اس قدر ہے کہ جس کی لمبائی ۲ لہ بالشت چوڑائی ۲ لہ بالشت اور گہرائی بھی اسی قدر ۲ لہ بالشت جن کا مجموعی حاصل ضرب ۲ لہ  $\times$  ۲ لہ  $\times$  ۲ لہ = ۲ لہ بالشت کعب ہوتا ہے وہ

(۵) آب راکد۔ (ٹھہرا ہوا پانی) جو کسے کم ہو یعنی آب قلیل جو کسی برتن میں ہو۔ یا چھوٹے سے گڑھے میں جمع ہو جائے لیکن بقدر کہ نہ ہو یا حوض و تالاب میں کسے کم ہو جائے تو یہ پانی محض نجاست کے ملنے سے نجس ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ نجاست سوئی کی نوک کے برابر ہو۔ یہ پانی نجس ہونے کے بعد اُس وقت تک پاک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس پر بارش نہ ہو۔ یا آب جاری سے اتصال نہ ہو جائے یا دفعہً گر بھر پانی اس پر نہ ڈالا جائے۔

(دوم) زمین۔ ہر چیز کی نجاست کو زمین پاک نہیں کرتی بلکہ پاؤں کے تلوے کو جوتے کے تلے کو، ہاتھ کی چھٹری کی نوک اور اسی قسم کی چیزوں کو اگر کسی نجاست سے نجس ہو جائیں۔ تو نجاست داخل ہونے کے بعد زمین پر چلنے یا گر گرنے سے پاک کرتی ہے۔ بشرطیکہ زمین پاک اور خشک ہو۔ خواہ پتھری ہر یا ریتی ہو یا مٹی ہو لیکن بنا بر احوط شرط یہ ہے کہ نجس زمین پر چلنے ہی سے نجاست لگی ہو۔

(سوم) آفتاب۔ سورج پیشاب کی نجاست یا کوئی اور نجاست جو لگ جائے۔ تر اس کے دور ہونے کے بعد خشک کر کے صوف غیر منقولہ چیزوں کو مثلاً زمین، مکانات اور دیواروں یا اُن میں نصب کی ہوئی اشیاء مثلاً دروازہ، چوکھٹا۔ کیل وغیرہ اور منقولہ اشیاء

وہ کافی ہے کہ طول و عرض اور عین تین تین بالشت کل مجموعہ ۲ بالشت ہو آفتائے محسن حکیم سے خشک ہونے کی شرط با بر احوط (دوبی) ہے ۱۲ لہ اگرچہ آفتاب یہ ہے کہ کوئی فرق نہیں ہے خواہ راستہ چلنے سے نجاست لگی ہو یا کسی اور طرح پھر بھی احوط پر عمل کرنا ضروری ہے ۱۲ لہ یا درخت اور ان کے میوے یا گھاس وغیرہ جو زمین میں لگی ہو۔ یا وہ طرف جو زمین میں گرے ہوں۔ مثلاً تیز وغیرہ کو۔ آفتائے محسن مدللہ۔

میں سے صرف بوریر اور چٹائی کو پاک کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ نجاست کا لگا ہوا کوئی جزو باقی نہ رہے اور ان دو چیزوں میں مقام نجاست پر تری ہو تاکہ اس کو آفتاب خشک کر دے۔ اور اگر نجاست خود بخود سوکھ جائے تو اسے دوبارہ ترکہ دیں تاکہ آفتاب اس کو خشک کر دے طہارت ہو جائے گی۔ اگر سورج دیوار کی ایک طرف پڑے اور دوسری جانب دھوپ نہ جائے تو وہی حصہ پاک ہو گا جس پر دھوپ پڑی ہے۔

(چہارم) استحالہ و انقلاب :- یعنی کسی نجس چیز کا پاک شے بن جانا۔ جیسے شراب کا سر کر بن جانا یا عین نجاست (پاٹخانہ) کا مٹی ہو جانا۔ یا سنی سے انسان بن جانا، یا نجس پانی کا بخارات بن جانا۔ کتے کا نمک زار میں گر کر نمک ہو جانا۔ خون کا پیپ کی صورت اختیار کر لینا۔ اس طرح خود نجاستیں بھی، اور مقام نجس چیزیں بھی پاک ہو جاتی ہیں۔ اگر نجس چیز کی جنس تبدیل ہو تو نجس ہی رہے گی جیسے نجس گندم کا آٹا بن جانے سے آٹا نجس رہے گا۔ یا نجس آٹے کی روٹی بن جانے سے روٹی نجس ہی رہے گی۔ کیونکہ جنس تبدیل نہیں ہوتی۔

(پنجم) انتقال :- بعض نجس چیزیں منتقل ہونے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ بعد از انتقال دوسری چیز کا جزو شمار ہوں۔ جیسے انسان کے خون کا کھٹمل، جوں، مچھر وغیرہ کے جسم میں پہنچ کر ان کا جزو بدن بن جانا یا نجس پانی یا پیشاب کا درخت یا کھیتی میں آنا کہ اس طرح منتقل ہونے سے یہ اشیاء پاک ہو جائیں گی۔

علی الظاہر انتقال کوئی مستقل شے مطرات میں سے نہیں ہے بلکہ انتقال کی وجہ سے جب استحالہ ہو جائے۔ جیسے آدمی کا لہو کھٹمل یا جوں نے پی لیا۔ اور وہ اب اُسی کا خون سمجھا جانے لگا تو پاک ہو جائے گا۔ چونکہ وہ عنوان نجس سے خارج ہو گیا اور اس لئے جو نمک جو آدمی کا خون پیئے وہ ظاہر نہیں سمجھا جائے گا کیونکہ وہ جو نمک کا خون نہیں قرار پاتا بلکہ جو نمک

وہ دیوار یا عمارت یا زمین کی وہ مقدار کہ جس میں نجاست جذب ہے ایک ہی مرتبہ سورج پڑ کر اسے خشک کرے۔ پس اگر اس پر سورج ایک دفعہ پڑ کر اس کے ظاہری حصہ کو خشک کرے اور پھر دوسری مرتبہ پڑ کر اس کے باطنی حصہ کو خشک کرے تو اس جگہ کا فقط ظاہری حصہ پاک ہو جائے گا۔ اور باطنی حصہ نجس ہی رہے گا۔ (آتمائے ملخص حکیم)

اس کا طہر سمجھا جاتا ہے اور وہ ہے انسان ہی کا خون۔

(ششم) اسلام۔ کافر کے مسلمان ہو جانے کے بعد اس کا بدن اور رطوبت مثلاً متحرک، پسینہ، بال، ناخن وغیرہ سب پاک ہو جاتے ہیں۔ البتہ وہ برتن جو اس نے حالت کفر میں استعمال کئے تھے اور وہ لباس جو کفر کی حالت میں اس کے زیب تن تھا نجس ہیں۔ ان کو پاک کر لینا چاہیئے اور ہر کافر کے لئے یہی حکم ہے۔ خواہ اصلی کافر ہو یا مرتد ملی (یعنی جس کا لطفہ ماں باپ کے کفر کی حالت میں قرار پایا تھا۔ یہ مسلمان ہوا۔ اور پھر کافر ہو گیا) یا مرتد فطری ہو۔ جس کے والدین دونوں یا ان میں سے کوئی لطفہ قرار پکڑنے کے وقت مسلمان ہو۔ اور باوجود اس کے یہ کافر ہو جائے۔

(ہفتم) تبعیت۔ کسی چیز کا دوسری چیز کے اتباع میں پاک ہو جانا مثلاً اگر کافر مسلمان ہو جائے تو اس کا بچہ بھی اسی کا تابع ہو کر پاک ہے۔ خواہ باپ مسلمان ہو یا ماں یا جب شراب سر کر بن جائے تو اس کا برتن بھی پاک ہو جائے گا یا جس تختہ پر میت کو غسل دیں یا جو کپڑا غسل دینے میں میت پر پڑا ہو یا غسل دینے والے کا ہاتھ یہ سب چیزیں تبعیت میں پاک ہو جائیں گی لہ

(ہشتم) غیبت۔ مسلمان کا جسم یا کپڑے یا برتن یا فرش یا جو چیزیں بھی اس کے متعلقات میں سے ہوں۔ اگر نجس ہو جائیں اور وہ شخص غائب ہو کر پھر سامنے آئے۔ تو ان کو پاک سمجھا جائے گا۔ بشرطیکہ اس شخص کو ان چیزوں کی نجاست کا علم ہو چکا ہو۔ اور یہ احتمال بھی ہو کہ اس نے پاک کر لیا ہوگا۔ اور وہ ان چیزوں کو کسی ایسے امر میں استعمال بھی کرے۔ جس میں طہارت شرط ہے۔

دہم) استبراء۔ حلال جانور جو نجاست کھانے لگے۔ اُسے نجاست کھانے سے بچانا۔ اس کے پیشاب پائمانہ کو پاک کر دیتا ہے اور استبراء اتنے دن ہو کہ وہ جانور نجاست خور

لہ لیکن غسل دہندہ کے ہاتھ کے علاوہ اور باقی جسم اور لباس کے پاک ہونے میں تاقل ہے پس احوط یہ ہے کہ اسے دھریا جائے (آقائے عمن مظلما)

ہونے سے خارج ہو جائے۔ استبراح کی مدت اونٹ کے متعلق چالیس روز۔ گائے کے بارہ میں تیس روز بیٹھ کر کبریٰ کے متعلق دس روز بطح کے لئے سات یا پانچ روز۔ اور مرغ کے واسطے تین روز ہیں۔

1- برطون : ہر جاننا۔

دوم (دیم) ذبیحہ کا خون بعد متعارف نکلنا۔ نوح کرنے سے جائز کا جب اس قدر خون نکل جائے کہ جس قدر معمولاً نکلا کرتا ہے تو اس کے حجم کا بقیہ خون پاک ہے۔ اگرچہ اس کا کھانا حرام ہے۔

دیا زوم (غسالہ کا جدا ہونا)۔ جو پانی نجس چیز کو دھوتا ہو اگر رے اس کا جدا ہونا اس تری کو پاک کرتا ہے جو کپڑے میں پھڑپھڑنے کے بعد رہ جاتی ہے۔

دوا زوم (زوال عین نجاست)۔ انسان کے علاوہ ہر حیوان کے ظاہری جسم سے نجاست کا برطرف ہونا، اس کی طہارت کے لئے کافی ہے۔ مثلاً مرغ کی چونچ میں اگر انسان کا پاشخان لگا ہو تو جس وقت وہ اصلی نجاست بالکل برطرف اور رطوبت خشک ہو جائے گی تو اس کی چونچ پاک ہے۔ اس طرح اگر انسان کے کسی عضو کے اندر کے حصہ میں مثلاً منہ یا ناک یا آنکھ یا کان کے اندر نجاست لگ جائے تو صرف اس کے زائل ہونے سے طہارت ہو جائے گی۔

## احکام طہارت

1) جو چیز پشایب سے نجس ہو جائے اسے آب قلیل سے پاک کرنے میں دو مرتبہ دھونا ضروری ہے۔ ایک مرتبہ دھونا کافی نہ ہوگا۔ اور پشایب کے علاوہ دیگر نجاست کے لئے صرف ایک مرتبہ پاک کر لینا کافی ہے۔ اگرچہ احوط دو مرتبہ ہے۔ آپ کُریا آب جاری میں ازالہ نجاست کے بعد صرف ڈبو دینا تطہیر کے لئے کافی ہے اور بعد یعنی دو مرتبہ پاک

لے بیس دن کافی ہیں (آقائے عمن)

لے دوسری مرتبہ کے بعد پھر تیسری مرتبہ بھی پانی ڈالنا ضروری ہے ورنہ پاک نہ ہوگی (آقائے عمن محم)



کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) پہلی مرتبہ کا غسالہ (دھوون) مطلقاً نجس ہے۔ خواہ وہ شے پیشاب سے نجس ہوئی ہو یا کسی اور نجاست سے اور دوسرے غسالہ سے احوط اجتناب ہے لیکن غسالہ بول و براز پاک ہوگا۔ بشرطیکہ اس میں عین نجاست نہ ہو۔ اور نہ وہ نجاست سے متغیر ہوا ہو۔ اور نہ نجاست اپنی جگہ سے اتنی پھیلی ہو کہ اُسے ابدست نہ کہہ سکیں۔ اور نہ کوئی بیرونی نجاست اس میں شریک ہوئی ہو۔

(۳) شیرخوار بچہ جس کو ابھی غذا نہیں دی جاتی ہے۔ اگر فرش یا لباس پر پیشاب کر دے تو اس مقام پر اس قدر پانی بہا تا کہ وہ نجاست پر غالب آجائے کافی ہے لیکن دو مرتبہ دھونا احوط ہے اور جو چیز فضلہ اور منی یا خون لگ جانے کی وجہ سے نجس ہو گئی ہو۔ اس کا عین نجاست دور کرنے کے بعد آبِ قلیل میں ایک مرتبہ دھونا کافی ہے۔ اور دو مرتبہ دھونا بہتر ہے۔ اور آبِ کثیر یا آبِ جاری میں نجاست زائل ہونے کے بعد صرف دھونے سے وہ چیزیں پاک ہو جائیں گی پختہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور جو چیزیں پختہ جاتی ہیں۔ ان کا پختہ نامزدی ہے۔

(۴) کتے کے چاٹے ہوئے یا کھائے ہوئے برتن کی طہارت میں لازم ہے کہ ایک مرتبہ پاک مٹی سے مانجیں۔ اور اس کے بعد دو مرتبہ پاک پانی سے دھوئیں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے خشک مٹی سے مانجیں۔ پھر تھوڑا پانی ڈال کر اُسے گیل کر کے مانجیں۔ اور اس کے بعد دو مرتبہ پانی سے دھوئیں۔

(۵) سوز کے چاٹے ہوئے یا کھائے ہوئے ظرف کو اگر اُس ظرف کو بھی جس میں جنگلی چوہا مری جائے سات مرتبہ دھونا واجب ہے۔ اور ہر نشہ کرنے والی چیز جس ظرف میں رکھی جائے اُس کی تطہیر بھی بنا بر احوط (دوبئی) سات مرتبہ کرنی چاہیئے۔ بہتر یہ ہے کہ سوز کے چاٹے ہوئے برتن کو پہلے مٹی سے مانجھ لیں۔ اور اگر آبِ کثیر یا آبِ جاری سے پاک کریں

۱۔ بنا بر اتوی حیۃ احتیاط استجابی ہے۔ اتوی یہ ہے کہ تین مرتبہ کافی ہے (آئائے محکم)

تو اتنی یہ ہے کہ عین نجاست زائل کرنے کے بعد ایک مرتبہ دھونا کافی ہے بلکہ اعوط (استحبابی) یہ ہے کہ دھونا بھی متعدد بار (یعنی سات مرتبہ) ہو۔

(۶) اگر خمیر یا نجس روٹی کو آب جاری یا آب گرم میں رکھ دیں اور پانی اس کے تمام اجزاء تک اچھی طرح پہنچ جائے تو وہ خمیر اور نجس روٹی پاک ہو جائے گی۔

(۷) فرش۔ لحاف۔ تشک۔ بیکہ وغیرہ کی طہارت میں یا وہ چٹائی جس میں رسی بھی شامل ہے عین نجاست زائل کر لینے کے بعد آب گرم یا آب جاری میں صرف غوطہ دینا کافی ہے پھوٹنے کی ضرورت نہیں۔ اعوط یہ ہے کہ ایسی چیزوں کو آب باراں یا آب جاری یا آب کثیر میں پاک کیا جائے۔

(۸) اگر بہت بڑے بڑے برتنوں (جیسے دیگ وغیرہ) کو آب قلیل سے پاک کرنا ہو تو قدرے پانی اس میں ڈالیں۔ اور ظرف کو حرکت دیں تاکہ پانی اس کے سب اطراف میں پہنچ جائے پھر وہ پانی پھینک کر دوسرا پانی اور ڈالیں۔ اور حرکت دیکر پھینک دیں تیسری مرتبہ کرنے سے وہ ظرف پاک ہو جائے گا۔

(۹) اگر رنگین کپڑا نجس ہو جائے جس کے دھونے میں رنگ نکلتا ہو تو اس کے پاک ہونے کی یہ صورت ہے کہ اگر پانی میں رنگ کے اجزاء نمایاں نہ ہوں۔ اور وہ مضاف نہ ہو جائے تو وہ کپڑا پاک ہو جائے گا (ہلکا سا رنگ نکلتا مضر نہیں ہے) اور اگر خود رنگ کے اجزاء پانی میں نکلیں یا اتنا رنگ نکلے کہ پانی آب مضاف بن جائے۔ آب خالص نہ رہے تو وہ کپڑا پاک نہ ہوگا بخس رہے گا تا وقتیکہ رنگ نکلتا ہو تو فوٹ نہ ہو جائے۔ آب کثیر میں پاک کرنے کی صورت میں اتنی یہ ہے کہ جب پانی تمام رنگین کپڑے کے اجزاء پر محیط ہو جائے اور اندر سے بھی بالکل تر ہو جائے تو پاک ہو جائے گا۔ اگرچہ اس کا رنگ مطلقاً نہ چھڑایا جائے (۱۰) لباس وغیرہ نجس ہو جانے کی صورت میں آب قلیل سے پاک کرنے کی صورت میں پھوٹنا لازم ہے اور آب جاری و کثیر میں پھوٹنا ضروری نہیں البتہ اعوط ہے۔

(۱۱) جو چیزیں پھوٹنے کے قابل نہیں ہیں۔ جیسے گڑی، چاول، گیہوں وغیرہ اور ان میں نجاست نفوذ کر جائے تو ان کا ظاہری حصہ پانی پہنچنے سے پاک ہو جائے گا لیکن باطنی حصہ کا

پاک ہونا شکل ہے جب تک کہ پوری طرح علم نہ ہو جائے کہ اندر کے تمام اجزاء تک پانی پہنچ گیا ہے۔ صرف باطنی حصہ کا گیلہا ہو جانا کافی نہ ہوگا۔

(۱۲) مٹی کا مٹکا وغیرہ یا صراحی اگر نجس پانی سے نجس ہو جائے تو پہلے اس کو خشک کر لیا جائے یعنی وہ سوکھ جائے۔ اس کے بعد آب گریا آب جاری میں غوطہ دیا جائے تاکہ پانی اندر تک پہنچ جائے پاک ہو جائے گا۔

(۱۳) جانور جن کا کھانا حلال نہیں ہے۔ ان کا جھوٹا پانی مکروہ ہے اور اس میں جلال (نجاست خور اونٹ) اور مردہ تور جانور داخل ہے۔ چوہے کا جھوٹا خصوصیت کے ساتھ مکروہ ہے اور ایسے آدمی کا جھوٹا بھی مکروہ ہے جو نجاست و طہارت کے خیال سے بے پروا ہو۔ اور جس پر اطمینان نہ ہو۔

(۱۴) اگر برتن کسی نجاست سے نجس ہو جائے تو نجاست زائل کرنے کے بعد تین مرتبہ دھونا واجب ہے لیکن آب جاری اور آب گرمین تعدد نہیں ہے اگرچہ احوط (استحبابی) ہے (۱۵) اگر کسی آدمی کے ہاتھ میں اگلوٹھی ہو۔ اور وہ نجس کپڑے کو پچھڑے تو اگلوٹھی ہاتھ اور کپڑے کے ساتھ پاک ہو جاتی ہے۔

(۱۶) اگر کسی کا بدن پشاپ سے نجس ہو جائے اور وہ پاک لنگی باندھ کر آب گرد (موضوئہ) میں داخل ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ کہہ میں داخل ہوتے ہی پاک ہو جائے گا۔ اور اس بنا پر لنگی نجس نہیں ہوگی۔

(۱۷) اگر کسی شخص کی ڈاڑھی نجس ہو جائے۔ آب گریا آب جاری میں دو دفعہ غوطے دینے سے پاک ہو جاتی ہے۔ ڈاڑھی کو پچھڑانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ آب قلیل یعنی لوٹے وغیرہ سے اگر پاک کی جائے تو ہاتھ سے اس پانی کو پچھڑانے کی بھی ضرورت ہے۔ جو پاک کرنے کے لئے ڈاڑھی پر ڈالا گیا ہے اور بنا براحوط ہاتھ کو الگ پاک کرنا چاہئے۔

۵۷

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

- (۱۸) انگور کا جوش کھایا ہو شیرہ۔ اس شیرہ انگور میں ڈال دیں۔ جس کا دو تہائی حصہ جوش کھانے سے کم ہو گیا ہے تو یہ شیرہ نجس ہو جائے گا۔ اور بنا برا حوط پاک نہ ہو گا۔
- (۱۹) اگر انگور کا شیرہ سرکہ بنانے کی غرض سے برتن میں رکھا جائے اور اس میں جوش آجائے اور سرکہ بننے سے پہلے نجس ہو جائے تو اپنی نجاست پر باقی رہے گا۔
- (۲۰) اگر گتے یا سوڑ کو خشک ہاتھ لگ جائے تو مستحب ہے کہ دیوار یا خاک سے ہاتھ ملے۔
- (۲۱) خمر کا شیرہ جوش کھانے سے بنا برا حوط نجس ہو جاتا ہے اور دوشلٹ حصہ کم ہونے سے پاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ سرکہ بن جائے تب بھی پاک ہو جائے گا۔ بنا برا اتنی شیرہ انگور کا بھی یہی حکم ہے۔

### احکام ظروف طلا و نقرہ

سونے چاندی اور مردار کی کھال کے علاوہ تمام قسم کے برتنوں کا استعمال خواہ کتنے ہی قیمتی پتھروں اور اعلیٰ جواہرات کے بنے ہوں، جائز ہے لیکن ظاہر ہوں اور مطلقاً یعنی ہر قسم کے استعمال کے لئے نجسی نہ ہوں۔

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں ہے لیکن کھانے پینے کی جو چیز اس میں ہو وہ حرام نہیں ہے۔ ایسے برتنوں کی حفاظت حرام ہے۔ اگرچہ ان کو استعمال بھی نہ کیا جائے۔

سونے چاندی کی چلم، سرپوش، خنجر کا غلاف، چاقو اور تلوار کا بھی۔ اگر یہ چیزیں سونے چاندی کی ہوں تو ان کا استعمال حرام نہیں ہے اور چھوٹے چھوٹے سونے چاندی کے برتنوں جیسے سردانی وغیرہ سے اجتناب بنا برا حوط واجب ہے۔

کھاتے پیتے وقت برتن کے اُس حصہ کو جس میں چاندی ہو نہ لگانا حرام ہے۔ البتہ قرآن مجید بلکہ ہر کتاب کی سنہری روپلی جلدوں کا بنانا جائز ہے بلکہ پورے کاغذ پر سونے یا چاندی کا پانی پھیرنا یا اس پر سنہری حروف لکھنا جائز ہے۔ اسی طرح مشابہہ مقدسہ کی

لے خمر اور متھے کا عرق جوش کھانے سے نہ تو نجس ہوتا ہے نہ حرام (آقائے محسن مظلّم)

لے ایسے برتنوں کی حفاظت جائز ہے اگرچہ احتیاطاً ترک کرنا مستحب ہے (آقائے محسن حکیم)

زینت سونے یا چاندی کی قمیڈیوں سے کر سکتے ہیں۔ اور ان کے پردوں اور غلافوں کو بھی مطلقاً نفرتی کرنا جائز ہے۔ مردوں کے لئے سونے کی چیزوں سے زینت کرنا حرام ہے۔ جیسے گھڑی میں سونے کی چین لگا کر اس کو گردن میں ڈالے یا اچکن کے بوتام میں لگا کر زینت کرے۔ سونے چاندی کے برتن بنانا اور اس کی مزدوری لینا حرام ہے۔ اسی طرح ان کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔

## چھٹا باب

### تہذیب بیت الخلاء

**واجب امور** جب پیشاب یا پاؤں خانہ کے لئے کسی جگہ بیٹھیں تو چند امور کا بجا لانا واجب ہے۔ اول یہ کہ ہر شخص (خواہ مرد ہو یا عورت) اپنی اپنی شرکاء (کا چھپا) چھپائے تاکہ دوسروں کی نگاہ نہ پڑے۔ البتہ ایسا بچہ جس کو ابھی کچھ تمیز نہ ہو۔ دوسرے شوہر و زوجہ، تیسرے کینز اور وہ آقا جس کے تصرف میں وہ کینز ہے۔ یہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں بنا بر احوط ناف سے لے کر نصف پٹلی تک چھپایا جائے۔ اسی طرح ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ دوسرے کے مقامات پیشاب و پاؤں خانہ کی طرف نظر نہ کرے۔ البتہ مجبوری کی صورت میں جائز ہے جیسا کہ بغرض علاج طبیب کا مریض کو دیکھنا۔

(دوم) استنجہ کرنا۔ یعنی مقام پیشاب کو دو مرتبہ دھویا جائے اور افضل تین مرتبہ ہے اور ہاتھ سے ملنا واجب نہیں۔ محل بول بغیر پانی کے پاک نہ ہوگا۔ اور مقام پاؤں خانہ کو پانی سے اتنا دھونا واجب ہے کہ نجاست کا کوئی چھوٹا سا جزو بھی لگا ہوا باقی نہ رہے مخرج پاؤں خانہ کی طہارت تین ڈھیلوں سے بھی ہو سکتی ہے بشرطیکہ پاؤں خانہ اپنے مقام سے تجاوز کر کے اور آدھری زیادہ نہ پھیل گیا ہو لیکن اس صورت میں بھی پانی سے استنجہ کرنا بہتر ہے۔ ڈھیلے

لے جائز ہے لیکن ترک احتیاط مستحب ہے (اقتائے محکم)



پتھر وغیرہ سے تین مرتبہ صاف کرنا معتبر ہے خواہ اس سے قبل ہی پانچا نہ صاف ہو جائے اور اگر تین دھیلوں سے صاف نہ ہو تو زیادہ مرتبہ صاف کرے یہاں تک کہ پانچا نہ بالکل زائل ہو جائے۔

(اول) رد بقبضہ اور پشت بقبضہ ہو کر بیٹھنا بلکہ احوط کی بنا پر سچ کو بھی اس طرح پیشاب پانچا نہ کے لئے نہ بٹھایا جائے اور استنجا کی حالت میں بھی

## حرام امور

قبل کی طرف رخ کرنا یا پشت کرنا حرام ہے (دوم) کسی دوسرے شخص کی مملوک جگہ میں پیشاب پانچا نہ کرنا (سوم) محترم مقامات میں بلکہ علماء و مومنین کی قبروں پر جب کہ ان کی تہک ہو پیشاب پانچا نہ کرنا (چہارم) ایسے وقف شدہ مقام پر پیشاب پانچا نہ کے لئے بیٹھنا جس کے وقف کی کیفیت کا علم ہو (پنجم) قابل احترام چیزوں سے استنجا کرنا۔ مثلاً خاک شفا یا کاغذ جس پر آیات قرآن یا دعائیں وغیرہ تحریر ہوں یا خوردنی اشیاء روٹی وغیرہ و شتم، گوبر اور بڑی سے استنجا کرنا (ہفتم) ایسے بیت الخلاء میں کہ جس میں وہ انگوٹھی ہو جس پر خدا و رسول و ائمہ علیہم السلام کا نام کندہ ہو یا تسبیح و سجدہ گاہ وغیرہ گرجائے اس کے نکالنے سے قبل پیشاب پانچا نہ کے لئے بیٹھنا گناہ ہے ان چیزوں کا فوراً نکالنا واجب ہے۔

(۱) ایسی جگہ بیٹھے جہاں اس پر کسی کی نظر نہ پڑے (۲) ایسی جگہ اختیار کرے جہاں پر پھینٹوں کا اندیشہ نہ ہو (۳) بیت الخلاء کے اندر داخل

## مستحب امور

ہوتے وقت بائیں پاؤں اور نکلے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھنا (۴) سر کا چھپانا (۵) مقام پیشاب و پانچا نہ سے کپڑا ہٹاتے وقت بسم اللہ کہنا (۶) بدن کا بوجھ بائیں پاؤں پر رکھنا (۷) استنجا بائیں ہاتھ سے کرنا (۸) مقام پیشاب کی طہارت سے پہلے محل پانچا نہ کی طہارت کرنا (۹) استبر کرنا جس کا طریقہ یہ ہے کہ پیشاب کے بعد تین مرتبہ مقام مقعد سے مقام پیشاب کی جڑ تک سونتے اور وہاں سے پھر تین مرتبہ سرخشفہ تک۔ اس کے بعد شفقہ کو تین مرتبہ زور سے جھٹک دے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ اگر اس کے بعد کوئی مشتبہ رطوبت خارج

لے حالت استبراء و استنجا میں جائز ہے لیکن بنا بر احوط (مستحب) نہ کرے (آقائے محسن مدظلہ)

ہو گئی تو وضو باطل نہ ہوگا (۱۰) بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ  
 وَ بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ الْمَلْحُوثِ السَّرَّجِسِ  
 النَّجِسِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (۱۱) پانچواں پھرتے وقت یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ  
 الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ طَیْبًا فِیْ عَافِیَہٍ وَ اَخْرَجَہُ خَیْثًا فِیْ عَافِیَہٍ  
 (۱۲) پانچواں پرخس وقت نظر پڑے یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِزْقْنِیْ الْحَلَالَ وَ جَنِّبْنِیْ  
 عَنِ الْحَرَامِ (۱۳) جب پانی کی طرف توجہ کرے تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ  
 جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَ لَمْ یَجْعَلْہُ نَجْسًا (۱۴) استنجا کرتے وقت یہ دعا  
 پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَ اَعِیْظْہُ وَ اسْتَرْعُوْرَیْ وَ حَرِّمْ فِیْ  
 عَلَی النَّارِ وَ وَقِّفْنِیْ لِمَا یَقْرِئْ بَنِّیْ مِنْکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ  
 (۱۵) جب استنجا سے فارغ ہو تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِنَ الْبَلَاءِ  
 وَ اَمَاطَ عَنِّیْ الْاَذٰی (۱۶) جب اٹھے تو ہاتھ اپنے پیٹ پر ملے اور یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ  
 الَّذِیْ اَمَاطَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَ هَتَّیْ طَعَامِیْ وَ شَرَابِیْ وَ عَافَانِیْ مِنَ  
 الْبَلَوٰی (۱۷) بیت الخلاء سے نکلنے وقت یا اس کے بعد یہ پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ  
 الَّذِیْ عَرَّفَنِیْ لَدُنْہُ وَ اَبْقٰی فِیْ جَسَدِیْ قُوَّتَہُ وَ اَخْرَجَ عَنِّیْ  
 اِذَاہُ یَا لَهَا نِعْمَۃً یَا لَهَا نِعْمَۃً لَا یَقْدِرُ الْقَادِرُوْنَ  
 قَدْرَہَا ط

(اَوَّل) ایسے مقام پر بیٹھنا کہ جہاں پیشاب پانچواں کرنے کی وجہ سے اُس  
 مکروہ امور کو یا اُس کے والدین کو لوگ برا کہیں مثلاً شارع عام گھاٹ گھروں  
 کے دروازے، قافلے کے پڑاؤ، دوسرے سایہ دار اور پھل دار درخت کے نیچے وغیرہ  
 آب جاری یا استاد پانی میں۔ چوتھے جانوروں کے سوراخ، پانچویں سخت زمین، چھٹے  
 ہوا کے رُخ پر۔ ساتویں حمام میں۔ آٹھویں کھڑے ہو کر۔ نویں چاند یا سورج کی طرف رُخ  
 کر کے پیشاب کرنا۔ دسویں بغیر مجبوری کے واسطے ہاتھ سے استنجا کرنا۔ گیارہویں بائیں  
 ہاتھ سے ایسی حالت میں طہارت کرنا کہ اس میں وہ انگشتی ہو جس پر خدا یا ائمہ علیہم السلام یا پاکیزہ

نام یا کلمات قرآن کندہ ہوں۔ بارہویں قرآن مجید یا اس کا کوئی جزو یا مترک انگشتی بلکہ ہر محترم چیز مثلاً خاکِ شفا یا عقیق کی انگشتی وغیرہ بیت الخلاء میں لے جانا لیکن اگر پوشیدہ ہوں تو مضائقہ نہیں۔ تیرہویں بیت الخلاء میں کھانا پینا۔ چودھویں ایسی حالت میں سواک کرنا۔ پندرہویں قبروں پر یا قبروں کے درمیان پیشاب پانخانہ کرنا (سولہویں) بیت الخلاء میں زیادہ دیر تک بیٹھے رہنا کیونکہ اس سے مرض البرص پیدا ہو جاتا ہے) تیرہویں بیت الخلاء میں کلام کرنا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو شخص بیت الخلاء میں باتیں کرتا ہے تو چار روز تک اس کی حاجت معلق رہتی ہے۔ البتہ مؤذن کی اذان کی حکایت کر سکتا ہے۔ پھینک آنے پر الحمد للہ کر سکتا ہے۔ آیۃ الکرسی پڑھ سکتا ہے اور خدا کی حمد اور اس کا ذکر کر سکتا ہے۔

## چند متعلقہ مسائل

پیشاب پانخانہ کا مکدودہ ہے۔ اور اگر ضرر کا اندیشہ ہو تو حرام ہے۔ اور بعض اوقات روکنا واجب ہو جاتا ہے۔ مثلاً کسی با وضو شخص کو پیشاب پانخانہ کی حاجت ہو۔ لیکن نماز کا وقت اس قدر تنگ ہو کہ حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے گا تو وقت قضا ہو جائے گا۔ اور چند اوقات میں پیشاب کرنا مستحب ہے اول نماز پڑھنے کا ارادہ ہو۔ دوسرے جب سونے کا قصد ہو۔ تیسرے جماع کرنے سے قبل۔ چوتھے منی خارج ہونے کے بعد۔ پانچویں جانور پر سوار ہونے سے پہلے جب کہ چڑھنا اترنا دشوار ہو۔ اور چھٹے کشتی میں سوار ہونے سے قبل جب کہ پھر نکلنا مشکل ہو۔

اللہ بشرطیکہ اس تک نجاست نہ پہنچے یا تنگ محرمت نہ ہو ورنہ حرام ہے ۱۲۔

# ساتواں باب

## بیان وضو

### اول حقیقت وضو

حقیقت وضو چار چیزیں ہیں۔ پہلے منہ دھونا۔ لمبائی میں سر کے بال اگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک اور چوڑائی میں انگوٹھا۔ اور درمیان کی انگلی جہاں تک پھیل سکے دوسرے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سے لے کر انگلیوں کے سرے تک دھونا۔ تیسرے ہتھیلی کی تری سے سر کے اگلے حصے کا مسح کرنا اور چوتھے اسی باقی ماندہ تری سے دونوں پاؤں کا انگلیوں کے سرے سے لے کر گٹھن تک مسح کرنا۔

وضو کی شرطیں گیارہ ہیں۔ (۱) نیت۔ اس میں ضروری ہے کہ

دوم شرط وضو

ترتیباً الی اللہ وضو کرنے کا دل میں قصد ہو۔ یعنی وضو کر رہا ہوں نماز وغیرہ کے بجالانے کے لئے۔ محض خدا کی اطاعت و خوشنودی کے لئے۔ اور یہی نیت آخر وضو تک برقرار رکھئے۔ یعنی قصد قربت ذہن میں راسخ رہے۔ اگرچہ بالفعل اس طواف النفات نہ ہو۔ نیت کو زبان سے یا الفاظ سے ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔ محض دلی قصد اس قدر کافی ہے کہ (مثلاً) اگر کسی وضو کرنے والے سے یہ پوچھا جائے کہ تم کیا کر رہے ہو

لے سعد الناصت کے لحاظ سے یعنی اگر کسی کے چہرے یا انگلیوں کا طول و عرض غیر معمولی طور پر کم یا زیادہ ہو تو اس کا لحاظ نہ ہوگا۔ ۱۲

۱۳ بشرطیکہ پشت قدم کی درمیانی بلندی بھی مسح میں آجائے۔ ۱۴

شرائط وضو

۱۔ منافیانہ یانہ اس میں گلاب وغیرہ چیزیں ہوتی ہیں۔ ۲۔ تین۔ ۳۔ صحت پر۔ ۴۔ غنا کا سکہ۔ ۵۔ اسی اقتدار جسے فرزدیکال پاتے۔ ۶۔ مالشیرک علیہ السلام کے لیے۔

بلکہ تیجہ کرنا لازم ہوگا۔ ۱۲۔



تحفۃ العوام من قبل جدید

مستحبات وضو

دھونے یا مسح کرنے میں اتنی دیر نہ کرے جس کی وجہ سے پہلے اعضاء خشک ہو جائیں۔ ورنہ وضو باطل ہے۔ البتہ اگر ہوا کی حرارت یا بدن کی گرمی کی وجہ سے پہلا عضو خشک ہو جائے باوجودیکہ اُس نے مولات کو قائم رکھا ہے تو اس کا وضو صحیح ہوگا (۱۱) اپنا وضو خود کرے۔ اور اگر خود کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو یعنی مجبور ہو تو دوسرا شخص اُسے وضو کرائے مگر وضو کی نیت وہ خود کرے۔

### سوم مستحبات وضو

وہ امور جن کے کرنے میں ثواب ہے۔ پندرہ ہیں (۱۲) وضو کے پانی کے برتن کو اگر طشت وغیرہ ہو تو داہنی طرف، اور اگر لٹا وغیرہ ہو تو بائیں جانب رکھنا (۱۳) وضو سے پہلے مسواک کرنا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ مسواک کر کے دو رکعت نماز پڑھنا اُس شتر رکعت نماز سے بہتر ہے جو بے مسواک پڑھی جائے (۱۴) وضو کرتے وقت قبل از رخ ہٹھنا (۱۵) اول ہاتھ دھونا پیشاب یا سونے کی وجہ سے وضو کے لئے ایک مرتبہ دھوئے اور پانچاں پھرنے کے سبب سے اگر وضو کیا جائے، تو دو مرتبہ (۱۶) بسم اللہ کہنا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور بسم اللہ نہ کہے تو شیطان کا قابو اس کے وضو میں ہوتا ہے۔ اور روایات میں ہے کہ بسم اللہ کہنے سے طہارت کا اثر تمام جسد انسان میں پیدا ہوتا ہے اور وہ وضو ثواب کے اعتبار سے عمل کے برابر ہوتا ہے (۱۷) پانی سامنے آنے کے بعد یہ دعا پڑھنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ الْمَاءَ طَهُورًا وَلَمْ يَجْعَلْهُ بَجْسًا۔ (۱۸) ہاتھ پر پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھنا۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الشَّوَابِیْنِ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (۱۹) تین مرتبہ بکلی کرنا۔ پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا (۲۰) ہر عضو پر پانی ڈالنے کے لئے چلو داہنے ہاتھ میں لینا۔ یہاں تک کہ اس سے بائیں ہاتھ میں لے کر داہنے ہاتھ کو دھونا (۲۱) ہر عضو کے لئے اوپر کے حصے پر پانی ڈالنا مستحب ہے لیکن دھونا تمام اعضاء میں اوپر کی طرف سے واجب ہے (۲۲) ہاتھ دھونے میں مرد کے لئے پہلی مرتبہ کہنی کی پشت سے ابتدا کرنا اور دوسری مرتبہ

نہ یا وہ شخص خود ہی خشک کرے۔ آقا نے عمن بظاہر۔

کہنی کی اندر کی طرف سے شروع کرنا۔ اور عورت کے لئے اس کے برعکس (۱۲) انگشتری کو حرکت دے کر پانی پہنچانا (۱۳) وضو کرنے کی حالت میں سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھنا (۱۴) بعد وضو آیت الکرسی پڑھنا (۱۵) وضو کرنے میں حسب ذیل دعاؤں کا اس ترتیب سے پڑھنا کہ کل کرنے کے وقت کہے۔ اَللّٰهُمَّ لَقِنِيْ حَقِّيْ يَوْمَ الْقِيَامِ وَاطْلِقْ لِسَانِيْ بِذِكْرِكَ اَوْزَاكِ مِیْنِ پانی ڈالنے کے وقت کہے اَللّٰهُمَّ لَا تُخَيِّرْ عَلَيَّ رِيْحَ الْجَنَّةِ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَشْمُو رِيْحَهَا وَرَوْحَهَا وَطِيْبَهَا۔ اور نہ دھونے کے وقت کہے۔ اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَسْوَدُ فِيْهِ الْوُجُوْهُ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيِضُ فِيْهِ الْوُجُوْهُ۔ اور دھونا ہاتھ دھوئے وقت کہے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَالْخُلْدَ فِي الْجَنَانِ بِيَسَارِيْ وَحَاسِبِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا۔ اور بایاں ہاتھ دھوئے وقت کہے اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْلُوْلَةً اِلَى عُنُقِيْ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّقْطَعَاتِ النَّيْرَانِ اور سر کا مسح کرتے وقت پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ عَشِّنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ اور دونوں پاؤں کا مسح کرتے وقت پڑھے اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلَي الصِّرَاطِ يَوْمَ تَنْزِلُ فِيْهِ الْاَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْيِيْ فِيمَا يَرْضِيْكَ عَنِّيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور جب فارغ ہو کر کہے الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلَاةِ وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ وَالْجَنَّةِ ط

وضو کے بارہ میں جن امور کا ذکر کرنا باعثِ ثواب ہے اور

### چہارم مکذبات وضو

کرنے میں گناہ نہیں آٹھ ہیں (۱) افعال وضو میں دوسرے شخص سے مدد لینا مثلاً کسی دوسرے آدمی سے پانی کا چلو اپنے ہاتھ میں بھرنا مکروہ ہے۔ لیکن وضو کے لئے دوسرے شخص سے پانی کنویں سے کھینچنا یا اس کو گرم کرانا، اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے (۲) اس پانی سے وضو کرنا جو برتن میں سورج سے گرم ہو گیا ہو (۳) اس پانی سے وضو کرنا جس میں بواگئی ہو (۴) کنویں کے پانی سے کسی چیز کے گرنے پر، پیشتر

اس کے کہ پانی کی مقررہ مقدار گھینچی جائے وضو کرنا بشرطیکہ پانی نجاست سے متغیر نہ ہو۔  
 (۵) اُس آبِ قلیل سے وضو کرنا جس میں سانپ، بھجور، چھپکلی گر جائے (۶) گھوڑا۔ گدھا  
 خیر، چوہا نجاست خورد مردار خورد بلکہ ہر حرام جافد کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا (۷) مقامِ  
 استنجاء پر وضو کرنا (۸) دامنِ آستین و دمال وغیرہ سے وضو کے بعد اس کا پانی خشک کرنا (۹)  
 اُس برتن سے وضو کرنا جس پر کسی حیوان کی صورت نقش ہوئی ہو۔

### پنجم۔ نوافض وضو

وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور پھر نئے سرے سے وضو کرنا پڑتا ہے۔ گیارہ ہیں (۱) پیشاب (۲) پاشخانہ (۳) مقامِ  
 پیشاب سے مشتبہ رطوبت کا خارج ہونا اگر استبراء نہ کیا ہو (یعنی اگر استبراء کرنے کے بعد  
 رطوبت نکلے تو وضو باطل نہ ہوگا (۴) غنیدہ آنکھ، کان، دل پر غالب ہو جائے اور عواسِ معطل ہو  
 جائیں (۵) ریح کا خارج ہونا (۶) بے ہوشی و مستی و جنون کہ جس سے عقل زائل ہو جائے (۷)  
 حیض (۸) استحاضہ (۹) نفاس (۱۰) منی (۱۱) جَنَابَت۔ اول کی چار چیزوں کی وجہ سے  
 (۱۲) نماز کے لئے وضو اور غسل دونوں لازم ہیں۔ اور جنابت کے بعد صرف غسل کی ضرورت ہے  
 وہ اُمرد جن کے لئے وضو واجب ہوتا ہے۔

### ششم، غایاتِ وضو واجب

حبِ ذیل ہیں۔ (۱) نماز واجب (۲) نماز کے لئے وضو شرط ہے  
 میت کے (۳) خواہ ادا ہو یا قضا، اپنی ہو یا اجارہ کی بلکہ شقی و مستحبی نماز کے لئے وضو شرط ہے  
 کہ اس کے بغیر نماز صحیح نہ ہوگی (۴) نماز کے فراموش شدہ اجزاء، نماز احتیاط کے ادا کرنے  
 کے لئے، اور اسی طرح احوط کی بنا پر سجدہ سہو کے لئے بھی وضو واجب ہے (۵) طواف  
 واجب، اگرچہ وہ متحب ج و عمرہ کا جزو ہو (۶) قرآن مجید کے حروف کا بھونا اگر کسی وجہ سے  
 واجب ہو تو اس کے لئے وضو بھی واجب ہوگا مثلاً کسی ایسی جگہ قرآن کا دقت ہو کہ جہاں سے اس  
 کا اٹھانا یا نکال کر پاک کرنا واجب ہو۔ اور بغیر حروف کو ہاتھ لگائے ہوئے ممکن نہ ہو۔ پس  
 ایسی صورت میں وضو واجب ہو جائے گا اور قرآن کے ترجمہ کو خواہ کسی زبان میں ہو۔ بغیر وضو  
 کے چھونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح کتابت کے علاوہ حاشیہ یا سطروں کے درمیان  
 یا خالی جگہ یا جلد و غلاف کو چھونا بھی حرام نہیں ہے اور جس طرح بے وضو شخص پر حروفِ قرآن

۱۔ جماع: جننی ملاپ۔ ۲۔ جنب: جنسکھفہ پر غسل جنابت واجب رہے۔

جن چیزوں کے لئے وضو کرنا مستحب ہے۔ اکیس ہیں۔

۱۴ چاہے نفظ "اللہ" کسی زبان میں لکھا ہو۔ ۱۴

## ہشتم۔ چند ضروری مسائل

(۱) منہ پر پانی ڈالنے میں واجب حصہ سے کچھ زیادہ لیں تو بہتر ہے تاکہ یہ یقین ہو جائے کہ چہرے کا واجب حصہ وصل گیا (۲) اسی طرح ہاتھوں کے دھونے میں کہنیوں کے کچھ اوپر سے دھونا شروع کریں تاکہ کہنیوں سمیت دھلنے کا یقین ہو جائے (۳) سر کا مسح پیشانی کے اوپر کا صرف اتنا حصہ ہے جس پر مسح کا لفظ صادق آجائے یعنی دیکھنے والا یہ کہے کہ اس شخص نے سر کا مسح کیا ہے۔ احوط و افضل یہ ہے کہ سر کے اتنے حصہ پر مسح کرنا چاہیے جو تین ملی ہوئی انگلیوں کے برابر ہو۔ اور اگر بال چھوٹے ہیں۔ اور وہی ہیں جو اس حصہ سر پر آگے ہوئے ہیں تو انہی بالوں پر مسح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر بال اتنے بڑے ہیں کہ ادھر ادھر کے بال بھی اُس جگہ آکر جمع ہو گئے ہیں تو مانگ نکالنا ضروری ہے (۴) اگر سر کے بالوں میں تیل وغیرہ کی جیکنا ہو تو پہلے اُسے دور کرے۔ پھر مسح کرے محض پونچھ دینا کافی نہیں ہے (۵) ہتھیلی سے مسح کرنا چاہیے اور خاص اُس تری سے جو وضو کی بنے دوسرے پانی سے مسح نہ کرے (۶) اگر کوئی شخص با وضو ہو۔ اور مہطلات وضو میں سے کسی چیز کے واقع ہونے کا شک ہو جائے تر شک کا کوئی خیال نہ کرے اور وضو کو برقرار سمجھے (۷) اور اگر حدث صادر ہو چکا ہو۔ اور شک ہو کہ وضو کیا ہے یا نہیں تو لازم ہے کہ وضو کرے (۸) اگر کسی عضو کے دھونے یا مسح کرنے میں شک ہو جائے اور شک وضو سے فارغ ہونے کے بعد ہو تو خیال نہ کرے وضو اس کا صحیح ہے (۹) اگر اثنائے وضو میں شک واقع ہو تو تدارک کرنا چاہیئے یعنی اس عضو کو دھوئے یا مسح کرے اور اگر بائیں پیر کے مسح میں اس وقت شک ہو کہ جب دوسرے کام میں مشغول ہو چکا ہے تو یہ شک معتبر نہ ہو گا (۱۰) اعضائے وضو خشک ہوں تاکہ مسح کرنا صادق آجائے (۱۱) اگر علمائے کرام کا قول ہے کہ کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا ایک مرتبہ واجب ہے اور دوسری مرتبہ مستحب ہے دہنے ہاتھ کے باطنی حصہ سے سر کے اگلے حصہ کا مسح خواہ کسی جانب سے کیا جائے درست ہے

عہ لیکن بائیں ہاتھ کو ایک مرتبہ سے زائد نہ دھویا جائے (آقائے محسن حکیم)

(آقائے محسن حکیم)



## تحفة العوام مقبول جديد

## چند ضروری مسائل

ہے۔ اور اس سے زائد حرام ہے اور مقصود اس سے صرف دھونا ہے نہ صرف پانی ڈالنا لہذا ایک مرتبہ دھونے کے قصد سے متعدد چٹکری پانی ڈالنا جائز ہے۔ شیخ ابو جعفر محمد ابن یعقوب کلینیؒ اور شیخ محمد ابن ابوبکر کا قول ہے کہ دوسری مرتبہ دھونا مستحب نہیں۔ اور یہ قول نہایت قوی ہے۔ لہذا بنا بریں مٹنا تھا کہ ایک مرتبہ سے زیادہ نہ دھوئیں۔ اگر دوسری مرتبہ دھوئیں گے تو دوسری دفعہ کا پانی آب وضو نہ ہو گا۔ پس سر و پا کا مسح آب جدید سے ہو جائے گا۔

ہم۔ احکام جمیدہ

جسیرہ سے مراد وہ لکڑی ہے جو شکستہ عضو پر باندھی جاتی ہے یا پٹی اور کوئی دوا اور مرہم ان میں سے کوئی چیز اعضائے وضو کے زخم وغیرہ پر بندھی یا لگی ہوئی ہو۔ اور بغیر تکلیف و ضرر کے اُس کا جُدا کرنا یا باوجود اس کے لگے رہنے کے اصلی مقام تک پانی پہنچانا ممکن نہ ہو یا پانی اس جگہ نقصان کرتا ہو تو ادھر ادھر کے مقام کہ جن کا دھونا ممکن ہو اُن کو موافق معمول کے دھو کر پٹی یا دوا وغیرہ پر بشرطیکہ وہ پاک ہوں، پانی سے مسح کرنا واجب ہے اور اگر یہ چیزیں نجس ہوں تو واجب ہے کہ دوسرا پاک کپڑا رکھ کر اُس پر مسح کرے اور ایسی صورتوں میں احتیاطاً تیمم بھی کرے غسل و تیمم میں بھی جسیرہ کے یہی احکام جاری ہوں گے۔ آشربِ چشم کی صورت میں اگر آنکھ کو اُدھر سے دھونا مضر ہو تو اتنی سی یہ ہے کہ تیمم کرنا معتق ہے۔ ہاں اگر کوئی حائل ہر مثلاً آنکھ پر دوئی لگی ہو۔ اور اس کا دور کرنا مضر ہو تو جسیرہ کا حکم معتق ہے۔ اور اگر اعضائے وضو یا غسل میں جسیرہ کے علاوہ کوئی شے حائل ہو۔ جیسے تار کوئی وغیرہ جن کا چھو ٹینا ناممکن ہو تو اس پر مسح کر لینا کافی ہے۔ اگرچہ اسطو یہ ہے کہ مسح اس طرح کیا جائے کہ اس پر دھونا صادق آجائے اور اگر یہ حائل بلا ضرورت لگایا گیا ہو تو تیمم ترک نہ ہو (یعنی واجب ہے) جو نمازیں جسیرہ کی حالت میں پڑھی ہیں اُن کی قضا لازمی نہیں ہے۔ البتہ صحت حاصل ہو جانے کے بعد دوسری نمازوں کے لئے جو بعد میں بجالائے گا وضو و غسل و تیمم کا اعادہ کرنا یا چاہئے۔

ۛۛ اس کو دھولنا کافی ہے تیم واجب نہیں اگرچہ بنا بر احوط تیم بھی بجالائے (آقلے عمن مذملاً)

۲۔ آبِ حید: نیل پانی یعنی پانی اصلِ دھڑ کا تو ہر گا اور اس سے مسح کر کے گا۔ ۳۔ آری: صفحہ ۳۹ دیکھیں

# آٹھواں باب

## بیانِ تیمم

**موجباتِ تیمم** | آٹھ صورتوں میں تیمم واجب ہوتا ہے (۱) جہاں پانی موجود نہ ہو۔ یا اگر موجود ہو مگر کسی مجبوری یا خوف جان یا مال تلف ہونے یا آبرو جلنے کے سبب اس تک نہ پہنچ سکتا ہو (۲) بیماری یا زخم یا آنکھ دکھنے کی وجہ سے پانی کا استعمال مضر ہو۔ یعنی اسباب ایسے ہوں کہ جن کی بنا پر وضو سے مرض پیدا ہونے کا اندیشہ ہو (۳) موجودہ پانی کو وضو یا غسل میں استعمال کرنے سے اپنے یا اپنے اہل و عیال یا کسی محترم انسان و حیوان کے پیاسا رہنے کا خوف ہو (۴) اگر کسی سے قیمت پر یا بلا قیمت پانی مانگے تو اس پر اتنا احسان رکھا جائے کہ وہ برداشت نہ کر سکے (۵) وقت نماز اتنا تنگ ہو کہ پانی حاصل نہ کر سکے (۶) وقت اتنا تنگ ہو کہ پانی استعمال نہ کر سکے۔ مثلاً صبح کو ایسے وقت بیدار ہو کہ اگر وضو یا غسل کرے گا تو نماز کا وقت نکل جائے گا (۷) پانی کے لئے اتنی زیادہ رقم خرچ کرنی پڑے جو برداشت نہ ہو سکے اور ضرر کا باعث ہو (۸) صرف اس قدر پانی ہو کہ جو صرف نجاست کو پاک کرنے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں کہ وضو یا غسل کر سکے تو ایسی حالت میں احوط یہ ہے کہ اول نجاست کو دور کرنے میں پانی صرف کرے پھر تیمم بجالائے۔

## اشیائے تیمم

جن چیزوں پر تیمم کرنا چاہیے سات ہیں (۱) خالص خاک (۲) رینگ (۳) ڈھیلے (۴)

بلکہ ہر وہ جانور جو اس کی پودرش میں ہو سہ اور اگر اتنا دینا پڑے کہ ضرر نہ پہنچے اگر قیمت زیادہ ہو تو واجب ہے کہ دے اور پانی حاصل کرے (آئائے عمن مدخلہ)

اشیائے تیمم ترکیب تیمم

پتھر سوائے مبادل کے (۵) چونا گچ پختہ ہونے سے قبل۔ لیکن احوط یہ ہے کہ خاک پر تیمم کرے اور جب خاک ممکن نہ ہو تو پھر علی الترتیب دوسری یا تیسری یا چوتھی یا پانچویں چیز اختیار کرنی چاہیے (۶) اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو جس شے پر غبار ہو اس پر تیمم کرے (۷) گیلی مٹی۔ بشرطیکہ اسے خشک نہ کر سکتا ہو ورنہ خشک کر لینا لازم ہے۔ اور اگر گیلی مٹی بھی نہ ہو تو اوقیٰ یہ ہے کہ نماز کو بغیر تیمم پڑھے اور بعد میں اس کی قضا بھی بجالائے اور جن چیزوں پر تیمم کرنا ہوتا ہے۔ وہ پاک ہوں اور غصی نہ ہوں۔

## ترکیب تیمم

اعضائے تیمم یعنی پیشانی اور دونوں ہاتھ اگر نجس ہوں تو ان کو جہاں تک ممکن ہو پاک کرے اور انگوٹھی وغیرہ بھی اتار لے۔ پھر نوں نیت کرے کہ تیمم کرتا ہوں بدلے وضو یا غسل کے واجب قرینۃ الی اللہ اور نیت کے ساتھ ہی دونوں ہاتھوں کو یکساںگی تیمم کی چیز پر مارے۔ اس کے بعد دونوں ہتھیلیوں کو پیشانی پر بال آگنے کی جگہ رکھے۔ اور ناک کے اوپر والے سرے تک نیچے کی جانب اس طرح کھینچے کہ تمام پیشانی دونوں طرف سے اور دونوں بھوئیں نیچے آجائیں پھر دابنے ہاتھ کی پشت پر گٹے سے انگیلیوں کے سرے تک بائیں ہتھیلی کو پھیرے اور اس کے بعد اسی طرح بائیں ہاتھ کی پشت پر دابنی ہتھیلی سے مسح کرے۔ اگر غسل کے بدلے تیمم ہو تو دو ضربی تیمم کرے یعنی دو دفعہ ہاتھوں کو زمین پر مارے ایک

۱۲ یعنی مٹی کا غبار ہو۔ راکھ یا آٹا اور اسی قسم کی دوسری چیزوں کا غبار نہ ہو۔ ۱۲  
اس صورت میں بھی احوط یہ ہے کہ ہاتھ مارنے کے بعد توقف کرے یا دونوں ہتھیلیوں کو ملے تاکہ مٹی خشک ہو جائے تب مسح کرے لیکن ایسا کرنے سے اگر وقت فوت ہو جائے تو اس کی ضرورت نہیں (بغیر خشک کئے مسح کرے) ۱۳

تہ اوقیٰ یہ ہے کہ نماز ساقط ہے اور بعد میں اس کی قضا بجالانا ہوگی۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس وقت بغیر وضو ہی نماز پڑھ لے (آقائے عین مظلّم)

دفعہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر پیشانی اور کہنٹیوں اور ابروؤں کا مسح کرے۔ اور اس کے بعد دونوں ہاتھوں کی پشت کا گٹھوں سے انگلیوں کے سرے تک مسح کرے پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارے اور فقط پشت دست کا مسح بطریق مذکور کرے۔

اور اگر وضو کے عوض تیمم ہے تو بنا برافویٰ ایک ضربی تیمم کافی ہے۔ نیز تیمم میں ترتیب و موالات کا بجا لانا واجب ہے اور خود تیمم کا بجا لانا واجب ہے۔ اور اگر خود بجا لانے سے معذور ہے تو دوسرا شخص تیمم کرا سکتا ہے۔

## احکام تیمم

اول وقت سے پہلے تیمم کرنا صحیح نہیں ہے اور وقت داخل ہونے کے بعد اگر عذر برطرف ہوجانے کی امید ہو تو اول وقت تیمم نہ کرے۔ بلکہ چاہیے کہ آخر وقت تک منتظر رہے اور جب آخر وقت یا اوس ہو تو اس وقت تیمم کر کے نماز پڑھے۔ دوسرے تیمم اگر ایسے اسباب کی وجہ سے ہو جو کسی خاص عبادت سے تعلق نہیں رکھتی جیسے پانی کا نہ ملنا یا بیماری ہو تو اس صورت میں اس تیمم سے تمام عبادتیں جو طہارت کے ساتھ مشروط ہیں درست ہو جائیں گی۔ لیکن اگر تیمم تنگی وقت کی وجہ سے کیا ہے تو صرف وہی عبادت اس سے درست ہوگی۔ جس کا وقت تنگ ہو۔ اور عبادتیں جائز نہ ہوں گی۔ تیسرے اگر ایک نماز کے لئے تیمم کرے۔ اور دوسری نماز کا وقت ہو جائے تو اس تیمم سے دوسری نماز صحیح ہے۔ بشرطیکہ وہ عذر بھی باقی ہو جو تیمم کا باعث ہوا ہے۔ چوتھے جو چیزیں وضو اور غسل کو باطل کر دیتی ہیں وہ سب چیزیں تیمم کو بھی باطل کر دیتی ہیں۔ اور علاوہ ان سب کے خصوصیت سے پانی کا مل جانا بھی بطلان تیمم کا باعث ہے بشرطیکہ پانی ملنے کے بعد اس کے استعمال کا موقع بھی ملے۔ اور اگر نماز شروع کر دینے کے بعد پانی آیا تو اگر رکعت اول کا پہلا رکوع بجا نہیں لایا ہے تو تیمم باطل ہو جائیگا۔

لے پہلی ضرب میں پیشانی کا مسح کرے پھر دوبارہ ہاتھوں کو زمین پر مار کر ہاتھوں کا مسح کرے یعنی پیشانی کے لئے علیحدہ ضرب اور ہاتھوں کے مسح کے لئے علیحدہ ضرب ۱۲ سے وضو میں بھی دو مرتبہ مارنا احوط ہے

بلکہ پہلی ضرب میں پیشانی اور ہاتھوں کا مسح کرنا احوط ہے (آقائے محسن رحمہ اللہ)

تختہ العوام مقبول جدید

۱۔ اول واجب اعتباراً ۲۔ وضو ۳۔ چڑا رکائی ۴۔ نائغ ۵۔ درکنے والی ۶۔ خراج ۷۔ زمرہ مادہ کا لایب ۸۔ ہمدست کرنا۔

اور جب تیمم باطل ہو تو نماز بھی باطل ہوگی۔ اور اگر رکعت اول کا پہلا رکوع بجا لا چکا ہو تو تیمم اور نماز دونوں صحیح رہیں گے اگرچہ اس صورت میں احوط یہ ہے کہ اگر وقت وسیع ہو تو وضو کر کے اس نماز کا پھر سے اعادہ کرے۔ پانچویں وضو یا غسل پر قادر ہونے کے باوجود دوا میں کے لئے تیمم جائز ہے ایک نماز جنازہ دوسرے سونے کے وقت۔ چھٹے غسل جنابت کے بدلے تیمم میں نماز کے لئے وضو یا دوسرا تیمم نہ ہوگا۔ ساتویں تیمم کرتے وقت انگوٹھی پھٹے وغیرہ اتار دے۔ اسی طرح پیشانی پر اور پشت پر کوئی چیز مانع مثل پٹی وغیرہ کے ہو تو اسے بھی دور کرے۔

## نوال باب بیان غسل اقسام غسل واجب

اول غسل جنابت، دوسرے غسل حیض، تیسرے غسل نفاس، چوتھے غسل استنجا، پانچویں غسل میت، چھٹے غسل میں میت اور ساتویں غسل جہنم، قسم و عہد وغیرہ کی وجہ سے واجب ہو۔

## اسباب جنابت

اول سوتے یا جاگتے میں قصد یا مجبوراً جماع سے یا بغیر جماع کے منی کا خارج ہونا اور اسی حکم میں وہ مشتبہ رطوبت بھی ہے جو منی کے خارج ہونے کے بعد بذریعہ پیشاب

۳۔ غسل واجب ہونے میں تو اس رطوبت کا حکم منی ہی کا ہے لیکن اگر اس رطوبت کے علاوہ (باقی رطوبت)



استبراء کرنے سے قبل نکلے۔ یاد رہے کہ استبراء کرنے کے بعد ایسی مشتبہ رطوبت خارج ہونے سے غسل جنابت واجب نہ ہوگا۔

دوم۔ جماع خواہ فرج میں ہو یا دُبُر میں۔ اگرچہ منی خارج نہ ہو۔ فاعل و مفعول دونوں پر غسل کرنا واجب ہو جائے گا۔

ایسی حالت میں کہ جب عضو کے داخل ہونے کے متعلق شک ہو کہ داخل ہو یا نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر خواب میں دیکھے لیکن منی بالکل خارج نہ ہو تو بھی غسل واجب نہیں۔ اور اگر کوئی شخص اپنے کپڑے میں منی لگی ہوئی دیکھے اور یہ یقین کرے کہ اسی کی ہے تو غسل واجب ہے اور ان نمازوں کا بجا لانا لازم ہے۔ جن کے متعلق یقین ہو کہ منی خارج ہونے کے بعد پڑھی ہیں۔ پس جس وقت جنب ہو۔ بہتر ہے کہ اسی وقت غسل کرے کیونکہ جب تک نجس رہتا ہے رحمت خدا سے دُور رہتا ہے۔

غسل جنابت چار چیزوں کے لئے واجب ہے (۱) نماز میت کے علاوہ (۲) کہ وہ بغیر غسل کے پڑھی جاسکتی ہے، ہر نماز کے لئے خواہ وہ واجب ہو یا سُنت۔ اور (۳) قضاء (۴) نماز واجب کے بھولے ہوئے اجزاء اور نماز احتیاط اور بنا بر احوط (دوجہی) سجدہ سہو کے لئے بھی (۵) طواف واجب۔ اگرچہ مستحب حج و عمرہ کا جزو ہو۔ اور (۶) روزہ جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

(کلمۃ صغیر کا بغیر حاشیہ)

حدیث اصغر بھی صادر ہو جائے تو احوط دوجہی یہ ہے کہ اس غسل پر اکتفا نہ کرے بلکہ نماز کے لئے وضو بھی کرے اور اگر غسل کے بعد کچھ رطوبت خارج ہو تو حکم منی میں ہے لہذا دوبارہ غسل واجب ہے۔ آقاؑ عمن حکیم، اللہ انسان کے ساتھ جماع کرنے کا قریبی حکم ہے لیکن اگر حیران کے ساتھ ہر تب بھی احوط دوجہی، یہ ہے کہ غسل کرے اور جماع کے علاوہ حدیث اصغر بھی صادر ہو جائے تو اس غسل پر اکتفا نہ کرے بلکہ نماز کے لئے وضو بھی کرے ۱۳ حصہ بلکہ اگر ششف (نصف گاہ) سے کم مقدار بھی داخل ہو جائے تو بنا بر احتیاط واجب غسل کرے اور اگر بد وضو نہیں تھا تو وضو کرنا بھی ضروری ہے (آقاؑ عمن حکیم) مگر جو طواف واجب نہ ہو وہ اگر بحالت جنابت کرے تو باطل نہ ہوگا اگرچہ مسجد الحرام میں اس حالت میں داخل ہو نا حرام ہے (آقاؑ عمن مد ظلہ)،

## محرمات جنب

جو چیزیں جنب (شخص بجاالت جنابت) کے لئے حرام ہیں وہ چار ہیں (۱) اسمائے الہی اور صفات خاصہ (جیسے رحمن و رحیم وغیرہ) کا چھونا۔ اور اسی طرح بنا براحوط (وہابی حضرت انبیاء اور ائمہ ہدائے عظیم السلام اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کے اسمائے گرامی کا چھونا (۲) قرآن مجید کے حروف کا چھونا (۳) مسجد میں داخل ہونا لیکن گزر جانے میں کوئی عرج نہیں۔ البتہ بغیر غسل مسجد الحرام اور مسجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گزرتا جانا جائز نہیں ہے اور شاید مشرفہ ائمہ عظیم السلام بھی مسجد کے حکم میں ہیں (۴) اُن چار سو قول (سورتہائے عزائم) میں سے جن میں سجدہ واجب ہے کچھ پڑھنا۔ اور وہ چار سورے یہ ہیں۔

ایک سورۃ النہ تنزل (۲۱ پارہ) دوسرے حم السجدہ (۲۴ پارہ) تیسرے سورۃ التّٰجید (۲۷ پارہ) اور چوتھے سورۃ اقرآء (۳۰ پارہ)۔

## مکروہات جنب

جنب کے لئے جو چیزیں مکروہ ہیں وہ دس ہیں (۱) کھانا پینا کہ فقیری کا موجب ہے اور اس سے برص کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ بہتر ہے کہ دفع کراہت کے لئے وضو کرے (۲) سونا مگر یہ کہ وضو کر لیا ہو (۳) خضاب کرنا۔ اسی طرح بجاالت خضاب قبل اس کے کہ وہ پورا رنگ دے۔ اپنے آپ کو جنب کرنا بھی مکروہ ہے (۴) سات آیات سے زیادہ قرآن پڑھنا (۵) قرآن کے حروف کو چھونے کے علاوہ اس کی جلد یا ورق یا حاشیہ یا بین السطور خالی جگہ کو چھونا (۶) قرآن کو اٹھانا (۷) تیل ملنا (۸) احتلام سے جنب ہو کر جماع کرنا (۹) محترم

لے اور گزرنے کی حالت میں بنا براحوط کوئی چیز مسجد میں نہ رکھے مگر اس کا جواز اقوالے ہے (آقائے محسن مطلقہ) دئے بلکہ ان آیات کا پڑھنا کہ جن میں سجدہ واجب ہوتا ہے حرام ہے اگرچہ ایک حرف ہو لیکن ان آیات کے علاوہ باقی آیات بھی بنا براحتیاط واجب نہ پڑھے (آقائے محسن حکیم) عہ بلکہ بہتر ہے کہ اصلاً ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت ہی نہ کرے (آقائے محسن حکیم)

مقامات مثلاً مقبرہ علماء میں داخل ہونا (۱۰) ہر محترم کام کرنا۔ مثلاً نماز میّت یا غسل میّت وغیرہ۔

## طریقہ غسل جنابت

غسل کے طریقے دو ہیں۔ (۱) غسل ارتعاسی اور (۲) غسل ترتیبی جس کی ترتیب یہ ہے کہ نیت کرے۔ بہتر یہ ہے کہ یوں دل میں نیت کرے کہ غسل ترتیبی سجالا تاہوں قرینہ الی اللہ پھر اول سر اور گردن کو اس طرح دھوئے کہ بالوں کی جڑ میں کھال تک پانی اچھی طرح پہنچ جائے۔ اس کے بعد دائیں طرف کے آدھے جسم کو گردن سے پاؤں کی انگلیوں کو منع تنوع کے دھوئے پھر اسی طرح جسم کے بائیں طرف کو دھوئے۔ بہتر یہ ہے کہ دایاں اور بایاں حصہ دھوتے وقت شرم گاہ اور ناف کو دونوں مرتبہ دھولینا چاہیے اور دائیں طرف کو دھوتے وقت کچھ حصہ بائیں طرف کا۔ اور بائیں طرف کو دھوتے وقت کچھ حصہ دائیں طرف کا بھی شامل کر لینا چاہیے۔

غسل ارتعاسی کی ترکیب یہ ہے کہ نیت کے بعد ایک ہی دفعہ پانی میں غوطہ کھا جائے کہ سارا جسم دفعہ واحدہ دھل جائے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ جسم پانی سے باہر ہو۔ اور غسل ہی کے واسطے داخل کیا جائے بلکہ یہ بھی کافی ہے کہ جسم پہلے سے پانی میں ہو۔ اور بقصد غسل اندر ہی اندر دھل جائے۔

فعل حرام سے جنب ہونے والے کو چاہیئے کہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرے کیونکہ گرم پانی سے پسینہ آتا رہے گا۔ اور بدن نجس رہے گا۔

۱۔ ایک ہی دفعہ تمام بدن کا پانی میں ڈوب جانا ضروری نہیں بلکہ بدن کا بتدریجاً ڈوب جانا بھی کافی ہے بشرطیکہ ایک غوطہ سے ہو (آقائے محسن مطلقاً) ۲۔ احوط (وجہی) یہ ہے کہ غوطے سے پہلے جسم کا کچھ حصہ پانی سے باہر نکلا ہو ۳۔ حصہ بلکہ گرم پانی سے اگر وہ آپ کثیر ہے۔ غسل ترتیبی یا ارتعاسی دونوں کرنا جائز ہے (آقائے محسن حکیم)

غسل جنابت کرتا ہوں واسطے رفع ہونے حدیث و مباح ہونے نماز کے قرینہ الی اللہ

## مستحباتِ غسلِ جنابت

غسلِ جنابت کے بارہ میں مندرجہ ذیل امور کا بجالانا مستحب ہے۔ اول بوجہ انزال کے غسلِ جنابت سے قبل پیشاب کرنا۔ دوسرے بوقتِ غسل بِسْمِ اللہ الرحمن الرحیم کہنا۔ تیسرے تین مرتبہ کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کا دھونا اگرچہ ایک مرتبہ بھی سنت ہے لیکن تین مرتبہ افضل ہے۔ چوتھے تین مرتبہ کلی کرنا۔ پانچویں تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا۔ چھٹے غسل کے دوران میں ہاتھ کو جسم پر پھیرنا تاکہ ہر جگہ پانی کے اچھی طرح پہنچے گا پورا اطمینان ہو جائے ساریں ایسی چیزوں کو (مثلاً انگوٹھی پھلاد وغیرہ) حرکت دینا۔ جن کے نیچے پانی خود پہنچتا ہے آٹھویں ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا۔ نویں غسل کرنے کے وقت یہ دعا پڑھنا اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ وَاسْرُخْ لِيْ صَدْرِيْ وَاجْعَلْ عَلٰی لِسَانِيْ مِدْحَتَكَ وَالشَّاءَ عَلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ طَهُوْرًا وَشَفَاءً وَنُورًا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ دسویں غسل سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھنا اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ وَخَرِّ لِيْ عَمَلِيْ وَاجْعَلْ مَا عِنْدَكَ خَيْرًا لِّيْ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

## واجباتِ غسل

غسل کے بھی واجبات اور شرائط وہی ہیں جو وضو کے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے غسل میں مولات اور اوپر سے نیچے کی طرف پانی سچا نا واجب نہیں۔ غسلِ جنابت پر وضو کی ضرورت نہیں ہے بلکہ خود غسل کافی ہوتا ہے۔ بخلاف دوسرے غسلوں کے کہ ان میں وضو علی الاصول واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ ان میں غسل سے پہلے وضو کر لیا اور اگر کسی کو کئی غسل کرنا ہوں جیسے حیض، جنابت، مس میت وغیرہ اور ایک غسل سب کے قصد سے کر لے تو کافی ہے اسی طرح اعتسالتِ متنجہ میں ایک غسل کافی ہے جبکہ ہر ایک کا عنوان پیش نظر رکھے مثلاً یہ میت کہ میں غسل زیارت، غسل جمعہ، غسل توبہ وغیرہ

1۔ مولات: پے درپے۔ 2۔ علی الاصول: واجب احتیاط کے طور پر۔ 3۔ افعالِ نجسہ: نجسہ چیزیں۔ 4۔ عنوان پیش نظر: ہر ایک کی نیت کا خیال کرے۔

کو اسی ایک غسل کے ساتھ کرتا ہوں، کافی ہے۔ اگرچہ غسل واجب کی بھی نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔

اگر غسل جنابت کے بعد فواقض وضو میں سے کوئی چیز سرزد ہو گئی مثلاً ریح صادر ہو گئی تو یہ غسل تو صحیح رہے گا لیکن نماز کے لئے وضو کرنا لازم ہو جائے گا۔  
غسل ارتعاسی کرنے سے قبل تمام بدن کو پاک ہونا چاہیئے لیکن غسل تریقی کرنے سے قبل تمام بدن کا پاک کرنا ضروری نہیں ہے۔

## دسواں باب

### بیان غسل حیض و نفاس و استحاضہ

#### علامات و شرائط حیض

خونِ حیض وہ خون ہے جو قرشی عورتوں کو نو برس کی عمر پوری ہونے کے بعد سے ساٹھ برس تک اور ان کے علاوہ دوسری عورتوں کو پچاس سال کی عمر تک آسکتا ہے۔ پس جو خون نو برس سے پہلے اور ساٹھ یا پچاس سال کے بعد آئے وہ حیض نہ ہوگا۔ خونِ حیض اکثر سیاہ یا سرخ اور گرم ہوتا ہے جس میں سوزش ہوتی ہے اور اچھل کر نکلتا ہے۔ یہ خون زیادہ تر عورتوں کو مہینہ میں ایک مرتبہ آتا ہے اور مدت اس کی کم سے کم تین دن ہے۔ اس سے کم ہو تو حیض نہیں ہے۔ اور ضروری ہے کہ تین دن تک مسلسل خون جاری رہے۔ جسے کہ راتوں میں بھی آتا رہتا ہے۔ پس اگر تین دن مسلسل نہ آئے تو حیض نہ ہوگا۔ ہاں اگر درمیان میں

لے خواہ بنا براقوی جنابت کے علاوہ کسی اور غسل کی نیت کی ہو۔ اگرچہ اس صورت میں اسطو یہ ہے کہ باقی غسل بھی سجالائے (آقائے عمن یرغلہ)



فراڈ اسے وقفے پڑ جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ خونِ حیض ہی تصور ہوگا۔ اور اگر تین دن کی مدت مسلسل نہ ہو بلکہ متفرق طور پر دس دن میں پوری ہو تو مشہور بین العلماء یہ ہے کہ وہ حیض نہ ہوگا مگر احتیاطاً یہ ہے کہ اس صورت میں عورت کو چاہیئے کہ جن امور کا حائضہ کو ترک کرنا واجب ہے انہیں ترک کرے۔ اور جو اعمال استحاضہ والی عورت بجالاتی ہے انہیں بجالائے۔

اسی طرح درمیانی ایام طہارت میں پاک عورت اور حائض عورت دونوں کے احکام بجالائے۔ اور حیض حالتِ حمل میں بھی آتا رہتا ہے اگرچہ حمل ظاہر ہو چکا ہو۔ اور دو حیضوں کے درمیان پاک رہنے کی کم سے کم مدت دس دن ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ اور اگر اشتباہ ہو کہ حیض ہے یا بکارت کا خون ہے تو اس طرح شناخت ہوگی کہ تھوڑی سی روئی اندر داخل کر کے تھوڑی دیر کے بعد نکال لے۔ اگر خون روئی کے چاروں طرف اوپر ہی اوپر بھرا ہو تو بکارت کا ہے۔ اور اگر اس کے اندر سرایت کر گیا ہو تو حیض کا ہے۔

## اقسامِ حائض

حیض کے بارہ میں سمجھنا ضروری ہے کہ اس میں عورتوں کی مختلف حالتیں ہو سکتی ہیں اول وہ عورت جسے دو مہینوں میں یا دو مہینوں سے کم یا زیادہ میں دو دفعہ برابر خون آئے اُسے "ذات العادۃ" کہتے ہیں۔ اُس کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی "ذات العادۃ و قتیہ و عددیہ" ہے۔ یعنی وہ عورت جس کا دونوں دفعہ کا خون وقتِ تاریخ (تاریخ) اور عدد (دونوں کی تعداد) دونوں میں یکساں ہو۔ مثلاً پہلے مہینے میں شروع ماہ سے چھ روز تک خون آئے۔ اسی طرح دوسرے مہینے میں بھی پہلی تاریخ سے چھ دن تک خون آئے۔ دوسری قسم "ذات العادۃ و قتیہ" ہے یعنی وہ عورت جس کا دونوں دفعہ کا خون وقت میں یکساں ہو لیکن دونوں کی تعداد میں فرق ہو۔

لے بیچ میں جتنے عرصہ تک پاک رہے گی اس میں پاکیزگی کی حالت کے احکام جاری رہیں گے۔ ہاں جب دوبارہ خون آئے گا اور دس دن سے آگے نہ بڑھے گا تو احتیاطاً پر عمل اس طرح ہوگا کہ درمیانی پاکیزگی کے دنوں میں اگر مثلاً رمضان المبارک میں روزہ رکھا ہو تو اس کی قضا بجالائیگی اور اگر نازِ ترک کی ہو تو اس کی بھی قضا بجالائے گی۔

مثلاً جسے پہلے مہینے میں پہلی سے پانچویں تاریخ تک خون آیا ہو۔ اور دوسرے مہینے میں پہلی تاریخ سے چھ یا سات روز تک آیا۔ تیسری قسم ذات العادة عددیہ ہے۔ یعنی وہ عورت جس کی عادت دونوں دفعہ دونوں کی تعداد میں یکساں رہی ہو لیکن تاریخ میں فرق ہو۔ مثلاً ایک مہینہ میں پہلی تاریخ سے پانچویں تک۔ اور دوسرے مہینے میں چوتھی تاریخ سے آٹھویں تک خون آئے۔

دوم۔ وہ عورت جو "غیر ذات العادة" ہے۔ اس کی بھی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم "مبتدیہ" ہے یعنی وہ عورت جسے خون حیض پہلے پہل آیا ہو۔ دوسری قسم "مضطربہ" ہے۔ یعنی وہ عورت جس کو اگرچہ کئی مرتبہ خون حیض آچکا ہے لیکن کوئی عادت مقرر نہ ہوئی ہو۔ مطلب یہ کہ دو دفعہ وقت یا عدد کے لحاظ سے یکساں نہ آیا ہو۔ اور تیسری قسم "ناسیہ" ہے۔ یعنی ایسی عورت جو تاریخ یا دنوں کی تعداد یا دونوں کے متعلق اپنی عادت کو بھول گئی ہو۔

پس جو عورت "ذات العادة وقتیہ" ہو۔ خواہ عددیہ ہو یا نہ ہو وہ اگر اپنی عادت کے دنوں میں یا اس سے دو روز پہلے خون آتا دیکھے تو دیکھتے ہی اسے حیض قرار دے۔ خواہ اس میں حیض کی علامتیں پائی جائیں یا نہ پائی جائیں پس اگر وہ خون تین روز تک آئے تو حیض ہوگا اور تمام احکام حیض اس پر جاری ہوں گے۔ اور اگر تین روز سے کم آئے تو جو نمازیں اور روزے اس نے ترک کئے ہوں۔ ان کی قضا بجالائے۔ اور "ذات العادة عددیہ" جو وقتیہ نہ ہو۔ اور اس طرح "غیر ذات العادة" کی تینوں قسمیں (مبتدیہ، مضطربہ اور ناسیہ) ان میں سے اگر کوئی عورت خون آتا دیکھے تو اگر اس میں حیض کی علامتیں ہوں تو ذات العادة وقتیہ کی طرح وہ بھی اسے حیض قرار دے اور اگر علامتیں نہ ہوں تو تین دن تک احتیاط پر اس طرح عمل کرے کہ استحاضہ والی عورت کے اعمال اور محالض کے کاموں کو جمع کرے۔ پس اگر تین روز تک مسلسل جاری ہے تو حیض ورنہ استحاضہ قرار دے۔ اور "ذات العادة عددیہ" خواہ وقتیہ ہو یا نہ ہو۔ اگر اسے خون آئے اور دس دن سے آگے نہ بڑھے اور نہ تین دن سے کم رہے تو اس مدت کے اندر

سے یا دو روز سے بھی زیادہ مدت اتنی کہ خون کا قبل از وقت انصاف آسکے۔

اقسام حائض

تحفۃ العوام مقبول جدید

جتنا خون آئے گا سب حیض ہوگا خواہ مقررہ عادت سے کم ہو یا زیادہ۔ ہاں عادت پوری ہونے کے بعد سے دو روز تک احتیاط ہے کہ ترک عبادت کرے اور دو روز کے بعد سے دس روز تک احتیاط یہ ہے کہ جو کام مستحاضہ و استحاضہ والی کرتی ہے وہ کرے اور جو کام حائضہ کرتی ہے نہ کرے۔

غیر ذات العادة خواہ بتدیہ ہو یا مضطر ہو۔ ان عورتوں کا خون اگر دس دن سے آگے نہ بڑھے تو وہ بھی سب کا سب حیض ہوگا۔ اور اگر دس دن سے بڑھ جائے تو اگر مختلف قسموں کا خون ہو تو بتدیہ، مضطر ہو اور ناسیہ تینوں اپنے تئیں حائض قرار دینے میں حیض کی علامتیں دیکھیں گی۔ اگر کچھ دن خون سیاہ یا سرخ آئے اور کچھ دن زرد آئے۔ تو اگر یہ سیاہ یا سرخ خون تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ آیا ہو۔ اور اس میں اور دوسرے حیض میں دس دن سے کم فاصلہ نہ ہوا ہو۔ تو اس کو حیض قرار دیں گی۔ اور اگر خون ایک ہی طرح کا ہو یا مختلف قسموں کا ہو مگر جس خون میں حیض کی علامتیں ہوں وہ تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ آیا ہو تو ان دونوں صورتوں میں ایام حیض کی تعداد مقرر کرنے میں وہ اپنے خاندان کی عورتوں کی طرف رجوع کریں گی۔ اگر سب عورتیں یکساں عادت رکھتی ہوں اور اگر خاندان میں نہ ہو یا خاندان کی عورتیں یکساں عادت نہ رکھتی ہوں یا ان کی عادت ہی نہ مقرر ہوئی ہو یا ان کی عادت معلوم نہ ہو سکے تو ان سب صورتوں میں انہیں اختیار ہے چاہے ایام حیض تین دن مابین بشرطیکہ تین دن سے زیادہ حیض آنے کا یقین نہ ہو۔ چاہے چھ دن قرار دیں بشرطیکہ چھ دن سے کم یا زیادہ کا یقین نہ ہو۔ چاہے سات دن قرار دیں۔ اس شرط کے ساتھ اور اس حکم میں کوئی فرق نہیں ہے خواہ ایک مہینہ میں خون دس دن سے تجاوز کر جائے یا ہر مہینہ ایسا ہی ہو کرے۔ اور ذات العادة و قیۃ کے بارہ میں احتیاط یہ ہے کہ سات دن کی تعداد کو اختیار کرے۔ اگرچہ بنا براتوی مذکورہ بالا تعدادوں میں سے جسے چاہے اختیار کرے اور اسی طرح جو عورت اپنے دنوں کی تعداد بھول گئی ہو۔ اس کے

لے ان تمام مقامات پر جہاں ایام حیض کی تعداد قرار دینا ہو احتیاط بلکہ اتوی یہ ہے کہ سات کی تعداد کو اختیار کرے۔ ۱۲۔

بارہ میں بھی یہی حکم ہے۔ لیکن جو عورت تارخ بھول گئی ہو تو وہ علامتوں کی بنا پر حیض قرار دے گی۔ اور اگر خون میں صفات حیض نہ پائے جائیں تو بہتر یہ ہے کہ اپنی عادت کا حساب خون شروع ہونے سے لگائے اور اسے حیض قرار دے۔

## احکامِ حائض

اول زمانہ حیض میں نماز خواہ واجب ہو یا مستحب صحیح نہیں ہے دوسرے روزہ بھی صحیح نہیں ہے۔ لیکن واجب روزہ کی بعد کو قضا واجب ہے۔ تیسرے طواف واجب صحیح نہیں ہے۔ باقی طواف مستحب تو چونکہ مسجد الحرام میں داخل ہونا حائض کے لئے ممنوع ہے لہذا طواف بھی ممنوع ہوگا۔ چوتھے اسمائے الہی اور بنا براحوط انبیاء ائمہ علیہم السلام اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کے اسمائے گرامی کو چھونا حرام ہے۔ پانچویں مسجد مکہ و مدینہ میں داخل ہونا اور دیگر مساجد میں ٹھہرنا یا ان میں کوئی چیز رکھنا حرام ہے۔ چھٹے ان سورتوں کا پڑھنا جن میں سجدہ واجب ہے، حرام ہے۔ ساتویں حالت حیض میں جماع کرنا جب تک کہ خون آتا رہے حرام ہے لیکن خون قطع ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے جائز ہے پس اگر حالت حیض میں اپنی زوجہ سے کوئی شخص جماع کرے گا تو بنا براحوط اس پر کفارہ واجب ہے آٹھویں حالت حیض میں طلاق دینا بھی صحیح نہیں۔ اگر شوہر باہر ہو یا زوجہ غیر مدغولہ ہو یا حاملہ ہو تو حالت حیض میں بھی طلاق صحیح ہوگی۔ اور حیض سے پاک ہونے کے بعد خواہ غسل نہ بھی کیا ہو طلاق صحیح ہے۔

غسل حیض ترتیبی اور ارتقاسی غسل جنابت کی طرح ہوتا ہے لیکن غسل حیض وضو کے لئے کفایت نہیں کرتا۔ لہذا واجب ہے کہ نماز وغیرہ کے لئے غسل سے پہلے یا بعد وضو بھی

لے اگرچہ اس نے فرج کو نہ بھی دھویا ہو اور اتھوئی و احوط کی بنا پر دبر میں بھی دھوئی سے اجتناب لازم ہے آقائے محسن مدظلہؑ نے اول حیض میں کفارہ ہم ماشر طلائی سک و وسط حیض میں ہم ماشر طلائی سک و آخر حیض میں ۹ رتی ہے اور اس کی قیمت دینا بھی کافی ہے (آقائے محسن مدظلہ)

احکام حائض

تحفۃ العوام مقبول جدید

کرے اور بہتر یہ ہے کہ غسل سے قبل وضو کر لے۔ اور اسی طرح غسل نفاس و استحاضہ و مس میت میں اور اس کے علاوہ تمام اغسال مستحبہ میں نماز وغیرہ کے لئے وضو کرنا لازم ہے۔ جس وقت خون بالکل بند ہو جائے تو غسل اور نماز واجب ہے۔ پس جب کہ دس روز سے قبل خون بند ہو جائے اور عورت کو اپنے پاک ہو جانے کا علم اور یقین ہو تو غسل کرے گی لیکن اگر خون کے قطع ہونے اور نہ ہونے میں شک ہو تو اس طرح جانچ کر بنا واجب ہے کہ حقوڑی سی روئی لے کر فرج کے اندر داخل کرے اور کچھ دیر کے بعد اس کو نکالے اگر صاف نکل آئے تو سمجھے کہ حیض سے پاک ہو گئی۔ لہذا غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر روئی آلودہ نکلے تو ابھی صبر کرے یہاں تک کہ بقیہ خون بھی خارج ہو جائے یا دس روز گزر جائیں۔

## بیان نفاس

نفاس وہ خون ہے جو بوقت پیدائش عورت کے رحم سے آتا ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ مدت دس روز ہے اور کم سے کم مدت کے لئے کوئی حد نہیں اور ذات العادۃ عورت کا خون نفاس اس کی مقررہ عادت بھر ہو گا۔ اور اگر مقررہ عادت سے آگے بڑھ جائے تو جتنی اس کی مقررہ عادت ہوگی اتنا خون نفاس ہے۔ اور اس کے بعد استحاضہ کا خون۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ عادت کے بعد والے خون میں جو اعمال استحاضہ والی عورت کرے۔ اور جو امور نفاس والی عورت ترک کرے۔ ان دونوں کو جمع کرے بلکہ بہتر یہ ہے کہ اس احتیاط پر اٹھارہ دن تک عمل کرتی رہے۔ ولادت سے پہلے یا دس روز کے بعد آنے والا خون نفاس نہیں ہے اور اگر دس روز کے اندر بالکل خون نہ آئے۔ تو احکام نفاس جاری نہ ہوں گے۔ اور اگر ایک روز خون آکر بند ہو جائے تو صرف وہی روز نفاس کا ہو گا۔ اور اگر مثلاً پہلے روز خون آئے۔ پھر پانچویں روز آئے پھر بند ہو جائے تو وہی روز نفاس کے ہوں گے اور درمیانی تین دن جن میں پاک رہی ہے ان میں احتیاط پر عمل کرے

لے اتنی یہ ہے کہ درمیانی پاکیزگی کے دن بھی نفاس ہیں۔ اگرچہ دوبارہ خون آنے کے قبل تک احکام طہارت جاری ہوں گے ۱۲

۱۔ اغسال مستحبہ۔ ۲۔ احوط واجب احتیاط ترک نہ کرنا۔ ۳۔ اتنی۔ حائضہ کی عادت۔



یعنی حالت نفاس اور پاکیزگی دونوں کے احکام جمع کرے۔ ایام حیض کی طرح نفاس کے دنوں میں بھی نماز معاف اور روزہ کی قضا واجب ہے اور جو کچھ حیض والی عورت کے لئے حرام واجب مستحب اور مکروہ ہے وہ سب نفاس والی عورت کے لئے بھی ہے۔

ہدایت۔ بچہ کے پیدا ہونے پر اگرچہ خون نہ آئے لیکن عورت کا اپنے آپ کو نجس سمجھ لینا یا دوسری عورتوں کا اس کو نجس سمجھ لینا سراسر بے ہودگی اور خلاف شرع ہے۔ اسی طرح چاہے ایک دو روز یا اس سے بھی کم خون آئے لیکن فوراً غسل نہ کرنا اور خواہ مخواہ چھٹی وغیرہ کے دن کا انتظار کرنا اور نجس رہنا۔ اور بنا بریں نماز کا ترک کرنا سخت گناہ ہے یا دس روز کے بعد جو خون آئے حالانکہ وہ استحاضہ ہے اسے بھی نفاس ہی سمجھنا اور نجاست پر اتنی رہنا بڑی جہالت اور ناشکر اپن ہے غسل نفاس بھی بعینہ غسل حیض ہے جو مذکور ہو چکا۔

## بیان استحاضہ

جو خون اس طرح آئے کہ وہ حیض نہ قرار پاسکے اور نہ خون بکارت ہو۔ اور نہ کسی خاص زخم وغیرہ کی وجہ سے ہو۔ استحاضہ ہے یہ خون اکثر زرد رنگ پتلا اور سرد ہوتا ہے اور سستی سے نکلتا ہے خون استحاضہ کی تین قسمیں ہیں۔ ایک قلیلہ، دوسرے متوسط اور تیسرے کثیرہ۔

اول استحاضہ قلیلہ وہ ہے کہ جس میں خون اتنا کم آئے کہ صرف روئی کو لگ جائے لیکن اس کے اندر سرایت نہ کرے۔ اس صورت میں غسل واجب نہیں۔ البتہ ہر نماز کے لئے خواہ وہ فرضیہ ہو یا نافلہ وضو کرے اور مقام پیشاب کو پاک کر کے روئی بدلتی رہے۔

دوسرے استحاضہ متوسطہ وہ ہے کہ خون روئی کے اندر پیوست ہو جائے لیکن دوسری طرف پھوٹ کے نہ نکلے۔ اس صورت میں پہلے احکام کا بجالانا بھی لازم ہے کہ ہر نماز کے لئے پیشاب کے مقام کو پاک کرے، روئی کو بدلے، وضو کرے اور ان امور کے علاوہ نماز صبح کے لئے ایک غسل واجب ہے۔

تیسرے استحاضہ کثیرہ وہ ہے کہ خون روئی توڑ کر باہر نکل آئے۔ اس صورت میں علاوہ اس کے کہ ہر نماز کے لئے طہارت کرنا، روئی بدلنا اور وضو کرنا ضروری ہے۔ روزانہ تین غسل واجب ہیں۔ ایک نماز صبح کے لئے، دوسرا نماز ظہر میں (ظہر و عصر) کے لئے اور تیسرا مغربین (مغرب و عشاء) کے لئے۔ بشرطیکہ ظہر میں اور مغربین کو ملا کر پڑھے اور اگر ملا کر نہیں بلکہ علیحدہ علیحدہ پڑھے تو ہر نماز کے لئے الگ الگ غسل واجب ہو گا۔

## چند مسائل

(۱) اگر نماز صبح کے بعد قلیلہ متوسط ہو جائے تو ہر نماز کے لئے وضو اور بنا بر اقل ظہر و عصر دونوں کے لئے ملا کے وضو کے علاوہ غسل بھی کرے۔ اور یہی حکم ہے اگر نماز ظہر کے بعد اور عصر کے پہلے یا عصر کے بعد اور مغرب سے پہلے یا مغرب کے بعد اور عشاء سے پہلے متوسط ہو جائے تو عصر یا مغرب یا عشاء کے لئے غسل بھی کرے۔

(۲) احوط (و جوبی) یہ ہے کہ غسل و وضو کے بعد نماز میں تاخیر نہ کرے اور اگر ضرورت پیش آئے تو ایسی تدبیر کرے کہ تاخیر نماز خون باہر نہ نکلے اور بہتر یہ ہے کہ وضو کو غسل سے پہلے بجالائے۔

(۳) استحاضہ متوسطہ یا کثیرہ والی عورت پر جب خون بالکل بند ہو جائے تو اس کے قطع ہونے کے لئے بھی غسل واجب ہے لیکن اگر اس غسل کے وقت سے جو سابقہ نماز کے لئے کر چکی ہے خون نہ آیا ہو تو پہلا ہی غسل کافی ہے۔

(۴) اگر استحاضہ والی عورت نماز کے لئے غسل بجالائے تو اس کے لئے مسجد میں داخل ہونا، وہاں ٹھہرنا اور جماع وغیرہ جائز ہے غسل استحاضہ کی ترکیب غسل حیض کی مثل ہے۔

# گیارہواں باب

## بیانِ غسلِ میت و دیگر احکامِ میت

### اختصار

اختصار (جانکنی) کے وقت مرنے والے کے پاس جو لوگ موجود ہوں اُن کو اور بعد انتقال دوسرے لوگوں کو مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

۱) واجب ہے کہ حالتِ اختصار میں مختصر (جو حالتِ جانکنی میں ہو) کو اس طرح قبلہ رخ ٹائیں کہ منہ اور پاؤں کے تلوے قبلہ کی سمت ہوں اور بنا برا عوطِ غسل سے ذرا غٹ تک میت کو اسی طرح قبلہ رخ رکھیں۔ پھر اس طرح رکھیں کہ جیسے جنازہ کو نماز کے لئے رکھتے ہیں (۲) مستحب ہے کہ مرنے والے کو کلمہ شہادتین اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کی امامت و ولایت کا اقرار اور دیگر اعتقادات حقہ کی تلقین کریں (۳) یہ کلمات تلقین کئے جائیں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيِّ

الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط اور یہ دعا پڑھیں۔ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الْكَثِيرَ مِنْ مَعَاصِيكَ وَأَقْبِلْ مِنِّي الْيَسِيرَ مِنْ طَاعَتِكَ اور یہ دعا یا مَنْ يَقْبَلُ الْيَسِيرَ وَيَعْفُو عَنِ الْكَثِيرِ أَقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيرَ وَاعْفُ عَنِّي الْكَثِيرَ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَفْوُ الْعَفْوُ ط اور یہ دعا: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي فَإِنَّكَ رَحِيمٌ ط

۱) مسلمان کو قبلہ رخ ٹائنا ہر مسلمان پر امتیاط واجب ہے بلکہ اگر ممکن ہو تو خود مختصر اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو حاکم شرع اور ولی جنازہ سے بصورت امکان اجازت لینا ضروری ہے (آتا ہے مثنیٰ حکیم)

نصوصاً دعائے عدیلہ پڑھیں (۴) مستحب ہے کہ مرنے والے کے پاس قرآن مجید پڑھیں تاکہ جان کنی کا مرحلہ سہل ہو جائے۔ خصوصاً سورہ یٰس (پارہ ۲۲) سورہ صافات (پارہ ۲۳) سورہ احزاب (پارہ ۲۱) اور آیتہ الکرسی ۱۱۱؎ ہُمْ فِيهَا خَالِدُونَ تک پڑھیں (۵) اگر جان کنی دشوار ہو تو اس کو دھان میں مقل کریں کہ جہاں وہ ہمیشہ نماز پڑھا کرتا تھا۔ بشرطیکہ وہاں تک لے جانے میں اسے اذیت نہ ہو (۶) مستحب ہے کہ روح نکلنے کے بعد میت کے چشم و لب بند کر دیں اور دونوں ہاتھوں کو دونوں پہلوؤں میں پھیلا دیں (۷) میت کو کسی کپڑے سے ڈھانک دیں (۸) اگر رات میں انتقال ہو تو احترام میت میں دھال چراغ روشن کر دیں (۹) مومنین کو جنازہ کے ساتھ شریک ہونے کے لئے اطلاع دیں (۱۰) دفن میں جلدی کریں (۱۱) اگر مرنے میں شبہ ہو تو واجب ہے کہ تاخیر کریں تاکہ یقین حاصل ہو جائے میت کو تنہا چھوڑنا اور جنب یا حائض کا میت کے پاس آنا۔ اور حالت نزع میں مرنے والے کو ہاتھ لگانا اور بوقت جان کنی اس کے پاس زیادہ باتیں کرنا یا زیادہ رونا مکروہ ہے۔

## ولی میت

جملہ اعمال واجبہ غسل و کفن اور نماز و دفن واجب کفائی ہیں۔ یعنی تمام مومنین پر واجب ہیں لیکن اگر صرف ایک شخص ان کاموں کو انجام دے دے تو یہ فرض دوسروں سے ساقط ہو جائے گا۔ میت کے ولی کی اجازت کے بغیر کوئی دوسرا شخص متوجہ نہیں ہو سکتا لیکن اگر وہ (ولی میت) اپنے فرائض میں کوتاہی کر رہا ہو۔ اور میت کو بے دفن و کفن ڈال رکھا ہو تو پھر دوسروں پر واجب ہو گا کہ وہ بغیر اس کی اجازت کے بھی متوجہ ہوں۔ میت اگر زوجہ ہے تو شوہر تمام اعزہ و اقربا سے اولیٰ ہے اور وہ غسل دینے کا سب سے زیادہ حقدار ہو گا۔ اور اگر زوجہ نہ ہو تو اگر کسی خاص شخص کے غسل دینے کے بارے میں وصیت نہ ہو تو جو میراث میں سب سے زیادہ حقدار ہے پہلے طبقہ اول، پہلے طبقہ دوم، پھر طبقہ سوم، وہی غسل دینے میں سب سے زیادہ حقدار ہو گا۔ اور اگر وصیت

تحفۃ العوام مقبول جدید

گی ہو تو اقرائے یہ ہے کہ جس کے متعلق وصیت ہوگی وہ سب پر مقدم ہوگا۔ اور بنا بر احوط جہاں تک ممکن ہو اجازت ولی اور وصیت پر عمل دونوں کو جمع کر لیا جائے۔ ہر طبقہ و رتبہ میں عزت سے مرد مقدم رہے گا اور ترکہ میں زیادہ حصہ والا شخص بمقابلہ کم حصہ والے کے ولی ہوگا اور کسی طبقہ کا شخص موجود نہ ہو تو حاکم شرع بنا بر احوط اوروں پر مقدم ہوگا۔ اور اس کے بعد مرنین عادیں ہوں گے۔

## احکام غسل میت

میت کو غسل دینا ثواب عظیم اور اجر جہیم کا موجب ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو کوئی شخص میت کو غسل دیتا ہے تو اس کے بارے میں خدا فرماتا ہے کہ میں اس شخص کے گناہوں کو اس طرح دھوؤں گا کہ جس طرح ایک دن یہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا لہذا مرنے والے کو چاہیئے کہ حصول ثواب کے لئے میت مرنے کو غسل دینے میں ایک دوسرے پر سبقت کریں غسل کے متعلق لو بڑھے، جوان یا بچہ کی میت میں کچھ فرق نہیں یہاں تک کہ چار مہینے کی مدت کا حامل بھی اگر ساقط ہو جائے تو اس سچے کو بھی بمطابق قاعدہ غسل و کفن دینا اور دفن کرنا واجب ہے۔ البتہ چار مہینے سے کم میں ساقط ہونے پر غسل واجب نہیں ہے بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر دفن کریں۔

دو قسم کی میت غسل سے مستثنیٰ ہے۔ ایک شہید جو معرکہ مجاہدین مارا جائے۔ اُسے بغیر غسل و کفن انہی کپڑوں میں بعد نماز جنازہ دفن کر دیا جائے گا۔ دوسرے وہ شخص کہ جس کا قتل کرنا شرعاً واجب ہو کہ اس کو اول غسل میت کرنے کا حکم دیا جائے گا اور کفن پہننے کے بعد قتل کیا جائے گا پھر اس پر نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔

## شرائط غسل و ہندہ

میت کو غسل دینے والے کے لئے چند شرائط ہیں۔ اول یہ کہ وہ بالغ و عاقل اور شیعہ

عے مقل تامل فرمے ہاں مسلمان ہونا ضرور شرط ہے ۱۲ آقائے بروہوی



اشنا عشر تہی ہو۔ دوسرے یہ کہ اگر میت مرد کی ہو تو غسل دینے والا بھی مرد ہو۔ اور اگر عورت کی میت ہے تو غسل دیندہ عورت ہونی چاہیے اس لئے کہ مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو غسل دینا جائز نہیں ہے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے محرم ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن مجبوری کی حالت میں کپڑا ڈال کر غسل دینا جائز ہے۔ اور اگر میت نامحرم کی ہو تو حالت مجبوری میں بھی جائز نہیں ہے۔ البتہ شوہر اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے شوہر کو ہر صورت میں غسل دے سکتی ہے۔ اور احتیاط یہ ہے کہ شوہر یا زوجہ میت کی شرم گاہ پر نظر نہ کرے اسی طرح کنیز کو اس کا آقا بھی غسل دے سکتا ہے۔ اور احوط (وجوب) یہ ہے کہ آقا کو کنیز غسل نہ دے اور مرد کا تین سال تک کی لڑکی کو، اور عورت کا تین سال تک کے لڑکے کو بغیر کپڑا ڈالے غسل دینا صحیح ہے۔

## کیفیت غسل میت

میت کو تین غسل ترتیب وار دینا واجب ہیں۔ پہلا غسل آبِ سدر یعنی پری کے پانی سے۔ دوسرا کافور کے پانی سے۔ ان دو پانیوں میں کم سے کم پری کے پتوں کی جھاگ اور کافور اتنی مقدار میں ہو کہ اُسے آبِ سدر یا آبِ کافور کہہ سکیں۔ اور زیادہ سے زیادہ مقدار یہ ہے کہ وہ پانی ہونے سے خارج نہ ہو جائے یعنی آبِ مضاف نہ کہلائے۔ تیسرا غسل خالص سادہ پانی سے۔ سب سے پہلے میت کو تختہ پر اس طرح لٹائیں کہ پاؤں قبلہ کی طرف رہیں کپڑوں کو یا دلوں کی طرف سے نکالیں۔ اگر تنگ ہوں تو دلوں کی اجازت سے چاک کر دیں۔ واجب ہے کہ غسل سے پہلے میت سے نجاست اور میل و کثافت وغیرہ دور کریں۔ اور تمام جسم کو پاک کر لیں۔ اور واجب ہے کہ میت کی شرم گاہ کو نامحرم سے چھپائیں۔ اس کے بعد واجب ہے کہ غسل دینے والا اور اگر کوئی اس کا مددگار ہر تلو

لے اگرچہ بنا براتوی اسکا جواز بالکراہت ہے (آقاے محسن حکیم) اور سبیل غسل سے واقف ہو بلکہ اگر کوئی دوسرا شخص وقت غسل غسال کو سائل بتاتا ہے تو بھی جائز اور کافی ہے (آقاے محسن حکیم) اے بنا براتوی (وجوب) اسی ریح پاک کریں جس طرح تمام تنجیس چیزیں جو کسی نجاست سے نجس ہو جائیں پاک کی جاتی ہیں۔

## مستحبات غسل میت

احوط یہ ہے کہ وہ بھی اس طرح نیت کرے کہ اس میت کو غسل دیتا ہوں آبِ سدر سے واجب قرۃ الی اللہ۔ اور اسی طریق پر غسل دینا شروع کرے کہ جس طرح غسل جنابت کیا جاتا ہے کہ اول سر و گردن کو الیادھوئے کہ بالوں کی جڑ تک خوب پانی پہنچ جائے۔ پھر ذرا کروٹ دے کہ میت کی دہنی جانب گردن سے لے کر پاؤں کی انگلیوں تک مع تلوے کے دھوئے۔ اور پھر اسی طرح بائیں جانب کو دھوئے۔ پیشاب و پاخانے کے مقامات کو دونوں طرف کے ساتھ پورا دھوئے۔ اس کے بعد کافر کے پانی کے ساتھ دوسرا غسل شروع کرے۔ اس طرح نیت کرے کہ اس میت کو غسل دیتا ہوں آبِ کافر سے واجب قرۃ الی اللہ۔ اور اسی طرح غسل دے جیسا کہ مذکور ہوا۔ پھر خالص پانی سے تیسرا غسل شروع کرے۔ اور یہ نیت کرے کہ اس میت کو غسل دیتا ہوں آبِ خالص سے واجب قرۃ الی اللہ۔ اور اسی ترتیب سے غسل دے۔

## مستحبات غسل میت

غسل میت کے بارہ ہیں حسب ذیل اور مستحب ہیں جھپٹ وغیرہ کے نیچے غسل دینا تاکہ زیرِ آسمان نہ ہو (۲) غسل کا پانی گرنے کے لئے گڑھا کھودنا (۳) غسل دینے والے کو میت کے دائیں طرف رہنا (۴) غسل دینے والے کو نہر غسل میں اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھونا (۵) غسل سے پہلے میت کو بغیر کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے لئے وضو دینا (۶) ہر غسل میں میت کے سر اور دائیں جانب اور بائیں جانب کو تین تین مرتبہ دھونا (۷) میت کی انگلیاں اور دوسرے جوڑوں کو آہستگی سے ملنا اور نرم کرنا (۸) غسل دینے میں میت کے جسم پر ہاتھ پھیرنا تاکہ تمام اعضاء پر اچھی طرح پانی پہنچ جائے (۹) غسل دینے والے کو غسل کے وقت ذکر الہی میں مشغول رہنا۔ اور بہتر یہ ہے کہ برابر یہ کہتا رہے۔ رَبِّ عَفْوُكَ عَفْوُكَ (۱۰) تینوں غسل سے فارغ ہونے کے بعد میت کے جسم کو پاکیزہ کپڑے سے خشک کرنا تاکہ کفن جلدی برسیدہ نہ ہو (۱۱) اگر غسل دینے والا شخص ہی میت کو کفن پہنائے تو اس کا اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین مرتبہ

مکروہات غسل میت

تحفۃ العوام مقبول جدید

اور دونوں پاؤں کو گھٹنوں تک دھونا۔

## مکروہات غسل میت

غسل میت کے متعلق جو امور مکروہ ہیں وہ آٹھ ہیں (۱) میت کو بٹھا کر غسل دینا (۲) غسل دینے والے کا اپنے دونوں پاؤں کے درمیان میت کو لینا۔ تیسرے میت کا سر مٹنا یا کسی اور حصہ جسم کے بال اکھاڑنا۔ چوتھے ناخن کاٹنا، پانچویں بالوں میں لگھی کرنا۔ چھٹے گرم پانی سے غسل دینا۔ ساتویں غسل کا پانی پائٹھنا یا چوبچ میں چھوڑنا۔ آٹھویں حاملہ عورت کی میت کے شکم پر ہاتھ پھیرنا۔

## چند مسائل

(۱) اگر میت جنب یا حائض ہو تو غسل جنابت یا غسل حیض کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف غسل میت کافی ہے (۲) اگر اتنا پانی نہ ہو کہ اس سے تینوں غسل ہو سکیں تو ترتیب وار غسل دیں اور پانی ختم ہونے پر باقی غسل کے عوض تیمم کرائیں۔ اگر پیری کے پتے اور کافور میسر نہ ہوں تو تینوں غسل آب خالص سے دئے جائیں لیکن نیت میں ترتیب کا خیال رکھیں (۳) اگر آٹھ غسل میں یا بعد غسل کے میت سے کوئی نجاست خارج ہو یا کسی دوسری نجاست سے میت کا بدن نجس ہو جائے تو غسل کا اعادہ واجب نہیں لیکن نجاست کا دور کرنا اور طہارت ضروری ہے (۴) اگر غسل میت کے لئے پانی بالکل دستیاب نہ ہو تو میت کو تین تیمم دئے جائیں۔ ایک عوض سدر۔ دوسرا عوض کافور اور تیسرا عوض آب خالص کی نیت سے۔ لیکن احوط یہ ہے کہ چار تیمم کرائیں اور چوتھے میں نیت کریں کہ یہ تیمم تینوں غسلوں کے عوض ہے (۵) اگر میت بغیر غسل کے دفن ہو گئی ہو یا کوئی ایک غسل بھول کر رہ جائے یا بعد دفن کے غسل کا باطل ہونا معلوم ہو تو پھر غسل یا تیمم کے لئے قبر کھولنا جائز ہے بشرطیکہ

لے تو بنا براعت میت کو ہر غسل (تینوں غسلوں) کے عوض تین تیمم کرائیں اور تیسرے یا پہلے یا دوسرے

تیمم میں ”ما فی الذمہ“ کا قصد کریں (آٹھ غرضیں)

حنوط میت

تحفۃ العوام مقبول حمید

اس سے میت کی مہنگ نہ ہو۔ (۶) غسل میت نہ اُجرت لینا ناجائز ہے۔ بلکہ اگر مزدوری کی نیت سے غسل دے گا کہ قرۃ الی اللہ اس عمل کا ہونا مقصود نہ ہو تو غسل بھی باطل ہے لہذا مناسب ہے کہ جو دیرِ غسل دینے والے کو دیا جائے وہ اس روپیہ وغیرہ کو اپنا مقصد اصلی اور غسل دینے کی اُجرت نہ قرار دے بلکہ اس کو قرۃ الی اللہ بخالانے کی نیت رکھے (۷) اگر میت کا ناخن یا بال یا دانت وغیرہ جدا ہو جائے تو اسے بھی کفن میں رکھ کر دفن کر دیا جائے۔

## حنوط میت

مردہ کو غسل دینے کے بعد اس کی پیشانی دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھے جو سجدہ کے سات مقامات ہیں۔ ان پر کافور ملنا واجب ہے خواہ کفن پہنانے سے پہلے یا بعد میں لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلے ہو۔ اور اسی کو حنوط کہتے ہیں بہتر ہے کہ غسل کے لئے کافور کے علاوہ حنوط کا کافور ۲ تولہ ۶ ماشہ پڑے۔ اور کم سے کم فضیلت کا مرتبہ ۴ ماشہ مقدار ہے مستحب ہے کہ کافور کو ہاتھ سے ملیں۔ اور پیشانی سے حنوط شروع کریں اور پھر باقی اعضاء میں جس پر اول چاہیں مل دیں۔ اور جو کچھ باقی بچے اُس کو سینہ پر ڈال دیں۔ یہ بھی مستحب ہے کہ سب جڑوں میں مل دیں۔ اگر کافور صرف اس قدر مل سکے کہ غسل اور حنوط دونوں کے لئے کافی نہ ہو سکے تو غسل مقدم ہے اگر کچھ باقی رہے اور محض ایک عضو کے حنوط کے لائق ہو۔ تو پیشانی کا حنوط کر دیا جائے گا ورنہ بالکل کافور نہ ہونے پر حنوط ساقط ہے اور جو شخص حالتِ احرام میں مر جائے اس کے متعلق حنوط ساقط ہے۔

## کفن میت

کفن کے واجب پارچے میت کے اصل ترکہ سے لئے جائیں اگرچہ اس پر قمر نہ ہو

لے مستحب ہے کہ حنوط میں خاک تربت حضرت سید الشہداء علیہ السلام شامل کر لی جائے تاکہ کافور بلکہ کوئی خوشبو بھی اس کے پاس نہ لے جائیں نہ غسل میں نہ حنوط میں۔ آگے محسن مدظلہ

البتہ زوجہ کا کفن شہر پر واجب ہے لیکن اگر شوہر فقیر ہو تو واجب نہ ہوگا۔ اور اگر خود میت محتاج ہو اور کچھ بھی مال نہ پھوڑے تو بغیر کفن کے دفن کر سکتے ہیں لیکن مومنین کے لئے مستحب اور نہایت درجہ ثواب کا باعث ہے کہ اپنے پاس سے اس کو کفن دیں چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی مومن کو کفن دے مثل اس کے ہے جو میت کے لئے روز قیامت لباس کا ضامن ہو گیا ہو۔

## شرائط کفن

کفن میں چند شرطیں ضروری ہیں۔ اول یہ کہ مباح ہو۔ دوسرے یہ کہ نجس نہ ہو تیسرے یہ کہ غضبی نہ ہو چوتھے یہ کہ خالص لاشیم کا نہ ہو۔ پانچویں یہ کہ کھال کا نہ ہو۔ خواہ حلال گوشت ترکہ شدہ جانور ہی کی کھال کیوں نہ ہو بلکہ اگر خطیہ ہے کہ حلال گوشت جانور کے اون تک کا نہ ہو۔

## کیفیت کفن

میت مرد ہو یا عورت خواہ بڑھا ہو یا جوان یا بچہ تین پارچوں کا کفن دینا واجب ہے۔ ایک کفنی جو میت کو شانے سے لے کر اوجھی پنڈلی تک یعنی جسم کے آگے پیچھے دونوں رخ سے ڈھانک لے۔ اور افضل یہ ہے کہ قدموں تک ہو۔ دوسرے تنگ جوانات اور زانو کے درمیانی حصہ کو ڈھانک لے۔ اور افضل سینہ سے قدم تک ہے۔ اور تیسرے پوٹ کی چادر جواتی ہو کہ میت کا سارا جسم اس میں آجائے اس طرح کہ طول اتنا ہو کہ دونوں سرے باندھے جاسکیں۔ اور عرض اتنا کہ ایک سر دوسرے سرے پر آجائے ان تین کپڑوں کے علاوہ باقی پارچات کفن سنت ہیں مردانی میت کے لئے ایک عامہ جو بہتر ہے کہ اتنا ہو جس کو سر پر لپیٹنے کے بعد دونوں طرف تحت الحنک ہر سکیں۔ دوسرے ران پیچ۔ تیسرے پوٹ کی چادر دوسری اور چادر بلکہ تیسری چادر بھی مستحب ہے۔ زمانہ میت کے لئے ایک مقنعہ دوسرے اوڑھنی۔ تیسرے سینہ بند اتنا کہ جو لپٹا نال پر پشت کی طرف بندھ سکے۔ چوتھے ران پیچ اور پانچویں مثل مرد کے ایک اور چادر بلکہ عورت کے لئے مخصوص حیثیت کے ساتھ تیسری چادر مستحب ہے۔ معمولی اوسط جسم کی میت کے لئے محسب ذیل تعداد میں کپڑا دینا مناسب ہے۔ -

۱۔ قد کے لحاظ سے کفن کا کپڑا کم یا زیادہ ہو سکتا ہے (مرتب)

۲۔ حق کہ بنا براحتی اور جونی انافرمان زجر اور مترعد کا بھی کفن واجب ہے ۱۲۔ آقائے بروجردی۔

۳۔ البتہ حلال گوشت جانور کے بالوں کا کفن دینا بنا برائوی جائز ہے (آقائے محسن حکیم)



مردانہ کفن ۱ کفن پیراہن الٹنگ چادر پوٹ ران پیچ عامر بالائی چادر = کل  
 ۲ گز ۸ گز ۱۲ گز ۱۴ گز ۱۶ گز ۱۸ گز ۲۰ گز ۲۲ گز ۲۴ گز ۲۶ گز ۲۸ گز ۳۰ گز ۳۲ گز ۳۴ گز ۳۶ گز ۳۸ گز ۴۰ گز ۴۲ گز ۴۴ گز ۴۶ گز ۴۸ گز ۵۰ گز ۵۲ گز ۵۴ گز ۵۶ گز ۵۸ گز ۶۰ گز ۶۲ گز ۶۴ گز ۶۶ گز ۶۸ گز ۷۰ گز ۷۲ گز ۷۴ گز ۷۶ گز ۷۸ گز ۸۰ گز ۸۲ گز ۸۴ گز ۸۶ گز ۸۸ گز ۹۰ گز ۹۲ گز ۹۴ گز ۹۶ گز ۹۸ گز ۱۰۰ گز  
 زنانہ کفن ۱ کفن الٹنگ چادر پوٹ ران پیچ مقننہ اورٹھنی سینبند  
 ۲ گز ۸ گز ۱۲ گز ۱۴ گز ۱۶ گز ۱۸ گز ۲۰ گز ۲۲ گز ۲۴ گز ۲۶ گز ۲۸ گز ۳۰ گز ۳۲ گز ۳۴ گز ۳۶ گز ۳۸ گز ۴۰ گز ۴۲ گز ۴۴ گز ۴۶ گز ۴۸ گز ۵۰ گز ۵۲ گز ۵۴ گز ۵۶ گز ۵۸ گز ۶۰ گز ۶۲ گز ۶۴ گز ۶۶ گز ۶۸ گز ۷۰ گز ۷۲ گز ۷۴ گز ۷۶ گز ۷۸ گز ۸۰ گز ۸۲ گز ۸۴ گز ۸۶ گز ۸۸ گز ۹۰ گز ۹۲ گز ۹۴ گز ۹۶ گز ۹۸ گز ۱۰۰ گز  
 بالائی چادر = کل  
 ۶ گز = ۱۸ گز

## مستحبات کفن

کفن کے بارے میں حسب ذیل امور مستحب ہیں (۱) عمدہ کفن دینا (۲) یقینی مال  
 حلال سے کفن دینا (۳) احرام کے کپڑے یا اس کپڑے کا کفن دینا جس میں نماز پڑھی ہو (۴)  
 مرنے سے پہلے اپنا کفن وغیرہ تیار رکھنا چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنا کفن تیار  
 رکھے اس کا شمار غافل لوگوں میں نہ ہوگا (۵) کفن کا سفید کپڑا ہونا (۶) کفن کو اسی ڈرے  
 سے سینا (۷) کفن میں خاک شفا رکھنا (۸) کچھ کافور کفن میں ڈالنا (۹) میت کے مقام  
 پیشاب پاشخانہ پر کفن کے اندر کافی مقدار میں روٹی رکھنا (۱۰) کفن کے تمام پارچے خواہ  
 واجب ہوں یا مستحب ان کے حاشیہ پر میت اور اس کے باپ کا نام اور توحید رسالت  
 و امامت کی شہادت خاک شفا ہے لکھنا جس کی مختصر صورت کافی ہے۔

فلاں بن فلاں لِيَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ  
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عَلِيًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ  
 وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا وَمُوسَى وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَعَلِيًّا  
 وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ الْقَائِمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ وَأَوْصِيَاءُ  
 رَسُولِ اللَّهِ وَأَيَّمْتَنِي وَأَنَّ الْبَعَثَ وَالْثَوَابَ وَالْعِقَابَ حَقٌّ ط  
 اور تمام قرآن مجید و دعائے جو شش کبیر و جو شش صغیر کا لکھنا بھی مستحب ہے۔ حدیث  
 میں وارد ہے کہ جو کوئی جو شش کبیر کو کافور یا مشک سے ایک برتن پر لکھے اور اس کو دھو کر

۱۔ جس کے نام سے کفن یا کپڑا زیادہ برکت ہے

مکروہات کفن

تحفۃ العوام مقبول جدید

کفن پر چھڑکے تو خداوندِ عالم اس کو نکیرین کے ہول اور عذابِ قبر سے بے خوف کر دیتا ہے اور فرشتے اس کو بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں اور اس کی قبر کشادہ ہو جاتی ہے۔

## مکروہات کفن

کفن کے متعلق چند امور مکروہ ہیں (۱) کفن کو لوہے کی چیز مثلاً قینچی یا چاقو سے کاٹنا (۲) کفن میں آستین یا کھمبہ بنانا۔ البتہ اگر میت اپنے لباس میں دفن کی جائے تو آستین باقی رکھنے میں مضائقہ نہیں (۳) کفن کے پارچوں کا سینا۔ بلکہ مستحب ہے کہ ایسے طول و عرض کا کپڑا لیا جائے جس میں جوڑ لگانے کی ضرورت نہ ہو۔ اور اگر نہ ملے تو مجبوری میں حرج نہیں ہے (۴) کفن سینے کے لئے ڈورے کو آبِ دہن سے تر کرنا (۵) کفن کو خوشبو لگانا (۶) ریشم ملے ہوئے کپڑے کا کفن دینا بغیر تحت الحنک عامہ سر پر لپیٹنا۔

## جبریدتین

میت کے ساتھ دو تروتازہ لکڑیاں رکھنا سنتِ موکدہ ہے۔ ان کو جبریدتین کہتے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو درختِ خرمال کی لکڑی ہو ورنہ پھر بیری اور اس کے بعد بید یا انا ہے اور اگر ان میں سے بھی کوئی نہ ہو تو ہر تازہ لکڑی کافی ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب تک یہ لکڑیاں خشک نہیں ہوتیں میت سے عذابِ قبر برطرف رہتا ہے اور مستحب ہے کہ کفن کی طرح جبریدتین پر بھی کلمہ شہادتین اور اسمائے ائمہ معصومین علیہم السلام لکھے جائیں دونوں پر روئی لپیٹ کر ایک لکڑی کو کفنی کے اندر داہنی طرف میت کے جسم سے ملا کر اس طرح رکھیں کہ اس کا سر امتیت کی ہنسی سے ملتا رہے۔ اسی طرح دوسری لکڑی بائیں جانب رکھیں لیکن کفنی سے اوپر رکھا جائے

## ترتیب کفن

پہلے کسی پاک پنیر پر غواہ فرش ہو یا چارپائی پوٹ کی چادر بچھائیں۔ اس پر کفنی کا

گرمیاب پھاڑ کر اُدھی چادر پر بچھا دیں اور باقی کو سر ہانے کی طرف رہنے دیں پھر لنگ مقام ناف سے پنڈلیوں تک بچھا دیں۔ پھر ران پیچ کا ایک سرا بچھا کر اس جگہ رکھیں جہاں میت کی کمر رہے گی۔ اس کے بعد میت کو کفن پر لٹا دیں اور اس طرح حنوط کریں جس طرح کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ پھر ران پیچ کا پھٹا ہوا سرا میت کی کمر میں اس طرح باندھیں کہ گرہ ناف پر ہو۔ اور میت کے شرم گاہ پر اچھی طرح روئی رکھ دیں۔ اور ران پیچ کا دوسرا سرا اس گرہ میں نکال کر کھینچ دیں تاکہ مثل لنگوٹ کے ہو جائے اور روئی نہ گر سکے۔ اس کے بعد میت کے دونوں پاؤں ملا دیں اور باقی ران پیچ کو رانوں پر لپیٹ دیں اور نیچے سے دہنی طرف کو سرا نکال کر کسی تہ میں دبادیں تاکہ کھلے نہ پائے اس کے بعد لنگی باندھیں۔ اور اگر عورت کی میت ہو تو سینہ بند سینہ پر رکھ کر کشت پر گرہ لگا دیں۔ اور کفنی کا وہ سرا جو سر ہانے رکھا ہوا ہے گلے میں ڈال کر پینا دیں۔ اس کے بعد میت مرد کی صورت میں عمامہ باندھیں اور اس کے دونوں سرے ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر دہنی جانب کا سرا سینہ کے بائیں حصہ پر اور بائیں جانب کا سرا سینہ کے داہنے حصہ پر ڈال دیں۔ اسے تحت الحنک کہتے ہیں اور میت عورت ہونے کی صورت میں سر پر مقنعہ مثل رومال کے لپیٹ کر گرہ لگادیں پھر اوڑھنی اڑھا دیں۔ پورٹ کی چادر باندھنے سے پہلے خاکِ شفا اور جبریتین رکھ دیں۔ جیسا کہ بیان ہو چکا۔ چادر کی ایک جانب میت پر ڈال کر دوسری جانب سے اس طرح ڈھک دیں کہ چادر کا ایک حصہ دوسرے حصہ پر آجائے پھر ایک دھجی سے میت کے سر کی طرف چادر کو سمیٹ کر باندھیں۔ اور ایک دھجی سے کمر پر اور ایک دھجی سے پاؤں کی طرف گرہ لگادیں تاکہ کفن نہ کھلے اور چادر کی ایک تہہ دوسری تہہ سے علیحدہ نہ ہو جائے۔

## مشاہد جنازہ

جنازہ کے ساتھ چلنا اور اس کو کندھا دینا ثوابِ عظیم کا باعث ہے۔ احادیث میں اس بارہ میں بے شمار آداب و فضائل وارد ہوئے ہیں چنانچہ منقول ہے کہ جب جنازہ پر نظر پڑے تو کہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط اللّٰہُ اَکْبَرُ ھَذَا

تَحْفَتِ الْعَوَامِ مَقْبُولِ مَجْدِيدِ

مشائیت جنازہ، نماز میت

مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَّقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. اللَّهُمَّ زِدْنَا إِيْمَانًا  
وَسَلِيمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَتَهَوَّلَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ ط  
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام جس وقت جنازہ ملاحظہ فرماتے تو کہتے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
لَمْ يَجْعَلْنِي مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرَمِ جِنَازَهُ كَمَا أَثَّاهُ وَالْأَعْيُنُ بِهَيْبَةِ اللَّهِ  
وَبِاللَّهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ  
وَالْمُؤْمِنَاتِ جِنَازَهُ كَوَيْلَ آدَمِي چاروں گوشوں سے کانڈھے پر اٹھائیں۔ کانڈھا اس  
طرح دیں کہ اول میت کے داہنے شانے کو اپنے داہنے کانڈھے پر پھر میت کے داہنے  
پاؤں کی طرف پھر میت کے بائیں پاؤں کی طرف اپنے بائیں کانڈھے پر اور پھر اُسی کانڈھے  
سے میت کے بائیں شانے کو اٹھائیں۔ اور یہ خیال رکھیں کہ جب جنازہ کی ایک طرف سے  
دوسری طرف جائیں تو جنازہ کے آگے سے نہ گزریں بلکہ پیچھے سے جائیں۔ اور دعا و  
استغفار کے علاوہ آپس میں کوئی دنیوی کلام نہ کریں۔

## نماز میت

نماز میت واجب کفائی ہے۔ اور یہ نماز جماعت سے ضروری نہیں ہے۔ اگر تنہا  
ایک شخص بھی پڑھے تو کافی ہے۔ البتہ جماعت مستحب ہے۔ اس نماز میں طہارت شرط  
نہیں ہے۔ جنب و حائض و بے وضو سب پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن سنت ہے کہ نماز  
پڑھنے والا با وضو ہو یا غسل کی حاجت ہو تو غسل کرے بلکہ اس موقع پر باوجود پانی موجود  
ہونے کے تیمم بھی صحیح ہے۔ ہر مسلمان شیعہ اثنا عشری کی میت پر خواہ وہ نیک اعمال ہو  
یا بد اعمال۔ مرد ہو یا عورت، شہید ہو یا کسی دوسری صورت یعنی قصاص وغیرہ میں قتل کر  
دیا گیا ہو یا خود کشی کی ہو نماز پڑھنا واجب ہے۔ اس میں چھ سال کا بچہ بھی داخل ہے  
اور چھ سال سے کم عمر والے پر نماز پڑھنا مستحب ہے۔ بشرطیکہ مردہ پیدا نہ ہوا ہو۔ اور اگر  
کسی میت کو بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا ہو تو اس کی قبر پر نماز پڑھنا واجب ہے  
کافر کی میت پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ نماز کیے صحیح ہونے میں شرط یہ ہے کہ نماز

گزارینا برا حوط (وجوبی) اثناعشری ہو۔ اور اگر طفل صغیر نمازِ میت پڑھے تو صحیح ہے مگر اس کے پڑھنے سے باقی تمام مکلفین پر سے ساقط نہ ہوگی۔ اور نمازِ میت خواہ ولادی پڑھی جائے خواہ جماعت جب تک کہ میت کے دل کی اجازت نہ لی جائے جائز نہ ہوگی۔ اگر نمازِ جماعت سے پڑھی جائے تو مقتدی بھی امامِ جماعت کے ساتھ پڑھتے رہیں۔ اگر وہ دعائیں یاد نہ ہوں اور آواز نہ آتی ہو تو مختصر دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں بہر حال خاموش نہ کھڑے رہیں۔ جنازہ کو اس طرح رکھیں کہ جب نماز پڑھنے والے قبلہ رخ کھڑے ہوں تو مردہ کا سر اس کے دہشتی جانب اور پاؤں بائیں جانب رہیں۔ اگر میت مرد ہو تو پیش نماز اس کی کمر کے مقابل اور اگر میت عورت ہے تو اس کے سینے کے برابر کھڑا ہو۔ اس نماز کی ترکیب یہ ہے کہ اول اس طرح نیت کرے کہ اس حاضر میت پر نماز پڑھتا ہوں واجب فرمائی اللہ اس کے ساتھ ہی ہاتھ کاٹوں تک اٹھا کر ایک مرتبہ اللہ اکبر پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ط اَمْرُ سَلَّمَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ط پھر دوسری مرتبہ اللہ اکبر بکریہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَرْحَمْ مُحَمَّدًا وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَا فَضْلِ مَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَ بَارَكْتَ وَ قَرَحَمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَ صَلِّ عَلٰی جَمِيْعِ الدُّنْيَا وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصِّدِّيقِيْنَ وَ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط پھر تیسری مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَ الْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيبُ الدُّعَوَاتِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط پھر چوتھی مرتبہ اللہ اکبر

لے اور بولغ شرط صحت نہیں لے بغیر نہیں کہ جمیع مکلفین پر سے ساقط ہو جائے (آقائے عمن منظر)



کہہ کر اگر میت مرد ہو تو اس طرح دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَّتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْنَا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هَذَا مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّينَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاَرْحَمِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ پھر پانچویں مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور اگر عورت کی میت ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَذِهِ اَمَّتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَّتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنْنَا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ هَذِهِ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَتْ مُسِيئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا وَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّينَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهَا فِي الْغَابِرِيْنَ وَاَرْحَمِهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ اور پانچویں مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور اگر میت نابالغ کی ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد اس طرح دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِاَبَوَيْهِ قَلْبًا سَلَفًا وَفَرَطًا وَاَجْرًا ۝ پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔ اگر میت ضعیف العقل ہو کہ اچھی طرح حق و باطل میں تیز نہ کر سکے تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور اگر میت مجہول الحال ہو یعنی اس کا مذہب معلوم نہ ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد اس طرح کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ يُحِبُّ الْخَيْرَ وَاَهْلَكَ فَاغْفِرْ لَهٗ وَاَرْحَمْهُ وَتَجَاوَزْ عَنْهُ ۝ پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔

اگر کسی شخص کو اتنی طولانی دعائیں یاد نہ ہو سکیں تو کم سے کم اتنا ہی یاد کر لے کہ پہلی تکبیر کے بعد کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور دوسری تکبیر کے بعد کہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ ۝ اور

تیسری تکبیر کے بعد پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور چوتھی تکبیر کے بعد اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَيِّتِ يَا لِهٰذَا الْمَيِّتِ اور پھر یا نجوین تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور سنت ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر کہے۔

رَبَّنَا اِنْتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور نماز کے بعد سب لوگ اپنے مقام پر اُس وقت تک کھڑے رہیں جب تک کہ جنازہ وہاں سے اٹھایا نہ جائے خصوصاً پیش نماز۔

مستحب ہے کہ جو تے اتار کر نماز پڑھے۔ ہر تکبیر پر ہاتھوں کو بلند کرے نماز جماعت میں مامومین کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے۔ اگرچہ ایک ہی ماموم ہو۔ امام کو میت اور مومنین کے لئے بہت دعا کرنی چاہیئے۔ نماز میت مسجدوں میں پڑھنی مکروہ ہے۔

## دفن میت

میت کو اس طرح زیر خاک پوشیدہ کرنا کہ وہ درندوں سے محفوظ رہے اور بدبو نہ پھیلے۔ مثل نماز میت کے واجب کفائی ہے۔ اور اس میں ولی کے اذن کی ضرورت ہے اور واجب ہے کہ میت کو قبر میں داخل کر دے۔ اگر میت کشتی یا جہاز میں ہو۔ اور دفن کرنا ناممکن ہو تو کسی بڑے ظرف میں رکھ کر سر باندھ دیں اور دریا میں چھوڑ دیں یا اس کے پیروں میں کوئی وزنی چیز باندھ کر دریا میں ڈال دیں۔ جب دفن کے لئے جنازہ کو قبر کے قریب لائیں تو مستحب ہے کہ اول قبر سے دو تین گز کے فاصلہ پر اس کو رکھ دیں۔ پھر اٹھائیں اور کچھ آگے بڑھا کر رکھ دیں۔ پھر یہاں سے اٹھا کر قبر کے بالکل قریب لے جائیں۔ پھر تیسری مرتبہ آہستہ آہستہ قبر میں اتاریں۔ اگر میت مرد ہو تو اس کو قبر کی پانچویں سے اس طرح اندر اتاریں کہ اول سر داخل ہو۔ اور عورت کو قبر کے اس پہلو سے جو قبلہ کی طرف ہے عرض میں داخل کریں۔ باپ کا بیٹے کی قبر میں داخل ہونا مکروہ ہے۔ عورت کی میت کو قبر میں اتارتے وقت پردہ کر لیا جائے۔ عورت کی میت کو شوہر ورنہ ایسا رشتہ دار جو محرم ہو۔ اور اس کے نہ ہونے کی صورت میں دوسرا اور عزیز قبر میں اتارے۔

## دفن میت

تحفۃ العوام مقبول جدید

میت کو قبر میں اتارنے والا شخص اس وقت با وضو اور سرنگے، ننگے پاؤں کپڑوں کے  
 بٹن یا بند اور نمبر کو کھولے ہوئے ہو جب میت کو قبر میں رکھنے کے لئے اٹھایا جائے تو  
 کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِلٰی رَحْمَتِكَ لَا اِلٰی عَذَابِكَ اَللّٰهُمَّ اُنِّمْ لَهٗ فِی قَبْرِہِ  
 وَلَقِّنْہُ حُجَّتْہُ وَتَثْبِتْہُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا وَاِیَّاهُ عَذَابَ الْقَبْرِ  
 اور قبر دیکھنے کے وقت کہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْہُ رَوْضَةً مِّنْ رَّیَاضِ الْجَنَّةِ وَلَا  
 تَجْعَلْہُ حُفْرَةً مِّنْ حُفْرِ النَّارِ ط اور میت مرد کو قبر میں رکھتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ  
 عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدُکَ وَابْنُ اَمَّتِکَ نَزَّلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُولٍ اِیْہِ ط  
 اور میت عورت کو قبر میں رکھتے وقت کہے۔ اَللّٰهُمَّ اَمْتُکَ وَابْنَتُہُ عَبْدُکَ  
 وَابْنَتُہُ اَمَّتِکَ نَزَّلَتْ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُولٍ اِیْہِ ط اور قبر میں رکھنے کے  
 بعد کہے۔ اَللّٰهُمَّ جَانِی الْاَرْضِ عَنْ جَبَنِیْہِ وَصَاعِدُ عَمَلْہِ وَلَقِّنْہُ مِنْکَ  
 رِضْوَانًا اور عورت کے واسطے کہے۔ اَللّٰهُمَّ جَانِی الْاَرْضِ عَنْ جَبَنِیْہَا وَصَاعِدُ  
 عَمَلْہَا وَلَقِّنْہَا مِنْکَ رِضْوَانًا ط اور سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص اور معوذتین اور  
 آیت الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد میت کو داہنی جانب قبل رخ لیٹانے کے بعد سنت ہے  
 کہ کفن کے بند کھول دیں اور میت کے منہ سے کپڑا اٹھا دیں تاکہ وہ اپنا رخسارہ زمین سے  
 لگ جائے۔ اور تکبیر کی طرح سر کے نیچے کچھ مٹی رکھ کر اس کو بلند کریں۔ اور منہ کے سامنے  
 صخرۃ خاگ شفا یا سجدہ گاہ اس طرح رکھ دیں کہ آلودہ ہونے کا اندیشہ نہ رہے پھر میت کا  
 ولی یا وہ جس کو اجازت دے قبر کے اندر ایک طرف کھڑا ہوتا کہ میت اس کے دونوں پاؤں  
 کے درمیان نہ ہو جائے۔ اور اپنے ہاتھ قینچی کی طرح کر کے داہنے ہاتھ سے میت کا داہنا  
 شانہ اور بائیں ہاتھ سے میت کا بائیں شانہ پکڑے اور اچھی طرح تلقین کے وقت بلاتا رہے  
 اور بہتر ہے کہ عربی اور میت کی زبان میں دونوں طرح تلقین ہو۔

## تلقین مرد

اَسْمَعْ اِفْہَمْ اِسْمَعْ اِفْہَمْ اِسْمَعْ اِفْہَمْ یَا فُلَانُ بَنَ فُلَانٍ هَلْ اَنْتَ

۱۰۲

یہ فُلان بن فُلان کی بجائے متولی اور اس کے بیٹے نام لے ۱۲

عَلَى الْعَهْدِ الَّذِي فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَسَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ وَأَنَّ عَلِيًّا  
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدَ الْوَصِيِّينَ وَإِمَامًا أَفْتَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ  
عَلَى الْعَالَمِينَ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ ابْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ ابْنَ  
عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى ابْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ ابْنَ مُوسَى وَ  
مُحَمَّدَ ابْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ  
الْمُهَدَّبِيَّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَيْمَّةُ الْمُؤْمِنِينَ وَحُجَجُ اللَّهِ عَلَى  
الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ وَأَيْمَتِكَ هُدًى أَبْرَارٍ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ إِذَا  
أَتَاكَ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُولَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى  
وَسَأَلَاكَ عَنْ تَبِكَ وَعَنْ نَبِيِّكَ وَعَنْ دِينِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ  
قَبْلَتِكَ وَعَنْ أَيْمَتِكَ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَقُلْ فِي جَوَابِهِمَا اللَّهُ  
جَلَّ جَلَالُهُ رَبِّي وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ الْإِسْلَامِ  
وَنَبِيُّ الْقُرْآنِ كِتَابِي وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِي وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ  
أَبِي طَالِبٍ إِمَامِي وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُجْتَبَى إِمَامِي وَالْحُسَيْنُ بْنُ  
عَلِيٍّ الشَّهِيدُ بِكَرْبَلَاءَ إِمَامِي وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ إِمَامِي وَمُحَمَّدُ بْنُ  
عَلِيٍّ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّينَ إِمَامِي وَجَعْفَرُ بْنُ الصَّادِقِ إِمَامِي وَمُوسَى  
الْكَاطِمُ إِمَامِي وَعَلِيُّ بْنُ الرِّضَا إِمَامِي وَمُحَمَّدُ بْنُ الْجَوَادِ إِمَامِي وَ  
عَلِيُّ بْنُ الْهَادِي إِمَامِي وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ إِمَامِي وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ  
إِمَامِي هَؤُلَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ أَيْمَتِي وَسَادَتِي وَ  
قَادَتِي وَشَفَعَائِي بِهِمْ أَلُولِي وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَّاءُ فِي الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمْ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نِعَمَ  
الرَّؤُفِ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِعَمَ الرَّسُولِ

وَأَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَوْلَادَهُ الْأَيْمَّةَ الْأَحَدَ  
عَشَرَ بَعَثَ الْأَيْمَّةَ وَأَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ حَقٌّ وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَسَوَالٌ مُنْكَرٌ وَيَكْذِيرٌ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ  
وَالْبُعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُورَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ وَتَطَاثُرُ  
الْكِتَابِ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ  
فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ أَفْهَمْتَ يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ شَيْئًا  
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَذَا اللَّهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ عَرَفَ اللَّهُ بَيْنَكَ  
وَبَيْنَ أَوْلِيَائِكَ فِي مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِهِ اللَّهُمَّ جَانِ الْأَرْضِ عَنْ  
جَنْبَيْهِ وَاصْعِدْ بَرُوحَهُ إِلَيْكَ وَلَقِّهِ مِنْكَ بُرْهَانًا - اللَّهُمَّ  
عَفْوًا عَفْوًا

## ملقین عورت

إِسْمَعِي إِفْهَمِي إِسْمَعِي إِفْهَمِي يَا فُلَانَةُ بِنْتُ فُلَانٍ هَلْ أَنْتِ  
عَلَى الْعَهْدِ الَّذِي فَارَقْتِنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَحَدِّثِي  
لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ وَسَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ وَأَنَّ عَلِيًّا أَمِيرُ  
الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَإِمَامُهُ افْتَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ  
عَلَى الْعَالَمِينَ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ  
بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ مُوسَى وَ  
مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ  
الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَيْمَّةَ الْمُؤْمِنِينَ وَحُجَجِ اللَّهِ

فلاں ابن فلاں کی حکمت و توفیق و ادراس کے باب کا نام لے ۱۲



عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ وَإِيَّاتِكَ آيَةً هَدَى أَبْرَارًا يَا فَلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ  
 إِذَا أَتَاكَ الْمَلَكُ الْمُقَرَّبَانِ رَسُولَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ  
 تَعَالَى وَسَلَامٌ عَنْ رَبِّكَ وَعَنْ نَبِيِّكَ وَعَنْ دِينِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ  
 وَعَنْ قَبْلِكَ وَعَنْ آيَتِكَ فَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي وَقُولِي فِي  
 جَوَابِهِمَا اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ رَبِّي وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 نَبِيِّ وَالْإِسْلَامُ دِينِي وَالْقُرْآنُ كِتَابِي وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِي وَآمِيرُ  
 الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِمَامِي وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالمُجْتَبَى  
 إِمَامِي وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّهِيدُ بِكَرْبَلَاءَ إِمَامِي وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي  
 إِمَامِي وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّينَ إِمَامِي وَجَعْفَرُ الصَّادِقُ  
 إِمَامِي وَمُوسَى الْكَاطِمُ إِمَامِي وَعَلِيُّ بْنُ الرِّضَا إِمَامِي وَمُحَمَّدُ الْجَوَادُ  
 إِمَامِي وَعَلِيُّ بْنُ هَارِثٍ إِمَامِي وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ إِمَامِي وَالْحُجَّةُ  
 الْمُنْتَظَرُ إِمَامِي هَؤُلَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ إِيَّاتِي وَسَائِرِي  
 وَقَادَتِي وَشَفَعَاتِي بِهِمْ أَتَوَلَّى وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَّأُ فِي الدُّنْيَا وَ  
 الْآخِرَةِ ثُمَّ إِعْلَمِي يَا فَلَانَةَ بِنْتُ فُلَانٍ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نِعَمَ  
 الرَّبِّ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نِعَمَ الرَّسُولِ وَأَنَّ آمِيرَ  
 الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَوْلَادَهُ الْوَيْمَةَ الْوَاحِدَةَ عَشَرَ نِعَمَ  
 الْوَيْمَةَ وَأَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَقٌّ وَأَنَّ  
 الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُورَ  
 حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْبَيْرَانَ حَقٌّ وَلَطَائِرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ  
 وَالنَّارَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ  
 فِي الْقُبُورِ أَفْهَمْتَ يَا فَلَانَةَ ثَبَّتَكَ اللَّهُ بِالنُّقُولِ الثَّابِتِ هَذَا اللَّهُ  
 إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ عَرَفَ اللَّهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَوْلِيَائِكَ فِي مُسْتَقَرِّ مَنْ  
 رَحِمْتَهُ اللَّهُمَّ جَابِ الْأَرْضِ عَنْ جَنْبَيْهَا وَاصْعَدْ بِرُوحِهَا إِلَيْكَ

وَلَقِهَا مِنْكَ بُرْهَانًا اللَّهُمَّ عَفْوُكَ عَفْوُكَ -

## احکام بعد تلقین

تلقین کے بعد جو شخص قبر کے اندر ہو وہ پاؤں کی طرف سے باہر نکلے اور سر ہانے کی طرف سے قبر کو بند کرنا شروع کریں۔ اگر مرد کی میت ہو تو بند کرتے وقت یہ دُعا پڑھے

اللَّهُمَّ صَلِّ وَحَدِّثْهُ وَالنَّسْ وَحُشَّتْهُ وَالْمِنْ رَوْعَتَهُ وَأَسْكِنْ إِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تُغْنِيهِ بِهَا عَنْ تَرْحُمَةٍ مِنْ سِوَاكَ فَإِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلطَّالِبِينَ ط اور میت عورت کے لئے اس طرح دُعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَحَدِّثْهَا وَالنَّسْ وَحُشَّتْهَا وَالْمِنْ رَوْعَتَهَا وَأَسْكِنْ إِلَيْهَا مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تُغْنِيهَا بِهَا عَنْ تَرْحُمَةٍ مِنْ سِوَاكَ فَإِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلطَّالِبِينَ ط

پھر اقربا کے علاوہ سب لوگ ماتھ کی پشت سے تین تین مرتبہ مٹی دیں۔ اور کہتے جائیں۔

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط سنت ہے کہ زمین سے چار انگلی یا بالشت بھر بلند قبر کو چکر بنائیں۔ پھر قبر پر اس طرح پانی چھڑکیں کہ پانی ڈالنے والا قبلہ رخ ہو کر سر ہانے سے ڈالتا ہوا پاؤں تک اور وہاں سے پھر سر ہانے تک لائے اور درمیان میں سلسلہ منقطع نہ ہو۔ باقی جو پانی بچے اُس کو درمیان قبر میں ڈال دیا جائے۔ اس کے بعد سب لوگ قبلہ رخ اپنی انگلیاں قبر پر اس طرح رکھ کر کہ ان کا نشان پڑ جائے سات مرتبہ سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھیں۔ جب سب فارغ ہو کر وہاں سے چلے جائیں تو پھر وہی تلقین آواز بلند قبر کے سر ہانے بیٹھ کر پڑھی جائے یہ تلقین جان کنی کی حالت میں اور کفن پہنانے کے بعد بھی مستحب ہے۔

قبر نچتہ کرنا مکروہ ہے۔ سوائے ایسے افراد کے جو دینی حیثیت سے قابلِ تعظیم ہیں۔ اور جن کی یاد کا قائم رکھنا مذہبی احساس کا ایک مظاہر ہے۔ جیسے شہدائے راہِ خدا، اور علمائے صالحین بطور نشان ایک پتھر نصب کر دیں۔ اور اگر قبر دھنس جائے تو مٹی ڈال کر درست کر دیں۔ صاحبِ مصیبت کے لئے اپنا منہ پیٹنا،

طمانچہ لگانا، اپنے آپ کو زخمی کرنا اور بال نوجنا وغیرہ حرام ہے۔ خواہ اعتراف کے مرنے میں ہو یا غیروں کے۔ اور اسی طرح کپڑے بھاڑنا حرام ہے۔ لیکن باپ اور بھائی کے مرنے میں کپڑا بھاڑنا حرام نہ ہوگا۔ دو میت کو ایک قبر میں دفن کرنا اور میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جانا مکروہ ہے اور میت کی ہڈیوں کو تھیلے میں رکھ کے دفن کریں تو بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ قبر پر بیٹھنا اور قبر سے راستہ چلنا مکروہ ہے۔

احادیث معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ جس شخص پر مصیبت نازل ہو۔ اس کو چاہیئے کہ محمد و آل محمد علیہم السلام کی مصیبتوں کو یاد کر کے اشک بہائے۔ ان کے ماتم میں نالہ و فریاد کرنا مستحب اور ثواب عظیم کا باعث اور موجب بخشش و مغفرت ہے۔ سنت ہے کہ مومنین اہل میت سے رحم تعزیت ادا کریں اور تسلی دیں اور تین روز تک کھانا بھیجیں لیکن خود نہ کھائیں کیونکہ یہ مکروہ ہے اور اہل جاہلیت کا عمل ہے۔

## بنش قبر

دفن کے بعد قبر کا کھودنا حرام ہے۔ البتہ اگر اتنا زمانہ گزر جائے کہ قبر کھنڈ ہو گئی ہو اور مردہ کے آثار باقی نہ ہوں تو بنش (کھودنا) جائز ہے۔ لیکن بزرگان مذہب علماء و صلحاء کے قبور نہ کھودنا چاہئیں بلکہ ان کی تعمیر کرنا چاہئے تاکہ ان کی قبروں کے نشان باقی رہیں اس کے علاوہ وہ مواقع جہاں قبر کھودنا جائز ہے یہ ہیں۔

(۱) غصبی زمین میں میت دفن ہو گئی ہو۔ اور مالک زمین کسی طرح راضی نہ ہو۔

(۲) غصبی کفن دے دیا گیا ہو۔

۳ اگر ضرر ہو ورنہ جائز ہے۔ بلکہ بعض موارد میں بہتر ہے (مثلاً آئمہ معصومین کی مصیبت پر) دُعا کے عین حکیم

۴ اگر ہڈیاں ایک دوسرے سے جدا ہو گئی ہوں ورنہ جس طرح عموماً دفن و کفن ہوتا ہے اسی طرح لازماً ہوگا۔ ۵ میت کو قبر سے نکال کر شاہد مشرفہ مصدقین علیہم السلام میں منتقل کرنا۔ بنا بر اقویٰ جائز ہے (آقائے عین مذللہ)

- (۳) کوئی شے بالیت کی قبر میں رہ گئی ہو۔  
 (۴) شرعی مطلب میں گواہی کے سلسلہ میں بشرطیکہ گواہی میت کے دیکھنے پر موقوف ہو۔  
 (۵) میت کو بغیر غسل و کفن کے دفن کر دیا گیا ہو یا قبر میں اس کو قبہ کی طرف نہ لٹایا گیا ہو۔  
 مسئلہ - اگر حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو اس صورت میں بائیں پہلو سے پیٹ چاک کر کے بچہ کو نکال کر سی دیں۔ اور اس کے بعد میت کو غسل دے کر حسب قاعدہ دفن کرادیں۔

## نماز بدریہ میت

اسے نماز وحشت بھی کہتے ہیں۔ شب دفن مغرب و عشاء کے درمیان ورنہ آخر شب تک جس وقت ہو سکے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھے اور سب اُمور نماز صبح کی طرح ادا کرے۔ نماز ختم کرنے کے بعد کہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَبْعَثْ ثَوَابَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ اِلٰی قَبْرِ فُلَانٍ۔ اور لفظ فُلَان کی جگہ میت کا نام لے۔

## غسل مس میت

جو شخص میت کو سر ہو چکنے کے بعد اور اسے غسل دینے سے پہلے مس کرے اس پر غسل مس میت واجب ہوگا۔ اگرچہ بنا بر اقویٰ میت کے دانت اور ناخن ہی سے کیوں نہ مس کرے۔ اور میت کے بال چھونے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ اگر ایک یا دو غسل میت کو دے چکے ہوں اور بغیر غسل پورا ہونے سے قبل کوئی میت کو چھوئے تو بھی غسل واجب ہے۔ تاوقتیکہ تینوں غسل ختم نہ ہو جائیں غسل مس میت کی کیفیت بھی غسل جنابت کی طرح ہے۔ فرق یہ ہے کہ مثل غسل حیض وغیرہ کے یہ بھی وضو کے لئے

لَهُ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ تک۔

کفایت نہیں کرتا۔ بلکہ نماز کے لئے وضو واجب ہے لیکن مس نیت سے مسجد میں داخل ہونا یا سجدہ والی سورتوں کا پڑھنا حرام نہیں ہے۔

## بارہواں باب نماز اہمیت و ثواب نماز

خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ اَقِمْوُ الصَّلٰوۃَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمَشْرِكِیْنَ۔ یعنی نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو پس منکر نماز کا فرہی نہیں بلکہ مشرک ہے۔ اور مشرک سختی شفاعت نہیں ہو سکتا۔ لہذا ظاہر ہے کہ مسلمان اور کافر کے درمیان حدِ فاصل نماز ہے۔ خدا نے قرآن میں قریباً پچھتر مقامات پر بندوں کو عبادت بجالانے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ اگر نماز قبول ہو گئی تو باقی اعمال بھی قبول ہو جائیں گے۔ اور اگر نماز روک دی گئی تو باقی اعمال بھی مردود ہو جائیں گے۔ جناب صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز کو حبس و خفیفت جان کر اس کی پرواہ نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور ہماری شفاعت اس کو نہیں پہنچ سکتی اس سے نماز کی اہمیت و عظمت روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر ایک چیز کے لئے ایک زینت ہے۔ اور اسلام کی زینت نماز پنج گانہ ہے اور ہر چیز کا ایک رکن ہے اور ایماندار کا رکن پانچوں وقت کی نماز ہے۔ اور ہر چیز کے لئے ایک چراغ ہے اور مومن کے دل کا چراغ پنج گانہ نماز ہے۔ ہر شے کی ایک قیمت ہے اور بہشت کی قیمت نماز پنجگانہ ہے۔ توبہ کرنے والے کی توبہ مال میں برکت، رزق میں وسعت، چہرہ کی رونق، مومن کی عزت، رحمت کا نزول، دعا کی قبولیت، اور گناہوں کا کفارہ یہی نماز ہے۔



عذاب ترک نماز

تحفۃ العوام مقبول جدید

## عذاب ترک نماز

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز دین کا ستون ہے پس جس نے اپنی نماز کو ترک کیا۔ اُس نے اپنے دین کو منہدم کیا۔ نیز حضرت فرماتے ہیں کہ جس شخص نے عذاب نماز کو ترک کیا کہ نہ اُس کے ثواب کی امید رکھتا ہے۔ اور نہ عذاب کا خوف ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں مجھ کو کچھ پروا نہیں کہ خواہ وہ یہودی مرے یا نصرانی یا مجوسی۔ آل حضرت ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنی نمازوں کو ضائع و برباد نہ کرو۔ اس لئے کہ جس نے اپنی نمازوں کو برباد کیا۔ خداوند عالم اس کو منافقین کے ہمراہ جہنم میں داخل کرے گا۔

جو نماز کو شکیب سمجھ کر ترک کرے وہ کافر ہے۔ اور بے پرواہی کے طور پر ترک کرنے والا سخت عذاب کا مستحق ہے جس کی حد نہیں بتلائی جاسکتی جتنا یہ تساہل بڑھے اتنا ہی سزا کا مستحق ہے۔

## واجب نمازیں

زمانہ غیبت امام آخر الزمان علیہ السلام میں سات نمازیں واجب ہیں۔ اول نماز پنجگانہ جو حالتِ حضر میں سترہ رکعتیں ہیں۔ ظہر کی چار رکعت عصر کی چار رکعت مغرب کی تین رکعت۔ عشاء کی چار رکعت اور صبح کی دو رکعت۔ دوسرے نماز جمعہ جو بنا بر اقواسے ماہین جمعہ و ظہر واجبِ تنخیری ہے۔ تیسرے نماز آیات۔ چوتھے نماز طواف واجب۔ پانچویں نماز نذر یا عہد یا قسم یا اجارہ، پھٹے نماز والدین جو ان سے کسی عذر کی وجہ سے یا بغیر عذر کے بنی فوت ہو گئی ہو تو وہ بڑے بیٹے پر واجب ہے ساتویں نماز میت جس کا بیان احکام میت میں ہو چکا ہے۔

لے یعنی نماز گزار کو اختیار ہے خواہ جمعہ پڑھے یا ظہر نماز جمعہ بہر حال افضل ہے نماز جمعہ پڑھنے کے بعد احتیاطاً واجب ہے کہ نماز ظہر کو بھی پڑھے (الاشترقی عفی عنہ)

## سنتی نمازیں

سنتی نمازیں بہت ہیں لیکن جن کی زیادہ تاکید ہے وہ نوافل یومیہ ہیں جو تعداد نماز پنج گانہ سے دگنی تعداد یعنی چونتیس رکعتیں ہیں۔ اول آٹھ رکعتیں نافلہ ظہر کی ہیں۔ جو زوال کے بعد فرضیہ ظہر سے پہلے دو دو رکعتی نماز کر کے پڑھی جاتی ہیں۔ دوسرے اسی طرح آٹھ رکعتیں فرضیہ عصر سے قبل، تیسرے اسی طرح چار رکعتیں فرضیہ مغرب کے بعد۔ چوتھے فرضیہ عشاء کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر کہ جن کا ایک رکعت میں شمار ہوتا ہے اسے نمازِ تیرہ کہتے ہیں۔ پانچویں آٹھ رکعت نماز شب نصف رات کے بعد دو۔ دو رکعت کر کے چھٹے دو رکعت نماز شفع۔ ساتویں نماز شفع کے بعد ایک رکعت نماز وتر اور آٹھویں دو رکعت فرضیہ صبح سے قبل۔

ان نمازوں میں یہ جائز ہے کہ صرف سورۃ الحمد پر اکتفا کرے۔ دوسرا سورۃ اور قنوت نہ پڑھے اور یہ بھی جائز ہے کہ بعض نوافل کو بجالائے اور بعض کو چھوڑ دے لیکن جہاں تک ممکن ہو چھوڑنا نہیں چاہیئے۔ اور جو نمازیں سفر میں قصر پڑھے جیسے ظہر، عصر اور عشاء ان کے نوافل ساقط ہوں گے لیکن نافلہ مغرب و صبح ساقط نہ ہوں گے۔ اور بحالت اختیار بیٹھ کر بھی نوافل پڑھ سکتا ہے۔

## مقدماتِ نماز

نماز شروع کرنے سے پہلے جن امور کا جاننا اور پہچانا ضروری ہے وہ پانچ ہیں،

۱۔ سنتی نمازوں کی تعداد اور ان کے تفصیلی احکام و آداب اور دعائیں بعد از دو ترجمہ رسالہ ذیل العبادین ہیں دیکھیں جو افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ اسلام پورہ لاہور سے مل سکتی ہے۔

۲۔ حالتِ سفر میں گیارہ رکعتیں ہیں یعنی ظہر کی دو، عصر کی دو، مغرب کی تین، عشاء کی دو اور صبح

کی دو رکعت ہیں، الاھقر نقوی عفی عنہ اسے کھڑے ہو کر جائز ہے (آقائے عین مطلقہ)

۳۔ نافلہ عشاء بقصد رجاء مطلوبیت پڑھ سکتا ہے (آقائے عین حکیم)

اول، نماز کا وقت۔ دوسرے قبلہ کی شناخت، تیسرے نماز کی جگہ، چوتھے لباس نماز اور پانچویں لباس و بدن کی طہارت۔ ان میں سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

## اوقات نماز پنجگانہ

نماز ظہر و عصر کا وقت زوال آفتاب (یعنی جب آفتاب دائرہ نصف النہار تک پہنچ جائے) سے شروع ہو کر غروب تک رہتا ہے۔ زوال آفتاب کے بعد بقدر نماز ظہر کے مخصوص ظہر کا وقت ہے اور غروب آفتاب سے بقدر نماز عصر جو وقت باقی رہے وہ مخصوص عصر کا وقت ہے کہ ان خاص اوقات پر ظہر کے مخصوص وقت میں بغیر اس کے ادا کئے عصر کی نماز صحیح نہیں اور عصر کے مخصوص وقت میں بغیر اس کے ادا کئے ظہر کی نماز صحیح نہیں۔ ظہر کا وقت فضیلت زوال آفتاب سے لے کر اس وقت تک ہے کہ سایہ ہر چیز کا اس کی برابر ہو جائے۔ اور عصر کا وقت فضیلت اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک سایہ کسی چیز کا اُس سے دگنا ہو جائے۔ مغرب کا وقت غروب شرعی یعنی آفتاب مشرق سے سُرخ زائل ہونے کا وقت ہے اور اس وقت تک رہتا ہے کہ نصف شب میں بقدر اداائے عشاء کا وقت رہ جائے اور عشاء کا وقت غروب شرعی سے بقدر اداائے مغرب گزرنے کے بعد نصف شب تک ہے۔ غروب آفتاب کے بعد فوراً بعد بقدر تین رکعت کے مخصوص مغرب کا وقت ہے اور آخر میں جب نصف شب کے لئے بقدر چار رکعت کے وقت باقی رہے۔ یہ مخصوص عشاء کا وقت ہے۔ نماز مغرب کا وقت فضیلت غروب سے لے کر مغرب کی سُرخ زور ہونے تک باقی رہتا ہے۔ اور نماز عشاء کا وقت فضیلت مغرب کی سُرخ زور ہونے سے لے کر تہائی رات تک ہے۔ اگر ازراہ عصیان یا سہواً یا جہالت سے نماز

عہ احوط یہ ہے کہ سُرخ مشرق انسان کے سر کے اوپر سے گزر جائے (آقائے محسن حکیم)

ہر نماز اس وقت تک نہ پڑھنی چاہیئے جب تک کہ اس کے وقت کے داخل ہو جانے کا یقین نہ ہو جائے۔ البتہ دو عداووں کی گواہی پر اعتبار کرے۔ اگر مذکورہ چیزوں پر اعتقاد کے نماز پڑھ لے اور بعد میں ظاہر ہو کہ پوری نماز وقت آنے سے پہلے ہوئی تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر اشائے نماز میں وقت داخل ہو چکا خواہ سلام ہی سے پہلے تو نماز صحیح ہے۔

اگر کوئی شخص بھول کر نماز ظہر سے پہلے نماز عصر شروع کر دے اور حالتِ نماز میں یاد آئے تو نماز ظہر کی طرف عدول کرے (یعنی عصر کی نیت کو ظہر کی نیت میں بدل دے) اور اس کے بعد نماز عصر ادا کرے۔ اور اگر نماز عصر پہلے پڑھ لی ہو۔ پھر یاد آئے کہ ظہر نہیں پڑھی تو اس صورت میں احوط یہ ہے کہ بعد کی نماز کو ظہر یا عصر کی تعیین کئے بغیر ”ما فی الذمہ“ (یعنی جو نماز میرے ذمہ ہے) کی نیت سے بجا لائے اور اگر مغرب اور عشاء میں بھی یہی صورت بھول کر ہو جائے اور حالتِ نماز میں ایسے وقت پر یاد آئے کہ نمازِ عشاء سے نماز مغرب کی طرف عدول کرنا ممکن ہو۔ اور ابھی عشاء کی چوتھی رکعت کے رکوع میں داخل نہیں ہوا تو نیت کو نماز مغرب کی طرف بدل دے۔ اور اس کے بعد

۱۰ اگر طلوع صبح صادق میں مقدارِ عشاء سے زیادہ وقت نہ باقی رہا ہو تو عشاء ہی کو بجالائے اور بعد میں احتیاطاً مغرب و عشاء دونوں قضا بجالائے ۱۲۔

۲ اگر علم حاصل ہو سکتا ہو تو دو عبادوں کی گواہی پر اعتبار کرنا محلِ تامل ہے ۱۲۔  
۳ اگر نماز عصر پڑھنے کے بعد یاد آئے کہ گھر نہیں پڑھی تو جائز ہے کہ زان بعد نماز ظہیر بجائے  
و آقائے محسن مدظلہ !

تحفۃ العوام مقبول حمید

نماز عشاء بجالائے۔

واجب نماز سے مستحب نماز کی طرف نیت تبدیل نہیں کی جاسکتی۔ اگر کوئی ظہر کی نیت کر کے نماز شروع کر دے۔ اور بحالت نماز اُسے معلوم ہو کہ وہ ظہر کی نماز پڑھ چکا ہے تو وہ اُسے عصر کی نماز میں تبدیل نہیں کر سکتا بلکہ اُسے یہ نماز چھوڑ کر پھر عصر کی نیت سے نماز عصر پڑھے یہی حکم بعینہ مغرب و عشاء کا ہے۔

واضح رہے کہ بصورت اختیار نماز میں اتنی تاخیر کہ وقت نکل جائے جائز نہیں ہے۔ اور واجب ہے کہ پوری نماز وقت کے اندر بجالائے اور اگر عصبیا نیا یا سہواً اتنی تاخیر ہو کہ صرف ایک رکعت بھر کا وقت آخر میں رہ جائے تو واجب ہے کہ فوراً نماز شروع کر دے۔ پس قوی یہ ہے کہ اس صورت میں نماز ادا قرار پائے گی اے

## شناخت قبلہ

قبلہ سے مراد کعبہ ہے جو مسجد الحرام کے درمیان واقع ہے۔ اور اس کے محاذات میں زمین سے آسمان تک سب کا سب قبلہ ہے۔ واجب ہے کہ نماز واجب کو رو قبلہ بجالائے بلکہ نماز مستحب میں بھی قبلہ رو ہونا معتبر ہے۔ دور کے مقامات پر قبلہ کی شناخت کے بہت سے طریقے ہیں۔ زوال کے وقت آفتاب کو اپنی بائیں بھوں پر لینے سے قبلہ معلوم ہو جاتا ہے۔ یا ستارہ جدی کو جو قطب شمالی کے قریب ایک ستارہ ہے۔ جسے عرفاً قطب تارہ کہتے ہیں۔ اس کی انتہائی بلندی کے وقت داسنے کاندھے کے مقابل رکھنا قبلہ کی علامت ہے۔ اگر اس طرح معلوم نہ ہو سکے تو ایسی علامتوں پر یا مسلمانوں کے شہر میں ان کے قبرستان یا مسجدوں سے قبلہ کی تشخیص پر اعتماد کرنا چاہیئے تا وقتیکہ ان چیزوں کا غلط ہونا ظاہر نہ ہو۔ اور اگر کہیں قبلہ

۱۷ بنا بر اقویٰ نماز واجبہ کے وقت میں نوافل یومیہ کے علاوہ مستحب نماز پڑھنا بھی جائز ہے (آمائے محسن مدظلہ)

۱۸ جب قبلہ کا علم نہ حاصل ہو سکتا ہو تب اعتماد جائز ہوگا ورنہ قبلہ کی تحقیق لازم ہوگی۔ ۱۲۔

۱۔ اقویٰ: حاشیہ ص ۲۹ دیکھیے۔



کی شناخت نہ علم سے ہو سکے نہ ظن سے۔ تو واجب ہے کہ چاروں سمتوں میں ایک ایک دفعہ نماز پڑھے۔ بشرطیکہ وقت وسیع ہو۔ اور اگر وقت تنگ ہو تو جتنی بھی گنجائش ہو پڑھے خواہ ایک ہی دفعہ سہی۔ اور جس سمت میں چاہے پڑھے۔

اگر قبلہ پہچان کر نماز پڑھے۔ اور اس کے بعد ظاہر ہو کہ نماز میں رو بہ قبلہ نہیں۔ بلکہ پشت قبلہ تھا یا قبلہ دہنی یا بائیں جانب تھا تو اگر وقت باقی ہو تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر نہ باقی ہو تو اس کی قضا بجا لائے۔ اور اگر اثنائے نماز میں قبلہ اور دامنہ طرف کے درمیان یا قبلہ اور بائیں جانب کے درمیان تھوڑا سا انحراف ظاہر ہو تو فوراً رو بہ قبلہ ہو جائے اور نماز کو پورا کرے۔ نماز صحیح ہوگی۔ اور اگر نماز ختم ہونے کے بعد معلوم ہو۔ تب بھی نماز کو صحیح سمجھے۔

## مکان نماز

واجب ہے کہ نماز پڑھنے کی جگہ مباح ہو۔ غصبی نہ ہو۔ اور کھڑے ہونے کی جگہ سے عمل مسجد پست و بلند نہ ہو۔ مگر ایک اینٹ بھر کی پستی و بلندی میں وجہ چار انگل سے زیادہ نہ ہو۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ اور لازم ہے کہ نماز اس جگہ کے مالک کی اجازت سے ہو۔ خواہ اجازت صریحی یعنی کھلم کھلا ہو یا اجازت ضمنی ہو یعنی وہ کہہ دے کہ آپ کو یہاں پر ہر بات کا اختیار ہے تو ضمناً نماز کی بھی اجازت ہوگئی یا اجازت فحوائی ہو یعنی مکان میں رہنے کی اجازت دے تو یہ مطلب بھی ثابت ہوگا کہ نماز کی اجازت بدرجہ اولیٰ ہے، یا شاید حال سے مالک کی اجازت کا پتہ چلے جیسے مہمان خانے سرائے وغیرہ جو رفاہ عام کے لئے بنائے گئے ہوں۔ اور اگر کسی شخص نے وہ جگہ کرایہ پر لی ہو تو اب کرایہ دار کی اجازت ضروری ہوگی۔

واجب ہے کہ نماز کی جگہ ایسی نجاست سے پاک ہو جو بدن یا لباس کو نجس کرے لیکن اگر وہ مقام ایسا خشک ہو کہ جس کی نجاست اثر نہ کرے گی اور محل مسجد پاک ہو۔ تو نماز صحیح ہے ورنہ اگر مسجد گاہ بھی نجس ہوگی تو نماز صحیح نہیں۔

بنابر احوط عورت مرد سے آگے کھڑے ہو کر یا دونوں ایک دوسرے کے پہلو میں نماز نہ پڑھیں خواہ محرم ہوں یا نہ ہوں لے اگرچہ کراہت ہے اور یہ کراہت جاتی رہتی ہے اگر دونوں کے درمیان کوئی پردہ حائل ہو یا دس ہاتھ کا فاصلہ ہو۔

جن مقامات پر نماز پڑھنا مکروہ ہے منجملہ اُن کے ایک حمام بلکہ بہتر یہ ہے کہ حمام کے بار خانہ میں بھی نہ پڑھے۔ دوسرے ایسا مقام جہاں طبیعت نفرت کرے۔ میرے گھوڑے۔ گدھے وغیرہ جہاں بندھتے ہوں۔ چوتھے راستہ پر۔ پانچویں ایسے مکان میں کہ جہاں سامنے ذی روح کی تصویر ہو خواہ مجسم ہو یا غیر مجسم۔ چھٹے ایسی جگہ جہاں سامنے دروازہ کھلا ہو۔ ساتویں ایسی جگہ جہاں سامنے چراغ یا آگ روشن ہو۔ آٹھویں ایسی جگہ جہاں کوئی شخص خاص کر عورت نماز گزار کے سامنے ہو۔ نویں جہاں سامنے قرآن مجید یا کوئی کتاب یا کاغذ جس کی تحریر نمایاں ہو کھلا ہوا ہو۔ دسویں اس مکان میں جہاں کتا ہو سوائے شکاری کتے کے۔ گیارہویں ایسی جگہ جہاں شراب یا کوئی نشہ پیدا کرنے والی چیز ہو۔ بارہویں قبرستان میں۔

مستحب ہے کہ نماز مسجد میں پڑھے۔ مسجد میں نماز پڑھنا ثواب عظیم کا باعث ہے۔ حدیث میں ہے کہ مسجد الحرام میں ایک نماز کا ثواب لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ اور مسجد نبویؐ میں ایک نماز کا ثواب دس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ، مسجد کوفہ اور بیت المقدس میں ایک نماز ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔ اور مسجد جامع میں سو نمازوں کے برابر اور مسجد عکہ میں پچیس نمازوں کے برابر۔ اور مسجد بازار میں بارہ نمازوں کے برابر ہے۔ اور قبر مبارک امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس ایک نماز کا ثواب دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ اور اسی طرح دیگر مشاہد مقدسہ میں نماز پڑھنے کے ثواب ہیں۔ مسجد کے ہمسایہ کے لئے مکروہ ہے کہ اپنی مسجد چھوڑ کر بغیر کسی عذر کے دوسری جگہ نماز پڑھے۔ لیکن عورت کے لئے مستحب ہے کہ وہ گھر ہی میں نماز پڑھے۔

لے یہ احتیاط ترک نہ ہو یعنی وجہی ہے۔ ۱۲۔ بحالت نماز عورت کا آگے اور مرد کا عقب میں کھڑے ہونا بنا بر اقویٰ جائز ہے (دونوں کی نماز صحیح ہوگی) اگرچہ مکروہ ہے (آقائے محسن و مطلقہ)

کیونکہ وہ اس کے لئے مسجد سے افضل ہے بلکہ اور زیادہ فضیلت اس میں ہے کہ وہ گھر کے بھی کسی حجرہ میں نماز پڑھے۔

مسجد میں زیادہ جانا مستحب ہے خصوصاً اس مسجد میں جہاں نماز پڑھنے والا کوئی نہ ہو۔ اور جو شخص مسجد میں جا کر نماز پڑھنے کا عادی نہ ہو۔ اس کے ساتھ کھانا، اس سے کسی کام میں مشورہ لینا۔ اس کا ہمسایہ بن کر رہنا وغیرہ مکروہ ہے۔

## لباس نماز

بجائے نماز مرد پر اس قدر واجب ہے کہ وہ اپنی مشریم گاہ کو چھپائے اور عورت کو سوائے منہ اور ہاتھوں اور پاؤں کے تمام جسم بیابان تک کہ سر اور بالوں کا بھی چھپانا واجب ہے۔ خواہ کوئی دیکھنے والا موجود نہ ہو۔ اگر نامحرم کے نظر پڑنے کا اندیشہ ہو۔ تو چہرہ پر نقاب ضروری ہے۔ بے شک حالت سجدہ میں نقاب اس قدر ہٹائے، کہ پیشانی کے نیچے کوئی حائل نہ رہے۔ پھر سر اٹھاتے وقت ڈال لے لباس نمازی (ساتر) کے شرائط حسب ذیل ہیں۔

(۱) لباس مباح ہو اور غصبی نہ ہو (۲) پاک ہو (۳) حرام گوشت جانور کی کھال یا اس کے اجزاء مثلاً بالوں وغیرہ کا نہ ہوئے بلکہ اس کا کوئی جزو بھی نماز میں اپنے پاس یا لباس میں لگا ہوا نہ ہو ناچاہیئے (۴) مردار کی کھال کا نہ ہو (۵) مردوں کا لباس خالص ریشم اور زربفت کا نہ ہو بلکہ مرد کے واسطے بغیر حالت نماز کے بھی ریشمی لباس کا پہننا بے شک کسی مجبوری کے ناجائز ہے۔ البتہ اگر کپڑے کی گوٹ خالص ریشم کی ہو تو جائز ہے۔ اگرچہ انحطاط یہ ہے کہ چار انگل سے زیادہ چوڑی نہ ہو۔ اور ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہننا بلکہ سونے سے کسی طرح بھی زینت کرنا مردوں کے لئے ہر حالت میں ناجائز ہے۔ البتہ عورتوں کے

لے لیکن کینز اور نا بالنگ لٹک کے لئے سر گردن کا چھپانا واجب نہیں ہے نہ حرام جانور کے رطوبات اس پر لگے ہوں ۱۲ آقائے برہمچری لئے البتہ حالت اضطراب اور جنگ میں مردوں کے ریشم پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ آقائے عین مذکر۔

واسطے یہ سب چیزیں یعنی ریشم سونا وغیرہ نماز تک میں جائز ہیں۔ ریشمی رومال اگر جیب میں ہو تو کوئی حرج نہیں۔

سونے اور چاندی کی گھڑی کا استعمال جائز ہے بلکہ طلائی زنجیر کا استعمال بھی حرام نہیں ہے۔ البتہ گردن یا اچکن وغیرہ میں طلائی زنجیر لٹکانا کہ جو باعث زینت و آرائش ہے۔ مردوں کے لئے حرام ہے۔

اگر سونے کا سنگہ جیب میں ہو یا سونے سے دانتوں کی بندش ہو تو کوئی مضائقہ نہیں سیاہ لباس کا استعمال مکروہ ہے۔ مشہور یہ ہے کہ بنی عباس کا لباس تھا۔ البتہ سیاہ جراب، عبا، عمامہ اور عزائے سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے سلسلہ میں سیاہ لباس استعمال کر سکتا ہے کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

## طہارت لباس و جسم

نماز کے لئے تمام جسم کا ہر نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے خواہ وہ کپڑا ہو ریشم بدن ہو۔ اس سے ستر ختم ہو یا اس کپڑے سے ستر نہ کیا ہو۔ پس اگر ایسے کپڑے میں عدا نماز پڑھی جائے گی تو باطل ہے۔ اور اگر معلوم نہ ہو تو نماز صحیح ہے۔ اگرچہ جب بعد میں معلوم ہو اور نماز کا وقت بھی باقی ہو تو اعادہ احوط ہے۔ بحالت نماز بعض نجاستیں معاف ہیں۔ ایک پھوٹا، زخم وغیرہ کا خون جب تک کہ اچھا نہ ہو جائے خواہ بدن پر لگا ہوا ہو یا کپڑے پر۔ اور یہی حکم بوا سیر کے خون کا ہے۔ دوسرے لباس پر انسان یا حلال جانور کا خون جو انگوٹھے کے پور سے کم ہو معاف ہے مگر حیض و نفاس و استحاضہ کا خون یا کتے اور سور اور کافر اور مردار کا خون نہ ہو۔ تیسرے پینے کی ایسی چیز اگر نجس ہو جائے جو نماز میں ستر کے لئے تنہا کافی نہیں ہو سکتی۔ مثلاً لٹی، کمر بند، چھوٹا جوال وغیرہ۔ تو یہ نجاست بھی بحالت نماز معاف ہے۔ چوتھے کسی بچہ کو یا لے والی عورت کا کپڑا۔ بشرطیکہ دوسرا کپڑا اس کے پاس نہ ہو۔ اور دن رات میں نجس لباس کو ایک مرتبہ پاک کرے۔ اگرچہ

۱۵۰ احتیاط واجب ہے ایسی چیزیں جسے نجس ہو جائیں نماز کی حالت میں اپنے پاس نہ رکھے (آقائے عسکرم)

اعوط یہ ہے کہ بچہ لڑکا ہو۔ پانچویں بدن یا لباس کی وہ نجاست بھی معاف ہے جو بحالت مجسری لگے رہے مثلاً بیمار میں اتنی طاقت نہ ہو کہ پانی سے پاک کر سکے یا صر کا خوف ہو یا نجس کپڑا اتارنے میں سردی کی اذیت ہو۔

## اذان و اقامت

نیچگانہ نمازوں میں ہر مرد و عورت کے لئے اذان و اقامت سنت ہے۔ بلکہ اقامت کی تاکید ہے۔ اور مرد کے لئے اعطایہ ہے کہ اقامت کو ترک نہ کرے۔ بروز جمعہ نماز عصر کے لئے اذان ساقط ہے اگر وہ نماز جمعہ یا ظہر کے ساتھ بلا فاصلہ پڑھی جائے اذان و اقامت ادا کرتے وقت حروف کی ادائیگی درست ہو۔ موالات اور ترتیب کا خیال رہے۔ اور اول سے آخر تک نیت ایک رہے۔ اذان و اقامت میں عقل، ایمان اور اسلام کا ہونا ضروری ہے۔ مستحب ہے کہ اذان دینے والا رو قبلہ کھڑا ہو کہ بلند آواز سے کہے۔ اذان کہتے وقت جلدی نہ کرے۔ دونوں کانوں میں انگلیاں رکھ لے۔ اذان و اقامت میں فاصلہ دے۔ اگرچہ ایک قدم اٹھانے یا تبیغ خوانی یا کسی دعا کے بقدر ہو۔ اذان کے فصول ٹھہر ٹھہر کے کہے۔ لیکن آواز کو حلق میں گردش دینا مکروہ ہے۔ اور اگر گانے کی حد تک پہنچ جائے تو حرام ہے۔ اذان کا طریقہ یہ ہے۔ پہلے چار مرتبہ،

اللَّهُ أَكْبَرُ پھر دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ پھر دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ پھر دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ عَلِيًّا وَاَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَامَ الْمُتَّقِيْنَ عَلِيًّا رَسُوْلُ اللَّهِ وَصِيُّ رَسُوْلِ اللَّهِ وَخَلِيْفَتُهُ بِاَفْضَلِ پھر دو مرتبہ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ پھر دو مرتبہ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ پھر دو مرتبہ حَتَّى عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ پھر دو مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ پھر دو مرتبہ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ

اگرچہ اقامت کا واجب نہ ہونا بھی خالی از دلیل نہیں ہے تاہم اس کو ترک نہ کرنا چاہیے۔  
لے بریت استجاب لیکن بغیر قصد جبریت۔ آقائے محسن مظلّم۔



پس اذان ختم کرنے کے بعد ایک لمحہ توقف کرے۔ پھر ہے کہ بیٹھ کر یا ایک قدم بڑھا کر ہاتھ بلند کر کے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِيْ بَارًا وَعَمَلِيْ سَاسًا وَ عِيْشَتِيْ قَانًا وَ رِزْقِيْ دَاسًا وَ اَوْلَادِيْ اَبْرَارًا وَ اجْعَلْ لِيْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُسْتَقَرًّا وَ قَرَارًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

پھر جب نماز کے لئے تیار ہو جائے تو اقامت کہے۔ اقامت کے فصول میں نہ ٹھہرے۔ اذان کی نسبت کم آواز میں اس طرح کہے۔ دُومرتبہ اللہ اکبر دُومرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر دُومرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دُویا ایک مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا حُجَّةُ اللّٰهِ پھر دُومرتبہ حَتّٰی عَلٰی الصَّلٰوۃ پھر دُومرتبہ حَتّٰی عَلٰی الْفَلَاحِ دُومرتبہ حَتّٰی عَلٰی خَيْرِ الْعَمَلِ دُومرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ دُومرتبہ اللہ اکبر اور ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

## واجبات نماز

واجبات نماز گیارہ ہیں۔ ان میں پانچ تو واجبات نماز رکنی ہیں۔ جن میں عُمداً۔ یا شہراً کی یا زیادتی سے سرائے نماز جماعت کے (جس کی تفصیل آگے آئے گی) نماز باطل ہو جاتی ہے۔ وہ یہ ہیں۔ اول تکبیرۃ الاحرام، دوسرے تکبیرۃ الاحرام کی حالت میں قیام، تیسرے رکوع میں جانے سے پہلے لا ہوا قیام جسے قیام متصل برکوع کہتے ہیں چوتھے رکوع اور پانچویں دونوں سجدے۔ باقی چھ واجبات نماز غیر رکنی ہیں۔ ان میں عُمداً کسی یا زیادتی سے نماز باطل ہو جاتی ہے لیکن اگر بھول کر ہو جائے تو باطل نہیں ہوتی وہ یہ ہیں۔ اول نیت، دوسرے قرات (سورتوں کا پڑھنا) تیسرے تشہد، چوتھے سلام۔ پانچویں ترتیب اور چھ مولات ان کو علیحدہ علیحدہ کسی قدر تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

لے یہ حکم کہنا مستحب ہے۔ اَنَّا لَمْ نَحْنُ مُنْظَرٌ۔

## نیت

ضروری ہے کہ عمل کی تعیین اور قصد قربت ہو یعنی نماز کا قرۃ الی اللہ بجالانے کا قصد ہو۔ اور زبان سے ادا و قضا یا واجب و سنت کے الفاظ جاری کر نیکی ضرورت نہیں ہے بلکہ دل میں اس بات کا قصد ہونا چاہیے کہ نماز صبح یا نماز ظہر پڑھتا ہوں۔ واجب قرۃ الی اللہ یا فلاں نماز پڑھتا ہوں سنت قرۃ الی اللہ نماز احتیاط میں نیت زبان سے نہ کرے ورنہ نماز احتیاط اور اصل نماز میں کلام بیجا کا فاصلہ ہو جائیگا۔ سب سے بڑی شرط یہی ہے کہ نماز پڑھنے میں حکم خدا کی تعمیل اور خلوص ہو۔ ریاکاری اور دکھامے کا مطلق دخل نہ ہو۔ ورنہ اگر اس میں کسی طرح کی ریا اور دکھاوے کا قصد ہوگا۔ تو نماز باطل ہے عجب

اگر پہلی نماز سے قبل بعد والی نماز پڑھنے لگے مثلاً نماز ظہر سے پہلے شہوا نماز عصر شروع کر دے تو جس وقت یاد آئے فوراً ظہر کی نیت کر لے۔ نماز صحیح رہے گی۔ اور اس کے بعد نماز عصر بجالائے اور اگر عدول کا محل باقی نہ ہو۔ مثلاً نماز عشاء کی چوتھی رکعت کا رکوع بجالانے کے بعد یاد آیا کہ نماز مغرب نہیں پڑھی تو اب مغرب کی نیت نہیں ہو سکتی بلکہ نماز عشاء ختم کرے اور اس کے بعد نماز مغرب بجالائے۔ دونوں نمازیں صحیح ہوں گی۔

## تکبیرۃ الاحرام

نیت کے بعد فوراً بلا فاصلہ تکبیرۃ الاحرام یعنی اللہ اکبر کہنا واجب ہے یہ نماز کا پہلا رکن ہے کہ اگر کوئی شخص عمدتاً یا سہواً اس کو چھوڑ جائے تو نماز باطل نہیں ہے تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت بدن کو مکمل آرام و سکون ہو۔ پس اگر بدن کے حرکت کرنے کے وقت عمدتاً تکبیرۃ الاحرام کہے گا تو وہ باطل ہوگی۔ اس تکبیر کے علاوہ چھ اور تکبیریں

ہے اگر عز و محبت میں ریاکاری ہو جائے تو نماز کا باطل ہونا مشکل ہے (آقائے عظیم)

سُنّت ہیں۔ کل سات تکبیریں ہو جائیں گی۔ ان میں سے جس ایک کو چاہے تکبیرۃ الاحرام قرار دے باقی چھ تکبیریں مستحب قرار پائیں گی۔ لیکن آخری تکبیر کو تکبیرۃ الاحرام قرار دینا احوط ہے۔ اور سُنّت ہے کہ تکبیر کہتے وقت دونوں ہاتھ کانوں کے پاس لے جائے۔ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ رُخ ہوں۔ اور ساتوں تکبیریں بغیر کسی دعا کے پلے در پلے کہی جاسکتی ہیں مگر بہتر و افضل یہ ہے کہ پہلی تین تکبیریں بقصدِ سُنّت کہے پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاعْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ پھر دو تکبیریں اور بقصدِ سُنّت کہہ کر یہ دعا پڑھے۔

وَسَعْدِيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ وَالْمُهْدِيُّ مَنُ هَدَيْتَ عَبْدَكَ وَاَبْنُ عَبْدِكَ ذَلِيْلٌ اَبِيْنُ يَدَيْكَ مِنْكَ وَبِكَ وَلَكَ وَاِلَيْكَ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجٰى وَلَا مَفْزَا وَلَا مَهْرَبَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ سُبْحَانَكَ وَحَنَانِكَ تَبَارَكَتْ وَتَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَرَبَّ

الْبَيْتِ الْحَرَامِ۔ پھر ایک اور تکبیر کہے اور پھر بے نیت نماز آخری (ساتویں) تکبیر بطور تکبیرۃ الاحرام کہہ کر یہ دعا پڑھے۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَوٰتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَاۤیِیَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

## قیام

کھڑے ہو کر تکبیرۃ الاحرام کہنا اور کھڑا ہونے کی حالت میں رکوع میں جانا رکن ہے۔ اُسے عمداً یا سہواً چھوڑ دینے سے نماز باطل ہے۔ سورۃ الحمد اور دوسرا سورۃ پڑھنے کی حالت میں قیام واجب ہے۔ اور قنوت پڑھنے میں قیام مستحب ہے بحالت اختیار کسی چیز پر ٹیک لگا کر نہ کھڑا ہو بلکہ سیدھا کھڑا ہو۔ اور قیام میں استقرار

(یعنی سکون) واجب ہے۔ اور اگر کھڑے ہونے پر قادر نہ ہو تو کسی چیز پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو ورنہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔ اور اگر بیٹھ بھی نہ سکتا ہو تو رواہنی کروٹ سے لیٹے۔ اور اگر اس سے بھی معذور ہو تو بائیں کروٹ سے لیٹے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو چپ لیٹ کر اس طرح نماز ادا کرے کہ پیروں کے تلوے بوقبلہ ہوں۔ ان صورتوں میں بھی اگر رکوع اور سجدہ کے لئے جھک سکے تو جھکے۔ ورنہ سر سے اشارہ کرے لیکن رکوع کے لئے کم اور سجدہ کے لئے زیادہ۔ اور اگر سر سے بھی اشارہ نہ ہو سکے تو آنکھوں کو بند کرنے سے اشارہ ہوگا۔ مگر رکوع کے لئے کم اور سجدہ کے واسطے زیادہ بند کرے۔

مستحب ہے کہ بحالت قیام مرد اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے مقابل رکھے انگلیاں باہم ملا کر رکھے۔ اور عورت ہاتھوں کو علیحدہ علیحدہ سینہ پر رکھے۔ مرد کے دونوں پاؤں میں فاصلہ تین کنادہ انگلیوں سے لے کر ایک بالشت تک ہو۔ اور عورت کے پاؤں ملے ہوئے ہوں۔ حالت قیام میں نگاہ مقام سجدہ کی طرف رہے۔ پاؤں سیدھے اور برابر رکھے ہوئے ہوں۔ ایسی عاجزی سے کھڑا ہو کہ جن طرح ایک اونٹ غلام اپنے آقا کے دوبرو کھڑا ہوتا ہے۔

## قرأت (سورتوں کا پڑھنا)

پہلی اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد اور اس کے بعد کوئی دوسرا سورۃ بسم اللہ سے لے کر آخر تک پڑھنا واجب ہے۔ ہاں اگر بیمار و معذور ہو یا کوئی بوجہ ضرورت جلدی میں ہو یا وقت تنگ ہو تو فقط الحمد پڑھنے پر اکتفا کر سکتا ہے اور مغرب کی تیسری اور ظہر و عصر اور عشاء کی تیسری و چوتھی رکعت میں نمازی کو اختیار ہے کہ چاہے صرف سورۃ الحمد یا اس کی بجائے تسبیحات اربعہ یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھے اور اس کے بعد ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

لے اگر تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد پڑھے تو احوط (وجوب) ہے کہ بسم اللہ کو آہستہ

ہی پڑھے۔ ۱۲

کہے۔ اور اقول یہ ہے کہ ان تسمیحات اربعہ کا ایک مرتبہ پڑھنا کافی ہے لیکن تین مرتبہ پڑھنا احوط ہے۔ مغرب و عشاء اور صبح کی نماز مردوں کو بلند آواز سے پڑھنا چاہیئے۔ اور عورتوں کو اختیار ہے خواہ آہستہ پڑھیں یا آواز سے۔ بشرطیکہ نامحرم آواز نہ سنے ورنہ بلند آواز سے نماز صحیح نہ ہوگی۔ ظہر و عصر مرد و عورت دونوں کو آہستہ پڑھنا چاہیئے۔ نماز ظہر و عصر میں بسم اللہ کو بالجہر پڑھنا مستحب اور نماز صبح و مغرب و عشاء میں قرأت بالجہر واجب ہے۔ جہر اور اخفات کا معیار یہ ہے کہ آواز ظاہر ہو تو جہر ہے اور ظاہر نہ ہو تو اخفات ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ قرأت اور باقی تمام افکار نماز کو جہر سے پڑھنے میں آواز بہت بلند نہ ہو۔ اور اخفات سے پڑھنے میں بہت لپٹ بھی نہ ہو کہ خود ہی نہ سُن سکے۔ یعنی دونوں میں اعتدال ملحوظ رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہر سورۃ کے ساتھ پڑھنا لازم ہے اس لئے کہ سوائے سورۃ توبہ کے بسم اللہ تمام سورتوں کا جزو ہے۔ اور یہ لازم نہیں ہے کہ بسم اللہ شروع کرنے سے قبل سورۃ کی تعیین بھی کر لے۔ ہاں یہ لازم ہے کہ بسم اللہ کہتے وقت جس سورۃ کا قصد ہو۔ اس کو پڑھے۔ اور اگر کوئی اور سورۃ پڑھنا چاہے تو اس بسم اللہ کو کافی نہ سمجھے بلکہ پھر سے بسم اللہ کہے جو سورۃ پڑھ رہا ہو اس کو چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ نصف سے تجاوز نہ کیا ہو۔ مگر سورۃ قل ہو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون کو جب شروع کر دیا جائے تو ان سے عدول جائز نہیں ہے علاوہ نماز جمعہ کے کہ اس میں عدول کر کے سورۃ جمعہ یا منافقون پڑھ سکتا ہے۔ واجب نمازوں میں

یہ احتیاط ترک نہ ہو سکے احوط و جہی، یہ ہے کہ سورۃ کی تعیین ہو خواہ اسی طرح ہی رہی کہ اسے کوئی سورت پڑھنے کی عادت ہو۔ پس بسم اللہ کہنے کے ساتھ اگرچہ سورۃ کی تعیین کا کوئی خاص قصد نہ کرے۔ تاہم جو سورۃ ہمیشہ پڑھتا ہے جب عادت اس کا تعیین خود بخود ذہن میں ہو جائے۔ ۱۷

۱۸ اگر نصف سورۃ تک بھی پہنچ جائے تو بھی چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھ سکتا ہے لیکن اگر آدھے سے بڑھ جائے تو پھر دوسرا سورہ نہ پڑھے (آتاے عن حکیم)

۱۹ البتہ اگر کوئی کلمہ یا آیت بھول گیا ہو تو خواہ کوئی سورت ہو عدول کر سکتا ہے (آتاے عن حکیم)



سجدہ والی سورتیں نہ پڑھے۔ البتہ سنتی نمازوں میں ان کا پڑھنا جائز ہے۔ جس وقت سجدہ کی آیت پڑھے تو فوراً سجدہ کرے اور پھر کھڑا ہو کر سورۃ کو پورا کرے۔

سورۃ "والضحیٰ" اور "الم نشرح" دونوں، اور اسی طرح سورۃ "الم ترکیف" اور سورۃ "الایم" دونوں مل کر ایک سورۃ ہیں۔ اگر ایک کو پڑھے تو ساتھ میں دوسرے کا پڑھنا لازم ہے۔ دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ بسم اللہ کہے۔

دونوں سورتوں میں اور ان کے اجزاء میں بھی ترتیب کا لحاظ رکھے اور ان میں موالات رہے۔ اور حتی الامکان دونوں سورتوں اور تسبیحات اربعہ کو سکون و استقرار کے ساتھ کھڑے ہو کر پڑھے۔

مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے۔ اور بسم اللہ ان نمازوں میں بھی جو آمیتہ پڑھی جاتی ہیں۔ بلند آواز سے کہے۔ قرأت میں جلدی نہ کرے بلکہ اس طرح پڑھے کہ سننے والا حروف شمار کر سکے۔ خوشنما آواز سے پڑھے لیکن گانا نہ ہو۔ سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ كَذٰلِكَ اَللّٰهُ يَخْرُجُ کہے۔ یاد رہے کہ یہ جزء نماز نہیں ہے۔ لیکن چونکہ مطلقاً سورۃ قل ہو اللہ کے بعد اس کا پڑھنا وارد ہوا ہے۔ لہذا اس کا کہنا باعث ثواب ہے۔ سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ ہر نماز کی پہلی رکعت میں اور سورۃ قل ہو اللہ ہر نماز کی دوسری رکعت میں مستحب ہے۔ اگرچہ دوسری سورتیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ لیکن سورۃ قل ہو اللہ نماز میں خواہ پہلی رکعت ہو یا دوسری رکعت افضل ہے۔ اور اس کا ترک کرنا مکروہ ہے۔ دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ سوائے سورۃ توحید کے پڑھنا مکروہ ہے۔

قرأت صحیح طور سے ادا کرنا واجب ہے۔ یعنی حروف کو مخارج سے اس طرح ادا کرے کہ ایک دوسرے سے امتیاز ہو جائے۔ اور اگر کوئی نہ جانتا ہو تو سیکھے۔ ان مخارج کی پابندی لازم نہیں ہے بلکہ اس حرف کے ساتھ تلفظ صادق آنا اور عرب کے لوگوں کی طرح بولنا کافی ہے اور حرکت و سکون اور تشدید کو اچھی طرح ادا کرے۔

مشتبہ الصوت تیرہ حروف ہیں۔ ع۔ ح۔ ه۔ ا۔ ر۔ ط۔ اور۔ ذ۔ ز۔

ض۔ ظ اور ث۔ س۔ ص۔ ان کے علیحدہ علیحدہ مخرج حسب ذیل ہیں۔  
(ع) حلق کے ابتدائی حصہ سے جو سینہ کے متصل ہے جھٹکے کے ساتھ نکلتا ہے۔

(ح) وسط حلق سے نکلتا ہے (خ) وسط حلق سے بھری ہوئی آواز سے نکلتا ہے  
(ھ۔ و) ابتدائی حلق سے اور اس کی دھماک سینہ پر پڑتی ہے (ث) زبان کی نوک اوپر کے  
اگلے دونوں دانتوں کی جڑوں سے ملا کر نکلتی ہے (ط) زبان کی نوک اوپر کے اگلے دونوں دانتوں  
کی جڑوں سے ملا کر پشت زبان تالو سے لگا کر بھری آواز کے ساتھ نکلتی ہے (ذ) زبان کی  
نوک اوپر کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر ہلکی آواز کے ساتھ نکلتی ہے (ز) زبان  
کی نوک نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر اور اوپر نیچے کے دانتوں کو باہم ملا  
کر نکلتی ہے (ظ) زبان کی نوک اوپر کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے ملا کر اور اس کی  
پشت تالو سے لگا کر بھری ہوئی آواز سے نکلتی ہے (ض) زبان کا کنارہ دائیں طرف، یا  
بائیں طرف کی داڑھوں سے لگا کر اور اس کی پشت تالو سے ملا کر بھری ہوئی آواز کے ساتھ نکلتی  
ہے۔ (ث) زبان کی نوک اوپر کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے ملا کر ہلکی آواز سے نکلتی ہے (س) زبان کی نوک  
نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر نکلتی ہے یہ چڑیا کی آواز کے مشابہ ہوتی ہے (ص) زبان کی نوک  
نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر اور پشت زبان تالو سے ملا کر بھری ہوئی آواز میں نکلتی ہے۔

سورۃ الحمد میں چار وقت تاثم ہیں۔ پہلا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پر،  
دوسرا مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ پر، تیسرا السَّعِیْدِیْنَ پر اور چوتھا وَلَا الضَّالِّیْنَ پر۔  
الحمد لیلۃ کو اس طرح ادا نہ کرنا چاہیئے کہ لفظ "وَلِیْل" اور لَعْدِ رَبِّ سے لفظ "ہَرْب"  
پیدا ہو جائے اور مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کو اس طرح نہ پڑھنا چاہیئے کہ "کیو" پیدا ہو جائے  
اور اِیَّاكَ نَعْبُدُ میں "کن" اور اِیَّاكَ نُسْتَعِیْنُ میں "کنس" اور اَنْعَمْتَ عَلَیْہُمْ میں  
"تغ" اور مَعْصُوبٍ عَلَیْہُمْ میں "تغ" کی آواز پیدا ہو جائے یہ سات کلمے یعنی وَلِیْل، ہَرْب،  
کیو، کن، کنس، تغ اور تغ، اہل ہیں۔ قرأت میں ان کا لحاظ رکھنا اور ان سے بچنا ضروری ہے

## رکوع

تمام نمازوں کی ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع واجب ہے۔ سوائے نماز آیات کے

جس میں پانچ رکوع ہیں جس کا ذکر آگے آئے گا رکوع رکن نماز ہے۔ اسے عہد آیا سہرا چھوڑ دینے سے نماز باطل ہے۔ واجبات رکوع پانچ ہیں۔ اول اس قدر جھکا کر ہتھیلیاں گھٹنوں تک پہنچا سکے۔ اور عورت کے ہاتھ گھٹنوں سے اوپر رانوں تک پہنچ جائیں۔ دوسرے حد رکوع میں پہنچنے کے بعد ذکر رکوع کرنا جو برابر احوط تین مرتبہ سُبْحَانَ اللہ (تبیح صغیر) یا ایک مرتبہ سُبْحَانَ دِقِّ الْعَظِيمِ وَحَمْدُہ (تبیح کبیر) ہے۔ تیسرے حالت ذکر میں سکون و قرار ہونا۔ چوتھے رکوع سے سر اٹھا کر کھڑا ہونا اور پانچویں حالت قیام میں طمانیت۔

مستحبات رکوع یہ ہیں کہ رکوع میں جانے سے قبل اللہ اکبر کہنا۔ تکبیر کہتے وقت کانوں تک ہاتھ بلند کرنا۔ انگلیاں کھول کر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔ عورتوں کو اپنے ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ گھٹنوں کو پیچھے کی طرف نکالنا۔ پشت ایسی ہموار رکھنا کہ اگر بانی کا قطرہ بھی پشت پر ڈالا جائے تو ٹھہر جائے۔ گردن کو بڑھا کر پشت کے برابر کرنا۔ نگاہ پاؤں کے درمیان رکھنا۔ بازوؤں اور کہنیوں کا جسم سے ہٹا ہوا رکھنا۔ تبیح کا تین یا پانچ یا سات مرتبہ یا زیادہ کہنا۔ اور طاق عدد پر ختم کرنا۔ دُرُودُ اللہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ پڑھنا۔ رکوع سے سیدھا ہونے اور قرار کے بعد سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَ کہنا۔

مکروہات رکوع یہ ہیں۔ سر کو اپنا یا نیچا کرنا۔ زانوؤں کو آگے نکالنا۔ ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملانا اور زانوؤں کے درمیان رکھنا۔ بلکہ اس سے پرہیز کرنا احوط ہے (رکوع میں قرآن پڑھنا اور ہاتھوں کو کپڑوں کے نیچے جسم سے ملا ہوا رکھنا۔

## سجود

تمام نمازوں کی ہر رکعت میں دو سجود واجب ہیں۔ اور یہ دونوں سجودے مل کر نماز کا رکن ہیں کہ ان کے چھوڑ دینے سے خواہ عہد آیا سہرا نماز باطل ہے۔ لیکن سہرا ایک سجود کی کمی یا زیادتی سے نماز باطل نہیں ہے اور عہد اس سے بھی نماز باطل ہے۔

عہد بلکہ انگلیوں کا بھی نیچے جانا کافی ہے (آقائے محکم)  
لے مطلق ذکر کی حیثیت سے کہے نہ کہ ذکر رکوع کی حیثیت سے (آقائے محکم)

واجباتِ سجدہ یہ ہیں۔ اول اس قدر جھکنا کہ پیشانی اور پاؤں ایک سطح پر آجائیں البتہ ایک اینٹ (جو چار انچل سے زیادہ نہ ہو) کے بقدر پست و بلند ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرے سات اعضا کا زمین پر رکھنا۔ یعنی پیشانی، دونوں ستمیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے۔ تیسرے اُن چیزوں پر پیشانی رکھنا جن پر سجدہ صحیح ہوتا ہے اور وہ زمین ہے۔ یا وہ چیز جو زمین سے پیدا ہوتی ہو لیکن معدن سے نہ نکلتی ہو۔ اور نہ کھائی اور نہ پینی جاتی ہو۔ اور کاغذ پر سجدہ جائز ہے لیکن جس جگہ پیشانی رکھی جائے اُس کا پاک ہونا بھی لازمی ہے۔ تمام چیزوں سے افضل خاکِ شفا کی سجدہ گاہ ہے۔ اور اگر جائز السجود چیزیں موجود نہ ہوں یا اُن پر سجدہ کرنا شدتِ گرمی یا سردی کی وجہ سے یا قیقتہً یا اس قسم کے دیگر عذرات سے ممکن نہ ہو تو کپڑے پر سجدہ کرے۔ اور اگر یہ نہ ہو تو پشتِ دست یا معدنی چیز پر سجدہ کرے۔ لیکن پشتِ دست کو مقدم رکھنا احوط ہے اور اگر سجدہ گاہ پر اتنا میل جمع ہو جائے جو پیشانی اور سجدہ گاہ میں حائل ہو تو اس کا صاف کرنا واجب ہے۔ ورنہ نماز باطل ہوگی۔ چوتھے ذکرِ سجود کرے جو بنا براحوط تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ (تسبیحِ صغیر) یا ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیْ اَدْعٰلٰی وَحَمْدٌ ۵ (تسبیحِ کبیر) ہے۔ پانچویں پڑھنے کے وقت ایک حالت پر قرار پکڑنا۔ چھٹے جب تک ذکر ختم نہ ہو جائے ساتوں اعضا اپنے اپنے مقام پر رکھے رہنا۔ ساتویں پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھنا پھر اسی طرح دوسرے سجدہ کے لئے جھکنا۔ اور احوط یہ ہے کہ جن رکعتوں پہلی اور تیسری رکعت ان میں تشہد نہیں۔ اُن کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھنا اُسے ”جلدِ استراحت“ کہتے ہیں۔

مستحباتِ سجدہ یہ ہیں۔ (۱) رکوع سے سیدھا کھڑے ہونے کے بعد سَمِعَ اللّٰهُ مَلٰٓئِکَتَہٗ کہہ چکے تو اللہ اکبر کہنا (۲) تکبیر کے وقت ہاتھ کانوں تک لے جانا (۳) سجدہ میں جھکنے کے لئے مرد کا اُڀل ہاتھ زمین پر لے جانا اور عورت کا اُڀل اپنے گھٹنے کے لئے کاغذ پر سجدہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ ان چیزوں سے بنا ہو جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے اور اگر غیر اشیاء مثلاً پلاسٹک یا بریش سے تیار کیا گیا ہو تو عمل اشکال ہے۔ ۱۲۔ متفق۔ آقائے محسن منظر

رکوع و سجود

تحفہ اہل اہم مقبول جدید

بیٹھ کر پہنا (۴) ناک کا زین تک پہنچانا (۵) بوقت سجدہ ہاتھوں کا قبلہ رخ اور کانوں کے ملازی رکھنا۔ انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں (۶) سجدہ کی حالت میں ناک کے کنارہ کی طرف گاہ رکھنا (۷) تسبیح ایک مرتبہ سے زیادہ کہنا۔ جیسا کہ رکوع میں بیان ہو چکا (۸) اس کے بعد دو دو پڑھنا (۹) سجدہ میں یا آخری سجدہ میں اپنی حاجات کے بارہ میں خضر صراطِ رزق کے لئے اس طرح دعا کرے۔

يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ اُرْزُقْنِي وَارْزُقْ عِيَالِيْ  
مِنْ فَضْلِكَ يَا ذَاكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (۱۰) مرو کا سجدہ کے بعد بحالتِ تضرع

بیٹھا۔ یعنی واسطے پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے سے ملا کر بائیں ران پر بیٹھا۔ اور عورت کا اکڑو بیٹھا۔ اس طرح کہ تلوے پاؤں کے زمین پر ہوں اور دونوں گھٹنے کھڑے ہوئے ہوں (۱۱) پہلے سجدہ سے اٹھنے کے بعد اللہ اکبر کہنا (۱۲) پھر استغفر اللہ دُفِیْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ کہنا (۱۳) پھر دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے اللہ اکبر کہنا (۱۴) پھر دوسرے سجدہ سے اٹھ کر اللہ اکبر کہنا (۱۵) ہر تکبیر میں ہاتھ کانوں تک لے جانا (۱۶) سجدوں سے اٹھ کر بیٹھے میں ہاتھ رانوں پر رکھنا (۱۷) مرو کا ہاتھوں پر سہارا دے کر اوّل گھٹنوں کو اٹھانا۔ اور عورت کا بیٹھے سے سیدھی کھڑی ہو جانا (۱۸) اُٹھتے وقت بھول اللہ وَقُوْتِهِ اَقُوْمْ وَاَقْعُدْ کہنا۔

مکروہاتِ محمودیہ ہیں۔ (۱) بصورتِ اقعا بیٹھا یعنی جس طرح کتا بیٹھا ہے (۲) سجدہ کی جگہ پر پھونک مارنا گو دو حرف نہ نکلیں (۳) اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھوں کا زین سے بلند نہ کرنا (۴) قرآن پڑھنا۔

اگر سجدہ بجالانے سے قاصر ہو تو جتنا سجدہ کے لئے جھکنا ممکن ہو چکے۔ سجدہ گاہ کرپشانی سے قریب کر کے اس پر سجدہ کرے اور ذکرِ سجدہ حالتِ استقرار میں بجالائے۔

## تَشْہِد

نماز صبح میں دوسری رکعت میں آخری سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد اور نماز ظہر و عصر و مغرب و عشاء میں دوسری رکعت کے آخری سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد اور پھر آخری رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد تشہد واجب ہے۔



اور وہ یہ ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ واجب ہے کہ یہ صحیح طور سے اور سکون و استقرار اور اسی ترتیب سے جیسا کہ مذکور ہوا پڑھے۔ موالات قائم رکھے اور تشہد کے لئے مرد اور عورت اسی طرح بیٹھیں جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ مستحب ہے کہ ہاتھ رانوں پر ہوں۔ انگلیاں آپس میں ملی رہیں اور نگاہ گود کی طرف رہے۔ سنت ہے کہ تشہد پڑھنے سے پہلے کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدًا لَا شَرِيكَ لَهُ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ واجب ہے کہ تشہد و صلوٰت کے بعد کہے۔ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ فِيْ اُخْرَتِهِ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ۔

## سلام

نماز کی آخری رکعت میں تشہد کے بعد اس طرح سلام پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ۔ آخری دو سلاموں میں سے ایک واجب ہے پس اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ میں سے ایک پڑھنے کے بعد دوسرا سنت ہو جائے گا۔ اور پہلا سلام اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ نماز کے صیغہ ہائے سلام میں سے نہیں ہے بلکہ تشہد کے تابع اور مستحب ہے اور ترک نہ کرنا احوط ہے۔ واجب ہے کہ تشہد و صلوٰت کے فقروں میں ترتیب ہو۔ موالات قائم رہے۔ بیٹھے بیٹھے بجالائے صحیح طور سے اور طمانیت سے بجالائے۔

## ترتیب

نماز کے سب افعال کو ترتیب وار بجالانا واجب ہے۔ یعنی جس ترتیب سے بیان ہوئے ہیں اسی طرح سے بجالائے اور مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم نہ کرے ورنہ نماز باطل ہو جائے گی۔

اے جاننے والے! ان دو سلاموں میں سے ایک ہی سلام پراکتفا کرے اگرچہ احتیاطاً مستحب یہ ہے کہ دونوں سلام بجالائے (آقائے عسکرم)

## موالات

نماز کے تمام افعال کو پے درپے بجالانا واجب ہے۔ ایک فعل کے بعد دوسرے فعل کے بجالانے میں اتنی خاموشی اختیار یا تاخیر نہ کرے کہ نماز گزار کی صورت باقی نہ رہے یعنی بلا فاصلہ بجالائے۔ نماز میں بڑی بڑی سورتیں پڑھنا یا رکوع و سجود میں طول دینا اس سے نماز کی صورت میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔

## قنوت

ہر نماز کی دوسری رکعت میں رکوع میں جانے سے قبل قنوت سنت ہے۔ اور مستحب ہے کہ ہر نماز میں خواہ چھری ہو یا اٹھائی قنوت کو بلند آواز سے پڑھے مگر ماموم جو امام کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہے باواز بلند نہ پڑھے۔ اسی طرح مستحب ہے کہ دوسرا سورۃ پڑھنے کے بعد تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ منہ کے برابر اٹھائے۔ ہتھیلیاں آسمان کی طرف رہیں انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں مگر انگریز ٹٹے کھلے ہوں۔ نگاہ ہتھیلیوں کی طرف رکھے۔ کوئی دعا پڑھے۔ دعائے منقولہ مثلاً کلمات کشائش وغیرہ پڑھنا سنت ہے جو اس طرح پڑھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اودان کلمات کے بعد کہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَايِنَا وَاعْفُ عَنَّا

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اور بہتر یہ ہے کہ دوسرے شروع کرے اور دوسری پختہ کرے۔

## مختصر ترکیب نماز

نماز کا وقت داخل ہونے پر وضو کر کے اذان کہے۔ پھر اقامت کہے اور قبلہ رخ

لے صحن نماز شفع میں اشکال ہے۔ آتائے محسن منظر ہے۔

## مختصر ترکیب نماز

تحفۃ العوام مقبول جدید

کھڑا ہو کر دل میں نیت اس طرح کر کے مثلاً نماز صبح پڑھتا ہوں میں ادا یا قضاء واجب  
 قریۃً اِلٰی اللہ کا نفل کی تو تک دونوں ہاتھوں کو لے جا کر اللہ اکبر کہے۔ مرد اپنے ہاتھ بالقابل  
 گھٹنوں کے رانوں پر۔ اور عورت اپنے ہاتھ چھاتیوں پر علیحدہ علیحدہ رکھے۔ پھر استعاذہ یعنی  
 اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کہہ کر مع لبم اللہ کے سورۃ الحمد پڑھے۔ اس کے بعد  
 سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ یٰہُو سورۃ یاد ہر مع لبم اللہ کے پڑھے۔ پھر اللہ اَکْبَرُ کہہ کر رکوع  
 میں جائے۔ مرد دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اور عورت رانوں پر رکھ کر ایک مرتبہ یا ایک سے زیادہ  
 سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہے۔ درود پڑھے پھر سیدھا کھڑا ہو کر سَمِعَ  
 اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ کر اللہ اَکْبَرُ کہے اور سجدہ میں جائے۔ مرد بازو پھیلا کر اور عورت  
 جسم ملا کر سجدہ کرے اور ایک مرتبہ یا ایک سے زیادہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْوَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ  
 کہہ کر اٹھ کر بیٹھے۔ مرد بحالت ترک بیٹھے جیسا کہ سجدہ میں بیان ہو چکا اور عورت اگر ڈوبیٹھے  
 اس طرح کہ تلوے پاؤں کے زمین پر ہوں۔ اللہ اکبر کہہ کر ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ  
 وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر دوسرا سجدہ رکھنے پہلے سجدہ کی طرح اِجلا لائے۔ پھر  
 اس دوسرے سجدہ سے اٹھ کر بیٹھے اور اللہ اکبر کہے۔ اس کے بعد دوسری رکعت کے لئے  
 بِحَوْلِ اللہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمْ وَاَقْعُدْ کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے اور پہلی رکعت کی طرح  
 سورۃ الحمد اس کے بعد سورۃ قُلْ هُوَ اللہُ اَحَدٌ مع لبم اللہ کے پڑھے اور ایک یا دو یا  
 تین مرتبہ کَذٰلِکَ اللہُ رَبِّیْ کہے اور اللہ اَکْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائے قنوت  
 پڑھے (جیسا کہ قنوت کے بیان میں ذکر کیا گیا) پھر اللہ اکبر کہہ کر پہلی رکعت کی طرح رکوع، اور  
 دونوں سجدے اِجلا لائے جب دوسرے سجدے سے اٹھ کر بیٹھے تو تشہد پڑھے (جیسا کہ  
 بیان ہو چکا) پس اگر یہ نماز دو رکعتی ہے تو تین سلام (جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے) پڑھ کر نماز  
 ختم کر دے۔

اگر مغرب کی نماز (یعنی تین رکعتی) ہے تو تشہد پڑھ کر سلام نہ پڑھے بلکہ پہلی رکعت کی  
 طرح تیسری رکعت کے لئے بِحَوْلِ اللہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمْ وَاَقْعُدْ کہتے ہوئے کھڑا  
 ہو جائے اور آیت آمین تین مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

## ترکیب نماز

تحفہ العوام مقبول جدید

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے اور ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهٖ کہے پھر  
 اللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر پہلی رکعت کی طرح رکوع اور دونوں سجدے بجالائے اور دوسرے  
 سجدہ سے اٹھ کر بیٹھے اور تشہد اور سلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔  
 اور اگر نماز ظہر یا عصر یا عشاء یعنی چورکعتی (بے توفیری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے  
 کے بعد) جَوَلِ اللّٰهُ وَ تَوَاتَبَتْ اَقْوَامٌ وَّ اَقْعَدُ کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے۔ اور تیسری  
 رکعت کی طرح اس چوتھی رکعت کو بھی بجالائے۔ اور رکوع اور دونوں سجدے کر کے تشہد اور  
 سلام پڑھے اور نماز ختم کرے۔

ہر نماز کے بعد فوراً تین مرتبہ ہاتھ کا نون تک اسٹاکر اللہ اکبر کہنا تعقیبات نماز میں شامل

ہے۔

## تعقیبات نماز

نماز سے فارغ ہونے کے بعد اوراد و وظائف اور تلاوت قرآن میں مشغول ہونے کو  
 ”تعقیب“ کہتے ہیں۔ یہ سنت مرکبہ ہے۔ اس سے نماز کامل ہوتی ہے۔ دنیا و آخرت کے  
 مطالب حاصل ہوتے ہیں۔ روحانیت و نورانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ دعا کرنے کا حکم  
 قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر خدا ارشاد فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْ  
 اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ  
 وَاٰخِرِیْنَ ؕ یعنی تم مجھ سے دعا کرو۔ میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ یقیناً جو لوگ میری عبادت  
 سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل و خوار ہو کر داخل جہنم ہوں گے۔ جناب رسالت مآب  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ دن رات خدا سے دعا کرو۔ کیونکہ مومن کا ہتھیار دعا  
 ہے جو دشمنوں سے نجات دے گا۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ دعا  
 مومن کی سپر ہے جب تو دروازہ کھٹکھٹانے کا تو کھل کر رہے گا۔ اور حضرت امام محمد باقر  
 علیہ السلام سے لوگوں نے دریافت کیا کہ کوئی عبادت سب سے بہتر ہے؟ فرمایا کہ  
 خداوند عالم کے نزدیک کوئی امر اس سے بڑھ کر نہیں ہے کہ دعا کی جائے اور اس سے کچھ  
 مانگا جائے۔ اور کوئی شخص خدا کا دشمن اس سے زیادہ نہیں ہے جو خدا کی عبادت سے سرکشی

لے۔ سنت مرکبہ:۔ وہ سنت جس کی ناکید کی گئی ہو۔

کرے۔ اور اس سے کسی چیز کا سوال نہ کرے۔ پس جب دعا کرے با طہارت ہو۔ رُو بقصد بیٹھے۔ خدا کی حمد و ثنا بجالائے۔ اور سوال سے اول و آخر محمد و آل محمد پر درود پڑھے۔ دعائیں جلدی نہ کرے۔ ہاتھ اٹھا کر دعا کرے۔ رجوع قلب ہو۔ اپنے گناہوں کا اعتراف کرے۔ اور مومن بھائیوں کے لئے دعا کو مقدم کرے۔ جب یہ تمام امور موجود ہوں گے تب حقیقی دعاء ہر سکتی ہے۔

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم کو اپنے نیک بندہ کی آواز بھی معلوم ہوتی ہے کہ اُس کی آواز کو سنتا ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ کبھی کوئی خدا کا دوست کسی امر کے لئے دعا کرتا ہے۔ اور خداوند عالم جبریل امین سے فرماتا ہے کہ اس کی حاجت جلدی پوری کرو۔ حدیث قدسی میں ہے۔ اے فرزند آدم مجھے یاد کر جب صبح ایک ساعت اور بعد عصر ایک ساعت۔ تاکہ میں تیری ہمت کی کفایت کروں اور تیرے کاموں کی کار سازی کروں۔

## تقیبات مشترکہ

وہ دعائیں جو کسی خاص غرض سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ ہر نماز کے بعد پڑھی جاسکتی ہیں وہ یہ ہیں۔ اول ہر نماز کا دعاء واجب یا سنت اسلام پڑھنے کے بعد کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔ دوسرے محمد آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجیں۔ تیسرے بہترین اعمال تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر نماز کے بعد تسبیح فاطمہ زہرا پڑھنا میرے نزدیک ہزار رکعت نماز سے بہتر ہے اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ پہلے چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پھر تینتیس مرتبہ الحمد للہ پھر تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہے۔ اور منتخب ہے کہ خاکِ شفا کی تسبیح پر پڑھے روایت میں ہے کہ جب یہ تسبیح کسی کے ہاتھ میں ہوتی ہے چاہے وہ خود غافل ہو لیکن یہ تسبیح ذکرِ خدا کرتی رہے اور اس کا ثواب اس شخص کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ چوتھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر نماز فریضہ کے بعد اس سے پہلے کہ اپنے



پاؤں کو حرکت دے۔ تین مرتبہ اس دُعا کو پڑھے تو خداوند عالم اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ دُعا یہ ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ دُوَ الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ بِاُخْبَرِیْہِ دُعا پڑھے یا مَنْ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ غَیْرُہُ۔ چھٹے یہ دُعا پڑھے یا مَنْ لَا یَسْغُلُهُ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ وَ یا مَنْ لَا یَغْلِبُهُ السَّائِلُوْنَ وَ یا مَنْ لَا یُذْرِیْہُ الْحَاحُ الْمَلِیْحِیْنَ اَذِیْنِیْ بَرْدَ عَفْوِكَ وَ حِلَاوَةَ رَحْمَتِكَ وَ مَغْفِرَتِكَ۔ ساتویں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو کوئی ہر نماز کے بعد اس دُعا کو پڑھے اور عمداً ترک نہ کرے تو ہر روز قیامت جس دروازے سے چاہے گا بہشت میں داخل ہوگا۔ دُعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِهْدِنِیْ مِنْ عِنْدِكَ وَ اَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَ اَنْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَ اَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِكَ ط اٹھریں ایک شخص نے اُن حضرت سے بیماری و نگہبستی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہر نماز فرضیہ کے بعد یہ دُعا پڑھا کر وہ تو کُلّت علی العی الذی لَا یَمُوْتُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَا دُلًّا وَلَا مَکُنْ لَّہُ شَرِیْکٌ فِی الْمَلٰئِکَہِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہُ وَلِیٌّ مِّنَ الدُّنْیَا وَ کَبَّرَہُ تَکْبِیْرًا زَیْرًا جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بعد نماز فرضیہ کے یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ صَلَاتِیْ صَلَّیْتُہَا لَا لِحَاجَةٍ مِّنْکَ اِلَیْہَا وَلَا رَغْبَةٍ مِّنْکَ فِیْہَا اِلَّا تَعْظِیْمًا وَ طَاعَةً وَ اِجَابَةً لِّکَ اِلٰی مَا اَمَرْتَنِیْ بِہِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ فِیْہَا خَلَلٌ اَوْ نَقْصٌ مِّنْ رُّکُوعِہَا اَوْ سُجُودِہَا فَلَا تُؤَاخِذْنِیْ وَ تَفَضَّلْ عَلَیَّ بِالْقَبُولِ وَ الْغُضَنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط دسویں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ بعد نماز صبح و شام پڑھے۔ بِحُبْنِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ کُلِّہَا جَمِیْعًا فَاِنَّہُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ کُلِّہَا جَمِیْعًا اِلَّا اَنْتَ۔ گیارہویں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی شخص اس دُعا کو صبح و شام پڑھے گا تو وہ متقی جنت ہوگا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْہِدُکَ وَ اَشْہِدُ

مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ الْمُصْطَفِينَ إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَنْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا وَالحَسَنَ وَالحُسَيْنَ  
 وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنَ  
 جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ مُوسَى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالحَسَنَ  
 بْنَ عَلِيٍّ وَالحُجَّةَ بْنَ الْحَسَنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَيْتِي وَأُولِيَائِي عَلَى  
 ذَلِكَ أَحْيَى وَعَلَيْهِ أَمُوتُ وَعَلَيْهِ أُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَا بَارِهِيں ہر  
 نماز واجب کے بعد کہے اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي  
 مِنَ النَّارِ وَارْزُقْنِي الْجَنَّةَ وَتَوَجَّيْ الْحَوْرَ الْعَيْنِ۔ تیرھویں ہر نماز کے بعد  
 کہے۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَأَعُوذُ بِكَ  
 مِنْ كُلِّ شَرٍّ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَافِيَتَكَ أُمُورِي  
 كُلِّهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ۔ اَلْيَمْنَ۔  
 اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
 ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَنْ  
 يَتُوبَ عَلَيَّ يٰ حَوْرِيں یہ دعائیں تیرہ پڑھے۔ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ  
 أَذْنِبْتُهُ عَمْدًا أَوْ خَطَاءً أَوْ سِرًّا أَوْ عَلَانِيَةً وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ  
 الَّذِي أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِي لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوبِ  
 وَغَفَّارُ الذُّنُوبِ وَسَارُ الْغُيُوبِ وَكَشَّافُ الْكُرُوبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا  
 قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط پندرھویں یہ دعا ہر نماز کے بعد پڑھے۔ رَضِيتُ  
 بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَبِالْكَعْبَةِ  
 قِبْلَةً وَبِعَلِيٍّ وَآلِيَّهِ وَأَمَامَا وَبِالحَسَنِ وَالحُسَيْنِ وَعَلِيَّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ  
 مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ  
 مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَ

تقیات مشترکہ

تحفۃ العوام مقبول جدید

الْحَجَّةُ بْنُ الْحَسَنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَيْمَةً وَسَادَةً وَقَادَةً لَهُمْ أَتَوَلَّى وَ  
 مِنْ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَّ مِنْ تَيْنِ مَرْبِكِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ  
 وَالْمَعَاذَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ط سولہوں ایک مرتبہ اس دعا کا پڑھنا باعث ثواب  
 عظیم اور وسعتِ رزق کا موجب ہے اور مضامین عالیہ پر مشتمل ہے۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
 الْإِيمَانَ بِكَ وَالْقَصْدَ فِي بَيْنِكَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ جَمِيعِ الْبَلَاءِ وَالشُّكْرَ عَلَى  
 الْعَافِيَةِ وَالْغِنَى عَنْ سُورِ النَّاسِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا صَلَواتَنَا وَصِيَامَنَا  
 وَصِيَامَنَا وَقَعُودَنَا وَرُكُوعَنَا وَسُجُودَنَا وَتَسْبِيحَنَا وَتَضَرُّعَنَا وَلَا  
 تَصْرِبْ بَوُجُوهِنَا يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا۔ اللَّهُمَّ طَهِّرْ قُلُوبَنَا مِنَ النِّفَاقِ  
 وَأَعْمَلْنَا مِنَ الرِّيَاءِ وَطَهِّرْنَا مِنَ الْحَرَامِ وَفَرِّجْنَا مِنَ الْفُجُورِ وَأَعِزَّنَا  
 مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَاسَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَسْأَلُكَ صَبْرًا جَمِيلًا وَفَرَجًا قَرِيبًا وَأَجْرًا عَظِيمًا وَتُوبَةً لَمُوحًا  
 وَقَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا ذَا كِرَاءٍ وَبَدَنًا صَابِرًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَسَعْيًا مُشْكُورًا  
 وَدُئًا مَغْفُورًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَوَلَدًا صَالِحًا وَسِتًّا طَوِيلًا وَعَمَلًا مَقْبُولًا  
 وَدُعَاءَ مُسْتَجَابًا وَكَسْبًا طَيِّبًا وَنِعَمًا مُقِيمًا وَجَنَّةً وَحَرِيرًا وَلُضْرَةً  
 وَسُرُورًا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ رِزْقِي فِي السَّمَاءِ فَأَنْزِلْهُ وَإِنْ كَانَ فِي الْأَرْضِ  
 فَأَخْرِجْهُ وَإِنْ كَانَ بَعِيدًا فَقَرِّبْهُ وَإِنْ كَانَ قَرِيبًا فَيَسِّرْهُ وَإِنْ كَانَ  
 لَيْسَ بِأَمْرِكَ لَنَا فِيهِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَسْكُنُهُمُ اللَّهُ  
 وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ سترہوں برائے دفعِ بلیات اور قضائے حاجات یہ دعا نہایت  
 مجرب ہے اور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر روز ایک مرتبہ پڑھے  
 اللَّهُمَّ أَنْتَ عَالِمُ بَسَائِرِ بَنَانِنَا صَاحِبُهَا وَأَنْتَ عَالِمُ بِحَوَائِجِنَا فَاقْضِهَا  
 وَأَنْتَ عَالِمُ بِذُنُوبِنَا فَاعْفِرْهَا وَأَنْتَ عَالِمُ بِأَعْدَائِنَا فَاهْلِكْهُمْ  
 وَأَنْتَ عَالِمُ بِأَمْرَانِنَا فَاشْفِئْنَا وَأَنْتَ عَالِمُ بِهَمَمَاتِنَا فَاكْفِئْنَا  
 يَا كَافِيَ الْمُهَمَّاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

## تعقیبات مشترکہ

اٹھارویں یہ وہ دعا ہے جو حضرت حیرائیل نے حضرت یوسف علیہ السلام کو تعلیم کی تھی جبکہ وہ زندان میں تھے پس واسنہ ہاتھ سے اپنی ریش کو کچڑے اور بائیں ہاتھ کی پھٹی کو آسمان کی طرف کشادہ کرے اور سات مرتبہ کہے یا رَبِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَلِّ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ اور اسی حالت میں تین مرتبہ کہے :- یا جَبَلَالِ وَالْاِکْرَامِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْنِي وَارْحَمْنِي مِنَ النَّارِ۔ انیسویں۔ سو مرتبہ یا پائیس یا تیس مرتبہ پڑھے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔ بیسویں۔ آیت الکرسی پڑھے۔ ہَمْزِهَا خَالِدُونَ تک۔ اسے پڑھنے والا اُس روز بے خوف رہتا ہے اور کوئی گناہ اُس سے صادر نہیں ہوتا۔

## تعقیب نماز صبح

اولیہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ عَلٰی مَا اَحْيَيْتَ عَلَيْهِ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَامْتِنِيْ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَيْهِ عَلِيٌّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ (۱) سو مرتبہ کہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَاتُوبُ اِلَيْهِ (۲) سو مرتبہ کہے اَسْأَلُ اللَّهَ الْعَافِيَةَ (۳) سو مرتبہ کہے اَسْتَجِيرُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ (۴) سو مرتبہ کہے۔ اَسْأَلُهُ الْجَنَّةَ (۵) سو مرتبہ کہے اَسْأَلُ اللَّهَ الْخُورَ الْعَيْنِ (۶) سو مرتبہ کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ (۷) سو مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ (۸) یہ دعا دس مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ خوش حال ہو جائے گا۔ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَاسْأَلُهُ مِنْ فَضْلِهِ (۹) جناب صادق آل محمد علیہ السلام سے منقول ہے کہ برائے حصول حنات دنیا و آخرت اور درجہ رفیع ہونے کے واسطے یہ دعا نماز صبح و مغرب کے بعد پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِيْ بَصَرِيْ وَالبَصِيْرَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَالْيَقِيْنَ فِيْ قَلْبِيْ وَالْاِخْلَاصَ فِيْ عَمَلِيْ وَالسَّلَامَةَ فِيْ نَفْسِيْ وَسَّعَةَ فِيْ رِزْقِيْ وَالتَّشْكُرَ لَكَ (۱۰)

أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي (۱۱) ہاتھ سینہ پر رکھ کر شہر مرتبہ پڑھے یَا فَتَاحُ (۱۲) پھر یہ پڑھے  
لَوْ حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ  
وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ وَكَبَّرُهُ تَكْبِيرًا ط (۱۳) حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو  
شخص اس دعا کو بعد نماز صبح پڑھے تو جو حاجت خدا سے طلب کرے گا پوری ہوگی اللہ غم و الم  
کو رفع فرمائے گا۔ دُعَايِهِ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ  
أَقْوَمُ أَصْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرُ الْعِبَادِ قَوْفَهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ  
مَا مَكْرُفًا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجِبْنَا  
لَهُ وَنَجِّنَاهُ مِنَ الْعَمَةِ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ  
الْوَكِيلُ فَأَنْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ مِمَّا شَاءَ  
اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ ۝ مَا شَاءَ النَّاسُ مَا شَاءَ اللَّهُ  
وَإِنْ كَرِهَ النَّاسُ حَسْبِيَ التَّوْبَتُ مِنَ الْمَرْبُوبِينَ حَسْبِيَ الْخَائِقُ مِنَ  
الْمَخْلُوقِينَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوقِينَ حَسْبِيَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ  
حَسْبِيَ مَنْ هُوَ حَسْبِي حَسْبِي مَنْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِي حَسْبِي مَنْ كَانَ مُنْذُ  
كُنْتُ حَسْبِي لَمْ يَزَلْ حَسْبِي حَسْبِيَ اللَّهُ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ  
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ط (۱۴) دُعَائے امیر المؤمنین علیہ السلام پڑھے جو دُعَائے صباح  
کے نام سے مشہور ہے اس کی بہت کچھ فضیلت منقول ہے مختصر یہ ہے جو کوئی نماز صبح  
کے بعد اس دعا کو جس حاجت کے لئے پڑھے وہ پوری ہوگی۔ اگرچہ تمام دنیا بلا سے بھر جائے  
لیکن اس کو کچھ ضرر نہ پہنچے گا اور لوگوں کی نگاہوں میں باعزت ہوگا۔ کوئی دشمن اس پر غالب  
نہ آئے گا ایسی جگہ سے رزق ملے گا جہاں کا گمان بھی نہ ہو۔ دُعَايِهِ بِسْمِ اللَّهِ

## دُعَائے صباح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ اللَّهُمَّ يَا مَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ



دُعائے صبح

تحفۃ العوام مقبول جدید

بُطْنِ تَبْلُجِهِ وَسَرَحَ قِطْعَ اللَّيْلِ الْمَظْلُومِ نِعْيَاهُ بِتَجْلُجِهِ وَالْقَنَ  
صُنْعَ الْفَلَكَ الدَّوَّارِ فِي مَقَادِيرِ تَبْرِجِهِ وَشَعَشَعَ ضِيَاءَ الشَّمْسِ بِسُورِ  
تَاجِهِ يَا مَنْ دَلَّ عَلَى ذَاتِهِ بِذَاتِهِ وَتَنَزَّاهُ عَنْ مَجَاسِئِهِ مَخْلُوقَاتِهِ  
وَجَلَّ عَنْ مُلَائِمَتِهِ كَيْفِيَّاتِهِ يَا مَنْ قَرُبَ مِنْ خَطَرَاتِ الظُّنُونِ وَبَعُدَ  
عَنْ لِحَظَاتِ الْعُيُونِ وَعَلِمَ بِمَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ يَا مَنْ أَدْرَدَنِي  
فِي مِهَادِ أَمْنِهِ وَأَمَانِيهِ وَأَيَّقَنِي إِلَى مَا مَنَحَنِي بِهِ مِنْ قِسْمِهِ  
وَإِحْسَانِهِ وَكَفَّتْ أَكْفَ السُّوءِ عَنِّي يَدِيهِ وَسُلْطَانِهِ صَلِّ اللَّهُمَّ عَلَى  
الدَّلِيلِ إِلَيْكَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْمَسَاءِ مِنْ أَسْبَابِكَ بِحَبْلِ الشَّرَفِ  
الْأَطْوَلِ وَالنَّاصِعِ الْحَسْبِ فِي ذُرْوَةِ الْكَاهِلِ الدُّعْبِلِ وَالثَّابِتِ الْقَدَمِ  
عَلَى رَعَالِهِ فِي التَّوَكُّلِ وَاعْلَى إِلِهِ الْأَخْيَارِ الْمُصْطَفَيْنِ الْأَبْرَارِ  
وَاقْتِهِمُ اللَّهُمَّ لَنَا مَصَارِيعَ الصَّبَاحِ بِمِفْتَاحِ الرَّحْمَةِ وَالْفَلَاحِ وَ  
الْبُسْنَى اللَّهُمَّ مِنْ أَفْضَلِ خَلْقِ الْهِدَايَةِ وَالصَّلَاحِ فَاعْرِضْ  
اللَّهُمَّ بِعَظَمَتِكَ فِي شَرْبِ جَنَانِي يَنْبِيعَ الْحُشُوعِ وَأَجْرِ اللَّهُمَّ لَهَيْبَتِكَ مِنْ أَمَانِي زُفَرَاتِ  
الدُّمُوعِ وَأَوْبِ اللَّهُمَّ زَنْ الْخُرُونِ فِي بَارِقَةِ الْقَنُوعِ الْهَيَّ إِنْ لَمْ يَنْتَدِئِي الرَّحْمَةُ مِنْكَ  
مَحْسِنِ التَّوْفِيقِ فَمَنْ السَّالِكِ فِي إِلَيْكَ فِي وَاضِحِ الطَّرِيقِ وَإِنْ أَسْلَمْتَنِي  
أَنَاتِكَ لِقَائِيهِ الْأَمَلِ وَالْمُنَى فَمَنْ الْمُقِيلِ عَثْرَاتِي مِنْ كَبَوَاةِ  
الْهَوَى وَإِنْ خَذَلْنِي لَصْرُكَ عِنْدَ مُحَارَبَةِ النَّفْسِ وَالشَّيْطَانِ فَقَدْ  
وَكَلَّنِي خِذْلَانِكَ إِلَى حَيْثُ النَّصَبِ وَالْحُرْمَانِ إِلَهِي أَتَرَانِي مَا  
أَتَيْتَكَ الْأَمِينِ حَيْثُ الْوَصَالِ أَمْ عِلَقْتُ بِأَطْرَافِ جِبَالِكَ الْأَحْيَيْنِ  
بَاعِدَتَنِي دُؤُونِي عَنْ دَارِ الْوَصَالِ فَيَسِّرْ لِي السَّيْطِيَّةَ الَّتِي أَمْتَطْتُ نَفْسِي  
مِنْ مَوَاهِبِهَا قَوْلَهَا إِلَهِي أَسْأَلُكَ إِلَهِي أَظْهَرُهَا وَمُنَاهَا وَتَبَّالْهَا  
لِجَرِّهَا عَلَى سَيْدِهَا وَمَوْلَاهَا إِلَهِي قَدَعْتُ بَابَ رَحْمَتِكَ بِسِيْرِ  
رَجَائِي وَهَرَبْتُ إِلَيْكَ لَوْجَتًا مِنْ فَرْطِ أَهْوَائِي وَعَلَقْتُ بِأَطْرَافِ

دُعائے صبح

تحفۃ العوام مقبول جدید

جَبَّالِكَ أَنَامِلَ وَلَاؤِي فَاصْفَحِ اللَّهُمَّ عَمَّا كُنْتُ أَجْرَمْتُهُ مِنْ تَرَكِي  
 وَخَطَايَ وَأَقْلَبْنِي مِنْ صَرَعَةٍ رَدَّائِي فَإِنَّكَ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَمُعْتَمِدِي  
 وَرَجَائِي وَأَنْتَ غَايَةُ مَطْلُوبِي وَمُنَايَ فِي مُنْقَلَبِي وَمَشَايَ إِلَهِي  
 كَيْفَ تَطْرُدُ مَسْكِينَنَا التَّجَّاءَ إِلَيْكَ مِنَ الذُّنُوبِ عَارِفًا أَمْ كَيْفَ  
 تَحْتَبُّ مُتَرْشِدًا اقْصِدْ إِلَى جَنَابِكَ سَاعِيًا أَمْ كَيْفَ تَرُدُّ ظُنَّانَ  
 وَرَدَّ إِلَى حَيَاتِكَ شَارِبًا كُلَّ وَحْيَا صُكِّ مُتْرَعَةٍ فِي ضَنْكِ الْمُحُولِ  
 وَبَابِكَ مَفْتُوحٌ لِلطَّلَبِ وَالْوُغُولِ وَأَنْتَ غَايَةُ الْمُسْئُولِ وَنَهَايَةُ  
 الْمَأْمُولِ إِلَهِي هَذِهِ أَنْفُسِي عَقَلْتُهَا بِعَقَالِ مَشِيَّتِكَ وَ  
 هَذِهِ أَعْبَاءُ دُنُوبِي دَرَأْتُهَا بِعَفْوِكَ وَرَحْمَتِكَ وَهَذِهِ أَهْوَاؤِي  
 الْمُضِلَّةُ وَكَلَّمْتُهَا إِلَى جَنَابِ لُطْفِكَ وَرَأْفَتِكَ فَاجْعَلِ اللَّهُمَّ  
 صَبَاحِي هَذَا نَامِرًا عَلَى بَضِيَاءِ الْهُدَى وَبِالسَّلَامَةِ فِي الدِّينِ  
 وَالْدُنْيَا وَمَسَائِي جَنَّةً مِنْ كَيْدِ الْعِدَى وَوَقَايَةً مِنْ مُرْدِيَّاتِ  
 الْهَوَى إِنَّكَ قَادِرٌ عَلَى مَا تَشَاءُ تَتَوَقَّى الْمُلُوكَ مِنْ تَشَاءٍ وَتَنْزِعُ  
 الْمُلُوكَ مِنْ تَشَاءٍ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ  
 إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي  
 اللَّيْلِ وَتَخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتَخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْمُقُ  
 مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ  
 مَنْ دَايَعِرْتُ قَدْرَكَ فَلَا يَخَافُكَ وَمَنْ دَايَعَلَهُ مَا أَنْتَ فَلَا يَمْلِكُ  
 أَلْفَتْ يَقْدَرُكَ الْفِرْقَ وَفَلَقْتَ بِرَحْمَتِكَ الْفَلَقَ وَأَنْزَلْتَ بِكَرَمِكَ  
 دِيَا حِي الْغُسْقَ وَأَنْهَرْتَ الْمِيَاهَ مِنَ الصُّمِّ الصِّيَاخِيْدِ عَذْبًا وَ  
 أَجَا جَا وَأَنْزَلْتَ مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ  
 وَالْقَمَرَ لِلدَّبَرِيَّةِ سِرَاجًا وَهَاجَا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَعَادِسَ فِيمَا ابْتَدَأْتَ  
 بِهِ لُغُوبًا وَلَا عِلَاجًا فَيَا مَنْ تَوَحَّدَ بِالْعِزِّ وَالْبَقَاءِ وَفَهَرَّ عِبَادُهُ

بِالْمَوْتِ وَالْفَنَاءِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الرَّثِقِيَّاءِ وَاسْمَعْ نِدَائِي  
وَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَحَقِّقْ بِفَضْلِكَ أَمَلِي وَرَجَائِي يَا خَيْرَ مَنْ دُعِيَ  
لِكُشْفِ الضَّرِّ وَالْمَأْمُولِ لِكُلِّ غُسْرٍ وَيُسْرِكَ أَنْزَلْتَ حَاجَتِي فَلَا  
تَرُدَّنِي مِنْ سِنِّي مَوَاهِبِكَ خَائِبًا يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ  
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ  
وَآلِهِ أَجْمَعِينَ ط پس سجدہ میں بائے اور یہ کبر الہی قلبی مَحْجُوبٌ  
وَلَفْسِي مَغْيُوبٌ وَعَقْلِي مَغْلُوبٌ وَهَوَائِي غَالِبٌ وَطَاعَتِي قَلِيلٌ  
وَمَعْصِيَتِي كَثِيرٌ وَلِسَانِي مُقَرَّرٌ بِالذُّنُوبِ فَكَيْفَ حِيلَتِي يَا سِتَارَ  
الْعُيُوبِ وَيَا عَلَامَ الْعُيُوبِ وَيَا كَاشِفَ الْكُرُوبِ اغْفِرْ ذُنُوبِي  
كُلَّهَا بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ يَا غَفَّارُ يَا غَفَّارُ  
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط

اول سنت ہے کہ نماز ظہر کے بعد واجب ہے ہاتھ سے اپنی ڈاڑھی کو کپڑے - اور  
بایں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرے اور سات مرتبہ یہ کہے یا رَبِّ مُحَمَّدٍ وَ  
اَلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَلِ مُحَمَّدٍ وَ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنْ  
النَّارِ دوسرے دس مرتبہ کہے - یا لِلّٰہِ اَعْتَصَمْتُ وَ بِاللّٰہِ اَتَّقُ وَ عَلٰی  
اللّٰہِ اَتَوَكَّلُ - تیسرے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے - کہ جناب  
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو نماز ظہر کے بعد دعائیں پڑھتے تھے - ان میں یہ دعا  
سھی تھی - لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ  
الْكَرِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ  
رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ الْغِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَ سَلَامَةٍ  
مِنْ كُلِّ اِثْمٍ اَللّٰهُمَّ لَا تَدْعُنِيْ دُعَا الْاَغْفَرْتَهُ وَ لَا هَمًّا اِلَّا قَرَحْتَهُ

تقیب نماز عصر

تخفیر العرام مقبول بعد

وَلَا سُمْئًا إِلَّا شَفِيتُهُ وَلَا عَيْبًا إِلَّا سَتَرْتُهُ وَلَا رِذًّا إِلَّا بَسَطْتُهُ وَلَا خَوْفًا  
إِلَّا أَمَنْتُهُ وَلَا سُوءًا إِلَّا صَرَفْتُهُ وَلَا كَرْبًا إِلَّا كَشَفْتُهُ وَلَا دَيْنًا  
إِلَّا قَضَيْتُهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا وَلِي فِيهَا صَلَاحٌ إِلَّا قَضَيْتُهَا  
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ آمِينَ - يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝

## تقیب نماز عصر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص نماز عصر کے بعد تڑپ کر  
استغفار یعنی اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ وَ اَتُوبُ اِلَیْہِ کہے۔ خداوند عالم اس کے ساتھ ہر  
گناہ بخش دیتا ہے۔ دوسرے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص بعد  
نماز عصر دس مرتبہ سَمِعَ اِنَّا اَنْزَلْنَا ۝ پڑھے۔ خداوند عالم ہر روز قیامت تمام غلات  
کے ثواب کے برابر اسے ثواب عطا فرمائے گا۔ تیسرے جناب رسالت مآب صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص بعد نماز عصر یہ استغفار ایک مرتبہ پڑھے۔ تو اس  
کے گناہ بخشے جائیں گے۔ وہ استغفار یہ ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَا اِلَہَ اِلَّا  
هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَ اَسْأَلُہُ  
اَنْ یَّتُوبَ عَلَیْ تَوْبَةٍ عَبْدٍ ذَلِیْلِ خَاضِعٍ قَیِّمٍ بَالِسٍ قَسِیْمٍ  
مُسْتَجِیْرِ لَا یَمْلِکُ لِنَفْسِہِ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا وَ لَا مَوْتَ وَلَا  
حَیٰوۃً وَ لَا نَشُورًا اِیْنَ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ مِنْ  
قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَ مِنْ عِلْمٍ لَا ینْفَعُ وَ مِنْ صَلَوةٍ لَا تَرْفَعُ وَ مِنْ دُعَاءٍ  
لَا یَسْمَعُ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْیُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ وَالْفَرَجَ بَعْدَ  
الْکُرْبِ وَ الرِّخَاءَ بَعْدَ الشَّدَّةِ اَللّٰهُمَّ مَا بَا مِنْ لِقَئِہِ فَبِنَا وَ حَذَاکَ  
لَا اِلَہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوبُ اِلَیْکَ۔ چوتھے منقول ہے کہ حضرت  
امیر المومنین علیہ السلام نماز عصر کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔ مَبْحَانِ ذِی الطَّوْلِ  
وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَةِ وَالْاَفْضَالِ اَسْأَلُ اللہَ الرَّضَا بِفَضَائِہِ

تقیب نماز مغرب

تحفہ العوام مقبول صحیفہ

وَالْعَمَلُ بِطَاعَتِهِ وَالْإِنَابَةِ إِلَى أَمْرِهِ فَإِنَّهُ سَمِيعُ الدُّعَاءِ۔ پانچویں  
جناب صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بہترین اعمال بعد نماز عصر یہ ہے کہ سو مرتبہ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ پڑھے اور جس قدر زیادہ کہے بہتر ہے

## تقیب نماز مغرب

(۱) نماز صبح یا نماز مغرب کے بعد اور کلام کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کلمات کہے  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط وَكَأَنَّ حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ  
الْعَظِيمِ ط خداوند عالم ستر طرح کی بلائیں دفع فرمائے گا (۲) تین مرتبہ کہے الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ غَيْرُهُ (۳) پھر کہے سُبْحَانَكَ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي كُلَّهَا جَمِيعًا يَا أَنْتَ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ  
كُلَّهَا جَمِيعًا إِلَّا أَنْتَ (۴) اس طرح صلوات پڑھنے سے خداوند عالم سوا جہیں  
پر ہی فرماتا ہے۔ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ  
وَعَلَى ذُرِّيَّتِهِ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ (۵) وہ دعا پڑھے جو ”تقیب نماز صبح“ میں فرما  
میں بیان کی گئی ہے (۶) منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام بعد نماز مغرب یہ دعا  
پڑھتے تھے۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُؤَيِّدُ الْبَيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُؤَيِّدُ الْبَيْلَ فِي  
الْبَيْلِ. الْحَمْدُ لِلَّهِ كُلَّمَا وَقَبَ لَيْلٍ وَعَسَقَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كُلَّمَا  
لَا حُجْمَ وَخَفَقَ ط

## تقیب نماز عشاء

حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر شخص نماز عشاء کے بعد سات  
مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑھے تو اس رات میں صبح تک تمام بلاؤں سے خدا کی ضمانت  
میں رہے گا۔ دوسرے جناب صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ دعا پڑھ کر



## تقیب نماز عشاء

نصف العوام مقبول جدید

اپنی عورتوں، بچوں اور مال وغیرہ کی حفاظت کرو۔ اُعِيْنِدْ نَفْسِي وَ ذُرِّيَّتِي وَ اَهْلِيَّتِي  
 وَ مَا لِي بِكَلِمَتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ  
 عَيْنٍ لَّامَّةٍ تَمِيسُ رُقَّكَ لِي يَرْوَعُ حَيْثُ عَلِمْتُ اِنَّهُ لَيْسَ لِي  
 عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِي وَ اِنَّمَا اَطْلُبُهُ بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلٰى قَلْبِي فَاجُولُ  
 فِي ظَلَمَةِ الْبُلْدَانِ فَاَنَا فِيْمَا اَنَا طَالِبٌ كَالْحَذِرَانِ لَا اَدْرِي اَفِي  
 سَهْلٍ هُوَ اَمْ فِي جَبَلٍ اَمْ فِي اَرْضٍ اَمْ فِي سَمَاءٍ اَمْ فِي بَرٍّ اَمْ فِي بَحْرٍ  
 وَ عَلٰى يَدَيَّ مَنْ وَ مِنْ قَبْلِ مَنْ وَ قَدْ عَلِمْتُ اَنْ عِلْمَهُ عِنْدَكَ وَ  
 اَسَابَهُ بِيَدِكَ وَ اَنْتَ الَّذِي تَقْسِيهِ بِطُفُفِكَ وَ تَسْبِيهِ بِرَحْمَتِكَ  
 اَللّٰهُمَّ فَصِّلْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَ اجْعَلْ يَا رَبِّ رِزْقَكَ لِي وَاسِعًا  
 وَ مَطْلَبَهُ سَهْلًا وَ مَا خَذَهُ قَرِيْبًا وَ لَا تُعَذِّبْنِي بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِي  
 فِيْهِ رِزْقًا يَا نَكَّ غَيْبِيْ عَنْ عَذَابِيْ وَ اَنَا فَقِيْرٌ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَصِّلْ  
 عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَ جُدْ عَلٰى عَبْدِكَ بِفَضْلِكَ اِنَّكَ ذُو فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝

## سجدہ شکر

ہر نماز کے بعد تقیبات سے فارغ ہو کر سجدہ شکر سجالاتا سنتِ موکدہ ہے سجدہ  
 شکر کی کیفیت یہ ہے کہ ساتوں اعضا پر جو سجدہ کے لئے مقرر ہیں سجدہ کرے بلکہ مستحب  
 ہے کہ ہاتھوں کو کہنی تک اور شکم و سینہ کو بھی زمین تک پہنچائے پشانی سجدہ گاہ پر  
 رکھ کر سو مرتبہ الْعَفْوَ الْعَفْوَ کہے پھر اٹھ کر سجدہ گاہ پر رکھ کر تین مرتبہ یا اللہ  
 یا دَبَّاهُ یا سَيِّدَا ۝ پھر بایں رخسارہ سجدہ گاہ پر رکھ کر تین مرتبہ یا اللہ یا رَبَّاهُ یا سَيِّدَا کہے پھر  
 دوبارہ پشانی سجدہ گاہ پر رکھ کر سو مرتبہ شکر اللہ کے (تین مرتبہ بھی کافی ہے) پھر سجدہ میں تین مرتبہ کہے  
 رَبِّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرُكَ يَا مَوْلٰى مَنْ قَوْلِ ہے کہ جو شخص بھی سجدہ شکر  
 میں یہ دُعا پڑھے اس کے سزا ٹھانے سے پہلے ہی اُس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ دُعا  
 یہ ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ قَصَدْتُ وَ اِلَيْكَ اِعْتَمَدْتُ وَ لَكَ وَ ثِقْتُ وَ عَلَيْكَ

۱۵ اور اجماع امام ۲۔ حدیث کا مادہ ہونا۔ بری چیز کا جملہ سے اہل نیکان جیسے اہل کفر و فہرہ۔ ۳۔ حدیث اصغر: جس کے نکلنے سے صوفی و متکبران پڑے۔ ۴۔ حدیث اکبر: جس کے نکلنے سے اہل راجب ہوجائے۔ ۵۔ حدیث اصغر: جس کے نکلنے سے اہل نیکان جیسے اہل کفر و فہرہ۔ ۶۔ حدیث اکبر: جس کے نکلنے سے اہل راجب ہوجائے۔ ۷۔ حدیث اصغر: جس کے نکلنے سے اہل نیکان جیسے اہل کفر و فہرہ۔ ۸۔ حدیث اکبر: جس کے نکلنے سے اہل راجب ہوجائے۔ ۹۔ حدیث اصغر: جس کے نکلنے سے اہل نیکان جیسے اہل کفر و فہرہ۔ ۱۰۔ حدیث اکبر: جس کے نکلنے سے اہل راجب ہوجائے۔

تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ عَلِيمٌ لِّمَا أَرَدْتُ ط حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سجدہ شکر میں یہ پڑھتے تھے۔ سَجَدَ وَنَجَّيَ اللَّيْثِيْمَ لِيُوجِبَ لِيَّ الْقَرِيْبَ ط اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سجدہ شکر میں کثرت سے یہ پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ ط سجدہ شکر کے بعد صحن میں کھڑے ہو کر حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھنا معمول ہے مانتا شہادت سے قبر مندر کی طرف اشارہ کر کے کم از کم یہ مختصر زیارت پڑھے۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِيَّ رَسُوْلِ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

## تیرھواں باب دیگر امور متعلقہ نماز مبطلات نماز

وہ امور جن سے نماز باطل ہو جاتی ہے گیارہ ہیں۔ (۱) حدیث کا صاۓ و ہر خواہ حدیث اصغر ہو جیسے پیشاب وغیرہ یا حدیث اکبر جیسے نجس ہونا۔ پس وضو یا تیمم و غسل کے بغیر نماز باطل ہے (۲) نماز پڑھتے ہیں قبلہ سے اس طرح منحرف ہونا کہ پشت قبلہ کی طرف ہو جائے یا انحراف دایہنی یا بائیں جانب کی حد تک پہنچ جائے خواہ عمداً ہو یا سہواً یا ناواقفیت کی وجہ سے ہو لیکن اگر جھول کر ایسا انحراف ہو کہ قبلہ اور دایہنی طرف کے درمیان یا قبلہ اور بائیں طرف کے درمیان رخ ہو جائے

۱۔ بعد از غلطی و بھی متنازع ہو کہ پشت کی طرف دیکھ کے قنوی یہ ہے کہ اگر عمداً ایسا کرے گا تو نماز باطل ہوگی لیکن احتیاط یہ ہے کہ اگر سہواً ایسا ہو تب بھی نماز کو باطل سمجھے اور اعادہ کرے ۱۲ آتائے برہمہ دی۔

۱۲۶ ۱۔ واجب ہو جائے ۲۔ منحرف: منہ پھر جانا۔ ۳۔ عمداً: جان بوجھ کر۔ ۴۔ سہواً: بھولے سے۔ ۵۔ قنوی: حاشیہ ص ۲ دیکھ۔ ۶۔ اطلو: دیکھ۔ ۷۔ واجب ہو جائے ۸۔ منحرف: منہ پھر جانا۔ ۹۔ عمداً: جان بوجھ کر۔ ۱۰۔ سہواً: بھولے سے۔ ۱۱۔ قنوی: حاشیہ ص ۲ دیکھ۔ ۱۲۔ اطلو: دیکھ۔

تو کوئی حرج نہیں ہے (۳) سورۃ الحمد کی تلاوت کے بعد عہد آئین کہنا یعنی اگر بحالت تقیہ یا سہواً ہے تو نماز باطل نہ ہوگی۔ (۴) ذکر و دعا و قرآن کے علاوہ دوسرے زیادہ حرفوں سے یا ایک ہی حرف سے جو با معنی ہو۔ عہد کلام کرنا۔ البتہ سہرا کلام کرنے کو کوئی مضائقہ نہیں (۵) مقتدر مار کر جھنسا (۶) خوف خدا کے سوا دنیوی امر کے لئے رونا۔ خوف خدا ہے گریہ کرنا تمام عبادتوں سے افضل ہے (۷) بحالت نماز کھانا پینا (۸) ہر وہ فعل جو مستثنیٰ نماز ہو۔ اور جس کی وجہ سے نماز کی صورت باقی نہ رہے۔ مثلاً اچکنا، کودنا، تالی بجانا، یا طویل خاموشی جس سے لوگوں کو ایسا معلوم ہو کہ نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔ اور اسی طرح کے افعال (۹) بغیر یعنی بغیر تقیہ کے عہد ہاتھ باندھ کے نماز پڑھنا۔ یہ طریقہ اہل سنت میں رائج ہے اور عہد ایسا کرنے سے نماز باطل ہوگی۔ (۱۰) عدد رکعات میں شک۔ جس کی تفصیل آگے آئے گی (۱۱) نماز کے کسی جزو میں عہد کی زیادتی کرنا اور اگر وہ جزو درکن نماز ہے تو اس میں بھول کر کسی بیشی سے بھی نماز باطل ہے۔ (۱۲) مکان و لباس نجسی میں نماز پڑھنا۔

بغیر کسی مجبوری کے واجب نماز کا قطع کرنا جائز نہیں۔ اور احوط یہ ہے کہ سنتی نماز کو بھی نہ توڑا جائے۔ البتہ جان و مال کی حفاظت کے لئے ہر نماز کا قطع کرنا جائز ہے۔

۱۔ اور حجاب سلام کے بھی علاوہ کیونکہ سلام کا انہیں الفاظ کے ساتھ بحالت نماز جواب دینا واجب یعنی سلام کے چاند فقرہ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ۔ سَلَامٌ عَلَیْہِ۔ سَلَامٌ عَلَیْہِ۔** میں سے اگر کوئی استعمال ہو تو اس کے جواب میں دہری فقرہ کہنا لازم بھی واجب ہے۔ ۲۔ آٹھ بوجہ جوری

۳۔ ایک با معنی حرکت سے نماز کا باطل ہونا شکل ہے (آٹھ عین) ۴۔ بنا بر احوط امام حسین و اہل بیت علیہم السلام کی مصیبت پر گریہ کرنا نماز کے علاوہ کسی اور وقت کرے (آٹھ عین)

۵۔ اس صورت کے علاوہ جو تھپتھپے (آٹھ عین) ۶۔ احوط یہ ہے کہ کسی فعل غیر کو مکمل میں نہ لے کرچہ وہ صورت نماز کو شانے والا نہ بھی ہو۔ ۷۔ آٹھ بوجہ جوری

۸۔ غیر عمل تقیہ ہاتھ باندھنا حرام شرعی ہے اور اس سے نماز کا باطل ہونا معلوم نہیں آٹھ عین۔

۹۔ کسی فعل کو حالت شک میں بجالانا۔ (آٹھ عین)

# مکروہات نماز

نماز پڑھنے میں ذرا سا بھی کسی دوسری طرف آنکھ سے یا دل سے متوجہ ہونا۔ ہاتھوں سے ڈاڑھی وغیرہ سے کھیل کرنا۔ انگلیاں چٹکانا، یونہی انگٹھائی لینا۔ تھوکنے، ناک شکنے، آنکھیں بند کرنا ہاتھ کپڑے کے اندر رکھنا (بلا جس کے و صرف پیدا نہ ہوں۔ یونہی آہ کھینچنا، رکوع میں سر نیچے کوڑا لٹا۔ مرد کو بجا لیت سجود اپنا پیٹ رانوں سے ملا دینا۔ پیشاب، پاخانہ کی حاجت یا غنیمت کی غفلت میں نماز پڑھنا بلکہ ایسے تمام امور جو نماز میں مشروع و مخصوع اور رجوع قلب کے خلاف ہوں مکروہ ہیں۔

## تشکیات نماز

### شک افعال

(۱) اگر کسی شخص کو یہ شک ہو کہ نماز پڑھی یا نہیں۔ تو اگر وقت باقی ہے تو نماز بجالانا واجب ہے اگرچہ گمان غالب یہ ہو کہ پڑھ چکا ہے اور اگر وقت گزرنے کے بعد شک ہو کہ نماز پڑھی یا نہیں تو قضا لازم نہیں ہے اگرچہ ظن غالب یہ ہو کہ نماز نہیں پڑھی۔

(۲) اگر نماز پڑھتے وقت کسی فعل نماز میں شک ہو قبل اس کے کہ نماز کے دوسرے فعل میں مشغول ہو خواہ وہ دوسرا کام واجب ہو یا سنت تو چاہیے کہ اس کو بجالائے مثلاً تکبیرۃ الاحرام کہنے میں ایسے وقت شک ہو کہ ابھی سورۃ الحمد شروع نہیں کی تو واجب ہے کہ تکبیرۃ الاحرام کہے یا ابھی دوسرا سورۃ شروع نہیں کیا۔ اور شک پڑ گیا کہ سورۃ الحمد پڑھی یا نہیں تو چاہیے کہ سورۃ الحمد پڑھے۔ اس طرح دوسرے مقامات پر عمل کرے اور

ع۔ اگر نماز کے کسی فعل کے بارہ میں دوسرے فعل میں داخل ہونے سے قبل شک ہو تو واجب ہے کہ اسے پھر سے بجالائے (آقائے محکم)

## شکیات نماز

تحفۃ العوام مقبول جدید

اگر نماز کے کسی فعل میں اس وقت شک ہو جب وہ اس کے بعد کے فعل میں داخل ہو چکا ہو تو اس شک کا کوئی لحاظ نہ کرے۔ مثلاً قرائت شروع کرنے کے بعد بحیرۃ الاحرام کے متعلق یا نیت یا رکوع میں پہنچنے کے بعد قرائت کے بارہ میں شک ہو۔

(۳) اگر رکوع کے متعلق اس وقت شک ہو جب سجدہ کے لئے سر جھکا رہا ہو مگر ابھی مد سجدہ تک نہ پہنچا ہو تو اس خطیہ ہے کہ پہلے سیدھا کھڑا ہو تب رکوع میں جائے اور نماز کو تمام کرے اور اس کے بعد اعادہ بھی کرے۔

(۴) اگر سجدہ کے متعلق تشہد میں داخل ہونے یا کھڑے ہونے کے بعد شک ہو تو کچھ خیال نہ کرے اور اگر کھڑا ہوتے میں شک ہو تو واجب ہے کہ بیٹھ جائے اور سجدہ کو بجالائے۔

## شک رکعات

واجب نماز کی رکعتوں میں شک کی وہ صورتیں جن میں نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اور نئے سرے سے پھر پڑھنی چاہیئے وہ آٹھ ہیں (۱) نماز دو رکعتی میں شک۔ جیسے صبح کی نماز اور ظہر و عصر اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور سفر کی پانچوں وقت کی نمازوں میں (۲) نماز دو رکعتی میں شک جیسے نماز مغرب (۳) چار رکعتی نماز میں پہلی رکعت اور اس سے زیادہ کے متعلق شک مثلاً ایک پڑھی یا دو۔ ایک پڑھی یا تین اور ایک پڑھی یا چار (۴) چار رکعتی نماز میں شک اگر دوسری رکعت کے دونوں سجدے بجالانے سے قبل شک واقع ہو مثلاً رکعت دوسری تھی یا تیسری۔ اور دو پڑھی یا چار (۵) دو اور پانچ یا پانچ سے زیادہ میں شک اگرچہ اکمال سجدتین کے بعد ہو (۶) تین اور چھ یا چھ سے زائد میں شک (۷) چار اور چھ یا اس سے زیادہ میں شک اور (۸) رکعتوں کے متعلق شک کہ نہ معلوم کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ چار رکعتی میں شک کی وہ صورتیں جن میں نماز صحیح رہے گی، نہ ہیں۔

لے اتنی یہ ہے کہ سجدہ میں چلا جائے اور پرواہ نہ کرے (آقائے محسن مظلّم)



## شک رکعات

تحفۃ العوام مقبول جدید

اعادہ: مبارک - 2 - اگال محمد بن محمد، ساراٹھہ، لاہور

(۱) دوسری اور تیسری رکعت کے متعلق اگر دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد شک ہو تو اسے تیسری رکعت قرار دے کر چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور نماز تمام کرنے کے بعد فوراً ایک رکعت نماز احتیاط کھڑا ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجالائے۔ اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہوگا جب کہ دوسرے سجدے کے ذکر واجب کو تمام کرنے کے بعد یہ شک ہو پس نماز صحیح رہے گی۔ اور اسی طرح عمل کرے جو کچھ بیان ہوا۔ لیکن اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ نماز احتیاط کے بعد احتیاطاً اعادہ بھی کرے۔ اور یہ احتیاط ان تمام مقامات پر جاری ہوگی۔ جہاں لکال سجدتین کے بعد شک ہو۔

(۲) تیسری اور چوتھی رکعت میں اگر قیام میں یا رکوع میں یا سجدے یا ایک سجدے کے بعد کہیں پر شک ہو تو چوتھی پر بنا کر کے نماز تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت نماز بیٹھ کر بجالائے۔

(۳) دوسری اور چوتھی رکعت میں اگر اکمال سجدتین کے بعد شک ہو تو چوتھی قرار دیکر نماز تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجالائے۔

(۴) دوسری اور تیسری اور چوتھی رکعت میں اگر اکمال سجدتین کے بعد شک ہو تو چوتھی مان کر نماز ختم کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور پھر دو رکعت بیٹھ کر بجالائے۔

(۵) چوتھی اور پانچویں رکعت میں اگر اکمال سجدتین کے بعد شک ہو تو چوتھی قرار دے اور نماز ختم کر کے دو سجدہ سہو بجالائے۔

(۶) چوتھی اور پانچویں رکعت میں اگر رکوع سے پہلے بحالت قیام شک ہو تو فوراً بیٹھ جائے اور نماز تمام کرنے کے بعد دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر یا ایک رکعت نماز کھڑے

نہ یہ احتیاط ترک نہ ہو بلکہ جب سجدہ میں جاتے ہی شک ہو تب بھی یہ احتیاط (یعنی اعادہ نماز) واجب ہے ۱۲

۱۳ بنا بر احتیاط مستحب دو رکعت بیٹھ کر پڑھنے کی صورت اختیار کرے (آقائے عمن حکیم)

۱۴ یہ بھی لازم ہے کہ کھڑے ہو کر دو رکعت پہلے پڑھے اور بیٹھ کر دو رکعت بعد میں پڑھے ۱۲

۱۵ اگر شک چوتھی رکعت اور پانچ سے آگے کی رکعتوں کے بارہ میں ہو مثلاً چوتھی اور چھٹی یا چوتھی اور ساتویں وغیرہ تو احوال یہ ہے کہ عمل نہ کر بھی کرے اور نماز کا اعادہ بھی کرے بنا بر احتیاط مستحب دو رکعت بیٹھ کر پڑھے کی صورت اختیار کرے (آقائے عمن حکیم)

## شک رکعات

تحفة العوام مقبول جدید

ہو کر بجالائے اور قیام بے جا اور ہر زیادتی کے لئے دو وسجدہ سہو بجالائے۔  
(۷) تیسری اور پانچویں رکعت میں اگر بحالت قیام شک ہو تو بیٹھ جائے اور چوتھی قرار دے کر نماز تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجالائے۔

(۸) تیسری اور چوتھی اور پانچویں رکعت میں اگر بحالت قیام شک ہو تو فوراً بیٹھ جائے اس کا شک دوسری اور تیسری اور چوتھی کے شک کی طرف پلٹ آئے گا۔ پس اس کے حکم پر عمل کرے (یعنی دو رکعت کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر نماز احتیاط بجالائے)  
(۹) پانچویں اور چھٹی رکعت میں اگر قیام کی حالت میں شک ہو تو بیٹھ جائے۔ اور یہ شک بعد اكمال سجدتین چوتھی اور پانچویں کے شک کی طرف پلٹ آئے گا۔ پس اس کے حکم پر عمل کرے (یعنی دو سجدہ سہو بجالائے)

ان تمام شک کی صورت میں یکایک عمل کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ اول تھوڑی دیر غور کرے اور سوچے۔ اگر سوچنے سے کسی ایک طرف کو ترجیح ہو جائے تو اس پر عمل کرے ورنہ اگر پھر بھی شک برقرار رہے تو جن شکوک میں نماز باطل ہو جاتی ہے۔ ان میں بنا براہ خط ویر تک خاموش رہنے یا کسی دوسرے عمل سے نماز کی صورت محو کر دے نماز باطل ہو جائے گی۔ اور جو شکوک صحیح ہیں ان میں جیسا جیسا حکم دیا گیا ہے اسی طرح عمل کرے۔ ان میں نماز کو قطع کر کے نئے سرے سے نماز پڑھنا جائز نہیں سنتی نمازوں میں اگر عدد رکعات کا شک ہو تو اختیار ہے۔ خواہ کم پر بنا کرے یا زیادہ پر۔ مثلاً یہ شک ہو کر ایک رکعت پڑھی یا دو رکعت۔ تو چاہے ایک قرار دے یا دو۔ لیکن اگر زیادہ بنا کرنے سے نماز باطل ہوئی جاتی ہو تو کم ہی پر بنا کرے مثلاً دو یا تین میں شک ہو تو دو قرار دے اس میں نہ نماز احتیاط ہے نہ سجدہ سہو۔

## غیر معتبر شک

جن مقامات پر شک کا اعتبار نہیں ہے وہ یہ ہیں (۱) نماز سے فراغت کے

لحہ اگرچہ مافی الذمہ کے قصد سے تکرار نماز احوط ہے اور سجدہ سہو کا حکم ان تمام صورتوں میں جاری ہو گا جن میں قیام کو ٹوڑنا پڑتا ہے (آقائے عمن مطلقہ)

بہر وقت گزر جانے کے بعد شک خواہ عدد رکعات میں ہو یا افعال نماز میں ہو۔ بلکہ نماز سے فراغت کے بعد یا وقت گزر جانے کے بعد اگر ظن ہو تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو شک کا ہے یعنی غیر معتبر ہوگا۔ البتہ اگر طرفین شک باطل قرار پائیں اور منافی نماز عمل میں آچکا ہو تو ایسی صورت میں اعادہ نماز لازم ہے۔ مثلاً نماز ظہر پڑھنے کے بعد شک ہو کہ تین رکعت بجالایا ہے یا پانچ رکعت اور یہ شک اس وقت ہوا جب کہ ختم نماز کے بعد کلام بھی کر لیا تھا تو چونکہ تین اور پانچ دونوں پہلو مبطل نماز ہیں۔ اس لئے نماز کا دوبارہ بجالانا واجب ہوگا۔

(۲) کثیر الشک کا شک خواہ عدد رکعات میں شک ہو یا افعال نماز میں۔ اس میں شک کا کوئی اعتبار نہیں مثلاً اگر کثیر الشک (جو زیادہ شک کرتا ہو) کو تین اور چار میں شک ہو جائے، تو چار پر بنا کرے یا چار اور پانچ میں شک ہو تو بنا چار پر کرے۔ اور نماز صحیح سمجھے نماز احتیاط بجالانے کی اس کو ضرورت نہیں۔ اس کا معیار شرعی یہ ہے کہ اس شخص کو بہر تین نمازوں میں کہ جو وہ پڑھتا ہو یکے بعد دیگرے کسی ایک میں شک ضرور ہو۔ جب یہ حالت ہو تو وہ کثیر الشک سمجھا جائے گا۔ اور جب تین نمازیں وہ برابر ایسی پڑھے کہ جن میں اس کو شک واقع نہ ہو تو وہ کثیر الشک کے حکم سے باہر ہو جائے گا۔

(۳) امام اور ماموم میں اگر ایک کو شک ہو اور دوسرے کو یاد ہو تو شک کا کوئی اعتبار نہ ہوگا۔

(۴) محل گزرنے کے بعد شک کا اعتبار نہیں ہے مثلاً الحمد للہ کہنے کے بعد جب دوسرا جملہ (رب العالمین) کہہ چکا تو شک ہو کہ الحمد للہ کو حائے حلی سے ادا کیا ہے یا نہیں ہو تو اسے تو یہ شک غیر معتبر ہوگا۔ البتہ اگر دوسرا جملہ کہنے سے پہلے شک ہو تو ماقبل جملہ کی تکرار کرے اور صحیح طور پر ادا کرنے کے بعد دوسرا جملہ کہے یا سورۃ حمد کی تلاوت کے

لے اگر نماز سے فراغت کے بعد ابھی کوئی فعل منافی نماز سرزد نہ ہوا ہو اور ظن کسی چیز کی کمی کا ہو تو احوط یہ ہے کہ اس ظن پر حکم کا حکم جاری کرے (یعنی وہی کرے جو حکم ہونے کی صورت میں کرتا، ۱۲)

۱۔ اپنے شک پر عمل نہ کرے بلکہ دوسرے کی یاد پر عمل کرے (آقائے محسن مدظلہ)

۵۔ کثیر الشک: وہی۔ ۶۔ محل: موقع، مقام۔ ۷۔ ماقبل: پہلے والا (جملہ دوبارہ پڑھے)۔ ۸۔ ظن: عارضہ قلب دیکھیں۔ ۹۔ احوط: حاشیہ ۹

## ترکیب نماز احتیاط

تحفہ العوام مقبول جدید

وقت تکبیرۃ الاحرام میں شک ہو یا دوسرا سورۃ پڑھنے کی حالت میں سورۃ حمد میں شک ہو یا سجدہ میں جانے کے بعد شک کرے کہ رکوع کیا تھا یا نہیں یا رکوع میں پہنچنے کے بعد شک ہو کہ قرأت بجالایا یا نہیں تو ان تمام صورتوں میں شک کا اعتبار نہیں اور اگر سلام میں تعقیب وغیرہ میں مشغول ہو جانے کے بعد شک ہو تو یہ شک بھی ناقابل اعتبار ہے۔ البتہ اگر کسی کام میں مشغول نہیں ہوا ہے۔ نماز ختم کرنے کے فوراً بعد شک ہو کہ سلام بجالایا یا نہیں۔ تو سلام کہنا چاہیے۔

## ترکیب نماز احتیاط

شک کی ان صورتوں میں جن میں نماز احتیاط پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ واجب ہے کہ فوراً سلام ختم کرتے ہی بغیر فاصلہ کے پہلے نماز احتیاط کی اس طرح دل میں نیت کرے کہ ایک رکعت یا دو رکعت نماز احتیاط پڑھتا ہوں۔ واجب قریشۃ الی اللہ۔ پھر تکبیرۃ الاحرام (اللہ اکبر) کہے۔ اس میں سورۃ حمد، رکوع، دونوں سجدے۔ تشهد اور سلام جس طرح عمر نمازیں ہوا کرتے ہیں۔ اسی ترتیب سے واجب ہیں لیکن دوسرا سورۃ اور قنوت اس میں نہیں ہوتا۔ سورۃ الحمد کو اخفات سے پڑھے۔ حتیٰ کہ بنا براہو بسم اللہ کو بھی آہستہ پڑھے۔ اس میں نہ اذان ہے اور نہ اقامت۔

## احکام ظن

یقین کی طرح ظن پر بھی عمل کرنا واجب ہے۔ خصوصاً عدد رکعات میں ظن بمنزلہ یقین ہے۔ البتہ اگر دو رکعتی یا سہ رکعتی نماز یا چار رکعتی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں ظن حاصل ہو۔ خواہ عدد رکعات سے یا افعال نماز سے متعلق ہو تو بنا بر احتیاط ظن کو بمنزلہ شک قرار دے کر اس کے مطابق عمل کرے اور نماز کا اعادہ بھی کرے مثلاً سجدہ میں جانے سے پہلے شک ہو کہ رکوع کیا یا نہیں۔ سو چپنے کے بعد ظن قائم ہو کہ رکوع بجالا چکا ہے۔ پھر بھی

نہ اگرچہ بنا براہو نیت اس کا باطن پڑھنا مستحب ہے (آٹائے محسن مطلق)

## احکام سجدہ سہو

تختہ العوام مقبول جدید

رکوع بجالائے اور نماز تمام کرے۔ اعادہ نماز بھی کرے شک کی حالت میں سوچنے کے بعد جو سہو زیادہ ترجیح کے لائق ہو وہی منظور کہلائے گا۔ اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور اگر پہلے ظن حاصل ہو اس کے بعد شک پیدا ہو تو شک ہی کے حکم پر عمل کرے اور اگر اس میں تردد ہو کہ شک لائق ہو یا ظن تو شک کے مطابق عمل کرنا لازم ہے۔

## احکام سجدہ سہو

جن اُمروں کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ پانچ ہیں (۱) کلام بے جا یعنی قرآن و ذکر و دعاء کے علاوہ نماز میں سہو اگرچہ کلام کرنا (۲) سلام بے جا یعنی بے عمل بھول کر سلام پڑھنا (۳) ایک سجدہ کے سہو اچھوٹ جانے سے کہ جس کے بجالانے کا موقع باقی نہ رہا ہو۔ (۴) تشہید یا اس کا کوئی جزو بھول جانے کے سبب سے کہ جس کے بجالانے کا موقع باقی نہ رہا ہو (۵) دونوں سجدوں کے بعد بیٹھنے کی حالت میں چوتھی اور پانچویں رکعت میں شک ہونے کی وجہ سے۔ ان پانچ صورتوں کے سوا کسی کمی یا زیادتی کے لئے سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ احتیاطاً بہتر ہے کہ ہر زیادتی کی وجہ سے غواہ کسی امر واجب میں زیادتی ہو یا امر مستحب میں۔ سجدہ سہو بہ نیت قربت بجالائے اسی طرح احتیاطاً ہر واجب کی کمی کے لئے سجدہ سہو بجالائے۔ مثلاً رکوع یا سجدہ میں پڑھنا بھول گیا اور اُسٹھنے کے بعد یاد آئے لیکن مستحب چیزوں کی کمی کی وجہ سے سجدہ سہو نہیں ہے۔ البتہ اگر دعا قنوت بھول جائے اور رکوع میں پہنچنے کے بعد یاد آئے تو رکوع سے خارج ہونے کے بعد جب کھڑا ہو تو پڑھ لے۔ اسی طرح کسی امر واجب کی نماز کے بعد قضا نہیں ہے۔ سوائے ایک سجدہ بھولنے اور تشہید یا اس کا کوئی جزو بھول جانے کی صورتوں میں کہ ان دونوں میں علاوہ سجدہ سہو واجب ہونے کے پہلے فراموش شدہ سجدہ اور تشہید کی قضا واجب ہے کہ نماز کا سلام پڑھنے کے بعد فوراً بلا تاخیر سجدہ کرے پھر سجدہ کے بدلے کی نیت سے ادا کرے اور اگر فراموش شدہ افعال یعنی سجدہ یا تشہید کی قضا بھی بجالانا ہو تو اسے سجدہ سہو پر مقدم کرے۔ یعنی پہلے وہ بجالائے پھر سجدہ سہو کرے اور اگر افعال کی قضا اور نماز



تحفۃ العوام مقبول جدید

احتیاط دونوں بجالانا ہوں تو اختیار ہے جسے چاہے ایک دوسرے پر مقدم کرے اگرچہ احوط یہ ہے کہ نماز احتیاط کو مقدم کرے اور اگر سجدہ سہو کرنا بھول جائے تو جب بھی یاد آجائے بجالانا چاہیے۔ غراہ کوئی فعل منافی نماز سرزد ہونے کے بعد بھی کیوں نہ ہو۔ نماز کو کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔

## ترکیب سجدہ سہو

اول نیت کرے اور احتیاطاً تکبیر کہے۔ پھر سجدہ میں جائے اور پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَ  
بِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ لَّہٗ پھر اٹھ کر بیٹھے اور دوسرے سجدہ  
میں جائے اور یہی ذکر کرے۔ دوسرے سجدہ سے فارغ ہو کر بیٹھے اور اس طرح تشہد و  
سلام پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ  
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ ط السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ  
وَبَرَکَاتُہٗ اور احوط یہ ہے کہ سجدہ سہو میں ان تمام چیزوں کا اعتبار رکھے جو نماز کے  
سجدہ میں معتبر ہیں۔

## چودھواں باب

### بقیہ واجب نمازیں،

### نماز جمعہ

نماز جمعہ دو رکعت ہے۔ اس کا وقت اول زوال سے لے کر اس وقت تک ہے

یعنی یعنی سجدہ سہو کرتا ہوں قرینۃ الی اللہ۔ الاخر نقوی

لَا یَاۤیُّہُ اللّٰہُ وَبِاللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ آتائے محن مدظلہ۔

جب تک کہ سایہ ہر چیز کا اُس کے برابر ہو جائے۔ اس زمانہ میں نماز جمعہ واجب تعمیری ہے لیکن جمعہ و ظہر دونوں کو قربت مطلقہ کی نیت سے پڑھنا احوط ہے۔ دونوں خطبے نماز سے پہلے پڑھنا واجب ہیں۔ اگر ممکن ہو تو ہر دو خطبہ پڑھتے وقت کھڑا ہونا واجب ہے۔ اور یہ بھی واجب ہے کہ امام و خطیب ایک ہی شخص ہو۔ مامونین پر خطبہ کو سکون و اطمینان سے اور کان لگا کر سُننا واجب ہے۔ نماز جمعہ ہر بالغ، عاقل، مرد آزاد پر واجب ہے۔ اندھا، بیمار، اپانج، غلام، پیر فرقت، مسافر اور عورت سے نماز جمعہ ساقط ہے۔ جمعہ کے روز بعد طلوع صبح سفر کرنا مکروہ اور زوال کے وقت ناجائز۔ البتہ اگر ایسے مقام پر پہنچے جہاں نماز جمعہ ہوتی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں نماز جمعہ پڑھے۔ نماز جمعہ جماعت سے پڑھنا اس میں مع امام کے سات یا پانچ آدمیوں کا ہونا اور نماز سے قبل دو خطبوں کا ہونا اور ایک فرسخ (یعنی تین میل تین فلانگ انگریزی) سے کم میں دو جگہ نماز جمعہ کا نہ ہونا۔ یہ سب امور اس نماز کی شرطیں ہیں۔

پہلی رکعت میں بعد سورۃ الحمد اور سورۃ جمعہ (اٹھائیسواں پارہ) اور رکوع میں جانے سے قبل یہ قنوت یا کوئی اور دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ قَامُوْا يَكْتٰبُكَ وَ سَتِيْ نَبِيْكَ فَاجْزِهِمْ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ۔ اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ منافقون (پارہ ۲۸) پڑھے۔ اور رکوع میں جائے۔ اور کھڑا ہو کر دوسرا قنوت پڑھنا بھی سنت ہے۔ باقی افعال نماز پنجگانہ نماز کی طرح بحال لائے اگر کوئی شخص نماز جمعہ کی دوسری رکعت میں شریک ہو تو امام جماعت کی اس دوسری رکعت کے ساتھ اپنی پہلی رکعت کو پورا کر کے کھڑا ہو جائے گا۔ اور دوسری رکعت فرادہ ملی پڑھے گا۔ جمعہ کے دن ہیں رکعت نماز نافلہ ہے۔ اس طرح کہ چھ رکعت خوب دھوپ پھیل جانے کے وقت اور چھ رکعت اچھی طرح آفتاب بلند ہو جانے کے وقت اور چھ رکعت زوال سے کچھ قبل اور دو رکعت زوال کے بعد پڑھے۔

اس زمانہ میں نماز جمعہ کا ہوا بہر جائے مطلوبت ہے اور واجب کہ نماز جمعہ کے بعد نماز ظہر بھی بحال لائے (آٹھ غنیم)

## نذر، عہد وغیرہ سے واجب شد نمازیں

اگر کوئی شخص دو رکعت نماز پڑھنے کی نذر کرے یا عہد یا قسم کھائے تو یہ نماز اس پر واجب ہوگی۔ اس طرح روزہ وغیرہ کی صورت ہے۔ اور بجاالت مخالفت کفارہ دینا لازم ہوگا۔ نذر و عہد کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دو ماہ کے پئے واپے روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ اور قسم کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا تین روزے رکھنا یا دس مسکینوں کو کھلانا یا لباس پہنانا ہے۔ نماز نذر وغیرہ میں وہی شرائط ہیں جو نماز یومیہ میں ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں زمانہ، مکان یا جائزہ ہیئت کی تعیین خود کرنی پڑتی ہے اگر کسی نے نذر کی کہ ایک رکعت میں دو رکوع یا ایک سجدہ کے ساتھ نماز پڑھوں گا۔ تو اس کی نذر باطل ہوگی۔ اگر نذر میں رکعات کی تعیین نہ کی گئی بلکہ مطلقاً نذر کی تو دو رکعت نماز پڑھنا بے اشکال کافی ہوگا۔

## نمازیات

یہ نماز چاند اور سورج کو گہن گھنے سے یا زلزلہ یا سرخ آندھی، شدید تاریکی وغیرہ معمولی برق و رعد اور ان تمام حوادث آسمانی سے واجب ہوتی ہے جو عموماً باعث خوف ہوں خواہ وہ شخص خود نہ ڈرے۔ چاند گہن اور سورج گہن کی نماز کا وقت گہن کے شروع سے بالکل چھوٹ جانے تک ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ چھوٹنا شروع ہو جائے اور زلزلہ اور دیگر آسمانی حوادث جو خوفناک ہوں، ان کی نماز آخر عمر تک ادا کرنے کی نیت سے ہوگی۔ چاند گہن اور سورج گہن سے اگر بروقت مطلع ہو گیا ہو۔ اور عداً یا سہراً نماز نہ

۱۔ یہ احتیاط ترک نہ ہو یعنی وجہی ہے ۱۳ سے جن آیات کے وقت میں اتنی وسعت ہو کہ نماز پڑھی جاسکتی ہو (جیسے آندھی) ان میں احوط (وجہی) یہ ہے کہ آیت کے وقت نماز پڑھے اور اگر تاخیر ہو جائے تو احوط (وجہی) یہ ہے کہ ادا یا قضا کا قصد کرے بغیر حالائے ۱۴ سے لیکن نابراقتی ایسی علامت کے ظاہر ہونے پر نماز میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے (آقائے محسن مطلق) ۱۵ اگر نماز اس وقت شروع کرے کہ سورج یا چاند چھوٹنا شروع ہو جائے تو پھر بھی نماز نہ نیت ادا پڑھے (آقائے محسن حکیم)

## نماز آیات

تختہ العوام مقبول جدید

پڑھی ہو تو اس کی قضا بجالانا واجب ہوگی۔ اگرچہ پورا گھن نہ ہو، لیکن اگر بالکل چھوٹ جانے تک مطلع نہ ہوا ہو بلکہ بعد میں اطلاع ہوئی تو اگر پورا گھن ہو تو قضا بجالانا واجب ہوگی۔ ورنہ قضا نہ ہوگی اور نماز آیات کو جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔

یہ نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں پانچ رکوع، دو قنوت اور دو سجدے اور دوسری رکعت میں پانچ رکوع، تین قنوت اور دو سجدے ہیں۔ تفصیل اس کی یوں ہے کہ اس نماز کی نیت کرے مثلاً سورج گھن کی نماز پڑھتا ہوں واجب قریشہ الی اللہ اور ساتھ ہی بیکمرۃ الاحرام یعنی اللہ اکبر کہے۔ اس کے بعد سورۃ الحمد اور ایک دوسرا سورہ جو یاد ہو پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے ذکر رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور سورۃ الحمد اور جو سورۃ چاہے پڑھے اور دعائے قنوت پڑھے اور اللہ اکبر کہہ کر دوسرے رکوع میں جائے ذکر رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور سورۃ الحمد اور جو سورۃ چاہے پڑھے اور اللہ اکبر کہہ کر تیسرے رکوع میں جائے ذکر رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور سورۃ الحمد اور کوئی دوسرا سورہ جو یاد ہو پڑھے۔ اور دعائے قنوت پڑھے اور اللہ اکبر کہہ کر چوتھے رکوع میں جائے ذکر رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور اسی طرح سورۃ الحمد اور دوسرا سورہ پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر پانچواں رکوع کرے۔ ذکر رکوع کے بعد پھر کھڑا ہو اور سُبْحَانَ اللَّهِ لَعْنَةُ حَمْدُہ کہہ کر سجدہ میں جائے۔ دو سجدے کرنے کے بعد دوسری رکعت کے لئے اُٹھ کھڑا ہو۔ اور اسی طریق میں دوسری رکعت پانچ رکوعات کے ساتھ بجالائے اللہ سجدے اور تشهد اور سلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔ دوسری رکعت میں پہلے رکوع میں جانے سے قبل اور تیسرے رکوع میں جانے سے پہلے اور پانچویں رکوع میں جانے سے پیشتر دعائے قنوت پڑھے۔ اس حساب سے دونوں رکعتوں میں دس رکوع ہر جائیں گے۔ نماز آیات کی یہ صورت دوسری صورتوں سے افضل ہے۔

ایک اور طریق سے بھی نماز آیات پڑھنا جائز ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد اللہ کے قصد سے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کہے اور رکوع میں جائے ذکر رکوع کرے پھر سیدھا کھڑا ہو کر قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کہہ کر

رکعت میں جائے۔ پھر کھڑے ہو کر اللہ الصمد کے اور رکوع میں جائے پھر کھڑا ہو کر لے  
 یلید و لہ یولد کے اور رکوع میں جائے پھر سیدھا کھڑا ہو کر وَلَمْ یَكُنْ لَّہُمْ فُجُورًا اَحَدٌ  
 کہہ کر رکعت میں جائے۔ پھر سیدھا کھڑے ہو کر سجدہ میں جائے۔ دونوں سجدے بجالا کر  
 دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اس طریق سے دوسری رکعت بجالائے۔ اور  
 تشہد و سلام پڑھ کر نماز تمام کرے۔

## نماز والدین

جو نماز باپ سے بلکہ نانا یا قوسی ماں سے بھی فوت ہو گئی ہو۔ اور فوت ہو نا کسی عذر کی  
 وجہ سے ہو تو ولی پر واجب ہے کہ اس کی قضا بجالائے۔ اور ولی سے مراد میت کا خلف  
 اکبر ہے۔ اور بیٹے پر واجب نہیں ہے۔ اگر میت نے وصیت کی ہو کہ اس کی نماز اجارہ پر  
 پڑھوائی جائے تو اجرت کی رقم ترکہ کی ایک تہائی سے نکالی جائے لیکن اگر وارث منظور کر لیں  
 تو یہ رقم اصل ترکہ سے نکالی جائے اور اگر قضا میت بجالانے سے قبل ولی مر جائے تو یہ قضا  
 دوسری میت کے ولی پر واجب نہ ہوگی۔ نہ پہلی میت کے ولی پر واجب ہوگی۔ اور اگر  
 ولی کسی دوسرے سے میت کی قضا نمازیں اجارہ پر پڑھوائے، تو جائز اور ضروری ہے کہ  
 جس ترتیب سے نمازیں فوت ہوئی ہوں۔ اس ترتیب سے ان کی قضا بجالائی جائے۔ اگرچہ  
 مکرر پڑھنی پڑیں۔ اور اگر بیٹے کے زمرہ خدا اپنی نماز و روزہ کی بھی قضا واجب ہو تو یہ امر والدین  
 کے مانند روزہ کے متعلق مانع نہیں ہے بلکہ اس کو اختیار ہوگا کہ چاہے اول اپنے ادا کرے یا ماں باپ

۱۰ یا بغیر عذر کے فوت ہوئی ہو تب بھی ولی پر قضا واجب ہے ہاں اگر روزہ محبت ترکہ کی ہو تو بعید نہیں کہ ولی پر قضا واجب ہو  
 نہ اقول یہ ہے کہ اجارہ کی رقم اصل مال سے نہ نکالی جائے بلکہ تہائی سے نکالی جائے ۱۱ متفق ۱۲ اتاکے ضمن مطلقہ  
 ۱۳ اگر میت اور اس کے ولی کی موت میں اتنا فاصلہ نہ ہو کہ قضا بجالائی جا سکتی ہو تو یہ بعید نہیں ہے کہ ولی کے بعد  
 چوبیس بڑا بیٹا ہو۔ اس پر قضا بجالانا واجب ہے۔ ۱۲

۱۴ لیکن ولی کے اوپر سے اس وقت تک مطلقہ ہوگی جب تک اجارہ سے ادا نہ کرے ۱۵ آٹکے برو جردی۔

۱۶ یہاں شفت کی وجہ سے ترتیب کا درجہ ساقط نہ ہوگا اس لئے کہ مقتدرہ انخاص سے اجرت پر نماز پڑھوائی جا سکتی ہے ۱۷ مطلقہ



کے ادا کرے۔

## نماز اجارہ

از خود واجب کردہ نمازوں میں سے نماز اجارہ ہے جو میت کی نیابت<sup>۱</sup> میں پڑھی جاتی ہے۔ روزہ، زیارت، تلاوت قرآن بھی اس کے مثل ہیں۔ وارث کسی کو اجرت دیجہ ادا کر سکتا ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ کوئی شخص بغیر کسی اجرت کے اُس کی طرف سے ادا کرے لیکن زندہ شخص کی طرف سے کوئی واجب مرد و سرِ شخص اجرت لے کر یا بغیر اجرت کے ادا نہیں کر سکتا سوائے حج کے کہ اگر اس سے کوئی شخص عاجز ہو۔ اور خود نہ بجالائے لیکن مستطیع ہو تو وہ اپنا قائم مقام دوسرے کو کر سکتا ہے۔ پس نماز پڑھنے کے لئے جو شخص اجیر کیا جائے ضروری ہے کہ نماز کی شرائط اور اس کے اجزاء وغیرہ سے واقف ہو۔ اور صحیح طریقہ پر بجالانے کا اطمینان ہو۔ ویسے ہی کسی شخص کو اجرت کا روپیہ دے دینا اس سے مردہ بری الذمہ نہیں ہو سکتا تا وقتکہ اجرت لینے والا صحیح طریقہ پر نہ بجالائے اور ایسے شخص کو بھی اجیر نہ بنانا چاہیے جو خود معذور ہو مثلاً کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ بیٹھ کر پڑھتا ہے۔ اور جائز ہے کہ عورت اجیر ہو کہ مرد کی نمازیں ادا کرے اور اسی طرح مرد عورت کا اجیر ہو سکتا ہے پس اگر عورت اجیر ہو تو میت کی جہری نمازوں میں اختیار ہے خواہ جہر سے پڑھے یا اخفات سے۔ اگرچہ نماز مرد کی ہو۔ اور اگر مرد اجیر ہو تو جہری نمازوں کو جہر سے پڑھا سکتا ہے۔ اگرچہ عورت کی نماز ہو اور اجیر کو لازم ہے کہ نمازوں کے بجالانے میں اپنے آپ کو میت کا قائم مقام قرار دے یا اس قصد سے بجالائے کہ نفلان میت کے ذمہ جو نماز ہے اُس کو ادا کرتا ہوں۔

۱۔ نیابت: نائب بننا۔ ۲۔ مستطیع: استطاعت والا۔ ۳۔ جہری نماز: آواز سے پڑھنے والی نماز۔ ۴۔ اخفات: آہستہ پڑھنے والی نماز۔

## نماز قضا

اگر کوئی شخص باوجود شرائط واجب نماز کو از راہ گنہگاری ترک کرنے یا سوجانے

لے اگر مرد کی جہری نماز ہو تو عورت کو لازم ہے کہ جہر سے پڑھے مگر ادا کر شخص غیر کے کانوں تک نہ پہنچے ۱۲

یا بھول جانے یا پانی اور تیمم کے واسطے مٹی وغیرہ نہ ملنے کی وجہ سے یا نشہ میں ہو جانے کے سبب نماز ترک ہو جائے تو قضا بجالانا واجب ہوگا۔ لیکن کافر اصلی سے جو نمازیں ترک ہوئی ہوں۔ اسلام لانے کے بعد ان کی قضا واجب نہ ہوگی۔ اور اسی طرح غیر شیعہ مسلمان نے جو نمازیں اپنے مذہب کے موافق پڑھی ہوں۔ راہ حق پر آنے کے بعد ان کی بھی قضا نہ ہوگی۔ اور حیض یا نفاس والی عورت پر اس زمانے کے متعلق جن کی تفصیل « بیان حیض » میں ہو چکی ہے نمازوں کی قضا واجب نہیں ہے۔ اور نمازوں کی قضا کے لئے کوئی خاص وقت نہیں ہے۔ دن میں رات میں، سفر و حضر میں ہر جگہ نماز پڑھ سکتا ہے۔ روزانہ نمازیں جس طرح فوت ہوئی ہوں اُسی ترتیب سے بجالانا واجب ہے۔ جو نماز پہلی ہو اس کو اول بجالائے پھر دوسری کی قضا کرے۔ پھر تیسری پڑھے۔ اسی طرح ترتیب وار قضا پوری کرے۔ ترتیب کے حاصل ہونے کا یہ طریقہ ہے کہ مثلاً ایک نماز ظہر اور ایک نماز عصر فوت ہوئی ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ پہلے روز کی کونسی ہے اور دوسرے روز کی کونسی، تو چاہیے کہ نماز عصر پڑھے پھر نماز ظہر اور پھر نماز عصر پڑھے۔ اس صورت میں تین نمازیں ہو جائیں گی۔ اور اگر ان کے ساتھ نماز مغرب بھی فوت ہوئی ہے، تو ان تینوں نمازوں کو پڑھے۔ پھر نماز مغرب پڑھے۔ پھر ان تینوں کو پڑھے۔ اب سات نمازیں ہو جائیں گی۔ اور اگر نماز عشاء بھی فوت ہوئی ہے تو ان ساتوں نمازوں کو پڑھے پھر عشاء کی نماز پڑھے۔ پھر ان ساتوں کو بجالائے۔ اس صورت میں پندرہ نمازیں ہو جائیں گی۔ اور اگر نماز صبح بھی ان کے ساتھ فوت ہوئی ہو تو یہ پندرہ نمازیں پڑھے اور نماز صبح

۱۲۔ اس صورت میں قضا بنا براحتی (دوبئی) ہوگی۔

۱۳۔ یا بنا براحتی نشہ کے علاوہ عقلی زائل ہونے کی کسی صورت سے حتیٰ کہ خود سے بے ہوش ہو جانے کی وجہ سے بھی نماز ترک ہو تو قضا واجب ہوگی۔

۱۴۔ اگر حالت پاکیزگی میں نماز بھرا وقت مل گیا ہو۔ خواہ اہل وقت میں یا آخر وقت میں اور پھر ادا نہ کی

۱۵۔ اگر قضا واجب ہوگی۔ آتائے محسن مظلّم۔

پڑھے۔ پھر ان پندرہ نمازوں کو بجالائے اس حالت میں سب اکتیس نمازیں ہو جائیں گی۔ نماز قضا کو اسے پہلے پڑھنا واجب نہیں ہے اگرچہ اقویٰ ہے کہ پہلے پڑھے خصوصاً اگر ایک ہی نماز ہو۔ اور خاص کر اگر اسی دن کی ہو۔ پس اگر نماز سفر میں فوت ہوئی ہو تو قصر پڑھے خواہ پڑھتے وقت حضر ہی کیوں نہ ہو۔ اور اگر حضر میں فوت ہوئی ہو تو تمام پڑھے خواہ سفر میں ہو۔ اور اگر کوئی شخص اول وقت حضر میں ہو اور آخر وقت سفر میں ہو تو احوط یہ ہے کہ قضا اور ادا دونوں میں قصر و اتمام دونوں کو جمع کرے۔  
اور اگر کسی شخص کے ذمہ بہت نمازیں ہوں تو اس قدر نمازیں بجالائے جس سے اس کے یقین ہو جائے کہ جو نمازیں مجھ پر تھیں وہ پوری ہو گئیں اور جس شخص کے ذمہ نمازوں کی قضا ہو وہ سنتی نمازیں بھی پڑھ سکتا ہے۔

## شرائط نماز قصر

جن شرائط کے ساتھ سفر میں نماز قصر اور روزه قضا کرنا پڑتا ہے حسب ذیل ہیں:  
اول یہ کہ سفر بقدر مسافت شرعیہ ہو۔ اور وہ آٹھ فرسخ (۲ میل ۲ فرلانگ ۴۰ گز) انگریزی احتیاطاً ۲۸ میل) سے زیادہ ہو۔ مثلاً کسی کے دو وطن ہوں جن میں آٹھ فرسخ کا فاصلہ ہو یا آمد و رفت ملا کے۔ مثلاً کوئی اپنے وطن سے چار فرسخ تک جائے۔ اور اسی دن یا اس کے بعد واپس آجائے۔ پس اگر سفر مسافت مذکورہ سے کم ہو۔ خواہ کچھ ہی کم ہو تو قصر نہ ہوگا۔ اور اگر دس دن قیام کا قصد کئے بغیر واپس آئے تو قصر نہ ہوگا۔ اور اگر دس دن قیام کا ارادہ کر لیا تو نماز پوری پڑھنی ہوگی۔

صہ اسی طرح اگر شک ہو کہ مسافت شرعیہ پوری ہے یا نہیں تو قصر نہ کرے (آقائے محسن حکیم)

۲۔ اقویٰ یہ ہے کہ اسے اختیار ہے کہ وہ آخر وقت کی اپنی تکلیف شرعی کے مطابق عمل کرے آقائے محسن مطلقاً اسے ایسی صورت میں کہ جب آمد و رفت میں ملا کر آٹھ فرسخ ہو جائیں تو احوط یہ ہے کہ قصر و اتمام دونوں کو جمع کرے لیکن اگر پورے چار فرسخ یا احتیاطاً ۲۸ میل جائے اور دس دن زیارت میں سفر کیا ہو اسی دن واپس آجائے یا اس طور کہ عرفاً آمد و رفت متحمل قرار پائے تو فقط قصر ہوگا۔ البتہ اگر شک ہو کہ مقدار مذکورہ بھر سفر کیا ہے یا نہیں تب بھی قصر نہیں آقائے محسن مطلقاً البتہ اگر واپسی بقدر مسافت مذکورہ ہو تو قصر ہوگا (آقائے محسن مطلقاً)

دوسرے یہ کہ آٹھ فرسخ جانے کا عازم ہو یعنی بلا قصد و ارادہ کسی قدر بھی مسافت طے کرے تو جانے میں قصر نہ ہوگا۔ پس اگر مثلاً کسی بھاگتے شخص کے تعاقب میں بلا قصد سفر کر جائے تو قصر نہ ہوگا۔ اور اگر کسی شہر کے دور استے ہوں۔ ایک بقدر مسافت شرعیہ دوسرا کم تر جس راستہ کو اختیار کرے گا اس کا حکم جاری ہوگا۔ پس اگر آٹھ فرسخ والے راستے سے جائے گا تو نماز قصر اور روزہ افطار کرنا پڑے گا اور جو شخص کسی کے ساتھ سفر کرے (جیسے عیال نوکر وغیرہ) تو اس کا قصد بھی اس شخص کے قصد کے تابع ہوگا جس کے ساتھ سفر کر رہا ہے بشرطیکہ تابع کو متبوع کے قصد کا علم بھی ہو۔

تیسرے یہ کہ مسافت شرعیہ کا قصد آخر تک باقی رہے پس اگر اثنائے راہ میں ارادہ بدل جائے یا تذبذب ہو جائے یا دس دن رہنے کا قصد کرے یا وطن سے ہو کر جائے تو ان تمام صورتوں میں قصر نہ ہوگا یعنی نماز پوری پڑھنا ہوگی۔

چوتھے یہ کہ اثنائے مسافت شرعی میں اگر اس کا کوئی مکان ہو کہ اس مکان میں اس نے چھ مہینے تک بود و باش بقصد توطن کی ہو تو قصر نہ ہوگا۔ اگر اس چھ مہینہ یا اس سے زیادہ زمانہ توطن کے اندر کوئی عارضی سفر و پیش ہو تو وہ اس جگہ دوبارہ پہنچنے پر قطع ہو جائے گا لیکن اگر پہلے کبھی چھ مہینہ یا اس سے زیادہ بقصد توطن رہ چکا ہے لیکن اگر وہاں کا قیام ترک کر چکا ہے تو اب وہاں پہنچنا انقطاع سفر کا باعث نہ ہوگا۔ البتہ اگر وطن اصلی یعنی آبائی ہے جہاں یہ خود بھی رہا ہے تو یہاں پہنچنے پر بہر حال سفر ختم ہو جائے گا۔ وطن اصلی وہ ہے کہ جس مقام پر ہمیشہ رہنے کا ارادہ ہو جیسے وہ مقام جہاں والدین ہمیشہ سے رہتے ہوں۔ اور یہ شخص خود وہاں پیدا ہوا۔ پروان چڑھا۔

وطن عارضی وہ ہے کہ جہاں ہجرت کر کے جائے مثلاً اگر بلائے معلیٰ میں مجاورت

لے البتہ اگر ایسی بقدر مسافت مذکورہ ہو تو قصر ہوگا (آتائے محسن منظر)

۴۔ تذبذب میں جو راہ طے کی ہو اس کے علاوہ (جو کچھ باقی ہو) اگر مسافت شرعیہ سے کم ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ انشاء معین ہے اور اگر تذبذب میں ذرا بھی راہ طے نہ کی ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ پھر قصر کی طرف پلٹ آئے۔ ۱۲

کے قصد سے گیا کہ اب زندگی بھر وہاں رہے گا تو ایسی صورت میں کہ بلائے معلیٰ اس کا وطن قرار پائے گا۔ اور اس صورت میں چھ مہینے تک رہنے کی شرط نہیں ہے۔ البتہ اتنے دنوں مثلاً ایک مہینہ، قیام کہ جس کی وجہ سے عرفاً اُسے وطن کہا جائے ضروری ہے۔ چنانچہ یہ کہ سفر مباح ہو پوری یا ظلم یا شراب خواری وغیرہ کی غرض سے سفر نہ ہو ورنہ سفر حرام ہوگا اور موجب قصر نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر تفریحاً شکار کھیلنے کے لئے سفر ہو تب بھی اتنا واجب ہے۔

چھٹے یہ کہ کثیر السفر نہ ہو یعنی سفر اس کا پیشہ نہ ہو جیسے ڈرائیور، گارڈ، ملاح، ساربان قاصد وغیرہ۔ پس ایسے لوگ پہلے سفر میں نماز قصر پڑھیں گے۔ اور اس کے بعد دوسرے اور تیسرے سفر میں پوری نماز پڑھنا چاہیے۔ اور احتیاط یہ ہے کہ قصر و اتمام میں جمع کرے اور اگر وطن میں دس دن رہ جائے تو کثیر السفر کا حکم برطرف ہو جائے گا۔ اس کے بعد جو سفر ہوگا تو پہلے سفر میں قصر کرے گا اور دوسرے اور تیسرے سفر میں پوری نماز پڑھیں گے۔ اور اپنے پیشہ کے علاوہ سفر کرے مثلاً زیارت کو جائے تو قصر کرے گا۔

ساتویں یہ کہ حد ترخص سے نکل جائے یعنی شہر سے اتنا دور ہو جائے کہ اس کی دیواریں نظر سے غائب ہو جائیں یا یہ کہ شہر کی اذان نہ سنائی دے اور بنا برا حوطوں باتیں ثابت ہو جائیں اور یہ شرط جانے اور واپس آنے میں یکساں ہے۔ البتہ اگر جاتے وقت کسی جگہ پہنچ کر شک ہو جائے کہ حد ترخص تک پہنچا یا نہیں تو وہاں پر نماز اتمام پڑھے اور پلٹے وقت وہیں پر نماز قصر کرے۔ اور احوط یہ ہے کہ قصر و اتمام دونوں کو جمع کرے اور یہ شرط وطن اور جس شہر میں قیام ہو دونوں میں برابر ہے۔

۸۔ اتمام کے وجوب کا حکم عساکر پر مبنی ہے پس جب تک گنہ گار ہے پوری نماز پڑھے اور جس وقت گنہ گار نہ رہے تو قصر کرے (آقائے محسن مطلقاً) سفر میں پوری نماز پڑھنے کا حکم ان کے لئے اس وقت ثابت ہوگا جب عرفاً یہ کہنا صاف آئے کہ ان کا پیشہ سفر ہے اگرچہ سفر اول ہی میں یہ کہا جانے لگے (آقائے محسن مطلقاً) لہذا اقل یہ ہے کہ وطن کے علاوہ اور کسی جگہ بلا قصد ٹھہرنے سے کثیر السفر کا حکم برطرف نہ ہوگا۔ ۱۲۔ حد ترخص کی شرط وطن میں معتبر اور محل اقامت میں اشکال ہے۔ آقائے محسن مطلقاً۔



## دیگر احکام سفر

(۱) اگر دس روز کے قیام میں ترود ہو۔ اور یہ نہ معلوم ہو کہ دس روز تک رہنا ہو گا یا نہیں تو نماز قصر پڑھے۔ یہاں تک کہ تیس روز گزر جائیں۔ اس کے بعد پوری نماز پڑھے گا۔ اگرچہ اسی روز واپس ہونے کا ارادہ ہو جائے۔

(۲) اسی طرح اگر کسی مقام پر اقامت عشرہ کے قصد سے ایک نماز چار رکعتی (پوری پڑھ لی تو جب تک وہاں قیام رہے گا پوری نماز پڑھے گا۔ اگرچہ اس کے بعد دس دن کے قیام میں ترود ہو جائے یا واپسی کا عزم کر لے۔

(۳) چار مقامات پر قصر واجب نہیں ہے۔ اول مکہ معظمہ، دوسرے مدینہ منورہ، تیسرے مسجد کوفہ، چوتھے حار حضرت سید الشہداء علیہ السلام۔ پس ان مقامات پر اختیار ہے۔ خواہ قصر کرے یا اتمام۔ اگرچہ احوط قصر اور افضل اتمام ہے۔ لیکن روزہ (بحالت سفر) ان مقامات پر نہ رکھے۔

(۴) اگر سفر میں عداً نماز پوری پڑھے گا تو نماز باطل ہوگی۔ البتہ اگر احکام قصر سے واقف نہ ہو تو صحیح ہوگی۔

(۵) اگر حکم قصر سے واقف ہو لیکن مسافر پر قصر کا وجوب یا اپنا مسافر ہونا بھول جائے اور نماز پوری پڑھے اور نماز کے بعد یاد آئے تو اگر وقت باقی ہو تو اعادہ کرے اور اگر

احوط یہ ہے کہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی ان ہی دونوں میں یہ حکم محدود رکھے ۱۲ آتائے بروجردی

حکم قصر بھولنے والے کے بارہ میں اقول یہ ہے کہ وقت نماز میں اعادہ اور وقت کے بعد تصاحب لانا واجب ہوگا۔ ۱۲ آتائے بروجردی

مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں نماز پوری پڑھنا افضل اور قصر پڑھنا احوط ہے یہ حکم مکہ و مدینہ کے لئے بھی ثابت ہے مسجد کوفہ کی ایسی جگہ کہ بعد میں ساتھ تلاوی گئی ہے۔ وہاں نماز قصر پڑھنا چاہیئے نیز حار حسینی میں اگر ضریح اندس سے زیادہ دور فاصلہ پر نماز پڑھنا چاہئے۔ تو بنا بر احتیاط واجب فقط نماز قصر پڑھے (آتائے محسن حکیم)

تحفۃ العیام مقبول جدید

وقت گزر چکا تو قضا واجب نہ ہوگی۔

(۶) اگر وقت نماز آجانے کے بعد سفر کیا ہو اور ابھی نماز نہ پڑھی ہو۔ اور حد ترخص سے نکل گیا ہو تو قصر کرے۔ اور اگر سفر سے واپسی پر وطن میں یا جہاں اقامت عشرہ کا ارادہ ہو وہاں وقت نماز آجانے کے بعد پہنچا ہو تو نماز کو تمام کرے۔ (یعنی پوری پڑھے)

## پندرہواں باب

### بعض سنتی نمازوں کا بیان نوافل یومیہ

سنتی نمازوں میں سب سے زیادہ نوافل یومیہ کی شرع میں تاکید آئی ہے۔ ان کو روایت بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ فرض نمازوں کے ادا کرتے وقت کوئی نہ کوئی کوتاہی ہو جاتی ہے۔ مثلاً رکوع و سجود و قیام وغیرہ میں خلل یا نقص کا پیدا ہو جانا۔ یا جوع قلب میں کمی آ جانا وغیرہ۔ ان تمام نقائص کی تلافی نوافل سے ہو جاتی ہے اور سنتی نمازیں واجب نمازوں کے قائم مقام ہو جاتی ہیں۔

نوافل یومیہ تعداد میں پچونتیس رکعت ہیں۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مومن کی پانچ علامتیں ہیں (۱) اکیاون رکعات فرضیہ و نافلہ دن رات پڑھنا (۲) زیارت اربعین پڑھنا (۳) سجدہ شکر میں پیشانی خاک پر رکھنا (۴) دامن ہاتھ میں اٹکھٹی پہننا اور (۵) لبم اللہ الرحمن الرحیم کو باجبر پڑھنا۔ سنتی نمازیں بیچھ کر پڑھنی جائز ہیں۔ خواہ کوئی مجبوری نہ ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے۔ اور تمام

تھے اس صورت میں اٹکھایا ہے کہ تضرعاتام دونوں کو جمع کرے ۱۲۔ آقائے بروجردی

سنی نمازیں سوائے بعض نمازوں (نماز اعرابی) کے دو دو رکعت کر کے مثل نماز صبح کے پڑھی جاتی ہیں جن کی ہر رکعت میں صرف سورۃ الحمد پر بھی اکتفا ہو سکتا ہے۔ بھول کر رکن کی زیادتی یا رکعتوں میں شک ہونے سے یہ نمازیں باطل نہیں ہوتیں۔ ان میں نہ سجدہ سہونہ نماز احتیاط اور نہ بھولے ہوئے سجدہ یا شہد کی قضا ہے ان نمازوں کا بہ نسبت مسجد کے گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ نوافل یومیہ کے اوقات یہ ہیں۔

دو رکعت نماز نافلہ صبح کی ادائیگی کا وقت صبح کا ذب سے لے کر جب تک سُرخ مشرق کی جانب شروع ہو، باقی رہتا ہے۔ آٹھ رکعت نماز نافلہ ظہر کا وقت زوال آفتاب سے لے کر اُس وقت تک ہے کہ شاخص کا سایہ دو قدم تک پہنچ جائے۔ "شاخص" اس چیز کو کہتے ہیں جس کو سایہ دیکھنے کے لئے دھوپ میں کھڑا کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتویں حصہ کو قدم کہتے ہیں۔ آٹھ رکعت نماز نافلہ عصر کا وقت نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد اُس وقت تک ہے کہ مغرب کی جانب کی سُرخ زائل ہو جائے اور ایک رکعت نماز نافلہ عشاء (جسے نماز دتیرہ کہتے ہیں) کا وقت نماز فرضیہ عشاء کے بعد اُس وقت تک ہے کہ جب تک خود نماز عشاء کا وقت باقی رہتا ہے۔ اقولے یہ ہے کہ نافلہ عشاء دو رکعت بیٹھ کر پڑھے جو ایک رکعت شمار کی جاتی ہے۔

واضح رہے کہ نافلہ مغرب و عشاء و فجر مکملہ ہیں۔ ائمہ معصومین علیہم السلام نے نافلہ مغرب کے بارہ میں بے حد تاکید فرمائی ہے۔ فرضیہ مغرب اور نافلہ مغرب کے درمیان بولنا مکروہ ہے۔ اسی طرح چار رکعت نماز نافلہ مغرب (دو دو رکعت کر کے) ادا کرتے وقت درمیان میں کلام کرنا مکروہ ہے۔ اور جو نمازیں سفر میں قصر پڑھے جیسے ظہر و عصر و عشاء ان کا نافلہ ساقط ہوگا لیکن دوسرے نوافل (یعنی صبح و مغرب) ساقط نہ ہوں گے۔

### نماز شب و تہجد

نماز شب کی فضیلت میں خاص طور سے بہت کچھ روایات وارد ہوئی ہیں چنانچہ

۱۔ احوط وہی یہ ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے ۱۲ آتائے برد جردی + کھڑے ہو کر بھی جائز ہے (آتائے عن ظلم)  
۲۔ عشاء کا نافلہ بقصد رجائے مطلوبین پڑھ سکتا ہے (آتائے عن حکیم)

## نماز تہجد

تحفۃ العوام مقبول جدید

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز شب کا پڑھنے والا بے شمار اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ اور جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص نماز شب پڑھے تو خدا نے بزرگ و برتر وہ اشیاء عطا فرمائے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی ہوں۔ اور جب قبر سے باہر نکلے گا تو فرشتے اُس کو بہشت کی خوش خبری دیں گے جناب صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بندہ مومن کا شرف نماز شب کے بجالانے میں، اور اُس کی عزت خلق سے بے نیازی میں ہے اور یہ کہ یقیناً شب میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس میں جو کوئی بندہ مومن نماز پڑھ کر خدا سے دعا کرتا ہے۔ اُس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ ایسی نے عرض کیا یا مولادہ کو کسی ساعت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ادھی رات گزرنے کے بعد جب تک تہائی رات باقی رہے۔ غرضیکہ نماز شب کی بہت تاکید ہے۔ تحقیقاً ادھی رات کے بعد کا وقت بڑے اطمینان کا وقت ہوتا ہے۔ مکمل تخیلہ اور کامل سکون ہوتا ہے۔ لہذا رجوع دل اور حضور قلب کا پیدا ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔ اس کا وقت نصف شب سے شروع ہو کر طلوع صبح صادق تک باقی رہتا ہے اور جس قدر صبح سے قریب ہو۔ بہتر ہے نماز شب بھی نماز صبح کی طرح دو دو رکعت کر کے اٹھ رکعتیں ہیں۔ اور نماز شفعہ دو رکعت اور نماز تیرہ ایک رکعت۔ ان تینوں نمازوں کی رکعتوں کی تعداد گیارہ ہے۔ ان نمازوں کو ملا کر نماز شب کہتے ہیں۔

جب نماز شب کا وقت داخل ہو تو ضروریات سے فارغ ہو کر وضو کرے۔ اور عطر لگائے۔ حدیث میں وارد ہے کہ عطر لگا کر دو رکعت نماز پڑھنا اُن ستر رکعتوں سے بہتر ہے جو بے عطر کے پڑھی جائیں۔ پھر اس کے بعد نماز شروع کرے اور سات تکبیریں مع دُعاؤں کے (جن کا تکبیرۃ الاحرام کے بیان میں ذکر کیا جا چکا ہے) بجالائے یہ نیت کر کے کہ نماز شب پڑھنا ہوں سنت قرینۃ الی اللہ اگرچہ ان اٹھ رکعتوں کو اس طرح پڑھ سکتا ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ توحید یا جو سورۃ چاہے پڑھے۔ اور نماز صبح کی مثل دو دو رکعت کر کے نماز پوری کرے بلکہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد پر بھی اکتفا کر سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد تین مرتبہ سورۃ توحید

(قل هو اللہ) اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ حمد (قل یا ایہا الکفر دن) پڑھے اور باقی چھ رکعتوں میں بڑی بڑی سورتیں جیسے سورۃ النعام سورۃ کہف، سورۃ یسین وغیرہ اگر وقت وسیع ہو، پڑھے۔ اگر یاد نہ ہوں تو قرآن میں دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔ آٹھ رکعت ختم کرنے کے بعد سنت ہے کہ تسبیح جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھے دُعا مانگے اور سجدہ شکر بجالائے جب ان آٹھ رکعتوں سے فارغ ہو تو یہ دُعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْنِیْ وَتَبَتَّنِیْ عَلٰی دِیْنِكَ وَدِیْنِ نَبِیِّكَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْكَهَّابُ ط

اس کے بعد دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت نماز وتر باقی رہتی ہے۔ اگر چہ ان کی فضیلت کا وقت صبح کا ذب اور صبح صادق کا درمیان ہے لیکن نماز شب کی آٹھوں رکعت کے بعد بھی بجالائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے جس وقت نماز شفع شروع کرے۔ تو دونوں میں صرف الحمد پر اکتفا کر سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ توحید یا اگر چاہے تو پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ فلق قل اعوذ برب الفلق۔ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ والناس قل اعوذ برب الناس پڑھے۔ اس نماز میں دُعاے قنوت نہیں ہے۔ باقی نماز مثل نماز صبح کے پڑھے۔ اور فارغ ہو کر سنت ہے کہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُ تَعَزَّضْ لَكَ فِيْ هٰذَا اللَّیْلِ الْمَتَّعِرِ ضُنُوْنَ وَقَصْدَكَ فِیْهِ الْفَاصِدُوْنَ وَاَمَلْ فَضْلَكَ وَمَعْرِوْفَكَ الطَّالِبُوْنَ وَ لَكَ فِیْ هٰذَا اللَّیْلِ نَفَخَاتٌ وَجَوَازُ وَعَطَايَا وَمَوَاهِبٌ تَمُنُّ بِهَا عَلٰی مَا شَاءَ مِنْ عِبَادِكَ وَتَنْعُهُا مَنْ لَمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَايَةَ مِنْكَ وَهَا اَنَا ذَا عَبْدِكَ الْفَقِیْرُ اِلَيْكَ الْمُسَوِّلُ فَضْلَكَ وَمَعْرِوْفَكَ فَاِنْ كُنْتَ يَا مُوَلَّائے تَفَضَّلْتَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَعَدْتَ عَلَیْهِ عَائِدَةً

یہ نماز شفع میں برباد مطلوبیت (آقائے محسن حکیم)



مِّنْ عَطْفِكَ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْخَيْرِينَ  
الْفَاضِلِينَ وَجِدْ عَلَى يَطْوَلِكَ وَمَعْرُوفِكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ  
عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْهُمْ  
الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا إِنَّ اللَّهَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ - اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَدْعُوكَ كَمَا أَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ

اس کے بعد ایک رکعت نماز وتر میں شمول ہو۔ اس کو بھی صرف الحمد پڑھ کر تفسیر کسی  
دوسرے سورۃ کے اور بغیر قنوت کے رکوع و سجود و تشهد و سلام بجالا کر ختم کر سکتے ہیں لیکن بہتر یہ  
ہے کہ جب شروع کرے تو ساتوں تکبیریں مع دعاؤں کے بجالائے ان میں ایک تکبیرۃ الاطم  
ہے اور الحمد پڑھ کر تین مرتبہ سورۃ توحید، تین مرتبہ سورۃ الفلق اور تین مرتبہ سورۃ الناس پڑھے  
اور مستحب ہے کہ ہاتھوں کو اٹھا کر گریہ و زاری کے ساتھ قنوت پڑھے اور اول دعائے کائنات  
پڑھے اور وہ یہ ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا  
فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ  
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط

اس کے بعد زندہ یا مرنہ چالیس مومنوں کے لئے اس طرح طلب مغفرت کرے  
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَفُلَانٍ اور فلان کی جگہ کسی مومن کا نام لے۔ اس کے بعد ستر مرتبہ  
کہے اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔ پھر سات مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ لِجَمِيعِ ظُلْمِي وَجُرْئِي  
وَأَسْرَأَنِي عَلَى نَفْسِي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ط اور سات مرتبہ کہے ہذا مقام العائذ بك  
مِنَ النَّارِ اس کے بعد کہے رَبِّ اسَأْتُ وَظَلَمْتُ نَفْسِي وَبُئْسَ مَا صَنَعْتُ  
وَهَذِهِ يَدَايَ يَا رَبِّ جَزَاءُ مَا كَسَبْتُ وَهَذِهِ رَقَبَتِي خَاضِعَةٌ لِّمَا آتَيْتُ  
مِمَّا آتَا ذَايْنِي يَدَيْكَ فَخُذْ لِنَفْسِكَ مِنَ الرِّضَا حَتَّى تَرْضَى لَكَ الْعُثْبَى

۱۔ احوط (درجی) یہ ہے کہ یا تو سلام علی المرسلین نہ کہے یا پھر اس کو آیت قرآنی کی نیت سے پڑھے۔ ۱۳

لَا أَعُوذُ بِهَرَمَيْنِ سَوْتَرَتِي كَيْفَ الْعَفْوُ الْعَفْوُ اس کے بعد کہے رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي  
وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ اس قنوت میں اس طرح اپنے دل کو مرتبہ  
کرنے کی کوشش کرے کہ خوفِ خدا سے آنکھوں میں آنسو بھرا آئیں۔ اس قنوت کے بعد  
رکوع و سجود و تشہد و سلام بجالائے اور نماز سے فارغ ہو کر تسبیح جناب سیدہ پڑھے۔ اور  
سجدہ شکر بجالائے اور جو چاہے خدا سے دُعا مانگے کہ آخر شب کی دعا مستجاب ہے۔

## نماز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

روایت میں ہے کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے اُس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور یہ  
کو بھی حاجت طلب کرے وہ روا ہوگی۔ یہ نماز دو رکعت ہے ہر رکعت میں سورہ الحمد ایک مرتبہ  
اور سورہ قدر انا أنزلنا سورہ مرتبہ پھر رکوع میں سورہ قدر پندرہ مرتبہ پھر رکوع سے  
سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہو کر پندرہ مرتبہ پھر سجدہ اقل میں پندرہ مرتبہ پھر سجدہ سے سر  
اٹھانے کے بعد پندرہ مرتبہ پھر سجدہ دوم میں پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اسی ترکیب سے دوسری  
رکعت بجالا کر تشہد و سلام پڑھ کر نماز کو ختم کرے اور یہ دعا پڑھے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّنَا  
وَدَبَّ ابْنَا الْأَوَّلِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِلَهًا وَاحِدًا وَتَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا تَعْبُدُ إِلَّايَا مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ  
الْمُشْرِكُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ لَا يُجْزَى عَدَا وَلَصَرَ عَبْدَهُ فَاعْتِ  
جُنْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَسَلَّمَ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ فَتِلْكَ الْحَمْدُ  
وَأَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَإِنْجَاؤُكَ حَقٌّ وَالْحَنَّةُ  
حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ  
وَبِكَ خَاصَمْتُ وَرَالَيْكَ حَاكَمْتُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي مَا  
قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا  
أَنْتَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْنِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ

## اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ط

## نماز حضرت امیر المومنین علیہ السلام

جناب شیخ وسید نے جناب صادق آل محمد علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو چار رکعت نماز امیر المومنین علیہ السلام بجالائے گا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے کہ جس طرح وہ روز پیدائش پاکیزہ تھا۔ اور اس کی تمام حاجتیں برآتی ہیں۔ یہ نماز چار رکعت ہے جو دو دو کر کے پڑھی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ توحید پچاس مرتبہ پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح امیر المومنین پڑھے اور وہ یہ ہے سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْدُ مَعَالِمُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا اِضْحَاحُ لَلِافْخِرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا اَنْقِطَاعُ لِطَدَّتِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَشَارِكُ اَحَدًا فِي اَمْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا اِلَهَ غَيْرُهُ ۝

## نماز جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

روایت میں ہے کہ نماز جناب سیدہ دو رکعت ہے جو حضرت جبریلؑ نے زعلیم فرمائی تھی اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سو مرتبہ سورۃ قدر اور دوسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سو مرتبہ سورۃ توحید پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ الشَّارِحِ الْمُنِيفِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ الْبَازِخِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ الْفَاحِشِ الْقَدِيمِ سُبْحَانَ مَنْ لَيْسَ الْبَهْجَةُ وَالْجَمَالُ سُبْحَانَ مَنْ تَرُدُّ بِالنُّورِ الْوَقَارِ سُبْحَانَ مَنْ يَرَى اَثَرَ التَّمَلُّلِ فِي الصَّفَا سُبْحَانَ مَنْ يَرَى وَقَعَ الظَّيْرِ فِي الْهَوَاءِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هَكَذَا لَا هَكَذَا غَيْرُهُ ۝

سید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بروایت دیگر مندرجہ بالا دعا کے بعد مشہور تسبیح جناب

سیدہ (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔ اس کے بعد سو مرتبہ محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے۔

## نماز دیگر

شیخ وسید علیہما الرحمۃ نے صفوان سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی حلبی بروز جمعہ صادق آل محمد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور خواہش ظاہر کی کہ اُسے ایسا عمل تعلیم کیا جائے جو آج کے روز بہترین عمل پر مضمون نے ارشاد فرمایا کہ تُو جناب سیدہ سے بڑھ کر رسول خدا کے نزدیک کوئی بزرگ تر ہستی تھی۔ اور نہ کوئی چیز اس سے افضل تھی۔ جو رسول خدا نے جناب سیدہ کو تعلیم فرمائی۔ اور وہ چار رکعت نماز ہے درسلام ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۃ توحید دوسری رکعت میں بعد سورۃ حمد پچاس مرتبہ سورۃ الفادیات۔ تیسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۃ الزلزال اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد پچاس مرتبہ سورۃ اِذَا جَاءَ كَضْرُ اللّٰہِ پڑھے اس نماز کو دو رکعت کر کے تشہد و سلام پڑھ کر ختم کرے۔

## نماز حضرت جعفر طیار علیہ السلام

یہ نماز کبیر اعظم اور کبریت احمر کا حکم رکھتی ہے۔ اور کثیر و معتبر روایات سے اس کی بے حد فضیلت و عظمت بیان ہوئی ہے۔ ائمہ معصومین علیہم السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے۔ خداوند عالم اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اس نماز کے بجالانے کا افضل وقت روز جمعۃ المبارک ہے۔

یہ نماز چار رکعت ہے درسلام ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ اِذَا زُلْزِلَتْ الْاَرْضُ۔ اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ وَالْعَادِيَات اور تیسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ اِذَا جَاءَ كَضْرُ اللّٰہِ ایک مرتبہ اور چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ توحید ایک دفعہ پڑھے لیکن ہر ایک رکعت میں سورۃ الحمد اور دوسرا معین سورۃ پڑھنے کے بعد پندرہ مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی

تحفۃ العوام مقبول جدید

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھے۔ پھر سبھی تسبیحات  
دس مرتبہ رکوع میں پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد دس مرتبہ سجدہ اولیٰ میں۔ دس مرتبہ سجدہ سے  
سر اٹھانے کے بعد دس مرتبہ سجدہ ثانی میں۔ دس مرتبہ دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد  
دس مرتبہ پڑھے اس طرح ہر رکعت میں ان تسبیحات کا مجموعہ پچھتر ہوگا۔

جناب شیخ و سید نے حضرت مفصل بن عمر سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے  
ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ حضرت نے نماز جعفر طیار اور افرامی اپنے  
دست مبارک بلند کیے۔ اور یوں کہنا شروع کیا۔ یَا رَبِّ یَا رَبِّ بِقَدْرِ ایک سانس کے۔ پھر  
یَا رَبَّ بآہ جس قدر سانس نے اجازت دی۔ پھر اسی طرح رَبِّ رَبِّ پھر اسی قدر یَا اللَّهُ یَا اللَّهُ  
پھر اسی مقدار پر یَا حَیُّ یَا حَیُّ پھر اسی طریقہ سے یَا رَحِیْمُ پھر اسی روش سے یَا رَحْمَنُ  
پھر اس کے بعد سات مرتبہ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط کہہ کر آپ نے یہ دعا پڑھی اللَّهُمَّ  
إِنِّیْ أَسْتَخِجُ الْقَوْلَ بِحَمْدِكَ وَالطَّنْ بِالشَّعْنَاءِ عَلَیْكَ وَأُحِبُّدَكَ وَلَا  
غَايَةَ لِمَدْحِكَ وَأُشْنِیْ عَلَیْكَ وَمَنْ یَبْلُغْ غَايَةَ شَنَائِكَ وَأَمَدَ  
مَجْدِكَ وَأَتِیْ لِحَلِیقَتِكَ كُنْهُ مَعْرِفَةٍ مَجْدِكَ وَأَتِیْ نَزَمٍ لَمَدَّتْ كُنْ  
مَمْدُوحًا بِفَضْلِكَ مَوْصُوفًا بِمَجْدِكَ عَوَادًا عَلَى الْمَذْنُونِ بِحَمْدِكَ  
تَخَلَّفَ سَكَّانُ أَرْضِكَ عَنْ طَاعَتِكَ فَكُنْتُ عَلَيْهِمْ عَطُوفًا بِجُودِكَ  
جَوَادًا بِفَضْلِكَ عَوَادًا بِكُرْمِكَ یَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اٰمَنْتُ دَوَّالْجَلَالِ  
وَالْاِكْرَامِ ط

## نماز حضرت سلمان فارسیؓ

یہ نماز تیس رکعت دو دو کر کے ماہِ رجب کے مبارک مہینے میں پڑھی جاتی ہے پڑھنے  
کا طریق حسب ذیل ہے۔

دس رکعت ماہِ رجب کی پہلی تاریخ کو دو دو کر کے پڑھے ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ  
حمد کے بعد سورہ توحید اور سورہ قُلْ یَا أَیُّهَا الْکَافِرُونَ تین تین مرتبہ پڑھے اور ہر دو رکعت  
میں ۱۴



ختم کرنے کے بعد ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَبَدِ مِنْكَ الْجَدُّ۔ پھر ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر ملے۔

نیمہ ماہ رجب یعنی پندرہویں تاریخ کو دس رکعت نماز حسب طریق بالا بجالائے۔ اور ہر دو رکعت کے سلام کے بعد ہاتھوں کو بجانب آسمان بلند کر کے کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَبَدِ مِنْكَ الْجَدُّ۔ پھر ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر ملے۔

ماہ رجب کی آخری تاریخ کو اسی طرح دس رکعت نماز بجالائے اور ہر دو رکعت کے سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝

پھر ہاتھوں کو حسب طریق سابق منہ پر ملے اور اپنی حاجت طلب کرے اس نماز کا پڑھنا بے حد اجر و ثواب اور فضیلت رکھتا ہے اور فوائدِ کثیرہ پر مشتمل ہے۔

## نماز اعرابی

سید بن طاووسؒ نے جمال الاسبوع میں شیخ تمبکری سے نقل کیا ہے کہ اس نے بسندِ یزید بن ثابت سے روایت کی۔ اُس نے کہا کہ صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کی یا مولا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میں باورِ نشین ہوں۔ اور مدینہ منورہ سے دور رہتا ہوں لہذا ہر جمعہ میں نماز جمعہ میں شریک نہیں ہو سکتا۔ پس میرے لئے کوئی ایسا عمل فرما دیجئے کہ جس کو بجالانے سے نماز جمعہ

## تحفۃ العوام مقبول جدید

۱- نہ دو سلام : دو سلام کے ساتھ۔

نمازِ شکر

اس محسن حقیقی کی احسان فراموشی جس کے احسانات و نوازشات کی کوئی حد و انتہا نہیں یقیناً انسان کے لئے سخت تر عذاب کا موجب ہے۔ خداوندِ عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ لَنْ يَشْكُرَكُمْ اِلَّا زَيْدٌ تَكْفُرًا وَاِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ۔ یعنی اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں یقیناً تم پر نعمت کی زیادتی کروں گا۔ اور اگر تم نے کفر ان نعمت کیا۔ اور

نماز شکر، نماز مغفرت نماز توبہ

صفحہ العرام مقبول جدید

ناشکری کی تو یاد رکھنا کہ میرا عذاب سخت ہے۔  
 جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب خدا تجھ کو کوئی نعمت عطا فرمائے  
 یا کوئی نصیبت تجھ سے دفع کرے تو دو رکعت نمازِ شکر بجالا۔ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے  
 بعد ایک مرتبہ سورۃ توحید اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ صَلَّ  
 بَا آیتھا الکافرون پڑھو۔ اور پہلی رکعت کے رکوع و سجود میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شُکْرًا وَّ  
 حَمْدًا (اُزروئے شکر و حمد اللہ ہی سزاوارِ حمد و ثنا ہے) اور دوسری رکعت کے رکوع و  
 سجود میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِسْتِجَابَ دُعَائِیْ وَ اَعْطَانِیْ مَسْئَلَتِیْ۔ بہ قسم کی حمد ہے اللہ  
 کے لئے جس نے میری دعا قبول فرمائی۔ اور میرا مطلب مجھے عطا کیا، پڑھو تشہید و سلام پڑھ  
 کے نماز ختم کرو۔

## نماز مغفرت

جناب صادق آل محمد علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص دو رکعت نماز اس ترکیب  
 سے بجالائے کہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ساٹھ مرتبہ سورۃ توحید پڑھے تو خداوندِ عالم  
 اُس کے گناہوں کو عفو فرمائے گا۔

## نماز توبہ

خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے یَا آیتھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تَوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَةً  
 نَّصُوْحًا۔ یعنی اے ایماندارو! خدا کی بارگاہ میں خالص دل سے توبہ کرو حضرت امیر المومنین  
 علیہ السلام فرماتے ہیں کہ توبہ کی چھ شرطیں ہیں (۱) گزشتہ گناہوں سے نادم ہونا (۲) جو  
 واجبات ترک ہو گئے ہوں اُن کا دوبارہ بجالانا (۳) مظہر کا اپنی گردن سے اتارنا (۴) جن  
 لوگوں کا قصور کیا ہو یعنی کسی پر ظلم کیا ہو یا کسی کا حق چھینا ہو اُن سے اپنے گناہوں کی معافی  
 طلب کرنا (۵) دوبارہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا اور (۶) اپنے نفس کو خدا کی عبادت اور  
 اطاعت میں اس طرح گھلانا جس طرح اسے گناہوں سے پالا ہے اور اُسے اطاعت کا اس  
 طرح ذائقہ چکھنا جس طرح کہ اُسے شروع میں معصیت کا ذائقہ چکھا ہے۔

لہذا انسان کو لازم ہے کہ جو جس کا حق ہو خواہ حق خدا ہو یا حق انسان۔ اُس کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہوئے غلو جس دل سے اس طرح عمل توبہ بجالائے کہ اول غسل توبہ کرے۔ پھر پچھلے دل سے اس طرح صیغہ توبہ پڑھے اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ اَشْہَدُ اللّٰہَ وَ جَمِیْعَ مَلَائِکَتِہٖ وَ اَنْبِیَآئِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ حَمَلَتِہٖ عَرْشِہٖ وَ جَمِیْعَ خَلْقِہٖ اِنِّیْ نَادِیْتُ عَلٰی مَا سَلَفَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْمَعَاصِیِّ وَ مُعْتَرِفٌ بِہَا وَ اِنِّیْ عَازِمٌ عَلٰی اَنْ لَا اَعُوْدُ اِلَیْہَا وَ قَدْ عَآہَدْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی عَلٰی ذٰلِکَ اَلْفَ عَہْدٍ فِیْ عُنُقِیْ یٰطٰہِرُ الْیَمٰنِیْ یَوْمَ الْقِیَمَةِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ ؕ

اس کے بعد دو رکعت نماز مثل نماز صبح بجالائے نماز سے فارغ ہو کر بہتر ہے کہ دعائے توبہ جو جمع قلب سے پڑھے جو سرِ مودہ امام زین العابدین علیہ السلام ہے اور صحیفہ کاملہ میں درج ہے۔

## نماز روم نظام

نظام سے مراد لوگوں کے وہ حقوق ہیں جو کسی شخص کے ذمہ واجب اللادایا بخشوانے کے قابل ہوں خواہ وہ حقوق مالی ہوں یا غیر مالی۔ لوگوں کے حقوق کی تلافی وارث کے پاس مال واپس کرنے یا اس سے بخشوانے یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کی طرف سے تصدیق کرنے، یا حاکم شرع کے پاس پہنچانے یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو اُس کے حق میں دعائے مغفرت کرنے سے ہو سکتی ہے۔ اگر اس طرح تلافی ناممکن ہو تو عمل روم نظام بجالائے۔ جس کی وجہ سے خداوند عالم بروزِ شہر صاحبانِ حقوق کو اس گنہگار سے راضی اور اس کے نظام کو رد فرمائے گا۔ یہ نماز چار رکعت بہ دو سلام ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد ایک بار اور سورۃ توحید پچیس مرتبہ۔ دوسری رکعت میں الحمد ایک مرتبہ اور سورۃ توحید پچاس مرتبہ۔ تیسری رکعت میں الحمد ایک بار اور سورۃ توحید پچتر مرتبہ اور چوتھی رکعت میں الحمد ایک مرتبہ اور سورۃ توحید سو مرتبہ پڑھے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے تو خداوند عالم اپنے فضل و کرم سے اس کے مطالبہ کرنے والوں کو بروزِ قیامت راضی فرمائے گا۔ اگرچہ اُن کی تعداد ایک صحرائے ذروں کے برابر ہو۔ اور

1- فردہ: نماز توبہ۔ 2- نظام: حقوق خدا و حقوق العباد میں بہرہوں کے حقوق۔

نماز و رمضان - نماز غفیلہ نماز مغفرت والدین

تحفۃ العوام مقبول حدیث

وہ نماز گذار سب سے پہلی جماعت میں داخل بہشت ہوگا۔

## نماز غفیلہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز غفیلہ بجالائے اور طلب حاجت کرے تو خداوند عالم اس کی حاجات کو برائے گا اور اس کے سوال کو پورا کرے گا۔ یہ نماز دو رکعت ہے جو مغرب و عشاء کے درمیان پڑھی جاتی ہے۔ اس کی ترکیب حسب ذیل ہے۔

پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد یہ آیات (پارہ ۴، رکوع ۶) پڑھے وَذُ النُّونِ إِذْ ذُهِبَ مُغَاسِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ط

دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد یہ آیت (پارہ ۴، رکوع ۱۳) پڑھے وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّبْرِ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ط پھر قنوت میں دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ الَّتِیْ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ اَنْ تَصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ۔ اس کے بعد دعا مانگے۔

## نماز مغفرت والدین

حقیقت الامر یہ ہے کہ والدین کی فرمانبرداری واجب اور ان کی رضا مندی و خوشنودی بہترین طاعات سے ہے۔ ان کو ناراض رکھنا گناہ کبیرہ ہے۔ پس لازم ہے کہ انسان اپنے مال باب کے لئے اعمال خیر بجالائے اور ان کی مغفرت و درجات عالیہ کے لئے دُعائیں کرے



اور نمازیں پڑھے۔ کم از کم ہر شب جمعہ والدین کے لئے دو رکعت نماز بایں طریق پڑھے کہ پہلی رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ الحمد اور دس مرتبہ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ پڑھے اور دوسری رکعت میں ایک بار سورۃ الحمد اور دس بار رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ پڑھے۔ نماز ختم کرنے کے بعد دس مرتبہ کہے۔ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا ذَكَّيْنِي صَغِيرًا ط

اگر کسی شخص کا نماز پڑھنا اور اگر کسی کا نہ پڑھنا۔

## سولہواں باب

### نماز جماعت کا بیان

### نماز جماعت کی فضیلت

واجب نمازوں کا جماعت سے کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے اور نماز پنجگانہ کے متعلق تاکید ہے خصوصاً نماز صبح اور مغرب و عشاء کے بارہ میں زیادہ تاکید ہے۔ منقول ہے کہ عالم دین کی اقتدار میں ایک نماز پڑھنا ہزار نمازوں کے برابر ہے اور جس قدر وجہ فضیلت ہوتے ہیں اسی قدر ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ روایت میں ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ میری امت کے واسطے جماعت میں کیا ثواب ہے تو جواب دیا کہ اگر دو شخص نماز جماعت پڑھیں تو خداوند عالم ہر شخص کو ہر رکعت میں دو پڑھ سو نماز کا ثواب عطا

لے بشرطیکہ اصل شرع کی طرف سے واجب ہوئی ہوں اور اگر تذر و عہد و قسم سے واجب ہوئی ہوں تو انہیں جماعت سے نہ پڑھے بلکہ احوط (وجوبی) یہ ہے کہ طواف واجب کی نماز اور نماز احتیاط بھی جماعت سے نہ پڑھے۔ اور اگر امام میت کی طرف سے اجرت یا بلا اجرت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی احوط یہ ہے کہ نماز گزار اس کی اقتداء نہ کرے۔ ۱۲۔

۱۔ نماز جمعہ کے اگر شرائط پورے ہو جائیں تو اس میں جماعت واجب ہے۔ آقائے عسکریہ۔

۲۔ خصوصاً اس شخص کے لئے جو مسجد کا مہیار ہے اور خصوصاً اُس کے لئے جو مسجد کی اذان کی آواز سناتا ہے (آقائے عسکریہ)

نماز باجماعت کی فضیلت

تحفۃ العوام مقبول جدید

فرماتا ہے۔ اور اگر نماز پڑھنے میں تین شخص ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت میں چھ سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اگر چار ہوں تو ہر شخص کو ہر رکعت میں ایک ہزار دو سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اگر پانچ ہوں تو ہر شخص کو ہر رکعت میں چار ہزار آٹھ سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اگر سات ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت میں نو ہزار چھ سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور جس وقت آٹھ آدمی ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت میں انیس ہزار دو سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جب آدمی نماز پڑھنے والے ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت میں اڑتیس ہزار چار سو نمازوں کا ثواب لکھ دیتا ہے اور جس وقت دس شخص ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت میں چھتر ہزار آٹھ سو نمازوں کا ثواب قرار دیتا ہے۔ اور جب دس سے زیادہ ہو جائیں تو ثواب کی یہ حالت ہے کہ اگر آسمان کا غنیمت بن جائیں تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام دریا روشنائی کا کام دیں۔ اور تمام جن و النسان اور فرشتے کاتب ہوں تو بھی اس کے اجر و ثواب پر قادر نہیں ہو سکتے۔ سنتی نمازیں باجماعت کے ساتھ نہیں پڑھی جاسکتی سوائے نماز استسقاء کے جو طلب باران کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ اور نماز عیدین کہ ان کا باجماعت سے پڑھنا مستحب ہے بلکہ اگر فردی پڑھ لی ہو تو دوبارہ باجماعت سے پڑھنا مستحب ہے۔ اور اگر کوئی شخص دونوں سورتیں اچھی طرح نہ پڑھ سکتا ہو تو اگر وہ وقت کے اندر سیکھ سکتا ہو تو اسے سیکھنا لازم ہے پھر اختیار ہے خواہ فردی پڑھے۔ یا باجماعت کے ساتھ۔ اور اگر وقت کی تنگی یا ایسی ہی کسی اور وجہ سے سیکھنا ممکن نہ ہو تو پھر باجماعت میں شریک ہونا واجب ہے اور اگر کسی طرح بھی درست کرنا ممکن نہیں ہے تو باجماعت کے ساتھ پڑھنا واجب نہیں ہے۔ بلکہ جیسا بھی پڑھا جائے لیکن شرکت باجماعت احوط و استحبائی ہے۔

## شرائط امام باجماعت

پیش نماز کے لئے حسب ذیل شرائط ہیں۔ ایک یہ کہ بالغ ہو۔ دوسرے عاقل ہو تیسرے

اہل سنت کی جماعت میں شریک ہونا سنت مکرہ ہے لیکن اس حالت میں حمد و سورۃ اخلاص سے خود پڑھے اور اگر سورۃ پڑھنا ممکن نہ ہو تو سورۃ حمد پر اکتفا کرے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو سکے تو جائز ہے لیکن

اتمام و اعادہ احوط ہے۔ ۱۲۔

مومن ہو۔ چوتھے عادل ہو یعنی اس میں ملکہ عدالت پایا جاتا ہو۔ اور اتنا ہی کافی ہے کہ اس میں ظاہری خیریاں ایسی ہوں کہ اس پر وثوق و اطمینان ہو جائے۔ پانچویں حلال زادہ ہو۔ چھٹے مرد ہو۔ اگر چھپے نماز پڑھنے والے داموم (مرد ہوں یا مرد بھی ہوں اور عورتیں بھی، ساتویں کھڑا ہو کہ نماز پڑھے۔ جب کہ اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے بھی کھڑے ہو کر پڑھنے والے ہوں آنکھیں اس کی قرأت صحیح ہو۔ یعنی اگر وہ صحیح طور سے پڑھ نہیں سکتا یا بعض حروف کو دوسرے حروف سے بدل دیتا ہے تو ایسے شخصوں کو کہ جن کی قرأت درست ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ نویں بنا بر احتیاط و استیجابی اجزام و برص کا مریض نہ ہو۔ اور اس پر حد شرعی جاری نہ کی گئی ہو۔ اگرچہ وہ بعد میں توبہ بھی کر لے اور عرب صحرائی بھی نہ ہو۔

## شرائط جماعت

اول یہ کہ ماموم اور امام یا ماموم اور اگلی صف کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔ جس سے امام نہ دکھائی دے لیکن اگر ماموم عورت ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرے یہ کہ ماموم امام سے دور نہ ہو۔ یعنی ماموم کا محل سجدہ امام یا اگلی صف کے محل سجدہ سے ایک قدم سے زیادہ فاصلہ پر نہ ہو۔ صف اول میں بقدر ایک آدمی کے یا اس سے کچھ زیادہ فاصلہ ہو تو حرج نہیں ہے۔ اور صف آخر میں دو آدمیوں کے درمیان زائد فاصلہ کا بھی حرج نہیں ہے۔ اور درمیانی صفوں میں ترک فاصلہ احوط ہے تیسرے یہ کہ امام کی جگہ ماموم کی جگہ سے ایک بالشت ہے یا اس سے زیادہ بلندی پر نہ ہو۔ البتہ اگر فی الجملہ لیٹ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن ماموم کی جگہ امام کی جگہ سے جتنی بھی بلندی ہو کوئی قباحت نہیں ہے بشرطیکہ اتصال قائم رہے۔ اور امتداد میں فرق نہ آئے۔ چوتھے یہ کہ ماموم کے کھڑے ہونے کی جگہ امام کی جگہ سے آگے نہ ہو۔ اگرچہ برابر کھڑے ہونا جائز ہے مگر احوط یہ ہے کہ ماموم امام سے پیچھے ہی رہے خواہ تھوڑا ہی سا

لے بنا بر احوط و جہاں صف آخر اور صفوں متوسط کے درمیان علم فاصلہ کی مقدار واجب میں فرق نہیں ہے بلکہ تمام صفوں میں اتصال اور فاصلہ نہ ہونا سنتِ مرکہ ہے ۱۲۔ احوط یہ ہے کہ بقدر ایک بالشت کے بھی بلندی نہ ہو۔ ہاں اگر خفیف سی بلندی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے ۱۳۔ یہ احوط ترک نہ ہو۔ ۱۲۔

۱۸۲ سے کچھ زیادہ فاصلہ ہو تو حرج نہیں ہے۔ ۴۔ فی الجملہ: یعنی امام کی جگہ بھی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مہر۔ پانچویں یہ کہ امام اور ماموم کی نماز صورت و کیفیت میں یکساں ہو۔ پس جائز نہیں ہے کہ امام نماز یومیہ پڑھے۔ اور ماموم اس کی اقتداء میں نماز میت یا عیدین پڑھے۔ اور اس کے برعکس صورت بھی جائز نہیں ہے لیکن عدد رکعات میں یکساں ہونا واجب نہیں ہے۔ لہذا جائز ہے کہ حاضر مسافر کی اقتداء کرے اور مسافر حاضر کی۔ اور اس طرح جو شخص اپنی نماز فردائی پڑھ چکا ہو۔ اگر وہ اسی نماز کو پھر سے جماعت کے ساتھ پڑھے تو یہ جائز بلکہ مستحب ہے۔۔۔

چھٹے یہ کہ امام جماعت ایک ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ایک نماز میں دو شخصوں کی اقتداء میں نیت کرے ساتویں یہ کہ امام کا تعین کر کے اقتداء کی نیت کرے۔ آٹھویں یہ افعال نماز میں امام کی پیروی ماموم پر واجب ہے۔ یعنی کھڑا ہونا۔ رکوع میں جانا وغیرہ امور امام سے پہلے نہ بجالائے اور احوط یہ ہے کہ امام کے بعد بجالائے۔ لیکن اقوال (پڑھنے کی چیزیں) میں خواہ واجب ہوں یا سنت متابعت واجب نہیں ہے۔ البتہ تکبیرۃ الاحرام کو امام کے بعد ہی کہنا لازم ہے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ اقوال میں بھی متابعت کرے۔ خصوصاً سلام میں۔ اگر کوئی شخص بھول کر امام سے کچھ پہلے رکوع یا سجدہ سے اٹھ جائے تو واجب ہے کہ فوراً امام سے جا ملے۔ ایسی حالت میں بوجہ جماعت کے مثلاً ایک رکوع زائد ہو جانا معاف ہے۔ اور اگر باوجود موقع ملنے کے ایسا نہ کریگا تو ختم کر کے بنیت قربت دوبارہ پڑھے اور اگر عمداً امام سے کچھ پہلے سر اٹھائے تو امام کے ساتھ ہونے کے لئے دوبارہ رکوع یا سجدہ میں جانا جائز نہیں بلکہ احوط یہ ہے کہ نماز ختم کر کے دوبارہ پڑھے۔

## احکام جماعت

چونکہ جماعت کے لئے کم از کم دو آدمی ایک امام دوسرا ماموم کافی ہیں لہذا پیش نماز کے ساتھ نماز پڑھنے والا اگر صرف ایک مرد ہو تو مستحب ہے کہ امام کے داہنی طرف کھڑا ہو۔

۱۔ یومیہ نماز کے ساتھ نماز طواف پڑھنے میں اشکال ہے (آقائے عمن غلط)

۲۔ جو اقوال مدۃ سماعت میں آ رہے ہوں غلہ وہ قرائت ہو یا اذکار رکوع و سجدہ وغیرہ۔ ان میں

احتیاط ترک نہ ہو۔ ۱۲۔

اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو صفت باندھ کر امام کے پیچھے کھڑا ہونا مستحب ہے۔ اور اگر عورتیں بھی ہوں تو ان کی صفت مردوں کے پیچھے رہے۔ جب نماز شروع ہو پس اگر وہ جہری نماز ہے۔ جیسے صبح کی نماز یا مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتیں۔ تو ان میں واجب ہے کہ ماموم خود سورۃ الحمد اور دوسرا سورہ نہ پڑھے بشرطیکہ امام کی قرات یا ہمہ سن رہا ہو۔ لیکن اگر امام کی آواز سنائی نہ دے تو ماموم الحمد اور دوسرا سورۃ آہستہ خود پڑھ سکتا ہے یا ذکرِ خدا میں مشغول ہے یعنی سُجَّانَ اللہِ سُجَّانَ اللہِ کہتا رہے۔ اور اخفائی نمازیں یعنی ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں جن میں امام آہستہ قرات کرتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ماموم خود الحمد اور سورۃ نہ پڑھے بلکہ آہستہ سُجَّانَ اللہِ سُجَّانَ اللہِ کہتا رہے۔ جب تک کہ امام قرات ختم نہ کرے۔ نماز مغرب کی تیسری رکعت اور نماز عشاء و ظہر و عصر کی آخری دو رکعتوں میں وہی حکم ہے جو بغیر جماعت کے ہوتا یعنی چاہے الحمد پڑھے یا تسبیحات اربعہ دونوں میں سے ایک واجب ہے۔ اسی طرح تمام نمازوں کی ہر رکعت کے رکوع و سجدہ میں پڑھنا یا تشہد و سلام وغیرہ بھی ماموم خود بجالائے گا اگر کوئی شخص شروع میں شریک جماعت نہ ہو سکے تو امام کے ساتھ حالت رکوع میں ملحق ہو جائے اگرچہ امام ذکر رکوع ختم کر چکا ہو تب بھی جماعت مل جائے گی۔ اور اس کی پہلی رکعت شمار ہوگی۔ اور اگر امام کی دوسری رکعت میں شریک ہو تو یہ ماموم کی پہلی رکعت ہوگی۔ لیکن مستحب ہے کہ قنوت و تشہد امام کی متابعت میں کرے اور تشہد کی حالت میں احتیاط یہ ہے کہ ماموم ہاتھوں کو زمین پر ٹیک کر گھٹنوں کے بل بیٹھا رہے۔ پھر امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے اب یہ رکعت امام کی تیسری اور ماموم کی دوسری ہوگی۔ لہذا اس میں خود ماموم کو سورۃ الحمد اور دوسرا سورۃ آہستہ پڑھنا واجب ہے اگرچہ نماز جہری ہو پھر قنوت پڑھ کر امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہو جائے۔ اگر قنوت پڑھنے کی ہمت نہ ملے تو قنوت چھوڑ دے۔ اور اگر دوسرا سورہ پڑھنے کا موقع نہ ملے تو اس کو بھی چھوڑ دے۔ اور اگر الحمد کو پورا کرنے کا بھی وقت نہ

ملے اگرچہ بہتر بلکہ احتیاط یہ ہے کہ خاموش کھڑے ہو کر امام کی قرات سننے کی کوشش کرتا رہے ۱۲



ملے کہ امام رکوع سے اُٹھ کھڑا ہو تو الحمد کو پورا کر کے خود رکوع کرے اور امام سے سجدہ میں جا ملے اور امام کی آخری رکعت جب تک وہ سلام پڑھے یہ اس کے ساتھ رہے اس طریق پر کہ دونوں زانو زمین سے بلند رہیں۔ اور اگر امام کی تیسری یا چوتھی رکعت میں رکوع سے قبل شریک ہو تو خود سورۃ الحمد اور دوسرا سورۃ پڑھنا چاہیے۔ اگر اتنی مہلت نہ ملے تو الحمد پر اکتفا ہو سکتا ہے اور اگر اول ہی سے یہ جانتا ہو کہ سورۃ الحمد پڑھنے کا بھی موقع نہ ملے گا کہ امام رکوع میں چلا جائیگا تو احوط یہ ہے کہ رکوع میں آنے تک امام کا انتظار کرے اور تکبیرۃ الاحرام کہہ کر اس کے ساتھ رکوع میں شریک ہو جائے اور جائز ہے کہ جماعت میں جہاں سے چاہے کسی عذر کی وجہ سے فراڈی کی نیت کر کے الگ ہو جائے لیکن بغیر کسی عذر کے علیحدہ ہونا احتیاط کے خلاف ہے۔

## چند مسائل

۱) اگر کوئی ایسے وقت آئے کہ امام آخری تشہد میں ہو تو جائز ہے کہ اس کے ساتھ اس طرح شریک ہو جائے کہ نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے اور بیٹھ کر تشہد میں شریک ہو۔ جب امام سلام پڑھے تو کھڑا ہو جائے اور بغیر اس کے کہ پھر نیت کرے یا تکبیر کہے اپنی پوری نماز پڑھے۔ اس طریق سے جماعت کا ثواب مل جائے گا۔ اگرچہ رکعت شمار نہیں ہو سکتی۔

۲) مستحب ہے کہ پہلی صف میں صاحبان علم و فضل ہوں۔ اس لئے کہ یہ سب صفوں سے افضل صف ہے لیکن نماز جنازہ میں آخری صف افضل ہے۔ اور مستحب ہے کہ سنہیں ٹھیک کھڑی ہوں۔ ایک کے کاندھے سے دوسرے کا کاندھا مقابل رہے۔ جب مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہے تو سب کھڑے ہو جائیں۔

۳) جب امام کو کسی شخص کا رکوع میں داخل ہونا محسوس ہو جائے تو رکوع کو طول دے

وہ اگر سرورہ کا وقت نہ ہو تو فقط حمد کو پڑھے اور اگر فقط حمد کو بھی تمام کر کے رکوع میں امام کے ساتھ نہ مل سکے تو احوط یہی ہے کہ بقصد فراڈی نماز کو تمام کرے (آقاؑ نے محسن حکیم)

اور داخل ہونے والوں کے انتظار میں رکوع و گنا کر دے (۴) جب امام سورۃ الحمد ختم کرے تو ماموم بہتر سے الحمد للہ و رب العالمین کہیں۔

(۵) اگر ماموم عدا امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھائے پھر عدا متابعت امام کی غرض سے رکوع یا سجدہ میں چلا جائے تو اس کی نماز باطل ہے۔

(۶) ماموم کے لئے بہتر ہے کہ چہری نمازیں امام کی قرائت کو سنے اور احتیاطاً آخری کی بنا پر اپنی قرائت کو ترک کرے۔

(۷) ایک شخص نماز نافلہ میں مشغول ہے کہ جماعت منعقد ہو گئی۔ اور اسے ڈر ہے کہ نافلہ کی وجہ سے وہ جماعت کی پہلی رکعت میں شریک نہ ہو سکے گا تو اس کے لئے نماز نافلہ کا قطع کرنا مستحب ہے۔

(۸) جماعت کو ترتیب کے ساتھ بکیرۃ الاعرام کہنی چاہیے خواہ صف اول ہو یا دوسری تیسری صف۔

(۹) اگر نماز کے درمیان میں کوئی چیز حائل ہو جائے جو باقی رہے تو جماعت باطل ہوگی اور اگر آدمی یا حیوان گذر جائے تو کوئی قباحت نہیں ہے۔

(۱۰) کھڑا ماموم بیٹھے ہوئے امام کی اقتداء نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اعلیٰ ادنیٰ کی اقتداء نہیں کر سکتا۔

(۱۱) پچھلی صفوں کا اگلی صف سے طولانی ہونا ضرر رساں نہیں ہے لیکن باہمی اتصال ہونا ضروری ہے۔

(۱۲) جب صف کے درمیان جگہ خالی ہو اس سے بچ کر علیحدہ کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ اس خالی مقام کو چرکنا چاہیے۔

# سترھواں باب

## بیان روزہ

### تعریف روزہ

روزہ سے مراد طلوع صبح صادق سے لے کر غروب شرعی تک جس کی علامت مشرق کی طرف سرخی کا زائل ہونا ہے۔ ان تمام چیزوں سے پرہیز کرنا ہے۔ جن کا بیان آگے آئے گا۔ ماہ رمضان المبارک کے روزے ضروریات دین سے ہیں۔ ان کے وجوب کا جو شخص منکر ہو وہ کافر اور واجب القتل ہے۔ اور جو شخص ان روزوں کے ترک کرنے کو حلال نہ سمجھتا ہو لیکن پھر بھی عبادت رکھے تو وہ پچیس کوڑوں کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ پھر اگر ایسا ہی کرے تو دوسری مرتبہ پھر سزا دی جائے گی۔ لیکن تیسری مرتبہ قتل کر دیا جائے گا۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ تیسری مرتبہ بھی سزا دی جائے اور چوتھی مرتبہ قتل کیا جائے۔

### اقسام روزہ

- واجب روزے ہر (۱) ماہ رمضان کے روزے (۲) ماہ رمضان کے قضا روزے،
- (۳) اعتکاف کے تیسرے دن کا روزہ (۴) حج میں قربانی کے بدلے کفارہ کے روزے
- (۵) نذر و عہد و قسم کے روزے (۶) کفارہ کے روزے (۷) بڑے بیٹے پر والدین کے روزے
- (۸) کسی شخص کے وہ روزے جن کی اجرت لی ہو۔

۱۔ احوط یہ ہے کہ وہ انسان کے سر کے اوپر سے گذر جائے (آٹائے محسن حکیم)

۲۔ ماں کے قضا روزوں کا واجب ہونا معلوم نہیں اگرچہ ان کا بھی ادا کرنا احوط ہے (آٹائے محسن مدظلہ)

## تحفہ احکام مقبول جدید

اقسام روزہ

حرام روزے نہ عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ (۲) ماہ شعبان کی تیسرے تاریخ (یوم اشک) ماہ رمضان کے قصد سے (۳) معصیت کی نذر کا روزہ (۴) چپ رستہ کا روزہ (۵) وصال کا روزہ یعنی دن رات ملا کر یا دو دن ملائے کی نیت سے درمیان میں افطار کے روزہ (۶) سنتی روزہ زوجہ کا باوجودیکہ شوہر کو اس میں رحمت ہو۔ اور غلام و کینہ سنتی روزہ جب کہ آقا کو اس کے روزہ کی وجہ سے تکلیف ہو۔ اور بیٹے کا سنتی روزہ جب ماں باپ نے منع کیا ہو خصوصاً جب کہ انہیں اس سے تکلیف پہنچے (۷) ماہ ذی الحجہ کے آیتا تشریعی ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخ کے روزے اُن لوگوں کے لئے جو مٹی میں ہوں۔

سنتی روزے :- اُن ایام کے علاوہ جن میں روزہ صحیح نہیں ہے رہے ہر روز روزہ رکھ سنت ہے لیکن وہ روزے جو بعض دنوں کی خصوصیت سے متعلق ہیں بحسب ذیل ہیں۔

(۱) ہر مہینہ کی ہر جمعرات و جمعہ کا روزہ (۲) ہر مہینہ کی پہلی اور آخری جمعرات اور دوسرے عشرہ کی پہلی بدھ کا روزہ کہ ان کی بہت تاکید ہے (۳) ہر مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں میں روزہ ان کو ایام بعین کہتے ہیں (۴) ماہ محرم کی پہلی و تیسری اور ساتویں تاریخ کا روزہ (۵) ماہ ربیع الاول کی سترہ تاریخ (سیلاد البقی) کا روزہ (۶) کل ماہ رجب خاص کہ ماہ رجب کی ستائیسویں تاریخ (روز بعثت) کا روزہ (۷) کل ماہ شعبان خاص کہ ماہ شعبان کی تیس تاریخ کا روزہ (۸) عید وحوالارض (۲۵ ذی قعدہ) کہ اس روز خانہ کعبہ کے نیچے زمین بھائی گئی (۹) روز عرفہ ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ (۱۰) عید غدیر (۸ ذی الحجہ) (۱۱) عید مبارکہ (۲۴ ذی الحجہ) (۱۲) عید خاتم نبی (۲۵ ذی الحجہ) (۱۳) عید ماہ رمضان کے تین یوم بعد چھ روزے (۱۴) عید نوروز کا روزہ۔ ایسے تمام روزوں کے متعلق سنت ہے کہ جب کوئی بڑا دروس من افطار کرنا چاہے تو افطار کرے کینہ روزہ رکھنے سے اس افطار میں شہر درجہ بلکہ نوے درجہ زیادہ ثواب ہے۔

مکروہ روزے :- وہ روزے جن کے رکھنے میں کم ثواب ہے۔

۱) ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ اُس شخص کو رکھنا جو روزہ میں بوجہ ضعف عرفہ کی و دعائیں نہ پڑھ سکے گا۔ جو روزہ سے افضل ہیں یا چاند میں شک کی وجہ سے اُس روز عید احتمال ہو۔

(۱۲) میزبان کی اجازت کے بغیر مہمان کا روزہ رکھنا۔  
 (۱۳) ماں باپ کی اجازت کے بغیر بیٹے کا روزہ رکھنا لیکن اگر اس روزہ سے ماں باپ کو اذیت پہنچے تو حرام ہے۔

شرائط صحت روزہ ۱۔ روزہ کے صحیح ہونے کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

(۱) عقل۔ پس اگر دن کے کسی حصہ میں دیوانہ ہو تو روزہ صحیح نہیں ہوگا۔

(۲) اسلام (۳) ایمان (۴) اگر عورت ہو تو تمام دن حیض و نفاس سے پاک رہے۔

(۵) ایسے شخص میں نہ ہو جس میں نماز کے قصر کا حکم ہو۔ اس لئے کہ جس مقام پر نماز قصر ہوگی

وہاں روزہ نہ رکھنا چاہیئے بلکہ بعد کو اس کی قضا ہوگی۔ البتہ ایک سفر سے واپس ہوئے وطن

میں یا جہاں دس روز رہنے کا قصد ہو۔ زوال سے قبل پہنچ جائے اور ابھی کوئی روزہ توڑنے

والی چیز استعمال نہ کی ہو تو روزہ صحیح ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص زوال کے بعد سفر کرے اور روزہ سے

بوتر اس کا روزہ صحیح ہے لیکن نماز قصر پڑھے گا۔ اور جب کوئی شخص ماہ رمضان میں سفر کرے

تو حدیث میں تک پہنچنے سے پہلے روزہ توڑنا جائز نہیں ورنہ کفارہ واجب ہو جائے گا۔ اور

اگر سفر و حضر یا تنہا سفر میں روزہ رکھنے کی نذر کی جائے تو وہ روزہ سفر میں رکھنا جائز ہے۔

(۶) ضرر کا خوف نہ ہو۔ پس اگر خوف ہو کہ روزہ رکھنے سے مرض پیدا ہو جائے گا۔ یا

بیماری میں زیادتی ہو جائے گی تو روزہ صحیح نہیں بلکہ بعد کو جب یہ خوف نہ رہے تو قضا واجب

ہے۔ اور مرض پیدا ہونے کے فقط احتمال سے روزہ ترک کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر عورت کو اپنے

بچے کے بارہ میں ضرر کا خوف ہو کہ دودھ کم ہو جائے گا اور اس سے بچے کو نقصان پہنچے گا تو

لازم ہے کہ روزہ نہ رکھے۔ اسی طرح جس حاملہ کا زمانہ وضع محل قریب ہو۔ اور اسے اپنے یا

اپنے بچے کے متعلق ضرر کا خوف ہو تو اس کا بھی روزہ صحیح نہ ہوگا۔ اسی طرح مرد و عورت

اگر لڑھے ہوں۔ اور روزہ رکھنے سے مفرد ہوں تو ان پر بھی روزہ واجب نہیں ہے۔ اور

لے بحران مقامات کے جن کی استثناء ہو گئی ہو یعنی مسجد الحرام و مسجد نبوی و مسجد کربلا اور حائے سیدہ الشہداء

ہیں اگرچہ قصر نماز واجب نہیں ہے پھر بھی بحالت سفر روزہ نہیں رکھ سکتا۔



شرائط صحت روزہ

تحفۃ العوام مقبول جدید

1۔ کریم: بھلا  
اسی طرح جو کثیر العطش ہو۔ یعنی جو دن بھر پانی پینا ترک نہ کر سکتا ہو۔ اس پر بھی روزہ واجب نہیں ہے۔ تمام مذکورہ بالا صورتوں میں ہر روزہ کے عوض ایک مد (احتمالاً چودہ چھٹانک) طعام صدقہ دینا چاہیئے۔ اور جب تک روزہ رکھنے پر قادر ہو جائیں تو اس وقت قضا بجالانا چاہیئے۔ بالغ ہونا شرط صحت روزہ نہیں ہے۔ ہر کچھ دار لڑکے یا لڑکی کا روزہ صحیح ہے۔ مگر ان پر واجب نہیں ہے۔

## نیت روزہ

روزہ میں ان چیزوں سے پرہیز کرنے کا قصد کرنا ضروری ہے کہ جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ نیت میں اتنا ہی کافی ہے کہ شب میں یہ ارادہ کرے کہ کل قَرَبَةً إِلَى اللَّهِ روزہ رکھوں گا۔ اور یہ بھی لازم ہے کہ روزہ محض حکم خدا کی تعمیل کے لئے رکھے۔ احوط یہ ہے کہ شب ازل میں پورے مہینے کے روزوں کی نیت کر لے اور پھر ہر رات علیحدہ بھی نیت کرے اور اگر نیت کرنا بھول گیا ہو تو اگر زوال سے قبل یاد آجائے تو فوراً نیت کرے روزہ صحیح رہے گا۔ اور زوال کے بعد یاد آئے تو باقی دن میں منافی روزہ چیزوں سے باز رہے۔ لیکن روزہ باطل ہوگا۔ ایسا ہی حکم تمام واجب روزوں میں ہے۔ خواہ وہ قضا کے ہوں۔ سنتی روزہ کی نیت غروب آفتاب سے قبل تک ہو سکتی ہے۔ اگر نیت کے بعد دن کا تھوڑا حصہ ہی باقی رہ جائے تو کافی ہے۔ یوم الشک میں آخر شعبان کے روزہ کی نیت ضروری ہے۔ پس اگر

لے جس کی پیاس بھڑکی ہوئی ہو اس کو یہ شکایت خواہ کسی تکلیف اور مرض کی وجہ سے ہو یا کسی اور وجہ دونوں امر یکساں ہیں۔ ۱۲۔ بوڑھے مرد و عورت اور تشنگی کے مریض جو روزہ رکھنے پر بالکل قدرت نہ رکھتے ہوں ان کے لئے یہ حکم بنا بر احتیاط (درجہ) ہے۔ ۱۳۔

تے اور اخیر کی دونوں صورتوں (یعنی غلبہ تشنگی و کبر شہی) کے علاوہ (آمائے محسن حکیم) بچے اگر روزہ واجب معین ہو تو اس میں زوال تک نیت صرف اس صورت میں ہوگی کہ جب کسی عذر کی وجہ سے وہ شروع سے نیت نہ کر سکا لیکن اگر روزہ واجب معین نہ ہو تو اس میں یہ قید نہ ہوگی (بلکہ کسی عذر کے بغیر بھی زوال تک نیت ہو سکے گی) ۱۴۔

## مبطلات روزہ

پہلے اور دوسرے کھانا اور پینا۔ خواہ وہ شے عادتاً کھائی پی جاتی ہو یا نہیں۔ اور کھانا پینا بطریق معمول ہو یا کسی غیر معمولی طرز سے ہو۔ سب کا یکساں حکم ہے۔ چنانچہ اگر ناک سے پانی اندر کیھنے لے یا دانتوں میں جو غذا رہ جاتی ہے۔ اسے حلق سے اندر اتار لے تب بھی روزہ باطل ہوگا اور بچوں یا جانوروں کو کھلانے کے لئے کسی چیز کا چبانا اور آٹے اور مٹی یا سے نمک چکھنا وغیرہ بجمالت روزہ جائز ہے۔ بشرطیکہ عدا کچھ حلق سے نیچے نہ اترنے پائے لیکن بہتر بلکہ احوط یہ ہے کہ ایسے کام ہی نہ کرے۔ اسی طرح وضو کے لئے یا ٹھنڈک پہنچانے کے لئے بھی کلی کرنا جائز ہے لیکن غیر وضو کے علاوہ کلی نہ کرنا افضل ہے۔ کلی کے بعد تین مرتبہ لعاب دہن جمع کر کے تھوکرنا مستحب ہے لیکن اگر بے اختیار یا غفلت سے یا سہواً کلی کا پانی حلق سے اتر جائے تو اگر نماز کے لئے وضو میں کلی ہو رہی ہو تو کوئی حرج نہ ہوگا۔ اگر نماز واجب کے وضو کے علاوہ یعنی کسی اور وضو میں کلی ہو تو احوط یہ ہے کہ روزہ کی قضا بجالائے اور اگر بیکار یا ٹھنڈک پہنچنے کے لئے کلی ہو رہی ہو تو قضا بجالانا واجب ہے۔ اور روزے میں مسواک کرنا بھی جائز ہے لیکن جب تک مسواک کرے اس کو منہ سے باہر نہ نکالے اور

لے ٹیکوں سے پرہیز کرنا چاہیے، اگر ٹیکوں کا مادہ معدہ تک پہنچے تو رذہ باطل ہے اور اگر معدہ میں نہ جائے تو کوئی حرج نہیں رذہ صحیح ہوگا (آفتاب من حکیم) اے یہ اعتیاد ترک نہ ہو یعنی واجب ہے ۱۲ آفتابے برود جردی۔  
تے لیکن سواک کی وجہ سے دانتوں سے جو کچھ باہر نکلے اسے حلق سے نیچے نہ اترنے دے ۱۲۔ آفتابے برود جردی۔

مبطلات روز

۱۔ عوا: جان بھر کر مینا ارادہ کر کے بے شرمی لاکھ کرنا خواہ وہ شائب کی نگاہ میں کیا جائے یا ناگاہ کے لیے مقام میں کیا جائے۔  
۲۔ سہرا: ان چلتے ہیں۔  
۳۔ ج:

198

3.

اور چیز کا ہو۔ پس حقہ وغیرہ پینا بھی روزہ میں جائز نہیں ہے۔ ساتویں عمدہ اُتے کرتا۔ اور اس سے بھی بنا بر اقویٰ قضا و کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔ البتہ اگر بے اختیار اُتے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر غذا یا پانی بے اختیار حلق تک آجائے اور پھر اندر پلٹ جائے۔ تو روزہ باطل نہ ہوگا اور اگر نکل کر منہ میں آجائے تو واجب ہے کہ متھوک دے روزہ صحیح رہے گا۔ لیکن اگر عمدہ پھر حلق سے نیچے آتارے تو روزہ باطل اور موجب قضا و کفارہ ہوگا۔ اور اگر ضرورت کے لئے تھکے کرائی جائے تو کوئی گناہ نہیں لیکن روزہ باطل ہو جائے گا۔ آٹھویں عمدہ منی نکالنا۔ اس میں شرط یہ ہے کہ انزال کے قصد سے ہو یا جب کہ اس کا علم یا اندیشہ ہو کہ بوس و کنار وغیرہ کی حالت میں انزال ہو جائے گا۔ اور اگر روزہ میں احتلام ہو جائے تو عمدہ پیشاب کے ذریعہ استبراء کر سکتا ہے۔ اگرچہ یقین ہو کہ مخرج میں جو کچھ منی رہ گئی ہے وہ خارج ہوگی۔ نویں کسی سیال (سببی) شے سے عمدہ عمل لینا (حقہ کرنا) مفید روزہ اور موجب قضا و کفارہ ہے۔ البتہ منجھ (خشک) چیز سے حقہ لینا مکروہ ہے لیکن اس کا ترک کرنا احوط ہے دسویں ظہور فجر تک عمدہ اجنبات پر باقی رہنا۔ اس سے بھی روزہ باطل اور قضا و کفارہ واجب ہوگا۔ اور جنابت ہی کی طرح حیض و نفاس پر بھی باقی رہنا لیکن اس میں اقویٰ یہ ہے کہ قضا و کفارہ ہوگا۔ اگر اس قصد سے سوئے کہ غسل نہ کرے گا یا قصد غسل نہ کرے۔ اور سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو عمدہ اجنبات پر باقی رہنے کا ہے۔ اگر قصد غسل کے ساتھ سوئے اور پہلی مرتبہ بیدار ہو کر پھر سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو صرف قضا واجب ہوگی۔ اور دونوں میں سے کسی مرتبہ کا سونا حرام نہ ہوگا۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ

لے بنا بر اقویٰ موجب قضا اور بنا بر احوط موجب کفارہ ہے (آقائے عسکیم)

لے احوط بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ بجز اس صورت کے کہ جب منی نہ نکلنے کی عادت ہو یعنی اطمینان ہو کہ منی نہیں نکلے گی اس حکم کو بوس و کنار میں بغیر کسی شرط کے عام رکھا جائے۔ آتائے برود جوی۔

صہ لیکن اگر غسل کے بعد اپنے اختیار سے پیشاب کرے اور منی نکل آئے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

تہ یہ دونوں صورتیں وجابت اور حیض و نفاس اہام رمضان اور اس کی قضا کے ساتھ غشقی ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری قسم کے روزوں کے لئے ثابت نہیں۔ آتائے محسن و مظہ۔

دوبارہ نہ سوئے۔ اور اگر دوبارہ بیدار ہو تو پھر سونا حرام ہوگا۔ اور اگر عصبیانا پھر سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ اور اعوطیہ ہے کہ کفارہ بھی دے۔ کفارہ اس صورت میں لازم ہوگا جب کہ دوسری مرتبہ سونے کے وقت اس امر کی طرف توجہ ہو کہ ممکن ہے آنکھ نہ کھلے اور یہ کہ اس صورت میں روزہ چلا جائے گا۔ مگر باوجود اس التفات و توجہ کے پھر سو رہے۔ اور جنب و محالض و نساء اگر غسل پر قادر نہ ہوں تو واجب ہے کہ تیمم کریں۔ اور تیمم کے بعد اعوطیہ ہے کہ صبح تک بیدار رہیں۔ اگرچہ بیدار رہنا اکثر علماء کے نزدیک لازم ہے مگر اقویٰ یہ ہے کہ سونے سے تیمم باطل نہیں ہوگا۔ استحاضہ والی عورت کا روزہ صبح رہے گا اور اس کے روزہ کی صحت ان غسلوں پر ہے جو اس پر واجب ہوتے ہیں۔ اور سنتی روزوں میں بھی جنابت پر باقی رہنا اعوطی کی بنا پر یہی حکم ہے۔

## امور واجبات قضا

مندرجہ ذیل چیزوں سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔

- (۱) اگر صبح کی تحقیق سے قبل کوئی فعل منافی روزہ عمل میں لائے اور بعد میں معلوم ہو کہ اُس وقت صبح ہو چکی تھی تو روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ اور اگر تحقیق کر لی ہو۔ اور اطمینان ہو گیا ہو کہ ابھی رات باقی ہے۔ پھر بعد میں اس کے خلاف ظاہر ہو تو بنا بر اعوط قضا واجب ہوگی۔
- (۲) اگر کسی کے کہنے پر کہ ابھی رات ہے۔ یہ یقین کر لے۔ اور بعد ازاں اس کے خلاف ظاہر ہو تب بھی قضا واجب ہوگی (۳) اگر کسی کے اطلاع دینے پر کہ "صبح ہو چکی ہے" یہ شخص خیال کرے کہ وہ مذاق کر رہا ہے۔ پھر بعد میں معلوم ہو کہ واقعی اُس وقت صبح ہو چکی تھی۔ تب بھی قضا واجب ہوگی بلکہ اس اطلاع کے بعد اگر یقین بھی ہو کہ رات باقی ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو چکی تھی، تب بھی بنا بر اعوط قضا بجا لائے (۴) اگر کوئی خبر دے کہ مغرب کا وقت ہو گیا۔ اور خود دیکھ کے تحقیق ممکن نہ ہو۔ اور افطار کر لے۔ پھر بعد میں اس کے خلاف ظاہر ہو

تو اتویٰ یہ ہے کہ (روزہ کی صحت) روزہ کے دن اور اس سے قبل کی رات کے غسلوں پر موقوف ہے ہاں اگر صبح کا غسل طلوع فجر سے پہلے کرے تو غسل شب کی ضرورت نہیں رہتی۔ ۳۔



تب بھی قضا واجب ہوگی۔ اور اگر تحقیق ممکن ہو اور نہ کرے تو کفارہ بھی واجب ہوگا۔ اور اگر ابر و غیرہ کی وجہ سے یقین ہو جائے کہ غروب ہو گیا اور افطار کر لے۔ پھر بعد میں معلوم ہو کہ اُس وقت تک دن باقی تھا تو اُس روزہ کی قضا واجب نہ ہوگی۔

## آداب روزہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ روزہ دار کو چاہیے کہ جب وہ روزہ سے ہو تو اُس کے جمیع اعضا و جوارح یعنی آنکھ، کان، منہ، ہاتھ، پاؤں وغیرہ سب روزے سے ہوں۔ عورات بلکہ مکروہات سے باز رہے۔ جھوٹ و بدزبانی سے زبان رُکی رہے۔ حرام پر نظر نہ کرے۔ کالی، گلوچ، لڑائی جھگڑا سے پرہیز کرے۔ حسد و غیبت نہ کرے۔ جھوٹی اور سچی قسم نہ کھائے۔ کسی پر بے جا جبر و ظلم نہ کرے۔ بحالت روزہ قبیح و ذکر خدا میں مشغول رہے اور اپنے گناہوں سے ناام ہو۔ اور استغفار کرے۔

## مکروہات روزہ

۱) وہ کام کرنا جو ضعف کا باعث ہو۔ مثلاً حمام میں زیادہ دیر ٹھہرنا یا بدن سے خون نکلوانا ۲) مشک و عطر ملا ہوا سر ملکانا جس کا مزہ یا بوی حلق تک پہنچے ۳) پھول کھونچنا خاص کر ترگس ۴) شیان لینا ۵) ترنگڑی سے مسواک کرنا ۶) گیلہ کپڑا بدن پر رکھنا ۷) بیکار کلی کرنا ۸) عورت کا پانی کے اندر بیٹھنا ۹) دانوں کو نکالنا بلکہ مطلق عمل جو دانوں سے خون نکلنے کا موجب ہو ۱۰) بغیر غرض صحیح کے کوئی چیز منہ میں داخل کرنا ۱۱) شعر بٹھکانا

۱۲) یہی حکم اس شخص کا بھی ہے جو اگرچہ دیکھنے سے مجبور ہو لیکن علم حاصل کر سکتا ہو۔ یعنی اگر علم حاصل نہ کرے اور افطار کر لے تو قضا و کفارہ دونوں واجب ہونگے ۱۳) لیکن اگر خبر دینے والے دعا و عدال ہوں تو کفارہ نہ ہوگا اور ایک عادل کی خبر پر اعتماد کرنے میں اشکال ہے۔ آتائے محسن حکیمؑ لیکن کلاب وغیرہ کی خوشبو و عطاریات کا استعمال کرنا بے خطر بلکہ مستحب ہے بلکہ ترکِ اعطیہ ہے ۱۴) یہی نہیں کہ اس کا اختصاص اُن اشارے سے ہر جو غیر اخوانِ مرثیہ و مدح ائمہ علیہم السلام مطالبہ خدہ کے ہر سوائے ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے مرثیہ اور مدح کے دیگر اشعار پڑھنا (آقائے محسن حکیم)

## پنجم مسائل

۱۰ تا ۱۲ عشرہ دس دن تک

(۱) ماہ رمضان المبارک میں اختیاراً سفر کرنا جائز ہے لیکن ماہ رمضان المبارک کے علاوہ اگر ایسے واجب روزے ادا کرنے ہوں جن کا وقت معین ہو۔ جیسے قضا کا روزہ جس کا وقت تنگ رہ گیا ہو۔ یا نذر کا روزہ جس کا دن مقرر ہو تو احوط (وجوب) بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ سفر جائز نہیں ہے۔ اور اگر سفر میں ہو۔ اور کسی معین دن کا روزہ ادا کرنا ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ اس پر اقامت عشرہ کا قصد کرنا واجب ہے۔

(۲) ماہ رمضان المبارک کے روزوں کے کفارہ میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی بجائے نقد رقم دینا کافی نہ ہوگا (یعنی کھانا کھلانا واجب ہے)

(۳) اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں روزہ عمدتاً توڑ ڈالنے کے بعد قبل زوال سفر کرے تو بنا بر احتیاط کفارہ دینا چاہیے۔ بلکہ وجوب کفارہ قوت سے خالی نہیں ہے۔

(۴) اگر کھانے اور پینے والی چیز کو ملا کر روزہ میں استعمال کرے یا برف کی ڈلی منہ میں رکھ کر پہلے اس کا پانی پی لے۔ اس کے بعد ڈلی نکل لے تو ان دونوں صورتوں میں ایک کفارہ کافی ہوگا۔

(۵) ماہ رمضان میں بحالت روزہ رسول خدا و ائمہ معصومین کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے سے بنا بر اقویٰ ایک کفارہ کافی ہے۔ تینوں کفاروں کی ضرورت نہیں ہے۔

(۶) اگر کسی کو ایک کفارہ پر بھی قدرت نہ ہو تو پہلے درپے اٹھارہ روزے رکھے۔ اگر یہ بھی امکان سے باہر ہو تو بقدر ضرورت بنا بر احوط ایک ایک روزہ (احتیاطاً چودہ چھٹا تک) طعام فقرا کو دے گا اور اگر ان دونوں کو جمع کرے تو انتہائی احتیاط ہے۔ اور اگر بالکل قدرت نہیں ہے تو کفارہ کے بدلہ استغفار کرے گا۔ اگرچہ ایک ہی مرتبہ کیوں نہ ہو لیکن احوط یہ ہے کہ اگر بعد کو قدرت حاصل ہوگی تو کفارہ دے گا۔

(۷) کفارہ سے مراد یہ ہے کہ دو مہینے کے پہلے درپے روزے رکھنا یا ایک بندہ آزاد کرنا یا ساٹھ مسکین کو کھانا کھلانا۔

ثبوت رویت ہلال

تحفۃ العوام مقبول جدید

(۸) اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھے۔ اور اس مرض میں مرجائے یا روزہ رکھنے پر قدرت حاصل نہ ہو۔ حتیٰ کہ مرجائے تو کسی پر قضا سجالانا واجب نہ ہوگا۔

## ثبوت رویت ہلال

(۱) اپنی آنکھ سے چاند دیکھنا۔ پس جس نے چاند دیکھا اُس پر روزہ واجب ہے۔ اگرچہ دوسروں نے چاند نہ دیکھا ہو۔

(۲) ماہ شعبان کے تیس روز گزر جائیں۔ اگرچہ ماہ رمضان کا چاند نظر نہ آئے تب بھی اس روز روزہ رکھنا واجب ہے۔ اسی طرح ماہ رمضان کے تیس دن گزر جانے کے بعد ہلال ماہ شوال ثابت ہوتا ہے۔

(۳) رویت ہلال کی دو عادل گواہی دیں۔ اس طور سے کہ وہ چاند دیکھنے کی گواہی میں متفق ہوں۔ ان کی شہادت مقبول ہوگی۔

(۴) شیاع (شہرت عامہ) یعنی لوگ عام طور پر یہ کہیں کہ ہم نے چاند دیکھا۔ اگر اس شیاع کا علم ہر تو ہلال ثابت ہوگا۔

(۵) مجتہد جامع شرائط کا حکم بشرطیکہ اُس کی غلطی کا یقین نہ ہو۔ ان امور کے علاوہ جنتری یا کسی دوسرے حساب کا چاند کے متعلق اعتبار نہیں ہے اور

اگر ایک شہر میں چاند ہو جائے اور دوسرے شہر میں ثابت نہ ہو تو اگر یہ دونوں شہر قریب کے ہوں یا دونوں کا آفتی ایک ہو تو ایک مقام پر چاند کی رویت دوسری جگہ کے لئے کافی ہوگی۔

.....

۱۔ ضروری نہیں کہ اُفق متحد ہوں یا غیر متحد۔ اگر کسی ایک مقام پر رویت ہلال کا ثبوت شرعاً ثابت ہو جائے

تو باقی مقامات پر چاند کی رویت ثابت ہو جائے گی۔ آقائے خولیٰ

# اٹھا رھواں باب

## بیانِ زکوٰۃ

### ثوابِ زکوٰۃ و عذابِ ترکِ زکوٰۃ

قریباً پچاس مقامات پر خداوندِ حکیم نے قرآن مجید میں زکوٰۃ کے متعلق ذکر کیا ہے اور جہاں جہاں اقامۂ صلوٰۃ کا حکم ہے وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارہ میں بھی تاکید ہے۔ زکوٰۃ کا وجوب ضروریاتِ دین اسلام سے ہے اور جو شخص عمداً اس سے انکار کرے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔ بے شک اگر مال دار لوگ اپنے مال سے وہ حق نکالیں جو خداوندِ عالم نے اُن کے ذمہ مقرر کیا ہے تو ان مومنین کی زندگی آرام سے بسر ہو سکتی ہے جو فقر و فاقہ میں مبتلا ہیں۔ اور نہایت عسرت و تنگ دستی سے دن گزار رہے ہیں۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے کر اُس کو پاک و پاکیزہ بناؤ تاکہ تمہاری نماز مقبول ہو اور زکوٰۃ کو روکنے والا جہنم کی آگ میں جلے گا۔ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص صاحبِ نصاب ہو اور اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے تو خدا بروز قیامت سانپ اور اژدھے کو اُس پر مستطاف کرے گا۔ اور اُن کی گردنوں میں جہنم کی آگ کے طوق ڈالے جائیں گے۔ ائمہ اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے قبروں سے اس طرح اُٹھیں گے کہ اُن کے ہاتھ گردنوں سے بندھے ہوں گے۔ اور فرشتے اُن کو ملامت کرتے ہوئے کہتے جائیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کا حق نہیں دیا۔

## شرائط وجوبِ زکوٰۃ

زکوٰۃ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک زکوٰۃ بدن جن کو فطرہ کہتے ہیں اس کی تفصیل آگے

آئے گی۔ دوسرے زکوٰۃ مال جس کے واجب ہونے کی حسب ذیل شرطیں ہیں۔  
 اول بالغ ہونا، دوسرے عاقل ہونا۔ تیسرے آزاد ہونا، چوتھے مالک مال ہونا۔ جو  
 بقدر نصاب ہو۔ پانچویں مال کا صاحب مال کے قبضہ و تصرف میں ہونا۔ نیز جو مال قرض  
 لیا گیا ہو۔ اس کی زکوٰۃ قرض لینے والے پر ہوگی قرض دینے والے پر نہ ہوگی۔ اور زکوٰۃ مال  
 واجب ہونے میں غنی ہونا ضروری نہیں ہے۔ پس جو شخص بھی مالک نصاب ہوگا اس پر  
 زکوٰۃ واجب ہوگی۔ خواہ وہ مال اس کے سال بھر کے خرچ کو کافی نہ بھی ہو۔ اور اسی طرح  
 قرضدار ہونا زکوٰۃ سے مانع نہ ہوگا۔ یعنی اگر کوئی شخص صاحب نصاب ہو۔ اور اتنا ہی یا اس  
 سے زیادہ اس پر قرض ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اور کسی زمین کو غلہ کے عوض ٹھیکہ پر  
 دے دے تو زکوٰۃ کاشت کار پر ہوگی جس نے ٹھیکہ پر زمین لی ہو نہ کہ مالک زمین پر۔

## اثبات زکوٰۃ

اول سونا۔ دوسرے چاندی و تیسرے گو سفند کہ بھڑ بکرا و نر سب ایک قسم ہیں خواہ  
 نر ہوں یا مادہ۔ چوتھے اونٹ خواہ نر ہو یا مادہ۔ پانچویں گائے بیل۔ چھٹے گیسوں۔ ساتویں جو  
 آٹھویں مویز مستقی۔ نویں خرما۔

## بیان نصاب

۱۔ سونا۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ مسکوک ہو خواہ مستعمل ہو یا متروک الاستعمال ہو۔ اسلامی  
 سکہ ہو یا غیر اسلامی۔ اسی وجہ سے زیور میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ سال  
 بھر تک بغیر تغیر و تبدل کے رکھا رہے۔ اور بارہواں مہینہ شروع ہو جائے۔ تیسری شرط  
 یہ ہے کہ سونا پوری نصاب کا ہو کہ جس مقدار میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اس کی

۱۔ پس غلام پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اگرچہ ہم اس کے قائل بھی ہوں گے کہ وہ اپنے مال کا مالک ہوتا ہے ۱۲  
 ۲۔ کوئی لڑکا پہلا و فقر و مسکوک کا حکم عام نہیں ہوتا لہذا لڑکوں پر زکوٰۃ واجب نہیں وہ نہ سونا ہے نہ چاندی بلکہ  
 وہ ایک کاغذ ہے جسے سونا چاندی نہیں کہا جاسکتا (الاحقر نقوی عفی عنہ)



دو نصاب میں ہیں۔ پہلا نصاب ۵ تولہ ۱۶ ماشہ ہے۔ دوسرا نصاب ایک تولہ ۱۶ ماشہ ہے پہلے نصاب میں چالیسواں حصہ یعنی ۱۳ رتی زکوٰۃ ادا کرے۔ اور دوسرے نصاب میں پونے تین رتی زکوٰۃ نکالے۔

۲۔ چاندی کی شرطیں مثل سونے کی ہیں۔ اس کا پہلا نصاب ۲۹ تولہ ۱۶ ماشہ ہے جس کی زکوٰۃ ۱۱ ماشہ ۶ رتی ہوگی۔ اور دوسرا نصاب، تولہ ۱۰ ماشہ ہے۔ جس میں سے ۱۹ رتی زکوٰۃ میں دے۔

قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس قدر سونا اور چاندی نصاب کے مقدار سے بڑھے اس کا چالیسواں حصہ دے۔ اگرچہ بعض اوقات کچھ زیادہ دینا پڑے۔

۳ تا ۵ اگر گوسفند، اونٹ اور گائے میں زکوٰۃ۔ یہ ضروری ہے کہ ان پر سال گزر جائے اور بارہواں مہینہ گئے ہی سال پورا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ بارہویں مہینہ کا شمار پہلے ہی سال میں ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ یہ چیزیں تمام سال ملکیت میں رہیں۔ ورنہ زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اور اونٹ اور گوسفند اور گائے میں یہ بھی شرط ہے کہ سائٹھ ہوں۔ یعنی تمام سال جنگل میں چرتے رہیں اور مالک کو اپنے پاس سے کھلانا نہ پڑے اور اس کا دار و مدار عرف پر ہے یعنی اگر کبھی کبھی مالک اپنے پاس سے کھلا بھی دیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اتنا کھلائے کہ عرفا انہیں چرائی کے جائز نہ کہیں تو وہ معلوف قرار پائیں گے اور زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اور ان جانوروں کے بچے (سائٹھ یا معلوف ہونے کی صورت میں)، اپنی ماں کے تابع قرار دئے جائیں گے اور بچوں کے سال کا حساب ان کی پیدائش کے وقت سے ہوگا۔ اور اونٹ اور گائے میں یہ بھی شرط ہے کہ تمام سال ان سے آب کٹی، آسیا گردانی، سواری

لے لیکن دوسرا نصاب ذبیحیت سے ہے اس معنی میں کہ سونے چاندی کے ٹکے جتنے بھی بڑھتے جائیں یہی دوسری مقدار نصاب رہے گی۔ لیکن زائے میں زکوٰۃ کی نیت نہ کرے ۱۲ آتائے بروجدی۔

۴۔ اور مال تجارت نیزہ منافع جو دکان، مکان، باغ وغیرہ منتقل جائداد سے حاصل ہوں۔ ان کی زکوٰۃ کا بھی یہی حکم ہے جو سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا ہے ۱ فرق صرف یہ ہے کہ ان میں زکوٰۃ مستحب ہے آتائے محسن حکم۔

اور ایسا ہی کوئی کام نہ لیا گیا ہو جس سے انہیں عرف عام میں کارکن کہیں۔

## گوسفند کے نصاب پانچ ہیں

اول :- ۴۰ جس میں ایک گوسفند ہے۔ دوسری ۱۲۱ جس میں دو گوسفند، تیسری ۲۰۱ جس میں تین گوسفند، چوتھی ۳۰۱ جس میں چار گوسفند اور پانچویں ۴۰۰ اس میں بھی چار گوسفند ہوں گی۔ اس کے بعد جس قدر بڑھتی جائیں فی سینکڑہ ایک گوسفند دینی ہوگی اور جو گوسفند زکوٰۃ میں دے وہ اگر بکری ہو تو لازم ہے کہ اسے تیسرا سال شروع ہو گیا ہو۔ اور اگر بھیڑ یا دنبہ ہو تو اسے ایک سال پورا ہو چکا ہو بنا بر احوط۔

## اونٹ کے نصاب بارہ ہیں

(۱) ۵ (۲) ۱۰ (۳) ۱۵ (۴) ۲۰ (۵) ۲۵۔ ان میں ہر پانچ میں ایک گوسفند دے (۶) ۳۰ جس میں ایک اونٹ جو دوسرے سال میں لگا ہو (۷) ۳۶ جس میں ایک اونٹ جسے تیسرا سال شروع ہو گیا ہو (۸) ۴۲ جس میں ایک اونٹ جو چوتھے سال میں لگا ہو (۹) ۴۸ جس میں ایک اونٹ جس کو پانچواں سال شروع ہو گیا ہو (۱۰) ۵۴ جس میں دو اونٹ جو تیسرے برس میں لگے ہوں (۱۱) ۶۰ جس میں دو اونٹ جو چوتھے برس میں لگے ہوں یا ہر چالیس میں ایک اونٹ جسے تیسرا سال شروع ہو گیا ہو۔ اور ان نصابوں کے درمیان جو تعداد حد نصاب تک نہ پہنچتی ہو اس میں زکوٰۃ نہ ہوگی۔ اور جو اونٹ زکوٰۃ میں دے وہ لازم ہے کہ مادہ ہو۔

## گائے کے نصاب دو ہیں

پہلا نصاب ۳۰۔ دوسرا نصاب ۴۰ اور چالیس کے بعد اگر دونوں نصابوں کا لحاظ ہو سکتا ہو۔ جیسے ۲۰ کی تعداد تو اختیار ہے جس کا چاہے لحاظ کرے اور اگر دونوں کا لحاظ نہ ہو

نہ کیونکہ اس کی تقسیم ۳۰ اور ۴۰ دونوں پر ہر جاتی ہے اور اگر دونوں پر تقسیم نہ ہو سکتی ہو تو اس عدد کو لینا

چاہیے جس میں کم بچیں (الاحقر لغری عفی عنہ)

سکے توجہ نصاب کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ عدد حساب میں آئیں۔ وہی معین ہوگا۔ پس ہر تیس میں ایک سال بھر کی گائے زکوٰۃ میں دے خواہ نہ ہو یا مادہ۔ اور ہر چالیس میں ایک مادہ گائے دے جتنیسرے سال میں لگی ہو۔

## (۶ تا ۹) گھوڑوں، بھوسوں اور غرے کے نصاب

ان سب کا نصاب ایک ہے اور نصاب تک پہنچنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور جس قدر نصاب سے تجاوز ہو خواہ کم ہی ہو۔ اس کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ نصاب تین سو صاع (احتیاطاً ۱۲۱ من ۲۴ سیر) ہے۔ اس کی زکوٰۃ مختلف ہے۔ پس اگر آبپاشی نہر یا بارش سے خود بخود ہو گئی ہو تو دسواں حصہ دینا ہوگا۔ اور اگر آلات آب کشی وغیرہ کی ضرورت پڑی ہو تو بیسواں حصہ۔ اور دونوں قسم کی آب پاشی کی صورت میں دسویں کا تین چوتھائی (یعنی دسویں اور بیسویں کا نصف نصف) اور اس حکم کی بنا عرف عام پر ہوگی۔ مساوات یا اعلیت پر نہیں ہے۔ اور زکوٰۃ اُس وقت سے واجب ہو جائے گی۔ جب سے گھوڑوں یا بھوسوں یا گھوڑا یا گھوڑا کچا یا گھوڑا کچا جانے لگے۔ اگرچہ انگور اور خرما میں بھی اس امر کا لحاظ رجحان سے خالی نہیں ہے کہ جب عرفاً اسے انگور یا خرما کہا جائے تب زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اور یہ چیزیں خشک ہونے کے بعد اگر بقدر نصاب ہوں گی تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

ان چاروں میں یہ شرط ہے کہ زکوٰۃ واجب ہونے سے قبل ان کا مالک ہو چکا ہو خواہ زراعت سے یا بیع سے یا کسی اور طریقہ سے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ بالیوں سے دانہ صاف ہونے اور انگور و خرما کے خشک ہونے تک زراعت میں جو کچھ مصارف ہوئے ہوں۔ وہ

لے اگر آبپاشی نہر وغیرہ سے زیادہ ہوئی ہو تو احوط (وجوب) ہے کہ دسواں حصہ لے (اگرچہ شرکت صادق بھی آتی ہو)۔ غلہ اس حکم میں اور دیگر احکام میں بھی جو ان چیزوں کے متعلق ہوں یہ احتیاط ترک نہ ہو۔ ۱۲۔

عہ جب کوئی شخص گندم جو۔ انگور، خرما کو ان کی زکوٰۃ واجب ہو جانے کے بعد فروخت کر دے تو ان کی زکوٰۃ فروخت کرنے والے پر ہوگی۔ اور اگر خریدنے کے بعد گندم میں دانے لگیں اور خرما زرد یا سرخ بعد میں ہوا ہو تو ان کی زکوٰۃ خریدنے والے پر واجب ہوگی (آقلے عن یحکم)

اور شاہی مواجب نکالنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔

## مصرفِ زکوٰۃ

اول فقرا، دوسرے مساکین تیسرے زکوٰۃ وصول کرنے والے جو تحفے مولفۃ القلوب دینی وہ کفار جو مسلمانوں کی طرف سے جہاد کرتے ہوں یا پانچویں اُن غلاموں اور کنیزوں کو آزاد کرنا جو مصیبت و سختی میں زندگی بسر کر رہے ہوں چھٹے قرض دار لوگ ساتویں امیر خیر جیسے مدرسہ مسجد، کاروان سرائے، پل وغیرہ بنانا، زائرین اور حاجیوں کی امداد اور اسی قسم کے دیگر امور اور آٹھویں اُن مسافروں کی امداد و اعانت جو خرچ کے نہ ہونے کی وجہ سے معطل ہو جائیں اگرچہ وہ اپنے شہر میں غنی ہوں مگر اس میں شرط یہ ہے کہ وہ سفر میں قرض نہ لے سکتے ہوں مستحب ہے کہ زمانہ غیبت امام میں زکوٰۃ کا مال مجتہد جامع الشرائط کے پاس بھیج دیا جائے اور زکوٰۃ دینے میں نیت قربت ہونا شرط ہے۔ سادات بنی ہاشم کی زکوٰۃ تیسرا اور غیر سید دونوں لے سکتے ہیں۔ لیکن سید کو غیر سید کی زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔ یہ امر بھی ضروری ہے کہ جن لوگوں کو زکوٰۃ کا مال دیا جائے وہ شیعہ اثنا عشری ہوں۔ اور اُن کو یہ مال دینا حرام کام میں امداد نہ ہو۔ اور شراب خورد نہ ہوں۔ اور دینے والے پر اُن کا نان و نفقہ واجب نہ ہو۔ جیسے ماں باپ، اولاد، بیوی۔ اور مستحب ہے کہ ایک مستحق کو سونے چاندی کے پہلے نصاب سے کم مقدار میں زکوٰۃ نہ دے بلکہ یہ احوط ہے۔ ہاں ثقیفی زکوٰۃ نکالنا ہے اگر وہ مقدار مذکور یعنی سونے

حصہ ہیں اس کا اخراج محل تامل ہے اگرچہ فرائض و مواجب اور مصارف زراعت نکالنے سے قبل جو نصاب ہو اُس کا اعتبار احوط ہے (آقائے مخنجم) ۱۔ امام یا نائب امام کی طرف سے ۲۔

۳۔ کفار کونین بلکہ اُن مسلمانوں کو دی جاسکتی ہے جن کے لیان ضعیف ہیں۔ اور زکوٰۃ دینا اُن کے ایمان کو تقویت پہنچائے (آقائے مخنجم) ۳۔ بشرطیکہ مصیبت میں صرف نہ کیا ہو۔ ۱۲۔ جن کا نتیجہ عام دینی فائدہ ہیں ۱۳۔ بشرطیکہ سفر مصیبت نہ ہو ۱۴۔ سونے چاندی کے نصاب سے کم ہو یا نہ ہو ہر حال احوط ردی ہے کہ جس قدر دے وہ عین مال یا قیمت کے لحاظ سے کم نہ ہو یعنی امانت، قرض، احتیاطات و بھریکڑ ایک درہم تقریباً ۱۹ رتی کا ہوتا ہے۔

مستحب زکوٰۃ

تخفۃ العوام مقبول حدیث

یا چاندی کے پہلے نصاب سے کم ہو تو پھر کم ہی دے اور یہ بھی جائز ہے کہ ایک فقیر کو اس قدر دے کہ وہ غنی ہو جائے۔

## مستحب زکوٰۃ

- (۱) چاروں نفلوں کے علاوہ ہر غلہ میں جیسے چاول، چنا، جوار، ماش وغیرہ۔
- (۲) دوسرے مال تجارت میں نیز اس منافع میں جو دکان، مکان، باغ وغیرہ متعلق جائداد سے حاصل ہوں اس کی زکوٰۃ کا بھی وہی حکم ہے جو سونے چاندی کی زکوٰۃ کا ہے۔
- (۳) ایسے مال میں جس پر تصرف کی قدرت نہ تھی۔
- (۴) اس مال میں جس کے متعلق مالک نے سال کے اندر زکوٰۃ سے بچنے کے لئے اس کی صورت تبدیل کر دی ہو مثلاً روپیہ کے نوٹ کر لئے یا اس کا زریعہ بنوا لیا۔
- (۵) زریعہ میں جس کی زکوٰۃ یہ ہے کہ وہ مومنین کو عاریتاً دیا جائے۔

## انیسواں باب بیان خمس ثواب خمس

خمس فروغ دین اور ضروریات دین میں سے ہے۔ پانچویں حصہ کا نام خمس ہے۔ جو محمد و آل محمد علیہم السلام کا حق ہے۔ چونکہ زکوٰۃ صدقہ اور لوگوں کی میل کیلی ہے اس لئے خداوند عالم نے ان مقدس حضرات کے لئے زکوٰۃ کو پسند فرمایا بلکہ ان کے واسطے خاص خاص مالوں میں پانچواں حصہ مقرر کر دیا۔ پس جو شخص ان مالوں سے اس کا معمولی حصہ بھی روکے گا۔ وہ

لے لیکن بنا براسطہ اس قدر زیادہ بھی نہ کر کہ اس کی سال بھر کی ضروریات سے ناگدہ رہے۔ آتائے عین مطلقہ۔



یقیناً اثر اہل بیت علیہم السلام کے حق کا غاصب قرار پائے گا۔ اور ظالم گردانا جائے گا یہ خدائے بزرگ و برتر کی بڑی رحمت ہے کہ اُس نے اولادِ رسولؐ اور ساداتِ عالی درجات کے لئے ایسا حق قرار دیا تاکہ وہ فائدہ کشی سے محفوظ رہیں۔ لیکن افسوس ہے اُن لوگوں پر جو خمس دینے میں کوتاہی کرتے ہیں اور اولادِ رسولؐ کا بھوکا رہنا ان کو گوارا ہے۔

روایت میں ہے کہ بروز قیامت ایک منادی ندا دے گا کہ اے خلقِ خدا خاموش ہو جاؤ۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اس آواز کو سن کر سب خاموش ہو جائیں گے۔ اُس وقت رسولؐ ندا ارشاد فرمائیں گے کہ تم میں سے جس کسی نے مجھ پر احسان کیا ہو کھڑا ہو جائے تاکہ اُس احسان کا آج میں اُس شخص کو بدلہ دوں۔ لوگ عرض کریں گے یا رسول اللہ! ہمارا آپ پر کیا احسان ہو سکتا ہے بلکہ خدا و رسولؐ کے ہم پر احسانات ہیں۔ اُس وقت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے کہ جس کسی نے میری اولاد کے ساتھ کوئی احسان کیا ہو۔ اُن میں سے کسی بے گھر سید کو ملگ دی ہو۔ بھوکے کو کھانا کھلایا ہو۔ ننگے کو کپڑے پہنائے ہوں۔ وہ کھڑا ہو جائے تاکہ میں اس کو اجر دوں۔ پس جن لوگوں نے ایسا کیا ہو گا وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ خداوندِ عالم کی جانب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہو گا کہ ان کی جزا تمہارے اختیار میں ہے۔ پس اُن حضرات ان لوگوں کو ایسے درجہ پر پہنچائیں گے جو آپ کے مکانوں میں سے ہو گا۔ لہذا جہاں تک ممکن ہو سادات کا احترام و اکرام لازم ہے۔ اور اُن کے اس حق کو ضائع نہ کرنا چاہیئے۔

## ایشائے خمس

سات چیزیں ہیں سے خمس نکالنا واجب ہے۔ اول لوٹ کا مال جو کافروں سے جہاد میں ہاتھ آئے۔ بشرطیکہ جنگِ امام کے اذن سے ہو۔ دوسرے معدنیات یعنی وہ چیزیں جو کان سے نکالی جائیں۔ جیسے سونا، چاندی، یا قوت، فیروزہ، نمک وغیرہ۔ مطلب یہ ہے کہ

۱۔ لیکن وہ مال جو کھار جرنی سے چوری یا حیلہ سے لے وہ بنا برقوقی ارباح کا سب کے حکم میں داخل ہے (یعنی اس میں بھی خمس ہو گا) آتائے محسن حکیم۔

کئی معدن اس کی ملک میں نکل آئے یا یہ کسی معدن سے ان چیزوں کو لائے لیکن اگر یہ معدنی چیزیں اس کے پاس خرید یا کسی دوسرے ذریعہ سے آئی ہوں تو ان میں خمس نہیں ہے۔ تیسرے خزانہ جو کہیں سے نکل آئے خواہ جو اس ہوں یا سونا چاندی۔ چوتھے جو چیزیں دریا اور سمندر سے غوطہ لگا کے نکالتے ہیں۔ جیسے مونگا موتی وغیرہ۔ اور جو بغیر اس کے دریا وغیرہ سے حاصل ہو وہ منافع میں داخل ہوگا۔ پانچویں جو مالِ حلال مالِ حرام میں مل جائے اور اس کا امتیاز نہ ہو سکے۔ چھٹے وہ زمین جس کو کافر قبیلمند کسی مسلمان سے خریدے۔ البتہ اگر مسلمان کوئی زمین کافر قبیلمند کو ہبہ کر دے تو اس میں خمس نہ ہوگا۔ ساتویں تجارت صنف اور جملہ قسم کے کاروبار سے جو منافع حاصل ہوں اور سالانہ آمدنی سے خرچ و خرچہ کر کے جو کچھ بچے خواہ خوراک کی قسم سے ہو یا نقد وغیرہ۔

## شرائط خمس

معدنیات و خزانہ میں شرط یہ ہے کہ ان کے حاصل کرنے میں جو مصارف ہوں۔ ان کو وضع کرنے کے بعد جو کچھ بچے اُس کی قیمت سونے یا چاندی کی پہلی نصاب تک پہنچتی ہو۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ خواہ کتنی ہی تھوڑی مالیت ہو اُس میں سے خمس نکالا جائے۔

غواصی یعنی غوطہ لگا کے جو چیزیں نکالی جاتی ہیں۔ ان میں شرط یہ ہے کہ جو کچھ صرف ہوا ہے اُس کو وضع کرنے کے بعد قیمت میں ایک شقال شرعی (۲۷ مثقال) سونا یعنی ایک دینار کے برابر ہو جو حلال مالِ حرام کے ساتھ مخلوط ہو جائے۔ اس میں شرط یہ ہے کہ حرام مال کی مقدار اور اس کا مالک دونوں معلوم نہ ہوں۔ پس خمس نکال دینے سے یہ مخلوط مال حلال ہو جائے گا اور اگر مالِ حرام کی مقدار اور اس کا مالک دونوں معلوم ہوں تو لازم ہے کہ مالک کو جتنا اس کا مال ہو

لے لیکن جو بغیر غوطہ لگائے حاصل ہو اس میں خصوصی طور پر احوط یہ ہے کہ منافع کے شرائط کا لحاظ کئے بغیر صرف ضروری مصارف وضع کر کے خمس دے سکے اس میں بھی خمس کا واجب ہونا دلیل سے خالی نہیں ہے۔ ۱۲۔

تین سالانہ آمدنی کی بچت کوئی الگ چیز نہیں ہے لہذا اگر وہ منافع تجارت وغیرہ میں آتی ہو تو خمس واجب ہوگا ورنہ نہیں ۱۳۔ جسے چاندی کے نصاب کا لحاظ مراعاتی احتیاط ہے اگر یہ اشکال سے خالی نہیں ہے۔ ۱۴۔

تحفۃ العوام مقبول حدیث

دے دے اور اگر مقدار معلوم ہو، لیکن مالک کا علم نہ ہو تو جب مالک کا پتہ لگنے سے نا اُمیدی ہو جائے تب واجب ہے کہ اس مال کو مالک کی طرف سے راہ خدا میں تصدق کرے۔ اور احوط ہے کہ اس میں حاکم شرع سے اجازت لے لے اور اگر مالک معلوم ہو لیکن مقدار معلوم نہ ہو تو جو مقدار یقینی ہو اس کا دے دینا کافی ہے۔

کدنی و منافع تجارت میں خمس واجب ہونے کی شرط یہ ہے کہ اپنے اور اپنے عیال کے سال بھر کا خرچ نکالنے کے بعد جو مقدار بچے خواہ تھوڑی ہی بچے اور خرچ میں ضروری ہے کہ میانہ روی و اعتدال کا لحاظ کرے۔ پس اگر زیادہ خرچ کیا تو اس زیادتی کا ذمہ دار ہوگا یعنی اس میں بھی خمس دینا ہوگا۔ اور کثیر و غلام سواری کے جانور بڑے مکتبا میں، کپڑے اور خیرات تحفہ و ہدیہ، شادی بایہ، مہمان داری اور منتخب حج و زیارت کے مصارف اور اسی طرح نذر و عہد و قسم اور کفارے میں جو خرچ ہو۔ اور اگر اس سال استطاعت ہو گئی ہو تو حج واجب میں جو کچھ صرف ہو۔ یہ تمام مصارف سال کے خرچ میں داخل ہوں گے۔ اور اگر کوئی شخص سال کا خرچ منافع تجارت وغیرہ کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے پورا کرے۔ مثلاً اسے کوئی میراث مل جائے تو اس صورت میں بہتر ملکہ احوط یہ ہے کہ سال کا خرچ ان منافع سے وضع نہ کرے بلکہ اس ارث وغیرہ سے نکالے اور پوری رقم کا خمس دے۔ اور منافع تجارت وغیرہ میں سال کی ابتدا اس

طے بشرطیکہ کوئی یقینی مقدار اس میں ملتی ہو اور اگر مختلف چیزیں ہوں یا قیمتوں میں فرق ہو تو بجز اس کے کوئی چارہ نہیں کہ مالک سے صلح کر لی جائے اگرچہ حاکم شرع کی مداخلت ہی سے کیوں نہ ہو۔ اور قیمتوں میں جو فرق ہو اس کا نصف نصف بانٹ لیا جائے ۱۲ ملے مہر و ہدیہ میں بھی خمس ہے اور جو چیز یا جائے یا بذریعہ وصیت مل جائے شکار جو آپ آجائے جانور یا کینز کے ہاں اگر بچہ ہو جائے ان سب پر خمس واجب ہے۔ اور عورت کو جو مہر ملتا ہے اس پر بھی خمس واجب ہے۔ آقائے عمن حکم۔

نذر و عہد و قسم و کفارہ یہ چیزیں خواہ اس سال کی ہوں یا پہلے کی۔ بہر حال جس سال میں یہ مصارف ہوں گے اسی سال کے خرچ میں داخل ہوں گے اور یہی حکم حج واجب اور انقصانات وغیرہ کے مصارف کا بھی ۱۲ ملے لیکن اقویٰ یہ ہے کہ ان منافع سے سال کا خرچ وضع کر کے خمس نکال سکتا ہے آقائے بروجر دی

مصرف خمس

نقصۃ العوام مقبول حدیث

وقت سے ہوگی جب سے نفع ملنا شروع ہو۔ اور خمس میں سال تمام ہونے سے یہ مطلب ہے کہ بارہ قمری مہینے پورے ہو جائیں۔ مال کی کوئی خاص مقدار مقرر نہیں ہے۔ جس قدر بھی ہوگا اس میں سے خمس نکالا جائے گا۔ اور اگر سال بھر کا خرچ وضع کرنے کی غرض سے خمس نکالنے میں آخر سال تک تاخیر کرے تو جائز ہے۔ بخلاف اور چیزوں کے کہ ان میں فوراً خمس نکالنا واجب ہے اور تاخیر جائز نہیں ہے۔

## مصرف خمس

خمس کے چھ سہم حصے ہوتے ہیں۔ تین حصے امام کے۔ اور وہ اس زمانہ کے حضور صاحب العصر یا بھی امام مہدی علیہ السلام ہیں۔ اور تین حصے سادات کے یتیموں، مسکینوں اور پریشان حال مسافروں کے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مومن شیعہ اثنا عشری ہوں لیکن عادل سے ہونا شرط نہیں ہے۔ اور ماں باپ یا مرث باپ کی طرف سے سادات بنی ہاشم ہوں اور یتیم و مسکین سال بھر کا خرچ نہ رکھتے ہوں اور نہ کوئی ایسا پیشہ جانتے ہوں کہ جس سے خرچ چل سکے اور مسافر کے متعلق شرط یہ ہے کہ اس شہر میں محتاج ہو جہاں وہ خمس لے اگرچہ وہ اپنے شہر میں مالدار ہو اور مسافر کو ضرورت سے زیادہ دینا جائز نہیں ہے۔

غیر امام کا سہم سادات کو بلا اجازت مجتہد بھی دیا جاسکتا ہے لیکن سہم امام کا اختیار

۱۔ مکاسب کے سال کی ابتدا اس وقت سے ہے جب سے کام کا آغاز کرے اور دوسری چیزوں میں اس وقت سے جب فائدہ حاصل کرنا شروع ہو آقائے محسن حکیم ۱۲ سالے احوط (دعویٰ) یہ ہے کہ جو شخص علانیہ فتنہ فجر کرے اسے خمس نہ دیا جائے آقائے مجددی ۱۳ سالے صرف مال کی طرف سے سید ہونا کافی نہیں آقائے محسن حکیم ۱۴ سالے بنا بر احوط ان کو سال بھر کے خرچ سے زیادہ نہ دے۔ آقائے محسن حکیم۔

۲۔ جب کوئی شخص کہے کہ میں سید ہوں تو اس کہنے پر اسے خمس نہیں دیا جاسکتا جب تک کہ وہ عادل اس کی سیادت کی گواہی نہ دیں اور اگر کوئی شخص اپنے شہر میں سید معروف ہو۔ اور اس کے سید ہونے پر اطمینان حاصل ہو جائے تو اسے خمس دیا جاسکتا ہے ۱۳۔ آقائے محسن حکیم۔

مجتہد جامع الشرائط ہی کو ہے پس اگر سہم امام سادات کو بلا اجازت مجتہد دے دے تراحوط یہ ہے کہ سہم امام دوبارہ نکالے۔ اور اگر سہم امام مجتہد تک پہنچا نایا پہنچانے کے وقت تک محفوظ رکھنا ممکن نہ ہو تو جائز ہے کہ اسے ایسے یقینی سے یقینی مصروف میں صرف کرنا چاہیے کہ جس میں رمضانے امام کا پورے طور پر یقین ہو۔

## بیان صدقات

حسب حال و گنجائش صدقہ دینا سنتِ موکدہ ہے۔ سبب صدقہ کو چھپا کر دینا افضل ہے لیکن صدقہ واجب میں مخفی نہ رکھنا افضل ہے۔ اور سوال سے پہلے کسی چیز کے دینے کی ابتداء کرنا سنت ہے اور ضروریات کے وقت زیادہ صدقہ دینا سنت ہے۔ ماہ رمضان میں اپنے رشتہ داروں پر خصوصاً یتیموں پر اور بنی ہاشم پر خاص کر علویوں پر تصدق کرنا سنت ہے۔ اور یہ بھی سنت ہے کہ محبوب ترین اشیاء کی خیرات کرے اور صدقہ کے لئے بہترین مال اختیار کرے۔ احتیاج و فقر کا اظہار کرنا مکروہ ہے۔ اور مجالس میں سوال کرنے میں کراہت شدید ہے۔ سائل کا رد کرنا مکروہ ہے۔ بنی ہاشم کو زکوٰۃ لینی حرام ہے مگر بوقت ضرورت یا یہ کہ زکوٰۃ دینے والا بھی ہاشمی ہی ہو۔ اور بنی ہاشم پر سوائے زکوٰۃ کے دیگر واجب صدقے (جیسے نذر و کفارہ کے) حرام نہیں ہیں۔ اگرچہ نہ لینا احوط ہے لیکن سنتی صدقہ کا لینا دینا بے اشکال جائز ہے۔

— : —

لے شلاً مومنین کی ضروریات کا پورا کرنا اہل علم کی حاجتوں میں صرف کرنا اور ان لوگوں کو دینا جو اشاعت و ترویج دین کرتے ہیں۔ الاحقر نقوی۔



# بیسواں باب

## بیان حج

### وجوب حج

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ کے لئے لوگوں پر خزانہ کعبہ کا حج کرنا واجب ہے۔ جو شخص اس کی طرت جانے کی قدرت رکھتا ہو۔ اور جو انکار کرے تو اللہ سب جہان سے غنی و بے نیاز ہے۔ پس جاننا چاہیے کہ حج کرنا اعظم ارکان دین سے ہے۔ جس وقت حج واجب ہوتا ہے پھر اس میں تاخیر کرنا گناہ عظیم ہے۔ احادیث صحیحہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص پر حج واجب ہو گیا ہو۔ اور بغیر عذر اس کو ترک کرے یا اتنی دیر کرے کہ مرجائے تو یہودی یا نصرانی ہے۔ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ حاجی خدا کا مہمان ہوتا ہے۔ اُس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص سوار ہو کر حج کو جائے جتنے قدم اس کی سواری کا جانور اٹھائے گا۔ ہر ہر قدم پر خداوند عالم اس کے نامہ اعمال میں ستر ستر حسنات ثبت فرمائے گا اور جو شخص پیادہ پا جائے اور مناسک حج بجالائے۔ تو ہر قدم پر سات سو حسنات حرم خدا سے عطا فرمائے گا۔ راوی نے پوچھا یا رسول اللہ حسنات حرم سے کیا مراد ہے فرمایا کہ ہر حسنہ حسنات حرم کا ایک لاکھ حسنہ کے برابر ہے۔ جو حسنات حرم کے علاوہ ہوں۔ حدیث صحیحہ میں وارد ہے کہ ایک شخص سے حج واجب فوت ہو گیا۔ اس نے جناب رسول خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کوئی ایسا عمل بتلائیے کہ اگر اُسے بجالاؤں تو اس کا اجر حج کے برابر ہو جائے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوہ ابوقیس کے برابر جو مکہ میں سب سے بڑا پہاڑ ہے۔ تیرے پاس سونا ہو۔ اور تو وہ سب

راہِ خدا میں صرف کرے۔ تب بھی اس کا اجر حاجی کے اجر کے برابر نہیں ہوگا۔ جو مالدار آدمی حج واجب بجالا چکا ہے اس کے لئے مستحب ہے کہ ایک سال کے بعد یا ہر تیسرے چوتھے یا پانچویں سال حج مستحب بجالاتا رہے۔

## شرائط و حوجج

حج جسے (حجۃ الاسلام کہا جاتا ہے)، اصل شریعت کی دُوسرے تمام عمر میں ایک مرتبہ ہر مکلف ذی استطاعت پر واجب ہے۔ استطاعت میں حسب ذیل شرطیں ہیں۔

(۱) زاوراہ کا اپنی حیثیت کے مطابق لوہا ہونا یا بال حلال ہے۔  
(۲) آمدورفت کی مدت تک اہل و عیال واجب النفقہ کا اپنی حیثیت کے مطابق خرچ سے مطمئن ہونا۔

(۳) واپسی کے بعد سلسلہ معیشت کا باقی رہنا ایسا نہ ہو کہ بالکل فقیر ہو جائے۔  
(۴) اگر بغیر رفیق کے سفر کرنے میں عذر ہو تو رفیق کا ہونا جس حیثیت سے ممکن ہو۔ اور کفایت کرے۔ خواہ خصوصیت سے اپنے ہمراہ لے یا کوئی رفیق سفر ساتھ ہو جائے غرضیکہ جس طرح بھی بن پڑے۔ اور عورت کے لئے ضروری ہے کہ محرم کے ساتھ ہو۔ پردہ کا لحاظ ہر حال میں عورت کو مقدم ہے خاص کر سفر میں۔

(۵) بالغ ہونا۔ نابالغ پر حج واجب نہیں۔  
(۶) عاقل و باہوش ہونا۔ لہذا مست و دیوانہ پر حج واجب نہیں۔  
(۷) آزاد ہونا۔ پس غلام پر حج واجب نہیں۔  
(۸) صحیح و سالم ہونا۔ یعنی زحمت سفر برداشت کرنے کی بدن میں صلاحیت ہونا۔  
(۹) راہ میں امن ہونا۔

پس جب یہ شرائط پوری ہوں تو وہ شخص مستطیع ہے۔ اور اُس پر حج واجب ہے۔

جب شخص پر حج واجب ہو چکا ہو اور اُس نے اتنی دیر کی کہ مر گیا تو اس کے اصل ترکہ سے ایک اجیرر نائب مقرر کرنا چاہیئے جو اس کی نیابت میں اس کی

مسئلہ

شرائط واجب حج

تحفۃ الابرار مقبول جدید

طرن سے حج بجالائے۔

اگر کوئی شخص مفروض ہے اور اس کے پاس صرف اتنا مال ہے کہ حج کر سکے۔

**مسئلہ**

اور اگر اس فرض کو ادا کرے تو حج نہ کر سکے گا تو اس صورت میں نہ مقروض

رکھنے والے کے برابر ہوگا۔

(۱) مسلمان کی طرح کافر پر حج یا دیگر عبادات واجب ہیں لیکن

بوجہ کفر صحیح نہیں ہیں۔

**شرائط صحیح حج**

(۲) حقوق الناس کا ادا کرنا۔ لہذا خمس و زکوٰۃ اگر واجب ہوں تو چاہیے کہ پہلے ادا کرے

اور اگر اُس کے مال میں حقوق الناس اور حقوق سادات و ہم امام ہوں اور اسی مال سے وہ جا

کر احرام باندھے تو غضبی ہوگا۔ لہذا حج صحیح نہیں ہوگا اور اگر ایسا مال کہ جس میں حقوق الناس

وغیرہ مخلوط ہوں خرچ کر کے سفر کرے تو گنہ گار ہے۔

(۳) خود مجتہد ہو یا اتنا علم رکھتا ہو کہ عمل احتیاط پر کر سکے ورنہ متقلد ہو۔ اور مسائل ضروری کہ

جن کی حج میں ضرورت پڑتی ہے کہ اپنے مجتہد جامع الشرائط کے فتویٰ کے مطابق جانست ہو

اگرچہ بغیر تقلید کے کوئی عبادت صحیح نہیں لیکن حج کے واسطے زیادہ تاکید ہے لہذا حج کے

مسائل مجتہد حتیٰ اعلم کے فتویٰ کے مطابق سمجھے۔

(۴) نہایت ضروری ہے کہ قرأت درست ہو۔ حروف اپنے اپنے مخرج سے نکلتے

ہوں۔ اگر قرأت درست نہ ہو تو محنت و زحمت کر کے جہاں تک ممکن ہو درست کرے۔ اور

راہ میں بھی جہاں پر یا منزل پر جہاں موقع ملے شش کرتا ہوا جائے پھر بھی اگر قرأت میں شک ہو۔ تو

بکمال احتیاط تلبیات اربعہ خود بھی پڑھے اور اس کے لئے نائب بھی کرے اور نماز طواف خاصکہ

نماز طواف النساء کے لئے سب سے زیادہ احتیاط کرے۔ خود بھی پڑھے اور نائب بھی کرے

حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج تمتع (۲) حج قرآن (۳) حج افراد۔ آخر کے دونوں

**اقسام حج**

حج یعنی قرآن و افراد صرف ان لوگوں کے واسطے ہیں جن کے گھر مکہ معظمہ یا

حدود حرم کے اندر ہوں۔ یعنی مکہ معظمہ کے چاروں طرف ۸ میل سے کم کے اندر واقع ہوں۔ اور

جن لوگوں کے گھر مکہ معظمہ سے ۸ میل یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہوں ان کے لئے واجب۔

تمتع بجالائیں۔ لہذا نابریں تمام پاکستانی یا ہندوستانی شیعہ بھائیوں پر صرف حج تمتع ہی واجب ہے پس صرف اسی کے مسائل یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔  
جاننا چاہیے کہ جسے حج تمتع کرنا ہو اسے اعمال حج بجالانے سے پہلے عمرہ تمتع کرنا ضروری ہے۔ عمرہ تمتع حج تمتع پر مقدم ہے۔

## افعال عمرہ تمتع

عمرہ تمتع کے افعال پانچ ہیں۔

(۱) احرام باندھنا (۲) خاں کعبہ کا طواف کرنا (۳) دو رکعت نماز طواف بجالانا۔  
(۴) صفاد مروه کے درمیان سعی کرنا (۵) تقصیر کرنا یعنی کچھ ناخن یا بال کٹوانا۔  
جب ان سے فارغ ہو جائے گا تو جو چیزیں بہ سبب احرام اس پر حرام ہو گئی تھیں حلال ہو جائیں گی۔ اور عمرہ تمتع تمام ہو جائے گا۔ اس کے بعد جب نویں تاریخ ذی الحجہ کے قریب پہنچے تو حج تمتع کے اعمال بجالانا شروع کرے۔

## اعمال حج تمتع

حج تمتع کے اعمال تیرہ ہیں۔

(۱) احرام باندھنا یعنی حج تمتع کے واسطے مکہ سے احرام باندھ لے۔  
(۲) نویں تاریخ ذی الحجہ کو مقام عرفات میں پہنچنا جو مکہ سے چار فرسخ ہے۔ اور وہاں وقوف کرنا۔

(۳) عرفات سے مشعر الحرام کی طرف کوچ کرنا۔ یعنی بعد مغرب روز عرفہ (دسویں ذی الحجہ) کی شب کو عرفات سے چل کر مشعر الحرام میں آنا جو مکہ معظمہ سے قریباً دو فرسخ ہے۔ اور وہاں دسویں ذی الحجہ کے دن طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک وقوف کرنا۔

(۴) اسی عید قربان کے دن اور طلوع آفتاب کے بعد مشعر الحرام سے کوچ کرنا۔ مقام منیٰ میں پہنچنا اور جمرہ عقبہ پر سنگریزے مارنا۔

- (۵) مقام منیٰ میں قربانی کرنا۔  
 (۶) مقام منیٰ میں سرسٹو دانا یا سر کے بال یا ناخن کم کرنا۔  
 (۷) یہ اعمال بجالانے کے بعد منیٰ سے مکہ معظمہ کی طرف لوٹ آنا اور طواف زیارت کرنا۔  
 (۸) دو رکعت نماز مقام ابراہیم میں بجالانا۔  
 (۹) پھر اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی بجالانا۔  
 (۱۰) پھر طواف نساء بجالانا۔  
 (۱۱) دو رکعت نماز طواف نساء پڑھنا۔

(۱۲) پھر گیارہویں تاریخ اور بارہویں تاریخ کی رات منیٰ میں بسر کرنا بلکہ بعض اشخاص کے نزدیک تیرہویں تاریخ کی رات بھی وہیں بسر کرنا۔  
 (۱۳) گیارہویں اور بارہویں تاریخ کو رمی جمرات کرنا یعنی تینوں جمروں پر سنگریزے مارنا بلکہ بعض اشخاص کے لئے تیرہویں تاریخ کو بھی سنگریزے مارنا ہے۔  
 جس شخص نے حالت احرام میں شکار یا بیوی سے اعتنا نہ کیا ہو تو اس پر واجب ہے کہ تیرہویں شب بھی وہیں بسر کرے اور تیرہویں تاریخ تینوں جمروں پر سنگریزے بھی مارے۔

### مسئلہ

اگر کوئی شخص جس پر حج واجب ہو چکا ہے۔ ابتداءً احرام میں ان اعمال سے جاہل ہو لیکن ارادہ یہ کرے کہ حج واجب جو اس کے ذمہ ہے۔ اُسے ادا کرتا ہوں تو عمل میں مشغول ہونے کے بعد جو رسالہ مناسک حج کے بیان میں اس کے پاس ہے یا کسی معلم کا قول جو مجتہد مرجع تقلید کی رائے کے مطابق ہو۔ اگر اس کے بموجب عمل کرے گا تو اس کا عمل انشاء اللہ صحیح ہوگا۔

## بیان مواقیت

احرام اس وقت صحیح ہوگا جب کہ ان مقامات میں جن کو شرعی اصطلاح میں "مقیات" کہا جاتا ہے۔ احرام باندھا جائے اور یہ "مقیات" مکہ کو جانے والے اور عبور کر نیوالے



مکلف لوگوں کے لئے جو ہر طرف سے آتے ہیں مختلف ہیں۔

جسے ذوالحلیفہ بھی کہتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو

۱۔ میقات مسجد شجرہ | مدینہ کی طرف سے مکہ آتے ہیں۔ اور ضرورت کے وقت

اس شخص کے لئے جو مدینہ کی راہ سے مکہ جاتا ہے۔ اتنی تاخیر جائز ہے کہ اپنا احرام جحفہ میں باندھے۔

ان لوگوں کے لئے ہے جو عراق اور نجد کے راستہ سے

۲۔ میقات وادی عقیق | مکہ جاتے ہیں۔ اس کے حصہ اول کو مسلح درمیانی حصہ

کو غمرہ اور آخری حصہ کو "ذات عرق" کہتے ہیں۔ اگر بطریقین معلوم ہو جائے تو اول احرام

مسلح سے ہے لیکن تاخیر احوط ہے تاکہ یقین حاصل ہو جائے کہ وادی عقیق میں پہنچ گیا ہے

اور احوط یہ ہے کہ احرام باندھنے میں "ذات عرق" تک دیر نہ کریں۔

ان لوگوں کے لئے ہے

۳۔ میقات قرآن المنازل | جو طائف سے مکہ جاتے ہیں۔

جو ایک پہاڑ کا نام ہے۔ ان لوگوں کے لئے ہے جو مین کے

راستہ سے مکہ آئیں۔

۴۔ میقات یلم

جو شام کے راستہ جانے والے لوگوں کے لئے ہے۔

بنابر احوط اقویٰ میقات کا علم حاصل کرنا لازمی ہے اور اگر علم ممکن نہ ہو تو

بعید نہیں ہے کہ ظن مکتفی ہو جائے جو اہل خبر و معرفت لوگوں سے حاصل

مسئلہ

ہو کہ جس سے اطمینان حاصل ہو جائے۔

جن لوگوں کے گھر ان میقاتوں سے مکہ سے نزدیک تر ہیں اس صورت میں

ان کا گھر ہی میقات ہے یعنی اپنے گھروں ہی میں احرام باندھ لیں۔

مسئلہ

احرام میں حدیث اصغر اور حدیث اکبر سے محرم کا طاهر ہونا شرط نہیں ہے

اور جنب و محائض و نفساء کا احرام باندھنا بھی جائز ہے بلکہ محائض و نفساء

مسئلہ

کے لئے غسل احرام مستحب ہے۔

# واجباتِ احرام

احرام کے واجبات تین ہیں۔

اول نیت یعنی قصد کرے کہ میں عمرہ تمتع حجۃ الاسلام کا احرام باندھتا ہوں۔ اطاعت فرمانِ خداوندی کے لئے اپنا احرام باندھنے کے یہ معنی ہیں کہ اپنے اوپر ان امور کو ترک کرنا ضروری قرار دے کہ جن کا ذکر کیا جائے گا اس خیال سے کہ وہ عمرہ معہودہ اور حج معہودہ کے افعال مقررہ شریعت بجالانے کے لئے عازمِ مکہ ہے۔ دوسرے چار تلبیہ کا کہنا اور اس کی صورت یہ ہے۔

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ (اور اس پر بنا بر احوط یہ صاف ذکر ہے)  
أَنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ۔

ان فقرات کا صحیح پڑھنا اسی طرح واجب ہے جس طرح کہ تکبیرۃ الاحرام کا صحیح کہنا اور سورۃ حمد اور دوسرے سورہ کا صحیح ادا کرنا واجب ہیں۔ اگر کسی کو تلبیہ نہیں آتا تو اسے سیکھنا اور یاد کرنا واجب ہے یا کوئی شخص اسے تلقین کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو جس طرح ہو سکے خود بھی ان فقرات کو ادا کرے۔ اور کسی دوسرے کو کہنے میں نائب بھی مقرر کرے۔ اور جو شخص گونگا ہو وہ انگلی سے اشارہ کرے اور اپنی زبان کو بھی حرکت دے۔

تیسرے نیت اور تلبیہ سے واجب ہے کہ احرام کے لئے صرف دو کپڑے ایک کو لنگ قرار دے جو ناف سے زانو تک کو ڈھانپ لے اور دوسرے کو اپنے کندھے پر شل چادر کے ڈال لے جو دو شانوں کو چھپا لے۔ اور احوط یہ ہے کہ دو جامہ احرام پہننے کے وقت یہ نیت کرے کہ میں ان دو جاموں کو برائے احرام عمرہ دریا ج، فرمانبرداری امرِ خدا کے لئے پہنتا ہوں۔ اور اس نیت کے بعد احرام عمرہ اور تلبیہ بجالائے۔

ان دو جاموں میں ہی محرم کی نماز جائز و صحیح ہوگی۔ پس رٹھی کپڑا یا الیسا لباس جو غیر ماکول اللحم سے بنا ہو یا کسی ایسی نجاست سے منجس ہو جو معفو نہیں ہے نیز وہ لنگ بھی جو بشرہ مجسم کو نمایاں کرتا ہو۔ احرام کے لئے کفایت نہیں کرتا اور دوش پر

مسئلہ

ڈالنے والے جام میں بھی یہ احتیاط ہوگی۔ جب کوئی شخص احرام باندھ چکے اور اس کے بعد اس کا لباس نجس ہو جائے تو بنا براحتیاط واجب اسے پاک کرے یا کوئی دوسرا پاک کپڑا تبدیل کر لے۔ بلکہ بنا براحتیاط اگر اس کا بدن بھی نجس ہو جائے تو بدن فوراً پاک کر لے اور بعض علماء کا قول ہے کہ عورت بھی حالت احرام میں خالص ریشمی لباس نہ پہنے اور یہ قول قوت سے خالی نہیں ہے بلکہ بعض علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ احتیاط سے کہ عورت احرام کی تمام حالتوں میں حریر خالص نہ پہنے۔ اور یہ بھی احتیاط ہے کہ یہ لباس چرمی اور مالیدہ مثل مندے کے نہ ہو اور نہ سلاہوا ہو۔

## محرمات احرام

اور

### ان کا کفارہ

وہ چیزیں جن کا محرم کے لئے استعمال احرام اور اپنے نفس پر ترک کرنا واجب ہے۔ چوبیس ہیں۔

(۱) شکار صحرائی وحشی جانوروں کا محرم پر حرام ہے اور محرم کا شکاری کی شکار میں اعانت کرنا یا نشان دہی کرنا اگرچہ اشارہ سے ہی ہو۔ اور اسے ہاتھ سے پکڑنا اور شکار کا گوشت کھانا بھی حرام ہے۔ اگرچہ غیر محرم شخص نے شکار مارا ہو۔ نیز ایسے شکار کو ذبح کرنا بھی حرام ہے جو دوسروں نے شکار کیا ہو۔ البتہ ان جانوروں کو جو موزی ہوں۔ اور جن سے اذیت کا خوف ہو۔ بحالت احرام مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور دریائی جانوروں کے شکار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح حیوانات اہل بیسے اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری وغیرہ۔ پس ان کو ذبح کرنا اور ان کا گوشت کھانا محرم کے لئے جائز ہے۔ اگر محرم شکار کو ذبح کرے خواہ حرم میں ہو یا غیر حرم میں ہو یا غیر محرم شکار کو حرم میں ذبح کرے تو مشہد بن العلماء یہ ہے کہ وہ مردار ہے اور مردار کے تمام

تحفۃ العوام مقبول جدید

احکام اس پر مرتب ہوں گے۔ جب کہ محرم شکار کو مارے تو اس پر کفارہ واجب ہے اور شکار کے کفارہ میں احکام و مسائل بہت زیادہ ہیں اور یہاں اس کے بیان کی گنجائش نہیں۔

(۲) اپنی عورت سے جماع کرنا یا بوسہ لینا یا خوش طبعی کرنا یا نگاہ شہوت سے دیکھنا بنا بر احوط۔

**مسئلہ** اگر کوئی شخص بجاالت اعرام عدا (نہ کہ ازراہ نیان و نادانی) جماع کرے عورت سے یا از الیافا باللہ کسی مرد سے خواہ فرج میں ہو یا دُبَر میں۔ پس اگر عمرہ مفردہ میں سہی سے قبل یہ فعل واقع ہوا ہے تو اس کا عمرہ فاسد ہوگا۔ اُسے چاہیے کہ بنا بر احوط اسے تمام کرے۔ اور لازم ہے کہ دوسرا عمرہ بجالائے۔ اور ایک اونٹ کفارہ میں دے۔ اور اگر سہی کے بعد اور تقصیر سے پہلے یہ فعل کیا ہو تو بنا بر قول بعض علماء ایک اونٹ کا کفارہ لازم ہوگا۔ اور احرام حج کی حالت میں خواہ حج تمتع ہو یا افسار یا قرآن۔ پس اگر مشعر الحرام میں وقوف کے بعد سرزد ہوا ہو تو فقط ایک اونٹ کفارہ اس پر لازم ہوگا۔ اور وقوف اور مشعر الحرام سے قبل کی صورت میں ایک اونٹ کفارہ واجب اور اس کا حج بھی فاسد ہوگا لیکن اُسے چاہیے کہ اُسے تمام کرے اور اگلے سال حج کی قضا بھی بجالائے۔

**مسئلہ** اگر کوئی شخص شہوت کی نظر سے کسی عورت کو بوسہ دے تو ایک اونٹ کفارہ لازم ہوگا اور اگر از روئے شہوت نہ ہو تو ایک گوسفند کفارہ ہوگا۔ اگر چہ بعض علماء کے نزدیک ایک اونٹ کفارہ ہے۔ اور یہ احوط ہے بلکہ یہ قول خالی از قوت نہیں ہے۔

**مسئلہ** اگر کسی عورت کی طرف عدا شہوت کی نظر کرے اور انزال ہو جائے تو بنا بر احوط وہ کفارہ میں ایک اونٹ دے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر ایک گائے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو پھر ایک گوسفند دینا اس پر لازم ہوگا۔

**مسئلہ** اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اپنی بیوی پر نظر ڈالے اور انزال ہو جائے تو اگر یہ

شہوت کی نظر تھی تو کفارہ ایک اونٹ دینا ہوگا اور اگر شہوت سے نہیں تو کوئی کفارہ نہیں۔

(۳) حرام ہے کسی عورت سے اپنا عقد کرنا یا اپنے سے غیر کا عقد پڑھنا۔ خواہ وہ غیر محرم ہو یا محالہ احرام میں ہو۔ اور اسی طرح عقد کا گواہ بننا یا بنا بر احوط کوئی کسی گواہی دینا اگرچہ احرام باندھنے سے پہلے وہ گواہ مقرر ہو چکا ہو۔ اور احوط یہ ہے کہ عورت سے خواستگاری عقد نہ کرے لیکن اس عورت کی طرف رجوع کرنے میں جس کو طلاق رجعی دے چکا ہو کوئی عیب نہیں۔

مسئلہ اگر کوئی شخص ایسے انسان کا عقد پڑھے جو احرام باندھے ہوئے ہو اور عقد ہو جائے کے بعد محرم اپنی بیوی سے جماعت بھی کرے پس ان دونوں (جماعت کرنے والا محرم اور اس کا نکاح پڑھنے والا) پر ایک ایک اونٹ کفارہ واجب ہو جائے گا اور اگر دخول نہ کیا ہو تو کسی پر بھی کفارہ نہیں ہوگا۔ اور اسی طرح کفارہ لازم ہے اگرچہ اس کو علم ہو کہ اس کا شوہر محرم ہے۔

(۴) استنساہ یعنی اپنے ہاتھ سے یا کسی اور ذریعہ سے اپنی منی کا خارج کرنا خواہ تصور سے یا اپنی بیوی کے ساتھ خوش فحشیوں سے یا بیوی کے سوا کسی اور سے منی خارج کر کے مشت زنی سے منی خارج کرنے کے فعل کو بعض علماء نے مثل جماعت مفید مسئلہ چچ گردانا ہے۔ اور بعض کے نزدیک تنہا کفارہ واجب ہے جو ایک اونٹ ہوگا۔

(۵) خوشبودن کا استعمال مثل مشک کا فودر و زعفران و عود و عنبر کے۔ ان کا سونگھنا یا بدن پر ملنا یا کھانا یا الیسا لباس پہننا جس میں خوشبو لگی ہوئی ہو اور اثر کر گئی ہو۔ اور اگر کسی (احرام باندھے ہوئے) کو خوشبو میں بسی ہوئی خوراک کھانے یا لباس پہننے کی احتیاج ہو جائے تو اپنے ناک کو بند کئے رکھے۔ اور احوط بلکہ واجب ہے کہ خوشبودار پھولوں کا استعمال نہ کرے اور خوشبودارے میوہ جات مثل سیب وغیرہ کو سونگھنے سے پرہیز کرنے میں انتہائی احتیاط ہے۔ اگرچہ ان کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ



تحفہ اعرام مقبول جدید

بنابر مشہور خلق کعبہ ایک خوشبودار بوٹی کعبہ میں ہوتی ہے جس سے خانہ کعبہ کو معطر کرتے ہیں، خوشبو کے حکم سے متشبیٰ ہے۔ اور بصورت شبہ اس سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا احوط ہے۔ اور بازار عطاران سے جو صفا و مردہ کے مابین واقع ہے۔ گزرتے وقت خوشبو کا دماغ میں پہنچنا بھی خوشبو کے حکم سے خارج ہے۔ اور بنا براحوط اس سے بھی اپنے آپ کو بچانا چاہیئے۔ خوشبو کے استعمال کا کفارہ بنا بر مشہور ایک گوسفند ہے۔ اور بدبو سے بچانے کے لئے اپنی ناک کو بند کرنا محرم کے لئے بنا براحوط بلکہ اقویٰ کی بنا پر حرام ہے لیکن اگر اس سے بچنے کے لئے تیز ملا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔

(۶) سِلے ہوئے یا سِلے ہوئے سے مشابہ کپڑے کا پہننا اعرام والے شخص پر حرام ہے شلاغہ کا لحاف، بالا پوش، کلیجہ و کلاہ وغیرہ اور بنا براحوط کسی چھٹی سی سلی ہوئی چیز سے بھی اجتناب کیا جائے۔ یہاں تک کہ ہمیانی بھی جس میں روپے رکھتے ہیں۔ اور جسے کمر میں باندھتے ہیں۔ اگرچہ ہمیانی کے باندھنے کا جواز اقویٰ ہے۔ جو چیز کہ مجبوری و ضرورت کی وجہ سے یا قنن کو روکنے کے لئے باندھی جائے۔ جائز ہے اس صورت میں احتیاطاً فدیہ دے دیا جائے۔ اگر کسی سلی ہوئی چیز کے پہننے کی حاجت ہو تو اس پر ایک گوسفند کفارہ لازم ہے اور بنا براحوط لباس اعرام خصوصاً روا میں جو دوش پر ڈالتے ہیں گرہ لگانا اور تکمہ (بٹن وغیرہ) بنانا جائز نہیں۔ اور اس لباس کو لکڑی یا سولی وغیرہ سے بھی پیوند نہ کرے۔

بنابر مشہور سِلے ہوئے کپڑے صرف مردوں کے لئے پہننا حرام ہے۔ پس عورتوں کے لئے بحالت اعرام سلاہو لباس جائز ہے لیکن دستی دستانہ جو عورتیں عرب میں ہاتھوں کو سردی سے بچانے کے لئے سیتی اور پہنتی ہیں، اس سے بچنا احوط بلکہ اقویٰ ہے۔

(۷) سیاہ سرمہ لگانا جس سے زینت ہو۔ اگرچہ بنا براحوط قصہ زینت بھی نہ ہو۔ اور بنا براحوط واجب مطلق سرمہ سے جس میں قصہ زینت ہو۔ اجتناب کیا جائے خصوصاً اگر وہ خوشبودار ہو۔

(۸) آئینہ کا دیکھنا حرام ہے لیکن پانی میں نظر کرنا بنا برا توئی جائز ہے اور عینک کا لگانا بھی جائز ہے اگر موجب زریب و زینت نہ ہو۔

(۹) موزہ اور جوتا اور جراب اور ہر وہ چیز جو پشت پا کو تھما ڈھانپ لے۔ احرام والے انسان پر حرام ہے اور حسب تصریح بعض علماء کچھ حصہ کو ڈھانپنا مثل کل کا ڈھانپنا ہے لہذا اس چیز کو بھی نہ پہننے جو پاؤں کے اوپر والے کچھ حصہ کو ڈھانپ لے، لیکن چسپلی وغیرہ کے تسمے پہننے میں بنا برا حوط کوئی حرج نہیں۔ اور اگر جوتا پہننے کی احتیاج ہو تو اس کے اوپر والے حصہ کو شگافہ کر دینا احوط ہے۔

(۱۰) فسق۔ جس سے مراد جھوٹ بولنا، گالی دینا اور دوسروں پر اپنی فضیلت و مغاضرت کا اظہار کرنا اور اس کی حرمت میں کوئی شبہ نہیں۔

(۱۱) جدال۔ جس سے مراد لا واللہ یا بئی واللہ کہنا ہے اور اس کا الحاق بنا برا حوط مطلق قسم سے ہے۔ البتہ بوقت ضرورت اثبات حق یا نفی باطل کے لئے قسم کھانا جائز ہے۔

اگر جدال صدق پر مبنی ہو یعنی سچی قسم کھائے پس اس میں پہلی اور دوسری مرتبہ میں استغفار کرے۔ اور تیسری مرتبہ کے لئے ایک گوسفند کفارہ میں دے اور اگر جدال جھوٹا ہے تو بنا بر شہر پہلی مرتبہ ایک گوسفند دوسری مرتبہ بنا برا حوط ایک گائے اور تیسری مرتبہ بنا برا توئی ایک گائے کفارہ ہوگا لیکن چھٹی قسم کی تمام صورتوں میں افضل و احوط کفارہ اونٹ ہے۔

(۱۲) ان جانوروں کا مارنا جو بدن میں رہتے ہیں۔ جیسے جوئیں یا کھٹمل یا لپو وغیرہ بلکہ ان کو بدن اور کپڑوں سے نکال کر ایسی جگہ ڈال دینا بھی جہاں وہ غیر محفوظ رہیں۔ بنا برا احتیاط حرام ہے۔

(۱۳) بغیر عن زینت انگوٹھی پہننا حرام ہے لیکن استنجاب کی نیت سے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حسب تصریح بعض علماء بحالت احرام بقصد زینت مہندی استعمال کرنا حرام ہے بلکہ احرام باندھنے سے پہلے بھی اثر زمانہ احرام تک رہے۔ مہندی لگانا

حرام ہے اور بنا برا حوط اسے استعمال نہ کیا جائے اگرچہ زیب و زینت کا قصد نہ بھی ہو۔  
(۱۴) زینت کی غرض سے عورتوں کا زیور پہننا حرام ہے۔ لیکن ان زیوروں کو بحالت احرام رکھنے میں جو وہ عادتاً پہنے رہتی ہیں کوئی حرج نہیں۔ البتہ ان کو قصداً اپنے شوہر اور دوسرے مردوں کے سامنے جو بنا برا حوط اس کے محرم ہوں نمایاں و ظاہر نہ کریں لیکن اقویٰ جواز ہے۔

(۱۵) بدن پر تیل ملنا حرام ہے اگرچہ وہ بنا برا حوط بلکہ علی الاقویٰ خوشبو دار نہ ہو۔ مگر بحسب ضرورت جائز ہے۔ اور اسی طرح احرام سے پہلے تیل ملنا حرام ہے اگر وہ خوشبو دار ہو اور اس کی خوشبو کا اثر احرام کے وقت باقی رہے۔

(۱۶) اپنے بدن سے یا غیر کے بدن سے خواہ وہ غیر محرم ہو یا محرم۔ بالوں کو جدا کرنا حرام ہے۔ اگرچہ ایک بال ہو۔ البتہ بوقت ضرورت جائز ہے مثلاً جوڑوں کی زیادتی، سر میں درد یا آنکھوں میں بال پڑ جانا جو موجب اذیت ہو۔ اور اسی طرح وضو ہے بلکہ غسل کے وقت اگر بال بغیر کھانے کے گر پڑیں تو کوئی حرج نہیں۔

جب سر پر یا ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرے اور اس سے ایک یا دو یا زیادہ بال گر پڑیں تو بنا برا حوط ایک مٹھی بھر جو یا گندم وغیرہ صدقہ دے۔  
جب کوئی شخص اپنے سر کو مونڈے۔ اگر بوجہ ضرورت ہو۔ اس کا کفارہ ایک گوسفند دے خصوصاً اس صورت میں جب کہ بغیر ضرورت کے ہو۔ لیکن اس فرض میں احتیاط لازم نہیں۔

جب کوئی شخص اپنی دونوں بغلوں کے بال مونڈے تو کفارہ ایک گوسفند ہے اور اسی طرح ایک بغل کے بال مونڈنے کا کفارہ بنا برا حوط ایک گوسفند ہے اور تین مسکینوں کو کھانا کھلانا اقویٰ ہے۔

(۱۷) مرد کو اپنا سر ڈھانپنا حرام ہے یہاں تک کہ مٹی اور مہندی بھی نہ لگائے اور کوئی چیز بھی سر پر نہ لگائے بلکہ ہاتھ وغیرہ سے بھی سر کو نہ چھپانا احوط و اولیٰ ہے اگرچہ اظہر جواز ہے۔ اور کان میں بال احتیاطاً سر کے حصہ میں محسوب ہیں۔ اور سر کا کچھ حصہ بھی سر کے حکم

میں داخل ہے سوائے اس کے کہ جس کی استثناء کی گئی ہو مثلاً مشکِ آب کا تسمہ جو سر پر رکھا جاتا ہے یا رومال جو دروسر کی وجہ سے سر پر باندھتے ہیں۔ لیکن مردوں کے لئے منہ کو ڈھانپنا جائز ہے (بنا برا شہر و انظر)، اور کوئی شخص بجاالتِ احرام سر کو پانی یا کسی جاری پانی میں نہیں ڈبو سکتا (یعنی غسل ارتناسی جائز نہیں)۔

مسئلہ | سر کو ڈھانپنے کا کفارہ ایک گوسفند ہے اور کئی مرتبہ ڈھانپنے میں بنا برا احوط ہر مرتبہ ایک گوسفند کفارہ دے خصوصاً جب کہ کوئی عذر نہ ہو۔ اور خصوصاً جب کہ متدد دفعہ ہو۔

(۱۸) عورت کو اپنا چہرہ نقاب وغیرہ سے چھپانا حرام ہے۔ اور اسی طرح منہ کا کچھ حصہ بھی۔ لیکن نماز کے واسطے چہرے کے اطراف سے پیشانی کا کچھ حصہ سر کا پردہ مکمل کرتے کے لئے اگر چھپ جائے تو کوئی حرج نہیں مگر نماز کے بعد فوراً ہی کھول دے۔ جائز ہے کہ عورت نامحرم سے منہ چھپانے کے لئے ناک کے محاذات تک

مسئلہ | بلکہ ٹھوڑی تک چادر وغیرہ سے گھونگھٹ کیچ لے۔ اور احوط یہ ہے کہ ہاتھ یا لکڑی سے اس چادر کو اپنے منہ سے جدا رکھے کہ وہ اس کی نقاب نہ بن جائے۔ اگرچہ انظر جواز ہے۔

(۱۹) بجاالتِ احرام مرد کو منزلیں طے کرنے میں سر پر سایہ کرنا حرام ہے مثلاً ہودج اور چھت والی موٹر وغیرہ میں بیٹھنا یا بنا برا احوط چھتری وغیرہ اوپر لگانا خواہ سوار ہو یا پیادہ اور یہ بھی احوط ہے کہ جامہ چھتری اور اس قسم کی کوئی شے سایہ کے طور پر نہ ہو۔ اگرچہ اس کا سایہ سر کے اوپر نہ آتا ہو لیکن منزل پر پہنچ کر سایہ کر سکتا ہے اگرچہ اپنے کاموں کے لئے چلتا پھرتا رہے اور نہ بیٹھے لیکن احوط ہے کہ جب کہیں منزل کے ہوئے ہو تو اسے جبکہ کاموں کے لئے آنا جانا پڑے تو اس حالت میں بھی اپنے اوپر چھتری وغیرہ نہ لگائے لیکن منزل کرتے وقت کمرے وغیرہ میں جانے میں قطعاً کوئی حرج نہیں۔ اور اسی طرح بوقتِ ضرورت شدتِ سرما یا گرمی یا بارش سے بچاؤ کے لئے سر پر سایہ کرنا جائز ہے لیکن پھر بھی کفارہ دے مگر عورت اور بچوں کو سر پر سایہ کرنا جائز ہے اور کوئی کفارہ نہیں

**مسئلہ** بقول بعض علماء ہر روز ایک گوسفند کفارہ میں دے لیکن بعید نہیں کہ بحالتِ احرام عمرہ سایہ کرنے کا کفارہ ایک گوسفند کافی ہو جائے اور حج کا احرام میں بھی ایک گوسفند کفایت کرے۔ اگرچہ متعدد مرتبہ سایہ کے نیچے چلا آیا ہو۔

(۲۰) اپنے بدن سے خون نکالنا حرام ہے۔ غیر کہ بدن سے خون نکالنے میں کوئی حرج نہیں، خواہ بدن کھانے سے یا مسواک کرنے سے ہو جب کہ اسے علم ہو کہ ان چیزوں کی وجہ سے نکل آئے گا مگر بوقتِ ضرورت جائز ہے اور بحالتِ اختیار اس کا کفارہ بنا براحتی ایک گوسفند ہے۔ اور بعض فقہاء کے نزدیک ایک نفر مسکین کو کھانا کھلانا فدیہ ہے۔

(۲۱) ناخن اتارنا اگرچہ تھوڑی سی مقدار کیوں نہ ہو۔ بحالتِ احرام حرام ہے۔ البتہ ناخن کا کچھ حصہ گر گیا ہو۔ اور باقی ماندہ حصہ موجب تکلیف و اذیت ہو تو اس کو اتارنے میں کوئی حرج نہیں لیکن پھر بھی کفارہ دے۔

ایک پورے ناخن کے اتارنے کا فدیہ ایک مد طعام بنا براحتی ہے اور

**مسئلہ** اگر ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ تمام ہاتھ پاؤں کے ناخن اتار ڈالے تو اس کا کفارہ ایک گوسفند لازم ہوگا۔ اور اگر ایک جگہ ہاتھوں کے ناخن اور کسی دوسری جگہ پاؤں کے ناخن اتارے تو پھر دو گوسفند کفارہ لازم ہوں گے۔

(۲۲) دانتوں کا اکھاڑنا حرام ہے۔ اگرچہ خون نہ نکلے اور اس کا کفارہ بنا براحتی ایک گوسفند ہے۔

(۲۳) حدودِ حرم میں کی گھاس اور درخت کا اکھاڑنا حرام ہے البتہ اس درخت یا گھاس کے کاٹنے میں جو احرام والے شخص کی ملکیت میں ہوں یا خود اس نے کاشت کئے ہوئے ہوں یا اس درخت یا گھاس کے اکھاڑنے میں جو اس کے گھر میں آگے ہوں۔ بعد اس کے کہ وہ اس کا گھر ہو گیا ہو کوئی حرج نہیں ہے اور اس حکم میں اذخار جو ایک مشہور و معروف گھاس ہے، اور میوہ دار درخت اور غرمول کے درخت داخل



نہیں ہیں۔

اگر کسی درخت کو کاٹ دے تو بڑے درخت کا کفارہ ایک گائے اور

پھوٹے درخت کا کفارہ ایک گوسفند ہوگا۔ اور اگر درخت کا کچھ حصہ کاٹے

**مسئلہ**

تو اس کی قیمت صدقہ دے۔ اور گھاس اکھاڑنے کا کفارہ سوائے استغفار کے کچھ نہیں ہے

اگر احرام باندھے ہوئے شخص اونٹ کو چھوڑ دے کہ وہ گھاس کھائے تو کوئی

**مسئلہ**

حرج نہیں لیکن خود اس کے لئے گھاس نہیں کاٹ سکتا یہ حکم ان کے لئے

ہے جو حالت احرام میں بھی نہ ہوں۔ اور جب انسان عام عادت کے ماتحت راستہ چل

رہا ہے۔ اور اس کے چلنے سے حرم کا کچھ کچھ گھاس اکھڑتا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

(۴) ہتھیار باندھنا حرام ہے۔ مثلاً تلوار، نیزہ اور وہ آلات جسے براق و آلات جنگ

کہتے ہیں مگر بوقت ضرورت جائز ہے۔ اور بنا برا عوط ان آلات کو بھی ساتھ نہ رکھے۔

اگرچہ اس نے ان کو باندھ بھی رکھا ہو جب کہ وہ ظاہر و نمایاں ہوں۔

## واجبات طواف

عمرہ متع میں سکوت پر مکہ معظمہ میں داخل ہونے کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کرنا واجب

ہے اور طواف عمرہ کے ارکان میں سے ہے۔ پس اگر کوئی شخص عمرہ سے ترک کرے۔ اور

اس کے بجالانے میں اتنی تاخیر کرے کہ وہ بروز عرفہ عرفات میں وقوف نہ کر سکے تو اس کا

عمرہ باطل ہے۔ خواہ اس مسئلہ کو جانتا ہو یا جاہل مسئلہ ہو۔ پس اس ضرورت میں اس کا حج حج

افراد میں بدل جائے گا۔ اور بنا برا عوط و اقویٰ اسے آئندہ سال حج تمتع بجالانا چاہیے۔

اگر سہواً طواف ترک ہو گیا ہو تو جس وقت ہو سکے طواف بجالانا واجب ہے

**مسئلہ**

اور اگر وہ اپنے وطن پہنچ چکا ہو یا اگر راستہ میں ہو۔ اور واپس لوٹنا مشکل ہو

تو پھر طواف کسی نائب سے کرائے۔ اور اگر کسی کرچکا تھا تو بنا برا احتیاط سنی کو پھر سے سجا

لائے مگر جب کہ عمرہ کا اعادہ ذی الحجہ کے بعد ہو تو اس ضرورت میں بنا برا اقویٰ اعادہ سنی

لازم نہیں۔

**مسئلہ** اگر کوئی مریض ہو اور خود طواف نہ کر سکے تو اسے اس طرح طواف کرایا جائے کہ اس کے پاؤں زمین پر لگتے رہیں اور اگر یہ صورت ممکن نہ ہو تو اسے کندھے پر اٹھا کر طواف کرائیں۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اس کے واسطے طواف کے لیے نائب مقرر کرے۔

## شرائط

جاننا چاہیے کہ واجبات طواف بارہ امر ہیں جن میں سے پانچ شرط خارج اور سات واجب داخل ہیں۔

**شرط اول** باطہارت ہونا۔ پس محدث کے لئے طواف واجب جائز نہیں ہے اور اگر آلودے غفلت طواف کرے تو طواف باطل ہے اور اگر اٹھائے طواف میں اسے حدت ہو جائے تو اس کا حکم واجبات داخل کے ذیل میں بیان ہوگا۔

**مسئلہ** اگر با وضو ہوتے ہوئے شک ہو جائے کہ آیا اسے حدت ہو گیا ہے یا نہ۔ تو اپنے آپ کو باطہارت سمجھ و ضو لازم نہیں۔ اور اگر غیر حالت حدت میں شک ہو جائے کہ آیا وہ با وضو ہے یا نہیں تو وضو کرنا ضروری ہے۔ اور اسی طرح سے اگر طواف کے شروع و آخر میں شک ہو تو بھی وضو ضروری ہے۔ اور اگر طواف تمام ہونے کے بعد اخیر کی دو شکایات میں سے کوئی شک عارض ہو تو طواف کو صحیح سمجھے اور بعد کے اعمال کے لئے وضو کرے۔

**مسئلہ** اگر پانی برائے وضو یا برائے تیمم کوئی شے موجود نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ کسی شخص کو در جنب و حالض و نساء نہ ہونا نائب مقرر کرے اور خود بھی طواف بجا لائے لیکن جنب و حالض و نساء کو چاہیے کہ وہ برائے طواف نائب مقرر کریں۔ اور باقی اعمال خود بجا لائیں۔

**شرط دوم** بدن اور لباس کا نجاست سے پاک ہونا خواہ اس قدر نجاست ہی ہو۔ جو نماز میں معاف ہے مثلاً خون جو درہم لغی سے کم ہو۔ اور دمل وغیرہ کا خون بنا برا عوط اور اگر زخم وغیرہ کے خون سے اجتناب مشکل ہو تو اس حالت میں اتنی جواز طواف ہے۔ بلکہ اس لباس نجس میں بھی طواف کا جائز ہونا بعید نہیں جو بصورت تنہائی

نماز میں ساتر عورت نہ ہو۔

اگر طواف کر چکنے کے بعد نجاست کا علم ہوا ہو تو طواف بنا بر اظہر صحیح ہے  
**مسئلہ** اور اگر اثنائے طواف میں لباس یا بدن کے نجس ہونے کا علم ہو جائے۔ تو

اگر طواف کو چھوڑے بغیر ان کا پاک کرنا ممکن ہو تو نجاست کو دُور کرے اور طواف مکمل کرے اور اگر بحالت طواف پاک کرنا ممکن نہ ہو تو چوتھے چکر مشروط، تک نہ پہنچا ہو تو تمام راستینان کو جمع کرنا احوط ہے (یعنی یہ طواف ختم کرے اور دوبارہ طواف بھی بجالائے اور اگر چوتھے چکر تک پہنچ گیا ہو تو اُسے پورا کرے۔ اس کا طواف صحیح ہے اور جمع کرنے کی صورت میں دو رکعت نماز طواف بجالائے۔ اور یہی حکم اس حالت کا ہے جب کہ لباس یا بدن میں بحالت طواف نجاست عارض ہو جائے اور اگر لباس یا بدن کی نجاست کو بھول جائے اور اس حالت میں طواف کرے تو احوط یہ ہے کہ پھر سے طواف کرے۔

**شرط سوم** مردوں کا ختنہ شدہ ہونا۔ پس ختنہ کے بغیر طواف باطل ہے اور یہ شرط عورتوں کے بارہ میں نہیں اور چھوٹے بچوں میں اس شرط کا ہونا احوط ہے لہذا اگر ختنہ ہوئے بغیر طواف نساء کرے یا کوئی اسے طواف نساء کرائے تو اس کا طواف باطل ہوگا۔ پس بنا بریں اس کے بالغ ہونے کے بعد عورت اُس پر حلال نہ ہوگی۔ مگر اس صورت میں کہ وہ دوسری دفعہ مکہ معظمہ جائے اور طواف نساء بجالائے یا کسی کو اپنی طرف سے نائب کرے جو اس کی طرف سے یہ طواف بجالائے۔

**شرط چہارم** ستر عورتیں یعنی آکا چچیا ڈھانپنا ان تمام شرائط کے ساتھ جو بنا بر احوط نماز گزارنے کے لئے ہیں بلکہ اقویٰ و معتبر ستر کا مباح ہونا ہے۔ جس کا نماز میں اعتبار ہے بلکہ اس میں نماز گزار کے لباس کے جملہ شرطوں کا لحاظ اولیٰ ہے۔

**شرط پنجم** اس طرح سے نیت کرے کہ سات چکر طواف خانہ کعبہ کے کرتا ہوں طواف عمرہ تمتع جو حجۃ الاسلام کے لئے فرض ہے۔ حکم خدا کی اطاعت و فرمان برداری میں۔

## واجبات (جو طواف میں شامل ہیں)

(جو حقیقت طواف میں داخل ہیں، سات امر ہیں)

اول

طواف حجر اسود سے شروع کرے۔ اس طرح کہ اس کا تمام بدن حجر اسود کے سامنے سے گزرے۔ اقویٰ و احوط یہ ہے کہ طواف کرنے والا شخص حجر اسود سے ذرا ہٹ کر کھڑا ہو اور نیت کر کے طواف شروع کرے۔ اور اسی نیت پر باقی رہے یہاں تک کہ حجر اسود کے سامنے پہنچ جائے۔

دوم

سہرہ یکم (دور) کا حجر اسود پر ختم کرنا اور آخری (ساتواں) چکر کو تھوڑا سا حجر اسود کے سامنے تاک بجا لائے تاکہ یقین ہو جائے کہ وہ سات چکر بالکل ٹھیک پورے کر چکا ہے۔

سوم

حالت طواف خانہ کعبہ کو بائیں ہاتھ پر رکھے لیکن اگر طواف کے کسی حصہ میں ارکان کو بوسہ دینے کے لئے خانہ کعبہ کی طرف منہ ہو جائے یا حاجیوں کے اثر و نام یا بھیڑ کی وجہ سے خانہ کعبہ کی طرف منہ یا پشت ہو جائے تو وہ حصہ طواف میں محسوب نہ ہوگا۔ اور واجب ہے کہ اتنے حصہ طواف کو پھر سے ادا کرے۔ اور بہتر یہ ہے کہ باب حجر اسمعیل پر پہنچنے سے پہلے اپنے بدن کو بائیں طرف موڑے اور حجر اسمعیل کے دوسرے دروازے پر پہنچنے سے پہلے اپنے بدن کو ذرا دائیں طرف موڑے تاکہ بائیں شانہ خانہ کعبہ سے ہٹنے نہ پائے اور ارکان خانہ کعبہ پر پہنچنے کے وقت بھی ایسا ہی کرے۔

چہارم

حجر اسمعیل کو جو ان کی مادر گرامی کا مدفن بلکہ بہت سے انبیاء علیہم السلام کا مدفن ہے۔ طواف میں اس طرح داخل کرے کہ اس کے گرد تو پھرے مگر اس کے اندر نہ جائے۔ اور اگر طواف کرتے وقت اس میں داخل ہو جائے پس وہ شوط (چکر) باطل ہے اور یہ کفایت نہ کرے گا بلکہ احوط یہ ہے کہ باقی ماندہ چکر کو پورا کرنے کے بعد پھر دوبارہ سالم طواف انجام دے۔

پنجم

خانہ کعبہ اور مقام حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے درمیان جمیع اطراف میں طواف

ہونا چاہیئے۔ اور جاننا چاہیئے کہ خانہ کعبہ اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان کی مسافت تقریباً ساڑھے چھبیس ہاتھ (ذراع) ہے۔ اتنی ہی مسافت خانہ کعبہ کے چاروں طرف ملاحظہ کر کے اس حد کے اندر طواف کرے۔ پس اگر اس مقدار مذکورہ سے زیادہ حالت طواف میں دور ہو جائے گا تو بقینا دور ہوئے اتنا طواف باطل ہوگا۔ اور مقدار مذکورہ سے حجر اسماعیل علی الاعوط بنا براہ تقریباً بیس ہاتھ (ذراع) ہے۔ پس حجر مذکور کی طرف سے محل طواف چھ ہاتھ اور کچھ کرے زیادہ نہیں۔ لہذا اگر اس مقدار سے زیادہ حجر اسماعیل سے دور ہو جائے گا تو یہ حصہ طواف میں محسوب نہ ہوگا۔ اور بنا براہ احتیاط واجب طواف کے اس چکر کو دوبارہ بجالائے۔

**ششم** طواف کرنے والے کا خانہ کعبہ سے اور جو کچھ کہ خانہ کعبہ میں محسوب ہے اس سے باہر نکل جاتا۔ وہ صفہ کو چپک ہے اطراف خانہ کعبہ جو شاذ رواں کے نام سے موسوم ہے۔ پس اگر بعض حالتوں میں طواف کرنے والا اس رستے پر چلا جائے تو اس کا یہ حصہ طواف باطل ہے۔ اور اس کا اعادہ لازم ہے۔ اسی طرح اگر طواف کرتے وقت حجر اسماعیل کی دیوار کے اوپر چلنے لگے بلکہ بنا براہ حوط چکر لگانے کی حالت میں رکن وغیرہ کو ملنے کی غرض سے اپنا ہاتھ بھی شاذ رواں کی طرف سے خانہ کعبہ کی دیوار تک نہ لے جائے اور اسی طرح اپنا ہاتھ حجر اسود کی دیوار کے اوپر بھی نہ رکھے۔ طواف میں سات دور دیکر لگانا کم نہ زیادہ۔ پس اگر کوئی شخص عمدتاً چکر کم یا زیادہ لگائے تو اس کا طواف باطل ہوگا۔ اور اسے نئے سرے سے طواف شروع کرنا ہوگا۔

**مسئلہ نمبر ۱** اگر کوئی شخص بھول کر طواف واجب میں سات چکروں سے کچھ زیادہ کر دے تو اس کا آٹھواں چکر لوہا کرنے سے پہلے اگر اُسے یاد آجائے۔ تو اُسے وہیں قطع کر دے۔ اس کا طواف صحیح ہوگا۔ اور اگر آٹھویں چکر پر پہنچنے پر یاد آجائے تو اسے اختیار ہے کہ اس زیادتی کو شمار نہ کرے اور اس طواف کو تمام کرے طواف صحیح ہو جائے گا۔ پہلے سات چکر واجب ہو جائیں گے دوسرے سات چکر مستحب ہوں گے



تحفۃ العرام مقبول جدید

اور احوط اتمام ہے۔ اور اس کے بعد چار رکعت نماز بجالائے۔ دو رکعت تو طواف واجب قبل از سعی کے لئے اور دوسری دو رکعت طواف تنحب بعد از سعی کے لئے۔

اگر طواف کرنے والے شخص کو طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے مسئلہ نمبر ۱۱ | پس اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد شک ہو تو یہ شک معتبر نہیں اور اگر اثنائے طواف میں شک تمام و زیادہ کے مابین ہو جائے۔ مثلاً آخر چکر میں شک ہو جائے کہ وہ چکر ساتواں ہے یا آٹھواں۔ تو اس شک کا بھی اعتبار نہیں طواف اس کا صحیح ہوگا اور اگر شک تمام و زیادہ کے مابین نہ ہو بلکہ چکروں کے عدد میں کمی کا احتمال ہو۔ تو طواف باطل ہوگا۔ مثلاً آخر چکر میں شک ہو جائے کہ یہ چکر چھٹا ہے یا ساتواں۔ اور یا کہ چھٹا ہے یا آٹھواں۔ اور یا کہ چھٹا ہے یا ساتواں یا آٹھواں یا چکروں کے دوران میں شک ہو جائے کہ آیا وہ ساتواں ہے یا آٹھواں۔ تو اس کا طواف باطل ہوگا۔ اسے چاہیے کہ نئے سرے سے طواف شروع کرے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ کم پر بنا کر کے طواف کو پورا کرے اور دوبارہ طواف بھی بجالائے۔

اگر قطع طواف عذر کی بنا پر ہو۔ مثلاً بیماری یا حیض یا حدث بصورت اختیار ہی۔ پس اگر طواف کے چار چکر لگا چکا ہو تو اس کا طواف اس مقدار تک صحیح ہے۔ اور عذر کے برطرف ہونے کے بعد اعادہ طواف لازم نہیں بلکہ جہاں سے طواف قطع کیا تھا۔ وہاں سے طواف کو پورا کرے۔ اور اگر نصف دو سوڑھے تین چکر ہوئے ہیں، تک نہ پہنچا ہو۔ تو طواف باطل ہوگا۔ اور زوال عذر کے بعد دوبارہ طواف بجالائے۔ اور اگر نصف سے زیادہ طواف ہو گیا ہو۔ اور چار چکر تک نہ پہنچا ہو تو بنا بر احتیاط واجب عذر کے زائل ہونے کے بعد باقی ماندہ چکر اس جگہ سے جہاں وہ قطع ہوا تھا پورا کرے۔ اور دو رکعت نماز طواف بجالائے اور اس کے بعد دوبارہ طواف کرے اور دو رکعت نماز بھی پڑھے۔

## نماز طواف

طواف عمر مکہ مطلق طواف واجب کے بعد دو رکعت نماز طواف مثل نماز صبح کے

پڑھنا واجب ہے جو مقام حضرت ابراہیمؑ کے نزدیک بجالائے اور بنا براہوط فوراً طواف کے بعد اس نماز کو ادا کرے اور قویٰ یہ ہے کہ اُس پتھر کے پیچھے نماز پڑھے جس پتھر کے سامنے حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے۔ اور جس پر اُن حضرت کا نشان قدم ہے اور اگر کثرت اثر و حام کی وجہ سے مقام ابراہیمؑ علیہ السلام کی پشت پر کھڑا نہ ہو سکے تو پھر اس مقام کے دونوں طرف نزدیک کسی جگہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر جتنا قریب ہو سکے مقام ابراہیمؑ کی پشت یا اُس کے دونوں طرف کے قریب تر کھڑا ہو کر بجا لائے۔ اور اولیٰ و احوط اعادہ نماز ہے بشرطیکہ پشت مقام ابراہیمؑ میں تکیا حاصل ہو جائے۔

رہا طوافِ مستحب تو اُس کی نماز مسجد الحرام کے سب مقامات اختیار میں ادا کی جا سکتی ہے۔

اگر کوئی شخص طواف کی نماز پڑھنی بھول جائے تو جب بھی یاد آئے مقام ابراہیمؑ کی پشت پر دجیسا کہ ذکر ہو چکا، جا کر ادا کرے۔ اور اگر ممکن نہ ہو تو پھر مسجد الحرام میں کسی جگہ جس قدر کہ مقام ابراہیمؑ کے زیادہ سے زیادہ قریب ہو سکے نماز بجالائے لیکن بھولی ہوئی نماز کو دوبارہ بجالانے کے بعد سعی وغیرہ کا اعادہ لازم نہیں اگرچہ احوط اعادہ ہے۔

اگر کوئی شخص نماز طواف پڑھنی بھول جائے اور اس کے لئے پھر مسجد الحرام میں واپس جانا بھی دشوار ہو تو اُسے چاہیے کہ ہر اس مقام پر جو اوپر مذکور ہو چکا نماز بجالائے۔ اگرچہ وہ کسی دوسرے شہر میں بھی جا چکا ہو۔ اور بنا براہوط اگر حرم میں دوبارہ آنا اس کے لئے دشوار نہ ہو تو نماز وہیں پر ادا کرے اور احوط ہے کہ مسجد الحرام میں واپس نہ آنے کے غرض کی صورت میں ایک نائب بھی مقرر کرے کہ وہ مقام ابراہیمؑ میں اُس کی طرف سے نماز طواف بجالائے اور اگر فراموش شد نماز کے ادا کرنے سے قبل وہ مرجائے تو اس کے ولی (خلفِ اکبر) پر اُس کی قضا واجب ہے۔

## سعی کے احکام

نماز طواف کے بعد سعی کرنا واجب ہے۔ یعنی صفا و مروہ کے درمیان جو مقام مسجد کے نزدیک دو معین مقام ہیں آمد و رفت کرے۔ اس طرح کہ صفا و مروہ کے مابین تمام مسافت کو سعی میں داخل قرار دے اور مسافت میں کوئی جز باقی نہ رہ جائے کہ جس کی سعی نہ کی ہو۔ اگرچہ مسافت کم ہو۔ اور طواف کی طرح سعی بھی ایک رکن ہے۔ اور اسے عمداً یا سہواً ترک کرنے کا وہی حکم ہے جو طواف میں بیان ہو چکا۔

سعی میں حدیث و خبیث سے طہارت اور ستر عورت بھی معتبر نہیں ہے لیکن حدیث و خبیث سے طہارت کا لحاظ احوط ہے۔

### مسئلہ نمبر ۱

واجب ہے کہ طواف و نماز کے بعد سعی کو شروع کرے اور اگر بھول جائے اور طواف پر سعی کو مقدم کرے تو طواف کے بعد سعی کا اعادہ احوط ہے اور یہی حکم ہے۔ اس شخص کے لئے جو جاہل مسئلہ ہو۔

### مسئلہ نمبر ۲

واجب ہے کہ صفا کے اول حصہ سے ابتداء کرے اور احوط استحبابی یہ ہے کہ صفا سے چار درجہ اوپر جائے اور نیت کرے اور نیچے اترنے تک اس نیت پر باقی رہے۔ نیت اس طرح کرے کہ سات مرتبہ سعی کرتا ہوں صفا و مروہ کے درمیان فرض عمرہ تمتع میں خداوند عالم کے فرمان کی اطاعت کے لئے۔ پس وہاں سے پیدل یا کسی حیوان پر سوار ہو کر یا آدمی کے کندھے پر مروہ تک جائے اور یہ ایک پھیر اٹھوسب ہو گا۔ اور بنا برا احوط استحبابی مروہ کے تمام درجوں کے اوپر تک جائے اور وہاں سے پھر واپس آئے۔ اس طرح کہ صفا سے ابتداء کرے صفا پر پہنچ کر مروہ پر ختم کرے۔ پس ایک دفعہ جانا اور ایک دفعہ واپس آنا دو پھیرے (شروط) ہو جائیں گے اور ساتواں پھیر مروہ پر ختم ہو گا۔

### مسئلہ نمبر ۳

واجب ہے کہ متعارف راستہ سے آئے اور جائے پس اگر مسجد اطرام میں سے گذر کر یا سوق البیلول کی طرف سے مثلاً مروہ جائے یا صفا آئے تو سعی باطل ہو جائے گی۔

### مسئلہ نمبر ۴

## مسئلہ نمبر ۵

واجب ہے کہ جانے کے وقت مردہ کی طرف اور واپس آنے کے وقت صفا کی طرف منہ ہو۔ پس اگر جاتے وقت منہ صفا کی طرف اور واپس آتے وقت منہ مردہ کی طرف ہو تو سنی باطل ہوگی لیکن دائیں بائیں کندھوں سے دیکھنا یا پشت کی طرف دیکھنا کوئی عرج نہیں۔

## مسئلہ نمبر ۶

صفا یا مردہ پر ستانے کے لئے بیٹھ جانا جائز ہے لیکن زیادہ دیر تک نہ بیٹھے کہ جس کی وجہ سے سنی میں حوالات قائم نہ رہے اور بغیر کسی عذر کے صفا و مردہ کے درمیان کسی جگہ نہ بیٹھنا احوط ہے۔

## مسئلہ نمبر ۷

رفع مکان یا گرمی یا کسی دیگر عذر کی وجہ سے سنی میں تاخیر کرنا جائز ہے۔ اور دوسرے دن تک تاخیر کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر اضطراری صورت ہو۔ تو جائز ہے۔ اور رات تک سنی میں تاخیر بنا بر اقویٰ جائز ہے۔ لیکن احوط ہے کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو رات تک بھی تاخیر نہ کرے۔

## مسئلہ نمبر ۸

سنی میں سات پھیروں سے عہد آزیادہ کرنا مبطل سنی ہے۔

## مسئلہ نمبر ۹

اگر بھول کر یا از روئے جہالت سات پھیروں سے زیادہ سنی کی تو صحیح ہے۔ اگر ایک پھیرا پہنچ گیا ہو تو باقی چھ پھیرے بریت استجاب بجا لائے کہ پہلے سات پھیرے واجب اور دوسرے سات پھیرے منتخب ہو جائیں گے جیسا کہ طواف میں بیان ہو چکا۔

## مسئلہ نمبر ۱۰

اگر بھول کر سات سے کم پھیرے بجالائے تو واجب ہے کہ اُسے جب بھی یاد آجائے باقی ماندہ سنی پوری کرے۔ اور اگر مکہ معظمہ سے باہر چلا گیا ہو تو وہ دوبارہ واپس آئے اور سنی بجالائے۔ اگرچہ وہ اپنے وطن بھی پہنچ چکا ہو۔ اور اگر اس کی مراحضت ممکن نہ ہو تو نائب کرے جو اس کی طرف سنی کرے۔ اور اگر سنی پوری نہ کرے تو جو چیزیں احرام کے باندھنے کی وجہ سے اس پر حرام ہو چکی ہیں وہ حلال نہ ہوں گی۔ اور چار پھیرے پورے نہ ہونے کی صورت میں احوط یہ ہے کہ دوبارہ نئے سرے سے سنی بجالائے۔

اگر پھیروں کی تعداد میں شک اُس وقت ہو جبکہ وہ سعی ختم کر کے آگیا ہو۔ تو اس شک کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۱

اسی طرح اگر تمام وزیادہ میں شک ہو تو اس شک کی بھی پرواہ نہ کرے اور اگر پھیروں میں کمی کا احتمال ہو تو اس کی سعی مطلقاً باطل ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲

اگر غضب شدہ حیوان پر سوار ہو کر یا غصی لباس یا غصی نعلین کے ساتھ سعی کرے تو اس کی سعی باطل ہے۔ اور اسی طرح کسی غصی چیز کو اپنے ساتھ رکھنا بھی سعی کو باطل کرتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۳

## تقصیر کا بیان

سعی سے فراغت کے بعد تقصیر واجب ہے۔ یعنی کچھ ناخن، کچھ مونچھوں یا ڈاڑھی کے بال یا سر کے بال یا ابروؤں کے بال کاٹنا ہے اور نیت اس طرح کرے کہ میں تقصیر کرتا ہوں واسطے عمل ہونے عمرہ تمتع کے جو حجۃ الاسلام میں فرض ہے۔ خداوند عالم کی فرمانبرداری اطاعت کے لئے تقصیر عمرہ تمتع میں سر سنڈوانا کافی نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔ اور اُس پر تمام سر منڈوا دینے کا کفارہ ایک گوسفند لازم ہے۔ اور سر کے کسی حصہ کے بال بھی سنڈوانا جائز نہیں لیکن کفارہ نہیں۔

احرام حج باندھنے کے بعد اگر وہ عمل تقصیر بجالانا بھول جائے تو اس کا عمرہ صحیح ہوگا۔ لیکن اُسے بنا برا حوط ایک گوسفند کفارہ دینا ہوگا۔ اور اگر وہ حکم شریعت سے جاہل تھا تو اُس کا عمرہ باطل ہوگا۔ اور اُس کا حج بدل جائے گا، حج افراد میں اور بنا برا حوط اگلے سال دوبارہ حج کرنا بھی ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۴

شخص محرم اگر چاہتا ہو کہ وہ تمام چیزیں جو اس پر احرام باندھنے کے بعد حرام ہو گئی تھیں۔ بغیر سر سنڈوا دینے کے اُس پر حلال ہو جائیں تو قضاائے احتیاط یہ ہے کہ وہ تقصیر کے بعد طواف لے لے اور اس کی نماز بھی بہ نیت رجاء بجالائے۔

مسئلہ نمبر ۱۵



## مسئلہ نمبر ۳

اگر کسی شخص مکلف کے لئے یہ ممکن نہ ہو کہ وہ مکہ معظمہ میں پہنچے۔ تنگی وقت کی وجہ سے یا عورت کو حیض آنے کے باعث کہ پاک ہونے تک طواف کرنے کے لئے منتظر رہے۔ عمرہ تمتع کے اعمال بجالانے میں اتنی دیر ہو جائے کہ وہ عرفات

و شعر الحرام میں وقت پر پہنچ سکے تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ حج تمتع کو حج افراد میں تبدیل کر دے اور حج افراد کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عذر کی بنا پر بیعتات سے احرام باندھ کر نہ آیا ہو تو اسے حج افراد کی نیت سے مکہ معظمہ سے احرام باندھ لینا چاہیئے اور اگر وہ عمرہ و حج تمتع کے لئے احرام باندھ چکا ہو تو عمرہ تمتع کی نیت کو حج افراد کی نیت میں بدل لے اور عرفات چلا جائے۔ اور ذی الحجہ کی نویں تاریخ ظہر کے بعد تک وہاں وقوف کرے اور پھر مغرب کے بعد شعر الحرام کی طرف کوچ کرے۔ اور وہاں رات بسر کر کے سورج نکلنے سے پہلے پہلے منیٰ چلا جائے اور عید کے دن منیٰ میں حجرہ عقبیٰ کو کست کیاں مار کر اپنا سر منڈوائے لیکن حج افراد کے لئے قربانی واجب نہیں۔ سر منڈوانے کے بعد اس دن یا دوسرے روز مکہ معظمہ واپس آجائے۔ طواف حج واجب بجالائے اور اس کے بعد دو رکعت نماز طواف پڑھے۔ اور پھر صفا و مردہ کے ماہن سعی کرے۔ اور سعی کے بعد طواف نساء بجالا کر دو رکعت نماز طواف مذکور پڑھے اور منیٰ میں واپس آجائے اور گیارہویں اور بارہویں تاریخ کی رات تک وہیں رہے اور گیارہویں اور بارہویں تاریخ کے دن میں تین جمروں کو پتھر مارے اور بعض حاجیوں کو تیرہویں کی رات کو بھی وہیں رہنا اور اس تاریخ کے دن میں تین جمروں کو بھی پتھر مارنا ہوگا (جیسا کہ حج تمتع کے بیان میں مفصل ذکر ہو چکا ہے) اور اس کے بعد حج مکمل ہو جائے گا پھر وہ حرم مکہ سے باہر نکل کر عمرہ مفردہ کی نیت سے احرام باندھے۔ مکہ معظمہ واپس آئے طواف کرے۔ سعی بجالائے اور طواف نساء کرے اور عمل تقصیر بجالائے۔

## مسئلہ نمبر ۴

اگر کوئی شخص جان بوجھ کر عمرہ تمتع کو باطل کر دے۔ اور دوبارہ عمرہ تمتع بجالانے کا وقت باقی نہ رہے تو بظاہر اس کا حج حج افراد ہو جائے گا۔ اور اس کے اعمال بجالانے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے لیکن ایسے شخص کا حج تمتع سے بری الذمہ نہ رہنا محمل تامل ہے (یعنی اگلے سال ایک سالم حج تمتع بھی بجالائے)۔

## احکام حج تمتع

اعمال عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد مکلف پر حج تمتع حجة الاسلام کے لئے احرام باندھنا واجب ہے۔ اور اس کا وقت وسیع ہے۔ اگرچہ روزِ ترویہ (آٹھویں ذوالحجہ) سے پہلے مکہ معظمہ سے باہر نہ جانا احوط ہے۔ اس کی کیفیت اور حالت احرام میں تروک واجبہ وہی ہیں جو احرام عمرہ میں مذکور ہوئے اور احرام حج مکہ معظمہ کی جس جگہ سے چاہے باندھ سکتا ہے اگرچہ مسجد احرام میں مقام ابراہیم یا حجر اسماعیل سے احرام باندھنا مستحب ہے۔

**مسئلہ نمبر ۱** اگر کوئی شخص مکہ معظمہ سے احرام باندھنا بھول جائے یہاں تک کہ وہ منے یا عرفات میں پہنچ جائے تو اسے مراجعت لازم ہے۔ اور اگر تنگی وقت یا کسی اور عذر کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو پھر وہ جہاں پر ہے وہیں سے احرام باندھے اور اگر افعال حج ختم کر چکنے کے بعد معلوم ہو کہ اس نے حج کا احرام نہیں باندھا تو بظاہر اس کا حج صحیح ہے اگرچہ عرفات یا مشعر احرام میں ٹھہرنے کا وقت گزر جانے کے بعد یا حج کے اعمال ختم کر چکنے سے قبل یاد آجانے کی صورت میں احوط ہے کہ اگلے سال حج بھی بجالائے۔ اور کوئی شخص عرفات یا مشعر احرام میں وقوف کا وقت فوت ہو جانے تک عمداً احرام حج نہ باندھے تو اس کا حج باطل ہے۔

## عرفات میں وقوف

عرفات میں وقوف (ٹھہرنا) واجب ہے۔ اور وہ ایک محدود مقام ہے جس کی حدیں معروف ہیں۔ اور وقوف سے مراد عرفات میں موجودگی ہے۔ خواہ سوار ہو خواہ پیادہ و ساکن ہو یا متحرک۔ البتہ اگر تمام زمان وقوف میں سونا رہا یا بالے ہوش رہا تو اس کا وقوف باطل ہے اور بنا بر احوط واجب ہے کہ وہاں زوال آفتاب سے لے کر غروب شرعی تک موجود رہے۔ اور اس مقام میں مثلاً وقت عصر میں حاضر ہونا کافی نہیں ہے اور واجب ہے کہ نیت وقوف اس طرح کرے کہ میں عرفات میں آج کے ظہر کے وقت سے غروب

شرعی تک حجۃ الاسلام کے حج تمتع کے لئے خداوند عالم کے فرمان کی اطاعت کے لئے ٹھہر رہا ہوں۔

**مسئلہ نمبر ۱** تمام وقت معینہ میں عرفات میں ٹھہرنا رکن نہیں ہے۔ پس اگر اس کے بعض اجزاء ترک کرنے کی وجہ سے یہ ترک ہو جائے مثلاً اگر زوال ہونے کے بعد سے تھوڑا حصہ وقوف نہ کرے تو اس کا حج صحیح ہو جائے گا۔ اگرچہ گنہگار ہوگا لیکن وقوف کا صرف مسمیٰ رکن ہے۔ اور اس کا ترک موجب بطلان حج تمتع ہے۔ اور بھول کر وقوف عرفات ترک کرنے سے حج باطل نہ ہوگا مگر مشعر الحرام میں وقوف بھی اگر سہواً ترک کر دے (تو حج باطل ہوگا)۔

**مسئلہ نمبر ۲** اگر ظہر کے وقت سے عرفات میں اتنی تاخیر ہو جائے کہ وہ وقت ظہر سے کچھ وقت گزر جانے کے بعد عرفات میں حاضر ہو۔ پس جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا۔ زوال آفتاب سے غروب شرعی تک وقوف واجب ہے۔ یہ شخص گنہگار ہوگا اگرچہ اس کا وقوف صحیح ہے۔ اور کفارہ بھی لازم ہے۔

**مسئلہ نمبر ۳** اگر کوئی شخص غروب شرعی سے قبل عرفات سے عمدہ اگرچہ کرے اور اس کی حدود سے باہر آجائے۔ پس اگر نادان ہو کر آجائے۔ اور وہاں غروب آفتاب تک رہے تو بنا براہِ احوط استنجائی کفارہ دے۔ اور اگر واپس نہ آئے تو اس پر ایک اونٹ قربان کرنا واجب ہوگا۔ اور وہ راہِ خدا میں بروز عید نہ خر کرے اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو پھر پے درپے اٹھارہ روزے رکھے۔ اور اگر سہواً عرفات سے باہر چلا جائے تو یا ورنہ پر واپس آجائے۔ اور اگر واپس نہ آئے گا۔ تو از روئے معصیت ظاہراً حکمِ عام میں داخل ہوگا لیکن وجوب کفارہ محلّ تامل ہے اگرچہ احوط ہے اور اگر اسے غروب تک پتہ نہ چل سکے تو اس پر کوئی شے واجب نہیں اور باطل مسئلہ کے لئے وہی حکم ہے جو بھول جانے والے شخص کے لئے ہے۔

**مسئلہ نمبر ۴** اگر کوئی شخص مدت مذکورہ کا کوئی حصہ بھی عمدہ عرفات میں بسر نہ کرے تو اس کا حج باطل ہوگا اور اس کا شبِ عید دوبارہ عرفات میں وقوف

کرنا کفایت نہ کرے گا۔ یہ وقوف عرفہ میں وقوفِ اضطراری ہے۔ اگرچہ یہ دوبارہ وقوف اس شخص کے لئے کافی ہوگا جس نے جھول کر ایسا کیا ہو۔

اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے مثلاً جھول کر یا وقت کی تنگی وغیرہ سے اس مدت مذکورہ کے کسی حصہ میں بھی عرفات میں نہ جاسکے تو اس کے لئے

### مسئلہ نمبر ۶

کافی ہوگا کہ وہ شبِ عید میں رات کا کچھ حصہ چاہے کتنا ہی کم ہو عرفات میں وقوف کرے اور اس مدتِ وقت کو وقتِ اضطراری عرفہ کہتے ہیں۔ اور اگر عید کی رات بھی عمداً عرفات میں نہ ٹھہرے اگرچہ وہ مسجد الحرام میں آکر ٹھہر چکا ہو تو اس کا حج باطل ہوگا۔

اگر کسی شخص کو وقتِ اختیاری و اضطراری میں عرفات میں وقوف کرنا جھول جائے یا کسی دیگر عذر کی وجہ سے (لیکن نیا نا نہیں) وقوف نہ کر سکے تو اس کے حج کی صحت کے لئے یہ کافی ہوگا کہ وہ زمانِ اختیاری میں مشعر الحرام میں وقوف کرے۔

### مسئلہ نمبر ۷

اگر ستیوں کے قاضی کے نزدیک ذی الحجہ کا چاند ثابت ہو جائے اور پہلی تاریخ ہونے کا حکم بھی کر دے۔ لیکن شیعوں کے نزدیک رویت شرعاً ثابت نہ ہو تو اس صورت میں اگر تقیہ کی رو سے سنی قاضی کے حکم پر عمل کرنا چاہئے تو صحیح اور جائز ہوگا۔ اگرچہ ان کو علم بھی ہو کہ اس قاضی کا حکم واقع کے خلاف ہے (یعنی رویت ہلال ثابت نہیں)۔

## مشعر الحرام میں وقوف

جب شبِ عید قربان عرفات سے کوچ کر کے مشعر الحرام میں پہنچے تو بنابرِ احوط وہاں رات سے صبح تک رہے اور نیت اس طرح کرے کہ میں آج کی رات صبح تک مشعر الحرام میں رضائے الہی کے لئے رہوں گا۔ اور جب طلوع فجر ہو تو وقوف کی نیت کرے کہ میں مشعر الحرام میں طلوع آفتاب تک حجتہ الاسلام کے حج تمتع کے لئے بر نیت و جب یعنی واجب قربتہ الی اللہ رہوں گا۔ اور بنا بر اشمہ و احوط طلوع آفتاب تک

وہاں رہنا واجب ہے۔ یا ایسے وقت میں کوچ کرے کہ سورج نکلنے سے پہلے وادی محسّر سے آگے نہ نکل جائے۔ پس اگر عداً طلوع آفتاب سے پہلے مشعر سے باہر آجائے۔ اور وادی محسّر سے سورج نکلنے سے پہلے آگے نکل جائے تو بنا بر احتیاط گنہگار ہوگا۔

**مسئلہ نمبر ۱** مشعر میں وقوف کا سستی رکن ہے۔ پس اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اسے ترک کرے تو اس کا حج باطل ہے۔ لیکن وقوف مشعر کبھی ساقط ہو جاتا ہے اُس شخص کے حق میں جو رات کو وہاں وقوف کے قصد سے آگیا ہو۔ اور اس کے لئے طلوع فجر کے بعد تک وہاں رہنا دشوار ہو۔ مثلاً عورتیں۔ بوڑھے مرد اور بیمار اشخاص جو لوگوں کے اژدہا م کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہو جائیں۔ اور جس شخص کو ضروری و فوری کام درپیش ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ طلوع فجر سے قبل ہی وہاں سے باہر نکل کر منیٰ کی طرف آجائے۔

**مسئلہ نمبر ۲** جس شخص نے وقت مذکورہ کا درک نہ کیا تو اس کے طلوع آفتاب سے قبل زوال تک کے مابین زمانہ میں وہاں رہنا کافی ہوگا۔ وقوف مشعر کے تین وقت ہیں۔ ایک تو شب عید میں اُس شخص کے لئے جس کے لئے طلوع فجر کے بعد مشعر میں رہنا ممکن نہ ہو۔ اور دوسرا وقت طلوع فجر و طلوع آفتاب کے مابین اور تیسرا وقت طلوع آفتاب سے زوال آفتاب تک۔

**مسئلہ نمبر ۳** عرفات میں وقوف اور مشعر الحرام میں وقوف ہر دو کے لئے ایک ایک وقت اختیاری اور ایک ایک وقت اضطراری ہے۔ پس اگر مکلف نے دو مرقف یا وقت اختیاری یا اضطراری میں سے کوئی وقت پایا تو اس کا حج صحیح ہے اور ان میں سے کسی ایک وقت کا نہ پانا تو قسم کا ہے۔ اور اگر دیکھا جائے تو اضطراری مشعر کی دو مرقفیں ہیں۔ صبح و شام بارہ قسم پر منقسم ہے۔ اول جس نے مشعر الحرام اور عرفات دونوں کے اختیاری وقوف کو پایا تو اس کا حج صحیح ہے۔ دوم جس نے مشعر اور عرفات کے نہ اختیاری اور نہ ہی اضطراری وقوف کو پایا تو اس کا حج باطل ہے۔ پس اسے چاہیئے کہ اسے احرام عمرہ مفردہ میں بدل دے اور اس کے تمام اعمال یعنی طواف



نماز طواف سعی تقصیر طواف نساء اور اس کی نماز بجالائے اور اس کے بعد احرام سے باہر ہو جائے گا اور اگر اس کے ہمراہ کو سفید ہو تو اس کو بھی راہ خدا میں قربان کر دے اور مستحب ہے کہ وہ جابیوں کے ساتھ منیٰ میں ٹھہرا رہے اور جب مکہ جائے تو افعال عمرہ بجالائے اور آئندہ سال حج بھی کرے۔ اگر اس کے بارہ مہینہ و ہجرت حج کی مقررہ شرائط پوری ہو جائیں یا اگر وہ سالہائے ماضی میں مستطیع ہو گیا ہو۔ اور تنگی وقت کی وجہ سے عرفات اور مشعر الحرام کا وقوف اُس سے فوت ہو گیا ہو جس میں اس کی کوتاہی نہ پائی جائے (بلکہ ایسا اتفاقاً ہو گیا ہو) تو اُس پر اگلے سال حج مطلقاً واجب ہے۔

سوم۔ جس نے عرفہ کو اختیاراً اور اضطراراً پایا ہو۔  
چہارم۔ اس کے برعکس صورت مان ہر دو صورت میں حج صحیح ہے۔  
پنجم۔ جس نے عرفات اور مشعر کے ہر دو وقوف اضطراری کو پایا ہو تو اس کے حج کی صحت میں تاثر ہے۔ اور بنا بر اقویٰ حج صحیح ہے۔

ششم۔ جس نے فقط مشعر الحرام کا اضطراری وقوف پایا ہو تو اس صورت میں بنا بر اقویٰ واشتہا اس کا حج باطل ہے۔

سہتم۔ جس نے فقط عرفات کا اختیاری وقوف پایا ہو تو اس صورت میں حج کا صحیح ہونا بعید نہیں۔ بشرطیکہ اگر منیٰ کی طرف جانے کے وقت اس نے مشعر سے بوقت شب کوچ کیا ہو۔ اور اگر روزِ عید کے ختم ہونے کے بعد تک اُس نے باقی ماندہ وقت عرفات میں گزارا ہو۔ اور اس کے بعد مشعر سے کوچ کیا ہو تو اُس کے حج کے صحیح ہونے میں اشکال ہے۔  
ہشتم۔ جس نے صرف مشعر الحرام کا اختیاری وقوف پایا ہو تو اُس کا حج بلا اشکال صحیح ہے۔

نہم۔ جس نے صرف عرفات کا اضطراری وقوف پایا ہو تو اس صورت میں اس کا حج صحیح نہیں ہے۔

## واجبات منیٰ

مشعر الحرام سے کوچ کرنے کے بعد عید کے روز مکلف پر منیٰ کی طرف بازگشت واجب ہے

اور اس میں تین امر واجب ہیں۔

**امر اول** رمی حجرہ عقبہ یعنی سنگریزے مارنا حجرہ عقبہ پر اور اس کا وقت عید قربان کے دن طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے۔ اور اگر کوئی بھول جائے تو تیرہ تاریخ تک بھی سنگریزے مار سکتا ہے۔ اور اگر یاد ہی نہ آئے تو سال آئندہ خود یا اس کا نائب بجلائے اور شرط یہ ہے کہ ان سنگریزوں پر اسم سنگ (پتھر، صافق آتا ہو۔ اور انہیں حرم سے چٹا ہو یا جہاں سے بھی لئے ہوں۔ خوب ہے۔ اگر چہ متحب ہے کہ رات کو شعر سے ان سنگریزوں کو اٹھایا ہو۔ اور پہلے پہل ہی اٹھایا ہو یعنی رمی حمرات کے کام میں پہلے سے ملائے گئے ہوں۔

## واجبات رمی الحمرات

۱۔ نیت کرے کہ میں سات سنگریزے حج تمتع حجۃ الاسلام میں حجرہ عقبہ پر مارتا ہوں واجب قربۃ الی اللہ۔

۲۔ ان کو پھینکنا۔ پس اگر سنگریزوں کو حجرہ پر رکھ دے کہ ان کا مارنا صافق نہ آئے تو جائز نہ ہوگا۔

۳۔ سنگریزے مارنے کی غرض یہی ہے کہ حجرہ کو جاکر لگیں۔ پس اگر کسی دیگر جگہ پر لگ کر حجرہ پر جا پڑیں یا کسی دوسرے آدمی یا حیوان کے واسطے حجرہ تک پہنچیں تو یہ جائز نہ ہوگا اور اگر پہنچنا مشکوک سمجھے تو نہ پہنچنے میں شمار کرے۔

۴۔ جو سنگریزے پھینکے وہ سات عدد سے کم نہ ہوں۔

۵۔ ساتوں سنگریزے ایک ہی دفعہ نہ پھینک دے اگرچہ وہ گئے ہیں ایک دوسرے کے پیچھے جاکر لگیں (تو بھی صحیح نہیں ہے) بلکہ واجب ہے کہ ایک دوسرے کے بعد پھینکے۔ اگرچہ وہ ایک دفعہ اسے جاکر لگیں۔ (تو پھر یہ صحیح ہے)۔

## امردوم

واجبات منیٰ۔ (قربانی) حج تمتع کرنے والے حاجی پر ایک ہدیٰ (قربانی کا جانور) کا ذبح کرنا واجب ہے۔ اور ایک ہدیٰ کئی حاجیوں کے لئے کفایت نہیں کرے گا۔

اگر قربانی کا جانور خریدنے کا مقصد روزہ ہو تو دس دن روزے رکھے تین روزے حج میں رکھے اور سات روزے حج سے لوٹنے کے بعد۔

### مسئلہ نمبر ۱

اگر قربانی کا جانور نہ مل سکے تو اس کی قیمت کسی شخص متحد کے پاس رکھوائے کہ بقیہ ماہ ذی الحجہ میں خرید کر کے ذبح کرے اور اگر اس سال صبح و سالم جانور میسر نہ ہو۔ اور ناقص جانور مل جائے تو اس کی قربانی بھی دے اور آئندہ سال صبح و سالم جانور کی بھی قربانی دے۔ اور دس دن روزے بھی رکھے۔

### مسئلہ نمبر ۲

اگر بروز عید جانور ذبح کرنا بھول جائے یا اس روز کسی عذر کی وجہ سے ذبح نہ کر سکے تو تاخیر تا یام نشر تک بیکہ آخر ذی الحجہ تک جائز ہے۔

### مسئلہ نمبر ۳

واجب ہے کہ قربانی کا جانور یا اونٹ ہو یا گائے یا گوسفند۔ اگر اونٹ ہو تو پورے پانچ سال کا اور چھٹے سال میں داخل ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اس سے اس کا سن کم نہ ہو۔ اور اگر گائے ہو تو بنابر احوط دو سال کی ہو۔ اور تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ اور گوسفند اگر بھیر ہو تو احوط ہے کہ ایک سال کی پوری ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ اور اگر بکری ہو تو بنابر احوط دو سالہ ہو۔ اور تیسرا سال اس کو لگ چکا ہو۔

### مسئلہ نمبر ۴

شرط یہ ہے کہ قربانی کا گوسفند صبح الاضاء اور سالم ہو پس اندھا۔ لنگڑا اور بہت بوڑھا اور بعض جانور جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اگر اس کا تھوڑا سا بھی کان کٹا ہوا ہو یا اس کا سینک ٹوٹا ہو یا کوئی اور نقص ہو تو بھی جائز نہیں۔ اور وہ لاغر بھی نہ ہو۔ اگر کان پھٹا ہو یا سوراخ دار ہو تو کوئی حرج نہیں۔

### مسئلہ نمبر ۵

اقویٰ ہے کہ قربانی کا حیوان بالکل سینک کٹا، دم بریدہ اور کان کٹا نہ ہو اور وہ اختہ نہ ہو۔ اور اس کے خبیثہ مسل نہ دے گئے ہوں بنا بر احوط

یعنی جس حیوان کے خصلوں کو کوٹ ڈالا ہو وہ جائز نہیں۔ اور بنا بر اظہر و اشہر خصی نہ ہو اور وہ بکرا ہے کہ جس کے خبیثے باہر نکال دئے گئے ہوں۔

اگر کسی حیوان کو صحیح و سالم خیال کر کے خرید کیا۔ اور اُسے ذبح کیا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ عیب دار تھا تو جائز نہ ہوگا یعنی دوبارہ قسربانی

دینی ہوگی، اور اگر اُسے چاک و چونبہ سمجھ کر ذبح کیا پھر بعد میں لاغر معلوم ہوا تو وہی کافی ہے احوط یہ ہے کہ ذبیحہ میں سے کچھ کھائے اور کچھ بدیر اور کچھ صدقہ دے اور یہ بھی احوط ہے کہ صدقہ اور بدیر کی مقدار ذبیحہ کے تیسرے حصہ سے

کم نہ ہو۔

احوط ہے کہ صدقہ و بدیر مومنین کو دے۔ پس بنا بریں اُن لوگوں کو جو غالباً بلکہ دائماً اہل سودان سے ہیں۔ اور منیٰ میں قربانی کا گوشت لے جاتے ہیں، ذبیحہ کا گوشت دینا جائز نہیں کیونکہ اُن کا ایمان اور اسلام معلوم نہیں پہلے

تھوڑا سا گوشت اپنے لئے رکھ لے اور اس کے بعد اس کا تیسرا حصہ حاجیوں میں سے کسی فقیر مومن کو تصدق کرے اور ایک تیسرا حصہ اپنے کسی برابر ایمانی کو بدیر دے اگرچہ اس وقت صدقہ و بدیر کا حصہ علیحدہ علیحدہ بھی نہ کیا ہو۔ اگر اہل سودان کو صدقہ دے دے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اگر اس احتیاط پر عمل کرنے سے پہلے وہ سودانی لوگ زبردستی یا چوری کر کے ذبیحہ لے جائیں تو قربانی کے جانور کا ذبح باطل ہو جائے گا لیکن دوبارہ قربانی دینی ضروری نہیں۔ البتہ اگر خود قربانی اُن سودانیوں کے حوالہ کر دے تو پھر اسے بنا بر احوط فقراء کا حصہ ہٹا کر کے اُن کو دینا ہوگا۔

اگر کسی کو ناقص عیب دار قربانی کے جانور خریدنے کا بھی مقدور نہ ہو تو وہ دس روزے رکھے۔ تین روزے ماہ ذی الحجہ میں رکھے اور ساتویں

سے نویں تاریخ تک روزے رکھنا افضل و احوط ہے۔ اور اگر ساتویں تاریخ روزہ نہ رکھے تو پھر آٹھویں اور نویں تاریخ روزے رکھے۔ اور ایک روزہ منیٰ سے مراجعت کے بعد رکھے اور اگر آٹھویں تاریخ روزہ نہ رکھے تو نویں تاریخ بھی روزہ نہ رکھے بلکہ صبر کرے۔ اور

منی سے واپس آجانے کے بعد تین روزے رکھے۔ اور مستحب ہے کہ روزے رکھنے میں جلدی کرے۔ باقی رہے سات روزے تو جب اپنے گھر پہنچ جائے تو یہ روزے رکھے اور اگر تین روزے رکھنے کے بعد صبح وسالم قربانی کا جانور خریدنے پر قادر ہو جائے۔ تو بنا برا حوط استحبابی قربانی دے۔

## (امرسوم) واجبات منی ر حلق یا تقصیر

سر منڈوانا یا قدرے موچھوں کے بال کتر وانا اور ناخن کٹوانا مردوں کے لئے۔ اگرچہ اُس شخص کے لئے جس نے اپنے سر کے بالوں میں جوں وغیرہ کے بچنے کے لئے شہد، یا اس قسم کی کوئی چیز لگائی ہوئی ہے یا جس نے اپنے بالوں کو اکٹھا کر کے اُن میں گرہ دی ہوئی ہے۔ اور اُن کو ایک جگہ بٹ کر جمع کر رکھا ہے بلکہ ہر اُس شخص کے لئے بھی کہ جس شخص کا پہلا ج ہے۔ بنا برا حوط اپنا سر منڈوالے اور تقصیر (قدرے بال کٹوانا) کافی نہ ہوگی۔ لیکن عورتوں اور غشی کے بارے میں تقصیر متعین ہے۔ اور سر منڈوانا ان کے لئے جائز نہیں۔ نیت اس طرح کرے کہ میں سر منڈواتا ہوں یا بال کتر وانا یا ناخن ترشواتا ہوں۔ فرض حج تمتع میں واجب قربۃ الی اللہ اور جب حاجی حلق یا تقصیر بجالائے تو جو چیزیں اس پر احرام باندھنے کے بعد حرام ہوگئی تھیں حلال ہو جائیں گی مگر عورت، شکار اور بُوئے خوش حرام رہیں گی۔

مسئلہ نمبر ۱ | سنگریزے پھینکنے اور ذبح کرنے اور سر منڈوانے میں بنا برا شہر و احوط ترتیب لازم ہے۔ اور اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرے۔ اور دوسرے امر کو پہلے امر پر یا تیسرے امر کو دوسرے یا پہلے امر پر مقدم کرے۔ پس اگر یہ ذرا موشی کی بنا پر ہوئی ہے تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر عمدًا ایسا کیا ہے تو گناہ کیا۔ اور اگر احتیاط ممکن ہو تو پھر نئے سرے سے ترتیب کے مطابق اعمال بجالائے۔ (یعنی پہلے رمی پھر ذبح پھر حلق) (یعنی سر منڈوانا)

مسئلہ نمبر ۲ | اگر حلق یا تقصیر عید کے دن بھول جائے اور منی سے باہر نکل آئے



تو واجب ہے کہ حلق (سر منڈوانے) کے لئے واپس آجائے اور اگر ممکن ہو تو ہر اس مقام پر جہاں یاد آئے سر منڈوانے اور اپنے بالوں کو اگر ممکن ہو تو منہنی بھیج دے۔ اور بالوں کا منہنی میں دفن کرنا احتوط و ادائے ہے۔ اور ہر دو صورت میں اعادہ طواف واجب ہے اگرچہ حلق سے پہلے طواف بجالا چکا ہو بلکہ اعادہ سعی بھی لازم ہے۔ اگرچہ یہ بھی بجالا چکا ہو۔

## ادائے مناسک منیٰ کے بعد کے واجبات

**مسئلہ نمبر ۱** تین مناسک منیٰ درمی و ذبح اور حلق و تقصیر کے بعد مکہ معظمہ میں مراجعت واجب ہے تاکہ طواف زیارت اس کی نماز اور سعی اور طواف نساء کرے ان کی نیت وہی ہے جو عمرہ تمتع کے بیان میں ذکر ہو چکی ہے۔

**مسئلہ نمبر ۲** حج تمتع کرنے والے حاجی کے لئے گیارہویں تاریخ تک تاخیر کرنا جائز ہے بلکہ آخر ماہ ذی الحجہ تک اس تاخیر کا جائز ہونا بعید نہیں۔ تمتع میں آخر ذی الحجہ تک اشکال سے خالی نہیں اگرچہ یہ صحیح و مجزی ہے۔

**مسئلہ نمبر ۳** عرفات و مشعر و منیٰ میں جانے سے پہلے طواف وسیعی کو مقدم کرنا جائز نہیں البتہ وہ شخص جو مکہ معظمہ میں واپس آکر ان اعمال کو نہ بجالا سکے مثلاً عورت کو گمان ہو کہ منیٰ سے واپس آنے پر اسے حیض و نفاس ہو جائے گا یا کوئی بوڑھا آدمی جو کثرتِ مخلوق کی وجہ سے طواف بجالانے سے عاجز ہو تو ان صورتوں میں عرفات و مشعر و منیٰ میں وقوف سے پہلے وہ طواف وسیعی بنا براہ ظہر بجالا سکتا ہے۔

**مسئلہ نمبر ۴** اگر کسی صاحبِ عذر کو یقین ہو کہ وہ منیٰ سے واپس آنے کے بعد مکہ معظمہ میں ماہ ذی الحجہ کے آخر تک بھی طواف وسیعی نہیں بجالا سکے گا تو اس کے لئے واجب ہے کہ عرفات و مشعر و منیٰ میں وقوف سے پہلے ان اعمال کو بجالائے لیکن احتوط ہے کہ وہ اپنا نائب بھی کرے جو اس کی طرف سے طواف وسیعی وغیرہ بجالائے۔

**مسئلہ نمبر ۵** جب طواف زیارت نماز اور صفا و مردہ کے نابین سعی بجالا چکے

تو اس پر بُرے خوش جو حلق کے بعد بھی اس پر حرام تھی حلال ہو جائے گی۔ اور شکار و بیوی ابھی اس پر حرام رہے گی اور طواف نسا اور اس کی نماز بجالانے کے بعد بیوی اور شکار بھی حلال ہو جائیں گے۔ البتہ حرم کے حیوانات اور شکار ابھی اس پر حرام رہے گا۔

## منیٰ میں شب ہائے تشریق کے احکام

جب عید کے دن حاجی طواف وحی کے واسطے مکہ معظمہ جائے واجب ہے کہ منیٰ لوٹ آئے تاکہ گیارہویں اور بارہویں کی شب وہاں بسر کرے۔ اور واجب ہے کہ پہلی رات یعنی گیارہویں کی رات میں نیت کرے۔

جس شخص نے حالت احرام میں بیوی یا شکار سے پرہیز نہیں کیا۔ اس مسئلہ نمبر ۱ پر واجب ہے کہ وہ منیٰ میں تیرہویں شب بھی بسر کرے اور تیرہویں تاریخ بھی رمی جرات کرے اور جس شخص نے ان دو چیزوں سے اجتناب کیا ہو اس پر تیرہویں شب وہاں بسر کرنا لازم نہیں۔

جائز ہے کہ حاجی بارہویں تاریخ کو زوال آفتاب کے بعد کوچ کرے مسئلہ نمبر ۲ اور اگر اتفاقاً اس روز وہاں رہ جائے کہ رات داخل ہو جائے تو اس پر وہ رات وہاں رہنا لازم ہے۔ اور اسی طرح اس رات کے اگلے دن یعنی تیرہویں تاریخ کو سنگریزے مارے۔

حدِ شب کہ جس کا منیٰ میں بسر کرنا لازم ہے اسی رات تک ہے پس مسئلہ نمبر ۳ اگر اسی رات کے بعد وہاں سے باہر چلا جائے تو کوئی عیب نہیں اور احوط ہے کہ طلوع فجر سے قبل مکہ معظمہ میں داخل نہ ہو۔

جو شخص منیٰ میں رات بسر کرنے کو ترک کرے تو اس پر واجب ہے کہ مسئلہ نمبر ۴ ہر شب کے بدلے ایک گو سفند قربانی دے اور اگر بھول جائے یا مسئلہ سے ناواقفیت کی وجہ سے عمدتاً منیٰ میں شب باشی نہ کی ہو تو ایسے شخص کے لئے بھی واجب ہے کہ ہر رات کے لئے ایک گو سفند قربانی کرے۔

## مسئلہ نمبر ۵

خواہ مختار ہو خواہ معذور۔ اگرچہ معذور پر کوئی گناہ نہیں۔ اور وہ شخص ہے کہ جو بوجہ عذر منی میں رات بسر نہ کر سکے۔ مثلاً بیمار یا کسی بیمار کا تیمار دار یا جسے اس بات کا خوف ہو کہ اگر وہ منی میں رہے گا تو اس کا مال کوئی لے جائے گا۔ اور اسی طرح گو سفندوں کا رکھوالا اور وہ اشخاص جن کے ذمے حاجیوں کو پانی پلانا ہو۔ اور اسی طرح وہ شخص جو کہ معظمہ میں عبادت کے لئے ایسے شب کرے اور عبادت کے علاوہ دیگر امور میں مشغول نہ ہو۔ سوائے امور ضروریہ کے۔ یعنی کھانا پینا۔ تجدید وضو وغیرہ۔ ان سب کو بنا براحت ایک گو سفند ہر رات کے لئے ذبح کرنا چاہیئے۔ اگرچہ آخر کی دو قسموں میں بنا براحتی کوئی کفارہ نہیں۔

## تین جہروں پر سنگریزے مارنے کے احکام

ان دنوں میں کہ جن کی راتوں کو منی میں بسر کرنا واجب ہے تینوں جہروں میں سنگریزے مارنا واجب ہے کہ پہلے جہرہ اولیٰ پر پھر جہرہ وسطیٰ پر پھر جہرہ عقبہ پر علی الترتیب۔ پس اگر ترتیب کا لحاظ نہ رکھے تو پھر پہلے جہرہ سے شروع کر کے جہرہ عقبہ پر ختم کرے۔ تاکہ ترتیب حاصل ہو جائے۔

جب ان جہروں میں سے ایک کو چار سنگریزے مارے اور پھر چھوڑ دے اور دوسرے جہرہ کو پھر مارنا شروع کر دے تو یہ مخالفت ترتیب نہ ہوگا۔ پھر اس کے بعد آخر میں تین سنگریزے پہلے جہرہ پر مار دے۔ البتہ اگر عمدتاً ترتیب کی مخالفت کرے گا تو اس صورت میں دوبارہ نئے سرے سے سنگریزے مارنا احوط و اقویٰ ہے۔ اور جاہل کے لئے وہی شرعی حکم ہے جو بھول کر فعل کرنے والے کے لئے ہے اور واجبات رمی وہی ہیں جو مناسک منی میں مذکور ہوئے۔

## مسئلہ نمبر ۶

اگر کوئی پہلے دن مثلاً جہرہ پر سنگریزے مارنا بھول جائے تو وہ دوسرے دن اس روز کا عمل بجالانے سے قبل پہلے دن کی قضا بجالائے۔ اور اگر سب بھول جائے اور ابھی منی میں ہی ہو تو ترتیب دار قضا بجالائے اور اگر منی سے باہر

چلا گیا ہو اور ایام تشریق میں اُس کی یاد آجائے تو پھر واپس منی جا کر قضا بجالائے۔ اور اگر ایام تشریق گزر جائیں تو اگلے سال خود منی واپس آکر سنگریزے مارے یا کسی کو اس بارہ میں نائب کرے اور اگر مکہ معظمہ میں ایام تشریق کے بعد یاد آئے تو احوط ہے کہ خود منی میں واپس جائے اور سنگریزے مارے اور اگلے سال خود یا اُس کا نائب ایام تشریق میں سنگریزے مارے۔

### مسئلہ نمبر ۲

اگر کسی مریض کو جہروں پر وقت پر پتھر مارنے کی اُمید نہ ہو تو اگر ممکن ہو تو کوئی شخص اس کے عوض میں سنگریزے مارے اور تندرست ہو جانے کے بعد اعادہ لازم نہیں۔ اگرچہ وقت پر قدرت حاصل ہو جانے کی صورت میں اعادہ احوط ہے۔ اور اگر چاہے تو مریض سنگریزوں کو اپنے ہاتھ میں لے اور کوئی دوسرا شخص اس کے ہاتھ پر رکھے ہوئے سنگریزوں کو اُس کے ہاتھ سے جہروں کو مارے۔

### مسئلہ نمبر ۳

اگر کوئی شخص عمداً سنگریزے نہ مارے تو اس کا حج بنا برا شہر و اقوالے فاسد نہ ہوگا۔ جائز نہیں کہ رات کے وقت روز گزشتہ کے لئے یا اگلے روز کے لئے سنگریزے مارے۔ البتہ اگر کسی عذر کی وجہ سے اس روز وہ سنگریزے مارنے پر قادر نہ ہو سکے تو وہ اُس دن کی رات کو پتھر مار سکتا ہے اور جائز ہے کہ منی میں ایک ہی رات کل عمل بجالائے اگر وقت منحصر ہو۔

### مسئلہ نمبر ۴

جب کسی دوسرے دن کے پتھر مارنے بھول جائے تو پہلے گزرے ہوئے دن کی قضا بجالائے اور اس کے بعد اُس دن کے لئے پتھر مارے مستحب ہے کہ مکہ معظمہ میں طوافِ وداع و زیارت مقام حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زیارت قبر جناب ابوطالب اور غارِ حرا اور منزل خدیجہ الکبریٰ کی زیارت کو جائے۔

### مسئلہ نمبر ۵

اور تاکید مستحب ہے کہ مناسک حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ جائے تاکہ وہاں جا کر جناب رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس اور حضرت فاطمہ الزہراء

سلام اللہ علیہا اور اُن حضرات اللہ اطہار کی زیارت سے شرف ہو جو حجت البقیع میں منون ہیں۔ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے۔ اگر حاجی ان مقدس بزرگواروں کی زیارت نہ کرے تو گریبا اُس نے اُن پر جفا کی۔

## اکیسواں باب

### بیان جہاد

جہاد منجملہ فروغِ دین میں سے ہے جو ہر مسلم مرد بالغ عاقل آزاد پر جو بڑھا، بیمار اور زمین گیر نہ ہو واجب کفائی ہے بشرطیکہ امام معصوم واجب الطاعت یا نائب خاص امام علیہ السلام کے حکم سے مامور ہو اور اس زمانہ غیبت حضرت امام زمان علیہ السلام دُجی لَہُ الْفِئْدَ اَعُوْجَلْ اللّٰهُ فُوجَہُ وَجَعَلْنَا مِنْ اَعْوَانِہِ وَالْصَّابِرِہِ میں یہ شرط مفقود ہے۔

دینِ مبین کے قوانین مقتدرہ ممالک اسلامیہ کے نظام داخلی و خارجی کے مسئلہ نمبر ۱ جملہ وجہات کے متکفل ہیں کہ جن سے بقا و استحکام دین ہے اور مسلمانوں کا ناموس محفوظ ہے۔ اور دوسری قسم یعنی جہادِ دین اور ممالک اسلامیہ کی حفاظت کفار کی مداخلت سے اور دشمنانِ دین اسلام پر غلبہ حاصل کرنا فقہائے دین متین کی اصطلاح میں حفظِ بیضیہ اسلام کہلاتا ہے۔ اور مسلمانوں پر جو کچھ واجب ہے۔ ان میں سے یہ اہم واجب ہے غیبتِ امام زمان علیہ السلام کے زمانہ میں یعنی آج کل جہادِ دفاعی مسلمانوں پر واجب ہو جاتا ہے جب کہ کفار ممالک اسلامیہ اور مسلمانوں پر ہجوم و یورش کریں کہ جس سے زوالِ بیضیہ اسلام کو خطرہ ہو۔

آیہ شریفہ اَعِیْذُ بِاللّٰہِ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ۔ الخ کے مطلبی مسلمانوں پر واجب ہے کہ علوم اور صنائع اور ہر طرح کی مادی و



ادبی قوتوں سے اس زمانہ کے موافق جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔ جس سے ہجوم کفار کے وقت بیغۃ اسلام کی حفاظت کے لئے مستعد و تیار رہیں۔ پس جب کبھی فنی و ادبی تدابیر اور شریعت کتب و رسائل سے کفار کا ہجوم و حملہ بیغۃ اسلام پر ہو تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ ادبی اور علمی ہتھیاروں سے انکار نہ کریں اور بیغۃ اسلام کو زوال سے محفوظ رکھیں۔ یہ بھی ایک قسم کا جہاد ہے بلکہ اقسام جہاد میں اہم ہے۔

### مسئلہ نمبر ۴

غیر شیعہ مسلمانوں یعنی برادران اہل سنت کی اگر جنگ کافروں سے چھڑ جائے اور شیعوں سے امداد و شرکت چاہیں تو اس وقت شیعوں پر واجب ہے کہ وہ مجتہد اعظم جامع الشرائط (نائب عام امام زمان علیہ السلام) کی طرف رجوع کریں۔ اگر مجتہد اعظم معلوم کرے کہ بیغۃ اسلام خطرے میں ہے۔ اور اہل سنت کی جنگ کفار کے مقابلہ میں توحید اسلام اور نبوت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لئے ہے تو جہاد دفاعی کے وجوب اور اس دفاع میں شیعوں کی شرکت کے لازم ہونے کا حکم کرے گا۔ تاکہ ہجوم کفار کا خطرہ دفع ہو۔ ایسی حالت میں عوام شیعہ کی تکلیف مجتہد اعظم کے حکم کی اطاعت کرنا ہے۔

— — —

# کتاب المعاشه والمعامله

(اس میں تہذیب زندگی اور نکاح و طلاق، قرض و میراث  
اور فوج و شکار کا بیان ہے)

---

# بایسواں باب

## تہذیب زندگی

سب کو علم ہے کہ دنیا چند روزہ زندگی ہے۔ جس کو ختم کرنے کے لئے آخرت کا مرحلہ درپیش ہے جہاں پر اعمال کی جزا و سزا کا ملنا ضروری ہے۔ پس ہر شخص کے لئے واجب ہے لازم ہے کہ اپنی زندگی کو عمدہ زندگی بنائے۔ خدا کے واجب کئے ہوئے کاموں کو بجا لائے۔ اور جن باتوں سے اس نے منع کیا ہے۔ ان سے پرہیز کرے۔ قانون شریعت کو سمجھے تاکہ زندگی کے فرائض کا علم ہو اور حلال و حرام میں تمیز ہو۔

## فضیلت علم

جناب رسالت مآب ﷺ اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض ہے اور خداوند عالم طالب علموں کو دوست رکھتا ہے اور کہا ہے کہ کوئی فقیر میری جہالت سے بڑھ کر نہیں۔ اور کوئی مال علم سے زیادہ مفید نہیں۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دین کا کمال علم حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم علم دین ضرور حاصل کرو۔ اور گنوار بنو۔ اور حضرت فرماتے ہیں کہ آدمی تین قسم کے ہیں۔ ایک عالم دوسرے طالب علم اور تیسرے خس و خاشاک۔ یعنی جو شخص نہ عالم ہو نہ طالب علم وہ کڑا کرکٹ کی طرح بیکار ہے۔ جناب صادق آل محمد علیہم السلام فرماتے ہیں کہ عالم سے وہ لوگ مراد ہیں جن کا فعل ان کے قول کی تصدیق کرے۔ اور جن کا فعل اس کے قول کی تصدیق نہ کرے وہ عالم نہیں ہے غرضیکہ علم و عالم دین کی فضیلت میں بے شمار احادیث و اخبار وارد ہوئے ہیں۔

## بعض گناہان کبیرہ کا بیان

والدین کی نافرمانی: ماں باپ کو اذیت دینا اور اُن کا کہنا ماننا۔ اُنکے خلاف کوئی کام کرنا گناہ عظیم ہے۔ ماں باپ کی خوشی سے خدا و رسول بھی خوش ہیں۔ اور ان کی ناراضگی سے وہ بھی ناراض ہیں۔ والدین کی اطاعت جنت میں، اور اُن کی نافرمانی جہنم میں پہنچاتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ ماں باپ سے اُن نہ کہو۔ اُن کے کہنے کو رد نہ کرو۔ اور شائستہ طریق سے بات چیت کرو۔ اور ماں باپ کی ایسی عظمت ہے کہ خداوند عالم اپنی عبادت کے ساتھ ان کی اطاعت کا حکم دیتا ہے: **وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا**۔ یعنی خدا کی عبادت کرو۔ کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ۔ حدیث میں ہے کہ ماں باپ کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرو۔ اُن کے آگے سو کر مت چلو۔ تیز نگاہ سے اُن کو نہ دیکھو۔ اگر وہ تمہیں ماریں تو تم اُن کے لئے بخشش کی دعا مانگو۔ اُن کے سامنے عاجزی سے بھیڑو۔ اور کوئی ایسا کام نہ کرو جس سے لوگ اُن کو جبرا کہیں۔ اُن کے مرنے کے بعد اُن کے لئے نمازیں پڑھو۔ روزے رکھو۔ حج کرو۔ اگر تم اُن کے نافرمان تھے تو ان کاموں سے پھر اُنکے فرمانبردار شمار کئے جاؤ گے۔ جناب رسالت اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: کہ بہشت کی خوشبو ایسی تیز ہے کہ ہزار سال کے راستہ سے بھی سونگھنے والے اس کو سونگھیں گے مگر ایک ماں باپ کا نافرمان ایک قطع رحم کرنے والا۔ ایک بڑھاپے میں زنا کرنے والا اور ایک تکبر کرنے والا۔ یہ لوگ بوسے بہشت کو نہ سونگھ سکیں گے۔

## زنا

زنا کی ممانعت و نہی قرآن مجید کی کئی آیتوں اور احادیث میں موجود ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میری امت میں زنا پھیل جائیگا تو گناہانی مومنین زیادہ ہوں گی۔ اور زانی مردوں اور زانی عورتوں کے لئے چھ قسم کا عذاب ہے۔ تین قسم کا دنیا میں اور تین قسم کا آخرت میں۔ دنیا میں ایک تو چہرہ کا نور جاتا رہتا

ہے۔ دوسرے مغلی گھیر لیتی ہے۔ تیسرے موت قریب ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں ایک خدا کا غضب۔ دوسرے حساب کی سختی اور تیسرے دوزخ کی آگ میں ہمیشہ جلتا رہے روایت میں ہے کہ جب بروز قیامت زنا کرنے والے مرد و عورتیں میدانِ حشر میں لائے جائیں گے تو ان کے مقامِ پیشاب سے ایسی سخت بدبو آتی ہوگی۔ جس سے تمام اہلِ محشر ایذا پائیں گے۔ اور سب ان پر لعنت کریں گے۔ بیوی والے مرد اور شوہر دار عورت کا زنا اور بھی بدتر ہے اس میں دنیا و آخرت دونوں کی سزائیں بہت زیادہ سخت ہیں۔

## اغلام وغیرہ

مردوں کا آپس میں بے ہودہ اور خلافِ فطرت عمل زنا سے بھی بدتر ہے کہ خداوندِ عالم نے اس حرکت کی وجہ سے ایک اُمت کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ اسی طرح عورتوں کا آپس میں چپٹی کھیلنا بھی شرمناک عمل ہے جس کے عذاب کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ شریعت میں اغلام کی دنیوی سزا یہ ہے کہ اگر دونوں بالغ و عاقل ہوں تو قتل کئے جائیں خواہ کسی طریقہ سے ہو۔ اور چپٹی باز عورتوں کو اس حرکت پر سوسو کوڑے مارے جائیں۔ دوسری تیسری مرتبہ بھی یہی سزا دی جائے۔ اور چوتھی مرتبہ قتل کر دی جائیں۔

## سود

یہ بھی گناہ کبیرہ ہے کہ قرآن مجید میں چند جگہ اس کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ بلکہ ایک جگہ تو خدا ارشاد فرماتا ہے کہ سود کا معاملہ کرنے والے لوگ خدا اور رسول سے لڑنے کے واسطے تیار رہیں۔ حدیث میں ہے کہ سود کے ایک درہم کا گناہ محارم کے ساتھ ستر بار زنا کرنے سے بھی زیادہ سنگین ہے اور جو شخص سود لے اور دے اور جو کوئی اس کو لکھے۔ اور جو کوئی اس پر گراہ ہو خداوندِ عالم سب پر لعنت فرماتا ہے۔ اور سود یہ ہے کہ کوئی شخص ایک جنس کی چیز کو جناب اور تول میں بکتی ہو۔ اُسی جنس کے ساتھ زیادتی پر بیچے یا خریدے۔ اور جو چیز گن کر بکتی ہوں۔ جیسے اخروٹ انڈے وغیرہ ان میں سود نہ ہو گا۔ اور جب دو چیزیں دو جنس کی

۱۔ عدد اور وزن کے ساتھ بکنے میں اگر شہروں میں اختلاف ہو تو احوط یہ ہے کہ سود کا حکم ہر شہر میں جاری کیا جائے گا۔ ۲۔ ۲۵ پر دیکھیں۔



ہوں تو سود نہ ہوگا۔ ہاں گیسوں اور جو شرعاً ایک ہی جنس قرار دے دئے گئے ہیں۔ لہذا ان میں سود ہوگا اور چند مقامات پر سود حرام نہیں ہے بلکہ وہ سود ہی نہیں ہے۔

(۱) باپ اور بیٹے کے درمیان

(۲) شوہر و زوجہ کے درمیان

(۳) آقا و مملوک (غلام و کینر کے درمیان)

(۴) مسلمان اور کافر عربی کے درمیان اس معنی میں کہ اس سے سود لے سکتا ہے۔ مگر دے نہیں سکتا۔ اور اگر قرض دیتے وقت زیادتی کی شرط نہ کرے۔ اور قرض لینے والا اپنی خوشی سے زیادہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اور یہ سود نہیں ہے۔

## جھوٹ

ہر شخص کیا مسلمان کیا کافر جھوٹا بڑا۔ سب جھوٹ کو بُرا سمجھتے ہیں۔ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ بولنے والوں پر جابجا قرآن مجید میں خداوند عالم نے لعنت فرمائی ہے۔ جھوٹ ایمان کو خراب کرنے والی چیز ہے۔ اس سے چہرہ کی رونق جاتی رہتی ہے۔ حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔ جو شخص جھوٹی قسمیں کھائے۔ وہ خدا کی رحمت سے محروم رہتا ہے اور جو جھوٹی گواہی دے وہ منافقین کے ساتھ جہنم کے پچلے حصہ میں ہوگا۔

## شراب

شراب انسان کی عقل کو زائل کر دیتی ہے۔ اور انسان انسانیت سے باہر ہو جاتا ہے۔ خداوند عالم نے قرآن مجید میں اس کو حرام قرار دیا ہے۔ اور کثرت سے حدیثوں میں اس کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ جو شخص شراب یا کوئی دوسری نشہ کی چیز پیتا ہے چالیس دن تک

عاشیہ ۲۵۴: لیکن دونوں کی اصل ایک ہی ہو۔ جیسے گھی پیر اور دہی جوشلا گائے کے دودھ سے بنے ہوں۔ اسی طرح پھل اور میوے پختہ اور خام سب بنا برت ہو اور ایک ہی جنس میں قرار دئے گئے ہیں۔ لہذا احتیاط یہ ہے کہ ان چیزوں کی معاشرت کمی بیشی کے ساتھ نہ ہو (آقائے محسن حکیم)

اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ اور اگر اس کے درمیان میں بغیر توبہ کئے وہ مرجائے تو اس کی موت کفر کی موت ہوگی۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم جو شخص کوئی نشہ کی چیز استعمال کرتا ہے میں اُن کی شفاعت نہ کروں گا۔ اور نہ وہ حوض کوثر پر آنے پائے گا۔ شرعیت نے شرابی کی سزا اسی کوڑے مقرر کئے ہیں جو جسم منگیا کر کے مارے جائیں۔ اور تیسری یا چوتھی مرتبہ قتل کر دینے کا حکم ہے۔

## جُو

ہر وہ کھیل جس میں بازی ہو۔ جو اسے۔ جس کے حرام ہونے کا تذکرہ قرآن مجید میں جا بجا موجود ہے۔ صرف گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی میں بازی لگانا جائز ہے۔ باقی تمام کھیل مثلاً شطرنج، چومر، تاش، کھنفعہ وغیرہ سب حرام ہیں۔ شطرنج کے بارے میں کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ہے۔ خدا اس پر لعنت کرے۔ اس کو انہی لوگوں کے لئے چھوڑ دو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ شطرنج کا بیچنا اس کی قیمت لینا حرام ہے۔ اس کی حفاظت کرنا کفر ہے اور اس کا کھیلنا شرک ہے۔ اور اس کے کھیلنے والے کو سلام کرنا گناہ ہے۔ اور اس کا چھونا سؤر کا گوشت چھونا ہے۔

## گانا بجانا

قرآن مجید کی آیات اور پیغمبر اسلام کی احادیث کی رو سے گانا بجانا قطعاً حرام ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جس گھر میں گانا ہوتا ہے۔ وہ گھر دروناک بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے نہ عاقبتول ہوتی ہے۔ اور نہ رحمت کے فرشتے وہاں نازل ہوتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ گانے والی عورت ملعونہ ہے۔ اور اُس کی کمائی کھانے والا ملعون ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ گانا زنا کا پیش خیمہ ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ گانا بجانا اُن برائیوں میں سے ہے جن کے لئے خداوند عالم نے جہنم کا وعدہ کیا ہے۔ حضرت صادق

آلِ محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کانا زنا سے بدتر ہے پھر گانے کے ساتھ جو چیزیں مثلاً طنبورہ، سازنگی، ہارمونیم، طبلہ، ڈھول، باجا وغیرہ بجاتی جاتی ہیں۔ ان کا بجانا اور سننا سب حرام ہیں۔ پھر وہ شادیاں کس طرح مبارک ہو سکتی ہیں۔ جن میں ناچ رنگ اور باجا وغیرہ کا اہتمام ہو۔ لہذا ان تمام امور سے بالکل پرہیز چاہیئے تاکہ خدا اور محمد و آلِ محمد علیہم السلام کی خوشنودی حاصل ہو۔ شادیوں میں باجا وغیرہ کے اہتمام سے ایک تو اسراف بے جا ہوتا ہے اور دوسرے خدا و رسول ناراض ہوتے ہیں۔

## غیبت (چغلی)

یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے جن کے متعلق خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ غیبت یعنی چغلی ایک ایسا گناہ ہے کہ توبہ کے علاوہ جب تک وہ مومن بھی نہ بخش دے جس کی چغلی کی گئی ہے۔ خداوند عالم بھی نہ بخشے گا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ غیبت کرنا زنا سے بھی بدتر ہے۔ بعض لوگ غیبت کرتے ہیں اگر ان کو اس وقت ٹوکا جائے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ غیبت نہیں ہے ہم تو اس کے منہ پر کہہ دیں کہ یہ امر واقعہ ہے۔ ایسا سمجھنا ان لوگوں کی بڑی غلطی ہے۔ غیبت کے معنی یہ ہیں کہ اپنے برادر مومن کے بارے میں اُس کے پیٹھ پیچھے کسی ایسے امر کا ذکر کیا جائے کہ اگر اُس کے کان میں وہ کلمہ پڑے تو اُسے صدمہ پہنچے۔ خواہ وہ اس کا جسمانی عیب ہو جیسے لنگڑے کو لنگڑا کہنا۔ اندھے کو اندھا کہنا یا کوئی نسبی یا اخلاقی عیب لگانا۔ ورنہ اگر حقیقت میں وہ عیب اُس مومن میں نہ ہو تو ایسی بات کہنا جھوٹ میں داخل اور افتراء و بہتان ہے۔ البتہ کسی کا فرمانا یا دشمن اہل بیت کے عیب بیان کرنا غیبت نہیں ہے اسی طرح کسی مظلوم کا ظالم کے متعلق فریاد کرنا یا کوئی نیک مومن جو ایک بدکار کے پاس اُٹھا بیٹھا ہے۔ اس کے عیب ظاہر کر کے اُس مومن کو اُس کی صحبت و ہم نشینی سے روکنا یا کسی ایسے شخص کا عیب ظاہر کرنا جو کھلم کھلا ایسا بدکار ہے کہ اپنی بدکاری کو عیب نہیں سمجھتا۔

یہ تمام صورتیں غیبت سے مستثنیٰ ہیں۔ اور جس طرح غیبت کرنا حرام ہے۔ اُسی طرح غیبت سنا حرام ہے۔

## حسد و تکبر

مومن سے حسد رکھنا گناہ ہے۔ کیونکہ اپنے کسی مومن بھائی سے اُن نعمتوں کے زائل ہونے کی تمنا کرنا جو خداوند عالم نے اُس مومن کو عطا فرمائی ہیں۔ اُسی کا نام حسد ہے۔ حسد کرنے والے کی دنیا بھی خراب اور آخرت بھی خراب ہوتی ہے۔ اور اس مومن کا کچھ نہیں بگڑتا کہ جس سے حسد کیا جائے بلکہ اس کے حسنات میں زیا دتی ہوتی ہے۔ اور اس کے درجے بلند ہوتے ہیں۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ خدا کی نعمتوں کے دشمن ہیں کسی نے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ حاسد ہیں جو خدا کے فضل و عطا پر لوگوں سے حسد کرتے ہیں۔ حسد بھی اُسی طرح نیک عمل کو برباد کر دیتا ہے۔ جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ غرور و تکبر یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور دوسروں کو ذلیل و حقیر جانا بہت بُری عادت ہے۔ خداوند عالم نے ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم قرار دیا ہے۔ سب سے پہلا تکبر کرنے والا شیطان ملعون ہے۔ جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ اور راندہ درگاہ الہی ہو گیا۔ حدیث میں ہے کہ متکبر من خدا کے نزدیک بے قدری کی وجہ سے بروز قیامت چیونٹیوں کی طرح مشہور ہوں گے اور لوگ ان کو پامال کرتے ہوئے دوسری حدیث میں ہے کہ اگر کسی کے دل میں بقدر رانی کے دانہ کے بھی غرور و تکبر ہو گا۔ تو وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

## قطع رحم

اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا اور اُن کے حقوق ادا کرنا یہ صلہ رحم ہے اور اپنے قرابت داروں کی حق تلفی کرنا اور اُن کی حاجتوں کو ٹھکراتا قطع رحم ہے۔ ایسے لوگوں پر یعنی قطع رحم کرنے والوں پر خداوند عالم نے لعنت فرمائی ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ سب سے بدتر عمل شرک ہے اور اس کے بعد

قطع رحم ہے۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ انسان مرنے سے پہلے ہی اُن کا وبال دیکھ لیتا ہے۔ ایک سرکشی، دوسرے قطع رحم اور تیسرے جھوٹی قسم کھانا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ میرے نزدیک صلہ رحم سے بڑھ کر کوئی دوسری چیز عمر میں زیادتی کرنے والی نہیں۔ پس صلہ رحم میں خدا و رسول کی خوشنودی اور جان و مال کی ترقی ہے۔ اور اس کے خلاف قطع رحم میں خدا و رسول کی ناراضگی دنیا کی پریشانی، خاندان کی تباہی اور محتاجی و فاقہ کشی ہے اور اس سے عمر کی کوتاہ ہوتی ہے۔

## عقد نکاح کا بیان

نکاح کرنا سنت مذکورہ ہے۔ اور جن لوگوں کو نکاح نہ کرنے کی وجہ سے زنا میں مبتلا ہو جانے کا خوف ہو۔ اُن پر نکاح کرنا واجب ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ نکاح میری سنت ہے۔ اور جو نکاح سے بے رغبتی کرے۔ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ دو رکعت نماز جو زوج والا شخص پڑھتا ہے۔ افضل ہے اُن ستر رکعتوں سے جو بے زوجہ والا پڑھے۔ حضرت کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے کہ ایک شخص جناب رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنی محتاجی کی شکایت کی تو اُن حضرت نے اس کو نکاح کرنے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ تین مرتبہ یہی حکم فرمایا۔ امام علیہ السلام نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ پس رزق عورتوں اور عیال کے ساتھ وابستہ ہے۔ لہذا نکاح کرنا وسعت رزق کا باعث بھی ہے۔ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر رونق افروز ہوئے اور بعد حمد خدا ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! خداوند عالم کی جانب سے جبرئیل امین میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ کنواری لڑکیاں درخت کے پھل کی مانند ہیں۔ جب پھل پک جاتے ہیں اور توڑے نہیں جاتے تو دھوپ سے خراب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح کنواری لڑکیاں جب بالغ ہو جاتی ہیں سنہ روایت میں ہے کہ جو شخص نکاح کرے تو اس نے نصف دین اور برداشت دیگر دو حصہ دین محفوظ کر لیا۔ الاحقر نقوی عفی عنہ۔



توان کی دوا سوائے شوہر کے کچھ نہیں ہے۔ ورنہ فساد کا خوف ہے کیونکہ وہ بشر ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ مرد کی نیک بختی یہ ہے کہ بیٹی اُس کے گھر میں حائض نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ لڑکیوں کی شادی میں تاخیر اور بے پرداہی سے کام لینا سخت غلطی ہے۔ والدین کے یہ عزرات کہ اس قدر روپیہ پیسیہ نہیں ہے کہ رواج کے مطابق جہیز وغیرہ تیار ہو سکے۔ اور شادی دھوم دھام سے ہو۔ محض بے پردہ ہیں۔ لڑکی کے جوان ہوتے ہی اس کی شادی کر دینی چاہیئے۔ اور جو جوان لڑکیاں بیوہ ہو جائیں اُن کو عقد ثانی سے روکنا اور دنیا کے شرم و لحاظ سے اس رسم کو برا سمجھنا ظلم عظیم ہے۔ اور یہ خدا و رسول کے حکم کی سرسرا نافرمانی ہے

## احکام نکاح

نکاح کا معاملہ چونکہ اہم ہے اس لئے اس میں احتیاط ضروری ہے۔ لہذا لازم ہے کہ ناکح و منکوحہ اور مقدار مہر کی تعیین ہو اور عقد نکاح میں ضروری ہے کہ ایجاب عورت کی طرف سے ہو۔ اور قبول مرد کی طرف سے ہو۔ اور ایجاب و قبول ماضی کے صیغوں سے ہو۔ اور بقصد النکاح یعنی یہ قصد ہو کہ اس وقت نکاح ہوتا ہے۔ اور میں ان صیغوں سے عقد واقع کر رہا ہوں۔ بالغہ رشیدہ عورت کے عقد میں باپ کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ ماں باپ کی اجازت لینا احتیاط ہے۔ اسی طرح ماں اور بھائی کی اجازت کی شرط نہیں ہے۔ اور مہر کی کمی بیشی میں کوئی حد متعین نہیں ہے۔ جس قدر بھی رضامندی ہو جائے البتہ مہر کا کم ہونا مستحب ہے۔ اور سنتی مہر پانچ سو درہم ہیں (جو تھینا ایک سو تولا چاندی کی قیمت ہے) اور نکاح کرنے والا اگر بالغ رشید ہو تو مہر اسی کے ذمہ ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنے نابالغ بیٹے کا نکاح کرے اور لڑکے کا کچھ ذاتی مال بھی نہ ہو تو مہر باپ کے ذمہ ہے۔ اور نابالغ بچوں کے ولی صرف باپ و دادا ہو سکتے ہیں۔ ان کے سوا کسی دوسرے رشتہ دار کو حق ولایت حاصل نہیں ہے۔ اگر کوئی غیر شخص نکاح کر دے گا تو یہ عقد فصری نہ عقد دائمی میں ذکر مہر اُس کی تعیین شرط صحت نہیں لیکن نکاح متعین ذکر مہر شرط صحت ہے۔ آقائے عسکیم ۱۲۔

لے بارہ کی صورت میں یہ احتیاط ترک نہ ہونی چاہیئے یعنی احتیاط واجب ہے۔ ۱۲۔

ہوگا۔ اور یہ نکاح لڑکا لڑکی کے باغ ہونے کے بعد اُن کی رضامندی پر موقوف رہیگا۔ ایجاب قبول کے صیغوں کو چند مرتبہ دھرانا احوط ہے۔ اور جواب فوراً دینا چاہیئے۔ صیغے عربی زبان میں ادا ہونے چاہئیں۔ اور اگر مرد و عورت دونوں یا اُن میں سے کوئی ایک کسی اور شخص کو اپنا وکیل کرے تو جائز ہے۔ اور اگر ایک ہی شخص عربی کے صیغے جانتا ہو تو احوط یہ ہے کہ وہی طرفین کا وکیل ہو جائے۔ اور ایجاب و قبول میں الفاظ کا صحیح طریق پر ادا کرنا ضروری ہے۔ درنہ اگر ایک حرف بھی غلط ہو جائے گا کہ جس سے معنی بدل جائیں تو نکاح صحیح نہ ہوگا۔ اور سنت ہے کہ نکاح شب کو واقع ہو۔ اور قرور در عقرب یا تحت الشعاع کی تاریخوں میں نکاح کرنا مکروہ ہے۔ اور کچھ لوگ گواہ ہوں تاکہ اعلان ہو جائے اور صیغہ نکاح سے قبل خطبہ پڑھنا سنت ہے۔ بہتر ہے کہ یہ خطبہ پڑھا جائے۔

## خطبہ نکاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ اَقْرَبُ اَنْبِعَمَتِهِ وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اِخْلَاصًا يُّوْحَدُ اَيْدِيَهُ  
 وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ بَرِيَّتِهِ وَعَلَى الْاَصْفِيَاءِ مِنْ عَشَرَتِهِ  
 اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ كَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى الْاَوْنَامِ اَنْ اَعْنَاهُمْ بِالْحَدَالِ  
 عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَكَ وَتَعَالٰى وَاَنْكَحُوا الْاَيَّامِ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ  
 مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَكُونُوا فَقَرَاءُ يُغْنِيهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ  
 وَاللّٰهُ وَاَسْعَ عَلَيْهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَنَآكَحُوا  
 وَتَنَاسَكُوا اَكْثَرُ وَاِنِّي اُبَاهِيْ بِكُمْ اَلْاَوْسَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَوْ بِالْاَسْطِ  
 وَقَالَ النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَصَلَّى اللّٰهُ  
 عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

نہ اور ہر لفظ کو سمجھ کے استعمال کرے جس طرح عرب استعمال کرتے ہیں نیز کہ بے سمجھے پورا فقرہ پڑھ

کے یہ قصد کر لے کہ اس سے نکاح ہو جائے گا۔ ۱۱

## صیغۂ نکاح

(۱) جب مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں۔ اور خود اپنا صیغۂ نکاح پڑھنا چاہیں اور قرأت بھی اُن کی درست ہو تو اس طرح پڑھیں۔

پھر فوراً مرد کہے

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِنَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ  
قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِنَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ  
قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِنَفْسِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِنَفْسِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيجَ لِنَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۲) اگر مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں۔ اور دونوں کی طرف سے دو شخص وکیل ہوں تو اس طرح پڑھیں۔

پھر فوراً مرد کا وکیل کہے

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمَوْكِلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِمَوْكِلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمَوْكِلِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

اول عورت کہے

أَتَاخَذُكَ نَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ  
وَزَوَّجْتُكَ نَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ  
وَزَوَّجْتُكَ نَفْسِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

أَتَاخَذُكَ نَفْسِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

أَتَاخَذُكَ وَزَوَّجْتُكَ نَفْسِي نَفْسَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

پہلے عورت کا وکیل کہے

أَتَاخَذُكَ مَوْلَاتِي بِمَوْلَاكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

وَزَوَّجْتُكَ مَوْلَاكَ مَوْلَاتِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

أَتَاخَذُكَ مَوْلَاتِي بِمَوْلَاكَ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

قِيلْتُ التَّزْوِجَ لِمَوْكِلٍ عَلَى  
الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ -

قِيلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِجَ لِمَوْكِلٍ  
عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ -

اس صورت میں اگر لڑکی کا باپ موجود ہو جس سے اجازت لی گئی ہے تو ایک صیغہ

قِيلْتُ النِّكَاحَ لِمَوْكِلٍ عَلَى الْمَهْرِ  
الْمَعْلُومِ -

(۳) اگر مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں۔ اور اپنی طرف سے دونوں ایک ہی شخص

پھر فوراً مرد کی طرف سے کہے

قِيلْتُ النِّكَاحَ لِمَوْكِلٍ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ  
قِيلْتُ التَّزْوِجَ لِمَوْكِلٍ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ

قِيلْتُ النِّكَاحَ لِمَوْكِلٍ عَلَى الْمَهْرِ  
الْمَعْلُومِ -

قِيلْتُ التَّزْوِجَ لِمَوْكِلٍ عَلَى  
الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ -

قِيلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِجَ لِمَوْكِلٍ  
عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ -

اس صورت میں بھی اگر لڑکی کا باپ موجود ہو جس سے اجازت لی گئی ہے۔ تو ایک

قِيلْتُ النِّكَاحَ لِمَوْكِلٍ عَلَى الْمَهْرِ  
الْمَعْلُومِ -

زَوَّجْتُ مَوْكِلَتِي بِمَوْكِلِكَ عَلَى  
الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ

أَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ مَوْكِلَتِي مَوْكِلَكَ  
عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ -

یہ بھی پڑھیں۔

أَنْكَحْتُ مَوْكِلَكَ مَوْكِلَتِي وَكَالَتْهَا  
وَعَنْ أَيْمَانِهَا عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ -

کو وکیل کریں تو صیغہ نکاح اس طرح پڑھیں

اول عورت کی طرف سے کہے

أَنْكَحْتُ مَوْكِلَتِي مَوْكِلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ  
زَوَّجْتُ مَوْكِلِي مَوْكِلَتِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ

أَنْكَحْتُ مَوْكِلَتِي بِمَوْكِلِي عَلَى  
الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ -

زَوَّجْتُ مَوْكِلَتِي بِمَوْكِلِي عَلَى  
الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ -

أَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ مَوْكِلِي مَوْكِلَتِي  
عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ -

صیغہ یہ بھی پڑھا جائے۔

أَنْكَحْتُ مَوْكِلِي بِمَوْكِلَتِي وَكَالَتْهَا  
وَعَنْ أَيْمَانِهَا عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ -

(۴) اور اگر مرد و عورت دونوں نابالغ ہوں لیکن ولی رباب یا دادا موجود ہوں تو ان سے اجازت لے کر دونوں کے وکیل اس طرح صیغہ نکاح پڑھیں۔

اول لڑکی کے ولی کا وکیل کہے  
اَنْكَحْتُ بِذَاتِ مُوَكَّلِي ابْنِ مُوَكَّلِكَ  
عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔  
پھر فوراً لڑکے کے ولی کا وکیل کہے  
قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِابْنِ مُوَكَّلِي عَلَى  
الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔  
دوخت بنتِ موکلی بابنِ موکک  
عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔  
قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِابْنِ مُوَكَّلِي عَلَى  
الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

(۵) اور اگر مرد و عورت دونوں نابالغ ہوں۔ اور دونوں کے ولی بھی موجود نہ ہوں۔ لیکن نکاح مطلوب ہو تو اس طرح دو شخص صیغہ نکاح پڑھ سکتے ہیں۔

اول ایک شخص لڑکی کی طرف سے کہے  
اَنْكَحْتُ الصَّبِيَّةَ الْمُعَيَّنَةَ الْمَعْلُومَةَ  
بِالصَّبِيِّ الْمُعَيَّنِ الْمَعْلُومِ عَلَى  
الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔  
پھر فوراً دوسرا شخص لڑکے کی طرف سے کہے  
قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِلصَّبِيِّ  
الْمُعَيَّنِ الْمَعْلُومِ عَلَى الْمَهْرِ  
الْمَعْلُومِ۔  
دوخت الصبیه المعینۃ المعلومۃ  
بِالصَّبِيِّ الْمُعَيَّنِ الْمَعْلُومِ عَلَى  
الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔  
قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِلصَّبِيَّةِ  
الْمُعَيَّنَةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الصِّدَاقِ  
الْمَعْلُومِ۔

یہ صیغے یوں بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔ اول لڑکی کی طرف سے ایک شخص کہے اَنْكَحْتُ  
نَزِيْنَةَ مُحَمَّدٍ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔ پھر فوراً لڑکے کی طرف سے ایک شخص کہے  
قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُحَمَّدٍ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ (زینب و محمد کی جگہ اس لڑکی لڑکے  
کا نام لیا جائے۔ جن کا نکاح ہوتا ہے ایہ نکاح فضولی ہے۔ جسے مرد و عورت بالغ ہو جانے  
کے بعد مجاز ہیں کہ بجال رکھیں یا فسخ کر دیں۔ اس میں طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔  
ان کے علاوہ نکاح کی اور بھی صورتیں ہیں۔ جن کے لئے بھی نکاح کے صیغے ان میں  
سے بنائے جاسکتے ہیں۔



## عقدِ مُتَع

مُتَع میں بھی احتیاط لازم ہے۔ اور اس میں مرد و عورت اور مہر کی تعیین کے علاوہ مدت کا معین ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر مدت معین نہ ہوگی تو وہ عقد نکاح دائمی ہو جائے گا۔ مہر فوراً ادا کر دینا چاہیئے۔ پاک دامن و مومنہ عورت سے مُتَع کرنا مستحب ہے۔ اور کنواری لڑکی سے مکروہ ہے۔ اور بازاری عورت سے بھی مکروہ ہے۔ اس ضمن میں یہ واضح رہے کہ مُتَع کی تشریح ضرورت کی صورتوں کے لئے ہوئی ہے لیکن چونکہ مخالفین نے اس حکم اسلامی کو ممنوع سمجھ لیا۔ لہذا اس قانون کی بقا کے لئے مُتَع کی فضیلت میں احادیث وارد ہوئے ہیں۔ بہر حال ہر شخص کے لئے بلا ضرورت جب کہ عقد دائمی وہ کر چکا ہے۔ یا کر نیکی ضرورت رکھتا ہے۔ عقد منقطع (مُتَع) کے بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سوائے ان صورتوں کے جب کہ مخالفین کے خلاف اس شعار کو قائم رکھنے کے لئے عمل کی ضرورت ہو۔ ہر مسلمان عورت اور کافرہ سے جو اہل کتاب اور ذمی ہو۔ مُتَع صحیح ہے۔ صیغہ مُتَع میں بھی ایجاب و قبول اور قصدِ انشاء اور الفاظ کا صحیح طریقہ سے ادا کرنا ضروری ہے۔

## صیغہ مُتَع

۱) اگر مرد و عورت خود صیغہ پڑھ سکتے ہوں تو اَوَّل عورت کہے: **مَتَّعْتُكَ نَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ بِهَرِّ فَرَامِدٍ كَيْ قَبِلْتُ الْمُتَّعَةَ لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔**

۲) اگر مرد و عورت دونوں کی طرف سے دو شخص وکیل ہوں تو اَوَّل عورت کا وکیل کہے: **مَتَّعْتُ مَوْكِلَتِي مَوْكِلَكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ بِهَرِّ فَرَامِدٍ كَيْ قَبِلْتُ الْمُتَّعَةَ لِمَوْكِلَتِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔**

۳) اگر مرد و عورت دونوں کی طرف سے ایک ہی شخص وکیل ہو تو اَوَّل عورت کی طرف

سے کہے۔ مَتَّعْتُ مُوَكَّلَتِي بِمَوْكَلِي عَلَى الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر فوراً مرد کی طرف سے کہے۔ قَبِلْتُ الْمَتْعَةَ لِمَوْكَلَتِي عَلَى الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۴) اگر عورت کی طرف سے خود متعہ کرنے والا مرد ہی وکیل ہو تو پہلے عورت کی طرف سے کہے۔ مَتَّعْتُ مُوَكَّلَتِي لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر فوراً اپنی طرف سے کہے۔ قَبِلْتُ الْمَتْعَةَ لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۵) اگر عورت کی طرف سے کوئی دوسرا شخص وکیل ہو۔ اور مرد خود پڑھنا چاہے تو اوّل عورت کا وکیل کہے۔ مَتَّعْتُكَ مُوَكَّلَتِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر فوراً مرد کہے۔ قَبِلْتُ الْمَتْعَةَ لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۶) اگر مرد و عورت دونوں عربی زبان نہ جانتے ہوں۔ اور خود متعہ کا صیغہ پڑھنا چاہیں تو دوسری زبان میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مثلاً اردو زبان میں اس طرح پڑھیں۔ اوّل عورت کہے میں نے اپنے نفس کو اتنی مدت کے لئے اس قدر مہر پر تیرے متعہ میں دیا۔ پھر فوراً مرد کہے۔ میں نے اتنی مدت کے لئے اس قدر مہر پر متعہ کو قبول کیا۔

## حرام عورتیں

اوّل وہ عورتیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔ یعنی جن سے عقد نہیں ہو سکتا رسالت قسم کی ہیں۔

(۱) ماں، دادی، نانی، پر نانی اور اس سے اوپر

(۲) بیٹی۔ نواسی اور اس کی اولاد۔ پوتی اور اس کی اولاد اور اس سے پہنچے۔

(۳) بہن

(۴) بھانجی اور اس کی لڑکیاں اور لڑکیوں کی لڑکیاں اور اس سے پہنچے۔

(۵) اپنی بھوپھی - ماں باپ کی بھوپھی - دادا دادی - نانا، نانی کی بھوپھی - اور اس کے اوپر  
(۶) اپنی خالہ، ماں کی خالہ، دادا، دادی - نانا، نانی کی خالہ اور اس سے اوپر۔

(۷) بھائی کی اولاد یعنی بھتیجی اور اس کی لڑکیاں - اور لڑکیوں کی لڑکیاں - اور اس سے نیچے۔

دوسرے نسب کی طرح رضاعت (دودھ پینے پلانے) سے بھی یہ ساتوں قسم کی عورتیں حرام ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ دودھ پینے والا بچہ اس عورت کے لئے جن نے دودھ پلایا ہے۔ اور اس کے شوہر کے لئے بمنزلہ بیٹے کے ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے سب رشتہ دار یاں دودھ کی قائم ہو جائیں گی بلکہ جس بچہ نے دودھ پیا۔ اس کے باپ کے لئے بھی یہ جائز نہیں ہے کہ دودھ پلانے والی عورت کی لڑکی سے جو اس کے بطن سے ہو یا اس کے شوہر کی لڑکی سے نکاح کرے۔ کیونکہ یہ لڑکیاں اس کی اولاد کے حکم میں ہیں۔ لہذا اگر نانی اپنے نواسہ یا نواسی کو یا ساس اپنے داماد کی دوسری اولاد کو دودھ پلائے گی تو اس دودھ پلانے والی کی لڑکی داماد پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔ اور نکاح فسخ ہو جائے گا۔ لیکن اگر دادی پوتے یا پوتی کو دودھ پلائے تو اس کی بہو اس کے بیٹے پر حرام نہ ہوگی۔ رضاعت کی آٹھ شرائط ہیں۔

(۱) مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) کا دودھ جائزہ حمل سے حاصل ہوا ہو۔ یعنی زنا کا نہ ہو۔ اور نہ خود بخود آتا ہو۔

(۲) مرضعہ (دودھ پلاتے وقت) زندہ ہو۔

(۳) بچہ ہر مرتبہ چھاتی سے منہ لگا کر پئے۔ یہ نہ ہو کہ کسی برتن میں دودھ کے پلایا جائے۔

(۴) دودھ خالص ہو۔ اس میں کوئی چیز ملا کے نہ دی جائے۔

(۵) دودھ ایک شوہر سے ہو۔ دو شوہروں سے نہ ہو۔ پس اگر مرضعہ کو شوہر نے طلاق

دے دی ہے اور دوسرا عقد کر کے وہ حاملہ ہو گئی ہو۔ اور دودھ برابر جاری رہا ہو۔ اور وضع

حمل سے قبل (پہلے شوہر سے) دس مرتبہ اور وضع حمل کے بعد دوسرے شوہر سے) پانچ مرتبہ

کسی بچہ کو دودھ پلایا ہو تو رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ اسی طرح یہ بھی شرط ہے کہ مرضہ ایک ہو۔ یعنی پوری رضاعت ایک عورت سے ہو۔ پس اگر قصوراً ایک عورت پلائے۔ اور قصوراً دوسری عورت اگرچہ دونوں ایک ہی شوہر کی بیویاں ہیں تو رضاعت مستحق نہ ہوگی۔

(۶) دودھ پینے والے بچہ کی عمر نوپسے دو سال کی نہ ہوئی ہو۔ اور مرضہ کے بچے میں اس کی شرط نہیں ہے کہ اس کا سن بھی دو برس سے کم ہو۔

(۷) بچہ کو ایسا مرض نہ ہو کہ دودھ پی کر سقے کہ دیتا ہو۔ پس اگر ایسا ہو تو احتیاط لازم ہے۔

(۸) دودھ اتنا پیئے کہ اس سے گوشت پیدا ہو۔ اور بڑی میں طاقت آئے۔ یا یہ کہ ایک شب و روز میں جب بچہ بھوکا ہو۔ مرضہ نے اُسے دودھ پلایا ہو۔ یا لگاتار پندرہ مرتبہ دودھ پلایا ہو۔ اور ہر مرتبہ بچے نے پیٹ بھر کر پیا ہو۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ اس درمیان میں کسی اور کا دودھ اُس نے نہ پیا ہو۔ مگر احوط یہ ہے۔ کہ دستل مرتبہ دودھ پیا ہو۔ تب بھی احتیاط کا لحاظ رکھا جائے۔ یعنی رضاعت کا حکم جاری کیا جائے۔

تیسرے وہ عورتیں جو نسب و رضاعت کے بغیر ہمیشہ کے لئے حرام ہیں گیارہ قسم کی ہیں۔

(۱) زوج کی ماں جو عقد ہوتے ہی حرام ہو جاتی ہے۔

(۲) باپ کی زوجہ بیٹے پر۔ اور بیٹے کی زوجہ باپ پر۔

(۳) زوجہ مدخلہ کی بیٹی۔

لے لیکن اگر دو عورتیں ایک ہی شوہر سے دو بچوں کی پوری رضاعت کریں تو ان دونوں بچوں کے درمیان رضاعت مستحق ہو جائے گی۔ پس اس قسم میں مرضہ کا ایک ہونا شوہر کے ایک ہونے کی مانند نہیں ہے۔  
 (آمائے محسن حکیم مٹہ بشرطیکہ دودھ کے سوا اور کوئی غذا اسے نہ دی گئی ہو۔ ۱۲ آمائے محسن حکیم)

عنہ العوام مقبول جدید

(۱۴) جس شوہر دار عورت سے یا اس عورت سے جو کسی کے طلاق رجعی کے عہدہ میں ہو۔ جان کر عقد کر لے تو اس کا یہ نکاح صحیح نہ ہوگا۔ وہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۱۵) اسی طرح اگر شوہر دار عورت سے زنا کیا جائے تو وہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۱۶) اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں ہو اور یہ جانتے ہوئے کہ نکاح حرام ہے۔ کسی عورت سے نکاح کرے تو وہ عورت ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۱۷) اگر کوئی شخص لڑکے کا انکار کرے کہ یہ میرے نطفہ کا نہیں ہے۔ اور زوجہ اس کا بتائے اس پر دونوں حاکم شرع کے سامنے ایک دوسرے پر لعنت کریں تو یہ عورت اس شخص پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۱۸) جس لڑکے سے اغلام کیا ہو۔ اس کی ماں بہن اور بیٹی سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ فاعل و مفعول دونوں خواہ کسی عمر کے ہوں۔

(۱۹) اگر نابالغ لڑکی سے نکاح کر کے بھاج کیا جائے۔ اور افضا واقع ہو۔ یعنی اس کے حیض و پاخانہ کا مقام ایک ہو جائے۔ تو پھر بنا بر مشہور اس کے لئے وہ حرام ہو جائے گی۔

(۲۰) وہ عورت جس کے ساتھ عقد ہونے سے قبل اس کی ماں یا بیٹی وغیرہ سے زنا کر چکا ہو۔ اسی طرح اگر وطی یا شبہ کر چکا ہو تب بھی یہی حکم ہے۔

۱۱۔ شوہر دار عورت کا ہمیشہ کے لئے حرام ہو جانا بنا بر احتیاط وجوبی ہے۔ ۱۲۔

۱۳۔ عہدہ خواہ رجعی ہو یا غیر رجعی۔ ۱۴۔

۱۵۔ اگر لڑکہ کرنے والا نابالغ ہو تو اس پر مفعول شخص کی ماں بہن اور بیٹی حرام ہے لیکن اگر لڑکہ کنیز الا نابالغ ہو۔ تو بنا بر احتیاط (واجب) اس کی ماں بہن اور بیٹی سے عقد ذکرے ۲ (آقائے محسن حکیم)

۱۶۔ یا اگر عقد کے بعد اور دخول سے پہلے زنا واقع ہو۔ تب بھی بنا بر احتیاط ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی ۱۷۔ یعنی زانیہ کی ماں اور بیٹی زانی پر حرام ہو جاتی ہے۔ اور زانی کا باپ اور بیٹا زانیہ پر ۱۸۔ لیکن اگر نکاح کے بعد زنا ہوا ہے۔ یا وطی یا شبہ ہوئی ہے۔ تو اس سے حرمت نہیں ہوتی (محسن)



(۱) آزاد زوجہ جسے نومر تب شوہر نے طلاق عدہ دی ہو تو وہ نویں طلاق کے بعد ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔ لیکن تیسری اور چھٹی طلاق کے بعد پھر نکاح کا جائز ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ کوئی دوسرا شخص جسے محلل کہتے ہیں۔ اس سے نکاح کر لے۔

چوتھے۔ وہ عورتیں جو بعض حالات میں حرام ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) ایک بوری جب تک عقد میں ہے۔ اُس کی بہن سے نکاح حرام ہے۔

(۲) جب کہ چار عورتیں نکاح دائمی میں موجود ہوں تو پانچویں عورت سے نکاح دائمی کرنا حرام ہے۔

(۳) زوجہ کی جتنی یا بھانجی سے بغیر زوجہ کی اجازت کے عقد حرام ہے۔ البتہ اگر وہ اجازت دے دے تو جائز ہے۔

(۴) زین کافرہ سے جو اہل کتاب نہ ہو۔ مسلمان مرد کا نہ اُس سے نکاح صحیح ہے اور نہ مستحکم اور اسی طرح مسلمان عورت کا کافر مرد سے عقد حرام ہے۔ خواہ وہ اہل کتاب ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح زین کتابیہ سے بھی بنا بر اتوائے نکاح دائم جائز نہیں ہے۔ یاں مستحکم کتابیہ سے جائز ہے۔ اور اسی طرح مومنہ عورت کا عقد مخالف (غیر مومن) کے ساتھ بنا بر اعطائے ناجائز ہے۔

## اعمال بعد نکاح

جب دلہن شوہر کے گھر جائے تو مومنین کو کھانے کی دعوت ایک روز یا دو روز دی جائے۔ اس سے زائد مکروہ ہے۔ اور مستحب ہے کہ دلہن کو جب شوہر کے گھر لایا جائے تو رات کا وقت ہو۔ اور دن میں دعوت ولیمہ کی جائے اور دلہن با وضو ہو۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جب دلہن کو تیرے پاس لائیں تو کہہ کہ آنے سے پہلے وضو کر لے۔ اور تو بھی وضو کر۔ اور دو رکعت نماز پڑھ۔ اور دلہن کو بھی حکم کر کہ دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر خدا کی حمد بجا لا اور محمد و آل محمد پر صلوات بھیج۔ اور دعا کر اور وہ عورتیں جو اُس کے ساتھ آئی ہیں اُن سے کہہ کہ آمین کہیں۔ اور یہ دعا پڑھ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ذُقْتُیْ الْفَهْمَا

لہ بنا بر اتوائے جواز ہے ۱۲

وَوَدَّهَا وَرِضَاَهَا وَأَرْضُنِي وَاجْمَعْ بَيْنَنَا بِأَحْسَنِ اجْتِمَاعٍ وَالْأَسْرِعِ ائْتِلَافٍ  
فَإِنَّكَ تَحِبُّ الْحَدَلَ وَتَكْرَهُ الْحَوَامَ - اور اپنا ہاتھ دلہن کی پیشانی پر رکھ اور یہ دعا پڑھ  
اللَّهُمَّ عَلَى كِتَابِكَ تَوَجَّهْتُ فِي أَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا وَبِكَلِمَاتِكَ اسْتَحَلَلْتُ  
فَرَجَهَا فَإِنْ قَضَيْتَ لِي فِي رَحِمِهَا شَيْئًا فَاجْعَلْهُ مُسْلِمًا سَوِيًّا وَلَا  
تَجْعَلْهُ شَرِّكَ شَيْطَانٍ پھر دلہن کے دونوں پاؤں کسی طرف میں دھوئے اور اس پانی  
کو گھر میں چھڑکے کہ موجب خیر و برکت ہوگا۔ اور خداوند عالم ستر بزار پریشانیوں گھر سے دفع  
فرمائے گا۔ اور ستر بزار طرح کی برکتیں داخل کرے گا۔ اور چاہیے کہ سات روز تک دودھ اور سرکہ  
اور دھنیا اور ترش سیب کھانے سے دلہن کو روکا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ بانجھ ہو جائے۔ پھر  
جب جماع کرنے کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھے جو امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے بِسْمِ اللَّهِ  
وَبِاللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا دَقَّقْتَنِي تَاكِرُ جَمَاعٍ میں  
شیطان شریک نہ ہو۔ وقتِ جماع بسم اللہ پڑھے۔ اور حق تعالیٰ سے سوال کرے کہ اُسے  
فرزند صالح مرحمت فرمائے۔ اور جماع پیر، منگل، جمعرات اور جمعہ کی راتوں میں مستحب ہے  
اور جمعرات کو بوقتِ زوال اور بروز جمعہ عصر کے بعد اور جب عورت کی خواہش ہو۔ اور ماہِ رمضان  
کی شبِ اول میں بھی مستحب ہے۔

مندرجہ ذیل وقتوں میں جماع کرنا مکروہ ہے۔ چاند گہن کی رات، سورج گہن کا دن،  
وقتِ غروبِ آفتاب یہاں تک کہ سرخی شفقِ زائل ہو۔ بعدِ طلوعِ فجر، طلوعِ آفتاب تک  
سرخ یازرد و سیاہ آندھی آنے کے دن، وقتِ زلزلہ، وقتِ زوالِ ہر مہینہ کی پہلی رات سوائے  
ماہِ رمضان کی پہلی رات کے کہ جس میں جماعتِ مستحب ہے۔ ہر مہینہ کی پندرہویں شب، ہر  
مہینہ کی آخر کی وہ راتیں جن میں چاند چھپ جاتا ہے۔ جس رات کو سفر سے واپس آئے  
شبِ عیدین، ہر مہینہ ہو کر اور اسی طرح کشتی میں۔ مکان کی چھت پر، پھل دار درخت پر، چھلدار  
درخت کے نیچے۔ دھوپ میں۔ خضاب لگا کر اور احتلام کے بعد بھی بغیر غسل یا وضو کے  
جماع کرنا یا کھڑے ہو کر یا اس طرح کہ عورت کی پشت مرد کی طرف ہو جماع کرنا یا رو بقبیلہ  
یا پشت بقبیلہ ہو کر جماع کرنا اور بوقتِ جماع عورت کے مقامِ پیشاب کی طرف نظر کرنا مکروہ

ہے۔ اور اسی طرح وقتِ جماع سوائے ذکرِ خدا کے اور کوئی کلام کرنا بھی مکروہ ہے۔ اور ایسی انگوٹھی کا ہاتھ میں ہونا جس پر خدا کا نام یا کوئی آیت کندہ ہو۔ یا حاملہ عورت سے بغیر وضو کے جماع کرنا۔ اور ایسی جگہ جماع کرنا کہ جہاں کوئی تمیزِ شخص ہو۔ یہ سب امور مکروہ ہیں اور چاہیئے کہ صاف کرنے کے لئے مرد اور عورت کا کپڑا علیحدہ علیحدہ ہو۔ کیونکہ کپڑے کا ایک ہونا عداوت کا باعث ہے۔

## حقوقِ زوجہ و شوہر

شوہر پر بیوی کا نان و نفقہ واجب ہے کہ اُس کے لئے کھانے پینے کی چیزیں، لباس مکان، خدمت گار وغیرہ اپنی حسب استطاعت و قدرت اور رواج کے مطابق مہیا کرتا رہے۔ لیکن اگر عورت نافرمان ہو۔ اور اپنے شوہر کے حقوق ادا نہ کرے۔ تو نان و نفقہ کی مستحق نہ رہے گی۔ شوہروں کو چاہیئے کہ اپنی بیویوں کے ساتھ رعایتِ برتیں اور اُن کے ساتھ خواہ مخواہ سختی سے پیش نہ آئیں۔ اور اُن کو ایسے کاموں کی تکلیف نہ دیں جو اُن کی قدرت سے باہر ہوں۔ امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورت بمنزلہ بھول کے ہے خدمت گار نہیں ہے۔ پس اُس سے ملاطفت و نرمی سے پیش آئے رہو۔ تاکہ ہر حال میں تم اُس سے فائدہ حاصل کر سکو۔ حدیثوں میں ہے کہ بیوی کا حق اُس کے شوہر پر یہ ہے کہ اُس کے خرچ کو دے۔ اُس کے کپڑوں کا خیال رکھے اگر وہ کوئی قصور کرے تو اُسے معاف کر دے۔ ترش مزاجی سے پیش نہ آئے۔ ہر وقت ماتھے پر تیوری نہ چڑھی رہے۔ کم از کم تیسرے دن گوشت کھلائے۔ چھ مہینے میں ایک مرتبہ مہندی دسمہ دے۔ سال میں چار جڑے پوشاک دو گرم اور دوسرے دبا لے۔ تیل موجود رہے۔ میوے حسب قدرت و رواج کھلائے۔ عید کے دنوں میں بہ نسبت اور موقعوں کے کھانے پینے وغیرہ کی چیزیں مہیا کرے۔ اسی طرح شوہر کے حقوق عورت پر ہیں۔ ایک عورت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا کہ یا حضرت زوجہ پر شوہر کا کیا حق ہے۔ فرمایا کہ شوہر کی اطاعت کرے۔ اُس کی نافرمانی نہ کرے اور بغیر اس کی اجازت کے

کوئی چیز کسی محتاج کو نہ دے۔ اور سنتی روزہ بغیر شوہر کی اجازت کے نہ رکھے۔ اور جس وقت وہ جماع کا ارادہ کرے۔ تو انکار نہ کرے۔ اگرچہ اونٹ پر بھی سوار ہو۔ اور بغیر شوہر کی اجازت کے باہر نہ جائے۔ اگر بے اجازت باہر جائے گی تو آسمان وزمین کے فرشتے اس وقت تک اس پر لعنت کریں گے کہ جب تک گھر میں واپس آئے۔ حدیث میں ہے کہ زوجہ پر شوہر کا یہ حق ہے کہ خوشبو لگائے۔ اچھے کپڑے پہنے۔ بناؤں نگار کرے۔ ہر صبح وشام شوہر کے سامنے حاضر ہو کہ اگر شوہر جماع کا ارادہ رکھتا ہو تو یہ موجود رہے۔ اور انکار نہ کرے۔ اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر سوائے خدا کے کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم ہو تا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ اور جس عورت کا شوہر اُس کو جماع کے لئے بلائے اور وہ اس قدر تاخیر کرے کہ شوہر عرج جائے تو فرشتے اُس عورت پر اُس وقت تک لعنت کرتے ہیں کہ شوہر بیدار ہو۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو عورت اپنے شوہر سے کہے کہ میں نے تم سے بھلائی نہیں دیکھی تو اُس کے تمام اعمال کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ پس عورتوں کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے شوہروں کو خوش رکھیں۔ اگر شوہر راضی ہے تو خدا اور رسول بھی راضی ہیں۔ اور اگر وہ ناخوش ہے تو یہ بھی خوش نہیں ہو سکتے۔ اپنے شوہر کے آرام و راحت کو ہمیشہ مقدم رکھیں بلکہ شوہر کے ماں بہن یعنی اپنی ساس خندوں کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔ کیونکہ اُن کی ناراضگی میاں بیوی کے درمیان میں سارے بھگڑاؤں کی جڑ ہے۔ اس طرح سسرال کی شکایت کبھی اپنے ماں باپ کے پاس جا کر نہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ بات بڑھ جاتی ہے۔ اور ذرا سی زبان تمام عمر گھر آباد نہیں ہونے دیتی۔ ماں باپ کو چاہیئے کہ اپنی لڑکیوں کو لڑکپن ہی سے اس قسم کی تعلیم دیں۔ لڑکیوں کو قرآن پڑھانے اور نماز روزہ کے فیض و درسی مسائل تعلیم کرنے کے بعد کام کاج سینا پر ونا اچھی اچھی عادتیں سکھانا چاہیئے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ عورتوں کو کھڑکیوں اور کونٹوں پر نہ جانے دو۔ اُن کو چرخہ کاٹنا سکھاؤ اور سورۃ نور یا د دلاؤ۔ غرضیکہ اُن میں ایسی عادتیں ڈالی جائیں جو شرناک لڑکیوں میں برائی چاہیئیں۔ پردہ کے متعلق بہت زیادہ اہتمام ہونا چاہیئے کیونکہ نامحرم کے سامنے

حکم کھلا آنا حرام ہے۔ پردہ دار عورتوں سے پردہ کا اٹھنا قرب قیامت کی دلیل ہے۔

## اعمال طلب اولاد

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس کے اولاد نہ ہوتی ہو۔ وہ ہر روز سو مرتبہ استغفار پڑھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہر روز صبح و شام سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہ اور سو مرتبہ سُبْحَانَ اللہ نو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہ نو مرتبہ سُبْحَانَ اللہ اور اس کے بعد ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہ کہنا چاہیے۔ روایت میں ہے کہ طلب اولاد کے لئے سجدہ میں یہ پڑھا کرے۔ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ طلبِ فرزند کے لئے جماع کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِذَا زُفِنِيْ وَلَدًا وَاَجْعَلْهُ تَقِيًّا لِّسِنِيْ فِيْ خَلْقِهِ زَيَادَةً وَّلَا تُقْصَانِ وَاَجْعَلْ عَاقِبَتَهُ اِلَى الْخَيْرِ۔ اور جو عورت حاملہ نہ ہوتی ہو تو سورۃ آل عمران (پارہ ۳ و ۴) زعفران گلاب سے لکھ کر اُس کے باندھی جائے۔ حاملہ ہو جائے گی۔ اور جو سورۃ فجر (پارہ ۳۰) گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے اور پھر جماع کرے۔ خداوند عالم اُسے فرزند عطا فرمائے گا۔ کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے لڑکا نہیں ہوتا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جب تو اپنی زوجہ سے جماع کا ارادہ کرے تو یہ آیتیں پڑھ۔ اِنشَاء اللہ تجھ کو فرزند عطا ہوگا۔ وَذَ النُّونِ اِذَا ذَهَبَ مُغَاصِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاَسْجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَذَكَرْتُ اِذَا نَادٰى رَبُّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ۔

روایت میں ہے کہ عورت کے حاملہ ہو جانے کے بعد اگر کوئی شخص چاہے کہ وہ لڑکا جنے۔ تو چار مہینہ کا محل ہونے سے پہلے متواتر چار جمعہ اس کے پیٹ پر یہ لکھے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ إِنِّي سَتَيْتُهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَنْتَ أَيْضًا مُحَمَّدٌ مُحَرَّمَةٌ مُحَمَّدٌ وَأَوْلَادُهُ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ۔ پھر جب بچہ پیدا ہوا تو اس کا نام محمد رکھا جائے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ برکت جماع یہ دعا پڑھے۔ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَقْتَنِي ذِكْرًا سَمِعْتُهُ مُحَمَّدًا۔ بچہ کا نام محمد رکھے۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ طلبِ فرزند کے لئے ستر مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا تِيرْتَنِي فِي حَيَاتِي وَيَسْتَفِرُّ لِي بَعْدَ مَوْتِي وَاجْعَلْهُ خَلْقًا سَوِيًّا وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شِرْكًَا وَلَا نَصِيبًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَفُورُ الرَّحِيمُ۔

## اعمال وقتِ حمل و آسانی وضعِ حمل

سورۃ بقیہ (پارہ ۳۰) کو اگر لکھ کر پانی سے دھویا جائے۔ اور اس پانی کو حاملہ عورت پئے تو اس کا حمل ساقط نہ ہوگا۔ اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔  
دیگر۔ ان آیات کو پست آہو پر لکھ کر ابتدائے حمل سے لے کر چالیس روز تک حاملہ کے پاس رکھا جائے۔ پھر علیحدہ کر لیا جائے۔ اور وضعِ حمل کے بہینہ میں پھر اس کے پاس رہے تو بچہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ وہ آیات یہ ہیں۔ وَآيُوبُ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَفَرَّخُوهُنَّ لِلْعَابِدِينَ۔

اور جس عورت کو خون زیادہ آجائے۔ ان آیات کو اس کے دامن پر لکھیں خون منقطع ہو جائے گا۔ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأَوْكَ إِلَىٰ مَعَادٍ لِّكُلِّ نَبَأٍ مُّسْتَقَرٌّ L

حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہے منقول ہے کہ جس روز کہ لوہا کا متوکہ ہو۔ حاملہ سات دانہ خرما کھالے جو لوہہ کے فہم و فراست میں زیادتی کا باعث ہوگا۔ وضع حمل کی آسانی کے لئے اس دعا کو لکھ کر حاملہ کی ران پر باندھا جائے۔ **وَمِنْهَا خَلَقْتُكُمْ وَفِيهَا نَعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى يَا خَالِقَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ فَمُخْلِصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ فَرِّجْ عَنْهَا فَانْقُتْهُ سَوِيًّا يَا ذَا اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ**

اگر اس شکل کو لکھ کر حاملہ کی داہنی ران پر باندھا جائے تو وضع حمل آسان ہو جائے۔

دیگر۔۔۔ برائے آسانی وضع حمل اس شکل کو لکھ کر حاملہ کی بائیں ران پر باندھا جائے وہ شکل یہ ہے۔

اخرج نفسي من هذا المجلس

۲	۹	۴
۷	۵	۳
۶	۱	۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیگر۔ اسی مطلب کے لئے حاملہ پر یہ دعا پڑھی جائے۔ **يَا خَالِقَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ وَمُخْلِصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ اَخْلِصْهُ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ**۔  
 دیگر۔ سورۃ اتا انزلناہ کو حاملہ پر پڑھنے سے ولادت آسان ہو جائے گی۔  
 دیگر۔ خراس السورۃ میں ہے کہ سورۃ ذاریات یا سورۃ واقفہ یا سورۃ الشقاق کو لکھ کر حاملہ کے باندھا جائے تو وضع حمل آسان ہو جائے گا۔ اور جب ولادت ہو جائے تو اسے آتار لیا جائے۔

## اعمال بعد ولادت

بچہ پیدا ہونے کے بعد اس کو غسل دینا۔ سفید پارچہ میں لپیٹنا۔ اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا اور خاک شفا یا شہید یا خرماکو فرات کے پانی یا شیریں پانی سے آمیزش کر کے اس کے تالو کو اٹھانا یہ سب امور ناف کاٹنے سے پہلے سنت ہیں۔ اور سورۃ الحاقہ یا معوذتین سورۃ فلق و سورۃ ناس کو لکھ کر بطور تعویذ بچہ کے گلے میں ڈالا جائے۔ تو جمیع آفات و بلیات اور ہر شر سے محفوظ ہو جائے گا اور ام القصبیان کے دفعیہ کے لئے یہ شکل لکھ کر بچہ کے گلے میں لٹکانی جائے۔

جریوٹ امر اوٹ ہیون بیوٹوٹ سلموٹ سلمو ماتقین الغیار  
وما درنا فرونا اھیون حیون۔

سنت ہے کہ بچہ کے پیدا ہونے سے سات روز بعد اُس کا نام حضرات انبیاء و  
ائمہ معصومین علیہم السلام کے ناموں پر رکھا جائے اور وہ نام رکھنے چاہئیں جو عبودیت پر  
مشتمل ہوں۔ مثلاً عبد اللہ، عبد الرحیم وغیرہ اور بدترین نام یعنی حکیم، خالد، مالک و حارث  
اور بدترین کنیت ابو علی، ابو الحکم اور ابو مالک نہیں رکھنے چاہئیں۔ اور جس بچہ کا نام محمد رکھا  
جائے اُس کی کنیت ابو القاسم نہ ہو۔ اور سنت ہے کہ اسی روز عقیقہ کیا جائے۔ اور اس  
سے پہلے بچہ کا سر منڈوایا جائے اور بالوں کے برابر سونا یا چاندی تصدق کیا جائے۔ اور اگر وہ  
ہے کہ سر منڈانے کے وقت کچھ بال بطور کامل یا گیسر چھوڑ دئے جائیں۔ اور اُسی روز بچہ کے  
کان میں خواہ لڑکا ہو یا لڑکی۔ سوراخ کرنا مستحب ہے۔ اور اُس روز بچہ کا ختنہ بھی سنت ہے۔

## عقیقہ

عقیقہ سنت مؤکدہ ہے۔ اور گو سفند کی بجائے اس کی قیمت تصدق کرنا کافی نہیں  
ہے۔ اگر بچہ کی پیدائش کے ساتویں روز کسی وجہ سے عقیقہ نہ ہو سکے تو اُس کے بالغ ہونے  
کے وقت تک ولی کے ذمہ ہے اور بالغ ہونے کے بعد اُسے خود اپنا عقیقہ کرنا چاہیے  
اور اگر بچہ ساتویں روز بعد زوال مر جائے تو بھی عقیقہ کا استحباب ساقط نہیں ہوتا حدیث  
میں ہے کہ جب تک عقیقہ نہیں ہوتا۔ بچہ آفتوں میں مبتلا رہتا ہے۔ اور عقیقہ کے لئے  
اونٹ پانچ برس کی عمر سے اور بکرا دو سال سے اور بھٹی یا دنبہ ایک سال سے کم نہ ہو زیادہ  
کی کوئی حد نہیں ہے۔ اور سنت ہے کہ اس میں قربانی کے جانور کی سب شرطیں  
پائی جائیں۔ یعنی دبلا تیلانہ ہو اور کسی قسم کا جسمانی عیب اُس میں نہ ہو۔ چاہیے کہ عقیقہ  
کا جانور نہ ہو۔ خواہ مولود لڑکا ہو یا لڑکی۔ اور سنت ہے کہ ذبح کے بعد جانور کا بند سے بند  
جدا کریں۔ ٹہریاں نہ توڑی جائیں۔ اور گوشت پکا کر کم سے کم دس مومنین کی دعوت کی جائے  
اور پکا گوشت تقسیم کرنے میں بھی مضائقہ نہیں ہے۔ اور عقیقہ کا چوتھا حصہ پاؤں کی طرف

دوسری روایت میں ہے کہ ذبح عقیقہ کے وقت یہ دعا پڑھے یا قَوْمِ اِنِّیْ  
 بِرِیِّ مِمَّا تُشْرِكُوْنَ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ  
 وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ؕ اِنْ صَلَوٰتِیْ وَ  
 نُسُکِیْ وَحَیَاىِ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذَٰلِکَ  
 اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ الْکُبْرُ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ  
 مملود اور اس کے باپ کا نام لے اور اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الْکُبْرُ کہہ کر ذبح کیا  
 جائے۔

## ختنہ

بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن ختنہ کرنا سنت ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے بچوں کا ساتویں روز ختنہ کرو کہ اس سے بچہ کا بدن زیادہ پاک ہوتا ہے۔ اور اس کے بدن میں گوشت جلد پیدا ہوتا ہے۔ اور جس کا ختنہ نہ ہو اہل زمین اس کے پشیاب سے کراہت کرتی ہے۔ بچہ کا ختنہ بلوغ تک ولی کے ذمہ ہے اور جب لڑکا بالغ ہو جائے تو بچہ خود اس پر واجب ہے اور ختنہ کے وقت یہ دعا پڑھی جائے۔

اللّٰهُمَّ هَذِهِ سُنَّتُكَ وَسُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّوْا تَاكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاتَّبَاعُ مَتَالِكَ وَلَيْسَ لَكَ لَمْشِيَّتِكَ وَآمَرَادَتِكَ وَقَضَائِكَ كَأَمْرٍ أَرَدْتَهُ وَقَضَاءِ حَقْمَتِهِ وَحُكْمِ أَنْفَذْتَهُ فَأَذْفَعُ عَنْهُ حَرَّ الْحَدِيدِ فِي خِتَاتِهِ وَحَاجَمَانِهِ كَأَمْرٍ أَنْتَ أَعْرَفْتَ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ فَطْمِرْهُ مِنَ الذُّنُوبِ وَبِرْذَنِي عُمُرَهُ وَأَذْفَعِ الْوَفَاتَ عَنْ بَدَنِهِ وَالْأَوْجَاعَ عَنْ جَسَدِهِ وَبِرْذَنِي فِي الْغِنَى وَأَذْفَعُ عَنْهُ الْفَقْرَ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ

## اعمال رضاع مولود و حق فرزند

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ فرزند کے لئے زرن دیوانہ وزن بد کردار کے دودھ سے اجتناب کرو۔ اور جب عورت کا دودھ کم ہو تو سورۃ یس یا سورۃ فتح یا سورۃ حجر زعفران سے لکھو۔ اور اسے پانی سے دھو کر عورت کو پلاؤ۔ اس کا دودھ زیادہ ہو جائے گا۔ اور اگر بچہ مٹی کھاتا ہو تو یہ آیات سورۃ سبا کی لکھ کر بطور تعویذ بچہ کے گلے میں ڈالیں۔ بچہ مٹی کھانا چھوڑ دے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُرِيبٍ ۝



اور دانتوں کے آسانی سے نکل آنے کے لئے سورہ ق کو لکھ کر اسے پانی سے دھوئیں اور اس پانی سے بچہ کے دہن کو دھوئیں۔ روایت آسانی سے نکل آئیں گے۔ جب بچہ تین سال کا ہو جائے تو اس سے کہلاؤ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور جب اُس کی عمر تین سال سات ماہ اور بیس روز کی ہو جائے تو اُسے پڑھاؤ کہ وہ سات بار مَحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ کہے اور جب وہ پانچ سال کی عمر کا ہو جائے تو اُسے دائیں بائیں کی پہچان کراؤ۔ اور اُسے کہہ کر رُوْلِقْبَلہ ہو کر سجدہ کرے۔ اور جب سات برس کا ہو جائے تو اُسے کہہ کر منہ ہاتھ دھو کر غار پڑھے اور مکتب میں جائے اور نو سال کی عمر میں بچہ کو کہہ کر وضو کرے اور غار پڑھے اور اگر ترک کرے تو اُسے سرزنش کرو۔ اور جب بچہ چودہ سال کا ہو جائے تو اُسے کہہ کر کسب علوم کرے اور حلال و حرام یاد کرے۔ باپ کا یہ فرض ہے کہ بیٹے کا اچھا نام تجویز کرے اُسے ادب سکھائے۔ قرآن شریف پڑھائے۔ اُسے پاک رہنے کی ہدایت کرے۔ اور تیر اندازی وغیرہ کی تعلیم دلائے۔ اور اُسے خوش حال زندگی بسر کرنے کے لئے تربیت دے۔

## طلاق کا بیان

زوجہ کو زوجیت سے خارج کرنے کا نام طلاق ہے۔ اور چونکہ طلاق بڑا سخت معاملہ ہے۔ لہذا انہایت اچھی طرح اور ٹھنڈے دل سے سوچ سمجھ کر طلاق کا اقدام کیا جائے۔ پاک و امن عورت کے طلاق پر عرش الہی کانپ اٹھتا ہے۔ اور خداوند عالم کے نزدیک حلال امور میں طلاق سے زیادہ ناگوار کوئی چیز نہیں ہے جب زن و شوہر کی نا اتفاقی و نا چاقی بالکل اصلاح کے قابل نہ رہے۔ اور بجز علیحدگی کے اور کوئی چارہ کار نہ ہو تو طلاق ضروری ہو جاتی ہے۔ اور خصوصاً جب کہ عورت اپنی علیحدگی کے لئے جائز خواہش بھی رکھتی ہو تو شوہر کا طلاق پر آمادہ نہ ہونا ظلم عظیم اور عورت کے لئے بڑی مصیبت ہے۔ طلاق دینے والے کی شرائط یہ ہیں کہ وہ عاقل ہو۔ بالغ ہو۔ اپنے قصد و اختیار سے طلاق دے۔ لہذا نابالغ اور مجنون کا طلاق دینا صحیح نہیں

ہے۔ البتہ مجنون کا ولی اگر اس کی زوجہ کو طلاق دے تو جائز ہے۔ بخلاف نابالغ کے ولی کے کہ وہ طلاق نہیں دے سکتا۔ اور بے قصد و ارادہ یا مذاق مذاق میں ویسے ہی طلاق کے الفاظ نکل جانے سے طلاق نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ جبراً طلاق صحیح ہوگی۔

**شرائط مطلقہ۔** عقد دائم میں ہو۔ پس متعہ میں طلاق نہیں ہے بلکہ اس میں جب مدت گزر جائے یا شوہر مدت بخش دے۔ جدائی حاصل ہو جائیگی۔ دوسرے طلاق کے وقت حیض و نفاس سے پاک ہو۔ لیکن اگر غیر مدخلہ یا حاملہ ہو یا شوہر کہیں باہر ہو۔ اور اسے حالات نہ معلوم ہو سکیں تو ان صورتوں میں اس کے لحاظ کی ضرورت نہیں ہے۔ طلاق صحیح قرار پائے گی۔ اگرچہ بعد میں معلوم ہو کہ بوقت طلاق وہ حیض یا نفاس کی حالت میں تھی۔ تیسرے طلاق اس زمانہ طہارت میں ہو جس میں جماع نہ ہوا ہو۔ مگر یہ شرط نابالغ لڑکی اور حاملہ اور اس عورت کے لئے نہیں ہے۔ جس کی عمر حیض آنے کی ختم ہو چکی ہو لیکن جو عورت سن حیض میں ہو مگر حیض نہ آتا ہو۔ اس کی طلاق جماع کے تین مہینے بعد صحیح ہوگی۔ چوتھے مطلقہ کا تین ہو۔ پس کسی ایک زوجہ کو بلا تین طلاق دینا صحیح نہ ہوگا۔

**شرائط طلاق۔** صیغہ طلاق صحیح عربی میں ہو۔ اور دو عادل گواہوں کے سامنے ہو جو صیغہ طلاق کو سنیں۔ صیغہ کے لئے اگر شوہر خود جاری کرے تو صرف یہ کہنا کافی ہے **فَلَانَةُ** مِنْ دُجَّتِي **طَالِقٌ** (فلانہ کی جگہ اپنی زوجہ کا نام لے) اور اگر کسی کو وکیل کر دیا ہو تو وہ یہ کہے۔ **فَلَانَةُ** لے کبیر السن، غیر نایسہ اور غیر حاملہ میں بھی شرط ہے کہ طہر میں جماع نہ ہوا ہو۔ (آٹائے محسن حکیم)

لے اور حمل کا علم بھی ہو گیا ہو پس اگر علم نہ ہو کہ حمل ہے تو احوط یہ ہے کہ معلوم ہونے کے بعد پھر سے طلاق دے۔ اس طرح اس صورت میں بھی بنا بر احتیاط پھر سے طلاق دے کہ جب طلاق اس پاک رہنے کے زمانہ میں واقع ہوئی ہو جس میں جماع ہوا ہو۔ اور حمل بھی رہ گیا ہو جو ظاہر نہ ہوا ہو۔ ۱۲

تے ہاں اگر اس کے باہر جاتے وقت وہ حیض سے تھی یا پاک تھی۔ اور یہ جماع کر چکا تھا تو ایسی صورت میں طلاق کے لئے اتنا عرصہ ٹھہرے کہ عادت علم ہو جائے کہ دوسرے طہر کا زمانہ آگیا۔ ۱۲

لے بیان تک کہ عادت وغیرہ شرعی طریقوں سے بھی نہ معلوم ہو سکیں ۱۲ (آٹائے محسن حکیم)

تحفۃ العوام مقبول مجدد

زَوْجَتَهُ مُوْطِئَ طَائِقٍ (لفظ طلاق کی جگہ عورت کا نام لے) اور لفظ طَائِقِ کہے بغیر طلاق نہ واقع ہوگی۔

اقسام طلاق - دو قسم کی طلاق ہے۔ ایک طلاق بائن جس کے بعد عدۃ کے اندر طلاق دینے والا رجوع نہیں کر سکتا۔ اس کی پانچ صورتیں ہیں۔

(۱) ایسی سن رسیدہ عورت (زن یا نس) کا طلاق جس کے مائض ہونے کا زمانہ ختم ہو چکا ہو۔

(۲) نابالغ لڑکی کا طلاق۔

(۳) زوجہ غیر بدخول کا طلاق۔ یعنی وہ طلاق جو صرف نکاح کے بعد رخصتی سے قبل عمل میں آئے۔

(۴) تیسری مرتبہ کی طلاق جس کے بعد اُس عورت کی طرف رجوع نہیں ہو سکتا۔ صورت یہ ہے کہ اگر ایک دفعہ طلاق دینے کے بعد عدۃ گزر گیا اور پھر نکاح کیا۔ اور دوبارہ طلاق دیا اور عدۃ گزرنے کے بعد پھر نکاح کیا۔ اب تیسرا اگر طلاق دیا تو عدۃ گزرنے کے بعد اُس کے ساتھ نکاح نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ محمل نہ ہو جائے لیکن اگر پھر ایسا ہوا کہ عدۃ میں دو دفعہ رجوع کر کے تیسرا (یعنی چٹا) طلاق ہو۔ اور پھر محمل کی ضرورت ہو۔ اور محمل کے بعد پھر شوہر اول عقد کرے اور پھر ایسے ہی تین طلاق دے۔ تو نویں طلاق کے بعد وہ ابدی طور پر حرام ہو جائے گی۔

(۵) اُس عورت کی طلاق جو شوہر سے کراہت رکھتی ہو۔ اور اسے طلاق کے عوض میں کچھ مال دے یا اُسے حق مہر بخش دے۔ اس طلاق کا نام "طلاق خلعی" ہے۔ اسی طرح اگر زوجہ شوہر ایک دوسرے سے کراہت رکھتے ہوں۔ اور زوجہ شوہر کو طلاق کے عوض کچھ دے جسے "مبارات" کہتے ہیں تو یہ بھی طلاق بائن ہوگی۔ صرف پانچویں صورت (عدۃ خلع و مبارات) میں اگر عورت عدۃ کے اندر خود اُس مال کی واپسی چاہے جو طلاق کے عوض میں شوہر کو دیا ہے تو شوہر کو بھی اس طلاق میں رجوع کا حق حاصل ہو جائے گا۔

دوسرا طلاق رجعی۔ جس میں عدۃ کے اندر شوہر رجوع کر سکتا ہے اور عورت

مطلقہ رجوع زوجہ کے حکم میں ہے۔ اور جب تک اس کا عہدہ تمام نہ ہو گا شوہر کے مرنے پر میراث پائے گی۔ اور اسی طرح اگر وہ مر جائے تو شوہر بھی اس کا ترکہ پائے گا۔

خلع میں بھی شرط ہے کہ شوہر بالغ و عاقل ہو۔ اور بقصد و اختیار خلع واقع کرے۔ اور عورت حیض میں نہ ہو۔ اور اس طہر میں شوہر نے مباشرت نہ کی ہو۔ جیسا کہ طلاق میں بیان ہوا پہلے "عوض" یا مقدار مال کی تشخیص کی جائے اور اُس کی کوئی حد معین نہیں۔ پس جس پر شوہر زوجہ راضی ہو جائیں اگر وکیل ہوتیوں کہے۔ زَوْجَةُ مُوَكَّلِي مُخْتَلَعَةٍ عَلَى عَوْضٍ الْمُبْلَغِ الْمَعْلُومِ۔ اور خلع بعوض زوجہ ہر تو کہے۔ عَلَى عَوْضٍ الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ اور لفظ مختلفہ میں بکسر لام اور بفتح لام دونوں کا احتمال ہے۔ پس بنا بر احوط ایک مرتبہ مُخْتَلَعَةٍ اور دوسری مرتبہ مُخْتَلَعَةٍ کے ساتھ کہے۔ اور اگر شوہر خود صیغہ خلع جاری کرے تو کہے زَوْجَتِي فَلَانَةٌ مُخْتَلَعَةٌ عَلَى عَوْضٍ الْمُبْلَغِ الْمَعْلُومِ۔ یا زوجہ کو مخاطب کر کے کہے اَنْتِ مُخْتَلَعَةٌ عَلَى عَوْضٍ الْمُبْلَغِ الْمَعْلُومِ۔ اور فلانہ کی جگہ اپنی عورت کا نام لے اس میں بھی قرأت کا لحاظ اور معنوں کا جاننا ضروری ہے۔ اور صیغہ خلع کے بعد صیغہ طلاق بھی جاری کرے۔ پس وکیل یوں کہے زَوْجَةُ مُوَكَّلِي مُخْتَلَعَةٌ فَهِيَ طَالِقٌ۔

## عہدہ طلاق و وفات

نابالغہ لڑکی اور غیر مدخولہ اور زین یا نہ کے لئے طلاق کا عہدہ نہیں ہے۔ اور جس عورت کو حیض آتا ہو اس کے عہدہ کا زمانہ تین طہر ہو گا۔ مثلاً طلاق کے بعد پہلا طہر اگرچہ ایک لمحہ بھر بھی ہو تو اس کا شمار ہو جائے گا۔ دوسرا طہر اس سے پہلے حیض سے پاک ہو نا۔ اور تیسرا طہر دوسری مرتبہ حیض کے ایام ختم ہو کر پورا پاک رہنے کا زمانہ، پس یہ عہدہ کا زمانہ ہے۔ اور تیسرا حیض شروع ہوتے ہی عہدہ سے باہر ہو جائے گی۔ اور وہ عورت جس کا سن تو حیض آنے کا ہو لیکن وہ عاقل نہ ہوتی ہو۔ اس کے لئے طلاق کا عہدہ تین مہینے کا زمانہ ہے۔

معنا احتیاط یہ ہے کہ دو طہر اور پورے دو فوج حیض ان دونوں میں جس کی مدت زیادہ ہو اس کو زمانہ عہدہ قرار دے۔ ۱۲۔

اور متوعد عورت کے عہدہ کی مدت دو حیض ہوگی۔ اور اگر زوجہ حاملہ ہو تو اس کے عہدہ کی مدت تا وضع حمل ہوگی۔ خواہ وضع حمل اسقاط ہی کی صورت میں کیوں نہ ہو۔ ہر عورت کے لئے عہدہ کا زمانہ طلاق واقع ہونے کے وقت سے شروع ہو جاتا ہے اور عہدہ کے اندر اس عورت کا نان و نفقہ و مکان مرد کے ذمہ ہے۔ جس کو طلاق جہی دی گئی ہو۔ اس زمانہ میں عورت کے لئے مکان سے باہر نکلنا ناجائز ہے۔ اور طلاق بائن میں صرف حاملہ عورت کے نان و نفقہ وغیرہ کا سچہ پیدا ہونے تک مرد ذمہ دار ہے۔

عہدہ وفات وہ عہدہ ہے جو شوہر کے مرنے پر زوجہ کے لئے واجب و لازم ہے۔ عہدہ وفات کی مدت چار مہینے دس دن ہے۔ خواہ زوجہ نابالغ ہو۔ یا لیسہ ہو یا غیر یا لیسہ ہو۔ یا غیر مدخول ہو یا متوعد ہو۔ لیکن اگر زوجہ حاملہ ہو تو چار مہینے دس دن اور وضع حمل ان دونوں میں جو زمانہ زیادہ ہو۔ وہی عہدہ کی مدت قرار پائے گا۔ اور اگر زوجہ کثیر ہو۔ تو عہدہ وفات دو مہینے پانچ دن ہوگا۔ اور عہدہ وفات اُس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ جب عورت کو شوہر کے مرنے کی خبر معلوم ہو۔

جس عورت کا شوہر مر جائے۔ اُس پر زمانہ عہدہ میں رنگین لباس۔ سرمہ اور اس قسم کی چیزوں سے زینت کرنا حرام ہے کیونکہ ایسا عمل بناؤ شگھار کہا جاتا ہے۔

## ظہار کا بیان

اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو اپنی ماں یا بہن کی پشت سے تشبیہ دے۔ اور اپنی عورت سے یہ کہے اَنْتِ عَلٰی كَظْمِ اُمِّیْ (اَوْ اُخْتِی) یعنی تو میرے لئے میری ماں یا بہن کی پشت کی مانند ہے۔ اسے ظہار کہتے ہیں۔ جس سے زوجہ حرام ہو جاتی ہے۔ جب تک کہ

لہ یعنی نوے دن آٹھ گن حکیم) لے احوط یہ ہے کہ کثیر بھی آزاد عورت کی طرح چار مہینہ دس دن

عہدہ رکھے بلکہ ام ولد (یعنی صاحب اولاد) کے لئے یہ حکم قوت سے خالی نہیں ہے ۱۲ (آقائے عمن حکیم)

تک ظہار سے زوجیت زائل نہ ہوگی نہ ظہار میں عہدہ ہے۔ صرف مرد کو جماع کرنا حرام ہے جب تک کہ کفارہ نہ

دیا جائے ۱۲ (آقائے عمن حکیم)



تحفۃ السوام مقبول میرید

کفارہ نہ دے۔ اس میں شرط ہے کہ زوجہ مدغولہ ہو۔ اور شوہر بالغ اور عاقل ہو۔ اور اس نے بقصد و اختیار ظہار کیا ہو۔ اور شہادین عادلین کے سامنے الفاظ کہے ہوں۔ اور ظہار ایام حیض میں واقع نہ ہو۔ اور اس طہر میں شوہر نے مباشرت نہ کی ہو۔ کفارہ کی صورت یہ ہے کہ پہلے غلام آزاد کرنے کا حکم ہے۔ پھر اگر یہ ممکن نہ ہو۔ تب دو مہینے کے روزے رکھے اور جب یہ ممکن نہ ہو۔ تب ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

## امور خانہ داری

مکان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انسان کی سعادت یہ ہے کہ اس کی رہائش کے لئے مکان فراخ ہو۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں جو مومن کے لئے راحت و مسرت کا موجب ہوتی ہیں۔ ایک فراخ و کشادہ گھر، دوسرے نیک بیوی جو دنیا و آخرت کے امور میں اس کی مدد کرے۔ اور تیسرے بیٹی یا بہن۔ جب تک اُس کے عیال میں رہے۔ ضرورت سے زیادہ مکان نہیں بنانا چاہیے۔ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص اپنی ضرورت و حاجت سے زیادہ مکان بنائے وہ مکان اس کے مالک پر وبال ہوگا۔ اور ایسا بھی نہ ہو کہ لوگوں کو دکھانے یا ہمسایوں پر فخر و غرور کرنے کے لئے تعمیر کیا جائے۔ اور اٹھ ہاتھ سے زیادہ اونچا مکان نہ ہونا چاہیے کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے شکایت کی کہ میرے اہل و عیال کو جنات آزار پہنچاتے ہیں حضرت نے پوچھا کہ تیرے مکان کی بلندی کتنی ہے۔ اُس نے عرض کی دس ہاتھ۔ حضرت نے فرمایا کہ زمین سے آٹھ ہاتھ ناپ کر باقی جگہ میں دس ہاتھ تک آیۃ الکرسی اس مکان کے گرد لکھ دے۔ بہتر ہے کہ مکان میں ایک مقام نماز کے واسطے معین کیا جائے حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے بھی ایک حجرہ نماز کے واسطے مقرر فرمایا تھا۔ گھر میں قرآن کی تلاوت ترک نہ کی جائے۔ کیونکہ جس گھر میں قرآن زیادہ پڑھا جائے گا۔ وہاں خیر و برکت زیادہ ہوگی۔

طہر میں جماع نہ ہونے کی شرط اس وقت ہے جبکہ شوہر حاضر یا حاضر کے حکم میں ہو۔ آتائے من حکیم

پرویش جانور

لھانا مینا

احادیث میں ہے کہ عمدہ کھانا، خود کھانا اور دوسروں کو کھلانا نہایت بہتر بات

ہے۔ لیکن فضول غری نہیں کرنی چاہیئے۔ اتنا نہ کھائے کہ عبادتِ خدا میں خلل واقع ہو۔ بلکہ مقصود کھانے پینے سے صحت کی برقراری اور عبادتِ بجالانے کی قوت ہو۔ سنت ہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئے کھانے کے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اپنے سامنے سے کھائے۔ چھوٹے چھوٹے لقمے اٹھائے۔ خوب چبا کر کھائے۔ زمین پر بیٹھ کر کھائے۔ دو زانو بیٹھے۔ لیٹ کر اور راستہ چلتے ہیں نہ کھائے۔ کھانے کی حالت میں بائیں جانب بوجھ دے کر بیٹھے۔ کھاتے وقت ادھر ادھر نہ دیکھے اور اگر بسم اللہ کہنا بھول جائے۔ تو جس وقت یاد آئے۔ اُسی وقت کہے۔ بہت گرم کھانا نہ کھائے روٹی کو پھیری سے نہ کاٹے۔ پیالہ روٹی پر نہ رکھے۔ جو دانہ، برزہ وغیرہ دسترخوان پر گرے اُس کو کھائے۔ اس میں بہت سی بیماریوں سے شفا ہے۔ بڑی گرم چوسے کہ اس میں جنت کا حصہ ہے۔ نمکین کھانے سے ابتداء کرے۔ اور نمک یا سرکہ پر ختم کرے۔ کھانے کے بعد انگلیوں کو پاٹے۔ دونوں ہاتھ دھوئے۔ گو ایک ہاتھ سے کھانا کھایا ہو۔ تنہا کھانا نہ کھائے۔ اگر کچھ لوگ مہمان ہوں تو کھانے سے پہلے اس طرح ہاتھ دھوئیں کہ صاحب خانہ شروع کرے۔ پھر اُس کے داہنی طرف والا۔ پھر بائیں طرف والے۔ اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا بائیں طرف سے شروع کرے صاحب خانہ پر ختم ہو۔ صاحب خانہ اول کھانا شروع کرے۔ اور سب کے بعد کھانے سے ہاتھ کھینچے۔ اگر کھانا نماز کے وقت تیار ہو۔ اور وقت تنگ ہو تو نماز کو مقدم کرنا واجب ہے۔ اور وسعتِ وقت کی حالت میں اول نماز پڑھے اور بعد میں کھانا کھائے۔ مہمان کا اعزاز و احترام کرے اکثر اوقات دعوت کرنا اور زیادہ مہمانوں کو کھانے پر بلانا مستحب ہے۔ حدیث میں ہے کہ جتنے ہاتھ زیادہ کھانے میں پڑیں گے۔ اسی قدر برکت زیادہ ہوگی۔ دو دن تک مہمان کی حسبِ مقدرت خوب خاطر تواضع کرے۔ جس چیز کی فرمائش کرے۔ حاضر کرے۔ اور تیسرے دن مہمان عیال میں داخل ہو جاتا ہے۔ مہمان کے ساتھ خود بیٹھ کر کھانا کھائے جب روٹی آجائے تو دوسری چیز کا منتظر رہے۔ کھانا شروع کر دے۔ رات کا کھانا ترک نہ کریں۔ خصوصاً بقیہ و آوار کی رات کو۔ کیونکہ اس سے ایک ایسی قوت زائل ہو جاتی

ہے جو چالیس دن تک نہیں لٹتی۔ بغیر کچھ کھائے پئے باہر نہ جائے۔ کھانے کے بعد الحمد للہ کہے۔ یعنی خدا کی حمد بجالائے۔ فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا فِیْ جَائِعِیْنِ وَ سَقَانَا فِیْ ظَمَآنِیْنِ وَ كَسَانَا فِیْ عَمَارِیْنِ وَ اَبَدَ عَنَا وَ اَنْعَمَ عَلَیْنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَ لَا یُطْعَمُ وَ یُخْرِیْ وَ لَا یُجَارُ عَلَیْهِ وَ یَسْتَغْنٰی وَ یَقْتَرُ عَلَیْهِ۔

اگر ضعفِ معده کی شکایت ہو تو کھانے کے بعد پیٹ پر ہاتھ پھیرے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ هَبْ لِیْهِ اَللّٰهُمَّ سَوِّغْ لِّیْهِ اَللّٰهُمَّ اَمْرِیْ لَیْسَ بِشَکَایْتٍ جَاتِیْ رُبَّیْ کَیْ۔ کھانے کے بعد چٹ لیٹے۔ اور داہنے پاؤں کو بائیں پاؤں پر رکھ کھانے کے بعد پانی پئے۔ اس طرح کہ کچھ پی کر منہ ہٹالے۔ اور الحمد للہ کہے۔ پھر پیے اور منہ ہٹالے۔ پھر الحمد للہ کہے پھر پیے۔ پانی بیٹھ کر پیے۔ دائیں ہاتھ سے پئے۔ اور پانی پیتے وقت حضرت امام حسین علیہ السلام اور اُن کے اہل بیت اور اصحاب پر صلوات بھیجے۔ اور ان کے قاتلوں پر لعنت کرے۔ اس کا بے حد ثواب و اجر ہے۔ بہتر ہے اگر اس طرح کہے۔

صَلُّوْا عَلَیْ اَللّٰهِ عَلَیْ الْحُسَیْنِ وَ اَهْلِ بَیْتِهِ وَ اَصْحَابِهِ وَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَیْ قَاتِلِیْ الْحُسَیْنِ وَ اَعْدَآئِهِ۔

## لباس

حسب حیثیت و استطاعت حلال مال سے عمدہ کپڑے پہننا اور زینت کرنا سنت ہے۔ اور خداوندِ عالم کی خوشنودی کا باعث ہے۔ مردوں کو خالص ریشم اور سونے کا بنا ہوا اور گرٹھا ہوا لباس پہننا حرام ہے۔ مگر عورتوں کے واسطے جائز ہے اور جو لباس مخصوص مردوں کا ہے وہ عورتوں کے لئے اور جو لباس مخصوص عورتوں کا ہے وہ مردوں کے لئے حرام ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں سے مشابہ ہوں۔ اور اُن عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کی شبیہ اختیار کریں اور وہ لباس بھی پہننا حرام ہے جو مخصوص کافروں

کاہرہ سنت ہے کہ لباس سفید اور سوتی ہو۔ گھر میں روزمرہ پہننے کا لباس اور ہو اور باہر جانے کا لباس اور ہو۔ پانچ ماہ کھڑے ہو کر اور دو قبضہ نہ پہننا چاہیے۔ ایک روایت میں ہے کہ تین دن تک اس شخص کی حاجت پوری نہیں ہوتی۔ عمامہ کھڑے ہو کر باندھے جوتا اور روزہ بیٹھ کر پینے۔ اول دہنے پاؤں میں جوتا اور روزہ پینے۔ پھر بائیں پاؤں میں۔ اور نکالتے وقت اس کے برعکس کرے۔ جب نیا کپڑا پہنے تو ایک کوزہ میں پانی لے کر اس پر اتنا از لٹاہ تین مرتبہ پڑھے۔ اور دم کر کے اس کپڑے پر چھڑک دے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تک اس کپڑے کا ایک تار بھی باقی رہے گا نعمت میں فراوانی رہے گی۔ انہی حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے رکھے لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سب آفتوں سے نجات پائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جب کپڑے آتا تو بسم اللہ کہو تاکہ جن نہ پہنیں۔ اگر بسم اللہ نہ کہو گے تو صبح تک وہ کپڑے جن پہنیں گے۔ اور سوائے عمامہ اور عبا اور موزہ کے سیاہ کپڑے پہننا مکروہ ہے۔ اسی طرح سیاہ جوتا بھی نہ پہننا چاہیے۔ کیونکہ یہ غم و رنج کا باعث ہوتا ہے۔ جوتے کا سب سے عمدہ رنگ زرد اور اس کے بعد سفید ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو آدمی زرد جوتا پہنے ہمیشہ خوش حال رہے گا۔ جب تک کہ وہ جوتا پرانا ہو اور بھٹ جاتے۔ سفید جوتا کے بارہ میں حضرت کا ارشاد ہے کہ وہ پرانا نہ ہونے پائے گا کہ کچھ مال اس کے ہاتھ لگے۔ اور ایسا لباس پہننا مکروہ ہے جس کی وجہ سے لوگ انگشت منائی کریں۔

## انگشتی

سونے چاندی کے زیورات کا استعمال غررتوں اور بچوں کے لئے جائز ہے اور مردوں کے واسطے سونے کی انگشتی بھی حرام ہے۔ مومن کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ اس کے دہنے ہاتھ میں انگوٹھی ہو۔ خاص کر عقیق کی انگوٹھی۔ جس کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھے تو اس کے



تحفۃ العوام مقبول جدید

لے ثواب اُس شخص سے چالیس درجہ زیادہ ہوتا ہے۔ جو اور انگوٹھی پہن کر نماز پڑھے اس حدیث میں ہے کہ عقیق حاقبت بخیر ہونے، حاجت بر آنے، سفر میں بے خوف رہنے۔ اور ہر بر بدی سے محفوظ ہونے کا باعث ہے۔

عقیق روپیہ سے ہاتھ کو خالی نہیں ہونے دیتا۔ اور جہنم میں وہ ہاتھ نہ جائیں گے جن میں عقیق کی انگوٹھی ہو۔ یا قوت کی انگوٹھی پہننے سے مغلسی دور ہوتی ہے۔ جس ہاتھ میں فیروزہ کی انگوٹھی ہو۔ وہ محتاج و فقیر نہ ہوگا۔ درجہ بخت کے متعلق ایک روایت میں وارد ہے کہ جو شخص اس کو پہنے۔ خداوند عالم اُس کے نامہ اعمال میں حج و عمرہ کا ثواب لکھے گا۔ جذع یانی کی انگوٹھی سرکش شیاطین کے مکروغا کو دفع کرتی ہے۔ چاندی کی انگوٹھی پہننا چاہیئے۔ اس کی انگوٹھی ہاتھ میں رکھنا مکروہ ہے۔

### خوشبو و سرمہ

احادیث میں وارد ہے کہ ایک نماز جو خوشبو لگا کر پڑھی جائے۔ بہتر ہے۔ اُن شتر نمازوں سے جو بغیر خوشبو کے پڑھے۔ اور خوشبو خریدنے میں جو کچھ صرف ہو۔ وہ فضول خرچی میں داخل نہیں ہے۔ عطر لگانا پیغمبروں کا اخلاق پسندیدہ ہے۔ خوشبو لگانا قوت جماع کو زیادہ کرتا ہے۔ مرد ہر روز خوشبو لگائے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو تیسرے روز۔ ورنہ ہر جمعہ کو لگائے۔ اسے ترک نہ کرے۔ سرمہ لگانا بیانی کی کو تیز کرتا ہے۔ پلکوں کو مضبوط اور سجدے کے طول ہونے میں مدد دیتا ہے۔ آنکھوں کو روشن کرتا ہے جماع کی قوت کو زیادہ کرتا ہے۔ جناب رسالت مآب ﷺ اللہ علیہ وآلہ وسلم سونے سے قبل سرمہ لگاتے تھے۔ چار سلاٹیاں واپسی آنکھ میں اور تین سلاٹیاں بائیں آنکھ میں۔

### کنکھی و ائینہ

جناب رسالت مآب ﷺ اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ سر میں کنکھی بہت کرنا بخار کو دور کرتا ہے۔ روزی میں اضافہ کرتا ہے۔ اور جماع کی قوت کو زیادہ کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو کنکھی کرتے تھے۔ لہذا ہر واجب و سنت نماز کے بعد کنکھی کرنا چاہیئے۔ جب سر اور ڈاڑھی میں کنکھی کرنے

تخفة العوام مقبول جديد

سے فارغ ہو تو اُس کو اپنے سینے پر پھیرے کہ اس سے غم اور سہر جباری دُور ہوتی ہے کھڑے ہو کر لنگھی نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ یہ ضعف دل اور ترقض داری و فقری کا باعث ہے جناب رسالت مآب ﷺ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خداوند عالم اُس جوان کے لئے بہشت واجب فرماتا ہے جو اُمینہ بہت دیکھے۔ اور خدا کی حمد اس غرض سے بہت زیادہ بجالائے کہ اُس نے اس شخص کو خوب صورت پیدا کیا۔

## حجامت و ناخن تراشی وغیرہ

حضرت امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ سر کے بال جڑ سے منڈواؤ تاکہ میل جمع نہ ہو۔ اور جانور اس میں جگہ نہ کریں۔ گردن موٹی اور آنکھ روشن ہو۔ اور بدن راحت پائے۔ جب کہ سر کی حجامت کا ارادہ ہو۔ تو رو بقبلہ بیٹھ۔ اور سر کے اگلے حصہ پیشانی کی جانب سے ابتداء ہو۔ حجامت شروع کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى صَلَٰةِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُّوْمًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ اور جب فارغ ہو کر کہے۔ اَللّٰهُمَّ زَيِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَجَنِّبْنِي السُّرْدٰى۔ عورتوں کے لئے بلا ضرورت وغیرہ سر کے بال منڈوانا حرام ہے۔ اور مرد کے لئے جائز ہے کہ یا وہ سر کے بال منڈوائیں۔ اور یہ بہتر ہے۔ اور یا سارے سر پر بال رکھیں لیکن پھر اُن کو دھونا ان میں لنگھی کرنا اور ناٹک نکالنا چاہیئے۔ سنت ہے کہ داڑھی و میانی رکھی جائے نہ تو بہت بڑی ہو اور نہ بہت کم۔ اور ایک قبضہ سے زیادہ مکرہ ہے۔ شوہر میں الحائضہ کے کٹاڑھی منڈوانا حرام ہے۔ البتہ رخساروں پر کے بال اور ہونٹ کے نیچے دونوں طرف اور حلق کے بال منڈوانا بقدر اصلاح کے جائز ہے۔ اور ڈاڑھی کو قینچی سے اس قدر کترانا کہ منڈانے سے مشابہ ہو۔ جائز نہیں ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک گروہ ایسا تھا جو ڈاڑھی کو منڈواتے اور مونچھوں کو بل دیا کرتے تھے۔ خداوند عالم نے اُن کو مسخ کر دیا۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اپنی مونچھوں کو نہ بڑھاؤ کہ شیطان اُن میں پوسیدہ ہوتا ہے اور جگہ کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مونچھیں کٹوانا غم و دوسوا سے

کو دفع کرتا ہے۔ ایک شخص حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ روزی زیادہ ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کے دن لیں اور ناخن کٹوایا کر ناخن کٹوانا سنت مؤکدہ ہے۔ جب ناخن بڑھ جاتے ہیں۔ تو شیطان اُن میں بھی جگہ کرتا ہے۔ اور فراموشی کا موجب ہے۔ اسی طرح نعل کے بال اور زیر ناف بال صاف کرنے کی بہت تاکید ہے۔ اور ناک کے بال لینا بھی سنت ہے۔ ناف کے نیچے کے بالوں کو چالیس روز سے زیادہ نہ رہنے دے۔ اور اس میں عورت کے بائیں زیادہ تاکید ہے۔ کہ وہ بیس روز سے زیادہ ترک نہ کرے۔

## مسواک و مہندی وغیرہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسواک کرنا پیغمبر کی سنت ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دو رکعت نماز مسواک کر کے پڑھنا اُن ستر نمازوں سے بہتر ہے جو بے مسواک کے ہوں۔ صادق آل محمد علیہ السلام کا فرمان ہے کہ مسواک میں بارہ فائدے ہیں۔ یہ سنت پیغمبر ہے۔ منہ کو صاف رکھتی ہے آنکھوں کو روشن کرتی ہے۔ موجب خوشنودی خدا ہے۔ بلفم کو دفع کرتی ہے۔ حافظ کو تیز کرتی ہے۔ دانتوں میں چمک پیدا کرتی ہے۔ اور ان کو مضبوط اور مسوڑھوں کی دانتوں کے گرنے سے حفاظت کرتی ہے۔ جھوک خوب لگاتی ہے۔ اس سے فرشتے خوش ہوتے ہیں۔ اور حسنات میں نیکی کی زیادتی ہوتی ہے۔ مردوں کے لئے سراور ڈارٹھی کا خضاب سنت مؤکدہ ہے۔ اور عورتوں کو سر کے بالوں کا اور ہاتھ پاؤں پر مہندی لگانا سنت ہے خضاب میں چودہ فائدے ہیں۔ زینت ہے۔ خوشبو ہے۔ خوشحالی مومنین کا سبب ہے باعث خشم کفار ہے۔ عذاب قبر سے موجب خلاصی ہے۔ منکر و نکیر شرم کرتے ہیں ہوا کانوں سے دور کرتا ہے۔ آنکھ سے غبار برطرف کرتا ہے۔ ناک کو نرم کرتا ہے۔ منہ کو خوشبودار کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑوں کو مستحکم کرتا ہے۔ بوئے نعل کو دفع کرتا ہے شیطان کے دوسرے کو کم کرتا ہے اور ملائکہ اس سے خوش ہوتے ہیں حضرت امام

جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورتوں کے لئے خواہ وہ بوڑھی ہوں۔ مناسب نہیں ہے کہ اپنے ہاتھ خضاب سے خالی رکھیں۔ اگرچہ معندی سے رنگے ہوں۔ وسمہ کے بھی بہت کچھ فضائل مرقوم ہیں۔

## بیان ذبح و شکار حلال جانور

چھ قسم کے جانور حلال ہیں۔

(۱) اونٹ نہ ہوا مادہ۔

(۲) گائے، بیل، بھینس، بھینسا۔

(۳) بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ، مینڈھا۔ ہرن نہ ہوا مادہ۔

(۴) گورخر۔

(۵) دریائی جانوروں میں چھکوں والی مچھلی۔

(۶) پرندہ فلی، میں وہ پرندے جو پوٹے والے یا سنگ دانہ رکھتے ہوں۔ یا ان کے پاؤں کے پیچھے کانٹا ہو۔ یا پر مار کر اڑتے ہوں۔ مثلاً کبوتر اڑتا ہے۔ بازو پھیلا کر اڑنے سے (مثلاً چیل اڑتی ہے) زیادہ ہو۔ پس چڑیا، مرغ، کبوتر، قمری، تیتڑ، دراج، بیڑ، تلیر، ہریل، لوار، بط، مرغابی، تاز، کلنگ اور مثل ان کے حلال ہیں۔

## حرام جانور

مندرجہ ذیل قسم کے جانور حرام ہیں۔

(۱) کتا، سور، بلی، چوہا، خر، سنجاب، سمور، بنیر، چکے کی مچھلی، کچھوا، کوا۔

(۲) سب پنچے والے (چنگل گیر) پرندے۔ مثلاً چیل، باز، بہری، شاہین۔

عقاب وغیرہ۔

(۳) سب درندے جیسے شیر، بھیڑیا، گیدڑ، لومڑی وغیرہ۔

(۴) سب مسخ شدہ جانور۔ مانتھی۔ بھیڑیا۔ ریچھ۔ خرگوش۔ سور۔ بندر۔ چمگاڈ۔ چوہا۔ بچھڑ۔ بھڑ۔ بینڈک۔ مارا ہی۔ رسوسمار۔ اور بعض روایات میں کتا بھی ہے اور بعض میں مور۔ اور بعض میں ساہی۔ کچھو۔ مکڑی۔ مچھر۔ جو بھی مسخ شدہ جانوروں میں سے بیان کئے گئے ہیں۔

(۵) سب زمین کے کڑے جیسے چوڑی۔ مکھی۔ سانپ وغیرہ۔

(۶) سب نجاست کھانے والے جانور۔ خواہ وہ پہلے سے نہ کھاتے ہوں۔ اور حلال ہوں۔ جیسے گائے یا بکری یا مرغ نجاست کھانے لگے مگر استبراء سے یعنی ایک خاص مدت تک بند کر کے پاک غذا کھلانے سے ایسے جانور حلال ہو جاتے ہیں (اس کا ذکر طہارت کے بیان میں ہو چکا ہے)۔

(۷) سب وہ جانور جن کا گوشت، پوست، سوڑی کا دودھ پی کر پیدا ہو۔ اور بڑی سخت ہو۔ بلکہ ایسے جانوروں کے بچے بھی۔

(۸) سب وہ جانور جن سے آدمی نے فعل بد کیا ہو۔ بلکہ ان کے بچے بھی۔ ایسے جانوروں کو قتل کرنے کے بعد جلا دینا چاہیئے۔

(۹) وہ جانور جن کو تیر کا نشانہ بنا کر یا کسی دوسری طرح زخمی کر کے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ بغیر باقاعدہ ذبح کئے مر جائے۔ یہ سب کے سب حرام ہیں۔ اور حرام جانور کا انڈا بھی حرام ہے۔ اور اگر حرام جانور اور حلال جانور کے انڈے مل کر مشتبہ ہو جائیں۔ تو جس انڈے کی دونوں طرفیں کیساں ہوں وہ حرام ہے۔ اور جس کے دونوں رُخ مختلف ہوں۔ وہ انڈا حلال ہے۔ اور گندہ انڈا بھی حرام ہے۔

## مکروہ جانور

گھوڑا۔ گدھا۔ خچر۔ فاختہ۔ نیل کنٹھ۔ ابابیل۔ مدبہ۔ لٹورا۔ چٹوڑ۔ سرخاب اور جس جانور نے اتفاقاً یعنی ایک آدھ دفنہ سوڑی کا دودھ پی لیا ہو۔ اور جس جانور نے شراب پی لی ہو۔ اور جس جانور نے آدمی کا دودھ پی لیا ہو۔ ان سب جانوروں کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔



# حرام و مکروہ اشیاء

حلال جانوروں میں چند چیزوں کا کھانا حرام ہے۔

(۱) مقام پیشاب خواہ جانور زہر یا مادہ (۲) تلی (۳) پتہ (۴) خیسے (۵) مشانہ (۶) بچہ دانی (۷) خون (۸) سفید مغز جس کو حرام مغز کہا جاتا ہے (۹) غدود یعنی جوگرہ کی طرح گوشت میں پڑ جاتے ہیں (۱۰) دونوں چوڑے زرد چٹھے جوشیت کی درمیانی پٹریوں کے دونوں طرف ہوتے ہیں (۱۱) آنکھوں کے حلقے (۱۲) انگلیوں کی جڑیں (۱۳) مغز کے بیج کی گولی جو چنے کے برابر دماغ میں ہوتی ہے (۱۴) ذات الاشباح (جو ایک چیز کھر کے بیج میں ہوتی ہے) (۱۵) علاوہ ان اعضاء کے تمام جانوروں کا پیشاب حرام ہے۔ سوائے اونٹ کے پیشاب کے جو بغرض دوا استعمال کرنا جائز ہے (۱۶) منی (۱۷) گوبر (۱۸) تھوک بلیغ۔ ناک کا پانی (۱۹) مردہ جانور اور گوشت کا وہ ٹکڑا جو زندہ کے جسم سے کاٹ لیا جائے حرام ہے۔ اور مردہ جانور کا انڈا اگر اس کے اوپر کا پھلکا سخت ہو گیا ہو تو حلال ہے اور گوشت کی رگیں۔ آنت اور گردہ مکروہ ہیں۔ اور ادھری بھی مکروہ ہے۔

## احکام ذبح

ذبح کے متعلق چند امور واجب ہیں۔

(۱) ذبح یا نحر کرنے والا شخص سمجھ دار ہو۔ اور بے تمييز سمجھ نہ ہو۔

(۲) صاحب عقل ہو۔ کیونکہ دیوانہ شخص کا ذبح جائز نہیں۔

(۳) مست و بے ہوش نہ ہو۔

(۴) مسلمان ہو۔ لیکن مومن ہونا بہتر ہے۔

(۵) چار رگوں کا پلے درپلے کٹنا۔ ایک غذا کا راستہ، دوسری سانس کا راستہ

قیسری اور چرتھی وہ رگیں جو حلقوم کو گھیرے ہوئے ہوتی ہیں

لے چار رگوں کا کٹنا ذبح میں معتبر ہے۔ ذکر اونٹ کے نحر کرنے میں ۱۲۔

(۶) حتی المقدور لوہے کے آلے سے ذبح کرنا۔

(۷) ذبح کے وقت خدا کا نام لینا۔ یعنی بسم اللہ کہنا۔

(۸) قبلہ کی طرف رخ ہونا۔ اس طرح کہ جانور کا سر اور گردن اور سینہ قبلہ کی طرف ہو۔ اگر

کسی جانور کو ذبح کرتے وقت بھول کر خدا کا نام نہیں لیا یا قبلہ کی طرف رخ نہیں کیا۔ تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک شخص کو قبلہ کا علم نہیں کہ کس طرف ہے۔ اور جانور قریب المرگ ہے تو جس سمت قبلہ کا ظن ہو جائے۔ اُس طرف رخ کر کے ذبح کرے اور اگر قبلہ کا ظن بھی نہ ہو تو اُسے اختیار ہے کہ جس طرف چاہے جانور کا رخ کرے۔

(۹) ذبح کے بعد جانور کا حرکت کرنا اور رگ سے معمول کے موافق خون کا نکلنا۔

(۱۰) اگر اونٹ ہو تو اس کو نحر کرنا۔ اس طرح کہ نیرہ گلے پر مارا جائے اور وہ اندر چلا جائے پس اگر

اور جانور مثلاً گائے بھینس وغیرہ نحر کئے جائیں یا اونٹ کو ذبح کیا جائے تو حلال نہیں کسی جانور کو حلال کرنے کے بعد جب حیات ختم ہو جائے اور معلوم ہو کہ رگ باقی رہ گئی ہے تو وہ حلال نہیں ہے اگر ذبح شدہ جانور کے پیٹ سے مڑا ہوا ایسا بچہ نکلے جس کی خلقت پوری ہو گئی ہو اور پوے بال بھی نکل آئے ہوں تو وہ بنا بر مشہور حلال ہے۔ اور اگر پیٹ سے زندہ نکلے تو اُسے بھی باقاعدہ ذبح کرنا ضروری ہوگا لیکن اگر بچہ کی خلقت پوری نہ ہوئی ہو تو اُس کا کھانا حرام ہے۔ اور مچھلی کا ذبح یہ ہے کہ اس کو پانی سے کوئی مسلمان زندہ نکالے۔ اور اگر اسی طرح مرجائے تو حرام ہے۔ اگر کافر کے ہاتھ سے زندہ مچھلی مل جائے تو حلال سمجھے۔ مڈھی کا ذبح یہ ہے کہ اگر مڈھی کو زندہ پکڑ لیں تو حلال ہے۔ اور اگر خود بخود مرجائے تو حرام ہے۔ اگر کسی جانور کا باقاعدہ ذبح کرنا ممکن نہ ہو مثلاً کنویں میں گر پڑے کہ اس کو دہاں شرعی طریقے سے ذبح نہیں کر سکتے تو جس ہتھیار سے جس طرح بھی ہوسکے گا۔ حلال ہو جائے گا۔ ذبح شدہ جانور جب تک زندہ ہے۔ اگر اُس کا سر جدا کر دیا جائے تو مشہور کی بنا پر مکروہ ہوگا۔ اگرچہ حلال رہے گا۔ اگر کسی مسلمان نے دیکھا کہ کافر نے پانی سے مچھلی نکالی یا کافر کے ہاتھ میں مگٹی یا اُس نے زمین پر گرا دی اور مر گئی

تو اگر اس کی حیات معلوم نہ ہو ۱۲۰ اور یہی اقویٰ بھی ہے ۱۲۱ یا کافر مسلمان کی موجودگی میں اور اس کے مشاہدہ

میں مچھلی پکڑے۔ ۱۲۲

ان تمام صورتوں میں حلال ہے۔ مستحب ہے کہ ہر جانور کے ذبح کرنے میں جلدی کی جائے اور مکروہ ہے کہ جانور جمعہ کے روز قبل ذوال ذبح کیا جائے۔ یا ایک جانور دوسرے جانور کے سامنے ذبح ہو۔ یا بوقت ذبح چھری نیچے سے اوپر کو کھینچی جائے۔ یا ذبح کے وقت سر جھکا کر دیا جائے یا ذبح کے وقت اس بڑی کو کاٹ دیا جائے جو گردن کے پیچھے پشت کی گرہ میں ہوتی ہے۔

## احکام شکار

شکاری کتے اور تیر و نیزہ و شمشیر و چھری وغیرہ کے علاوہ اگر کسی ایسی چیز سے جس میں باڑھ نہ ہو۔ مثلاً غلیل۔ بندوق۔ پتھر یا باز شکرہ وغیرہ سے شکار کیا جائے۔ اور اسے باقاعدہ ذبح نہ کیا جائے تو حلال نہیں شکاری کتے اور تیر وغیرہ سے شکار کے حلال ہونے کی چند شرطیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ کتا سدھایا ہوا ہو کہ جب اسے شکار پر دوڑائیں دوڑ پڑے اور جب روکیں تو روک جائے۔ دوسرے یہ کہ وہ کتا شکار کو نہ کھا جاتا ہو۔ تیسرے شکار کرنے والا شخص مسلمان ہو۔ چوتھے کتے کو شکار پر چھوڑتے وقت یا تیر یا نیزہ وغیرہ لگانے کے وقت خدا کا نام لیا جائے۔ یعنی بسم اللہ یا اللہ اکبر کہے۔ پانچویں شکار ہی کے لئے کتا چھوڑا جائے یا تیر وغیرہ لگایا جائے۔ چھٹے شکار کی جنس کا قصد ہو۔ ورنہ اگر کتا چھوڑنے کے وقت کوئی جانور پیش نظر ہو۔ اور کوئی حیوان شکار ہو جائے تو وہ حلال نہیں ہے۔ ساتویں یہ کہ جانور کتے کے زخمی کرنے یا تیر وغیرہ کے کھانے سے مرے۔ ورنہ اگر کوئی اور موت کا سبب ہو جائے گا تو حلال نہیں۔ آٹھویں یہ کہ زخمی شکار جو حیات مستقرہ رکھتا ہے۔ نظر سے غائب نہ ہو۔ نویں یہ کہ اگر شکاری شکار کو زندہ پائے اور اتنا موقع بھی ہو کہ شکار کو ذبح کر سکے تو ذبح کرنا لازم ہے۔ اور شکار کی جو جگہ کتا دانتوں سے پڑے اسے دھونا واجب ہے۔ اور مجوسی کے تعلیم کئے ہوئے کتے سے شکار کھیندنا مکروہ ہے اور سیاہ کتے سے شکار کرنا یا رات کے وقت شکار کرنا جانوروں کے بچے گھونسلوں سے نکالنا یا جمعہ کے دن مچھلی کا شکار کرنا مکروہ ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ کھیل کے طور پر شکار کرنا حرام ہے۔ اور ایسے سفر میں شکاری کی نماز قصر نہیں ہوتی۔

# تیسواں باب

## اول احکام خرید و فروخت (تجارت)

اگر کسی واجب امر کا ادا کرنا تجارت پر موقوف ہو۔ مثلاً واجب النفقہ عیال کو خرچ دینا وغیرہ تو تجارت واجب ہوگی بلکہ اس طرح اگر قرض کی ادائیگی اس پر موقوف ہو۔ تب بھی بنا براتومی تجارت واجب ہوگی بشرطیکہ کاروبار کرنا موجب عسر و حرج نہ ہو۔ اور اگر کوئی شخص اپنی اور اپنے اہل و عیال کی وسعت روزی اور خیرات و صدقات اور زیارات عقیبات عالیات اور اس قسم کے دیگر امور کے لئے تجارت کرے تو وہ مستحب تجارت ہوگی

## آداب و مستحبات تجارت

(اول) مسائل تجارت یاد کرے بلکہ اگر کسی چیز کے بارے میں نہ جانتا ہو کہ اس کی خرید و فروخت صحیح ہے یا فاسد اور معاملہ کرے تو جو معاوضہ ملے گا۔ اس میں کوئی تصرف نہیں کر سکتا۔ پس واجب ہے کہ معاملہ کے صحیح و فاسد ہونے کا علم حاصل کرے تاکہ تصرف کر سکے۔

(دوم) دو مسلمان خریداروں کے درمیان قیمت میں کوئی فرق نہ کرے۔

(سوم) جو شخص کہ کسی شے کے خریدنے یا بیچنے پر پشیمان ہو۔ اسے اس کی چیز یا قیمت واپس کر دے۔

(چہارم) معاملہ کرنے میں سخت گیری نہ کرے۔ اور

(پنجم) فروخت کرتے وقت (پلٹا) جھکتا ہوا دے اور خریدنے کے وقت ذرا کم لے۔

## مکروہ پیشے

صرافی، طعام فروشی یعنی گھوٹوں، بھجور اور اسی قسم کی خیزیں، کفن فروشی، قصابی، سفلیہ و کینہ لوگوں سے خرید و فروخت کرنا۔ ظالموں سے سودا کرنا۔ بشرطیکہ یہ معلوم نہ ہو کہ جو مال ظالم دے رہا ہے، وہ حرام ہے (دور نہ معاملہ حرام ہوگا) برہہ فروشی، دوسرے کے سوئے

میں خود خریدنے کے ارادہ سے دخل دینا چار فرسخ (قریباً تیرہ میل چھ فرلانگ) سے کم ہستی یا شہر سے باہر جا کر اُن لوگوں سے خرید و فروخت کرنا جو بغرض تجارت ہستی میں آنے والے ہوں اور وہاں کے نرخ سے ناواقف ہوں) سودا کرنے میں قسم کھانا۔ اگرچہ پہنچی ہی کیوں نہ ہو۔ طلوع صبح صادق اور طلوع آفتاب کے مابین تجارت میں مشغول ہونا۔

## حرام معاملے

(اول) عین نجاسات (جیسے خون، شراب وغیرہ) کی خرید و فروخت۔ اگرچہ اتنی ہی ہے کہ ان سے جائز منافع کا حاصل کرنا حرام نہ ہو گا لیکن بیعت جس سے (جو کسی نجاست سے نجس ہو جائے) کی بیع و شرا بے راقوی جائز ہوگی۔ مگر صرف وہی انتفاعات حاصل کرنے کی غرض سے جن میں طہارت کی شرط نہ ہو (جیسے نجس تیل کی خرید و فروخت چرائی جلائے کے لئے) بلکہ وہ نجس چیزیں جن کی طہارت ممکن ہو۔ اُن کی خرید و فروخت مطلقاً جائز ہوگی (دوم) مال غصبی سے بیع و شری کرنا۔ لیکن اگر کوئی چیز اپنی ذمہ داری پر خرید کرے اور اس کے عوض مال غصبی دے تو معاملہ باطل نہ ہو گا لیکن صاحب مال اور بیچنے والا ہر دو مشغول الذمہ رہیں گے بلکہ اگر خریدنے کے وقت اس نے یہ طے کیا ہو کہ قیمت مال غصبی سے ادا کرے گا تو صحیح معاملہ اشکال سے خالی نہیں ہے۔ اور اسی طرح اگر پہلے ہی سے قیمت دینے کا ارادہ نہ ہو تو معاملہ صحیح نہ ہو گا۔ اور اگر بائع کو مال کے غصبی ہونے کا علم ہو جائے تو قیمت میں اس کا لینا حرام ہو گا۔ اور اُس کو چاہیئے کہ مال مالک اصلی کو واپس کر دے۔

(سوم) اُن چیزوں کی تجارت، جو مالیت نہیں رکھتیں مثلاً حشرات الارض، رمخ شدہ جانور اور درندے۔

(چہارم) اُن چیزوں کی تجارت جن کا مقصد حرام ہو۔ مثلاً آلات لہو و لعب یا کربالہ و شترمی دونوں کا مقصد حرام میں استعمال کرنے کا ہو۔ جیسے شراب بنانے کی غرض سے انگور کی خرید۔



(پنجم) خالص چیزوں میں ملاوٹ کر کے بیچنا جب کہ خریدار بے خبر ہو۔ اور یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے۔  
 (ششم) دو شخصوں کے باہمی سودے میں مداخلت کر کے قیمت بڑھا دینا۔  
 (سہتم) سود کا معاملہ۔

## بیع و شرا

اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کی قیمت لے کر دوسرے کی ملک بنادے اور بائع کے لئے لازم ہے کہ کئے والی چیز اور قیمت کی تعین کے بعد مشتری سے کہے۔ مثلاً بِعْتُكَ هَذَا الدَّارِ بِالفِ تَوْحَمَانَ دیر مکان میں تمہارے ہاتھ ہزار تومان (روپے) میں بیچتا ہوں اور خریدار فوراً کہے قَبِلْتُ هَذَا د میں اسے قبول کرتا ہوں یا اِشْتَرَيْتُ هَذَا د میں اسے مول لیتا ہوں یا مثلاً بائع کہے مَلَكْتُ هَذَا الْكِتَابَ بِعَشْرَةِ دَرَاهِمٍ (میں دس درہم (پیسے) کے عوض اس کتاب کا تمہیں مالک بناتا ہوں) اور خریدار کہے تَمَلَّكْتُ د میں ملکیت قبول کرتا ہوں یا اِشْتَرَيْتُ د میں مول لیتا ہوں) اور عقد بیع میں مزدوری ہے کہ بائع کی طرف سے ایجاب ہو۔ اور خریدار کی طرف سے قبول۔ اور لازم ہے کہ دونوں صیغہ کے معنی جانتے ہوں۔ اور اس صیغہ سے مالک بنانے اور بننے کا قصد بھی کریں۔ اور دونوں اپنا وکیل بھی کر سکتے ہیں بلکہ بنا بر اقویٰ جائز ہے کہ دونوں ایک ہی شخص کو یا آپس میں ہی ایک شخص دوسرے کو وکیل کر دے۔ اور طرفین سے ایک ہی شخص ایجاب و قبول کرنے والا ہو سکتا ہے۔ اور اقویٰ کی بنا بر غیر عربی زبان میں بھی صیغہ ادا ہو سکتا ہے اگرچہ چاہیے کہ عربی زبان میں ادا ہو یا کسی کو وکیل کر دے کافی ہو گا۔

## بائع و مشتری کے شرائط

(۱) بائع و مشتری دونوں بائع ہوں۔ پس نابائع سے معاملات جائز نہیں ہے۔ اگرچہ

سمجھدار ہو۔

- (۲) بائع و مشتری دونوں عاقل ہوں۔  
 (۳) دونوں خرید و فروخت کا قصد رکھتے ہوں۔  
 (۴) دونوں رضامند ہوں۔  
 (۵) جس چیز کی معاشرت ہو۔ اس کی بیع و شرا کر سکتے ہوں۔ اور شرط بیع کے لازم ہونے میں ہے۔  
 (۶) مال اور قیمت میں غیر کا حق نہ ہو ورنہ بیع صحیح نہ ہوگی۔  
 (۷) بیع اصل شے کی ہو نہ کہ اُس کے نفع کی لیکن قیمت میں منفعت کا ہونا کافی ہے۔  
 (۸) مال اور قیمت دونوں کی مقدار۔ وزن۔ پیمانہ یا گن یا عدد سے معین ہو۔  
 (۹) مال اور قیمت دونوں موجود ہوں۔

## دوم۔ رہن (گرو)

اس کا مطلب یہ ہے کہ قرض دینے والے کے پاس قرضدار کوئی شے بطور ضمانت گرو رکھے تاکہ اگر وہ ادا نہ کرے تو قرض دینے والا اُس کے مال سے وصول کر لے اور جو شخص گرو رکھوائے اُسے راہن کہتے ہیں۔ اور جو کوئی چیز جس کے پاس گرو میں رکھے اُسے مرہن اور مال کو عین مرہونہ کہا جاتا ہے۔ اور رہن میں ایجاب و قبول معتبر ہے ان لفظوں میں جو ایجاب و قبول پر دلالت کریں۔ اور راہن و مرہن کے لئے ضروری ہے کہ عاقل و بالغ ہوں۔ اور راہن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس مال میں تصرف کر سکتا ہو۔ اور جو چیز رہن رکھی جائے۔ ضروری ہے کہ وہ عین مال ہو۔ جس کی بیع صحیح ہو۔ اور قرض بھی ضروری ہے کہ راہن کے ذمہ ثابت ہو۔ خواہ عین مال ہو یا منفعت۔ اور اگر دوسرے کا مال رہن کر دے تو اس شخص کی اجازت پر صحت رہن موقوف ہے اور عین مرہونہ اور اس کے منافع مالک کے ہوں گے لیکن اُس کے لئے جائز نہیں کہ بلا اجازت مرہن عین مرہونہ کو کسی دوسرے شخص کو منتقل کر دے۔ اسی طرح مرہن کے لئے بلا اجازت راہن تصرف کرنا جائز نہ ہوگا۔ پس اگر راہن یا مرہن کسی ایک نے تصرف کیا تو اس کا صحیح ہونا ایک دوسرے کی

اجازت پر موقوف ہوگا۔ اور جب مرتب کو مطالبہ کا حق ہو جائے اور مطالبہ کے بعد راہن نہ دے تو اس کے لئے جائز ہے کہ عین مرہونہ کو بیچ کے اپنا حق وصول کر لے اگر عین مرہونہ ان چیزوں میں سے ہو جو قرض وصول کرنے میں مستثنیٰ ہیں (جیسے مکان سواری وغیرہ) اور چاہیے کہ جہاں تک ممکن ہو یہ صورت حال حاکم شرع کی اجازت سے ہو۔ اور اگر عین مرہونہ کی قیمت اس کے مطالبہ سے زیادہ ہو تو اپنا حق لینے کے بعد باقی مال راہن کو دے دے۔

## سوم، قرض

قرض دینے کا بے حد اجر و ثواب ہے۔ اور بعض احادیث میں ہے کہ قرض کا ثواب صدقہ دینے سے دوگنا ہے۔ اور اس کا صیغہ یہ ہے اَقْرَضْتُكَ (میں تمہیں قرض دیتا ہوں، اور اسی طرح کے الفاظ جو اس مطلب کو پورا کرتے ہوں۔ اور بلا صیغہ جاری کئے بھی قرض دینا جائز ہے۔ قرض دینے والا جب چاہے مطالبہ کر سکتا ہے اور قرضدار جس وقت بھی ادا کرے، قرض خواہ پر اس کا لینا واجب ہے۔ اور اگر قرض دینے والا اصل سے زیادہ لینے کی شرط کرے تو وہ سود ہے، اور حرام ہے۔ اگرچہ وہ زیادتی کوئی اور چیز ہی کیوں نہ ہو بلکہ اگر وہ زیادتی کوئی شرط یا وصف ہو تب بھی سود ہوگا۔ البتہ اگر قرض دیتے وقت زیادتی کی شرط نہ کرے اور قرض لینے والا اپنی خوشی سے زیادہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور اگر قرض کے وقت مدت کی شرط کر لیں تو بنا براتوی اس کو پورا کرنا واجب ہے۔ اور مدت پوری ہونے سے قبل مطالبہ جائز نہیں ہے۔ اور مدت گزر جانے کے بعد مطالبہ کر سکتا ہے اگر قرضدار ادا نہ کر سکتا ہو یا بالفاظ دیگر مکان، سواری، کینز، غلام اور دیگر چیزیں جو اس کے لئے ضروری ہوں۔ ان کے علاوہ اس کے پاس کچھ نہ ہو کہ بیع کو قرض ادا کرے تو اس صورت میں قرض دینے والے کا مطالبہ کرنا جائز نہ ہوگا بلکہ اسے چاہیے کہ اس وقت تک صبر کرے کہ جب تک کہ قرض دار ادا کرنے پر قادر ہو جائے۔ اور اگر کوئی شخص روپیہ پیسہ یا کوئی اور چیز کسی کو قرض دے اور بازاریں اس کی قیمت کم ہو جائے تو اگر قرضدار اتنی ہی مقدار واپس کر دے جتنی قرض کی تھی تو کافی ہے اور جو چیز قرض دے اس میں مقدار کی تعین معتبر ہے۔ اور

محض تخمینہ بنا بر احوط کافی نہیں ہوگا۔

# چو بیواں باب

## میراث

سبب ارث دو ہیں۔ اول نسب، دوسرے سبب نسبی وارثوں میں تین طبقے بترتیب ذیل ہیں۔

**طبقہ اول**۔ ماں، باپ، اولاد یا اولاد کی اولاد جہاں تک سلسلہ جائے مگر اولاد میں "الاقرب فالاقرب" (قریب ترین رشتہ) کا لحاظ کیا جائے گا۔ یعنی بیٹا بیٹی کے ہوتے ہوئے پوتے یا نواسے کو۔ اور پوتے یا نواسے کی موجودگی میں ان کی اولاد کو میراث نہ ملے گی۔  
**طبقہ دوم**۔ دادا، دادی، نانا، نانی یا ان سے اوپر کا سلسلہ جیسے پردادا، پردادی، پر نانا۔ پر نانی لیکن قریب کے ہوتے ہوئے بعید کو ورثہ نہیں ملے گا۔ اور بھائی بہن اگر زندہ نہ ہوں تو ان کی اولاد وارث ہوگی۔ اور قریب ترین رشتہ کا لحاظ رکھا جائے گا۔  
**طبقہ سوم**۔ چچا، بھوپھی، ماموں۔ خالہ۔ اگر یہ زندہ نہ ہوں تو ان کی اولاد مستحق ورثہ ہوگی۔ چچا، بھوپھی، ماموں اور ان کی اولاد کے بعد ماں باپ کے چچا اور بھوپھی اور ماموں اور خالہ کا درجہ ہے۔ اور اگر یہ زندہ نہ ہوں تو پھر ان کی اولاد وارث ہوگی اور "قریب ترین رشتہ" کا لحاظ رکھا جائے گا۔

**ہدایات**۔ (۱) زوجہ اور شوہر ہر طبقہ کے ساتھ میراث پائیں گے۔

(۲) طبقہ اول کی موجودگی میں طبقہ دوم اور طبقہ دوم کے ہوتے ہوئے تیسرا طبقہ ورثت سے محروم ہو جائے گا۔

(۳) جس فوت شدہ شخص کا کوئی وارث نہ ہو یا وارث ہو مگر موانع ارث کی وجہ سے میراث نہ پاسکے تو اس کا ترکہ امام زمانہ حضرت عجل اللہ فرجہ کا مال قرار پائے گا۔ اور آپ کے زمانہ غیبت میں اس کا اختیار حاکم شرع یعنی مجتہد جامع الشرائط کا ہوگا (۴م)

(۴) شوہر زوجہ کے جملہ ترکہ و مال سے میراث پائے گا۔

(۵) مشہور قول کے مطابق زوجہ جو اولاد والی نہ ہو۔ زرعی جائیداد سے حصہ نہ پائیگی لیکن آلات، درخت، زراعت وغیرہ، اور مکان کی عمارت کی قیمت میں اس کا حصہ نکالا جائے گا۔ اور صاحب اولاد زوجہ کو اراضی و جائیداد و نقد وغیرہ سے حصہ ملیگا (۶) اگر بیویاں ایک سے زائد ہوں تو حصہ ہم یا برابر سب پر برابر کر دیا جائے گا۔

(۷) جو زوجہ طلاقِ رجعی کے عہد میں ہو وہ میراث پائے گی۔ بشرطیکہ شوہر عہد کے دوران میں فوت ہو جائے۔ اور اگر عہد گزر جانے کے بعد شوہر کا انتقال ہو جائے تو میراث کی حق دار نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر زوجہ فوت ہو جائے تو شوہر اس کی میراث پائے گا۔ (۸) اگر زوجہ کو طلاق بائن دیا جائے اور عہد کے دوران میں شوہر مر جائے تو وراثت نہیں ملے گی۔

(۹) اگر کوئی شخص بجاالت بھاری کسی عورت سے عقد کرے اور ابھی دخول نہ کیا ہو کہ اس مرض کی وجہ سے مر جائے تو وہ عورت شوہر کے مال سے نہ میراث پائے گی اور نہ مہر اور اگر دخول واقع ہو گیا ہو تو میراث اور مہر دونوں پائے گی۔

## موافق ارث

(وہ امور جو میراث پانے میں رکاوٹ ہیں)

۱۔ عورت (خواہ صاحب اولاد ہو یا نہ ہو) شوہر کے اموال مترکہ میں سے منقولات جیسے کہ حیوانات وغیرہ کی وارث ہے۔ اور زمین خواہ رہائشی ہو یا زراعتی عورت کو وراثت میں نہیں دی جاسکتی البتہ جو چیزیں زمین میں ثابت ہیں ان کی قیمت میں حق وراثت ہے لہذا وارثوں کو قیمت بقدر حصہ ادا کرنا واجب ہے۔ (آقائے محسن حکیم)

۲۔ جب تعمیر شدہ مکان یا درخت وغیرہ کی قیمت سے حصہ وراثت عورت کو دینا چاہیں تو طلبہ کی قیمت اس طرح لگائی جائے گی کہ اگر یہی عمارت اس زمین سے بغیر خراب ہونے کے اکیر کر کسی دوسری جگہ رکھ دی جائے تو اس وقت جتنی قیمت اس کی ہونی چاہیے اس کے حساب سے وراثت تقسیم کہہ کے عورت کا حصہ اسے دیا جائے گا (آقائے محسن حکیم)



(۱) کفر پس کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔ خواہ بیٹا ہو یا باپ لیکن مسلمان کافر کا وارث ہو گا۔

(۲) قتل۔ اگر وارث اپنے مورث کو عمدہ اور ناحق قتل کر ڈالے تو وہ میراث کا حق دار نہ ہو گا (۳) غلامی۔ غلام اور کنیز نہ کسی کے وارث ہوں گے اور نہ مورث بلکہ ان کا مال آت کو ملے گا۔

(۴) لعان۔ جب لعان واقع ہو تو زوجہ و شوہر آپس میں وارث نہ ہوں گے اور اس طرح وہ اولاد جن کا انکار کیا جائے ان کے ماہین وراثت نہ ہوگی۔

(۵) قرض۔ جب میت کا ترکہ قرض کے برابر ہو یا اس سے کم تو اس کا ترکہ تقسیم نہیں کیا جائے گا جب تک کہ قرض ادا نہ کر دیا جائے۔ قرض میں زیر رہن اور مہر بھی داخل ہے بلکہ حج اور زکوٰۃ بھی قرض میں داخل ہے۔

(۶) مصارف و فن و کفن۔ اگر کوئی شخص مر جائے اور صرف اتنا مال چھوڑے کہ اس کے کفن و دفن میں صرف ہو جائے تو اس میں سے وارثوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۷) وصیت۔ تنہائی مال کی وصیت کرنا کہ اس میں وارث حصہ پانے کے حق دار نہ ہوں گے۔

## سہام و فروض کا بیان

حدیث و قرآن کی رو سے جس قدر مال پانے کا وارث مستحق ہوتا ہے اتنے مال کو سہم کہتے ہیں۔ سہام چھ ہیں۔

(۱) نصف۔ یعنی آدھا ترکہ پانے کے تین شخص مستحق ہیں۔ اول شوہر جب کہ زوجہ اپنے بطن سے اولاد یا اولاد کی اولاد نہ چھوڑے۔ دوسرے صرف ایک بیٹی۔ تیسرے صرف ایک بہن خواہ عینی ہو یا پدری۔

(۲) ثلث۔ یعنی ایک تہائی ترکہ پانے کے دو شخص مستحق ہیں۔ اول میت کی ماں جب کہ میت کی اولاد یا اولاد کی اولاد۔ اور یا زیادہ بھائی عینی یا پدری نہ ہوں۔ دوسرے

- ۱۔ دو سے زیادہ مادی بہن بھائی یا ان کی اولاد۔
- ۳۔ ثلثین۔ یعنی دوتہائی ترکہ دو قسم کے لوگ پاسکتے ہیں۔ اول صرف بیٹیاں جب کہ دوسرے زیادہ ہوں۔ دوسرے صرف بہنیں خواہ عینی ہوں یا پدری۔
- ۴۔ رُبع۔ یعنی چوتھائی مال میت دو قسم کے آدمی پائیں گے۔ اول شوہر جب کہ زوجہ اپنی نسل سے اولاد چھوڑے۔ دوسرے زوجہ اپنے شوہر کے مترکہ میں سے جب کہ شوہر اولاد نہ چھوڑے خواہ اسی زوجہ کے لطن سے ہو یا کسی دوسری سے۔
- ۵۔ سدس۔ یعنی چھٹا حصہ یہ سہم تین وارثوں کا ہے۔ اول ماں، باپ جبکہ میت نے اولاد کی اولاد چھوڑی ہو۔ دوسرے ماں جب کہ میت دو بھائی یا زیادہ یا ایک بھائی اور دو بہنیں اور چار بہنیں چھوڑے اور میت کا باپ موجود نہ ہو۔ تیسرے ایک مادی بہن یا بھائی۔
- ۶۔ ثمن۔ یعنی آٹھواں حصہ۔ یہ سہم زوجہ کا ہے۔ خواہ ایک ہو یا زیادہ۔ جب کہ میت اولاد یا اولاد کی اولاد چھوڑے خواہ وہ اولاد موجودہ زوجہ کی نسل اور لطن سے ہو یا اور کسی زوجہ سے۔

## تقسیم وراثت

### طبقہ اول۔ پہلی صنف ماں، باپ

۱۔ اگر باپ کے سوا کوئی اور وارث نہ ہو تو وہ تمام مال میراث میں پائے گا اور اگر ماں کے سوا کوئی اور وارث نہ ہو تو وہ ایک ثلث بحیثیت فرضیہ اور باقی بہ لحاظ رد پائے گی۔ یعنی فرضیہ سے جو کچھ بچے گا۔ اُسی کو دے دیا جائے گا۔ اور اگر ماں باپ کے ساتھ شوہر یا زوجہ بھی ہو تو شوہر کو کم اور زوجہ کو کم حصہ ملے گا۔ اور باقی ماں یا باپ کو دے دیا جائے گا۔

۲۔ اگر ماں باپ دونوں ہوں تو ایک ثلث ماں کو ملے گا بشرطیکہ عاجب نہ ہو اور باقی باپ کو ملے گا بشرطیکہ شوہر یا زوجہ نہ ہو۔ ورنہ شوہر یا زوجہ کو اعلیٰ حصہ اور ماں

کو حاجب ہونے کی صورت میں ثلث اور باقی باپ کو ملے گا۔

۳۔ ماں باپ دونوں کی موجودگی میں خواہ شوہر یا زوجہ ہو یا نہ ہو۔ اگر میت کے حقیقی یا پدری دو بھائی یا ایک بھائی دو بہنیں یا چار بہنیں ہوں۔ اور وہ آزاد اور مسلمان ہوں۔ اور ایک قول کی بنا پر قاتل بھی نہ ہوں۔ اور یہ قول اقویٰ ہے اگرچہ وہ خود میراث نہ پائیں گے (کیونکہ دوسرے طبقہ میں ہیں) لیکن ماں کے لئے چھٹے حصے سے زیادہ پانے میں حاجب ہوں گے۔ اسی طرح اگر ماں باپ کے ساتھ میت کی ایک لڑکی بھی ہو تو چونکہ خود ماں کے لئے چھٹے حصے سے زیادہ پانے میں حاجب ہوتے ہیں۔ لہذا باقی چوتھا حصہ باپ اور لڑکی کو ملے گا۔

مثلاً ۲۲۔ اس میں سے ۱۲ لڑکی کو اور باپ کو چھٹا یعنی ۴ اور ماں کو چھٹا یعنی ۴ اب جو چھٹا حصہ (یعنی ۴) بچا تو اس میں سے ۲ باپ کو اور ۲ لڑکی کو مل جائے گا۔

## دوسری صنف "اولاد"

۱۔ اگر ایک لڑکا ہو تو تمام مال پائے گا۔ اور اگر کئی ہوں تو سب پر برابر تقسیم ہوگا اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو بحیثیت فرضیہ نصف اور باقی بحیثیت رد پائے گی۔ اور اگر کئی لڑکیاں ہوں تو دو ثلث بحیثیت فرضیہ اور باقی بلحاظ درمساوی تقسیم ہوگا۔

۲۔ اگر ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہو۔ یا کئی لڑکے لڑکیاں ہوں تو لڑکے کو دوہرا اور لڑکی کو اکبر حصہ ملے گا۔

۳۔ اگر لڑکا اور لڑکی دونوں ہوں یا صرف لڑکا ہو۔ اور میت کے ماں باپ بھی ہوں تو ماں اور باپ ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور باقی حصہ میں لڑکے کو دوہرا اور لڑکی کو اکبر حصہ ملے گا اور اگر ایک ہی لڑکا ہو تو سب اس کو ملے گا۔

۴۔ اگر ایک لڑکی ہو۔ اور صرف ماں باپ ہو تو فرضیہ اور دو دونوں ملکر ایک چوتھائی ماں یا باپ کو اور باقی تین حصہ مال لڑکی کو ملے گا۔ اور اس صورت میں اگر دو لڑکیاں ہوں یا زیادہ ہوں تو ماں باپ کو پانچواں حصہ ملے گا۔ اور باقی لڑکیوں میں برابر تقسیم ہو تو

جائے گا (۵) اگر میت کی اولاد نہیں بلکہ اولاد الاولاد یعنی پوتا پوتی۔ نواسہ، نواسی ہو تو فرضیہ اور رد ملا کر دونوں میں جو کچھ اولاد کو ملتا ہو وہ اولاد کی اولاد کو ملے گا۔

## جہوہ

مال میت میں سے خاص کر چار چیزیں خلیفہ اکبر رٹے لٹکے اکو ملیں گی۔ اس کو ”جہوہ“ کہتے ہیں۔ ان میں باقی وراثہ شریک نہ ہوں گے وہ چیزیں یہ ہیں۔

اول پینٹے کے کپڑے۔ دوسرے انگوٹھی، تیسرے تنوار، چوتھے قرآن مجید بلکہ تمام اسلحہ، کتب، خاص رہنے کی جگہ اور سواری۔ ان چیزوں میں احوط ہے کہ بڑے لٹکے اور دیگر درنار کے مابین مصالحت ہو جائے۔ اسی طرح اگر اول کی چار چیزیں متعدد ہوں اور کپڑے جو پینٹے کے لئے رکھے ہوں مگر ان کو پینٹے کی نوبت نہ آئی ہو۔ تب بھی بڑے لٹکے اور دیگر دارثوں میں بنا براحوط مصالحت ہو۔

## طبقہ دوم

### پہلی صنف بھائی بہن

۱۔ حقیقی بھائی یا پدیری بھائی جب کہ حقیقی بھائی نہ ہو تو اگر اکیلا ہو تو تمام مال پائے گا۔ اور اگر کئی ہوں تو مساوی حصہ پائیں گے۔ لیکن حقیقی بہن یا جب حقیقی بہن نہ ہو تو پدیری بہن اگر اکیلی ہو تو نصف مال بحیثیت فرضیہ اور باقی بحیثیت رد پائے گی۔ اور اگر کئی ہوں تو دوثلث فرضیہ اور باقی رد میں پائیں گی جو ان میں برابر برابر تقسیم ہوگا۔ اور مادری بھائی یا بہن اگر تنہا ہو تو پانچ حصہ بلحاظ فرضیہ اور باقی رد میں ملے گا۔ اور بصورت متعدد ایک ثلث بحیثیت فرضیہ اور باقی بلحاظ رد انہیں ملے گا اور مادری بہن اور بھائی دونوں کو مساوی حصہ تقسیم ہوگا۔

۲۔ اگر حقیقی بھائی بہن کے ساتھ پدیری بھائی بہن بھی ہوں تو پدیری بھائی بہن محجوب الارث ہو جائیں گے۔ اور کل مال حقیقی بھائی بہن کو ملے گا۔ خواہ ایک ہی بہن کیوں نہ ہو اور خواہ مادری بہن بھائی بھی ہوں یا نہ ہوں۔

۲۔ اگر حقیقی بھائی بہن نہ ہوں تو پدری بھائی بہنوں میں کل مال دُہرے اکہرے کے حساب سے تقسیم ہوگا۔ اور اگر حقیقی یا پدری بھائی بہنوں کے ساتھ مادری بھائی بہن بھی ہوں تو اگر مادری بھائی یا بہن تنہا ہو تو اسے چھٹا حصہ اور اگر کئی ہوں تو تیسرا حصہ ملے گا جو ان میں برابر تقسیم ہوگا۔ اور باقی مال حقیقی یا پدری بھائی بہن کو دیا جائے گا۔

اور ان تمام صورتوں میں اگر شوہر یا زوجہ بھی ہو تو شوہر کو نصف اور زوجہ کو ربع ملے گا اور اگر کسی پڑے تو صرف حقیقی یا پدری بھائی بہن کے حصہ میں آئے گی۔

## دوسری صنف جد و جدہ

۱۔ اگر دادا یا دادی یا نانا یا نانی ہو تو اُسے کل مال ملے گا۔ اور اگر دادا اور دادی دونوں ہوں تو مال ان میں دُہرے اکہرے کی صورت میں تقسیم ہوگا۔ اور اگر نانا اور نانی دونوں ہوں تو ان میں مال مساوی تقسیم ہوگا۔

۲۔ اگر دادا، دادی کے ساتھ نانا، نانی بھی ہوں تو نانا، نانی کا حصہ ایک ثلث ہوگا۔ اور اگر ایک ہی ہو تو کل ثلث اُسے ملے گا۔ اور اگر دونوں ہوں تو ان میں برابر سے تقسیم ہوگا۔ اور باقی دو ثلث دادا، دادی کا حصہ ہوگا۔ پس اگر ایک ہی ہو تو اُسے کل ملے گا۔ اور اگر دونوں ہوں تو دُہرے اکہرے کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

۳۔ جد اور جدہ ایک ہو یا کئی ہوں، اگر ان کے ساتھ شوہر یا زوجہ بھی ہو تو اسے اعلیٰ حصہ (نصف یا ربع) ملے گا۔ اور کئی دادا، دادی کے حصہ میں آئے گی۔

۴۔ اگر دادا، دادی کے ساتھ حقیقی یا پدری بھائی بہن بھی ہوں تو دادا، دادی مثل بھائی بہن کے حصہ دار ہوں گے۔ اسی طرح اگر نانا، نانی کے ساتھ بھائی بہن بھی ہوں تو نانا، نانی مادری بھائی بہن کی طرح حصہ دار ہوں گے۔

## طبقہ سوم

### پہلی صنف چچا اور پھوپھی

اگر صرف ایک چچا یا ایک پھوپھی ہو تو کل مال اُسے ملے گا۔ اور اگر کئی چچا یا کئی پھوپھیاں



ہوں تو ان میں مساوی تقسیم ہوگی۔ اور اگر چچا اور بھوپھی دونوں ہوں۔ خواہ ایک ایک ہی ہوں یا متعدد ہوں تو ان میں دہرے اکہرے کے حساب سے تقسیم ہوگی۔

## دوسری صنف ماموں اور خالہ

۱۔ اگر صرف ایک ماموں یا ایک خالہ ہو تو اسے کل مال ملے گا۔ اور اگر کئی ماموں یا کئی خالہ ہوں تو ان میں مساوی تقسیم ہوگی۔ اسی طرح اگر ماموں اور خالہ دونوں ہوں۔ خواہ ایک ایک یا متعدد ہوں تب بھی تقسیم برابر کی ہوگی۔

۲۔ اگر کئی چچا اور کئی ماموں ایک ساتھ ہوں تو ایک ثلث تمام ماموں اور باقی (دو ثلث) تمام چچا پائیں گے۔ اور اگر کئی چچا یا کئی ماموں یا دونوں ہوں۔ اور ان کے ساتھ شوہر یا زوجہ بھی ہو تو اس کو اعلیٰ حصہ نصف یا ربع ملے گا۔

۳۔ اگر چچا، بھوپھی، ماموں، خالہ کوئی نہ ہو تو ان کی اولاد قائم مقام ہو کر میراث پائے گی۔  
۴۔ اگر میت کے چچا بھوپھی، ماموں، خالہ اور ان کی اولاد کوئی نہ ہو تو میت کے ماں باپ کے چچا بھوپھی، ماموں، خالہ وارث قرار پائیں گے۔

## سببی وارث زوجیت

شوہر اپنی دائمی زوجہ کے ترکہ سے اگر زوجہ کی اولاد یا اولاد کی اولاد نہ ہو تو نصف حصہ پائیگا ورنہ اسے چوتھا حصہ ملے گا۔ اسی طرح زوجہ اپنے شوہر کے ترکہ سے اگر شوہر کی اولاد یا اولاد کی اولاد نہ ہو تو چوتھا حصہ پائے گی ورنہ اسے آٹھواں حصہ ملے گا۔ اور اگر کئی بیویاں ہوں تو دونوں صورتوں میں رخواہ چوتھائی ملے یا آٹھواں حصہ ان میں برابر کی تقسیم ہوگی۔

نیز شوہر اور زوجہ کے میراث پانے میں اس کا کوئی فرق نہیں ہے کہ دونوں یا ایک نابالغ ہو یا بالغ۔ اس طرح اس میں کوئی فرق نہیں کہ زوجہ مدغولہ ہے یا غیر مدغولہ۔ اور شوہر زوجہ کے تمام ترکہ کی میراث پائے گا بخلاف زوجہ کے کہ وہ خاص خاص چیزوں میں حصہ پائے گی جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

# کتاب الادعیہ و الاعمال

اس میں ادعیہ مشہورہ منقولہ اور دیگر اعمال  
بارہ ماہ و آٹھ ماہ وغیرہ  
درج ہیں

# پچیسواں باب

## ثواب تلاوت قرآن مجید و استخارہ وغیرہ

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ قرآن شریف پڑھنا گناہوں کا کفارہ ہے۔ دوزخ کی آگ سے نجات ہے۔ عذاب خدا سے امان ہے۔ قرآن پڑھنے والے پر رحمت خدا نازل ہوتی ہے۔ اور فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ اور خدا کی یاد ہوتی ہے۔ تو اس گھر میں برکت زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت اور خدا کی یاد نہیں ہوتی تو اس گھر میں برکت کم ہو جاتی ہے۔ ملائکہ اس سے دُور رہتے ہیں۔ اور شیاطین کا داخلہ ہوتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے عرض کیا کہ یا مولانا مجھ کو قرآن حفظ ہے۔ آیا میں حفظ پڑھوں یا دیکھ کر پڑھوں۔ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کو دیکھ کر پڑھنا بہتر ہے۔ کیونکہ اس پر نظر کرنا بھی عبادت ہے۔ جناب صادق آل محمد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین چیزیں بروز قیامت خدا سے شکایت کریں گی۔ ایک وہ مسجد کہ جس میں محلہ والے نماز نہ پڑھیں۔ دوسرے وہ عالم جو جاہلوں میں ہو۔ اور وہ اُس کی توقیر و احترام نہ کریں۔ اور تیسرے وہ قرآن جو گھروں میں یونہی رکھا رہے۔ اور اُس پر گرد و غبار جمع کیا ہو۔ اور اس کی تلاوت نہ کی جائے اور چھ چیزیں ایسی ہیں کہ مومن کو اُس کے مرنے کے بعد نفع پہنچاتی ہیں۔ ایک نیک بخت بیٹا جو اس کے لئے استغفار کرے۔ دوسرے وہ قرآن جو چھوڑ جائے اور لوگ اس کی تلاوت کریں۔ تیسرے وہ کنواں جو خدا کی راہ میں کھدوایا جائے۔ چوتھے وہ درخت جو خوشنودی خدا کے لئے لگایا جائے۔ پانچویں پانی کا چشمہ جو جاری کیا جائے اور چھٹے وہ نیک طریقہ جو اس کے بعد لوگ اُس پر عمل کریں۔

# آداب تلاوت قرآن مجید

طہارت کے بغیر قرآن مجید کے حروف کو چھونا حرام ہے۔ چاہیئے کہ جب قرآن کی تلاوت کرے تو حروف کو اُن کے مخرج سے ادا کرے۔ جیسا کہ نماز کے ذکر میں قرأت کے سلسلہ میں بیان ہو چکا ہے۔ قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کرے۔ حرفوں میں ایک کو دوسرے سے تمیز رہے۔ ایسا بھی نہ ہو کہ حروف بالکل آپس میں جڑا ہو جائیں بلکہ مد و غیرہ کی رعایت رکھے اور قرآن کے معانی کا خیال رکھے۔ اور مضموع و مشوع اور جوع قلب کے ساتھ تلاوت کرے۔ جب آیہ رحمت پر پہنچے تو خدا سے طلب مغفرت کرے اور جب غضب کی آیت پڑھے تو خدا کے غضب سے پناہ مانگے۔ با وضو حالت میں قرآن پڑھے۔ قبلہ رو ہو کر بیٹھے۔ اور تلاوت سے قبل استعاذہ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہے۔ حدیث میں ہے کہ قرآن ختم کرنے والے کی ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ لَبَّ اَبَدًا نَعْمُ دُعا کرے اور طلب حاجت کرے اور یہ دعا بھی پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَخَشِیْتُ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰهُمَّ اَمْرًا حَمَنِ بِالْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَنُوْرًا وَهُدًی وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْ فِیْ مِنْہٗ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہٗ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ اِنَّا لَیْلِ وَانَا لَیْلٌ وَانَا لَیْلٌ وَانَا لَیْلٌ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّادَبُّ الْعَالَمِیْنَ

## بعض سورتوں کے مختصر فضائل و خواص

سورۃ فاتحہ :- جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ فاتحہ یعنی الحمد کو پڑھے وہ اُس شخص کی مانند ہے کہ جس نے دو تہائی قرآن پڑھا ہے یہ سورت قرآن مجید میں تمام سورتوں سے افضل ہے اور سوائے موت کے اس میں ہر بیماری و درد کے لئے شفا ہے۔ اگر کوئی شخص سورۃ فاتحہ کو پاک برتن پر لکھے۔ اور

بارش کے پانی سے دھو کر کسی مریض کا منہ دھو لائے تو وہ مریض اپنی بیماری سے نجات پائیگا اور جو کوئی اس پانی کو پئے وہ ہر قسم کے خوف و خفقان سے محفوظ رہے گا۔

**سورۃ یٰسین** - حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر چیز کا ایک قلب ہوتا ہے اور قرآن کا قلب سورۃ یٰسین ہے۔ جو شخص اس سورۃ کو دن میں پڑھے تو وہ اس روز تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ اور خداوند عالم اس کو شام تک بہت کچھ رزق عطا فرمائے گا۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورت کو قریبہ الی اللہ پڑھے تو اس کے سب گناہ بخش دئے جائیں گے۔ اس سورۃ کے بہت کچھ فضائل ہیں۔ جو شخص مرض برص اور بواسیر کی بیماری میں مبتلا ہو۔ وہ اگر اس سورۃ کو شہد سے لکھ کر اور دھو کر پئے تو انشاء اللہ شفا ہوگی۔

**سورۃ فتح** - جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے تو اس کا اجر ثواب یہ ہے کہ گویا وہ فتح مکہ کے دن حضور کے ہمراہ حاضر رہا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم اپنے مال اور اپنی عورتوں کو اور جو کچھ تمہارے قبضہ و تصرف میں ہے۔ اس سورت کی تلاوت سے سب کا حصار کر دو۔ جو کوئی اس سورۃ کو تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے تو وہ ظالم حاکم کے شر سے محفوظ رہے گا اور اگر کوئی عورت اس کو پانی سے دھو کر پئے تو وہ دھڑ زیادہ ہو جائے گا۔

**سورۃ رحمن** - جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص یہ سورۃ پڑھے۔ خداوند عالم اس کی ضیعی اور عاجزی پر رحم کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورۃ رحمن کا پڑھنا ترک نہ کرو۔ اور اس سورۃ کو نماز میں پڑھو۔ یہ سورۃ کافروں کے دل میں قرار نہیں پکڑتا۔ اور اس سورۃ کو نماز صبح کے بعد بروز جمعہ پڑھنا مستحب ہے۔ اس سورۃ کو پانی سے دھو کر پینا تلی کو دفع کرتا ہے اور جو شخص کہ در در دل میں مبتلا ہو۔ یا جیسے مرض صرع ہو یا جس کو آشربِ حتم کا عارضہ ہو اس سورۃ کو بطور تعویذ زیب گلو کرے تو شفا پائے گا۔

**سورۃ واقعہ** - حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ



شب جمعہ کو سورۃ واقعہ پڑھے تو خداوند عالم اُس کو دوست رکھے گا۔ اور وہ شخص دنیا میں بد حالی و محتاجی نہ دیکھے گا۔ اُس کے رزق میں وسعت ہوگی۔ اور وہ کسی آفت و بلا میں مبتلا نہ ہوگا۔ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ واقعہ کو ہر شب سونے سے قبل پڑھے تو قیامت میں اُن کا منہ مانند چاند نورانی ہوگا۔ اگر اس سورۃ کو عالم عورت کے گلے میں ڈالا جائے تو وضع حمل آسان ہو جائے گا۔

سورۃ مزمل۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے تو اُس سے دنیا و آخرت کی تنگی و عسرت دور ہوتی ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص اس سورۃ کو دن میں یا رات میں پڑھے خداوند عالم اس کو دنیا میں عمدہ زندگی کے ساتھ زندہ رکھے گا۔ اور اچھی موت سے اپنے جوار رحمت میں طلب فرمائے گا۔ جو شخص اس سورۃ کو رجوع قلب سے پڑھتا رہے تو وہ خواب میں رسول خدا کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

سورۃ دھر۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے تو خداوند عالم کے نزدیک اُس کی جزاء جنت اور ریشمی لباس ہے۔ منقول ہے کہ جو شخص بروز و شنبہ نماز صبح کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ دھر پڑھے گا تو وہ اُس دن کے شر سے محفوظ رہے گا۔ ہر پنج شنبہ کی صبح کو اس سورۃ کا پڑھنا موجب ثواب عظیم ہے۔ اگر لڑائی میں اس سورۃ کو پڑھے تو دشمن پر غالب آئے گا۔

سورۃ قدر۔ جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ (سورۃ انا انزلناہ) کو پڑھے۔ تو وہ مثل اس کے ہے کہ اُس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے۔ اور شب قدر کو عبادت میں بسر کیا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو نماز فریضہ میں پڑھے تو یہ نذر ہوگی کہ اسے بندہ خدا تیرے گناہوں کو خداوند عالم نے بخش دیا۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے وسعت رزق کے واسطے اس سورۃ کو سو مرتبہ پڑھنا منقول ہے جو شخص اس سورۃ کو اُس چیز پر جو چاہے پڑھے۔ تو وہ چیز محفوظ رہے گی۔ اور اگر کوئی غمگین یا مریض یا مسافر یا قیدی اس سورۃ کو پڑھے۔ تو

تحفۃ العوام مقبول جدید

اس کا مقصد حاصل ہوگا۔

سُورَةُ تَوْحِيد - جسے سُورَةُ اخلاص یا سُورَةُ قل ہوا اللہ بھی کہتے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنا منہ داسنی طرف کر کے اور بائیں جانب کر کے اور سامنے اور پشت کی طرف کر کے اور زمین کی طرف دیکھ کر اس سُورَةُ کو پڑھے تو وہ لوگوں کی شر سے محفوظ ہوگا۔ اور اگر کسی حاکم جابر کے پاس جائے تو جس وقت تیری نظر اُس پر پڑے تو اس سُورَةُ کو تین مرتبہ پڑھ۔ اور جب سُورَةُ کو ختم کرے تو بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بند کرے۔ اور اسی طرح جب تک اُس کے پاس سے جہان نہ ہو۔ بند رکھ۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ایک مرتبہ اس سُورَةُ کو پڑھے تو مثل اُس کی ہے کہ اُس نے ایک تہائی قرآن اور تہائی تہائی باقی تین کتب سادہ کو پڑھے اور جو شخص اس کو دکھتی ہوئی آنکھ پر پڑھے تو شفا حاصل ہوگی۔ اس سُورَةُ کو نماز میں پڑھنے کی بے حد تاکید وارد ہوئی ہے۔

سُورَةُ مَعُوذَتَیْن - یعنی سُورَةُ قل اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَق اور قل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاس حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نظر کا لگنا برحق ہے اور تو بے خوف نہیں ہو سکتا۔ اس سے کہ تیری نظر خود تجھ میں یا دوسرے میں اثر کر جائے۔ پس اگر نظر لگنے کا ڈر ہو تو تین مرتبہ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھے۔ اور اگر کوئی شخص ایسی زمینت کرے کہ جو خوش نما معلوم ہو تو جب اپنے مکان سے باہر نکلے تو ان دونوں سُورتوں کو پڑھے۔ نظر بد سے محفوظ ہوگا۔ جو شخص ہر رات کو ان دونوں سُورتوں کو پڑھے تو وہ جنّ والنس کے شر اور دوسوہ شیطانی سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص ان دونوں سُورتوں کو لکھ کر تعویذ بنا کر بچے کے گلے میں لٹکائے تو وہ بچہ جنّات و شیاطین کے شر اور سانپ بھتہ وغیرہ موزی کیڑوں سے محفوظ رہے گا۔

## بعض آیات و اسمائے الہی کے فوائد

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسم اعظم سے اس سے زیادہ نزدیک ہے کہ جس قدر سیاہی آنکھ کی سفیدی سے نزدیک ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ آیت الکرسی **هَمْ فِيهَا خَالِدُونَ** تک پڑھے تو خداوند عالم اُس سے ہزار بلائیں دنیا کی اور ہزار بلائیں آخرت کی دُور فرماتا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس شخص کو آشوبِ چشم کا عارضہ ہو تو وہ آیت الکرسی کو پڑھے۔ اور اپنے دل میں یہ سمجھے کہ یہ عارضہ زائل ہو گیا ہے اور جو شخص طلوعِ آفتاب سے قبل گیارہ مرتبہ سورۃ توحید اور گیارہ مرتبہ سورۃ قدر اور گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھے تو خداوند عالم اس کے مال کو تلف ہونے سے محفوظ رکھے گا۔ جناب رسالت مآب ﷺ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص ہر نماز فرضیہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو وہ مستحقِ بہشتِ بریں ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص ہر نماز فرضیہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے تو اس کی نماز مقبول ہوگی۔ اور وہ امانِ خدا میں ہوگا۔ اسم اللہ کو ۶۶ مرتبہ دن چڑھے اور بوقتِ عصر اور آخرِ تنہائی رات میں پڑھنا حاجت کے پورا ہونے کا باعث ہے۔ **الْقَدُّوسُ** کو سو مرتبہ ہر جمعہ کے دن پڑھنا باطنی برائیوں سے پاک کرتا ہے۔ **السَّالِمُ** کو پڑھنا ہر آفت و مرض سے سلامتی کا موجب ہے۔ جو شخص کسی مریض پر سو مرتبہ پڑھے گا تو وہ شفا پائیگا **الْجَبَّارُ** کو ہر روز اکیس مرتبہ پڑھنا ظالموں کے شر سے محفوظ رہنے کا باعث ہے۔ **الْوَهَّابُ** کو پڑھنا روزی کے وسیع ہونے کا موجب ہے۔ **الْوَدُّودُ** کو پڑھنا آپس میں محبت و دوستی کا باعث ہے۔ جس کھانے یا شہرتی پر اسے ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اور وہ دونوں شخص جن میں دشمنی ہے۔ انہیں کھلائیں تو باہم دوست ہو جائیں گے۔ **الْمَنَّانُ** کو سوتے وقت پڑھنا قرض کی ادائیگی کا باعث ہے۔ **الْبَدِيعُ** کو ہزار مرتبہ پڑھنا حاجتِ روانی کا موجب ہے۔ **التَّوَّابُ** کو پڑھنا توبہ کے قبول ہونے کا موجب ہے۔ **الْوَارِثُ** کو ہزار مرتبہ پڑھنا نیک راہ کی طرف ہدایت کا موجب ہے اور جو شخص **الْغَنِيُّ** **الْمَغْنِيُّ** دس جمعہ تک ہر جمعہ میں دس ہزار مرتبہ کہے اور اس دوران میں ترکِ حیوانات کرے تو خداوند عالم دنیا و آخرت میں اُس کو غنی فرمائے گا۔

# سجدہ قرآن

قرآن شریف میں جن مقامات پر سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ پندرہ ہیں۔ جن میں سے چار جگہ تو سجدہ واجب ہے۔ ایک اکیسواں پارہ کی سورۃ سجدہ میں جو ائمہ تنزیل سے شروع ہوتی ہے وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ پر سجدہ واجب ہے۔ دوسرے چوبیسواں پارہ کی سورۃ النجم سجدہ میں حَمْدُ تَنْزِيلٍ سے شروع ہوتی ہے اِيَّاكَ تَعْبُدُونَ پر سجدہ واجب ہے۔ تیسرے ستائیسویں پارہ کی سورۃ وَالنَّجْمِ کے ختم پر سجدہ واجب ہے اور چوتھے تیسویں پارہ کی سورۃ عَلَقِ کے ختم پر سجدہ واجب ہے۔ گیارہ مقامات جہاں پر سجدہ کرنا سنت ہے وہ یہ ہیں:-

(۱) سورۃ اعراف میں سورۃ کے ختم ہونے پر وَلَهُ يَسْجُدُونَ (۲) سورۃ رعد میں بِالْعُدْوِ وَالْصَّالِطِ پر (۳) سورۃ نحل میں يَوْمَ مَرَدُونَ ط پر (۴) سورۃ بنی اسرائیل میں خُشُوعًا ط پر (۵) سورۃ مریم میں مَبْكِيًا ط پر (۶) سورۃ حج میں تَفْلِحُونَ ط پر (۷) سورۃ حج میں نُفُورًا ط پر (۸) سورۃ فرقان میں نُفُورًا ط پر (۹) سورۃ نمل میں رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ط پر (۱۰) سورۃ ص میں اَنَابَ ط پر (۱۱) سورۃ الشقاق میں لَا يَسْجُدُونَ ط پر :-

ان تمام آیتوں کا ترجمہ پڑھنے یا سننے سے یا اُن کو لکھنے سے یا دیکھنے سے یا اُن کا خیال دل میں لانے سے سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور سجدہ فوراً کرنا چاہیئے۔ آیت کے پڑھنے والے یا کان لگا کر سننے والے پر بے اشکال سجدہ واجب ہے۔ اور عام سننے والے پر احوط ہے بلکہ اس کا وجوب قوت سے خالی نہیں ہے۔ اگر قصداً یا سہواً سجدہ نہ کرے پھر بعد کو یاد آئے تو فوراً سجدہ کر لے۔ طہارت یا رُوبقہ نہ ہونے کی بھی ضرورت نہیں۔ اور جس طرح نماز میں سات اعضاء پر سجدہ واجب ہوتا ہے۔ اسی طرح بجالائے۔ اس سجدہ کے لئے نہ تکبیر نہ شہد نہ سلام ہے۔ البتہ جب سجدہ سے اٹھے تو اللہ اکبر کہنا مستحب ہے۔ سجدہ میں اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا

تحفۃ العلوم مقبول جدید

إِلَّا اللَّهُ حَقًّا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِيْمَانًا وَتَصَدِيقًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
عِبَادِيَّةً وَرِقًّا سَجَدْتُ لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَوْ مُسْتَكْبِرًا أَعَنُ  
عِبَادَتِكَ وَلَا مُسْتَكْبِفًا وَلَا مُتَعَظِّمًا أَبْلُ أُنَا عَبْدٌ ذَلِيلٌ خَائِفٌ بِكَ  
مُسْتَجِيرٌ سَجْدَةً وَالِي أَيْتُونَ فِي أَدَاءِ قَضَائِهِمْ هِيَ بَلَدٌ فَرًّا إِنْ هُوَ كَيْ تَوَاسَّ  
بَعْدَ فَرِّ الْبَالَاءِ

## بیان استخارہ

استخارہ (یعنی طلب خیر) کے بارے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ جو کام واجب یا حرام  
ہو۔ اس کے واسطے استخارہ نہیں ہو سکتا بلکہ جب کسی مباح کام کے کرنے یا نہ کرنے میں  
تردد ہو۔ اور اس کا نتیجہ سمجھ میں نہ آئے۔ تب استخارہ کرنا چاہیئے۔ اور جو کچھ حکم استخارہ کا  
نکلے اُس پر مطمئن ہو جائے۔ اور یقین رکھے کہ اس میں میرے واسطے بھلائی ہے۔ اور  
جب کسی کام کے لئے مطلقاً استخارہ ہو جائے تو پھر دوسری مرتبہ، تیسری مرتبہ  
استخارہ بے موقع ہے۔ دیوان حافظ یا اشار باطلہ سے فال لینا یا بخرمیوں کی باتوں  
پر اعتماد کرنا یہ سب امور لغو ہیں۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ یہاں پر استخارہ کے  
چند طریقے بیان کئے جاتے ہیں۔

پہلا طریقہ :- قرآن مجید سے استخارہ ہے جس کو سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ  
نے اس طرح لکھا ہے کہ جس وقت کوئی شخص چاہے کہ کتاب خدا سے تفادیل کرے تو تین مرتبہ  
سورۃ قل ھو اللہ اُحد پڑھے۔ اور تین مرتبہ درود پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ تَعَالٰی  
بِکِتَابِکَ وَتَوَكَّلْتُ عَلَیْکَ فَادْرِیْ مَا هُوَ اَلْمَکْتُوْمُ مِنْ سِرِّکَ اَلْمَکْنُونِ  
فِیْ غَیْبِکَ بَعْدَ اِسِّیْ قُرْآنِ مجید کھولے۔ جو مضمون داہنی طرف کے صفحہ کی پہلی سطر میں  
نکلے اُس پر عمل کرے۔ اگر آیت رحمت ہے۔ امر خیر ہے تو وہ کام بہتر ہے۔ اور اگر آیت  
عَنْبِیْ ہے یا کوئی مانعت ہے تو وہ کام کرنا اچھا نہیں ہے۔

دوسرا طریقہ :- یہ وہ استخارہ ہے جو ذوات الرقاع کے نام سے مشہور ہے۔



## تحفۃ العوام مقبول جدید

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ ہو اور اس میں تردد ہو تو چہرے کاغذ کے لے اور تین میں کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خَيْرٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ لِفُلَانٍ بِنِ فُلَانَةٍ اَفْعَلُهُ اور تین رقعوں میں کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خَيْرٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ لِفُلَانٍ بِنِ فُلَانَةٍ لَا تَفْعَلُهُ اور فلاں ابن فلاں کی جگہ اپنا اور اپنی ماں کا نام کہے پس ان سب پرچوں کو جہاں نماز کے نیچے رکھ کر دو رکعت نماز پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہو تو سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ اَسْتَخِیْرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهِ خَيْرٌ مِّنْ عَاقِبَتِهِ کہے۔ پھر اٹھ کر بیٹھے۔ اور یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْ لِيْ فِيْ جَمِیْعِ اُمُوْرِيْ لَيْسَ مِنْكَ وَعَاقِبَتُهُ اور ان رقعوں کو آپس میں ملا دے۔ اور ایک ایک نکالتا جائے۔ پس اگر پے درپے تینوں پرچے اَفْعَلُهُ کے نکلیں تو اس کام کو کرے۔ اور اگر پے درپے تینوں پرچے لَا تَفْعَلُهُ کے نکلیں تو وہ کام نہ کرے۔ اور اگر کوئی پرچہ اَفْعَلُهُ کا اور کوئی پرچہ لَا تَفْعَلُهُ کا نکلے تو پانچ پرچوں تک نکالے۔ اگر اَفْعَلُهُ والے پرچے زیادہ ہوں تو کام کرے۔ اور اگر لَا تَفْعَلُهُ کے پرچے زیادہ ہوں تو کام نہ کرے۔

تیسرا طریقہ۔ یہ وہ استخارہ ہے جس کے متعلق حضرات ائمہ علیہم السلام نے اپنے بعض اصحاب کو ہدایت فرمائی کہ اپنے کام میں خداوند عالم سے اس طرح مشورہ کرو کہ دل میں اس کام کا قصد کر کے کاغذ کے ایک پرچہ پر لفظ لَا اور دوسرے پرچہ پر لفظ نَعَمْ لکھو۔ اور ہر ہر پرچہ کو مٹی کی ایک ایک گولی میں رکھ دو۔ پھر دو رکعت نماز پڑھ کر دونوں گولیاں کو اپنے دامن کے نیچے رکھو اور کہو۔ یَا اللّٰهُ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِیْ اَمْرِیْ هٰذَا اَوْ اَنْتَ خَيْرٌ مُّشَارٍ وَ مُشِيرٍ فَاسْرِعْ عَلَیْ بِمَا فِیْهِ صَلَاحٌ وَ حَسُنْ عَاقِبَتُهُ۔

پھر دامن کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک گولی کو نکالو۔ اور کھول کر دیکھو۔ اگر اس پرچہ میں نَعَمْ ہو تو وہ کام کرو۔ اور اگر لَا ہو تو نہ کرو۔

تحفۃ العوام مقبول جدید

چوتھا طریقہ - استخارہ سجادہ جو کتاب کے اوپر موجود ہے۔ مختصر طریقہ یہ ہے کہ بعد نیت کتاب کو داسنے ہاتھ میں لے کر تین مرتبہ درود پڑھے۔ اس کے بعد تین مرتبہ اَسْتَخِيْرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهِ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ عَافِيَةٍ کو پڑھے پھر تین مرتبہ درود پڑھے۔ اب کتاب کو کھول کر دیکھے جو حکم نکلے اس کو عمل واجب اور خلاف کو گناہ سمجھے۔

پانچواں طریقہ - جو سب میں مختصر ہے۔ حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین مرتبہ درود پڑھ کر تسبیح کے دانوں پر ہاتھ ڈالے۔ پھر دو دو کر کے گنے۔ اگر ایک دانہ باقی رہے تو وہ کام خوب ہے ورنہ بد۔

# وَظَائِفُ مَقْبُول

عکسی رنگین مترجم

مولانا سید مقبول احمد صاحب اعلیٰ الشرفۃ

ناشر

افتخار بگڈ پور، اسلام پورہ، لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورہ ہائے مبارکہ قرآن کریم

جو  
مومنین کرام عموماً تلاوت کرتے ہیں

(۱) سورۃ مبارکہ البقرہ

(۲) سورۃ مبارکہ الفتح

(۳) سورۃ مبارکہ الرحمن

(۴) سورۃ مبارکہ الواقعة

(۵) سورۃ مبارکہ الملک

(۶) سورۃ مبارکہ المزمل

(۷) سورۃ مبارکہ الدھر

(۸) سورۃ مبارکہ النبا

(۹) سورۃ مبارکہ الجمعہ

(۱۰) سورۃ مبارکہ المنافقون

(۱۱) آیۃ الکرسی

# ١- سُورَةُ الْاِسْكِمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِسْمٰ ١ وَالْقُرْآنِ الْحَكِیْمِ ٢ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ٣ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ٤ تَنْزِیْلِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ٥ لِنُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اَنْذَرْنَا اَبَاؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ٦ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰی اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ٧ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلًا فَنُحِیْ اِلٰی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ٨ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَاَوْ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَعْمٰیْنَهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ٩ وَسَوَاءٌ عَلَیْهِمْ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ١٠ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ الْغَیْبَ فَبَشِّرْهُ بِعَفْوَیْرِ وَاَجْرٍ كَرِیْمٍ ١١ اِنَّا نَحْنُ الْمُحِیُّوْنَ وَنَكْتُبُ مَا قَدْ مُوَاَدَّا تَرْهَمُ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصٰیْنَاهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ١٢ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ مَآذِجًا هَآ الْمُرْسَلُوْنَ ١٣ اِذَا رُسُلُنَا اِلَیْهِمْ اَتٰیْنِمْ فَنُكْذِبُوْهُمْ فَعَزَّزْنَا بِاٰتٍ فَقَالُوْا اِنَّا اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ١٤ قَالُوْا مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذٰبُوْنَ ١٥ قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّا اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ١٦ فَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ١٧ قَالُوْا اِنَّا نَطِّیْرُكُمَا بِكُمْ لَیْنٌ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجِسْكُمُ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ١٨ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ وَاَیُّنْ دُكِّرْتُمْ وَاَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ١٩ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰی قَالَ یَقُوْمُ اَتِیْعُوْا الْمُرْسَلِیْنَ ٢٠ اَتِیْعُوْا مَنْ لَا یَسْئَلُكُمْ اَجْرًا فَهُمْ مُّقْتَدِفُوْنَ ٢١ وَمَآ لِیْ لَا اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَآلِیْهِ رُجْعُوْنَ ٢٢ وَاَخِذْ مِنْ دُوْنِهَا مَمَّةً اِنْ یُشْرِدُنِ الرَّحْمٰنُ بِصُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّیْ

شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقَدُونَ ۝ اِنِّىْ اِذَا فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِنِّىْ  
 اَمَرْتُ بِرَبِّكُمْ فَاَسْتَعُوْنَ ۝ قِيْلَ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ ط تَال يٰلَيْتَ  
 قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۝ بِمَا غَفَر لِّىْ رَبِّىْ وَجَعَلَنِىْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝  
 وَمَا اَنْزَلْنَا عَلَى قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا  
 مُنْزِلِيْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خَامِدُونَ ۝  
 يٰۤۤۤۛ عَلَى الْعِبَادَةِ مَا يٰۤۤۤۛ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهِ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝  
 اَلَمْ يَرَوْا كَمَا اَهْلَكْنَا اٰبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَتَهُمْ اَلْيَوْمَ لَا يَرْجِعُوْنَ  
 ۝ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ وَاٰیةٌ لَهُمْ اَلْاَرْضُ  
 الْمَيْتَةُ اَخْيَيْنَاهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يٰۤۤۤۛ ۝ وَجَعَلْنَا  
 فِيْهَا جَنَّاتٍ مِّنْ نَّجْمٍ وَّاَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝  
 لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهَا وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝  
 سُبْحٰنَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَاَرْضَ كُلِّ مِمَّا سَبَّحْتَ اَرْضَ وَمِنَ السَّمَاءِ  
 وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاٰیةٌ لَهُمْ اَللَّيْلُ نَسُجٌ مِّنْ اَنْوَارٍ فَاِذَا هُمْ  
 مُظْلِمُوْنَ ۝ وَالشَّمْسُ تَجْرِىْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ  
 الْعَلِيْمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ  
 الْقَدِيْمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِیْ لَهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اَللَّيْلُ  
 سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِىْ فَلَكٍ يَسْبَحُوْنَ ۝ وَاٰیةٌ لَهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا  
 ذُرِّيَّتَهُمْ فِى الْفُلِكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ  
 ۝ وَاِنْ نَّشَاۤءُ نَحْنُ لَهُمْ فَلَا صَرِيْحٌ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَدُوْنَ ۝ اِلَّا  
 رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حَتٍّ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اتَّقُوا مَا بَيْنَ  
 اَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَمَا تَسِيْهُم مِّنْ اٰیَةٍ  
 مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اتَّقُوا  
 مَا بَيْنَ يَدَيْكُمْ فَقَالُوْا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَلطَّعْمُ مِنْ لَّدُنِّ



يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ٢٤ وَيَقُولُونَ مَتَى  
هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ٢٥ مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً  
تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ٢٦ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ  
أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ٢٧ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ  
يَسْلُونَ ٢٨ قَالُوا يُوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ  
الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ٢٩ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ  
جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ٣٠ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ  
الْأَمْثَالَ كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ٣١ إِنْ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ فَاكُونَ ٣٢  
هُمْ وَأَنزَا جُوهَهُمْ فِي ظِلِّ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَكُونَ ٣٣ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ  
وَلَهُمْ مَا يَشَاءُونَ ٣٤ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ ٣٥ وَ  
امْتَنَزُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ٣٦ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَدْنِي أَدَمُ  
أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ٣٧ وَإِنْ أَعْبُدُونِي  
هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ٣٨ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ  
تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ٣٩ هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ٤٠ إِصْلَاهَا  
الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ٤١ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا  
أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ٤٢ وَلَوْ نَشَاءُ  
لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّى يُبْصِرُونَ ٤٣ وَلَوْ  
نَشَاءُ لَسَخَّضْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ٤٤  
وَمَنْ تَعَمَّرَ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ٤٥ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ  
وَمَا يَتَّبِعْنِي لَهُ طَائِفٌ مِّنَ الْخَلْقِ وَكَرَّ وَرَّانٌ مُّبِينٌ ٤٦ لَيْتَنِي دَرَمْتُ  
حَيًّا وَيُحِقُّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ٤٧ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّنَّا  
عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ٤٨ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا  
رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ٤٩ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ

أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿۴۳﴾ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَعَلَّهُمْ يُنْصَرُونَ ﴿۴۴﴾  
 لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُحْضَرُونَ ﴿۴۵﴾ فَلَا يَخْزِيكَ  
 تَوَلُّهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿۴۶﴾ أَوَلَمْ يَرِ الْإِنْسَانُ  
 أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ لُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ﴿۴۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا  
 مَثَلًا وَلَيْسَ خَلْقَهُ ذَاكَ مِنَ الْإِنْسَانِ وَمَا هِيَ إِلَّا رَمِيمٌ ﴿۴۸﴾ مَثَلُ  
 يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿۴۹﴾ الَّذِي  
 جَعَلَ لَكُمُ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا إِذْ أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ ﴿۵۰﴾  
 أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَدِيرٍ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ  
 بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿۵۱﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ  
 لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿۵۲﴾ تَسْبِيحُ الَّذِي بِيَدِهِ مَكُونُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ  
 تُرْجَعُونَ ﴿۵۳﴾

## ۲ - سورہ فتح مدنیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ﴿۱﴾ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ  
 ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا  
 ﴿۲﴾ وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيمًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ  
 فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ ط وَلِلَّهِ جُودُ  
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿۴﴾ لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنِينَ  
 وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرُ  
 عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ط وَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿۵﴾ وَيُعَذِّبُ الْمُنَافِقِينَ  
 وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّالِمِينَ يَا اللَّهُ ظَنُّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ  
 دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ط

وَسَاءَتْ مَصِيرًا ⑥ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ ط وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا  
 حَكِيمًا ⑦ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ⑧ لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ  
 وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ⑨ إِنَّ  
 الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ ط يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ  
 فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ  
 اللَّهُ فَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ⑩ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلْفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ  
 شَغَلَانَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُولُونَ بِالسَّيْتِهِمْ مَا لَيْسَ  
 فِي قُلُوبِهِمْ ط قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا  
 أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ⑪ بَلْ ظَنَنْتُمْ  
 أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَذِينَ ذَلِكَ  
 فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنًّا سَوِيًّا ⑫ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ⑬ وَمَنْ  
 لَمْ يُؤْمَرْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ⑭ وَلِلَّهِ  
 مُلْكُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ ط يَعْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ط وَكَانَ  
 اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ⑮ سَيَقُولُ الْمُخَلْفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَى مَغَائِمٍ  
 لِتَأْخُذُوا هَازِرُونَ أَنَّى يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلِمَ اللَّهِ ط  
 قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ ⑯ فَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا  
 بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُوْنَ إِلَّا قَلِيلًا ⑰ قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ  
 سِتْدَةٌ إِلَى قَوْمِ بَاسٍ شَدِيدِ تَقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسَلِّمُوا ⑱  
 فَإِنْ يُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ تَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ  
 مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ⑲ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى  
 الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ط وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
 يَدْخُلْهُ جَنَّةٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ⑳ وَمَنْ يَتَوَلَّ يَعْذِْبْهُ  
 عَذَابٌ أَلِيمًا ㉑ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يَبَايَعُونَكَ تَحْتَ

الشَّجَرَةَ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا  
 قَرِيبًا ① ② وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَ بِهَا ط وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ③  
 وَعَدَّكُمْ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَ بِهَا فَعَجَلَ لَكُمْ هَذِهِ  
 وَكَفَتْ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ  
 صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ④ وَأُخْرَى لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا  
 وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ⑤ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوْا  
 الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ⑥ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ  
 مِنْ قَبْلُ ⑦ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ⑧ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ  
 وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِطَرْفِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ط وَكَانَ اللَّهُ بِمَا  
 تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ⑨ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدَّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ  
 الْحَرَامِ وَالْمَهْدَى مَعَكُوفًا أَنْ يُبْلَغَ مَحَلَّهُ ط وَلَوْ لَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ  
 نِسَاءً مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ تَطَوُّهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ  
 مَعْرَةٌ بَغَيْرِ عِلْمٍ لِيَدْخُلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا  
 لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ⑩ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ  
 كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ الْحَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ  
 عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وَكَانُوا  
 أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ط وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ⑪ لَقَدْ صَدَقَ  
 اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّسُلَ بِالْحَقِّ ⑫ لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِذَا شَاءَ اللَّهُ  
 آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ  
 تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ⑬ هُوَ الَّذِي أَمَرَ سُلَ  
 رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ط وَكَفَى  
 بِاللَّهِ شَهِيدًا ⑭ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ط وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى  
 الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا

مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَشْرِ السَّجُودِ ذَٰلِكَ  
مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ ۖ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ۖ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ  
فَازْدَرَأَهُ فَاسْتَغَلَظَ فِاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سَوْفِهِ يَعْجِبُ الزُّرَّاعُ لِيَغِظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ  
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ١٠

### ٣- سُورَةُ رَحْمَنِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الرَّحْمَنُ ١ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ٢ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ٣ عَلَّمَهُ  
الْبَيَانَ ٤ أَلْشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ٥ وَالتَّجَمُّدُ وَالشَّجَبُ  
يَسْجُدَانِ ٦ وَالسَّمَاءُ مَرْفُوعَةٌ وَوُضِعَ الْمِيزَانُ ٧ أَلَّا تَطْغَوْا  
فِي الْمِيزَانِ ٨ وَاقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ٩  
وَالْأَرْضُ وَضْعَهَا لِلْأَنَامِ ١٠ فِيهَا فَاكِهَةٌ ١١ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ  
وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ١٢ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ  
١٣ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ١٤ وَخَلَقَ الْحَبَّ مِنَ  
مَّارِجٍ مِّنْ ثَّأٍ ١٥ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ١٦ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ  
وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ ١٧ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ١٨ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ  
يَلْتَقِيَانِ ١٩ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ٢٠ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ٢١  
يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ٢٢ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ٢٣ وَلَهُ  
الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ٢٤ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ٢٥  
كُلٌّ مِّنْ عِندِهَا فَاِنٍ ٢٦ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ٢٧  
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ٢٨ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلَّ  
يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ٢٩ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ٣٠ سَنَفْرُغُ لَكُمْ



آيَةَ الثَّقَلَيْنِ ٣١ فَبَايَ الْآلَاءَ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ٣٢ يَمْعُرُ الْحَيْنَ وَالْإِلْسَ  
 إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا  
 لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ٣٣ فَبَايَ الْآلَاءَ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ٣٤ يُرْسَلُ  
 عَلَيْكُمْ شَوَاطِيرٌ مِنْ نَارٍ وَنَحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرُونَ ٣٥ فَبَايَ الْآلَاءَ رَبِّكُمْ  
 أَتُكْذِبُونَ ٣٦ فَإِذَا الشَّقِيقَةُ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ٣٧ فَبَايَ  
 الْآلَاءَ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ٣٨ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْأَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ ٣٩  
 فَبَايَ الْآلَاءَ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ٤٠ يَعْرِفُ الْمُجْرِمُونَ بِلِسَانِهِمْ فَيُؤْخَذُ  
 بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ٤١ فَبَايَ الْآلَاءَ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ٤٢ هَذِهِ جَهَنَّمُ  
 الَّتِي يُكْذَبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ٤٣ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَبِيبِ آدَمَ ٤٤  
 فَبَايَ الْآلَاءَ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ٤٥ وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٍ ٤٦ فَبَايَ  
 الْآلَاءَ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ٤٧ وَوَاتَا أَفْنَانٍ ٤٨ فَبَايَ الْآلَاءَ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ٤٩  
 فِيهِمَا عَيْنَتَا جَبْرَيْنِ ٥٠ فَبَايَ الْآلَاءَ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ٥١ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ  
 فَاكِهَةٍ رَوْحِينَ ٥٢ فَبَايَ الْآلَاءَ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ٥٣ مَتَكِّئِينَ عَلَى فُرُشٍ  
 بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَجَنَّا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ٥٤ فَبَايَ الْآلَاءَ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ  
 ٥٥ فِيهِمَا نَصْرَتِ الطُّورِ لَمْ يُطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ٥٦ فَبَايَ  
 الْآلَاءَ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ٥٧ كَانَهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ٥٨ فَبَايَ الْآلَاءَ  
 رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ٥٩ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ٦٠ فَبَايَ الْآلَاءَ رَبِّكُمْ  
 أَتُكْذِبُونَ ٦١ وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَيْنِ ٦٢ فَبَايَ الْآلَاءَ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ٦٣ مُدْهَامَتَيْنِ  
 ٦٤ فَبَايَ الْآلَاءَ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ٦٥ فِيهِمَا عَيْنَتَا نَضَّاجَتَيْنِ ٦٦ فَبَايَ  
 الْآلَاءَ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ٦٧ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ٦٨ فَبَايَ  
 الْآلَاءَ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ٦٩ فِيهِمَا خَيْرٌ مِنْ حَسَنٍ ٧٠ فَبَايَ الْآلَاءَ رَبِّكُمْ  
 أَتُكْذِبُونَ ٧١ حُورٌ مَقْصُورَتٌ فِي الْخِيَامِ ٧٢ فَبَايَ الْآلَاءَ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ٧٣  
 لَمْ يُطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ٧٤ فَبَايَ الْآلَاءَ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ٧٥

مُتَكِبِينَ عَلَى دَفَرٍ خَضِرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٣٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٣٨﴾ تَبَرَّكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٣٩﴾

## ﴿٣٨﴾ سُورَةُ الْوَاقِعَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِقُوعِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًا ﴿٤﴾ وَلُسَّتِ الْجِبَالُ لُبًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَاءً مُتَّبَثًا ﴿٦﴾ وَكَانَ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ﴿٧﴾ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ هُمَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ هُمَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿٩﴾ وَالسَّيِّئُونَ السَّيِّئُونَ ﴿١٠﴾ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ﴿١١﴾ فِي جَنَّتِ النَّعِيمِ ﴿١٢﴾ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأُولَى ﴿١٣﴾ وَقِيلَ لِلَّذِينَ الْآخِرِينَ ﴿١٤﴾ عَلَى سُرُرٍ مَوْضُونَةٍ ﴿١٥﴾ مُتَكِبِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ﴿١٦﴾ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ ﴿١٧﴾ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقٍ هَامٍ وَكَاسٍ مِنْ مَّعِينٍ ﴿١٨﴾ لَا يَصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُزْفُونَ ﴿١٩﴾ وَفَاكِهَةٍ مِمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمٍ طَيِّبٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾ وَخَوْرَعِينَ ﴿٢٢﴾ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ السَّكَونِ ﴿٢٣﴾ جَزَاءً لِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ هُمَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَطَلْحٍ مَّنْضُودٍ ﴿٢٩﴾ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ﴿٣١﴾ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَفَرْشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾ إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنِشَاءً ﴿٣٥﴾ لَجَعَلْنَهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا أَثَرَابًا ﴿٣٧﴾ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ هُمَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأُولَى ﴿٣٩﴾ وَثَلَاثَةٌ مِنَ الْآخِرِينَ ﴿٤٠﴾ وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ هُمَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِي سُنُومٍ وَحِينٍ ﴿٤٢﴾ وَظِلٍّ مِنْ تَحْتِهِمْ ﴿٤٣﴾ لَا يَبْرُدُ

وَلَا كَرِيمٌ ۝ (٣٢) إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُتْرَفِينَ ۝ (٣٣) وَكَانُوا يُصِرُّونَ  
 عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ ۝ (٣٤) وَكَانُوا يَقُولُونَ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّ  
 عِظَامًا إِذَا لَمْ بُعْثُوا وَنَحْنُ الْأَوَّلُونَ ۝ (٣٥) قُلْ إِنْ أَرَادَ الْاٰخِرُونَ  
 لِمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۝ (٣٦) ثُمَّ رَأَيْتُمْ  
 أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ۝ (٣٧) لَا يَكُونُ مِنْ شَجَرٍ مِنْ رَقُومٍ ۝ (٣٨)  
 فَمَا لُؤْنَ مِنْهَا الْبُطُونُ ۝ (٣٩) فَشَرِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ۝ (٤٠) فَشَرِبُونَ  
 شَرِبَ الْهَيْبِ ۝ (٤١) هَذَا نُزِّلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ۝ (٤٢) نَحْنُ خَلَقْنَكُمْ فَلَوْلَا  
 تَصَدَّقُونَ ۝ (٤٣) أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ ۝ (٤٤) أَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ  
 الْخَالِقُونَ ۝ (٤٥) نَحْنُ قَدْ زَيَّنَّا بَيْنَكُمْ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۝ (٤٦)  
 عَلَىٰ أَنْ تَبَدَّلَ امْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ (٤٧) وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ  
 النِّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ۝ (٤٨) أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ۝ (٤٩)  
 أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ۝ (٥٠) لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا  
 فَظَلَمْتُمْ تَفَكَّهُونَ ۝ (٥١) إِنَّا لَمَغْرُمُونَ ۝ (٥٢) بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝ (٥٣)  
 أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝ (٥٤) أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ  
 نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ۝ (٥٥) لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أَجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۝ (٥٦)  
 أَفَرَأَيْتُمُ السَّمَاءَ الَّتِي تُوْرُونَ ۝ (٥٧) أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا  
 أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ۝ (٥٨) نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذَكُّرًا وَفِتْنًا لِلْمُتَّقِينَ ۝ (٥٩)  
 فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝ (٦٠) فَلَا أَفْسِمُ بِمَوْجِعِ النَّجُومِ ۝ (٦١) وَإِنَّهُ  
 لَنَسْمَعُ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٍ ۝ (٦٢) إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ (٦٣) فِي كِتَابٍ  
 مَكْنُونٍ ۝ (٦٤) لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝ (٦٥) تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (٦٦)  
 أَفَبِهَذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُذْهِبُونَ ۝ (٦٧) وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنْفَكُمْ  
 مُّكَذِّبُونَ ۝ (٦٨) فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْخُلُقُومَ ۝ (٦٩) وَأَنْتُمْ حِينَتٍ تَنْتَظِرُونَ  
 ۝ (٧٠) وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَكِنْ لَا تُبْصِرُونَ ۝ (٧١) فَلَوْلَا إِنْ

كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٨٧﴾ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٨٨﴾  
 فَاَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٩﴾ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٩٠﴾  
 وَآمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٩١﴾ فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٩٢﴾  
 وَآمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمَكِيدِينَ الضَّالِّينَ ﴿٩٣﴾ فَتَرْجُلٌ مِنْ حَمِيمٍ ﴿٩٤﴾  
 وَتَضْلِيلَةٌ جَحِيمٌ ﴿٩٥﴾ إِنَّ هَذَا الْقَوْحُ الْيَقِينِ ﴿٩٦﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ  
 رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٩٧﴾

## (٥) سُورَةُ الْمَلِكِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾ الَّذِي  
 خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ  
 الْعَفُورُ ﴿٢﴾ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ  
 مِنْ تَفَوتٍ ۚ فَاذْجِعِ الْبَصَرَ ۖ هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ ﴿٣﴾ ثُمَّ أَرْجِعِ الْبَصَرَ  
 كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا  
 السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا  
 لَهُمْ عَذَابَ الشَّعِيرِ ﴿٥﴾ وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ  
 وَيَبُسُ الْمَصِيرُ ﴿٦﴾ إِذَا الْقُوفُ فِيهَا سَابِعُوَالِهَاشِيعًا وَهِيَ تَقُورُ ﴿٧﴾  
 نَكَادُ نَسِيرُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أَلْقَى فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا  
 أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ﴿٨﴾ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا  
 قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ﴿٩﴾ وَ  
 تَالُو الْوَكُتَّاسُ أَوْ لَعُنَ لُكَّ ۖ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ الشَّعِيرِ ﴿١٠﴾  
 فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ فَسَوْخًا ۖ لَا صَاحِبَ الشَّعِيرِ ﴿١١﴾ إِنَّ السَّادِينَ

يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ۝ وَاجْهَرُوا بِهِ ط إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ ذُلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاجِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ط وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝ أَمْ آمَنْتُمْ مِنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ۝ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ قُوتَهُمْ صَفَتْ وَيَقْبِضْنَ مُسَائِسِيَهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَنُ ط إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ۝ أَمْ مَنْ هَذَا الَّذِي هُوَ جَنْدُكُمْ يُصْرِكُهُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ ط إِنْ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ۝ أَمْ مَنْ هَذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ۝ أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَى أَمْ مَنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمْ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ فَلَمَّا رَأَوْهُ تُرَفُّفَهُ سَوَّيَتْ وَجُوهَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكْنِي اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِزِ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابِ الْيَوْمِ ۝ قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ امْتَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاءٌ وَكُمُ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ ۝



# (٤) سُورَةُ مُزْمَلٍ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ ① قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ② نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ③  
أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ④ إِنَّا سُلِّفَ عَلَيْكَ قَوْلًا تَقِيلًا ⑤ إِنَّ  
نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَفْوَمُ قِيلًا ⑥ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ⑦  
وَإِذْ كُنَّا نَسْمُو رَبَّكَ وَنَبْنُئِلَ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ⑧ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ⑨ وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ  
هَجْرًا جَمِيلًا ⑩ وَدَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِيَ النَّعْمَةِ وَمَهْلَهُمْ قَلِيلًا ⑪  
إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ⑫ وَطَعَامًا ذَا غَضَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ⑬ قُلْ  
تَرْجَبُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتْ الْجِبَالُ وَكِيبًا مِهْلًا ⑭ إِنَّا أَرْسَلْنَا  
إِلَيْكُمْ رَسُولًا هُوَ شَاهِدٌ عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ⑮  
فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْدًا وَبَسِيلًا ⑯ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ  
إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ⑰ السَّمَاءُ مُنْقَطِرَةٌ بِهِ كَانَتْ  
وَعْدُهُ مَفْعُولًا ⑱ إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخِذْ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا  
⑲ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلُثِي اللَّيْلِ وَلِصْفِهِ وَثُلُثُهُ وَ  
طَائِفَةٌ مِنَ الَّذِينَ مَعَكَ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلَيْهِ أَنْ لَنْ  
تُحْصَوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ عَلِيمٌ أَتٍ  
سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضًى وَالْآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَلْتَمِعُونَ مِنْ  
فَضْلِ اللَّهِ وَالْآخَرُونَ يَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ هُوَ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ  
مِنْهُ وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاقْرَءُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا هُوَ  
وَمَا تُعَاهِدُوا لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ أَرَأَيْتُمْ

أَجْرًا طَوَّاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ٢٩

## (٤) سُورَةُ وَهَرْدَنِيَّةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّكَرًّا ①  
 إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَيِّعًا أَبْصِيرًا ②  
 إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ③ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ  
 سَلَاسِلًا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ④ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِّنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا  
 كَافُورًا ⑤ عَلَيْهِمْ يَسْرُبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ⑥  
 يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ⑦ وَيُطْعَمُونَ  
 الْأَطْعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ⑧ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ  
 لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ⑨ إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا  
 عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ⑩ فَوَقَّهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّهْمُ نَضْرَةً  
 وَسُرُورًا ⑪ وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ⑫ مُتَكِينِينَ فِيهَا  
 عَلَى الْأَعْدَاءِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ⑬ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ  
 ظِلُّهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ⑭ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِانِيَّةٍ مِّنْ  
 فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا ⑮ قَوَارِيرًا مِّنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا  
 تَقْدِيرًا ⑯ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ⑰ عَلَيْهِمْ  
 فِيهَا نَسِجٌ سَلْسِيلًا ⑱ وَيُطَوَّقُونَ عَلَيْهِمْ وَلَدَانٍ مُّخَلَّدُونَ ⑲ إِذَا دَأَبْتَهُمْ  
 حَبِطَتْهُمْ تُوَلُّوا مُنْتَوِرًا ⑳ وَإِذَا دَأَبْتَهُمْ دَأَبْتُ نِعْمًا وَمَكَا كَرِيمًا ㉑  
 عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ مِّنْ دَسَدٍ خَضِرُوا وَاسْتَبْرَقُوا وَحَلُّوا أَسَاوِرَ مِّنْ فِضَّةٍ  
 وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ㉒ إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ  
 سَعْيُكُمْ مَّشْكُورًا ㉓ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا ㉔ فَاصْبِرْ

لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا يُطَعُ مِنْهُمْ شَيْئًا أَوْ كُفُورًا ۝٢٧ وَأَذْكُرَ اسْمَ رَبِّكَ  
بُكْرَةً وَأَمِيلًا ۝٢٨ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ۝٢٩  
إِنَّ هَؤُلَاءِ يُجِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ۝٣٠  
نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۖ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْرًا لَهُمْ  
تَبْدِيلًا ۝٣١ إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝٣٢  
وَمَا شَاءَ نُنْزِلْ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝٣٣ يَدْخُلُ  
مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۖ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝٣٤

## سُورَةُ نَبَاكِه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۝١ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيمِ ۝٢ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ۝٣  
كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝٤ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝٥ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهْدًا ۝٦ وَلِلْجِبَالِ  
أَفْتَادًا ۝٧ وَخَلَقْنَاهُ أَمْزَاجًا ۝٨ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝٩ وَجَعَلْنَا  
الَّيْلَ لِبَاسًا ۝١٠ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا  
شَدَادًا ۝١٢ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا ۝١٣ وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ  
مَاءً نَّجَّاجًا ۝١٤ لِنَخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا ۝١٥ وَجِئْتَ الْفَاقًا ۝١٦ إِنَّ يَوْمَ  
الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ۝١٧ يَوْمَ يُفْعَلُ فِي الصُّورِ فَنَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۝١٨ وَفُتِحَتِ  
السَّمَاءُ ۖ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۝١٩ وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝٢٠ إِنَّ  
جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝٢١ لِلطَّغْيِينِ مَابًا ۝٢٢ لِبَشَرٍ فِيهَا أَخْقَابًا ۝٢٣  
لَا يَدْخُلُوهَا بِرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝٢٤ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۝٢٥ جَزَاءً  
وَفَاكًا ۝٢٦ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۝٢٧ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا  
كَذِبًا ۝٢٨ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۝٢٩ فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ  
إِلَّا عَذَابًا ۝٣٠ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۝٣١ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ۝٣٢ وَكَوَاعِبَ

أَثَرَابًا ۝ ۳۸ وَكَأْسًا دِهَاقًا ۝ ۳۹ لَا يَسْعَوْنَ فِيهَا الْعُغَاوَا وَلَا كَذِبًا ۝ ۴۰  
 جَزَاءً مِّنْ رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ۝ ۴۱ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا  
 الرَّحْمَنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ ۴۲ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ  
 صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ۴۳  
 ذَلِكَ يَوْمُ الْحَقِّ فَمَنْ شَاءَ اخْتَدِ إِلَىٰ رَبِّهِ مَا بَاءَ ۝ ۴۴ إِنَّا آنُذِرُكُمْ  
 عَذَابًا قَرِيبًا ۝ ۴۵ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ  
 يَلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ۝ ۴۶

## (۱۹) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ  
 الْحَكِيمِ ۝ ۱ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ  
 آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ  
 لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ ۲ وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَنُؤْتِيَهُمْ لَحْظًا يَحْكُمُونَ ۝ ۳  
 الْحَكِيمِ ۝ ۴ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ  
 الْعَظِيمِ ۝ ۵ مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ  
 الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ  
 وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ ۶ قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادَوْا  
 إِن زَعَمْتُمْ أَنكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِن دُونِ النَّاسِ فَتَمَتَّعُوا الْمَوْتَ إِن  
 كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ ۷ وَلَا يَتَمَتَّعُونَ أَعْدَاءُ الْبَاقِيَّةِ أَيْدِيهِمْ  
 وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝ ۸ قُلْ إِن الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُونَ مِنْهُ  
 فَإِنَّهُ مُلْقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ  
 بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ ۹ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ

مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ فَإِذَا أَقْضَيْتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٥﴾ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ۚ قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهِوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٦﴾

## (١٠) سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ ۗ وَاللَّهُ يَشْهَدُ أَنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ﴿١﴾ إِشْخَظُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٣﴾ وَإِذَا دَايَبَهُمْ نَجْوَىٰ جُنُودُهُمْ يَقُولُوا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَانَتْهُمْ حُشْبٌ مِّنْهُ ۖ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۖ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۖ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ إِنَّهُمْ يَؤْفَكُونَ ﴿٤﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّا أُرُؤُسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ﴿٥﴾ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۖ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٦﴾ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُّوا ۗ وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٧﴾ يَقُولُونَ لَنْ رَّجَعَنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَنُخْرِجَنَّ الْأَعَزَّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۗ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلْ أَمْوَالَكُمْ



وَلَا أَفْكَارُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ  
 الْخَاسِرُونَ ⑨ وَأَنْفِقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ  
 الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۖ فَأَصَّدْتُ  
 وَآكُنُ مِنَ الصَّالِحِينَ ⑩ وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا  
 ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ⑪

## ۱۱) آية الكرسي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ  
 لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا  
 بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ  
 مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ وَلَا  
 يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ① لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۚ قَدْ  
 تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ  
 فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۚ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ  
 ② اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ  
 وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولَئِكَمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ  
 إِلَى الظُّلُمَاتِ ۚ أُولَئِكَ أَصْحَابُ  
 النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ③

# ادعیہ ماثورہ مشہورہ

## ۱۔ دُعائے جوشن کبیر

جناب رسالت مآب ﷺ اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض لڑائیوں میں زرہ پہنتے تھے اور اُس کی گرانی سے آپ کے جسم مبارک کو اذیت ہوتی تھی۔ جبریل امین نازل ہوئے اور بعد تحفہ درود و سلام عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ یہ زرہ اتار دو اور اس دُعاء جوشن کبیر کو پڑھو کہ یہ آپ اور آپ کی امت کے لئے امن و امان کا باعث ہے۔ پس جو شخص اس دُعاء کو اپنے گھر سے نکلنے وقت پڑھے یا اپنے پاس رکھے تو خداوند عالم اُس کی حفاظت فرمائے گا۔ جس گھر میں یہ دُعاء ہوگی وہ گھر چوری اور آتشزدگی سے محفوظ رہے گی اور جو کوئی خالص نیت سے راضی پڑھے گا تو وہ بحکم خدا شفا پائیگا اس دُعائے مبارک کے ماہِ رمضان المبارک کی راتوں میں پڑھنے کا بے حد اجر و ثواب ہے اور وہ دُعایہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

«اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ  
یَا مَعِیْمُ یَا عَظِیْمُ یَا قَدِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا حَکِیْمُ سُبْحٰنَکَ  
یَا اِلٰهَ الْاَزَلِ اَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ الشَّارِ یَا رَبِّ (۲)  
یَا سَيِّدَ السَّادَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ یَا وَلِیَّ  
الْحَسَنَاتِ یَا غَافِرَ الْخَطِیْئَاتِ یَا مُعْطِیَ الْمَسْئَلَاتِ یَا قَابِلَ التَّوْبَاتِ  
یَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ یَا عَالِمَ الْخَفِیَّاتِ یَا دَافِعَ الْبَلَدِیَّاتِ سُبْحٰنَکَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

استغفار مجامير

يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٣) يَا خَيْرَ  
الْغَافِرِينَ يَا خَيْرَ الْفَاتِحِينَ يَا خَيْرَ النَّاصِرِينَ يَا خَيْرَ الْحَاكِمِينَ  
يَا خَيْرَ الرَّازِقِينَ يَا خَيْرَ الْوَارِثِينَ يَا خَيْرَ الْحَامِدِينَ يَا خَيْرَ الذَّاكِرِينَ  
يَا خَيْرَ الْمُنْزِلِينَ يَا خَيْرَ الْمُحْسِنِينَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ  
الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٤) يَا مَنْ لَهُ الْعِزَّةُ وَالْجَمَالُ  
يَا مَنْ لَهُ الْقُدْرَةُ وَالْكَمَالُ يَا مَنْ لَهُ الْمُلْكُ وَالْجَدَلُ يَا مَنْ هُوَ  
الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ يَا مُنْشِئَ السَّحَابِ الثِّقَالِ يَا مَنْ هُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ  
يَا مَنْ هُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ يَا مَنْ هُوَ شَدِيدُ الْعِقَابِ يَا مَنْ هُوَ  
عِنْدَهُ حَسَنُ الثَّوَابِ يَا مَنْ هُوَ عِنْدَهُ أَمُّ الْكِتَابِ سُبْحَانَكَ يَا  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥) اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا بُرْهَانَ يَا سُلْطَانَ  
يَا رِضْوَانَ يَا غُفْرَانَ يَا سُبْحَانَ يَا مُسْتَعَانَ يَا ذَا الْمِنَّةِ وَالْبَسِيَانِ  
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ  
(٦) يَا مَنْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهِ يَا مَنْ اسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِهِ  
يَا مَنْ ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِهِ يَا مَنْ خَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِهَيْبَتِهِ يَا مَنْ  
انْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ لِمِنْ خَشْيَتِهِ يَا مَنْ تَشَقَّقَتِ الْجِبَالُ مِنْ مَخَافَتِهِ  
يَا مَنْ قَامَتِ السَّمَوَاتُ بِأَمْرِهِ يَا مَنْ اسْتَقَرَّتِ الْأَرْضُونَ بِأَذْنِهِ  
يَا مَنْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ يَا مَنْ لَا يَعْتَدِي عَلَى أَهْلِ مَمْلَكَتِهِ سُبْحَانَكَ  
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٧)  
يَا غَافِرَ الْخَطَايَا يَا كَاشِفَ الْبَلَاءِ يَا مُنْتَهَى الرَّجَايَا يَا مُجِرِلَ  
الْعَطَايَا يَا وَاهِبَ الْهَدَايَا يَا رَازِقَ الْبَرَايَا يَا قَاضِيَ الْمَنَابِيَا  
يَا سَامِعَ الشَّكَايَا يَا بَاعِثَ الْبَرَايَا يَا مُطْلِقَ الْأَسَارَى سُبْحَانَكَ يَا لَا  
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨) يَا ذَا الْحَمْدِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى عَشْرَتِهِ الْمَعْصُومِينَ ط

وَالشَّاءِ يَا ذَا الْفَخْرِ وَالْبَهَاءِ يَا ذَا الْمَجْدِ وَالسَّنَاءِ يَا ذَا الْعَهْدِ وَالْوَقَاءِ  
يَا ذَا الْعَفْوِ وَالرِّضَاءِ يَا ذَا الْمَنِّ وَالْعَطَاءِ يَا ذَا الْفَضْلِ وَالْقَضَاءِ يَا ذَا الْعِزِّ  
وَالْبَقَاءِ يَا ذَا الْجُودِ وَالسَّخَاءِ يَا ذَا الْأَلَاءِ وَالنِّعْمَاءِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ  
إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩) اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مَانِعُ يَا دَافِعُ يَا رَافِعُ يَا صَانِعُ يَا نَافِعُ يَا سَامِعُ  
يَا جَامِعُ يَا شَافِعُ يَا وَاسِعُ يَا مُوسِعُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ  
الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٠) يَا صَانِعُ كُلِّ مَصْنُوعٍ يَا خَالِقَ  
كُلِّ مَخْلُوقٍ يَا رَازِقَ كُلِّ مَرْزُوقٍ يَا مَالِكَ كُلِّ مَمْلُوكٍ يَا كَاشِفَ  
كُلِّ مَكْرُوبٍ يَا فَارِجَ كُلِّ مَهْمُومٍ يَا رَاحِمَ كُلِّ مَرْحُومٍ يَا نَاصِرَ كُلِّ  
مُخْذَلٍ يَا سَاتِرَ كُلِّ مَغْيُوبٍ يَا مُلْجَأَ كُلِّ مَطْرُودٍ سُبْحَانَكَ يَا  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١١) يَا عُدَّتِي  
عِنْدَ شِدَّتِي يَا رَجَائِي عِنْدَ مُصِيبَتِي يَا مُوَسِّئِي عِنْدَ وَحْشَتِي يَا صَاحِبِي  
عِنْدَ غُرْبَتِي يَا وَلِيَّيَّ عِنْدَ نِعْمَتِي يَا غِيَاثِي عِنْدَ كُرْبَتِي يَا دَلِيلِي عِنْدَ  
خَيْرَتِي يَا غَنَائِي عِنْدَ افْتِقَارِي يَا مَدْجَائِي عِنْدَ اضْطِرَارِي يَا مُعِيشِي  
عِنْدَ مَقَرِّي سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ  
النَّارِ يَا رَبِّ (١٢) يَا عَلَامَ الْغُيُوبِ يَا عِقَادَ الدُّنُوبِ يَا سِتَارَ الْعُيُوبِ  
يَا كَاشِفَ الْكُرُوبِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ يَا طَيِّبَ الْقُلُوبِ يَا مُنَوِّرَ  
الْقُلُوبِ يَا أُنِيسَ الْقُلُوبِ يَا مُفْرِجَ الْهَمُومِ يَا مُنْقِصَ الْغُمُومِ سُبْحَانَكَ  
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٣) اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا جَلِيلُ يَا جَمِيلُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ يَا دَلِيلُ يَا قَلِيلُ  
يَا مَدِيدُ يَا مُنِيلُ يَا مُقِيلُ يَا مُجِيلُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ  
الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٤) يَا دَلِيلَ الْمُتَحَيِّرِينَ يَا غِيَاثَ  
الْمُسْتَغِيثِينَ يَا صَرِيحَ الْمُسْتَضَرِّحِينَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ

اما بعد۔ یہ استغاثہ سجادہ ہے جس کے ایک صغیر عربی اور اس کے سامنے ترجمہ دیا گیا ہے۔

يَا عَوْنَ الْمُؤْمِنِينَ يَا رَاحِمَ الْمَسْكِينِ يَا مُدْجَا الْعَاصِينَ يَا غَافِرَ  
 الْمَذْنِبِينَ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
 الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۱۵) يَا ذَا الْجُودِ وَالْإِحْسَانِ  
 يَا ذَا الْفَضْلِ وَالْإِمْتِنَانِ يَا ذَا الْأَمْنِ وَالْأَمَانِ يَا ذَا الْقُدُسِ وَالسُّبْحَانِ  
 يَا ذَا الْحِكْمَةِ وَالْبَيَانِ يَا ذَا الرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ يَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْبُرْهَانِ  
 يَا ذَا الْعِظَمَةِ وَالسُّلْطَانِ يَا ذَا السَّرَافَةِ وَالْمُسْتَعَانِ يَا ذَا الْعَفْوِ وَالْعُفْرَانِ  
 سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ  
 (۱۶) يَا مَنْ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ إِلَهُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ خَالِقُ كُلِّ  
 شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ صَانِعُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ قَبْلُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ بَعْدَ  
 كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ نَوَاقِ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ عَالِمُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ  
 هُوَ قَادِرٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ يَبْقَى وَيُفْنِي كُلَّ شَيْءٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا  
 إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۱۷) اللَّهُمَّ  
 إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيِّمُ يَا مُكُونُ يَا مَلِكُنُ يَا مَبِينُ  
 يَا مُهَوِّنُ يَا مُمَكِّنُ يَا مُزِينُ يَا مُغْلِبُ يَا مُقْسِمُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ  
 إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۱۸) يَا مَنْ هُوَ فِي  
 مَلِكِهِ مُقِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي سُلْطَانِهِ قَدِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي جَلَالِهِ عَظِيمٌ  
 يَا مَنْ هُوَ عَلَى عِبَادِهِ رَحِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ  
 عَصَاهُ حَلِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ رَجَاهُ كَرِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي صُنْعِهِ  
 حَكِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي حِكْمَتِهِ لَطِيفٌ يَا مَنْ هُوَ فِي لُطْفِهِ قَدِيمٌ سُبْحَانَكَ  
 يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۱۹) يَا مَنْ  
 لَا يُرْجَى إِلَّا فَضْلُهُ يَا مَنْ لَا يُسْأَلُ إِلَّا عَفْوُهُ يَا مَنْ لَا يُنْظَرُ إِلَّا بَرُّهُ  
 يَا مَنْ لَا يَخَافُ إِلَّا عَدْلُهُ يَا مَنْ لَا يَدْرُمُ إِلَّا مُنْكَهُ يَا مَنْ لَا سُلْطَانَ  
 إِلَّا سُلْطَانُهُ يَا مَنْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ يَا مَنْ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ



الرقیہ یہ ہے کہ با وضو ہو کر اپنے مقصد کو دل میں رکھ کر صدق دل سے تین مرتبہ درود شریف پڑھیں

غَضَبُهُ يَا مَنْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمُهُ يَا مَنْ لَيْسَ أَحَدٌ مِثْلَهُ سُبْحَانَكَ  
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۲۰) يَا فَارِجَ  
الْهَمِّ وَيَا كَاشِفَ الْغَمِّ يَا غَافِرَ الذَّنْبِ يَا قَابِلَ التَّوْبِ يَا خَالِقَ  
الْحَلْقِ يَا صَادِقَ الْوَعْدِ يَا مُوَفِّي الْعَهْدِ يَا عَالِمَ السِّرِّ يَا فَاتِحَ الْحَبِّ  
يَا رَازِقَ الْأَنَامِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا  
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۲۱) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا عَلِيُّ يَا وَفِيُّ يَا  
غَنِيُّ يَا مَلِيٍّ يَا خَفِيُّ يَا رَضِيٍّ يَا زَكِيٍّ يَا بَدِيٍّ يَا قَوِيٍّ يَا وَلِيٍّ سُبْحَانَكَ  
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۲۲) يَا مَنْ  
أَظْهَرَ الْجَمِيلَ يَا مَنْ سَتَرَ الْقَبِيحَ يَا مَنْ لَمْ يُوَاخِذْ بِالْجُرْئَةِ يَا مَنْ لَمْ  
يَهْتِكِ السِّرَّ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ  
يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى يَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى  
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ  
(۲۳) يَا ذَا النِّعَمَةِ السَّابِقَةِ يَا ذَا الرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ يَا ذَا الْمِنَّةِ  
السَّابِقَةِ يَا ذَا الْحِكْمَةِ الْبَاطِنَةِ يَا ذَا الْقُدْرَةِ الْكَامِلَةِ يَا ذَا الْحُجَّةِ  
الْقَاطِعَةِ يَا ذَا الْكِرَامَةِ الظَّاهِرَةِ يَا ذَا الْعِزَّةِ الدَّائِمَةِ يَا ذَا الْقُوَّةِ  
الْمُتَيَسِّرَةِ يَا ذَا الْعُظْمَةِ الْمُبِيعَةِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ  
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۲۴) يَا بَدِيعَ السَّمَوَاتِ يَا جَاعِلَ الظُّلُمَاتِ  
يَا مَرَا حِمَ الْعِبَرَاتِ يَا مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ يَا سَاتِرَ الْعُورَاتِ يَا مُحْيِيَ  
الْأَمْوَاتِ يَا مُنْزِلَ الْآيَاتِ يَا مُضَعِّفَ الْحَسَنَاتِ يَا مَاجِي السَّيِّئَاتِ  
يَا شَدِيدَ التَّقْمِاتِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا  
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۲۵) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُصَوِّرَ يَا مُقَدِّرَ  
يَا مُدَبِّرَ يَا مُطَهِّرَ يَا مُنَوِّرَ يَا مُبَسِّرَ يَا مُبَشِّرَ يَا مُنْذِرَ يَا مُقَدِّمَ  
يَا مُؤَخِّرَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ

پھر تین مرتبہ استغفر اللہ بوجہ خیرۃ فی عافیۃ پڑھ کر تین مرتبہ درود شریف

یَا رَبِّ (۲۶) یَا رَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ یَا رَبَّ الشَّهْرِ الْحَرَامِ یَا رَبَّ الْبَلَدِ  
 الْحَرَامِ یَا رَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ یَا رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ یَا رَبَّ الْمَسْجِدِ  
 الْحَرَامِ یَا رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ یَا رَبَّ النَّوْرِ وَالظَّلَامِ یَا رَبَّ التَّحِيَّةِ  
 وَالسَّلَامِ یَا رَبَّ الْقُدْرَةِ فِي الْإِنَامِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ  
 الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۲۷) یَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ یَا أَعْدَلَ  
 الْعَادِلِينَ یَا أَصْدَقَ الصَّادِقِينَ یَا أَظْهَرَ الظَّاهِرِينَ یَا أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ  
 یَا أَسْرَعَ الْخَاسِبِينَ یَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ یَا أَبْصَرَ النَّاطِرِينَ یَا أَشْفَعَ  
 الشَّافِعِينَ یَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ  
 الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۲۸) یَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهُ یَا سَدَّ  
 مَنْ لَا سَدَّ لَهُ یَا دُخْرَ مَنْ لَا دُخْرَ لَهُ یَا حُرْزَ مَنْ لَا حُرْزَ لَهُ یَا غِيَاثَ  
 مَنْ لَا غِيَاثَ لَهُ یَا فُحْرَ مَنْ لَا فُحْرَ لَهُ یَا عِزَّ مَنْ لَا عِزَّ لَهُ یَا مُعِینَ مَنْ  
 لَا مُعِینَ لَهُ یَا أَمِيسَ مَنْ لَا أَمِيسَ لَهُ یَا أَمَانَ مَنْ لَا أَمَانَ لَهُ سُبْحَانَكَ  
 یَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۲۹) اَللّٰهُمَّ  
 اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ یَا عَاصِمُ یَا قَائِمُ یَا دَائِمُ یَا رَاحِمُ یَا سَالِمُ  
 یَا حَاكِمُ یَا عَالِمُ یَا قَاسِمُ یَا فَاضِلُ یَا بَاسِطُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا  
 أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۳۰) یَا عَاصِمَ مَنْ أَسْعَفَهُ  
 یَا رَاحِمَ مَنْ اسْتَرْحَمَهُ یَا غَافِرَ مَنْ اسْتَغْفَرَهُ یَا نَاصِرَ مَنْ اسْتَنْصَرَهُ  
 یَا حَافِظَ مَنْ اسْتَحْفَظَهُ یَا مُكْرِمَ مَنْ اسْتَكْرَمَهُ یَا مُرْسِدَ مَنْ اسْتَرْسَدَهُ  
 یَا صَرِيحَ مَنْ اسْتَضَرَّجَهُ یَا مُعِینَ مَنْ اسْتَعَانَهُ یَا مُغِیْثَ مَنْ اسْتَعَاثَهُ  
 سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ  
 (۳۱) یَا عَزِيزًا لَا یُضَامُ یَا لَطِيفًا لَا یُدْرَأُ یَا قَبِيْرًا لَا یَنْتَامُ یَا دَائِمًا  
 لَا یَغُوتُ یَا حَیًّا لَا یَمُوتُ یَا مَلِكًا لَا یُرُوْلُ یَا بَاقِیًّا لَا یَفْنَى یَا عَالِمًا  
 لَا یُجْمَلُ یَا صَمَدًا لَا یُطْعَمُ یَا قَوِیًّا لَا یُضْعَفُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

پڑھ کر کتاب کو کھول کر دیکھیں جو حکم ہو۔ اُس پر عمل واجب ہے۔

إِنَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۳۲) اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا أَحَدًا يَا وَاحِدًا يَا شَاهِدًا يَا مَاجِدًا يَا حَامِدًا يَا رَاشِدًا  
 يَا بَاعِثًا يَا وَارِثًا يَا صَارِيًا نَارًا فَعَسَى أَنْتَ الْإِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ  
 الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۳۳) يَا أَعْظَمَ مِنْ كُلِّ عَظِيمٍ يَا أَكْرَمَ  
 مِنْ كُلِّ كَرِيمٍ يَا أَرْحَمَ مِنْ كُلِّ رَحِيمٍ يَا أَعْلَمَ مِنْ كُلِّ عَلِيمٍ يَا  
 أَحْكَمَ مِنْ كُلِّ حَكِيمٍ يَا أَقْدَمَ مِنْ كُلِّ قَدِيمٍ يَا أَكْبَرَ مِنْ كُلِّ كَبِيرٍ  
 يَا أَلْطَفَ مِنْ كُلِّ لَطِيفٍ يَا أَجَلَ مِنْ كُلِّ جَلِيلٍ يَا أَعَزَّ مِنْ كُلِّ عَزِيزٍ  
 سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ  
 (۳۴) يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا كَثِيرَ الْخَيْرِ يَا قَدِيمَ  
 الْفَضْلِ يَا دَائِمَ اللَّطْفِ يَا لَطِيفَ الصَّنْعِ يَا مُنْفِسَ الْكُرْبِ يَا كَاشِفَ  
 الضَّرِّ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا قَاضِيَ الْحَقِّ سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
 الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۳۵) يَا مَنْ هُوَ فِي عَهْدِهِ  
 وَفِي يَوْمِهِ هُوَ فِي وَفَائِهِ قَوْمِي يَا مَنْ هُوَ فِي قُوَّتِهِ عَلَيَّ يَا مَنْ هُوَ فِي  
 عِلْوِهِ قَرِيبٌ يَا مَنْ هُوَ فِي قُرْبِهِ لَطِيفٌ يَا مَنْ هُوَ فِي لُطْفِهِ شَرِيفٌ  
 يَا مَنْ هُوَ فِي شَرَفِهِ عَزِيزٌ يَا مَنْ هُوَ فِي عِزِّهِ عَظِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي  
 عَظَمَتِهِ مُجِيدٌ يَا مَنْ هُوَ فِي مُجْدِهِ حَمِيدٌ سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا  
 أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۳۶) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
 بِاسْمِكَ يَا كَانِي يَا شَانِي يَا وَانِي يَا مَعَانِي يَا هَادِي يَا دَاعِي يَا قَاضِي  
 يَا رَاضِي يَا عَالِي يَا بَاقِي سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ  
 خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۳۷) يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ خَاشِعٌ لَهُ يَا مَنْ كُلُّ  
 شَيْءٍ خَاشِعٌ لَهُ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ كَارِنٌ لَهُ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ مُوجُودٌ بِهِ  
 يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ مُنِيبٌ إِلَيْهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ خَافِتٌ مِنْهُ يَا مَنْ  
 كُلُّ شَيْءٍ قَائِمٌ بِهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ صَائِرٌ إِلَيْهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ يُسَبِّحُ

لَا تَحْمِلْ فِيْمَا عَزَمْتَ اللَّهُ مَعَكَ -

حَمْدُهُ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٣٨) يَا مَنْ لَا مَفْزَعَ إِلَّا إِلَيْهِ يَا مَنْ لَا مَقْصَدَ إِلَّا إِلَيْهِ يَا مَنْ لَا مَنجى مِنْهُ إِلَّا إِلَيْهِ يَا مَنْ لَا يُرْعَبُ إِلَّا إِلَيْهِ يَا مَنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ يَا مَنْ لَا يَسْتَعَانُ إِلَّا بِهِ يَا مَنْ لَا يَتَوَكَّلُ إِلَّا عَلَيْهِ يَا مَنْ لَا يُرْجَى إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُعْبَدُ إِلَّا آيَاهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٣٩) يَا خَيْرَ الْمَرْهُوبِينَ يَا خَيْرَ الْمَطْلُوبِينَ يَا خَيْرَ الْمُسْتَوَلِينَ يَا خَيْرَ الْمُقْصُودِينَ يَا خَيْرَ الْمَذْكُورِينَ يَا خَيْرَ الْمَشْكُورِينَ يَا خَيْرَ الْمَحْبُوبِينَ يَا خَيْرَ الْمَدْعُودِينَ يَا خَيْرَ الْمُسْتَأْسِينَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٤٠) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا غَافِرُ يَا سَاتِرُ يَا قَادِرُ يَا قَاهِرُ يَا فَاطِرُ يَا كَاسِرُ يَا جَابِرُ يَا ذَاكِرُ يَا نَاطِرُ يَا نَاصِرُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٤١) يَا مَنْ خَلَقَ مَسْوًى يَا مَنْ قَدَّرَ فَهْدًى يَا مَنْ يُكْشِفُ السُّلُوبَ يَا مَنْ يُسَمِّعُ السَّجُودَ يَا مَنْ يُنْقِذُ الْعُرْقَى يَا مَنْ يُنْجِي الْمَلَكِيَّ يَا مَنْ يُشْفِي الْمَرْضَى يَا مَنْ أَصْحَكَ وَابْكَى يَا مَنْ أَمَاتَ وَأَحْيَى يَا مَنْ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٤٢) يَا مَنْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ سَبِيلُهُ يَا مَنْ فِي الْأَفَاقِ آيَاتُهُ يَا مَنْ فِي الْأَيَّامِ بُرْهَانُهُ يَا مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ قُدْرَتُهُ يَا مَنْ فِي الْقُبُورِ عِبْرَتُهُ يَا مَنْ فِي الْقِيَامَةِ مُلْكُهُ يَا مَنْ فِي الْحِسَابِ هَيْبَتُهُ يَا مَنْ فِي الْمِيزَانِ قَضَاءُهُ يَا مَنْ فِي الْجَنَّةِ ثَوَابُهُ يَا مَنْ فِي النَّارِ عِقَابُهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ



جو تو نے ارادہ کیا ہے اس میں تساہل نہ کر اللہ ترے ساتھ ہے۔

خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۳) يَا مَنْ إِلَيْهِ يَهْرَبُ الْخَائِفُونَ  
يَا مَنْ إِلَيْهِ يَفْرَعُ الْمَذْنُبُونَ يَا مَنْ إِلَيْهِ يَقْصِدُ النِّيْسُونَ يَا  
مَنْ إِلَيْهِ يَرْغَبُ التَّارِهْدُونَ يَا مَنْ إِلَيْهِ يُلْجَأُ الْمُتَحَيِّرُونَ  
يَا مَنْ بِهِ لَيْسَ لِسُ الْمُرِيدُونَ يَا مَنْ بِهِ يَفْتَخِرُ الْمُحِبُّونَ يَا مَنْ  
فِي عَفْوِهِ يَطْمَعُ الْخَاطِئُونَ يَا مَنْ إِلَيْهِ يَسْكُنُ الْمُوقِنُونَ يَا مَنْ عَلَيْهِ  
يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغُوثُ الْغُوثُ  
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۴) اللَّهُمَّ رَاقِي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا حَبِيبُ  
يَا طَبِيبُ يَا قَرِيبُ يَا رَقِيبُ يَا حَسِيبُ يَا مَهِيبُ يَا مُثِيبُ يَا مُجِيبُ  
يَا خَيْرُ يَا بَصِيرُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغُوثُ الْغُوثُ خَلِّصْنَا  
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۵) يَا أَكْرَبَ مِنْ كُلِّ قَرِيبٍ يَا أَحَبَّ مِنْ كُلِّ  
حَبِيبٍ يَا أَبْصَرَ مِنْ كُلِّ بَصِيرٍ يَا أَخْبَرَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ يَا أَشْرَفَ  
مِنْ كُلِّ شَرِيفٍ يَا أَدْعَى مِنْ كُلِّ دَفِيعٍ يَا أَقْوَى مِنْ كُلِّ قَوِيٍّ يَا أَغْنَى  
مِنْ كُلِّ غَنَى يَا أَجْوَدَ مِنْ كُلِّ جَوَادٍ يَا أَرْغَى مِنْ كُلِّ رَوْفٍ سُبْحَانَكَ  
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغُوثُ الْغُوثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۶) يَا غَالِبًا  
غَيْرَ مَغْلُوبٍ يَا صَانِعًا غَيْرَ مَصْنُوعٍ يَا خَالِقًا غَيْرَ مَخْلُوقٍ يَا مَالِكًا  
غَيْرَ مَمْلُوكٍ يَا قَاهِرًا غَيْرَ مَقْهُورٍ يَا رَافِعًا غَيْرَ مَرْفُوعٍ يَا حَافِظًا  
غَيْرَ مُحْفُوظٍ يَا نَاجِرًا غَيْرَ مَنْصُورٍ يَا شَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ يَا قَرِيبًا  
غَيْرَ بَعِيدٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغُوثُ الْغُوثُ خَلِّصْنَا  
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۷) يَا نُورَ النُّورِ يَا مُنَوَّرَ النُّورِ يَا خَالِقَ النُّورِ يَا  
مَدِيرَ النُّورِ يَا مُقَدِّرَ النُّورِ يَا نُورَ كُلِّ نُورٍ يَا نُورًا قَبْلَ كُلِّ نُورٍ يَا  
نُورًا بَعْدَ كُلِّ نُورٍ يَا نُورًا فَوْقَ كُلِّ نُورٍ يَا نُورَ النَّورِ كَمِثْلِهِ نُورٌ  
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغُوثُ الْغُوثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ  
يَا رَبِّ (۴۸) يَا مَنْ عَطَاءُهُ شَرِيفٌ يَا مَنْ فِعْلُهُ لَطِيفٌ يَا مَنْ لُطْفُهُ



لَا تَعْدُ نِيْمًا عَرَمَتْ نَانَ الصَّبْرِ رَاحَةً

مُقِيمٌ يَا مَنْ إِحْسَانُهُ قَدِيمٌ يَا مَنْ قَوْلُهُ حَقٌّ يَا مَنْ وَعْدُهُ صِدْقٌ  
يَا مَنْ عَفْوُهُ نَضْلٌ يَا مَنْ عَذَابُهُ عَذْلٌ يَا مَنْ ذِكْرُهُ حُلُوٌّ يَا مَنْ  
فَضْلُهُ عَمِيمٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا  
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٣٩) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مَسْمُومٌ يَا مُفْصَلٌ  
يَا مُبَدِّلُ يَا مُدَلِّلُ يَا مُنَزِّلُ يَا مُنَوِّلُ يَا مُفْضِلُ يَا مُجْزِلُ يَا مُهْلُ  
يَا مُجْمِلُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنْ  
النَّارِ يَا رَبِّ (٤٠) يَا مَنْ تَرَى وَلَا يُرَى يَا مَنْ يَخْلُقُ وَلَا يُخْلَقُ يَا  
مَنْ يَهْدِي وَلَا يُهْدَى يَا مَنْ يُحْيِي وَلَا يُحْيَى يَا مَنْ يُسْأَلُ وَلَا يُسْأَلُ  
يَا مَنْ يُطْعَمُ وَلَا يُطْعَمُ يَا مَنْ يُجْبَرُ وَلَا يُجْبَرُ عَلَيْهِ يَا مَنْ يَقْضَى وَ  
لَا يُقْضَى عَلَيْهِ يَا مَنْ يُحْكَمُ وَلَا يُحْكَمُ عَلَيْهِ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ  
يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ  
الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٤١) يَا نِعْمَ الْحَسِيبُ يَا نِعْمَ الطَّبِيبُ  
يَا نِعْمَ الرَّقِيبُ يَا نِعْمَ الْفَرِيبُ يَا نِعْمَ الْمُحِيبُ يَا نِعْمَ الْحَبِيبُ  
يَا نِعْمَ الْكَفِيلُ يَا نِعْمَ الْوَكِيلُ يَا نِعْمَ الْمَوْلَى يَا نِعْمَ النَّصِيرُ سُبْحَانَكَ  
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٤٢) يَا سَرُورَ  
الْعَارِفِينَ يَا مَمْنَى الْمُحِبِّينَ يَا أَنْبَسَ الْمُرِيدِينَ يَا حَبِيبَ التَّوَّابِينَ  
يَا رَازِقَ الْمُقْدِرِينَ يَا رَجَاءَ الْمُتَدَبِّينَ يَا قَرَّةَ عَيْنِ الْعَابِدِينَ يَا مَنْفَسَ  
عَنِ الْمَكْرُوبِينَ يَا مُفَرِّجَ عَنِ الْمُعْصُومِينَ يَا إِلَهَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ  
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ  
(٤٣) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا رَبَّنَا يَا إِلَهَنَا يَا سَيِّدَنَا يَا مَوْلَانَا  
يَا نَاصِرَنَا يَا حَافِظَنَا يَا دَلِيلَنَا يَا مُعِينَنَا يَا حَبِيبَنَا يَا طَبِيبَنَا سُبْحَانَكَ  
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٤٤) يَا  
رَبَّ الْيَتَامَى وَالْأَسْرَارِ يَا رَبَّ الصِّدِّيقِينَ وَالْأَخْبَارِ يَا رَبَّ الْجَنَّةِ

جو تو نے ارادہ کیا ہے اُس میں جلدی نہ کر کیونکہ صبر ہی میں راحت ہے۔

وَالنَّارِ يَا رَبِّ الصَّغَارِ وَالْكِبَارِ يَا رَبِّ الْحُبُوبِ وَالشِّمَارِ يَا رَبِّ الْأَنْهَارِ  
وَالْأَشْجَارِ يَا رَبِّ الصَّحَارِ وَالْبَرَارِ يَا رَبِّ الْبَحَارِ يَا رَبِّ  
الْجَلِيلِ وَالنَّهَارِ يَا رَبِّ الْإِعْلَانِ وَالْإِسْرَارِ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵۵) يَا مَنْ تَفَدَّى كُلَّ شَيْءٍ  
أَمْرُهُ يَا مَنْ لَحِقَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِوَالُهُ يَا مَنْ بَلَغَتْ إِلَى كُلِّ شَيْءٍ قُدْرَتُهُ  
يَا مَنْ لَا تُحْصِي الْعِبَادُ نِعْمَتَهُ يَا مَنْ لَا تَبْلُغُ الْخَلَائِقُ شُكْرَهُ يَا مَنْ لَا  
تُذَرِّكُ الْأَفْهَامُ جَلَالَهُ يَا مَنْ لَا تَنَالُ الْأَوْفَاقُ كُنْهَهُ يَا مَنْ الْعِظَمَةُ  
وَالْكِبَرِيَاءُ رِوَاؤُهُ يَا مَنْ لَا تَقْدِرُ الْعِبَادُ قَضَاءَهُ يَا مَنْ لَا مُلْكَ إِلَّا مُلْكُهُ  
يَا مَنْ لَا عَطَاءَ إِلَّا عَطَاءُهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ  
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵۶) يَا مَنْ لَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَى يَا مَنْ لَهُ  
الْصِّفَاتُ الْعُلْيَا يَا مَنْ لَهُ الْآخِرَةُ وَالْأُولَى يَا مَنْ لَهُ الْحَيَّةُ الْمَأْوَى  
يَا مَنْ لَهُ الْوَيَاتُ الْكُبْرَى يَا مَنْ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يَا مَنْ لَهُ الْحُكْمُ  
وَالْقَضَاءُ يَا مَنْ لَهُ الْهَوَاءُ وَالْفَضَاءُ يَا مَنْ لَهُ الْعَرْشُ وَالْثَرَى يَا مَنْ  
لَهُ السَّمُوتُ الْعُلَى سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا  
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا عَفُوًّا غَفُورًا  
يَا صَبُورًا يَا شَكُورًا يَا رَوْفًا يَا عَظُوفًا يَا مَسْئُولًا يَا وَدُودًا يَا سَبُوحًا  
يَا قَدُّوسًا سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ  
النَّارِ يَا رَبِّ (۵۸) يَا مَنْ فِي السَّمُوتِ عَظَمَتُهُ يَا مَنْ فِي الْأَرْضِ آيَاتُهُ  
يَا مَنْ فِي كُلِّ شَيْءٍ دَلِيلُهُ يَا مَنْ فِي الْبَحَارِ عَجَائِبُهُ يَا مَنْ فِي الْجِبَالِ  
خَزَائِنُهُ يَا مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ يَا مَنْ إِلَيْهِ يَرْجِعُ الْأَمْرُ  
كُلُّهُ يَا مَنْ أَظْهَرَ فِي كُلِّ شَيْءٍ لَطْفَهُ يَا مَنْ أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ  
يَا مَنْ تَصَرَّفَ فِي الْخَلَائِقِ قُدْرَتُهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵۹) يَا حَيِّبٌ مَنْ لَا

اِذَا تَوَكَّلْتَ عَلَى اللَّهِ فَأَفْعَلْ فَإِنَّهُ يَعْينُكَ۔

حَبِيبَ لَهُ يَا طَيِّبَ مَنْ لَا طَيِّبَ لَهُ يَا حَبِيبَ مَنْ لَا حَبِيبَ لَهُ  
يَا شَفِيقَ مَنْ لَا شَفِيقَ لَهُ يَا رَفِيقَ مَنْ لَا رَفِيقَ لَهُ يَا مُغِيثَ مَنْ لَا  
مُغِيثَ لَهُ يَا دَلِيلَ مَنْ لَا دَلِيلَ لَهُ يَا أُنَيْسَ مَنْ لَا أُنَيْسَ لَهُ يَا رَاحِمَ  
مَنْ لَا رَاحِمَ لَهُ يَا صَاحِبَ مَنْ لَا صَاحِبَ لَهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ  
إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٦٠) يَا كَافِيَ مَنْ  
اسْتَكْفَاهُ يَا هَادِيَ مَنْ اسْتَهْدَاهُ يَا كَالِي مَنْ اسْتَكَالَاهُ يَا رَاعِيَ مَنْ  
اسْتَرْعَاهُ يَا شَافِيَ مَنْ اسْتَشْفَاهُ يَا قَاضِيَ مَنْ اسْتَقْضَاهُ يَا مُغْنِيَ  
مَنْ اسْتَغْنَاهُ يَا مُؤْنِيَ مَنْ اسْتَوْفَاهُ يَا مُقْوِي مَنْ اسْتَقْوَاهُ يَا وَلِيَّ مَنْ  
اسْتَوْلَاهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ  
يَا رَبِّ (٦١) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا خَالِقُ يَا رَازِقُ يَا نَاطِقُ يَا  
صَادِقُ يَا فَالِقُ يَا فَارِقُ يَا فَاتِقُ يَا رَاتِقُ يَا سَابِقُ يَا سَاقٍ سُبْحَانَكَ  
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٦٢) يَا  
مَنْ يُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ يَا مَنْ جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالْأَنْوَارَ يَا مَنْ  
خَلَقَ الظِّلَّ وَالْحَرُورَ يَا مَنْ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يَا مَنْ قَدَّرَ الْخَيْرَ  
وَالشَّرَّ يَا مَنْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ يَا مَنْ لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ يَا مَنْ  
لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمَلِكِ يَا مَنْ  
لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ  
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٦٣) يَا مَنْ يَعْلَمُ مَرَادَ الْمُرِيدِينَ يَا مَنْ  
يَعْلَمُ ضَمِيرَ الصَّامِتِينَ يَا مَنْ يَسْمَعُ أَيْنِينَ الْوَاهِنِينَ يَا مَنْ يَرَى  
بُكَاءَ الْكَافِينَ يَا مَنْ يَمْلِكُ حَوَاجِ السَّائِلِينَ يَا مَنْ يَقْبَلُ عَذْرَ  
التَّائِبِينَ يَا مَنْ لَا يُضِلُّ عَمَلُ الْمُفْسِدِينَ يَا مَنْ لَا يُضِيعُ أَجْرَ  
الْمُحْسِنِينَ يَا مَنْ لَا يَبْعُدُ عَنْ قُلُوبِ الْعَارِفِينَ يَا أَجُودَ الْأَجُودِ يَا  
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ

جب اللہ تبارک و تعالیٰ کو کر گز رہا تیری مدد کرے گا۔

(۶۴) يَا دَائِمَ الْبَقَاءِ يَا سَامِعَ الدَّعَاءِ يَا وَاسِعَ الْعَطَاءِ يَا غَافِرَ الْخَطَا  
يَا بَدِيعَ السَّمَاءِ يَا حَسَنَ الْبَلَاءِ يَا جَمِيلَ الشَّأِ يَا قَدِيمَ الشَّأِ يَا  
كَثِيرَ الْوَفَاءِ يَا شَرِيفَ الْجَزَاءِ سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ

الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۶۵) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ  
يَا سَتَّارِ يَا غَفَّارِ يَا قَهَّارِ يَا جَبَّارِ يَا صَبَّارِ يَا بَارِئِ يَا مُخْتَارِ يَا فَتَّاحِ  
يَا نَفَّاحِ يَا مُرْتاحِ سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ

خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۶۶) يَا مَنْ خَلَقَنِي وَسَوَّانِي يَا مَنْ رَزَقَنِي  
وَرَبَّانِي يَا مَنْ أَطْعَمَنِي وَسَقَانِي يَا مَنْ فَرَّبَنِي وَأَدْنَانِي يَا مَنْ  
عَصَمَنِي وَكَفَانِي يَا مَنْ حَفَظَنِي وَكَلَانِي يَا مَنْ أَعَزَّنِي وَأَعْنَانِي يَا مَنْ

وَقَفَّنِي وَهَدَانِي يَا مَنْ أَنْسَنِي وَأَوَّانِي يَا مَنْ أَمَاتَنِي وَأَحْيَانِي  
سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ  
(۶۷) يَا مَنْ يُحَقِّقُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ يَا مَنْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ

يَا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ يَا مَنْ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا بِذَنبِهِ  
يَا مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ يَا مَنْ لَا مَعْقِبَ لِحُكْمِهِ يَا  
مَنْ لَا رَادَّ لِفَضَائِهِ يَا مَنْ انْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ لِأَمْرِهِ يَا مَنْ السَّمَوَاتُ

مَطْوِيَّاتٌ بِإَمْرِهِ يَا مَنْ يُسِيلُ الرِّيَّاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ  
سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ  
(۶۸) يَا مَنْ جَعَلَ الْأَرْضَ مِهَادًا يَا مَنْ جَعَلَ الْجِبَالَ أَوْتَادًا يَا مَنْ

جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا يَا مَنْ جَعَلَ الْقَمَرَ نُورًا يَا مَنْ جَعَلَ اللَّيْلَ  
لِبَاسًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّهَارَ مَعَاشًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّوْمَ سُبَاتًا يَا مَنْ  
جَعَلَ السَّمَاءَ بِنَاءً يَا مَنْ جَعَلَ الْأَشْيَاءَ أَمْزَاجًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّارَ

مَرْصَدًا سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ  
النَّارِ يَا رَبِّ (۶۹) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا سَمِيعُ يَا شَفِيعُ  
۳۵۳

لَا تَحَازِرْ مِنْ نُؤْتِ نَصِيْبِكَ عِنْدَ اللَّهِ لَا يُخَيِّبُكَ زَيْمَانُ مَوْتٍ لَا تَحْزَنْ -

يَا رَفِيعُ يَا مَنِيْعُ يَا سَرِيعُ يَا بَدِيعُ يَا كَبِيْرُ يَا قَدِيْرُ يَا حَبِيْرُ يَا مُجِيْبُ  
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ

(١) يَا حَيًّا قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيًّا بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ  
حَيٌّ يَا حَيُّ الَّذِي لَيْسَ يُشَارِكُهُ حَيٌّ يَا حَيُّ الَّذِي لَا يَحْتَاجُ إِلَى حَيٍّ

يَا حَيُّ الَّذِي يَمِيْتُ كُلُّ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي يَرُدُّ كُلَّ حَيٍّ يَا حَيَّا أَلَمْ  
يَرِثِ الْحَيَوَةَ مِنْ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا تَأْخُذْهُ

سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ  
النَّارِ يَا رَبِّ (٢) يَا مَنْ لَهُ دِكْرٌ لَا يَنْسَى يَا مَنْ لَهُ نُورٌ لَا يَطْفَأُ يَا

مَنْ لَهُ نِعْمَةٌ لَا تُعَدُّ يَا مَنْ لَهُ مُلْكٌ لَا يَزُولُ يَا مَنْ لَهُ شَاءٌ لَا يُخْفَى  
يَا مَنْ لَهُ جَلَالٌ لَا يَكْفَى يَا مَنْ لَهُ كَمَالٌ لَا يُدْرِكُ يَا مَنْ لَهُ قَضَاءٌ

لَا يَرُدُّ يَا مَنْ لَهُ صِفَاتٌ لَا تُبَدَّلُ يَا مَنْ لَهُ نَعُوْثٌ لَا تُغَيَّرُ سُبْحَانَكَ  
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٣) يَا

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ يَا غَايَةَ الطَّالِبِيْنَ يَا ظَهْرَ الدَّاجِنِ  
يَا مُدْرِكَ الْهَارِبِيْنَ يَا مَنْ يُحِبُّ الصَّابِرِيْنَ يَا مَنْ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ يَا

مَنْ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ يَا مَنْ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ يَا مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ  
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ

(٤) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا شَفِيقُ يَا رَفِيقُ يَا حَفِيطُ يَا مُحِيطُ  
يَا مُقْبِتُ يَا مُعِثُ يَا مُعَرِّ يَا مُدِلُّ يَا مُبْدِيُّ يَا مُعِيدُ سُبْحَانَكَ يَا لَا

إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥) يَا مَنْ هُوَ  
أَحَدٌ بِلَا ضِدٍّ يَا مَنْ هُوَ قَدُّ بِلَا زَيْدٍ يَا مَنْ هُوَ صَمَدٌ بِلَا عَيْبٍ يَا مَنْ

هُوَ تَرُّ بِلَا كَيْفٍ يَا مَنْ هُوَ قَاضٍ بِلَا حَيْفٍ يَا مَنْ هُوَ رَبُّ بِلَا وَزِيرٍ  
يَا مَنْ هُوَ عَزِيزٌ بِلَا دُلٍّ يَا مَنْ هُوَ غَنِيٌّ بِلَا فَقْرٍ يَا مَنْ هُوَ مَلِكٌ بِلَا عَدَلٍ

يَا مَنْ هُوَ مُوصَوْتُ بِلَا شَيْبَةٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ  
٣٥٢



اپنے عہد کے خاتمہ ہونے سے نڈر وہ اللہ کے پاس جمع ہے اس میں خیانت نہ ہوگی جو کچھ بت کی ہے اس کے سلسلے میں ذکر

الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵)، يَا مَنْ ذُكِرَتْ شَرَفَاتُ لَذَائِكِ  
يَا مَنْ شُكِرَتْ فَوَازُ لَشَائِكِ يَا مَنْ حَمِدَتْ عِزُّ لِحَامِدِينَ يَا مَنْ  
طَاعَتْ نَجَاةٌ لِلْمُطِيعِينَ يَا مَنْ بَابُهُ مَفْتُوحٌ لِلطَّالِبِينَ يَا مَنْ سَبِيلُهُ  
وَاضِحٌ لِلْيَنَابِئِينَ يَا مَنْ آيَاتُهُ بُرْهَانٌ لِلنَّاطِرِينَ يَا مَنْ كِتَابُهُ تَذَكُّرَةٌ  
لِلْمُتَّقِينَ يَا مَنْ رَزَقَ عَمُومٌ لِلطَّائِعِينَ وَالْعَاصِينَ يَا مَنْ رَحْمَتُهُ  
قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْغَوْتُ  
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۶)، يَا مَنْ تَبَارَكَ اسْمُهُ يَا مَنْ تَعَالَى جَدُّهُ  
يَا مَنْ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ يَا مَنْ جَلَّ شَأْنُهُ يَا مَنْ تَقَدَّسَتْ أَسْمَاءُهُ يَا مَنْ  
يَدُومُ بَقَاءُهُ يَا مَنْ الْعِظَمَةُ بِهَا أَعْلَى يَا مَنْ الْكِبَرِيَاءُ مِرْدَا عَرَاهُ يَا مَنْ  
لَا تَحْصَى الْأَعْرَافُ يَا مَنْ لَا تَعْدُ نَعْمَاتُهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
الْعَوْتُ الْغَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۷)، اللَّهُمَّ ارِنِي أَسْئَلُكَ  
بِاسْمِكَ يَا مُعِينُ يَا آمِنُ يَا مُبِينُ يَا مَتِينُ يَا مَكِينُ يَا رَشِيدُ يَا  
حَبِيدُ يَا مَجِيدُ يَا شَدِيدُ يَا شَهِيدُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْتُ  
الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۸)، يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيدِ يَا ذَا الْقَوْلِ  
السَّيِّدِ يَا ذَا الْفِعْلِ الرَّشِيدِ يَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيدِ يَا ذَا الْوَعْدِ وَالْوَعْدِ  
يَا مَنْ هُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ يَا مَنْ هُوَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ يَا مَنْ هُوَ  
قَرِيبٌ غَيْرُ بَعِيدٍ يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ يَا مَنْ هُوَ لَيْسَ  
بِظَلَامٍ لِلْعَبِيدِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْتُ الْغَوْتُ خَلِّصْنَا  
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۹)، يَا مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَزِيرَ يَا مَنْ لَا شَبِيهَ  
لَهُ وَلَا نَظِيرَ يَا خَالِقَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِيرِ يَا مُغْنِيَ الْبَاسِ  
الْفَقِيرِ يَا ذَا زِقِ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا مَرَحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ يَا جَابِرَ  
الْعَظْمِ الْكَسِيرِ يَا عَصَمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ هُوَ بَعِيدٌ  
جَمِيرٌ بَصِيرٌ يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

الصَّبْرُ جُنَّةٌ الْعَوَاقِبُ لَا تَعْمَلُ تَحْدُ خَيْرًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨٠) يَا ذَا الْجُودِ وَالنِّعَمِ  
يَا ذَا الْفَضْلِ وَالْكَرَمِ يَا خَالِقَ الْوُجُهِ وَالْقَلَمِ يَا بَارِي الدِّدِ وَالنَّسَمِ  
يَا ذَا الْبَأْسِ وَالنِّقَمِ يَا مُلْهِمَ الْعُرْبِ وَالْعَجَمِ يَا كَاشِفَ الضَّرِّ وَالْأَلَمِ  
يَا عَالِمَ السِّرِّ وَالْهِمَمِ يَا رَبَّ الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ يَا مَنْ خَلَقَ الْأَشْيَاءَ  
مِنَ الْعَدَمِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ  
النَّارِ يَا رَبِّ (٨١) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا فَاعِلُ يَا جَاعِلُ يَا قَابِلُ  
يَا كَامِلُ يَا فَاضِلُ يَا وَاسِلُ يَا عَادِلُ يَا غَالِبُ يَا هَالِبُ يَا وَاهِبُ  
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ  
يَا رَبِّ (٨٢) يَا مَنْ أَنْعَمَ بِطَوْلِهِ يَا مَنْ أَكْرَمَ بِمَجْدِهِ يَا مَنْ جَادَ  
بِلَطْفِهِ يَا مَنْ تَعَدَّى بِقُدْرَتِهِ يَا مَنْ قَدَّرَ بِحُكْمَتِهِ يَا مَنْ حَكَّمَ  
بِتَدْبِيرِهِ يَا مَنْ دَبَّرَ بِعِلْمِهِ يَا مَنْ تَجَاوَزَ بِجَلِيلِهِ يَا مَنْ دَانِي فِي  
عُلُومِهِ يَا مَنْ عَلَا فِي دَلُومِهِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ  
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨٣) يَا مَنْ خَلَقَ مَا يَشَاءُ يَا مَنْ يَفْعَلُ مَا  
يَشَاءُ يَا مَنْ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُعَذِّبُ  
مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُعْزِّزُ مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُذِلُّ  
مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُصَوِّرُ فِي الْأَرْحَامِ مَا يَشَاءُ يَا مَنْ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ  
مَنْ يَشَاءُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ  
يَا رَبِّ (٨٤) يَا مَنْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا يَا مَنْ جَعَلَ لِكُلِّ  
شَيْءٍ قَدْرًا يَا مَنْ لَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا يَا مَنْ جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ  
رُسُلًا يَا مَنْ جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا يَا مَنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا يَا مَنْ  
خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا يَا مَنْ جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ أَمَدًا يَا مَنْ أَحَاطَ  
بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا يَا مَنْ أَخْطَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا  
أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨٥) اللَّهُمَّ إِنِّي

صبر سے اچھے نتیجے نکلتے ہیں جلد ہی ذکر انشاء اللہ تیرے لئے بھلائی ہے۔

أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا أَوَّلَ يَا آخِرَ يَا بَاطِنَ يَا ظَاهِرَ يَا بَرَّ يَا حَقَّ يَا فَرْدَ  
يَا وَثِرَ يَا صَمَدَ يَا سَرْمَدَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ  
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۸۶) يَا خَيْرَ مَعْرُوفٍ عَرِفَ يَا أَفْضَلَ مَعْبُودٍ  
عَبَدَ يَا أَجَلَ مَشْكُورٍ شَكَرَ يَا أَعَزَّ مَذْكُورٍ ذَكَرَ يَا أَعْلَى مَحْمُودٍ  
حَمِدَ يَا أَقْدَمَ مُرْجُودٍ طَلَبَ يَا أَرْفَعَ مَوْصُوفٍ وَصِفَ يَا أَكْبَرَ  
مَقْصُودٍ قَصَدَ يَا أَكْرَمَ مَسْئُولٍ سَأَلَ يَا أَشْرَفَ مَحْبُوبٍ عَلِمَ  
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ  
يَا رَبِّ (۸۷) يَا حَبِيبَ الْبَاكِينَ يَا سَدَّ الْمُتَوَكِّلِينَ يَا هَادِيَ  
الْمُضِلِّينَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا أَنْيَسَ الدَّاكِرِينَ يَا مَقْرَعَ اللَّاهُوتِينَ  
يَا مُنْجِيَ الصَّادِقِينَ يَا أَقْدَرَ الْقَادِرِينَ يَا أَعْلَمَ الْعَالَمِينَ يَا إِلَهَ  
الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا  
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۸۸) يَا مَنْ عَلَا فَقَهَرَ يَا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ يَا مَنْ  
بَطَنَ فَخَبَرَ يَا مَنْ عَبَدَ فَشَكَرَ يَا مَنْ عَصَى فَغَفَرَ يَا مَنْ لَا تُخَوِّيه  
الْفِكْرُ يَا مَنْ لَا يَدْرِكُهُ بَصَرٌ يَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ أَثَرٌ يَا مَارِئِي  
النَّبَشَ يَا مُقَدِّرَ كُلِّ قَدَرٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ  
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۸۹) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ  
يَا حَافِظَ يَا بَارِيَّ يَا قَادِرِيَّ يَا بَازِيَّ يَا فَارِجَ يَا فَاتِحَ يَا كَاسِفَ يَا مُضَا  
يَا أَمِيرَ يَا نَاهِيَّ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا  
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۹۰) يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَصِفُ  
الشَّوْءَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَخْلُقُ الْخَلْقَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ  
إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَمُنُّ النِّعْمَةَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَقْلِبُ الْقُلُوبَ إِلَّا  
هُوَ يَا مَنْ لَا يَدْبِرُ الْأُمْرَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُنْزِلُ الْغَيْثَ إِلَّا هُوَ  
يَا مَنْ لَا يَنْسُطُ الرِّزْقَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُحْيِي الْمَوْتَى إِلَّا هُوَ سُبْحَانَكَ

إِذَا نَوَيْتَ خَيْرًا فَاجْزِمْ عَزْمَكَ فَإِنَّ اللَّهَ كَرِيمٌ يُعِينُكَ فِي هَذَا الدُّمْرِ الشَّاءِ اللَّهُ تَعَالَى

يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩١) يَا مُعِينُ  
 الضُّعْفَاءِ يَا صَاحِبَ الْغُرَبَاءِ يَا نَاصِرَ الْأَوْلِيَاءِ يَا قَاهِرَ الْأَعْدَاءِ يَا  
 مُرَافِعَ السَّمَاءِ يَا أُنَيْسَ الْأَصْفِيَاءِ يَا حَبِيبَ الدُّقِيِّاءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ  
 يَا إِلَهَ الْأَغْنِيَاءِ يَا أَكْرَمَ الْكِرْمَاءِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ  
 الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٢) يَا كَافِيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَا قَائِمَ  
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ لَا يُشَبِّهُهُ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَزِيدُنِي فِي مَلِكِهِ شَيْءٌ  
 يَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَنْقُصُ مِنْ خَزَائِنِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ  
 لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَعْرُبُ عَنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ يَا مَنْ هُوَ خَيْرُ  
 أَكْلِ شَيْءٍ يَا مَنْ وَسَّعَتْ رَحْمَتُهُ كُلَّ شَيْءٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
 الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٣) اللَّهُمَّ ارْحَمْ  
 أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُكْرِمُ يَا مُطْعِمُ يَا مُنْعِمُ يَا مُعْطِي يَا مُغْنِي يَا  
 مُفْنِي يَا مُفْنِي يَا مُخَيِّي يَا مُرْضِي يَا مُنْجِي سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
 الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٤) يَا أَوَّلَ كُلِّ شَيْءٍ وَ  
 آخِرَهُ يَا إِلَهَ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَصَانِعَهُ يَا بَارِيَّ  
 كُلِّ شَيْءٍ وَخَالِقَهُ يَا قَابِضَ كُلِّ شَيْءٍ وَبَاسِطَهُ يَا مُبْدِيَّ كُلِّ شَيْءٍ  
 وَمُعِيدَهُ يَا مُنْشِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُقَدِّرَهُ يَا مُكُونَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُحَوِّلَهُ  
 يَا مُخَيِّي كُلِّ شَيْءٍ وَمُصَيِّتَهُ يَا خَالِقَ كُلِّ شَيْءٍ وَوَارِثَهُ سُبْحَانَكَ يَا  
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٥) يَا  
 خَيْرَ ذَاكِرٍ وَمَذْكُورٍ يَا خَيْرَ شَاكِرٍ وَمَشْكُورٍ يَا خَيْرَ حَامِدٍ وَمُحْمَدٍ يَا خَيْرَ شَاهِدٍ  
 وَمَشْهُودٍ يَا خَيْرَ دَاعٍ وَمَدْعُوٍ يَا خَيْرَ مُجِيبٍ وَمُجَابٍ يَا خَيْرَ مُؤْنِسٍ وَأُنَيْسٍ  
 يَا خَيْرَ صَاحِبٍ وَجَلِيسٍ يَا خَيْرَ مَقْصُودٍ وَمَطْلُوبٍ يَا خَيْرَ حَبِيبٍ وَمَحْبُوبٍ  
 سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٦) يَا مَنْ هُوَ  
 لِمَنْ دَعَاهُ مُجِيبٌ يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ أَطَاعَهُ حَبِيبٌ يَا مَنْ هُوَ إِلَى مَنْ أَحَبَّهُ قَرِيبٌ

ب نیکی کی نیت کرتے تو اپنے ارادہ کو اختیار کرتے کیونکہ اللہ کریم ہے وہ اس کام میں انشاء اللہ تیری مدد کرے گا۔

يَا مَنْ هُوَ مِنْ اسْتَحْفَظَهُ رَقِيبٌ يَا مَنْ هُوَ مِنْ رَجَا هُ كَرِيمٌ يَا  
مَنْ هُوَ مِنْ عَصَا هُ حَلِيمٌ يَا مَنْ هُوَ مِنْ عَظَمَتِهِ رَحِيمٌ يَا مَنْ هُوَ  
فِي حِكْمَتِهِ عَظِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي إِحْسَانِهِ قَدِيمٌ يَا مَنْ هُوَ مِنْ أَرَادَهُ  
عَلَيْهِمْ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغُوثُ الْغُوثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ  
يَا رَبِّ (۹۷) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُسَبِّبُ يَا مُرْغِبُ يَا  
مُغْلِبُ يَا مُعَقِّبُ يَا مُرْتَبُ يَا مُخَوِّتُ يَا مُحَدِّثُ يَا مُذَكِّرُ يَا مُسَخِّرُ  
يَا مُغَيِّرُ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغُوثُ الْغُوثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ  
يَا رَبِّ (۹۸) يَا مَنْ عَلَّمَهُ سَابِقُ يَا مَنْ وَعَدَهُ صَادِقُ يَا مَنْ لَطْفُهُ  
ظَاهِرٌ يَا مَنْ أَمْرُهُ غَالِبٌ يَا مَنْ كِتَابُهُ مُحْكَمٌ يَا مَنْ قَضَاءُهُ  
كَائِنٌ يَا مَنْ قُرْآنُهُ مَجِيدٌ يَا مَنْ مُلْكُهُ قَدِيمٌ يَا مَنْ فَضْلُهُ عَمِيمٌ  
يَا مَنْ عَرْشُهُ عَظِيمٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغُوثُ الْغُوثُ  
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۹۹) يَا مَنْ لَا يَشْعَلُهُ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ يَا مَنْ  
لَا يَمْنَعُهُ فِعْلٌ عَنْ فِعْلٍ يَا مَنْ لَا يُلْهِمُهُ قَوْلٌ عَنْ قَوْلٍ يَا مَنْ  
لَا يَغْلِبُهُ سُؤَالٌ عَنْ سُؤَالٍ يَا مَنْ لَا يَخْجِبُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ يَا  
مَنْ لَا يَبْرِمُهُ الْخَاحُ الْمُلْحِنِينَ يَا مَنْ هُوَ غَايَةُ مُرَادِ الْمُرِيدِينَ  
يَا مَنْ هُوَ مُنْتَهَى هِمَمِ الْعَارِفِينَ يَا مَنْ هُوَ مُنْتَهَى طَلِبِ الطَّالِبِينَ  
يَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ ذَرَّةٌ فِي الْعَالَمِينَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
الْغُوثُ الْغُوثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۱۰۰) يَا حَلِيمًا لَا يَعْجَلُ  
يَا جَوَادًا لَا يَبْخُلُ يَا صَادِقًا لَا يُخْلِفُ يَا وَهَّابًا لَا يَمَلُ يَا قَاهِرًا  
لَا يَغْلِبُ يَا عَظِيمًا لَا يُوصَفُ يَا عَدَلًا لَا يَحِيفُ يَا غَنِيًّا لَا يَفْتَقِرُ يَا  
كَبِيرًا لَا يَصْغُرُ يَا حَافِظًا لَا يَغْفُلُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
الْغُوثُ الْغُوثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ -



الرِّضَاءُ فِي الْأُمُورِ سَعَادَةٌ فِي الدِّينِ وَرَاحَةٌ لِلْبَدَنِ فِيمَا أَنْتَ فِيهِ

## دُعائے جوشن صنیر

کفمی علیہ الرحمۃ نے حاشیہ بلد الایمن میں لکھا ہے کہ یہ دُعا ریفِ الشان اور عظیم المرتبت ہے جب مرے ہادی عباسی نے حضرت امام مرے کاظم علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا تو آپ نے اس دُعا کو پڑھا اور خواب میں اپنے جد بزرگوار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آل حضرت نے آپ سے فرمایا کہ خداوند عالم تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ كَمْ مِنْ عَدُوٍّ انْتَضَى عَلَى سَيْفِ عَدَاوَتِهِ وَتَجَدَّى لِي طَبَّةَ مَدْيَتِهِ وَأَرْهَقَ لِي شَبَاحِدَهُ وَكَانَ لِي تَوَاتِلَ سُمُومِهِ وَسَدَّدَ إِلَى صَوَابِ سَهَامِهِ وَلَمْ تَنْمَعْ عَيْنُ حِرَاسَتِهِ وَأَضْمَرَ أَنْ تَسُومَنِي الْمَكْرُوهَ وَيَجْرِ عَنِّي دُعَاةَ مَرَارَتِهِ نَظَرْتُ يَا إِلَهِي إِلَى ضَعْفِي عَنْ إِحْتِمَالِ الْفَوَاحِشِ وَتَجَزُّي عَنْ مُلَمَّاتِ الْحَوَاجِ وَقُصُورِي عَنِ الْإِنْتِصَارِ مِمَّنْ قَصَدَنِي بِمَحَارِبَتِهِ وَوَحْدَنِي فِي كَثِيرٍ مِمَّنْ نَاوَانِي وَأَرْصَدَنِي فِيمَا لَمْ أَعْمَلْ فِكْرِي فِي الدُّرُجَةِ لَهُمْ بِمِثْلِهِ فَأَيَّدْتَنِي بِقُوَّتِكَ وَشَدَّدْتَ أَرْزِي بِبُصْرَتِكَ وَفَلَّتَ لِي حَدَّهُ وَخَدَلْتَهُ بَعْدَ جَمِيعِ عَدِيدِهِ وَحَشْدِهِ وَأَعْلَيْتَ كَعْبِي عَلَيْهِ وَوَجَّهْتَ مَا سَدَّ إِلَيَّ مِنْ مَكَائِدِهِ إِلَيْهِ وَرَدَدْتَهُ عَلَيْهِ فِي مَهْوِي خُفْرَتِهِ وَلَمْ تَلِشْ عَلَيْهِ وَلَمْ تَبْرُدْ حَرَازَاتُ غَيْظِهِ وَقَدْ عَصَى عَلَيَّ أَنَا مِلَّةً وَأَذْبَرُ مَوْلِيًا قَدْ أَخْفَقْتُ سَرَابًا فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مَنْ مُقْتَدِرٌ لَا يَغْلِبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَجْعَلْنِي لِنِعْمَاتِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا تَوَيْتُكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ ۝۱۲۰ إِلَهِي وَكَمْ مِنْ بَاغٍ بَغَانِي بِمَكَائِدِهِ وَلَنْصَبٍ لِي أَشْرَاكَ مَصَائِدِهِ وَوَكَلٍ لِي تَفْقَدَ رِعَايَتَهُ وَأَضْبَأُ إِلَى أَضْيَاءِ السَّبْعِ لِطَرِيدَتِهِ أَنْتَ طَارِدُ لَيْلَتِهِ فَارْصَتِهِ

راضی برضا رہنے میں دین کی سعادت ہے اور بدن کی راحت اس کام میں جو کرنا ہے۔

وَهُوَ يُطَهِّرُ لِبَاشَةَ الْمَلِكِ وَيَبْسُطُ وَجْهًا غَيْرَ طَلِقٍ فَلَمَّا رَأَيْتَ دَعَلَ  
سِرِّيَّتَهُ وَقُبْحُ مَا الطَّوَى عَلَيْهِ لِشَرِيكِهِ فِي مَلَّتِهِ وَأَصْبَحَ مُجْلِبًا إِلَى  
فِي بَغِيَةِ أَرْكَسْتَهُ لَا مَرَّاسِهِ وَأَتَيْتَ بُنْيَانَهُ مِنْ أَسَاسِهِ فَصَرَعْتَهُ  
فِي رُبَيْتِهِ وَرَدَّيْتَهُ فِي مَهْوَى حُفْرَتِهِ وَجَعَلْتَ خَدَّهَ طَبَقًا لَتُرَابِ  
رِجْلِهِ وَشَعْلَتَهُ فِي بَدَنِهِ وَرِزْقِهِ وَرَمَيْتَهُ بِحَجَرِهِ وَخَنَقْتَهُ  
بِوَتَرِهِ وَذَكَّيْتَهُ بِمَشَاقِصِهِ وَكَبَيْتَهُ بِمَنْجَرِهِ وَرَدَّوَتْ كَيْدَهُ فِي  
خُحْرِهِ وَرَفَقْتَهُ بِنَدَامَتِهِ وَفَسَّاتَهُ بِخُسْرَتِهِ فَاسْتَحْذَأُ لَوْ تَضَاءَلُ بَعْدَ  
نَحْوَتِهِ وَالْقَمْعَ بَعْدَ اسْتِظَالَتِهِ ذَلِيلًا مَا سَوَّرَ لِي رَبِّي حَبَابَتَهُ الَّتِي  
كَانَ يُؤَمِّلُ أَنْ يَرَانِي فِيهَا يَوْمَ سَطْوَتِهِ وَقَدْ كِدْتُ يَا رَبِّ لَوْ لَا هَمُّكَ  
أَنْ يُجْلِبَنِي مَا حَلَّ لِسَاحِنِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ  
وَذِي أَنَا لَا يَعْجَلُ صِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَائِكَ  
مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَأَنَّكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ (۳) إِلَهِي وَكَمُ مِنْ حَاسِدٍ  
شَرِقَ بِخُسْرَتِهِ وَعَدَّوْ شَجَى بِغَيْظِهِ وَسَلَقْنِي بِحَدِّ لِسَانِهِ وَوَجَّهَ لِي  
بِفُتُونِ عَيْنِهِ وَخَزَنِي بِمَوْقِ عَيْنِهِ وَجَعَلْنِي غَرَضًا لِبَرَامِيهِ وَقَلْبِي  
خِلَا لَمْ تَزَلْ فِيهِ نَادِيَتِكَ يَا رَبِّ مُسْتَحِيرًا بِكَ وَأَلْفًا لِبَسْرَعَةِ  
إِجَابَتِكَ مُتَوَكِّلًا عَلَى مَالِ أَمْرٍ أَغْرَفْتَهُ مِنْ حُسْنِ دِفَاعِكَ عَالِمًا  
أَنَّكَ لَا يُضْطَهَدُ مَنْ أَوَى إِلَى ظِلِّ كُنْفِكَ وَلَنْ تُفْرَعَ الْحَوَادِثُ مَنْ  
لَجَأَ إِلَى مَعْقِلِ الْإِنْتِصَارِ بِكَ فَحَصَّنْتَنِي مِنْ بَأْسِهِ بِقُدْرَتِكَ فَلَكَ  
الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَا لَا يَعْجَلُ صِلَ عَلَى  
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَأَنَّكَ  
مِنَ الذَّاكِرِينَ (۴) إِلَهِي وَكَمُ مِنْ سَحَابٍ مَكْرُوهٍ جَلَّتْهَا وَسَمَاءُ  
نِعْمَةٍ مَطَّرَتْهَا وَجَدَّوْلٍ كَرَامَةٍ أَجْرَيْنَتْهَا وَأَعْيُنُ أَحْدَاثٍ طُمِئَتْهَا  
وَنَاشِئَةٌ رَحِمَةً لَشَرِّهَا وَجَنَّةٌ عَافِيَةٌ لِبُسْطِهَا وَغَوَامُ كُرْبَاتٍ

وَأَقْرَعُ فِي أَمْرِ تَصَدَّقْتَ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْضِي حَاجَتَكَ إِنِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

كُفِّهْمَا دُمُورَ جَارِيَةٍ قَدْ رُفِّهْمَا لَمْ تُعْجِزْكَ إِذْ طَلَبْتَهُمَا وَلَمْ تَمْنَحْ مِنْكَ  
إِذَا دُرِّتَهُمَا فَالِكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي آنَاةٍ لَا  
يُعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ  
وَلَا تَكُنْ مِنَ الذَّاكِرِينَ (٥) إِلَهِي وَكَمْ مِنْ ظَنٍّ حَسَنٍ حَقَّقْتَ  
وَمِنْ كَسْرٍ أَمْلَاقٍ جَبَرْتَ وَمِنْ مَسْكَنَةٍ نَادِحَةٍ حَوَّلْتَ وَمِنْ صَرْعَةٍ  
مُهِلِكَةٍ نَعَشْتَ وَمِنْ مَشَقَّةٍ أَمَحْتَ لَا تَسْأَلُ يَا سَيِّدِي عَمَّا تَفْعَلُ  
وَهُمْ يُسْأَلُونَ وَلَا يَنْقُصُكَ مَا أَنْفَقْتَ وَلَقَدْ سَأَلْتُ فَأَعْطَيْتَ وَ  
لَمْ تَسْأَلْ فَأَبْتَدَأْتَ وَاسْتَمِيعْ بَابَ فَضْلِكَ فَمَا أَكْدَيْتَ أَبَيْتَ  
إِلَّا أَنْعَامًا وَآمِنَانًا وَلَا تَطُؤُ لَا يَا رَبِّ وَإِحْسَانًا وَأَبَيْتَ يَا  
رَبِّ إِلَّا أَنْتَهُمَا كَالْحُرْمَاتِكَ وَاجْتِرَاءً عَلَى مَعَاصِيكَ وَتَعَبْدِيَا  
لِحُدُودِكَ وَغَفْلَةً عَنْ وَعِيدِكَ وَطَاعَةً لِعِدْوِي وَعَدُّوكَ لَمْ  
يَنْسَعِكَ يَا إِلَهِي وَنَاصِرِي أَخْلَانِي بِالشُّكْرِ عَنْ إِتِمَامِ إِحْسَانِكَ  
وَلَا حَاجَ لِي فِي ذَلِكَ عَنِ ارْتِكَابِ مَسَاحِيظِكَ اللَّهُمَّ وَهَذَا مَقَامُ  
عَبْدٍ ذَلِيلٍ اعْتَرَفَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ وَأَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ بِالتَّقْصِيرِ  
فِي أَدَاءِ حَقِّكَ وَشَهِدَ لَكَ بِسُبُوحِ نِعْمَتِكَ عَلَيْهِ وَجَمِيلِ عَادَتِكَ  
عِنْدَهُ وَإِحْسَانِكَ إِلَيْهِ فَهَبْ لِي يَا إِلَهِي وَسَيِّدِي مِنْ فَضْلِكَ  
مَا أُرِيدُهُ سَبَبًا إِلَى رَحْمَتِكَ وَاتَّخِذْهُ سُلْمًا أَعْرُجُ فِيهِ إِلَى مَرْضَاتِكَ  
وَأَمِنْ بِهِ مِنْ سَخَطِكَ بِعِزَّتِكَ وَطَوْلِكَ وَبِحَقِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَالِكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ  
وَذِي آنَاةٍ لَا يُعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي  
لِنِعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا تَكُنْ مِنَ الذَّاكِرِينَ (٦) إِلَهِي وَكَمْ  
عَبْدٍ أَمْسَى وَأَصْبَحَ فِي كُرْبِ الْمَوْتِ وَحَشْرَجَةِ الصَّدْرِ وَالنَّظَرِ  
إِلَى مَا تَقْشَعِرُّ مِنْهُ الْجُلُودُ وَتَفْزَعُ لَهُ الْقُلُوبُ وَأَنَا فِي عَافِيَةٍ

جس کام کا ارادہ کیا ہے اس میں گھبراہٹ کو دخل نہ دے کیونکہ اللہ تیری حاجت پوری کرے گا انشاء اللہ

مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي  
 أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَائِكَ  
 مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ (٤) إِلَهِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى  
 عَبْدٌ أَمْسَى وَأَصْبَحَ سَقِيمًا مَوْجِعًا مُدْنِفًا فِي آثَةٍ وَعَوِيلٍ يَتَقَلَّبُ  
 فِي غَيْبِهِ لَا يَجِدُ مَحِيضًا وَلَا يَسِينُ طَعَامًا وَلَا يَسْتَعِذُّ شَرَابًا  
 وَلَا يَسْتَطِيعُ ضَرْأً وَلَا نَفْعًا وَهُوَ فِي حَسْرَةٍ وَتَذَامُنٍ وَأَنَا فِي  
 صِحَّةٍ مِنَ الْبَدَنِ وَسَلَامَةٍ مِنَ الْعَيْشِ كُلُّ ذَلِكَ مِنْكَ بِفَضْلِكَ  
 فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ  
 صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ  
 وَلَا لَكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ (٥) إِلَهِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَ  
 أَصْبَحَ خَائِفًا مَرْعُوبًا مُسَهَّدًا مُشْفَقًا وَجِدًّا وَجَلًّا هَارِبًا طَرِيدًا  
 مَحْجُورًا مُنْحَجَرًا فِي مَضِيٍّ أَوْ خَبَاءَةٍ مِنَ الْمَخَابِي قَدْ صَنَقَتْ  
 عَلَيْهِ الْأَرْضُ بِرُحْبِهَا لَا يَجِدُ حِيلَةً وَلَا مُنْجَى وَلَا مَأْوَى وَلَا  
 مَهْرَبًا وَأَنَا فِي آمْنٍ وَآمَانٍ وَطُمَآنِينَةٍ وَعَافِيَةٍ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ  
 فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ  
 صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ  
 وَإِلَّا لَكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ (٦) إِلَهِي وَسَيِّدِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى  
 وَأَصْبَحَ مَغْلُودًا مُكْبَلًا فِي الْحَدِيدِ بِأَيْدِي الْعُدَاةِ لَا يَرْحَمُونَهُ  
 فَيَقِيدُوا مِنْ أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ مُنْقَطِعًا عَنْ إِخْوَانِهِ وَبَلَدِهِ يَتَوَقَّعُ كُلَّ  
 سَاعَةٍ بِأَيِّ قَتْلَةٍ يَقْتُلُ وَبِأَيِّ مُثْلَةٍ يُمِثِّلُ بِهِ وَأَنَا فِي عَافِيَةٍ  
 مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي  
 أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَائِكَ  
 مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ (٧) إِلَهِي وَكَمْ مِنْ



مِنَ النَّجَى إِلَى اللَّهِ كَفَاهُ مُعَمَّاتُهُ لَا تَخَفُ فِيمَا نَوَيْتُ تُرِيحُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ -

عَبْدُ أَمْسَى وَاصْبَحَ يُقَاسِي الْحَرْبَ وَمُبَاشَرَةَ الْقِتَالِ بِنَفْسِهِ قَدْ  
غَشِيَتْهُ الْأَعْدَاءُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ بِالسُّيُوفِ وَالرِّمَاحِ وَالْأَلَةِ الْحَرْبِ  
يَتَقَعَّقُ فِي الْحَدِيدِ قَدْ بَلَغَ جَهْمُودُهُ لَا يَعْرِفُ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدِي  
سَبِيلًا وَلَا يَجِدُ مَهْرَبًا قَدْ أَذِنَتْ بِالْجَرَاحَاتِ أَوْ مَتَشَحَّطًا  
بِدَمِهِ تَحْتَ السَّنَابِكِ وَالْأَرْجُلِ يَتَمَنَّى شَرْبَهُ مِنْ مَاءٍ أَوْ حَبَّةً  
مِنْ مَالِهِ أَوْ نَظْرَةً إِلَى أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا وَأَنَا فِي  
عَافِيَةٍ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ  
وَذِي أَنَاةٍ لَا يُعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي  
لِنِعْمَتِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَوْ أَنَّكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ (١١) إِلَهِي وَكَمْ  
مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَاصْبَحَ فِي ظُلُمَاتِ الْبَحَارِ وَعَوَاصِفِ الرِّيَاحِ  
وَالْأَهْوَالِ وَالْأَمْوَاجِ يَتَوَقَّعُ الْغُرُقَ وَالْمَلَائِكَةَ لَا يَقْدِرُ عَلَى حِيلَةٍ  
أَوْ مُبْتَلَى بِصَاعِقَةٍ أَوْ هَدْمٍ أَوْ حَرْقٍ أَوْ شَرْقٍ أَوْ خَسْفٍ  
أَوْ مَسْخٍ أَوْ قَذْفٍ وَأَنَا فِي عَافِيَةٍ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ  
مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يُعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ  
مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَتِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَوْ أَنَّكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ  
(١٢) إِلَهِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَاصْبَحَ مُسَافِرًا شَاخِصًا عَنْ أَهْلِهِ  
وَوَطْنِهِ وَوَلَدِهِ مُتَحَيِّرًا فِي الْمَفَاوِزِ تَائِبًا مَعَ الْوَحُوشِ وَالْبَهَائِمِ  
وَالْهَوَامِّ وَحَيْدًا فَرِيدًا لَا يَعْرِفُ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدِي سَبِيلًا أَوْ  
مَتَأَذِيًا بِبَرْدٍ أَوْ حَرٍّ أَوْ جُوعٍ أَوْ عَطَشٍ أَوْ عُذْبٍ أَوْ غَيْرِهِ مِنْ  
الشَّدَائِدِ مِمَّا أَنَا مِنْهُ خِلْوٌ فِي عَافِيَةٍ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ  
يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يُعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَتِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَوْ أَنَّكَ مِنَ  
الذَّاكِرِينَ (١٣) إِلَهِي وَسَيِّدِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَاصْبَحَ فَقِيرًا



جو اللہ کی طرف پناہ لے جاتا ہے وہی اس کی نعم کے لئے کافی ہے جو کچھ نیت کی ہے خوف ذکر انشاء اللہ خوشی حاصل ہوگی

عَابِدًا عَارِيًّا مُمْلِقًا مُخْفِقًا مُهْجُورًا جَائِعًا ظِمًا يَنْتَظِرُ مَنْ يَعُودُ  
عَلَيْهِ بِفَضْلِ أَوْ عَبْدِ وَجِيهِ عِنْدَكَ هُوَ أَوْجَهُ مِنِّي عِنْدَكَ أَوْ  
أَشَدُّ عِبَادَةً لَكَ مَغْلُوبًا مَقْهُورًا أَقْدَحِبَلْ نَفْسًا مِّنْ تَعَبِ  
الْعَنَاءِ وَشِدَّةِ الْعُبُودِيَّةِ وَكُلْفَةِ الدِّقِّ وَثِقَلِ الضَّرِيبَةِ أَوْ مُبْتَلًى  
بِبَلَاءٍ شَدِيدٍ لَا قَبْلَ لَكَ إِلَّا بِمَنِّكَ عَلَيْهِ وَأَنَا الْمَخْذُومُ الْمُنْعَمُ  
الْمُعَانِي الْمَكْرَمُ وَأَنَا فِي عَافِيَةٍ مِّمَّا هُوَ فِيهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ  
مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يُعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ  
آلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَتِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لِأَذْيَالِكَ مِنَ  
الدَّاكِرِينَ (۱۴) اَللّٰهُمَّ وَسِّدْ دِي وَكُمِّ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَ أَصْبَحَ  
شَدِيدًا طَرِيدًا حَيْرَانًا مُّتَحَيِّرًا خَائِفًا خَاسِرًا فِي الصَّحَارَى  
وَالْبَرَارَى قَدْ أَحْرَقَهُ الْحَرُّ وَأَدْفَنَهُ الْبَرْدُ وَهُوَ فِي ضَرٍّ مِّنَ  
الْعَيْشِ وَضَنْكَ مِنَ الْحَيَاةِ وَذُلٍّ مِّنَ الْمَقَامِ يَنْظُرُ إِلَى نَفْسِهِ  
حَسْرَةً لَا يَقْدِرُ لَهَا عَلَى ضَرٍّ وَلَا نَفْعٍ وَأَنَا خَلَوْتُ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ  
بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ فَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَ  
ذِي أَنَاةٍ لَا يُعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَتِكَ  
مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لِأَذْيَالِكَ مِنَ الدَّاكِرِينَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا  
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (۱۵) اَللّٰهُمَّ وَمَوْلَايَ وَسِّدْ دِي وَكُمِّ مِنْ عَبْدٍ  
أَمْسَى وَ أَصْبَحَ عَلِيلًا مَّرِيضًا سَقِيمًا مُّدْنِفًا عَلَى فُرْشِ الْعِلَّةِ وَ  
فِي لِبَاسِهَا يَتَقَلَّبُ يَمِينًا وَشِمَالًا لَا يَعْرِفُ شَيْئًا مِّنْ لَّذَةِ الطَّعَامِ  
وَلَا مِنْ لَّذَةِ الشَّرَابِ يَنْظُرُ إِلَى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا ضَرًّا  
وَلَا نَفْعًا وَأَنَا خَلَوْتُ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ فَلَا إِلَهَ إِلَّا  
أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يُعْجَلُ صَلِّ  
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْعَابِدِينَ وَلِنِعْمَتِكَ

لَا تَعْلَنْ فِي أَمْرِي نَوَيْتَ لَعَلَّ مِنَ اللَّهِ رِضَاةٌ أَوْ نَسَاءُ اللَّهِ -

مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَأَيْكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا  
 أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (١٧) إِلَهِي وَمَوْلَايَ وَسَيِّدِي وَكَمِّمْنِي عَبْدِي  
 أَمْسِي وَأَصْبَحْ قَدْ دَنَا يَوْمُهُ مِنْ خَشْفِهِ وَأَحْدَقَ بِهِ مَلَكُ الْمَوْتِ  
 فِي أَعْوَانِهِ يُعَالِجُ سَكْرَاتِ الْمَوْتِ وَحِيَا ضَهُ تَدُورُ عَيْنَاهُ  
 يَمِينًا وَشِمَالًا تَنْظُرُ إِلَى أَحِبَّائِهِ وَأَوْدَادِهِ وَأَحْلَانِهِ قَدْ مَنَعَ  
 مِنَ الْكَلَامِ وَحُجِبَ عَنِ الْخُطَابِ يَنْظُرُ إِلَى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا  
 يَسْتَطِيعُ لَهَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَأَنَا خِلْوٌ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَ  
 كَرَمِكَ فَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلِبُكَ  
 ذِي أَنَاةٍ لَا يُعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لَكَ  
 مِنَ الْعَابِدِينَ وَلِلْعَمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَأَيْكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ  
 وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (١٨) إِلَهِي وَمَوْلَايَ وَ  
 سَيِّدِي وَكَمِّمْنِي عَبْدِي أَمْسِي وَأَصْبَحْ فِي مَصَائِقِ الْحُبُوسِ وَالسُّجُونِ  
 وَكُرْبَاهَا وَدُولِهَا وَحَدِيدِهَا تَدَاوُلُهُ أَعْوَانُهَا وَرَبَائِثُهَا  
 فَلَا يَذَرُنِي أَحَدٌ خَالٍ يُفْعَلُ بِهِ وَآتَى مُثْلَهُ يُمَثَّلُ بِهِ فَهُوَ فِي ضَرِّ  
 مِنَ الْعَيْشِ وَضَنْكِ مِنَ الْحَيَاةِ يَنْظُرُ إِلَى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيعُ  
 لَهَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَأَنَا خِلْوٌ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ  
 فَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلِبُكَ وَذِي أَنَاةٍ لَا  
 يُعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ  
 الْعَابِدِينَ وَلِلْعَمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَأَيْكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ  
 وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (١٩) إِلَهِي وَمَوْلَايَ  
 وَسَيِّدِي وَكَمِّمْنِي عَبْدِي أَمْسِي وَأَصْبَحْ قَدْ اسْتَمَرَّ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ  
 وَأَحْدَقَ بِهِ الْبَلَاءُ وَفَارَقَ أَوْدَادَهُ وَأَحِبَّائَهُ وَأَخْلَاءَهُ وَأَمْسِي  
 حَقِيرًا أَسِيرًا ذَلِيلًا فِي أَيْدِي الْكُفَّارِ وَالْأَعْدَاءِ يَتَدَاوَلُونَهُ يَمِينًا

جس کام کی نیت کی ہے اس میں جلدی نہ کر شاید کہ اللہ کی مرضی ہو اس معاوضہ کی نسبت انشاء اللہ

وَشِمَالًا قَدْ حَصَرَ فِي الْمَطَامِيرِ وَثَقُلَ بِالْحَدِيدِ لَا يَرَى شَيْئًا مِنْ  
ضِيَاءِ الدُّنْيَا وَلَا مِنْ رَوْحِهَا يَنْظُرُ إِلَى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيعُ  
لَهَا صَرَآ وَلَا نَفْعًا وَأَنَا خِلْوٌ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ  
فَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلِبُ وَذِي آنَاةٍ لَا  
يَعْجَلُ صِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْعَابِدِينَ  
وَلِنِعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَذَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَارْحَمْنِي  
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (۱۹) اللَّهُ وَمَوْلَايَ وَسَيِّدِي وَكَمُ  
مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَأَصْبَحَ قَدْ اشْتَقَ إِلَى الدُّنْيَا لِلرَّغْبَةِ فِيهَا إِلَى أَنْ  
خَطَرَ نَفْسِهِ وَمَالِهِ حُرْصًا مِنْهُ عَلَيْهَا قَدْ رَكِبَ الْفَلَكَ وَكَسِرَتْ  
بِهِ فَهُوَ فِي آفَاقِ الْبَحَارِ وَظَلِمَ هَا يَنْظُرُ إِلَى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا  
يَقْدِرُ لَهَا عَلَى ضَرٍّ وَلَا نَفْعٍ وَأَنَا خِلْوٌ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَ  
كَرَمِكَ فَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلِبُ وَذِي  
آنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ  
الْعَابِدِينَ وَلِنِعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَذَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ  
وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (۲۰) اللَّهُ وَمَوْلَايَ  
وَسَيِّدِي وَكَمُ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَأَصْبَحَ قَدْ اسْتَمَرَّ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ  
وَأَحْدَقَ بِهِ الْبَدَاءُ وَالْكَفَارُ وَالْأَعْدَاءُ وَأَخَذَتْهُ الرِّمَالُ وَالسُّيُوفُ  
وَالسَّهَامُ وَجَدِلَ صَرِيعًا وَقَدْ شَرِبَتْ أَرْضٌ مِنْ دَمِهِ وَأَكَلَتْ  
السَّبَاعُ وَالطَّيْرُ مِنْ لَحْمِهِ وَأَنَا خِلْوٌ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَ  
كَرَمِكَ لَا بِاسْتِحْقَاقٍ مِنِّي فَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ  
مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلِبُ وَذِي آنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ  
مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْعَابِدِينَ وَلِنِعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ  
وَلَا لَذَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

طَالِبُ الْكَثْرَةِ لَا تَشْبَعُ وَمَنْ قَتَعَ بِالْقَلِيلِ شَبَعَ لَا تَحْرَكَ مِنْ مَكَانِكَ -

(۲۱) وَبِعِزَّتِكَ وَطَوْلِكَ يَا كَرِيمُ لَا تُطْلِبَنَّ مِثَالَ دَيْكَ وَلَا تُحِنَّ عَلَيْكَ  
وَلَا تُمَدِّنْ يَدِي نَحْوَكَ مَعَ جُرْمِهَا إِلَيْكَ يَا رَبِّ فِيمَنْ أَعُوذُ يَا رَبِّ وَبِهِمْ  
الْوُدُ يَا كَرِيمُ لَا أَحْدِلْ لِي إِلَّا أَنْتَ أَفْتِرِدُنِي وَأَنْتَ مَعُوْلِي وَعَلَيْكَ  
مُتَكَلِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى السَّمَاءِ فَاسْتَقَلَّتْ وَعَلَى الْأَرْضِ  
فَسَقَرَتْ وَعَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَعَلَى اللَّيْلِ فَظَلَمَ وَعَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ  
أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَقْضِيَ لِي جَمِيعَ حَوَائِجِي كُلِّهَا  
وَتَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي كُلِّهَا صَغِيرَهَا وَكَبِيرَهَا وَتُوسِّعَ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ  
مَا تُبَلِّغُنِي بِهِ شَرَفَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
مَوْلَايَ بِكَ أَسْتَغِيثُ فَضَّلْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ  
أَعِزَّنِي وَبِكَ أَسْتَجِرْتُ فَضَّلْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ  
فَاجِرْنِي وَاعْزِزْنِي بِطَاعَتِكَ عَنْ طَاعَةِ عِبَادِكَ وَبِمُسْلِكَكَ عَنْ مَسْئَلَةِ  
خَلْقِكَ وَأَنْقِضْنِي مِنْ ذُلِّ الْفَقْرِ إِلَى عِزِّ الْغِنَى وَمِنْ ذُلِّ الْمَعَاصِي إِلَى عِزِّ  
الطَّاعَةِ فَقَدْ فَضَّلْتَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ جُودًا أَمْنًا وَكَرَمًا لَا  
بِاسْتِحْقَاقٍ مِنِّي إِلَهِي فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ  
آلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِعَمَلِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا تُؤْخِرْهُ مِنَ الْآكِرِينَ  
وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ - بس سجد میں جاؤں اور کہیں سجد  
وَجْهِ الدَّلِيلِ لَوَجْهِكَ الْعَزِيزِ الْجَلِيلِ سَجْدَ وَجْهِ الْبَالِي الْفَاقِي  
لَوَجْهِكَ الدَّائِمِ الْبَاقِي سَجْدَ وَجْهِ الْفَقِيرِ لَوَجْهِكَ الْغَنِيِّ الْكَبِيرِ  
سَجْدَ وَجْهِ سَنَعِي وَبَصِيرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَجِلْدِي وَعَظْمِي  
وَمَا أَقَلَّتِ الْأَرْضُ مِنِّي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - اللَّهُمَّ عُدْ عَلَى جَهْلِي  
عَلَيْكَ وَعَلَى فَقْرِي بِغِنَاكَ وَعَلَى ذُلِّي بِعِزِّكَ وَسُلْطَانِكَ وَعَلَى ضَعْفِي  
بِقُوَّتِكَ وَعَلَى خَوْفِي بِأَمْنِكَ وَعَلَى ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ بِعَفْوِكَ وَرَحْمَتِكَ  
يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَذْهَبُ بِكَ فِي نَحْرِ فُلَانٍ وَ



زیادہ خواہش کریں گے کہ آپٹ نہیں بھرتا جس نے قلیل برتفاعت کی سیر کر لیا اپنی جگہ سے نہ سرک

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ فَكَفَّنِيهِ بِمَا كَفَيْتَ بِهِ أَنْيَاكَ وَأَوَّلِيَاكَ  
مِنْ خَلْقِكَ وَصَالِحِي عِبَادِكَ مِنْ فِرَاعِنَةِ خَلْقِكَ وَطَعَاةِ عِدَّتِكَ وَشَرِّ  
جَمِيعِ خَلْقِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
وَحَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝

### ۳۔ دُعائے کیل

حضرت کیل ابن زید وعلیہ الرحمۃ جو حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

کے خاص صحابی تھے، ناقل ہیں کہ میں ایک روز جناب امیر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں  
مسجد بصرہ میں حاضر تھا۔ ماہ شعبان کی پندرہویں شب کا ذکر آگیا۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص  
اس شب بیدار رہ کر عبادت خدا میں بسر کرے اور جناب خضر علیہ السلام کی دعا کو پڑھے۔ تو  
اس کی دعا یقیناً مستجاب ہوگی۔ اور اسے کیل اگر تم اس دعا کو ہر شب جمعہ میں ایک بار یا ہر  
جمعینے میں ایک دفعہ یا ہر سال میں یا تمام عمر میں ایک مرتبہ پڑھ لو گے تو تم دشمنوں کے شر سے  
محفوظ رہو گے۔ خدا کی امداد شامل حال ہوگی۔ روزی میں برکت ہوگی۔ گناہوں کی بخشش ہوگی  
اس کے بعد حضرت نے دُعائے ملقین فرمائی۔ اسی وجہ سے ”دُعائے کیل“ کے نام سے مشہور  
ہے۔ دُعایہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ  
الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَبِقُوَّتِكَ الَّتِي قَهَرْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ وَخَضَعَ  
لَهَا كُلُّ شَيْءٍ وَوَدَّلَ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ وَجَبَّ رُؤُوسَكَ الَّتِي غَلَبَتْ بِهَا كُلُّ شَيْءٍ  
وَعَبَّرْتَكَ الَّتِي لَا يَقُومُ لَهَا شَيْءٌ وَبِعَظَمَتِكَ الَّتِي مَلَأْتَ كُلَّ شَيْءٍ  
وَبِسُلْطَانِكَ الَّتِي عَلَا كُلَّ شَيْءٍ وَبَوَجْهِكَ الْبَاقِي بَعْدَ نَاءِ كُلِّ شَيْءٍ  
وَبِأَسْمَائِكَ الَّتِي مَلَأْتَ أَرْكَانَ كُلِّ شَيْءٍ وَبِعِلْمِكَ الَّذِي أَحَاطَ  
بِكُلِّ شَيْءٍ وَبِسُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَضَاءَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ يَا نُورَ دِيَارِ قُدُّوسٍ  
يَا آدِلَ الدُّوَلِينَ وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي  
تَهْتِكُ الْعِصْمَةَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَنْزِلُ النِّقَمَ



مَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ كَفَاهُ لَا يَخْفَ

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ  
الَّتِي تُخَسِّسُ الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُقَطِّعُ الرَّجَاءَ اللَّهُمَّ  
اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلَاءَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي كُلَّ ذَنْبٍ أَوْذَنْتُهُ  
وَكُلَّ خَطِيئَةٍ أَخْطَأْتُهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِذِكْرِكَ وَأُتَشَفِّعُ  
بِكَ إِلَى نَفْسِكَ وَأَسْأَلُكَ بِجُودِكَ أَنْ تُدْنِيَنِي مِنْ قُرْبِكَ وَأَنْ تُرْزِعَنِي  
شُكْرَكَ وَأَنْ تُلْهِمَنِي ذِكْرَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ سُؤَالَ خَاصٍ  
مُتَدَلِّلٍ خَاشِعٍ مُتَضَرِّعٍ أَنْ تُسَاعِدَنِي وَتَرْحَمَنِي وَتَجْعَلَنِي بِقُسْبِكَ  
رَاضِيًا قَانِعًا وَفِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ مُتَوَاضِعًا اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ سُؤَالَ  
مَنْ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهُ وَأَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ الشَّدَائِدِ حَاجَتَهُ وَعَظَمَ فِيهِمَا  
عِنْدَكَ رَغْبَتُهُ اللَّهُمَّ عَظَمَ سُلْطَانُكَ وَعَلَامَاكَ وَخَفِيَ مَكْرُكَ  
وُظْهِرَ أَمْرُكَ وَغَلَبَ قَهْرُكَ وَجَبَتْ قُدْرَتُكَ وَلَا يُمْكِنُ الْفِرَارُ  
مِنْ حُكُومَتِكَ اللَّهُمَّ لَا أَجِدُ لِدُنُوبِي غَافِرًا وَلَا لِقَبَائِحِي سَافِرًا  
وَلَا لِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِي الْقَبِيحِ بِالْحَسَنِ مَبْدَأٌ غَيْرُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَتَجَرَّأْتُ بِجَهْلِي وَسَكَنْتُ إِلَى قَدِيحِ  
ذِكْرِكَ لِي وَمَنْكَ عَلَى اللَّهِ هَمٌّ مَوْلَايَ كَمْ مِنْ قَبِيحٍ سَتَرْتَهُ وَكَمْ  
مِنْ فَادِحٍ مِنَ الْبَلَاءِ أَقْلَتَهُ وَكَمْ مِنْ عِثَارٍ وَقَيْتَهُ وَكَمْ مِنْ  
مَكْرُوهٍ دَفَعْتَهُ وَكَمْ مِنْ شَاءٍ جَبَلْتُ لَسْتُ أَهْلًا لَهُ لَشَرُّهُ اللَّهُمَّ  
عَظَمَ بَلَاءِي وَأَفْرَطَ بِي سُوءُ حَالِي وَقَصُرَتْ بِي أَعْمَالِي وَتَعَدَّتْ بِي  
أَغْلَالِي وَجَبَسَتْ عَنِّي لَفْعِي بُعْدُ أَمَالِي وَخَدَعَنِي الدُّنْيَا بِغُرُوبِهَا  
وَنَفْسِي بِخِيَايَتِهَا وَمِطَالِي يَا سَيِّدِي نَاسَلْتُكَ بِعِزَّتِكَ أَنْ لَا يَحْجُبَ  
عَنْكَ دُعَائِي سُوءُ عَمَلِي وَفِعَالِي وَلَا تَفْضَحْنِي بِخَفِيِّ مَا أَظْلَعْتَ  
عَلَيْهِ مِنْ سِرِّي وَلَا تُعَاجِلْنِي بِالْعُقُوبَةِ عَلَى مَا عَمِلْتُهُ فِي خُلُوعِي  
مِنْ سُوءٍ فَعَلِي وَإِسَاءَتِي وَدَوَامِ تَفْرِيطِي وَجَهَالَتِي وَكَثْرَةِ شَهْوَائِي وَ

جس نے غدا پر توکل کیا وہ اس کے لئے کافی ہو گیا۔ خوف نہ کر۔

عَفَلْتِي وَكَانَ اللَّهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِي فِي الْأَحْوََالِ كُلِّهَا رَوْفًا وَعَلَىٰ فِي  
جَمِيعِ الْأُمُورِ عَطُوفًا إِلَهِي وَرَبِّي مَنْ لِي عَيْدُكَ أَسْأَلُهُ كُشْفَ ضُرِّي  
وَالنَّظَرَ فِي أَمْرِي إِلَهِي وَمَوْلَايَ أَجَرْتِ عَلَىٰ حُكْمًا إِنَّبَعْتُ فِيهِ  
هَوَىٰ نَفْسِي وَلَمْ أَحْتَرَسْ فِيهِ مِنْ تَزْيِينِ عَدُوِّي نَعَرْتَنِي بِمَا أَهْوَىٰ  
وَأَسْعَدَهُ عَلَىٰ ذَلِكَ الْقَضَاءُ فَتَجَاوَزْتُ بِمَا جَرَىٰ عَلَيَّ مِنْ ذَلِكَ  
بَعْضَ حُدُودِكَ وَخَالَفْتُ بَعْضَ أَوْامِرِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَىٰ فِي جَمِيعِ  
ذَلِكَ وَلَا حُجَّةَ لِي فِيمَا جَرَىٰ عَلَيَّ فِيهِ قَضَاؤُكَ وَالزَّمَنِي حُكْمُكَ  
وَبَلَاؤُكَ وَقَدْ أَتَيْتُكَ يَا إِلَهِي بَعْدَ تَقْصِيرِي وَاسْتِرَافِي عَلَىٰ نَفْسِي  
مُعْتَدِرًا نَادِمًا مُنْكَسِرًا مُسْتَغْفِرًا مُنِيبًا مُقَرَّبًا مُذْعِنًا  
مُعْتَرِفًا لَا أَحْجَدُ مَفْرَأَمًا كَانَ مِنِّي وَلَا مَفْرَعًا أَوَّجَّهُ إِلَيْهِ فِي  
أَمْرِي غَيْرَ قَبُولِكَ عُذْرِي وَإِذْ خَالَكَ إِنِّي فِي سَعَةٍ مِنْ مَرَحْمَتِكَ  
اللَّهُمَّ فَأَقْبِلْ عُذْرِي وَارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّي وَنُكْبِي مِنْ شِدَّةِ ثِقَاتِي  
يَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدْنِي وَرِقَّةَ جِلْدِي وَرِقَّةَ عَظْمِي يَا مَنْ أَسَدَأَ  
خَلْقِي وَذَكَّرَنِي وَتَرَبَّيْتَنِي وَبَرَّيْتَنِي وَغَدَّيْتَنِي هَبْنِي لِابْتِدَاءِ كَرَمِكَ وَ  
سَالِبِ بَرِّكَ يَا إِلَهِي وَسَيِّدِي وَرَبِّي أَتْرَاكَ مُعَذِّبِي بِنَارِكَ بَعْدَ  
تَوْحِيدِكَ وَبَعْدَ مَا انْظُرَىٰ عَلَيْهِ قَلْبِي مِنْ مَعْرِفَتِكَ وَلِهَاجٍ بِهِ لِسَانِي  
مِنْ ذِكْرِكَ وَاعْتَقَدَهُ ضَمِيرِي مِنْ حُجَّتِكَ وَبَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِي  
وَدُعَائِي خَاضِعًا لِرُبُوبِيَّتِكَ هَيْهَاتَ أَنْتَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ تُضَيَّعَ مِنْ  
رَبِّيَّتِهِ أَوْ يُبْعَدَ مِنْ أَدْنِيَّتِهِ أَوْ يُشَرَّدَ مِنْ أَوْبَتِهِ أَوْ يُسَلَّمَ إِلَىٰ الْبَلَاءِ  
مِنْ كَفَيْتِهِ وَرَحْمَتِهِ وَلَيْتَ شِعْرِي يَا سَيِّدِي وَإِلَهِي وَمَوْلَايَ  
الْسلْطَانُ السَّامِعُ عَلَىٰ وَجْهِ حَرَّتِ لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً وَعَلَىٰ أَلْسِنٍ لَطَقَتْ  
بِتَوْحِيدِكَ صَادِقَةً وَلِبَشْرِكَ مَا دَحَّةً وَعَلَىٰ قُلُوبٍ اعْتَرَفَتْ بِالْهَيْبَتِ  
مُحَقِّقَةً وَعَلَىٰ ضَمَائِرِ حَوْتٍ مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتَّىٰ صَارَتْ خَاشِعَةً وَ

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ اذْهَضَكَ اللَّهُ لَا يَغْلِبُ عَلَى ضَرْكِ أَحَدٍ

عَلَى جَوَارِحٍ سَعَتْ إِلَى أَوْطَانٍ تَعْبُدُكَ طَائِعَةً وَآشَارَتْ بِاسْتِعْفَارِكَ  
مُذْنَعِنَةً مَا هَكَذَا الظَّنُّ بِكَ وَلَا أَخْبَرْنَا بِفَضْلِكَ عَنْكَ يَا كَرِيمُ يَا رَبِّ  
وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِي عَنْ قَلِيلٍ مِّنْ بَلَاءٍ الدُّنْيَا وَعُقُوبَتِهَا وَمَا يَجْرِي فِيهَا مِنْ  
الْمَكَارِهِ عَلَى أَهْلِهَا عَلَى أَنَّ ذَلِكَ بَلَاءٌ وَمَكْرُوهٌ قَلِيلٌ مَّكْثُهُ لَيْسَ يُرْكَبُ وَلَا  
تَصِيرُ مُدَّتُهُ فَكَيْفَ احْتِمَالِي لِبَلَاءٍ الْآخِرَةِ وَجَلِيلٍ وَتَوَجُّعِ الْمَكَارِهِ فِيهَا  
وَهُوَ بَلَاءٌ طَوِيلٌ مُدَّتُهُ وَيَدُومُ مَقَامُهُ وَلَا يَحْقِفُ عَنْ أَهْلِهِ لَا تَهْ  
لَا يَكُونُ إِلَّا عَنْ غَضَبِكَ وَاتِّقَامِكَ وَسَخَطِكَ وَهَذَا مَا لَا تَقُومُ لَهُ  
السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ يَا سَيِّدِي فَكَيْفَ لِي وَأَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيفُ الذَّلِيلُ  
الْحَقِيرُ الْمُسْكِينُ الْمُسْتَكِينُ يَا إِلَهِي وَرَبِّي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ لَا حَيْ  
أَوْ مُورِ إِلَيْكَ أَشْكُو إِلَيْكَ مِنْهَا أَصِحَّ وَأَبْكِي لَأَلِيمِ الْعَذَابِ وَشِدَّتِهِ  
أَوْ لَطُولِ الْبَلَاءِ وَمُدَّتِهِ فَلَسْتُ صَائِرَتِي فِي الْعُقُوبَاتِ مَعَ أَعْدَائِكَ وَ  
جَمَعْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَهْلِ بَلَائِكَ وَفَرَّقْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحِبَّائِكَ وَ  
أَوْلِيَّائِكَ فَهَبْنِي يَا إِلَهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَرَبِّي صَبْرْتُ عَلَى  
عَذَابِكَ فَكَيْفَ أَصْبِرُ عَلَى فِرَاقِكَ وَهَبْنِي صَبْرْتُ عَلَى حَرِّ نَارِكَ فَكَيْفَ  
أَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ إِلَى كَوَامَتِكَ أَمْ كَيْفَ أَسْكُنُ فِي النَّارِ وَرَحَابِ  
عَفْوِكَ فَبِعِزَّتِكَ يَا سَيِّدِي وَمَوْلَايَ أَقْسَمُ صَادِقًا لَّنْ تَرَكْتَنِي  
نَاطِقًا لَا صَبْحَنَ إِلَيْكَ بَيْنَ أَهْلِيهَا ضَجِيجُ الْأَمْلِينَ وَلَا صُرْحَنَ إِلَيْكَ  
صَرَخُ الْمُسْتَصْرِخِينَ وَلَا بَكْيَنَ عَلَيْكَ بُكَاءُ الْفَاقِدِينَ وَلَا نَادِيَنَّكَ  
أَيَّنَ كُنْتَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا غَايَةَ أَمَالِ الْعَارِفِينَ يَا غِيَاثَ  
الْمُسْتَغِيثِينَ يَا حَبِيبَ قُلُوبِ الصَّادِقِينَ وَيَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ  
أَفْتَرَاكَ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهِي وَبِحَمْدِكَ تَسْمَعُ فِيهَا صَوْتَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ  
سُجِّنَ فِيهَا بِسُخَالِفَتِهِ وَذَاقَ طَعْمَ عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهِ وَجَلَسَ بَيْنَ  
أَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهِ وَجَرِيرَتِهِ وَهُوَ يُضِجُ إِلَيْكَ ضَجِيجَ مُوَمِّلٍ لِرَحْمَتِكَ

اللہ تو کل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے جب تو اس کی حفاظت میں آگے تو کوئی شخص تجھ کو نہ پہچانتے تو ادھر نہیں۔

وَيَا أَيُّهَا النَّاسُ أَهْلُ تَوْحِيدِكُمْ وَيَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِرُبُوبِيَّتِكَ يَا مَوْلَايَ  
 نَكَيْفَ يَبْقَى فِي الْعَذَابِ وَهُوَ يَرْجُو مَا سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ وَمَرَاتِكَ أَمْ كَيْفَ  
 تُولِيهِمُ النَّارَ وَهُوَ يَأْمُرُ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ أَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهَا  
 لَهَيْبَتِهَا وَأَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ وَتَرَى مَكَانَهُ أَمْ كَيْفَ يَسْتَمِلُ عَلَيْهِ  
 نَرَفِيرُهَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ أَمْ كَيْفَ يَتَقَلَّقُ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا  
 وَأَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهُ أَمْ كَيْفَ تَزَجِرُهُ زَبَانَتُهَا وَهُوَ يَأْتِيكَ يَا رَبِّهَ  
 أَمْ كَيْفَ يَرْجُو فَضْلَكَ فِي عِتْقِهِ مِنْهَا فَتَتْرُكُهُ فِيهَا هَيْمَاتٍ  
 مَا ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ وَلَا الْمَعْرُوفُ مِنْ فَضْلِكَ وَلَا مِثْلُهُ لِمَا عَامَلْتَ  
 بِهِ الْمَوْحِدِينَ مِنْ بَرِّكَ وَإِحْسَانِكَ يَا لِيَقِينِ اقْطَعْ لَوْ لَا مَا حَكَمْتَ  
 بِهِ مِنْ تَعْذِيبِ جَانِدِيكَ وَقَضَيْتَ بِهِ مِنْ إِخْلَادِ مُعَانِدِيكَ لَجَعَلْتَ  
 النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا وَسَلَامًا وَمَا كَانَتْ لِأَحَدٍ فِيهَا مَقَرًّا وَلَا مَقَامًا  
 لِكَيْتَكَ تَقْدَسَتْ أَسْمَاؤُكَ أَقْسَمْتُ أَنْ تَمْلَأَ عَنْهَا مِنَ الْكَافِرِينَ مِنَ  
 الْحَنَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَأَنْ تُخَلِّدَ فِيهَا الْمُعَانِدِينَ وَأَنْتَ حَلَّ  
 ثَنَاءِكَ قُلْتَ مُبْتَدَأًا وَتَطَوَّلْتَ بِالْإِنْعَامِ مُتَكْرِمًا أَفَمَنْ كَانَ  
 مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ إِلَهِي وَسَيِّدِي فَاسْأَلْكَ بِالْقُدْرَةِ  
 الَّتِي قَدَّرْتَهَا وَبِالْقُضِيَّةِ الَّتِي حَتَمْتَهَا وَحَكَمْتَهَا وَغَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ  
 أَجْرَتُهَا أَنْ تَهَبَ لِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِي هَذِهِ السَّاعَةِ كُلَّ  
 جُرْمٍ أَجْرَمْتُهُ وَكُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ وَكُلَّ قَبِيحٍ أَسْرَرْتُهُ  
 وَكُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهُ كَتَمْتُهُ أَوْ أَعْلَنْتُهُ أَخْفَيْتُهُ أَوْ أَظْهَرْتُهُ وَ  
 كُلَّ سَيِّئَةٍ أَمَرْتُ بِإِثْبَاتِهَا الْكَرَامَ الْكَاتِبِينَ الَّذِينَ وَكَّلْتَهُمْ  
 بِحِفْظِ مَا يَكُونُ مِنِّي وَجَعَلْتَهُمْ شُهُودًا عَلَيَّ مَعَ جَوَادِحِي وَكُنْتُ  
 أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيَّ مِنْ ذَمِّهِمْ وَالشَّاهِدَ لِأَخْفَى عَنْهُمْ وَبِرَحْمَتِكَ  
 أَخْفَيْتُهُ وَبِفَضْلِكَ سَتَرْتَهُ وَأَنْ تُوفِّرَ حِطِّي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تَنْزِلُهُ



لَا تَجْعَلْ بَيْنَ الْعَجَلَةِ يَجْعَلُ صَاحِبَهَا فِي الدَّارَيْنِ

أَوْ إِحْسَانٍ تَفْضِلُهُ أَوْ يَبْرَ تَنْشُرُهُ أَوْ رِزْقٍ تَبْسُطُهُ أَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهُ أَوْ خَطَاٍ  
تَسْتُرُهُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا إِلَهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَمَالِكِ رِثِي يَا مَنْ  
بِيَدِهِ نَاصِيَّتِي يَا عَلِيمًا بَصِيرِي وَمَسْكَنَتِي يَا خَبِيرًا بِفَقْرِي وَفَاقَتِي يَا رَبِّ  
يَا رَبِّ يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ بِحَقِّكَ وَقُدْسِكَ وَأَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَأَسْمَائِكَ أَنْ  
تَجْعَلَ أَوْقَاتِي مِنَ اللَّيْلِ وَالتَّهَارِيدِ كَحِرْكَ مَعْمُورَةٍ وَبِحُدُومَتِكَ  
مَوْصُولَةٍ وَأَعْمَالِي عِنْدَكَ مَقْبُولَةً حَتَّى تَكُونَ أَعْمَالِي وَأَوْمَارِي  
كُلُّهَا وَرَدًّا وَاحِدًا وَحَالِي فِي خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا يَا سَيِّدِي يَا مَنْ  
عَلَيْهِ مَعْوَلِي يَا مَنْ إِلَيْهِ شَكْوَتُ أَحْوَالِي يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ قُو عَلَيَّ  
خِدْمَتَكَ جَوَارِحِي وَاشْدُدْ عَلَيَّ الْعَزِيمَةَ جَوَانِحِي وَهَبْ لِي الْجِدْفِي  
خَشْيَتِكَ وَالذَّوَامَ فِي الْإِتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ حَتَّى أَسْرَحَ إِلَيْكَ فِي مَيَادِينِ  
السَّائِقِينَ وَأُسْرِعَ إِلَيْكَ فِي الْمُبَادِرِينَ وَأَشْتَاقَ إِلَى قُرْبِكَ فِي  
الْمُسْتَاقِينَ وَأَذْنُومِكَ ذُنُوبَ الْمُخْلِصِينَ وَأَخَانِكَ مَخَافَةَ الْمُوقِنِينَ  
وَأَجْتَمَعَ فِي جَوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ وَمَنْ أَمَرَانِي بِسُوءٍ فَارِدُهُ  
وَمَنْ كَادَنِي فِكْدُهُ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَحْسَنِ عِبَادِكَ نَصِيبًا عِنْدَكَ وَ  
أَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِنْكَ وَأَخْصِهِمْ دُلْفَةً لَدَيْكَ فَإِنَّهُ لَا يَسْأَلُ  
ذَلِكَ إِلَّا بِفَضْلِكَ وَجَدَلِي بِجُودِكَ وَاعْطِفْ عَلَيَّ بِسُجُودِكَ وَاحْفَظْنِي  
بِرَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ لِسَانِي بِدُكْرِكَ لِهَجَاؤِي بِقَلْبِي بِحُبِّكَ مُتِمًّا وَ  
مَنْ عَلَى بِحُسْنِ إِجَابَتِكَ وَأَقْلِبْنِي عَشْرَتِي وَاعْفِرْ لِي زَلَّتِي فَبَاتَكَ  
قَضَيْتَ عَلَى عِبَادِكَ لِعِبَادَتِكَ وَأَمَرْتَهُمْ بِدُعَائِكَ وَضَمَنْتَ لَهُمْ  
الْإِجَابَةَ فَإِلَيْكَ يَا رَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِي وَإِلَيْكَ يَا رَبِّ مَدَدْتُ  
يَدِي فَبِعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ لِي دُعَائِي وَبَلِّغْنِي مُنَاسِي وَلَا تَقْطَعْ مِنْ  
فَضْلِكَ رَجَائِي وَكَفِّنِي شَرَّ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ مِنْ أَعْدَائِي يَا سَرِيعَ الرِّمَانِ  
اعْفِرْ لِمَنْ لَا يَمْلِكُ إِلَّا الدُّعَاءُ فَإِنَّكَ فَعَالٌ لِمَا تَشَاءُ يَا مَنْ اسْمُهُ



جلد ہی نہ کر کہ جلد ہی کرنے والا دین و دنیا میں نکل رہا ہے۔

دَوَّاءٌ وَذِكْرُكَ شِفَاءٌ وَطَاعَتُهُ غِنَى إِدْحَمَ مَنْ رَأْسُ مَالِهِ الرَّجَاءُ  
وَسِلَاحُهُ الْبُكَاءُ يَا سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا نُورَ الْمُسْتَوْحِشِينَ  
فِي الظُّلَمِ يَا عَلِمًا لَا يَعْزَمُ صَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي مَا  
أَنْتَ أَهْلُهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَآلِئِمَّةِ الْيَمَامِينَ مِنْ آلِهِ  
وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا ۝

## ۴۔ دُعائے مشلول

جناب سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ نے کتاب فیج الدعوات میں اس دُعائے  
امیر المومنین کے متعلق جناب امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ ارشاد  
فرماتے ہیں کہ اس دُعائیں اسم اعظم ہے۔ اور اس کا پڑھنا اجابت دُعَا کا باعث اور غم و  
الم دور ہونے کا موجب ہے۔ اس کی برکت سے پڑھنے والے کا قرض ادا ہو جائے گا  
محتاجی بالدار سے بدل جائے گی۔ گناہ بخشے جائیں گے۔ شیطان اور سلطان کے  
شر سے محفوظ رہے گا۔ پھر حضرت فرماتے ہیں کہ اس دُعَا کو با طہارت پڑھا کر و۔ بغیر  
طہارت کے مجرأت نہ کرو۔ چونکہ مشلول اس کو کہتے ہیں کہ جس کا بدن شل و بے حس ہو  
جائے اور جس شخص کو امیر المومنین علیہ السلام نے یہ دعا رحمت فرمائی تھی اُس کا جسم  
باپ کی بددُعَا سے شل ہو گیا تھا لیکن اس جلیل القدر دُعَا کی برکت سے اُس نے شفا  
پائی۔ اور اُس کی توبہ قبول ہوئی۔ بدین وجہ یہ ”دُعائے مشلول“ کے نام سے مشہور ہے  
اور دُعایہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا ذَا الْجَلَالِ  
وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا هُوَ یَا مَنْ لَا یَعْلَمُ مَا هُوَ  
وَلَا کَیْفَ هُوَ وَلَا اَیْنَ هُوَ وَلَا حَیْثُ هُوَ لَا هُوَ یَا ذَا الْمُلْکِ وَالْمَلٰکُوْتِ  
یَا ذَا الْعِزَّةِ وَالْجَبْرُوْتِ یَا مَلِکُ یَا قَدُوْسُ یَا سَلَامُ یَا مُؤْمِنُ یَا  
مُهَیْمِنُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ یَا مُتْکَبِّرُ یَا خَالِقُ یَا بَارِئُ یَا مُصَوِّرُ

لَا تَحْتَرِكْ لِذَٰجِلِ الشَّيْءِ وَلَا تَحْزَنْ بِقَوْلٍ وَلَا فِعْلٍ

يَا مُعِذُ يَا مُدَبِّرُ يَا شَدِيدُ يَا مُبْدِيُ يَا مُعِذُ يَا مُبِيدُ يَا وَدُودُ يَا مُحَمِّدُ  
يَا مَعْبُودُ يَا بَعِيدُ يَا قَرِيبُ يَا مُجِيبُ يَا رَقِيبُ يَا حَبِيبُ يَا بَدِيعُ  
يَا رَفِيعُ يَا مَنِيعُ يَا سَمِيعُ يَا عَلِيمُ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ يَا حَكِيمُ يَا فَدِيمُ  
يَا عَلِيُّ يَا عَالِمُ يَا عَظِيمُ يَا حَسَنُ يَا مَنَانُ يَا دَيَّانُ يَا مُسْتَعَانُ يَا  
جَلِيلُ يَا جَمِيلُ يَا ذَكِيلُ يَا كَفِيلُ يَا مَقِيلُ يَا مَبْنِيُ يَا نَبِيلُ يَا دَلِيلُ  
يَا هَادِيُ يَا بَادِيُ يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَائِمُ يَا دَائِمُ  
يَا حَاكِمُ يَا عَالِمُ يَا قَاضِيُ يَا عَادِلُ يَا فَاضِلُ يَا وَاصِلُ يَا ظَاهِرُ يَا  
مُظَهِّرُ يَا قَادِرُ يَا مُقَدِّرُ يَا كَبِيرُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا  
مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ وَلَا  
وَلَدٌ وَلَا كَانَ مَعَهُ وَزِيرٌ وَلَا اتَّخَذَ مَعَهُ مَشِيرًا وَلَا احتَاجَ إِلَى ظَهِيرٍ  
وَلَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ  
عُلُوًّا كَبِيرًا يَا عَلِيُّ يَا شَاخُ يَا بَادِخُ يَا فَتَّاحُ يَا نَفَّاحُ يَا مُرْتَّاحُ يَا  
مُفَرِّجُ يَا نَاصِرُ يَا مُنْصَصِرُ يَا مُدْرِكُ يَا مُهْلِكُ يَا مُنْقِمُ يَا بَاعِثُ يَا  
وَارِثُ يَا طَالِبُ يَا غَالِبُ يَا مَنْ لَا يَفُوتُهُ هَارِبُ يَا تَوَّابُ يَا آوَابُ  
يَا وَهَّابُ يَا مُسَبِّبُ الْأَسْبَابِ يَا مُفْتِحُ الْأَبْوَابِ يَا مَنْ حَيْثُ مَا دَعَى  
أَجَابَ يَا طَهُورُ يَا شَكُورُ يَا عَفْوُ يَا غَفُورُ يَا نُورُ النُّورِ يَا مُدَبِّرُ  
الْأُمُورِ يَا لَطِيفُ يَا خَيْرُ يَا مُبِيرُ يَا مُجِيرُ يَا مُنِيرُ يَا بَصِيرُ يَا نَصِيرُ  
يَا كَبِيرُ يَا وَثَرُ يَا فَرْدُ يَا أَبَدُ يَا سَدُّ يَا صَمَدُ يَا كَافِيُ يَا شَافِيُ  
يَا مُعَافِيُ يَا مُحْسِنُ يَا مُجِيبُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا مُنْكَرُ يَا مُتَقَرِّدُ  
يَا مَنْ عَلَا فَقَهَرَ يَا مَنْ مَلَكَ فَقَدَّرَ يَا مَنْ بَطَنَ فَخَبَرَ يَا مَنْ عُبِدَ  
فَشَكَرَ يَا مَنْ عَصِيَ فَغَفَرَ يَا مَنْ لَا تَخْوِيهِ الْفِكْرُ يَا مَنْ لَا يَذَرُكَ بَصَرُ  
وَلَا يَخْفَى عَلَيْهِ أَثَرُ يَا رَازِقُ الْبَشَرِ يَا مُقَدِّرُ كُلِّ قَدَرٍ يَا عَلِيُّ الْمَكَانِ  
يَا شَدِيدُ الْأَرْكَانِ يَا مُبَدِّلُ السَّمَانِ يَا قَابِلُ الْقُرْبَانِ يَا ذَا الْعَمْرِ وَ

رزق حاصل کرنے کے لئے مارا مارا دھیر۔ اور کسی کے کہنے سننے سے غلین نہ ہر

الْإِحْسَانِ يَا ذَا الْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ يَا رَحِيمَ يَا رَحْمَنَ يَا مَنْ هُوَ كُلُّ يَوْمٍ  
فِي شَأْنٍ يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ يَا عَظِيمَ الشَّانِ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ  
مَكَانٍ يَا سَامِعَ الْأَصْوَاتِ يَا مُحِيبَ الدَّعَوَاتِ يَا مُبْجِجَ الطَّلِبَاتِ يَا قَاضِيَ  
الْحَاجَاتِ يَا مَنْزِلَ الْبَرَكَاتِ يَا رَاحِمَ الْعِبْرَاتِ يَا مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ يَا  
كَاشِفَ الْكُرْبَاتِ يَا وَلِيَّ الْحَسَاتِ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَا مُعْطِيَ السُّؤْلَاتِ  
يَا مُجِيبَ الْأُمُوتِ يَا جَامِعَ الشَّتَاتِ يَا مُطْلِعَ عَلَى النِّيَّاتِ يَا رَأْدَ مَا قَدْ  
فَاتَ يَا مَنْ لَا تُشْبِهُ عَلَيْهِ الْأَصْوَاتُ يَا مَنْ لَا تُضْجِرُهُ الْمَسَدَاتُ  
وَلَا تُغْشَاهُ الظُّلُمَاتُ يَا نُورَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ يَا سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ  
النِّقَمِ يَا بَارِيَّ التَّنْمِ يَا جَامِعَ الْأُمَمِ يَا شَافِيَ السَّقَمِ يَا خَالِقَ النُّورِ  
وَالظُّلَمِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ يَا مَنْ لَا يَطْأُ عَرْشَهُ قَدَمٌ يَا أَجُودَ  
الْأَجُودِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ يَا أَسْعَ السَّامِعِينَ يَا أَبْصَرَ  
النَّاطِرِينَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ يَا ظَهَرَ الْلَاحِظِينَ  
يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ يَا صَاحِبَ  
كُلِّ غَرِيبٍ يَا مُؤْنِسَ كُلِّ وَحِيدٍ يَا مُلْجَأَ كُلِّ طَرِيدٍ يَا مَاوِيَّ  
كُلِّ شَرِيدٍ يَا حَافِظَ كُلِّ ضَالَّةٍ يَا رَاحِمَ الشَّيْءِ الْكَبِيرِ يَا رَازِقَ  
الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا جَابِرَ الْعَظَمِ الْكَسِيرِ يَا فَالِكَ كُلِّ أَسِيرٍ يَا مُغْنِيَ  
الْبَائِسِ الْفَقِيرِ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ لَهُ الشَّدِيدُ الْبُيْرُ  
وَالْتَّقْدِيرُ يَا مَنْ الْعُسَيْرُ عَلَيْهِ سَهْلٌ لَيْسِيرُ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ إِلَى  
تَفْسِيرٍ يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ خَبِيرٌ يَا  
مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ يَا مُرْسِلَ الرِّيَّاحِ يَا فَالِقَ الْإِصْبَاحِ يَا بَاعِثَ  
الدُّرُوحِ يَا ذَا الْجُودِ وَالسَّمَاحِ يَا مَنْ يُبْدِيهِ كُلُّ مِفْتَاحٍ يَا سَامِعَ كُلِّ  
صَوْتٍ يَا سَاقِيَ كُلِّ فَوْتٍ يَا مُجِيبَ كُلِّ نَفْسٍ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا عُدَّتِي  
فِي شِدَّتِي يَا حَافِظِي فِي غَرَبَتِي يَا مُؤْنِسِي فِي وَحْدَتِي يَا وَلِيَّ فِي نِعْمَتِي

اَسْتَقِمَّ بِاللّٰهِ وَاسْتَغْلِ الصَّبْرَ وَالْقَنَاعَةَ وَتَلَقَّ بِالْيَسْرِ وَالرَّضَاءِ

يَا كُفِّي حِينَ تُعِينُنِي الْمَذَاهِبُ وَتُسَلِّمُنِي الْأَقَارِبُ وَيَخَذُلْنِي كُلُّ مَاجِبٍ  
يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهُ يَا سَدَّ مَنْ لَا سَدَّ لَهُ يَا ذَخْرَ مَنْ لَا ذَخْرَ لَهُ  
يَا حِزْرَ مَنْ لَا حِزْرَ لَهُ يَا كَهْفَ مَنْ لَا كَهْفَ لَهُ يَا كَنْزَ مَنْ لَا كَنْزَ لَهُ  
يَا رَكْنَ مَنْ لَا رَكْنَ لَهُ يَا غِيَاثَ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهُ يَا جَارَ مَنْ لَا جَارَ لَهُ  
يَا جَارِي اللَّصِيقِ يَا رَكْنِي الْوَثِيقِ يَا إِلَهِي بِالْتَّحْقِيقِ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ  
يَا شَمِيقَ يَا رَفِيقَ فُكِّنِي مِنْ جَلْقِ الْمَضِيقِ وَاصِرْتُ عَنْيَ كُلَّ هَمٍّ وَغَمٍّ  
وَضَبِيقٍ وَالْكُفْيَ شَرًّا مَا لَا أُطِيقُ وَأَعْنِي عَلَى مَا أُطِيقُ يَا مَرَادِي يُوسُفَ  
عَلَى يَعْقُوبَ يَا كَاشِفَ ضُرِّ الْيُوسُفِ يَا غَافِرَ ذُنُوبِ دَاوُدَ يَا رَافِعَ عِيسَى  
بَنَ مَرْيَمَ وَمُنْجِيَهُ مِنْ أَيْدِي الْيَهُودِ يَا حُجِيبَ رِندَةِ يُونُسَ فِي  
الظُّلُمَاتِ يَا مُصْطَفَى مُوسَى بِالْكَلِمَاتِ يَا مَنْ غَفَرَ لَادَمَ خَطِيئَتَهُ  
وَمَرَّعَ إِدْرِيسَ مَكَانًا عَلِيًّا بِرَحْمَتِهِ يَا مَنْ نَجَّى نُوحًا مِنَ الْغَرَقِ يَا  
مَنْ أَهْلَكَ عَادَةَ الْأَوَّلَى وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَى وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلِ إِيَّاهُمْ  
كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَى وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْلَى يَا مَنْ دَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ  
لُوطَ وَدَمْدَمَ عَلَى قَوْمٍ شَعِيبَ يَا مَنْ أَخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا يَا  
مَنْ أَخَذَ مُوسَى كَلِمًا وَأَخَذَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَيْهِمُ  
الْحَمْدُ جَنَابًا يَا مُؤْتِي الْقِمَانَ الْحِكْمَةَ وَالْوَاهِبِ لِسُلَيْمَانَ مُلْكًا  
لَا يَنْبَغِي لِوَاحِدٍ مِنْ بَعْدِهِ يَا مَنْ نَصَرَ ذَا الْقُرْنَيْنِ عَلَى الْمُلُوكِ  
الْجَبَابِرَةِ يَا مَنْ أَعْطَى الْخِصْرَ الْحَيَوَةَ وَرَدَّ لِيُوشَعَ ابْنَ نُونٍ نُورَ  
الشَّمْسِ بَعْدَ غُرُوبِهَا يَا مَنْ رَبَّطَ عَلَى قَلْبِ أُمِّ مُوسَى وَاحْصَنَ  
فَرْجَ مَرْيَمَ ابْنَتِ عِمْرَانَ يَا مَنْ حَصَّنَ يَحْيَى ابْنَ مَرْكَرِيَّا مِنْ  
الدَّيْبِ وَسَكَّنَ عَنْ مُوسَى الْغَضَبَ يَا مَنْ بَشَّرَ مَرْكَرِيَّا بِيَحْيَى يَا مَنْ  
فَدَى إِسْمَاعِيلَ مِنَ الذَّبْحِ بِذِيحِ عَظِيمِهِ يَا مَنْ قَبَلَ قُرْبَانَ هَابِيلَ وَ  
جَعَلَ اللَّعْنَةَ عَلَى قَابِيلَ يَا هَازِمَ الْوَحْزَابِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سے طلب کشائش کر صبر و رفاقت کو وسیلہ بنا اور تھوڑے سے پر راضی برضا رہ۔

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَ  
 مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَأَهْلَ طَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ مَسْأَلَةٍ  
 سَأَلْتُكَ بِهَا أَحَدًا مِنْ رَضِيَتْ عَنْهُ فَخُتِمَتْ لَهُ عَلَى الْإِجَابَةِ  
 يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا رَبِّ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا رَحِيمُ  
 يَا رَحِيمُ يَا رَحِيمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ  
 يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ  
 سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي شَيْءٍ مِنْ كُتُبِكَ أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ  
 فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ وَبِعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَبِمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ  
 مِنْ كِتَابِكَ وَبِمَالِكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ قِ  
 الْبَحْرِ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفَدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ  
 إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ وَأَسْأَلُكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى الَّتِي نَعَّمَهَا فِي  
 كِتَابِكَ فَقُلْتُ وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَقُلْتُ ادْعُونِي  
 اسْتَجِبْ لَكُمْ وَقُلْتُ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ  
 دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِلَعَلِّهِمْ يَرْشُدُونَ  
 وَقُلْتُ يَا عِبَادِي الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْطَعُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ  
 إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الدُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَأَنَا  
 أَسْأَلُكَ يَا إِلَهِي وَادْعُوكَ يَا رَبِّ وَأَرْجُوكَ يَا سَيِّدِي وَأَطْمَعُ فِي  
 إِجَابَتِي يَا مُؤَلَايَ كَمَا وَعَدْتَنِي وَقَدْ دَعَوْتُكَ كَمَا أَمَرْتَنِي  
 فَافْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ يَا كَرِيمُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ ۝

پھر اپنی حاجات خداوند عالم سے طلب  
 کرے انشاء اللہ بر آئیں گی۔



تُحَرِّكَ فَإِنَّ فِي الْحُرُوكَةِ بَرَكَاتٌ إِذَا عَزَمْتَ فَأَفْعَلْ وَلَا تَحُلْ عَنْ ذَلِكَ

## ۵۔ دُعائے جامع

جناب سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ نے بیچ الدعوات میں جناب امیر علیہ السلام سے یہ دعا روایت کی ہے اور حضرت نے اس کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے سنا ہے۔ اس دعا کے پڑھنے والے کے لئے بہت کچھ فضیلت و ثواب منقول ہے۔ بالخصوص اس شخص کے لئے جو مدت عمر میں سو مرتبہ پڑھے اور وہ دعا یہ ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي عِلْمِهِ مُنْتَهَى رِضَاهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بَعْدَ  
عِلْمِهِ مُنْتَهَى رِضَاهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَعَ عِلْمِهِ مُنْتَهَى رِضَاهُ أَلَا  
أَكْبَرُ بَعْدَ عِلْمِهِ مُنْتَهَى رِضَاهُ اللَّهُ أَكْبَرُ مَعَ عِلْمِهِ مُنْتَهَى  
رِضَاهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَعْدَ عِلْمِهِ مُنْتَهَى رِضَاهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَعَ عِلْمِهِ  
مُنْتَهَى رِضَاهُ سُبْحَانَ اللَّهِ فِي عِلْمِهِ مُنْتَهَى رِضَاهُ سُبْحَانَ اللَّهِ بَعْدَ  
عِلْمِهِ مُنْتَهَى رِضَاهُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَعَ عِلْمِهِ مُنْتَهَى رِضَاهُ وَالْحَمْدُ  
لِلَّهِ بِجَمِيعِ مَحَامِدِهِ عَلَى جَمِيعِ نِعَمِهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِ  
مُنْتَهَى رِضَاهُ فِي عِلْمِهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَحَقُّ لَهْ ذَلِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نُورُ  
السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَنُورُ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَنُورُ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ تَهْلِيلًا لَا يُحْصِيهِ غَيْرُهُ قَبْلَ كُلِّ أَحَدٍ وَمَعَ كُلِّ أَحَدٍ وَبَعْدَ  
كُلِّ أَحَدٍ اللَّهُ أَكْبَرُ تَكْبِيرًا لَا يُحْصِيهِ غَيْرُهُ قَبْلَ كُلِّ أَحَدٍ وَمَعَ  
كُلِّ أَحَدٍ وَبَعْدَ كُلِّ أَحَدٍ سُبْحَانَ اللَّهِ تَسْبِيحًا لَا يُحْصِيهِ غَيْرُهُ  
قَبْلَ كُلِّ أَحَدٍ وَمَعَ كُلِّ أَحَدٍ وَبَعْدَ كُلِّ أَحَدٍ - اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَشْهَدُكَ وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا فَاشْهَدْ لِي أَنَّ قَوْلَكَ حَقٌّ وَفِعْلَكَ حَقٌّ  
وَأَنَّ قَضَاءَكَ حَقٌّ وَأَنَّ قَدْرَكَ حَقٌّ وَأَنَّ رُسْلَكَ حَقٌّ وَأَنَّ أَوْصِيَاءَكَ  
حَقٌّ وَأَنَّ رَحْمَتَكَ حَقٌّ وَأَنَّ جَنَّتَكَ حَقٌّ وَأَنَّ نَارَكَ حَقٌّ وَأَنَّ قِيَامَتَكَ

تے کر لیا کہ اپنے مقام سے جہنم میں برکتیں ہیں جب تم قصہ کر لیا کہ گزرا وہ اس سے درگزر نہ کر

حَقِّ وَأَنَّكَ مُمِيتُ الْأَحْيَاءِ مُحْيِي الْمَوْتَى وَأَنَّكَ بَاعِثٌ مَنْ فِي الْقُبُورِ  
وَأَنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ وَأَنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا فَاشْهَدْ لِي أَنَّكَ رَبِّي وَأَنَّ  
مُحَمَّدًا صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ رَسُولُكَ نَبِيٌّ وَأَنَّ الْأَوْصِيَاءَ مِنْ بَعْدِهِ  
أَيْمَتِي وَأَنَّ الدِّينَ الَّذِي سَرَعْتَ دِينِي أَنَّهُ الْكِتَابُ الَّذِي أَنْزَلْتَ  
عَلَى مُحَمَّدٍ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ نُورِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ  
وَكُفَى بِكَ شَهِيدًا فَاشْهَدْ لِي أَنَّكَ أَنْتَ الْمُنْعِمُ عَلَيَّ لَا غَيْرُكَ لَكَ الْحَمْدُ  
وَيَنْعَمَتِكَ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَدَدَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ  
وَمِثْلَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَمِلَادُ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَأَضْعَافَ مَا أَحْصَى  
عِلْمُهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَمِثْلَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ  
وَمِلَادُ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَأَضْعَافَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
عَدَدَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَمِثْلَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَمِلَادُ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ  
وَأَضْعَافَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَ  
مِثْلَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَمِلَادُ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَأَضْعَافَ مَا أَحْصَى  
عِلْمُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ  
وَبِحَمْدِهِ وَتَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مَلْجَأَ  
وَلَا مُنْجِي مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَسْوَاعِ عَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّي  
الطَّيِّبَاتِ الثَّامَاتِ الْمُبَارَكَاتِ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ وَصَدَقَ  
الْمُرْسَلُونَ

## ۶۔ دُعائے معراج

کشفی علیہ الرحمۃ مصباح میں تحریر فرماتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے جناب  
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت کچھ فضائل کے ساتھ اس دعا کو نقل

لَا تَرْفَعْ حَاجَتَكَ إِلَّا إِلَى اللَّهِ لَا تَبْرَحْ مِنْ مَكَانِكَ

فرمایا ہے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے۔ خداوند عالم اُس پر رحمت فرما ہے اور اُس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے بلکہ اُس کے ماں باپ اور پڑوسیوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ اور اُس شخص کو ستر ہزار سال کی عبادت کا ثواب کراست فرماتا ہے ہر قسم کے غم و درد ہوتے ہیں۔ فرض اس کا ادا ہوتا ہے۔ جو کوئی اس دعا کو شک و رعب سے لکھ کر بیمار کو پلائے تو مریض کو شفا حاصل ہو جو کوئی اس دعا کو لکھ کر اپنے پاس رکھے ہر ایک شر سے محفوظ رہے اور حاجتیں پوری ہوں۔ جو کوئی اپنے گھر میں رکھے۔ روزِ مہین رسعت ہو اور گھر تمام آفتوں سے محفوظ رہے۔ غرضیکہ اس دعا کے واسطے سے حاجت طلب کرنے میں ہر مشکل آسان ہوتی ہے۔ دعا یہ ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا مَنْ أَمَرَ بِالْعِبَادَةِ كُلِّ مَعْبُودٍ  
يَا مَنْ يَحْمَدُهُ كُلُّ مَحْمُودٍ يَا مَنْ يَفْرَحُ إِلَيْهِ كُلُّ مَجْهُودٍ  
مَنْ يَطْلُبُ عِنْدَهُ كُلُّ مَفْقُودٍ يَا مَنْ سَأَلَهُ غَيْرُ مُرْدُودٍ يَا مَنْ  
بَابُهُ عَنْ سُؤَالِهِ غَيْرُ مُسَدَّدٍ يَا مَنْ هُوَ غَيْرُ مَوْصُوفٍ وَلَا مُحَدَّدٍ  
يَا مَنْ عَطَاؤُهُ غَيْرُ مَمْنُوعٍ وَلَا مُنْكَوَدٍ يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ دَعَاهُ لَيْسَ  
بَعِيدٍ وَهُوَ نِعْمَ الْمَقْصُودُ يَا مَنْ تَرَجَّأَ عِبَادُهُ بِجَبَلِهِ مَسْدُودُ  
يَا مَنْ شَبَّهَهُ وَمِثْلُهُ غَيْرُ مُوجُودٍ يَا مَنْ لَيْسَ بِوَالِدٍ وَلَا مَوْلَا  
يَا مَنْ كَرَّمَهُ وَفَضَّلَهُ لَيْسَ بِمَعْدُودٍ يَا مَنْ حَوْضُ بَرِّهِ لِلنَّاهِ  
مَوْجُودٌ يَا مَنْ لَا يُوصَفُ بِقِيَامٍ وَلَا فَعُودٍ يَا مَنْ لَا تَجْرِي عَلَيْهِ  
حَرَكَةٌ وَلَا جَمُودٌ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا وَدُودُ يَا رَاحِ  
الشَّيْخُ الْكَبِيرُ يَعْقُوبُ يَا غَايِرُ ذُنُبٍ دَاوُدُ يَا مَنْ لَا يُخْلِفُ الْوَعْدُ  
وَيَعْفُو عَنِ الْمَوْعُودِ يَا مَنْ رَزَقَهُ وَسَيَّرَهُ لِلْعَاصِيْنَ مَسْدُودُ  
يَا مَنْ هُوَ مُلْجَأٌ كُلِّ مُقْصِيٍّ مَطْرُودٍ يَا مَنْ دَانَ لَهُ جَمِيعُ خَلْقِهِ  
بِالسُّجُودِ يَا مَنْ لَيْسَ عَنْ يَمِينِهِ وَجُودُهُ أَحَدٌ مَصْدُودٌ يَا مَنْ  
يُخَفِّفُ فِي حُكْمِهِ وَيَحْكُمُ عَنِ الظَّالِمِ الْعَنُودِ اِرْحَمْ عَبْدًا خَا

سوائے خدا کے کسی کے سامنے اپنی حاجت نہ لے جا اور اپنی جگہ سے نہ سرک :-

لَمْ يُوفِ بِالْعُهُودِ اِنَّكَ فَعَالٌ لِّمَا تُرِيدُ يَا بَارِئًا وَدُودٌ وَصَلَّ عَلَى  
مُحَمَّدٍ خَيْرِ مَبْعُوْثٍ دَعَى اِلَى خَيْرٍ مَّعْبُوْدٍ وَعَلَى اِلَهِ الطَّيِّبِيْنَ  
الطَّاهِرِيْنَ اَهْلَ الْكِرَامِ وَالْجُوْدِ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهُ يَا اَرْحَمَ  
الرَّاحِمِيْنَ يَا اَكْرَمَ الذِّكْرَمِيْنَ ۞  
دعا پڑھنے کے بعد اپنی حاجت طلب کرے۔

## ۷۔ دعائے توسل

علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے اس دعا کو اپنی کتاب تحفۃ الزائرین نقل کیا ہے ابن بابریہ  
علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جس امر کے متعلق میں نے اس دعا کو پڑھا بہت جلد کامیابی کا  
اثر دیکھا۔ یہ دعا حضرات ائمہ علیہم السلام سے منقول ہے۔ اور دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاتَّوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ یَا اَبَا الْقَاسِمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَا اِمَامَ الرَّحْمَةِ  
یَا شَفِیْعَ اُمَمَتِہٖ یَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا  
بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدْ مُنَّاكَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْہَا عِنْدَ اللّٰهِ  
اَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ یَا اَبَا الْحَسَنِ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا عَلِیَّ ابْنَ  
اَبِی طَالِبٍ یَا اَخَ الرَّسُوْلِ یَا زَوْجَ الْبَتُوْلِ یَا حُجَّۃَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِہٖ  
یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ  
وَقَدْ مُنَّاكَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْہَا عِنْدَ اللّٰهِ اَشْفَعْ لَنَا  
عِنْدَ اللّٰهِ یَا نَاطِقَہُ الرَّہْرَاءِ یَا بَدَنَ مُحَمَّدٍ اَیَّتِہَا الْبَتُوْلُ یَا  
قُرَّةَ عَیْنِ الرَّسُوْلِ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا  
وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدْ مُنَّاكَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْہَا  
عِنْدَ اللّٰهِ اَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ یَا حَسَنَ ابْنَ عَلِیٍّ اَیَّتِہَا  
الْمُحَبَّبِیْ یَا بَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَا حُجَّۃَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَ

تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَتَوَجَّهْ إِلَى اللَّهِ أَيْ أَمْرًا دُونَ

مَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ  
بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ  
يَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَيُّهَا الشَّهِيدُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ  
عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا  
بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ  
اشفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَا زَيْنَ الْعَابِدِينَ  
أَيُّهَا السَّجَّادُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا  
وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ  
بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا  
جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَيُّهَا الْبَاقِرُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ  
اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَ  
تَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا  
عِنْدَ اللَّهِ اشفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ  
أَيُّهَا الصَّادِقُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا  
وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ  
بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا  
إِبْرَاهِيمَ يَا مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ أَيُّهَا الْكَاطِمُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ  
يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا  
وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا  
عِنْدَ اللَّهِ اشفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُوسَى أَيُّهَا  
الرِّضَا يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا  
إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيْ  
حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا جَعْفَرٍ يَا



خدا پر توکل رکھ اور جس کام کا ارادہ کیا ہے اس میں اسی کی مدد متوکل ہو۔

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَيُّهَا الشَّقِيُّ الْجَوَادُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّاكَ بَيْنَ يَدَيِ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ أَشْفَعُ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ أَيُّهَا الْهَادِي الشَّقِيُّ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّاكَ بَيْنَ يَدَيِ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ أَشْفَعُ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَيُّهَا الرَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّاكَ بَيْنَ يَدَيِ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ أَشْفَعُ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا وَصِيَّ الْحَسَنِ وَالْخَلَفَ الصَّالِحَ الْحُجَّةَ أَيُّهَا الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّاكَ بَيْنَ يَدَيِ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ أَشْفَعُ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ ۝

## ۸۔ حدیث شریف کساء

حدیث کساء بڑی مشہور حدیث ہے۔ جس کو حضرات علماء نے بہت سی روایات سے نقل فرمایا ہے۔ قرآن کی یہ آیت اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝ یعنی اے اہل بیت!

خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر بُرائی کو دُور رکھے اور ایسا پاک و پاکیزہ قرار دے جیسا کہ پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔ اسی آیت کو آیتِ تطہیر کہتے ہیں جو حضرات اہل بیت علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ حدیث کساء میں اسی کے نازل ہونے کا تذکرہ ہے۔ اس کو روزانہ یا کم از کم ہفتہ میں ایک مرتبہ جمعہ کی شب میں یاد رکھو۔

لَا تَبْلُغُ مِنَ الطَّلَبِ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مَنْ كَثَرَ طَعْمُهُ أَفْعَلَ مَا نَوَيْتَ تَزَرَّقُ الْخَيْرُ

میں پڑھنا نہایت درجہ اجر و ثواب و برکت کا باعث اور حاجتوں کے پورا ہونے اور ہر طرح کے رنج و غم دور ہونے کا موجب ہے۔ جیسا کہ اسی حدیث کے اخیر حصہ سے ثابت ہے۔ اور یہ حدیث اس طرح ہے بسند صحیح۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا

السَّلَامُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ

فَاطِمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَبِي رَسُولُ اللَّهِ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ فَقَالَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ إِنِّي أَجِدُنِي بَدَنِي

ضَعُفًا فَقُلْتُ لَهُ أَعْمِدُكَ بِاللَّهِ يَا أَبَتَاهُ مِنَ الضُّعْفِ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ

إِنِّي نِيَّ بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِي فَغَطَّيْنِي بِهِ فَاتَيْنَتْهُ بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِي

فَغَطَّيْتُهُ بِهِ وَصُرْتُ أَنْظُرَ إِلَيْهِ وَإِذَا وَجْهُهُ يَتَلَأَلُو كَأَنَّهُ الْبَدْرُ

فِي لَيْلَةٍ تَمَامِهِ وَكَمَالِهِ فَمَا كَانَتْ إِلَّا سَاعَةً وَإِذَا بَوْلَدِي الْحَسَنِ

قَدْ أَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمًّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا

قُرَّةَ عَيْنِي وَثَمَرَةَ فُؤَادِي فَقَالَ يَا أُمًّاهُ إِنِّي أَشْمُ عِنْدَكَ مَرَّاحَةً

طَيِّبَةً كَأَنَّهَا مَرَّاحَةُ جَدِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقُلْتُ نَعَمْ إِنَّ جَدَّكَ

تَحْتَ الْكِسَاءِ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

جَدَّاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذُنِي لِي أَنْ أَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ

قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِي وَيَا صَاحِبَ حَوْضِي قَدْ أَذْنْتُ لَكَ

فَدَخَلَ مَعَهُ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَمَا كَانَتْ إِلَّا سَاعَةً وَإِذَا بَوْلَدِي

الْحُسَيْنِ قَدْ أَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمًّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ

يَا وَلَدِي وَيَا قُرَّةَ عَيْنِي وَثَمَرَةَ فُؤَادِي فَقَالَ لِي يَا أُمًّاهُ إِنِّي أَشْمُ

عِنْدَكَ مَرَّاحَةً طَيِّبَةً كَأَنَّهَا مَرَّاحَةُ جَدِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقُلْتُ نَعَمْ

إِنَّ جَدَّكَ وَآخَالَكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَدَنَى الْحُسَيْنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اخْتَارَهُ اللَّهُ أَنْ أَذُنِي لِي

طلب کرنے سے کشیدہ خاطر نہ ہو کہ چونکہ اللہ زیادہ مانگنے والے کو درست رکھتا ہے جس کام کو نیت کیا ہے کرنا یا نیکیا

أَنْ أَدْخُلَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِي وَيَا  
شَافِعَ أُمِّتِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ الْكِسَاءِ فَأَقْبَلَ عِنْدَ  
ذَلِكَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنْتُ رَسُولِ اللَّهِ  
نَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَيَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ إِنِّي أَشْعُرُ عِنْدَكَ  
رَاحَةً طَيِّبَةً كَأَنَّهُمَا رَاحَتُهُ أَخِي وَأَبْنُ عَمَّتِي رَسُولُ اللَّهِ نَقُلْتُ نَعَمْ هَاهُمْ مَعَكَ وَلَدَيْكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ  
فَأَقْبَلَ عَلِيُّ نَحْوِ الْكِسَاءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ  
لِي أَنْ أَكُونَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ قَالَ لَهُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَخِي  
يَا وَصِيَّيَّ وَخَلِيفَتِي وَصَاحِبَ لِقَائِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ عَلِيُّ تَحْتَ  
الْكِسَاءِ ثُمَّ أَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَكُونَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ قَالَ وَعَلَيْكَ  
السَّلَامُ يَا بَنَتِي وَيَا ابْنَةَ عَمَّتِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلْتُ تَحْتَ الْكِسَاءِ  
فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيعًا تَحْتَ الْكِسَاءِ أَخَذَ أَبِي رَسُولُ اللَّهِ بَطْرَفِي  
الْكِسَاءِ وَأَوْفَى عِيبِدِهِ الْيُمْنَى إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ هَؤُلَاءِ  
أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي وَحَامَتِي لِحُومِهِمْ لِحَمِيَّ دَمُهُمْ هِيَ بَوْلُمْنِي  
مَا يُولِئُهُمْ وَيَجْرُنُنِي مَا يَحْرُنُهُمْ أَنَا حَرْبٌ بَيْنَ حَارِبِهِمْ  
وَسَلَمٌ بَيْنَ سَالِمِهِمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُمْ وَمُحِبٌّ لِمَنْ أَحَبَّهُمْ  
إِنَّهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ  
وَعَفْرَاتِكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَأَذِيبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ  
وَطَهِّرْهُمْ لَطِيفُ الرَّفَقَةِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا مَلَأَ بَيْتِي وَيَا سَكَّانَ  
سَمَوَاتِي إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مُبْنِيَّةً وَلَا أَرْضًا مُدْجِيَّةً وَلَا قَمَرًا  
مُنِيرًا وَلَا شَمْسًا مُضِيَّةً وَلَا فَلَكَائِدَ دُرُورًا وَلَا بَحْرًا يُجْرِي وَلَا  
لَنَا سِرِّي إِلَّا فِي مُحَبَّةٍ هَؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ الَّذِينَ هُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ  
فَقَالَ الْأَمِيرُ جَبْرَائِيلُ يَا رَبِّ وَمَنْ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ

أَتَرَكَ مَا تَوَيْتَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَقَصْدَنَ بِشَقَالِ نَفْسَةٍ وَمُدَّ مِنْ طَعَامٍ

هُمُ أَهْلُ بَيْتِ النَّبِيِّ وَمَعْدِنُ الرِّسَالَةِ هُمُ فَاطِمَةُ وَأَبُو هَا وَ  
بَعْلَاهَا وَبَنُو هَا فَقَالَ جِبْرَائِيلُ يَا رَبِّ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ  
لَأَكُونَ مَعَهُمْ سَادِسًا فَقَالَ اللَّهُ نَعَمْ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَهَبْطِ الْأَمِينُ  
جِبْرَائِيلُ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعَلِيُّ الْأَعْلَى يَقْرُبُكَ  
السَّلَامُ وَيَخْصُصُكَ بِالتَّحِيَّةِ وَالْإِكْرَامِ وَيَقُولُ لَكَ وَعِزَّتِي وَجَلَدِي  
إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مُبِينَةً وَلَا أَرْضًا مُدْحِجَةً وَلَا قَبْرًا مُبِيرًا  
وَلَا شَيْئًا مُضِيئَةً وَلَا فَلَكَ يَدُورُ وَلَا بَحْرًا يُجْرِي وَلَا فُلْكَ  
تَسْرِي إِلَّا لَأَجْلِكُمْ وَمَحَبَّتِكُمْ وَقَدْ أَذِنَ لِي أَنْ أَدْخُلَ مَعَكُمْ  
فَهَلْ تَأْذَنُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَمِينُ  
وَحَيَّ اللَّهُ إِنَّهُ نَعَمْ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ جِبْرَائِيلُ مَعَنَا تَحْتَ الْكِسَاءِ  
فَقَالَ لَنَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْحَى إِلَيْكُمْ يَقُولُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ  
عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا فَقَالَ عَلِيُّ لَّا بَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَا لِي جُلُوسُنَا هَذَا تَحْتَ الْكِسَاءِ مِنَ الْفَضْلِ  
عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَاصْطَفَانِي  
بِالرِّسَالَةِ نَحْيًا مَا ذَكَرَ خَبَرْنَا هَذَا فِي مَجْلِسٍ مِنْ مُحَابِلِ أَهْلِ  
الْأَرْضِ وَفِيهِ جَمْعٌ مِنْ شِيعَتِنَا وَمُجِبِّينَا إِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ  
الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ إِلَى أَنْ يَتَفَرَّقُوا  
فَقَالَ عَلِيُّ إِذَا وَاللَّهِ فُزْنَا وَفَارَ شِيعَتُنَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ  
الشَّيْ ثَانِيًا يَا عَلِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَاصْطَفَانِي  
بِالرِّسَالَةِ نَحْيًا مَا ذَكَرَ خَبَرْنَا هَذَا فِي مَجْلِسٍ مِنْ مُحَابِلِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَفِيهِ  
جَمْعٌ مِنْ شِيعَتِنَا وَمُجِبِّينَا وَفِيهِمْ قَهْرُومٌ إِلَّا وَفَرَّجَ اللَّهُ هَمَّهُ  
وَلَا مَغْمُومٌ إِلَّا وَكَشَفَ اللَّهُ غَمَّهُ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ إِلَّا وَ  
فَقَضَى اللَّهُ حَاجَتَهُ فَقَالَ عَلِيُّ إِذَا وَاللَّهِ فُزْنَا وَسُعِدْنَا وَكَذَلِكَ

جو ارادہ کیلئے اس سے باز رہے اور اگر کرنا ہی چاہتا ہے تو ایک شعلہ چاند ہی اور ایک مکھانا راہ خدا میں دیدے

شَيْعُنَا فَاَنْزِلْهُ وَاسْعِدْهُ وَافِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۝

## ۹۔ دُعائے مجیر

یہ عظیم المرتبت دعا ہے۔ جناب رسالت مآب ﷺ نے بارگاہِ وحی سے مروی ہے کہ آنحضرت ایک مرتبہ مقام ابراہیمؑ میں نماز میں مشغول تھے کہ جبرائیلؑ امین نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ جو شخص اس دعا کو ماہ رمضان المبارک کی تیرہویں چودھویں اور پندرہویں تاریخ پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ اگرچہ تعداد میں بارشش کے قطروں درختوں کے پتوں اور ذراتِ ریگ صحرا کے برابر ہوں۔ جو شخص اس دعا کو پڑھتا رہے، ہر آفت و بلا سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص تین روزے رکھے اور اس دعا کو سات مرتبہ پڑھے اور سیدھا لیٹ کر سوئے تو خواب میں آنحضرتؐ کی زیارت سے مشرک ہوگا۔ اس دعا کی برکت سے مرضی شفا پاتا ہے۔ قرضدار کا قرض ادا ہوتا ہے۔ شکستگی فراخی میں بدل جاتی ہے۔ مصائب کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ بادشاہ کے ظلم و جور اور شیطان کے مکر و فریب سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ چار رکعت نماز پڑھے اور ہر ایک رکعت میں ایک مرتبہ سورہ الحمد اور گیارہ مرتبہ سورۃ توحید پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے اور اپنے سر کے نیچے لکھ کر رکھے تو وہ چیز مل جائے گی۔ اور جو شخص اس دعا کو دس مرتبہ پڑھے جہنم کی آگ اُس پر حرام ہو جائے گی۔ پھر جبرائیلؑ نے عرض کی کہ یا حضرت اس دعائیں اسم اعظم ہے۔ سوائے متقی و پرہیزگار شخص کے کسی کو تعلیم نہ کیجئے۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

سُبْحَانَكَ يَا اَللّٰهُ تَعَالٰیْتُ يَا رَحْمٰنُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِیْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا رَحِیْمُ تَعَالٰیْتُ يَا كَرِیْمُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِیْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا مَلِکُ تَعَالٰیْتُ يَا مَالِکُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِیْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا قُدُّوسُ تَعَالٰیْتُ يَا سَلَامُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِیْرُ



كُنْ رَاضِيًا بِقِسْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَمُتْ

سُبْحَانَكَ يَا مُؤْمِنُ تَعَالَيْتَ يَا مُهَيِّمُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا عَزِيزُ تَعَالَيْتَ يَا جَبَّارُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا مُتَكَبِّرُ تَعَالَيْتَ يَا مُتَجَبِّرُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا خَافُ تَعَالَيْتَ يَا بَارِي أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا مُصَوِّرُ تَعَالَيْتَ يَا مُقَدِّرُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا هَادِي تَعَالَيْتَ يَا بَاقِي أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا وَهَّابُ تَعَالَيْتَ يَا ثَوَّابُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا فَتَّاحُ تَعَالَيْتَ يَا مُوْتَّاحُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا سَيِّدِي تَعَالَيْتَ يَا مُوَلَّاي أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا قَرِيبُ تَعَالَيْتَ يَا قَرِيبُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا مُبْدِي تَعَالَيْتَ يَا مُعِيدُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا حَمِيدُ تَعَالَيْتَ يَا مَجِيدُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا تَدِيمُ تَعَالَيْتَ يَا عَظِيمُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا غَفُورُ تَعَالَيْتَ يَا شَكُورُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا شَهِيدُ تَعَالَيْتَ يَا شَهِيدُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا حَنَّانُ تَعَالَيْتَ يَا مَنَّانُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا بَاعِثُ تَعَالَيْتَ يَا وَارِثُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا مُجِيبُ تَعَالَيْتَ يَا مُسِيتُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا شَفِيعُ تَعَالَيْتَ يَا رَفِيعُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا أَيْنِسُ تَعَالَيْتَ يَا مُوْنِسُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا جَلِيلُ تَعَالَيْتَ يَا جَمِيلُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا خَبِيرُ تَعَالَيْتَ يَا بَصِيرُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا خَفِيُّ تَعَالَيْتَ يَا مَلِيُّ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ

سُبْحَانَكَ يَا مَعْبُودُ تَعَالَيْتَ يَا مُوجِدُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا غَفَّارُ تَعَالَيْتَ يَا قَهَّارُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا مَذْكُورُ تَعَالَيْتَ يَا مَشْكُورُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا جَوَادُ تَعَالَيْتَ يَا مَعَادُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا جَمَالُ تَعَالَيْتَ يَا جَلَالُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا سَابِقُ تَعَالَيْتَ يَا سَرِيقُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا صَادِقُ تَعَالَيْتَ يَا فَالِقُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا سَمِيعُ تَعَالَيْتَ يَا سَرِيعُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا رَنِيحُ تَعَالَيْتَ يَا بَدِيعُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا فَعَّالُ تَعَالَيْتَ يَا مُتَعَالُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا قَاضِي تَعَالَيْتَ يَا رَاضِي أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا ظَاهِرُ تَعَالَيْتَ يَا طَاهِرُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا عَالِمُ تَعَالَيْتَ يَا حَاكِمُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا دَائِمُ تَعَالَيْتَ يَا قَائِمُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا عَاصِمُ تَعَالَيْتَ يَا فَاسِمُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا غَنِيُّ تَعَالَيْتَ يَا مُغْنِيُّ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا وَفِيُّ تَعَالَيْتَ يَا قَوِيُّ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا كَافِيُّ تَعَالَيْتَ يَا شَافِيُّ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا مُقَدِّمُ تَعَالَيْتَ يَا مُؤَخِّرُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا أَوَّلُ تَعَالَيْتَ يَا آخِرُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا ظَاهِرُ تَعَالَيْتَ يَا بَاطِنُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا رَجَاءُ تَعَالَيْتَ يَا مُرْتَجَى أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ  
سُبْحَانَكَ يَا ذَا الْمَنِّ تَعَالَيْتَ يَا ذَا الطَّوْلِ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ

سِرْفِيْمَا تَوَجَّهْتَ وَلَا تَفْزَعْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى

سُبْحَانَكَ يَا حَيُّ تَعَالَيْتَ يَا قَيُّوْمُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا وَاحِدُ تَعَالَيْتَ يَا أَحَدُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا سَيِّدُ تَعَالَيْتَ يَا صَمَدُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا قَدِيرُ تَعَالَيْتَ يَا كَبِيرُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا وَاحِدُ تَعَالَيْتَ يَا مُتَعَالِي أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا عَلِيُّ تَعَالَيْتَ يَا أَعْلَى أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا وَلِيُّ تَعَالَيْتَ يَا مُوَلَّى أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا ذَارِي تَعَالَيْتَ يَا بَارِي أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا حَافِظُ تَعَالَيْتَ يَا رَافِعُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا مُقْسِطُ تَعَالَيْتَ يَا جَامِعُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا مُعِزُّ تَعَالَيْتَ يَا مُذَكُّ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا حَافِظُ تَعَالَيْتَ يَا حَفِیْظُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا فَادِرُ تَعَالَيْتَ يَا مُقْتَدِرُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا عَلِيْمُ تَعَالَيْتَ يَا حَلِيْمُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا حَكَمُ تَعَالَيْتَ يَا حَكِيْمُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا مُعْطِي تَعَالَيْتَ يَا مَانِعُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا مُنْزِلُ تَعَالَيْتَ يَا نَافِعُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا مُجِيبُ تَعَالَيْتَ يَا حَسِيبُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا عَادِلُ تَعَالَيْتَ يَا فَاصِلُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا لَطِيفُ تَعَالَيْتَ يَا شَرِيفُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا رَبُّ تَعَالَيْتَ يَا حَقُّ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا مَلِكُ تَعَالَيْتَ يَا وَلِجْدُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ  
سُبْحَانَكَ يَا عَفُو تَعَالَيْتَ يَا مُنْتَقِمُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

جس کام کا قصد کیا ہے اس کے لئے چلا جا اللہ پر توکل کر اور گریہ و ناری نہ کر۔

سُبْحَانَكَ يَا وَاسِعُ تَعَالَيْتَ يَا مُوسِعُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا حَبِيرُ  
 سُبْحَانَكَ يَا رَمُودُ تَعَالَيْتَ يَا عَطُودُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا حَبِيرُ  
 سُبْحَانَكَ يَا فَدُودُ تَعَالَيْتَ يَا وَشَرُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا حَبِيرُ  
 سُبْحَانَكَ يَا مُقِيتُ تَعَالَيْتَ يَا حَيْطُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا حَبِيرُ  
 سُبْحَانَكَ يَا وَكِيلُ تَعَالَيْتَ يَا عَدْلُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا حَبِيرُ  
 سُبْحَانَكَ يَا مُبِينُ تَعَالَيْتَ يَا مَتِينُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا حَبِيرُ  
 سُبْحَانَكَ يَا بَرُّ تَعَالَيْتَ يَا وَدُودُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا حَبِيرُ  
 سُبْحَانَكَ يَا رَشِيدُ تَعَالَيْتَ يَا مُرْتَبِدُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا حَبِيرُ  
 سُبْحَانَكَ يَا نُورُ تَعَالَيْتَ يَا مَنْبُورُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا حَبِيرُ  
 سُبْحَانَكَ يَا نَصِيرُ تَعَالَيْتَ يَا نَاصِرُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا حَبِيرُ  
 سُبْحَانَكَ يَا صَبُورُ تَعَالَيْتَ يَا صَابِرُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا حَبِيرُ  
 سُبْحَانَكَ يَا مُحْصِي تَعَالَيْتَ يَا مُنْشِئُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا حَبِيرُ  
 سُبْحَانَكَ يَا مُجَانُّ تَعَالَيْتَ يَا دِيانُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا حَبِيرُ  
 سُبْحَانَكَ يَا مُغِيثُ تَعَالَيْتَ يَا غِيَاثُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا حَبِيرُ  
 سُبْحَانَكَ يَا فَاطِرُ تَعَالَيْتَ يَا حَاضِرُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا حَبِيرُ  
 سُبْحَانَكَ يَا ذَا الْعِزِّ وَالْجَمَالِ تَبَارَكَ يَا ذَا الْجَبَرُوتِ وَالْعَلَلِ  
 سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ  
 يَا سُبْحَنَآلَهِ وَبِحَمْدِهِ يَا مَنْ الْعَمَّةِ وَكَذَلِكَ تُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ  
 وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
 رَبِّ الْعَالَمِينَ وَحَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا  
 قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝

## ۱۰۔ دُعائے صد سبحان

اسے "دُعائے صحیفہ" بھی کہتے ہیں۔ اس دُعا کے پڑھنے والے کے گناہ بخشے جاتے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ إِذَا تَوَلَّىٰ خَيْرًا فَا فَعَلَ.

ہیں۔ عمر اور رزق میں ترقی و وسعت ہوتی ہے۔ قوتِ حافظہ بڑھتی ہے۔ جو شخص اس دعا کو بالاترمام پڑھے گا۔ خداوندِ عالم ستر بلائیں دنیا کی اور سات سربلائیں آخرت کی دفع فرمائے گا۔ اگر کسی شخص کو کوئی غم یا بیماری یا کسی طرح کی بے چینی ہو تو تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے۔ خداوندِ عالم اُسے غم و ہم سے نجات دے گا۔ اور اُس کی حاجت بر لائیگا دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهَ مَا أَقْدَرَهُ  
وَسُبْحَانَكَ مِنْ قَدِيرِ مَا أَعْظَمَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ عَظِيمِ مَا أَجَلَّهُ  
وَسُبْحَانَكَ مِنْ جَلِيلِ مَا أَحْجَدَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ مَّاجِدِ مَا أَرْعَفَهُ  
وَسُبْحَانَكَ مِنْ ذَرُوبِ مَا أَعَزَّهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ عَزِيزِ مَا أَكْبَرَهُ  
وَسُبْحَانَكَ مِنْ كَبِيرِ مَا أَقْدَمَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ قَدِيمِ مَا أَعْلَاهُ  
وَسُبْحَانَكَ مِنْ عَلِيِّ مَا أَسْنَاهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ سَنِيِّ مَا أَبْهَاهُ وَسُبْحَانَكَ  
مِنْ بَعْثِ مَا أَنْوَرَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ مُنِيرِ مَا أَظْهَرَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ  
ظَاهِرِ مَا أَخْفَاهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ خَفِيِّ مَا أَعْلَمَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ عَلِيمِ  
مَا أَخْبَرَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ خَيْرِ مَا أَكْرَمَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ كَرِيمِ  
مَا أَلْطَمَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ لَطِيفِ مَا أَبْصَرَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ بَصِيرِ مَا  
أَسْعَى وَسُبْحَانَكَ مِنْ سَبِيعِ مَا أَحْفَظَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ حَفِيطِ مَا  
أَمْلَأَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ مُلِيٍّ مَا أَوْفَاهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ وَفِيٍّ مَا أَغْنَاهُ  
وَسُبْحَانَكَ مِنْ غَنِيِّ مَا أَعْطَاهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ مُعْطٍ مَا أَوْسَعَهُ وَسُبْحَانَكَ  
مِنْ وَاسِعِ مَا أَجْوَدَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ جَوَادٍ مَا أَفْضَلَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ  
مُفْضِلٍ مَا أَنْعَمَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ مُنْعِمٍ مَا أَسَيَّدَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ سَيِّدِ  
مَا أَرْحَمَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ رَحِيمٍ مَا أَشَدَّهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ شَدِيدٍ مَا  
أَقْوَاهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ قَوِيٍّ مَا أَحْمَدَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ حَمِيدٍ مَا أَحْكَمَهُ



جریک کام کرتا ہے اپنے نفس کے لئے کرتا ہے جب نیکی کا ارادہ کرے کرگند۔

وَسُبْحَانَهُ مِنْ حَكِيمٍ مَّا أَبْطَشَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَاطِشٍ مَّا أَقْوَمَهُ وَ  
 سُبْحَانَهُ مِنْ قَيُّومٍ مَّا أَدْوَمَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ دَاسِعٍ مَّا أَبْقَاهُ وَسُبْحَانَهُ  
 مِنْ بَاقٍ مَّا أَفْرَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ فَرْدٍ مَّا أَوْحَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ  
 وَاحِدٍ مَّا أَصَمَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ صَمَدٍ مَّا أَمْلَكَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مَالِكٍ مَّا  
 أَوْلَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ وَلِيٍّ مَّا أَعْظَمَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ عَظِيمٍ مَّا أَكْمَلَهُ وَ  
 سُبْحَانَهُ مِنْ كَامِلٍ مَّا أَتَمَّهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ تَامٍّ مَّا أَعْجَبَهُ وَسُبْحَانَهُ  
 مِنْ عَجِيبٍ مَّا أَفْخَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ فَاخِرٍ مَّا أَبْعَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ  
 بَعِيدٍ مَّا أَقْرَبَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ قَرِيبٍ مَّا أَمْنَعَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مَانِعٍ  
 مَّا أَغْلَبَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ غَالِبٍ مَّا أَعْفَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ عَفْوٍ مَّا أَحْسَنَهُ  
 وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُحْسِنٍ مَّا أَجْمَلَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ جَمِيلٍ مَّا أَقْبَلَهُ وَسُبْحَانَهُ  
 مِنْ قَابِلٍ مَّا أَشْكُرُهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ شَكُورٍ مَّا أَغْفَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ  
 غَافِرٍ مَّا أَصْبَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ صَبُورٍ مَّا أَخْبَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ  
 جَبَّارٍ مَّا أَدْبَنَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ دَيَّانٍ مَّا أَقْضَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ  
 قَاضٍ مَّا أَمْضَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مَاضٍ مَّا أَلْفَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ نَافِذٍ  
 مَّا أَحْلَمَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ حَلِيمٍ مَّا أَخْلَقَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ خَالِقٍ  
 مَّا أَرْزَقَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَازِقٍ مَّا أَفْهَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ قَاهِرٍ مَّا  
 أَلْشَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُنْشِئٍ مَّا أَمْلَكَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مَالِكٍ مَّا أَوْلَاهُ  
 وَسُبْحَانَهُ مِنْ وَلِيٍّ مَّا أَرْفَعَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَفِيعٍ مَّا أَشْرَفَهُ وَسُبْحَانَهُ  
 مِنْ شَرِيفٍ مَّا أَبْطَلَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَاسِطٍ مَّا أَقْبَضَهُ وَسُبْحَانَهُ  
 مِنْ قَاطِبٍ مَّا أَبَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَادٍ مَّا أَقْدَسَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ  
 قُدُّوسٍ مَّا أَطْهَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ طَاهِرٍ مَّا أَمْرَكَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ  
 نَزَكِيِّ مَّا أَهْدَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ هَادٍ مَّا أَصْدَقَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ  
 صَادِقٍ مَّا أَعْوَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ عَوَادٍ مَّا أَطْرَقَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ نَاطِقٍ مَّا

اَسْجُوْكَ لَكَ فِيْ هَذِهِ الْاَمْرِ خَيْرًا

اَرْعَاهُ وَبُخَّانَهُ مِنْ رَّاحٍ مَا دَعُوهُ وَبُخَّانَهُ مِنْ مُعِينٍ مَا اَوْهَبَهُ وَبُخَّانَهُ  
مِنْ وَقَابٍ مَا اَتَوْبَهُ وَبُخَّانَهُ مِنْ تَوَّابٍ مَا اَسْخَاهُ وَبُخَّانَهُ مِنْ سَتِيحٍ مَا اَلْصَّرَهُ وَبُخَّانَهُ مِنْ  
نَصِيْرٍ مَا اَسْلَمَهُ وَبُخَّانَهُ مِنْ سَلَامٍ مَا اَشْفَاهُ وَبُخَّانَهُ مِنْ  
شَامِتٍ مَا اَنْجَاهُ وَبُخَّانَهُ مِنْ مُنْجٍ مَا اَبْرَاهُ وَبُخَّانَهُ مِنْ اَبَارٍ  
مَا اَطْلَبَهُ وَبُخَّانَهُ مِنْ طَالِبٍ مَا اَذْرَكَهُ وَبُخَّانَهُ مِنْ مُدْرِكٍ  
مَا اَرْشَدَهُ وَبُخَّانَهُ مِنْ رَّشِيْدٍ مَا اَعْطَفَهُ وَبُخَّانَهُ مِنْ مُتَعَطِفٍ  
مَا اَعَدَّ لَهُ وَبُخَّانَهُ مِنْ عَدُوٍّ مَا اَنْقَضَهُ وَبُخَّانَهُ مِنْ مُتَقَبِّلٍ  
مَا اَحْكَمَهُ وَبُخَّانَهُ مِنْ حَكِيْمٍ مَا اَكْفَلَهُ وَبُخَّانَهُ مِنْ  
كَفِيْلٍ مَا اَشْهَدَهُ وَبُخَّانَهُ مِنْ شَهِيدٍ مَا اَحْمَدَهُ وَبُخَّانَهُ  
هُوَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَبِحَمْدِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ  
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ دَافِعِ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَهُوَ  
حَسْبِيْ وَرِجْءُ الْوَكِيْلِ ۝

## ۱۱۔ دُعائے سمات

یہ طویل القدر دعا ادویہ مشہورہ میں سے ہے۔ اور اکثر علمائے سلف اس دعا کو  
بالا تفریم پڑھا کرتے تھے۔ مستحب ہے کہ اس دعا کو ہر جمعہ المبارک آخر ساعت میں تلاوت  
کی جائے۔ المختصر اس دعا کا پڑھنا موجب آمرزش گناہ اور باعث ازیادِ روحانیت و  
رفع غم و ہم ہے۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ  
اَلْاَكْرَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيْتُ بِهِ عَلٰى مَغَالِيْ اَبْوَابِ السَّمَاءِ لِفَتْحِ  
بِالرَّحْمَةِ انْفَتَحَتْ وَاِذَا دُعِيْتُ بِهِ عَلٰى مَصَائِقِ اَبْوَابِ الْاَرْضِ  
لِلْفَرَجِ انْفَرَجَتْ وَاِذَا دُعِيْتُ بِهِ عَلٰى الْعُسْرِ لِلْيُسْرِ تَسَّرَتْ وَاِذَا

اس کام میں اپنے لئے بہتری کی امید رکھو۔

دُعِيَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْوَآتِ لِلنُّشُورِ اُنْشَرَتْ وَ اِذَا دُعِيَتْ بِهِ عَلَى  
كُشِفَ الْبَاسَاءُ وَالضَّرَاءُ اُنْكَشَفَتْ وَبَجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ الْكَرِيمِ  
الْوُجُوهُ فَاعْرِ الْوُجُوهُ الَّذِي عَنَتْ لَهُ الْوُجُوهُ وَخَضَعَتْ لَهُ الرِّبَابُ  
وَخَضَعَتْ لَهُ الْأَرْضَوَاتُ وَوَجَلَتْ لَهُ الْقُلُوبُ مِنْ تَحَاقُّكَ وَبِقُوَّتِكَ  
الَّتِي بِهَا تَمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِكَ وَتُمْسِكُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ أَنْ تَزُولَا وَبِمَشِيَّتِكَ الَّتِي دَانَ لَهَا الْعَالَمُونَ وَبِكَلِمَتِكَ  
الَّتِي خَلَقْتَ بِهَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِحِكْمَتِكَ الَّتِي صَنَعْتَ بِهَا  
الْعَجَائِبَ وَخَلَقْتَ بِهَا الظُّلُمَةَ وَجَعَلْتَهَا لَيْلًا وَجَعَلْتَ اللَّيْلَ  
سَكَنًا وَخَلَقْتَ بِهَا النُّورَ وَجَعَلْتَهُ نَهَارًا وَجَعَلْتَ النَّهَارَ لُشُورًا مُبْصِرًا  
وَخَلَقْتَ بِهَا الشَّمْسَ وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَخَلَقْتَ بِهَا الْقَمَرَ  
وَجَعَلْتَ الْقَمَرَ نُورًا وَخَلَقْتَ بِهَا الْكَوَاكِبَ وَجَعَلْتَهَا حُجُومًا قَ  
بُرُوجًا وَمَصَابِيحَ وَزِينَةً وَرُجُومًا وَجَعَلْتَ لَهَا مَشَارِقَ وَمَغَارِبَ  
وَجَعَلْتَ لَهَا مَطَالِغَ وَخَجَارِي وَجَعَلْتَ لَهَا نَلَكًا وَمَسَاحَ وَقَدَرْتَهَا  
فِي السَّمَاءِ مَنَازِلَ فَأَحْسَنْتَ تَقْدِيرَهَا وَصَوَّرْتَهَا نَاحِصَةً تَصَوِّرَهَا  
وَأَحْصَيْتَهَا بِأَسْمَائِكَ أَحْصَاءً وَدَوَّرْتَهَا بِحِكْمَتِكَ تَدْبِيرًا وَأَحْسَنْتَ  
تَدْبِيرَهَا وَسَخَّرْتَهَا لِسُلْطَانِ اللَّيْلِ وَسُلْطَانِ النَّهَارِ وَالسَّاعَاتِ  
وَعَدَدِ السِّنِينَ وَالْحَسَابِ وَجَعَلْتَ رُؤْيَهَا لِجَمِيعِ النَّاسِ مَرًى وَوَاحِدًا  
وَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ بِمَجْدِكَ الَّذِي كَلَّمْتَ بِهِ عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ مُوسَى  
بَنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمَقْدَسَيْنِ فَوْقَ إَحْسَائِ الْكَرُوبَيْنِ  
فَوْقَ عَمَائِمِ النُّورِ فَوْقَ تَابُوتِ الشَّهَادَةِ فِي عَمُودِ النَّارِ وَفِي  
طُورِ سَيْنَاءَ وَفِي جَبَلِ حُورِيَّتٍ فِي الْوَادِ الْمُقَدَّسِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ  
مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ مِنَ الشَّجَرَةِ وَفِي أَرْضِ مِصْرَ بِتَبِيعِ آيَاتِ  
بَيِّنَاتٍ وَيَوْمَ فَرَّقْتَ لِبَنِي إِسْرَآئِيلَ الْبَحْرَ فِي الْمُنْبَحَاثِ السَّحْبِ

إِذْ هَذَا حَدَّثْتُ بِهِ نَفْسَكَ فَإِنَّ التَّهْمَدَ رَاحَةً وَفِي الْقَنَاعَةِ عِزٌّ

صَنَعْتَ بِهَا الْعَجَائِبَ فِي بَحْرِ سُوفٍ وَعَقَدْتَ مَاءَ الْبَحْرِ فِي قَلْبِ  
الْفُجَرِ كَالْحِجَارَةِ وَجَاوَزْتَ بَيْنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ وَكَلَّمْتَكَ  
الْحُسْنَى عَلَيْهِمْ بِمَا صَبَرُوا وَأَوْثَرْتَهُمْ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا  
الَّتِي بَارَكْتَ فِيهَا لِلْعَالَمِينَ وَأَعْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَجُنُودَهُ وَمَرَاكِبَهُ  
فِي الْيَمِّ وَبِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ الْأَعَزِّ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ وَبِمَجْدِكَ  
الَّذِي تَجَلَّيْتَ بِهِ لِمُوسَى كَلِمَتِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي طُورِ سَيْنَاءَ وَلَا بُرَاهِيمَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلِيلِكَ مِنْ قَبْلُ فِي مَسْجِدِ الْحَيْفِ وَلَا سَحْقٍ صَفِيكَ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ فِي بَرْشِيعَ وَلِيَعْقُوبَ نَبِيَّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَيْتِ إِبْرَاهِيمَ  
وَأَزَيْتَ لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْتًا فَكَ وَلا سَحْقٍ بِحَلْفِكَ وَ  
لِيَعْقُوبَ بِشَهَادَتِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ بِوَعْدِكَ وَلِلدَّاعِينَ بِأَسْمَائِكَ  
فَأَجَبْتَ وَبِمَجْدِكَ الَّذِي ظَهَرَ لِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
عَلَى قُبَّةِ الرُّمَّانِ وَبِآيَاتِكَ الَّتِي وَقَعَتْ عَلَى أَرْضِ مِصْرَ بِعَجْدِ الْعِزَّةِ  
وَالْعُلْبَةِ بِآيَاتِ عَزِيزَتِهِ وَبِسُلْطَانِ الْقُوَّةِ وَبِعِزَّةِ الْقُدْرَةِ وَبِشَانَ  
الْكَلِمَةِ الثَّامَةِ وَبِكَلِمَاتِكَ الَّتِي تَفَضَّلْتَ بِهَا عَلَى أَهْلِ السَّمُوتِ وَ  
الْأَرْضِ وَأَهْلِ الدُّنْيَا وَأَهْلِ الْآخِرَةِ وَبِرَحْمَتِكَ الَّتِي مَنَّتَ بِهَا  
عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ وَبِاسْتِطَاعَتِكَ الَّتِي أَقَمْتَ بِهَا عَلَى الْعَالَمِينَ وَ  
بِنُورِكَ الَّذِي قَدْ حَرَمَ مِنْ فَرْعِهِ طُورِ سَيْنَاءَ وَبِعِلْمِكَ وَجَلَالِكَ  
وَكَبَرِيَّاتِكَ وَعِزَّتِكَ وَجَبَرُوتِكَ الَّتِي لَمْ تَسْقُطْهَا إِلَّا رِضًا وَ  
انْخَفَضَتْ لَهَا السَّمُوتُ وَأَنْزَجَرَلَهَا الْعُمُقُ الْأَكْبَرُ وَرَكَدَتْ  
لَهَا الْبَحَارُ وَالْأَنْهَارُ وَخَضَعَتْ لَهَا الْجِبَالُ وَسَكَنْتْ لَهَا الْأَرْضُ  
بِسَاكِبِهَا وَاسْتَسْلَمَتْ لَهَا الْخَلْدَانُ كُلُّهَا وَخَفَقَتْ لَهَا الرِّيَّاحُ  
فِي جَرَيَانِهَا وَخُمِدَتْ لَهَا النَّيِّرَانُ فِي أَوْطَانِهَا وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِي  
عَرَفْتَ لَكَ بِهِ الْعُلْبَةَ دَهْرَ الدُّهُورِ وَخُمِدَتْ بِهِ فِي السَّمُوتِ

جس کام کو تیرا دل چاہتا ہے اس میں سعی کر کیونکہ زہد میں راحت ہے اور قناعت میں عزت۔

وَالَّذِينَ وَبَّكَلْتِكَ كَلِمَةً الصِّدْقِ الَّتِي سَبَقَتْ لِابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ وَدَرَّيْتَهُ بِالرَّحْمَةِ وَأَسْلَمْتَ بِكَلِمَتِكَ الَّتِي غَلَبَتْ كُلَّ شَيْءٍ  
وَبَنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي تَجَلَّيْتَ بِهِ لِلْجَبَلِ فَجَعَلْتَ دَكَّا وَخَرَّ مُوسَى  
صَعِقًا وَبِمَجْدِكَ الَّذِي ظَهَرَ عَلَى طُورِ سَيْنَاءَ فَكَلَّمْتَ بِهِ عَبْدَكَ  
وَرَسُولَكَ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ وَبَطَّلَعْتَكَ فِي سَاعِيزٍ وَظَهَرُوكَ  
فِي جَبَلِ قَارَانَ بِرَبَّوَاتِ الْمُقَدَّسِينَ وَجُنُودِ الْمَلَائِكَةِ الصَّافِيْنَ  
وَحُشُوعِ الْمَلَائِكَةِ الْمُسَبِّحِينَ وَبِبَرَكَاتِكَ الَّتِي بَارَكْتَ فِيهَا عَلَى  
إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمَّةٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَبَارَكْتَ لِإِسْحَاقَ صَفِيِّكَ فِي أُمَّةٍ عِيسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ  
لِيَعْقُوبَ إِسْرَائِيلَ فِي أُمَّةٍ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ لِحَبِيبِكَ  
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمُ فِي عَشْرَتِهِ وَدَرَّيْتَهُ وَ أُمَّتِهِ  
اللَّهُمَّ وَكَمَا غَبْنَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ نَشْهَدْهُ وَامْتَنَاهُ وَلَمْ نَرَهُ  
صِدْقًا وَعَدَلًا أَنْ تَصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَبَارِكَ عَلَى  
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَرْحَمَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَأَفْضَلِ  
مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرْحَمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ  
حَمِيدٌ مَجِيدٌ فَعَالٌ مَا تُرِيدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ پر  
اپنی حاجت بیان کیے کہ اللہ یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هَذَا الدُّعَاءِ وَبِحَقِّ هَذِهِ  
الْأَسْمَاءِ الَّتِي لَا يَعْلَمُ تَفْسِيرُهَا وَلَا يَعْلَمُ بَاطِنُهَا غَيْرُكَ صَلِّ عَلَى  
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا تَفْعَلْ بِي مَا أَنْتَ  
أَهْلُهُ وَاعْفِرْ لِي مِنْ ذُنُوبِي مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَأَخَّرَ وَوَسَّعْ عَلَيَّ  
مِنْ حَالِ رِزْقِكَ وَاكْفِنِي مُؤْنَةَ الْبَشَرِ سَوْءٍ وَجَارِ سَوْءٍ وَتَقَرَّبْ  
سَوْءٍ وَسُلْطَانِ سَوْءٍ إِنَّكَ عَلَى مَا نَشَاءُ قَدِيرٌ وَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ  
أَمِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ بعض نسخوں کے مطابق وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ



اٰمِنْ عَلٰی حَاجَتِكَ عَلٰی بَرَكَاتَةِ اللّٰهِ اَوْ اَفْتَحْ عَلَيْنَا شَيْءٌ لَا تَسُدُّ اَحَدٌ لَا تَخَفُ غَيْرَ اللّٰهِ  
 کے بعد حاجت طلب کیجئے اور اس طرح کیجئے۔ يٰاَللّٰهُ يَا حَقَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعُ  
 السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور دعائے  
 سمات کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَاۤءِ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ  
 الَّتِي لَا يَعْلَمُ تَفْسِيْرَهَا وَلَا تَاْوِيْلَهَا وَلَا بَاطِنَهَا وَلَا ظَاهِرَهَا غَيْرُكَ اِنْ تُصَلِّ  
 عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُرْزِقَنِيْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ پس اپنی حاجات  
 طلب کرے اور کہے۔ وَاَفْعَلْ لِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهُ وَلَا تَفْعَلْ لِيْ مَا اَنَا اَهْلُهُ وَانْقِمْ  
 لِيْ مِنْ (دشمن کا نام لے) وَاغْفِرْ لِيْ مَنْ ذُلُوْبِيْ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ وَلِيَ الْيَدِيْ  
 وَجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَوَسِّعْ عَلٰی مَنْ حَلَالَ رِزْقِكَ وَالْفَنِيْ مُؤْنَةَ  
 اِنْسَانٍ سَوْءٍ وَجَارٍ سَوْءٍ وَسُلْطٰنٍ سَوْءٍ وَقَرِيْبٍ سَوْءٍ وَیَوْمٍ سَوْءٍ وَسَاعَةٍ سَوْءٍ  
 وَانْقِمْ لِيْ مَنْ يَّكِيْدُنِيْ وَمَنْ يَّبْغِيْ عَلٰی وَیْرِیْدُنِيْ وَیَا هَلٰلِيْ وَاَوْلَادِيْ وَاِخْوَانِيْ  
 وَجِیْرَانِيْ وَقَرَابَاتِيْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ظُلْمًا اِنَّكَ عَلٰی مَا تَشَاءُ قَدِيْرٌ  
 وَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اٰمِيْن رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ پھر کہے اللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَاۤءِ  
 تَفْضَّلْ عَلٰی فَقَرَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِالْفَنٰی وَالثَّرْوَةِ وَعَلٰی مَرَضٰی  
 الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِالشِّفَاۤءِ وَالصِّحَّةِ وَعَلٰی اَحْبَاۤءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ  
 بِاللَّطْفِ وَالْكَرَامَةِ وَعَلٰی اَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِالْمَغْفِرَةِ  
 وَالرَّحْمَةِ وَعَلٰی مُسَافِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِالنَّجْوٰتِ اِلٰی اَوْطَانِهِمْ  
 سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يٰاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعِثْرَتِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

## ۱۲۔ دُعائے حجب

مع الدعوات میں سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ نے اس دعا کے بہت کچھ فضائل نقل کئے  
 ہیں مختصراً یہ ہیں کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے تو خداوند عالم اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے اگر  
 اس دعا کو دیوانہ پر پڑھے تو وہ ہوش میں آجائے اور اگر اس دعا کو اس عورت پر پڑھے کہ جس پر

اگر کسی نے طلبِ برکت کے لئے کتابِ امانی حاجت کے لئے نکل کر تیس دن کے کشتائیں کر لیں اور رکعتوں کے خدائے خدا کی نذر  
وضع محلِ دُوار ہو تو خداوندِ عالم یہ مرحلہ آسان کر دے گا۔ اگر کوئی شخص چالیس شب جمعہ یہ دعا  
پڑھے تو خداوندِ عالم اُس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور کشتائیں رزق فرماتا ہے۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا مَنْ اُخْتِجِبَ بِشُعَاعِ نُوْرِہٖ عَنْ نُّوَظْرِ خَلْقِہٖ یَا  
مَنْ تَسْرِبُ بِالْجَدَالِ وَالْعِظَمَةِ وَاسْتَهْرَ بِالتَّجْبُرِ فِی قُدْسِہٖ یَا مَنْ  
تَعَالٰی بِالْجَدَالِ وَالْکِبْرِیَاءِ فِی تَفَرُّدِ مَجْدِہٖ یَا مَنْ اِنْفَادَتْ اُمُورُہٗ  
بِاِزْمَتِہَا طَوْعًا اَوْ مَرِہٖ یَا مَنْ قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَنُجُیَّاتِ  
لِدَعْوِیَہٖ یَا مَنْ رَزَقَ السَّمٰوٰتِ بِالنُّجُومِ الطَّالِعَةِ وَجَعَلَهَا هَادِیَۃً  
لِّخَلْقِہٖ یَا مَنْ اَنَارَ الْقَمَرَ اَمْنِیْرًا فِی سَوَادِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یَا  
مَنْ اَنَارَ الشَّمْسَ الْمُنِیْرَةَ وَجَعَلَهَا مَعَاشًا لِّخَلْقِہٖ وَجَعَلَهَا مُفَرَّقَۃً  
بَیْنَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ بِعِظَمَتِہٖ یَا مَنْ اَسْتَوْجَبَ الشُّکْرَ بِنَشْرِ سَحَابِ  
نَعِیْمِہٖ اَسْئَلُكَ بِمُعَادِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَمَنْہِی الرَّحْمَۃِ مِنْ  
کِتَابِکَ وَبِکُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَکَ سَمِیٌّ بِہٖ نَفْسُکَ اَوْ اِسْتَاثَرَتْ بِہٖ  
فِی عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ وَبِکُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَکَ اَنْزَلْتِہٖ فِی کِتَابِکَ اَوْ  
اَثْبَتَہٗ فِی قُلُوبِ الصَّافِیْنَ الْحَافِیْنَ حَوْلَ عَرْشِکَ فَتَرَا جَعْتَ  
الْقُلُوبَ اِلَی الصَّدُوْرِ عَنِ الْبَیَانِ بِاِخْلَاصِ الْوَحْدَانِیَّۃِ وَ  
تَحْقِیْقِ الْفِرْدَانِیَّۃِ مُقَرَّرَۃً لَّکَ بِالْعُبُوْدِیَّۃِ وَاِنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ اَنْتَ  
اللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَسْئَلُکَ بِالْاَسْمَاءِ الَّتِی تَجَلَّیْتَ بِہَا  
لِلْکَلِیْمِ عَلَی الْجَبَلِ الْعَظِیْمِ فَلَمَّا بَدَا شُعَاعُ نُوْرِ الْحُجُبِ مِنْ  
بَہَاءِ الْعِظَمَةِ خَرَّتِ الْجِبَالُ مُتَدَحِّکَۃً لِّعِظَمَتِکَ وَجَلَالِکَ  
وَهَبِیَّتِکَ وَخَوْفًا مِنْ سَطُوْتِکَ رَاہِبَۃً مِنْکَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَلَا  
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَسْئَلُکَ بِالْاَسْمِ الَّذِی فَتَقْتَ بِہٖ  
رَفَقَ عَظِیْمٍ جَفَوْنَ عِیُونَ النَّاطِرِیْنَ الَّذِی بِہٖ تَدَبَّرَ حِکْمَتِکَ

لَا تَقُولُ أَمْلَكَ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ الْمَوْتَ قَرِيبٌ أَجْمَعُ خَاطِرُكَ فِيمَا أَنْتَ فِيهِ -

وَشَوَاهِدُ حُجَجِ أَنْبِيَائِكَ يَعْرِفُونَكَ بِقَطْنِ الْقُلُوبِ وَأَنْتَ فِي عَوَاضِ  
مُسَرَّاتِ سَرِيرَاتِ الْعُيُوبِ أَسْأَلُكَ بِعِزَّتِهِ ذَلِكَ الْأَسْمِ أَنْ تُصَلِّيَ  
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَصْرِفَ عَنِّي وَعَنْ أَهْلِ حُزْنَانِي وَ  
جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَمِيعِ الْأَوْفَاتِ وَالْعَامَّاتِ وَالْأَعْرَاضِ  
وَالْأَمْرَاضِ وَالْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ وَالشُّكِّ وَالشَّرِّ وَالْكَفْرِ وَالشَّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالضَّلَالَةِ وَالْمَقْتِ  
وَالْجَهْلِ وَالْعُصْبِ وَالْعُسْرِ وَالضِّيقِ وَفَسَادِ الضَّمِيرِ وَحُلُولِ النَّفْسِ  
وَسُمَاتِهِ الْأَعْدَاءِ وَغَلْبَةِ الرِّجَالِ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ لَطِيفٌ مَلَأَ نَشَاءَهُ

## ۱۳۔ دُعائے عدلیہ

اس دعا میں اعتقاداتِ حقہ کا تذکرہ ہے۔ ہر بندہ مومن کو چاہیے کہ اس دعا کو پڑھتا  
رہے تاکہ شیطان نزدیک نہ آئے۔ اور اجر و ثواب کا مستحق ہو بلکہ جان کنی کے وقت  
میت کو اعتقاداتِ حقہ کی تلقین کرنے کے سلسلے میں اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔  
دُعایہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا  
بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ  
وَأَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْمَذْنُوبُ الْعَاصِي الْمَحْتِاجُ الْفَقِيرُ الْحَقِيرُ  
أَشْهَدُ لِمُنْعِمِي وَخَالِقِي وَرَازِقِي وَمُكْرِمِي كَمَا شَهِدَ لَذَاتِهِ وَ  
شَهِدْتُ لَهُ الْمَدَائِكَةَ وَأُولُو الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِهِ بِأَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا  
هُوَ دُونَ النِّعَمِ وَالْإِحْسَانِ وَالْكَرَمِ وَالْإِمْتِنَانِ قَادِرٌ أَزَلِّي عَالِمٌ  
أَبَدِي حَيٌّ أَحَدِي مَوْجُودٌ سَرْمَدِي سَمِيعٌ بَصِيرٌ مُرِيدٌ كَارِهٌ  
مُذْرِكٌ صَمَدِي يُسْتَحَقُّ هَذِهِ الصِّفَاتُ وَهُوَ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي  
غَيْرِ صِفَاتِهِ كَانَ قَوِيًّا قَبْلَ وُجُودِ الْقَدَرَةِ وَالْقُوَّةِ وَكَانَ عَلِيمًا قَبْلَ

دنیا میں اس کی آمد کو دلائے کر کے نہ کہ موت قریب ہے اس میں اطمینان قلب حاصل کر کے ترک کرنا ہے۔

إِيجَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا إِذْ لَا مَمْلَكَةَ وَلَا مَالَ وَلَمْ  
يَزَلْ سُبْحَانًا عَلَى جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَجُودُهُ قَبْلَ الْقَبْلِ فِي أَرْلِ الْأَوَّلِ  
وَلِقَائِهِ بَعْدَ الْبَعْدِ مِنْ غَيْرِ انْتِقَالٍ وَلَا زَوَالٍ غَنَى فِي الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ  
مُسْتَعْنٍ فِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ لَا جَوْرَ فِي قَضِيَّتِهِ وَلَا مِيلَ فِي مَشِيَّتِهِ  
وَلَا ظُلْمَ فِي تَقْدِيرِهِ وَلَا مَهْرَبَ مِنْ حُكُومَتِهِ وَلَا مَلْجَأَ مِنْ سَطَوَاتِهِ  
وَلَا مَنْجَأَ مِنْ تَقْمَاتِهِ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ وَلَا يَفُوتُهُ أَحَدٌ إِذَا  
طَلَبَهُ أَنْزَاحَ الْعِلَلِ فِي التَّكْلِيفِ وَسَوَى التَّوْفِيقِ بَيْنَ الضَّعِيفِ الشَّرِيفِ  
مَنْ أَدَّى الْمَأْمُورَ وَسَهَّلَ سَبِيلَ اجْتِنَابِ الْمَحْظُورِ لَمْ يَكِلْهُ الطَّاعَةَ  
إِلَّا دُونَ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ سُبْحَانَهُ مَا أَبَيْنَ كَرَمَهُ وَأَعْلَى شَأْنَهُ  
سُبْحَانَهُ مَا أَجَلَ نَيْلَهُ وَأَعْظَمَ إِحْسَانَهُ بَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ لِيَكُنَّ عَدْلُهُ  
وَنَصَبَ الْأَوْصِيَاءَ لِيُطَهِّرَ طَوْلَهُ وَفَضْلَهُ وَجَعَلَنَا مِنْ أُمَّةٍ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ  
وَأَخِيرِ الْأَوْلِيَاءِ وَأَفْضَلِ الْأَصْفِيَاءِ وَأَعْلَى الْأَرْكَيَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ امْتَنَانَهُ وَمَا دَعَاكَ إِلَيْهِ وَبِالْقُرْآنِ الَّذِي  
أَنْزَلَهُ عَلَيْهِ وَبِوَصِيَّتِهِ الَّتِي نَصَبَهُ يَوْمَ الْغَدِيرِ وَأَشَارَ بِقَوْلِهِ  
هَذَا عَلَيَّ إِلَيْهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَيْمَةَ الْأَبْرَارَ وَالْحُكَمَاءَ الْأَوْحِيَاءَ  
بَعْدَ الرَّسُولِ الْمُخْتَارِ عَلَيَّ قَامِعِ الْكُفَّارِ وَمِنْ بَعْدِهِ سَيِّدِ أَوْلَادِهِ  
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ أَخُوهُ السَّبِيطُ الثَّابِعُ لِمَرْضَاتِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ ثُمَّ  
الْعَبِيدُ عَلِيُّ ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ ثُمَّ الْكَاطِمُ  
مُوسَى ثُمَّ الرِّضَا عَلِيُّ ثُمَّ الشَّقِيُّ مُحَمَّدٌ ثُمَّ النَّقِيُّ عَلِيُّ ثُمَّ الزُّكِّيُّ الْعَسْكَرِيُّ الْحَسَنِ  
ثُمَّ الْحُجَّةُ الْخَلَفُ الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ الْمُرْجِيُّ الَّذِي  
بَقَائِهِ بَقِيَّتِ الدُّنْيَا وَيَمْنُهُ رِزْقُ الْوَرَى وَبُجُودُهُ ثَبَتَتْ  
الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ بِهِ يَمْلَأُ اللَّهُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا بَعْدَ مَا مِلَّتْ  
ظُلُمًا وَجَوْرًا وَأَشْهَدُ أَنَّ أَقْوَالَهُمْ حُجَّةٌ وَأَمْتِنَالَهُمْ فَرِضَةٌ

لَا تُكَلِّفُ فِي عِزِّكَ خَافِئًا فَفِيهِ الْخَيْرُ أَلَا اللَّهُ تَعَالَى فَإِنَّ اللَّهَ كَطِيعٍ بَعَادٍ  
 وَطَاعَتُهُمْ مَفْرُوضَةٌ وَمَوْدَّتُهُمْ لَا زِمَةٌ مَقْضِيَّةٌ وَإِلْقَائُهُمْ بِمِ  
 مُنْجِيَّةٌ وَمُخَالَفَتُهُمْ مُرِيدَةٌ وَهُمْ سَادَاتُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ وَ  
 سُفْعَاءُ يَوْمِ الدِّينِ وَأَيْتَةُ أَهْلِ الْأَرْضِ عَلَى الْيَقِينِ وَأَفْضَلُ الْأَوْصِيَاءِ  
 الْمُرْصِيِّينَ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَمَسْأَلَةَ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ فِي الْقَبْرِ  
 حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُورَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْبِيزَانَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ  
 حَقٌّ وَالْكِتَابَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ  
 فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ اللَّهُمَّ فَضْلَكَ دُجَانِي وَكَرَمَكَ وَ  
 حَسَنَتَكَ أَمَلِي لَا عَمَلَ لِي أَسْتَحِقُّ بِهِ الْجَنَّةَ وَلَا طَاعَةَ لِي أَسْتَوْجِبُ  
 بِهَا الرِّضْوَانَ إِلَّا إِلَهِي إِعْتَقَدْتُ بِتَوْحِيدِكَ وَعَدْلِكَ وَارْتَجَيْتُ إِحْسَانَكَ  
 وَفَضْلَكَ وَتَشَفَّعْتُ إِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ وَإِلَيْهِ مِنْ أَحِبَّتِكَ وَأَنْتَ أَكْرَمُ  
 الْأَكْرَمِينَ وَأَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ  
 وَإِلَيْهِ أَجْمَعِينَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ  
 الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ إِنِّي  
 أَدْعُكَ يَقِينِي هَذَا وَثَبَاتِ دِينِي وَأَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْجِبٍ وَقَدْ أَمَرْتَنَا  
 بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ فَرُدَّهُ عَلَيَّ وَقْتُ حَضُورِ مَوْتِي وَعِنْدَ مُسْأَلَةِ مُنْكَرٍ  
 وَنَكِيرٍ بِمُحَمَّدٍ وَإِلَيْهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

۴۱۔ درود طوسی علیہ الرحمۃ

اسناد درود طوسی علیہ الرحمۃ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہر چند کہ درود طوسی بعض کتب میں مذکور ہے لیکن اصل اس درود کی دعائے

ترسل ہے۔ اور بروایت ابن ابی نعیم یہ دعاء آئمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین سے



اپنے ارادہ میں خائف نہ ہو اللہ اس میں بہتری ہے کیونکہ خدا اپنے بندوں پر مہربان ہے

منسوب اور منقول ہے۔ اسی باعث سے اس درود کا اعتبار ہو سکتا ہے۔ اور فائدہ اور طریقہ اس درود کا یہ لکھا ہے کہ جب کوئی حصولِ مطالب کے واسطے اس دعا کو شروع کرے تو ایک دو شنبہ سے شروع کرے، اور دوسرے دو شنبہ کو تمام کرے۔ مگر شروع کرنے سے قبل غسل کرے اور لباس پاکیزہ پہنے اور عطر لگائے اور پڑھنے کے وقت خوشبو اپنے پاس رکھے کہ خدائے تعالیٰ ان کی برکت سے دعا جلد مقبول کرتا ہے اور ہر روز گیارہ بار پڑھے اور سب بار شروع کرتے وقت اور سب بار تمام کرتے وقت یہ درود مختصر پڑھے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اور دوسرا طریقہ اس کا یہ ہے کہ شب جمعہ اول ماہ ماہین مغرب و عشاء غسل کرے۔ دو رکعت نماز بہ نیت حاجت ادا کرے اور توجہ قلب رُزِ قبْلہ بیٹھ کر آیہ کریمہ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ موافق اپنے نام کے اعداد کے پڑھے اور چالیس مرتبہ درود پڑھ کر سجدہ میں جائے اور سب بار سَهْلًا بِفَضْلِكَ يَا عَزِيزُ پڑھے۔ پھر درست بیٹھ کر توجہ تمام اس درود معظم کی تلاوت کرے اس کے بعد ہر روز بعد نماز صبح ایک مرتبہ پڑھا کرے۔ خدائے تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دعا اس کی قبول فرمائے اور مقام گناہ اُس کے معاف کرے اور ترقی رزق و نعمت و فراوانی مال و دولت عطا کرے۔ اور دشمن اُس کے مقہور اور جملہ آفات سے امان الہی میں رہے اور روشنی دل حاصل ہو۔ اور بر وزیر قیامت بشفاعت حضرات چہارہ معصومین بہشت بریں میں مکان بلند میں جاگزیں ہو۔ اور عذاب قبر اور ہول قیامت سے امن میں رہے۔ اور آتش و زرخ اُس پر حرام ہو۔ اور جملہ بیماریوں اور تکالیف و نیری سے حفظ حافظ حقیقی میں رہے۔

## دُعائے اعتصام درود طوسی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ

اعْلَمْ أَنَّ الْحَوْصَ وَالشَّرَّ لَا يَزِيدُ فِي رَدِّكَ وَالسُّكُونُ فِي هَذَا الْأَمْرِ خَيْرٌ

شَيْءٌ وَأَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ يَا كَائِنًا قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا بَاقِيًا  
بَعْدَ فَتَاءِ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَى مَنْ حَبَلَ الْوَرِيدُ يَا مَنْ هُوَ  
فَعَالٌ لِمَا يَرِيدُ يَا مَنْ يُجُولُ بَيْنَ الْمَرَّةِ وَقَلْبِهِ يَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ  
الْأَعْلَى وَيَا لَا نَقِ الْمُبِينِ يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اقْضِ حَاجَاتِي بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

## دُرُودُ طُوسِي عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَشِيِّ  
الْمَكِّيِّ الْمَدَنِيِّ الْأَبْطَحِيِّ التَّهَامِيِّ السَّيِّدِ الْبَهِيِّ السَّرَاحِ الْمُضِيِّ  
الْكُوكَبِ الدُّرِّيِّ صَاحِبِ الْوَتَارِ وَالسَّيْكِنَةِ الْمَدْفُونِ بِأَرْضِ  
الْمَدِينَةِ الْعَبْدِ الْمُؤَيَّدِ وَالرَّسُولِ الْمُسَدَّدِ الْمُصْطَفَى الرَّجْدِ الْمُحَمَّدِ  
الرَّحْمَدِ حَبِيبِ إِلَهِ الْعَالَمِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
وَشَفِيعِ الْمُذْنِبِينَ وَرَحْمَةِ الْعَالَمِينَ أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ صَلَّ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ يَا إِمَامَ الرَّحْمَةِ يَا شَفِيعَ الْأُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ  
يَا مُحَجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا  
وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ أَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ  
وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْمُطَهَّرِ وَالْإِمَامِ الْمُظَفَّرِ وَالشُّجَاعِ الْغَضَنَفَرِ  
أَبِي شَيْبَةَ وَشَبَّرَ قَاسِمَ طُوسِي وَسَقَرِ الْأَنْزَعَ الْبَطِينِ الْأَشْرَفِ الْمَكِينِ  
الْأَشْجَعِ الْمُتَيْنِ الْعَارِفِ الْمُبِينِ النَّاصِرِ الْمُعِينِ وَلِيِّ الدِّينِ الْوَالِي

خوب جان لے کہ حرص اور برائی تیرے رزق کو بڑھا نہیں سکتی اس کام میں خاموشی بہتر ہے

اَلْوَلِيَّ السَّيِّدِ الرَّضِيِّ اِمَامِ الْوَصِيِّ الْحَاجِبِ اِلَى النَّصْرِ الْحَقِّ الْمَخْلُصِ  
الصَّفِيِّ الْمَدْفُونِ بِالْغُرِّي لَيْثِ بَنِي غَالِبٍ مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ وَمُظْهَرِ  
الْغَرَائِبِ وَمُفَرِّقِ الْكَتَائِبِ وَالشَّهَابِ الثَّاقِبِ وَالْمُزْبِرِ السَّالِبِ  
وَنُقْطَةِ دَائِرَةِ الْمَطَالِبِ اَسَدِ اللَّهِ الْعَالِبِ غَالِبِ كُلِّ غَالِبٍ وَمَطْلُوبِ  
كُلِّ طَالِبٍ صَاحِبِ الْمَفَاخِرِ وَالْمُنَاقِبِ اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ  
الَّذِي حُجَّتُهُ فَرَضٌ عَلَى الْحَاضِرِ وَالْغَائِبِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ  
اِمَامِ بِالْحَقِّ وَالْاَمِيرِ الْمُطَّلَقِ اَبِي الْحَسَنِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي  
طَالِبٍ صَلَوَةُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى اٰلِكَ يَا  
اَبَا الْحَسَنِ يَا اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ يَا اَخَ الرَّسُولِ يَا  
رُوحَ الْبَتُولِ يَا اَبَا السَّبْطَيْنِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَ  
مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ  
يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ  
اَللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدَةِ الْجَلِيلَةِ الْجَلِيلَةِ الْمُعْصُومَةِ  
الْمُظْلُومَةِ الْكَرِيمَةِ الْبَيْلَةِ الْمَكْرُوبَةِ الْعَلِيَّةِ ذَاتِ الْاَحْزَانِ  
الطَّوِيلَةِ فِي الْمُدَّةِ الْقَلِيلَةِ الرَّضِيَّةِ الْحَلِيمَةِ الْعَفِيفَةِ السَّليمةِ الْمَجْهُولَةِ  
قَدَمًا وَالْخَفِيَّةِ قَبْرًا الْمَدْفُونَةِ سِرًّا وَالْمُعْصُوبَةِ جَهْرًا سَيِّدَةِ  
نِسَاءِ الْاَنْسِيَّةِ الْحَوَارِءِ اُمِّ الْاَيْمَةِ النَّقَبَاءِ النُّجَبَاءِ بِنْتِ خَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ  
الظَّاهِرَةِ الْمَطْهَرَةِ الْبَتُولِ الْعَذْرَاءِ فَاطِمَةَ الثَّقِيَّةِ الثَّقِيَّةِ الرَّهْراءِ  
صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى ذُرِّيَّتِكَ  
يَا فَاتِمَةَ الرَّهْراءِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ اَيْتُمَا الْبَتُولِ يَا قَرَّةَ  
عَيْنِ الرَّسُولِ يَا بَضْعَةَ النَّبِيِّ يَا اُمَّ السَّبْطَيْنِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ  
يَا سَيِّدَتَنَا وَمَوْلَتَنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللَّهِ  
وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهَةَ

إِسْرَعْ يَا تَوَكُّتُ نَحْمَدُ الْخَيْرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

عِنْدَ اللَّهِ أَشْفَعُنِي لَنَا عِنْدَ اللَّهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ بَعْلِكَ وَبِحَقِّ ذُرِّيَّتِكَ  
الطَّاهِرِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْمُجْتَبَى وَالْإِمَامِ  
الْمُرْتَجَى سَيِّدِ الْمُصْطَفَى وَابْنِ الْمُرْتَضَى عَلَيْهِ الْهُدَى الْعَالِمِ الرَّفِيعِ  
ذِي الْحَسَبِ الْمُنِيعِ وَالْفَضْلِ الْجَمِيعِ الشَّفِيعِ ابْنِ الشَّفِيعِ الْمُقْتُولِ بِالسَّوْمِ  
النَّقِيعِ الْمَذْمُونِ بِأَرْضِ الْبَقِيعِ الْعَالِمِ بِالْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ صَاحِبِ  
الْجُودِ وَالْمِنَنِ كَاشِفِ الضَّرِّ وَالْبَلْوَى وَالْمُحَنِّ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا  
بَطَنَ الَّذِي عَجَزَ عَنْ عَدِّ مَدَائِحِ لِسَانِ الْلُّسَنِ الْإِمَامِ الْمُؤْتَمِنِ وَ  
الْمَسْمُومِ الْمُتَّحِنِ الْإِمَامِ بِالْحَقِّ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ  
وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ  
يَا أَيُّهَا الْمُجْتَبَى يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ  
يَا سَيِّدِي شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا  
إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّاكَ بَيْنَ يَدَيِ  
حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ أَشْفَعُ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الزَّاهِدِ وَالْإِمَامِ الْعَابِدِ  
الرَّكَعِ السَّاجِدِ وَلِيِّ الْمَلِكِ الْمُسَاجِدِ وَقَتِيلِ الْكَافِرِ الْجَاهِدِ مُرِيدِ  
الْمَنَابِرِ وَالْمُسَاجِدِ صَاحِبِ الْمُنَحْنَةِ وَالْكَرْبِ وَالْبَلَاءِ الْمَذْمُونِ  
بِأَرْضِ كَرْبَلَاءِ سَيِّدِ رَسُولِ الثَّقَلَيْنِ وَنُورِ الْعَيْنَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى  
الْكُونَيْنِ الْإِمَامِ بِالْحَقِّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ يَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ  
يَا أَيُّهَا الشَّهِيدُ الْمَظْلُومُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا بْنَ  
فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ يَا سَيِّدِي شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى  
خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ  
إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّاكَ بَيْنَ يَدَيِ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا

جس کام کا ارادہ کیا ہے جلد ہی کر انشاء اللہ بہتری ہی بہتری ہے۔

عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ اَبِي  
 الْاَيْمَةِ وَسِرَاجِ الْاُُمَّةِ وَكَاشِفِ الْغَمِّ وَنَحْيِي الشُّمَّةِ وَسَنِي  
 الْهَمَّةِ وَرَفِيعِ الرَّتَبَةِ وَانْبِيسِ الْكُرْبَةِ وَصَاحِبِ التَّدْبِثَةِ الْمُدْفُونِ  
 بِارْضِ طَيْبَةِ الْمُبَرَّرِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَشَيْنٍ وَافْضَلِ الْمُجَاهِدِينَ  
 وَاکْمَلِ الشَّاكِرِينَ وَالْحَامِدِينَ شَمْسِ نَهَارِ الْمُسْتَغْفِرِينَ وَقَمَرِ  
 لَيْلَةِ الْمُتَهَجِّدِينَ اَلْاِمَامِ بِالْحَقِّ زَيْنِ الْعَابِدِينَ اَبِي مُحَمَّدٍ عَلِيَّ بْنَ  
 الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا  
 مُحَمَّدٍ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَا زَيْنَ الْعَابِدِينَ اَيُّهَا السَّجَّادُ يَا بْنَ رَسُوْلِ  
 اللَّهِ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا  
 اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللَّهِ وَقَدْ مُنَّاكَ بَيْنَ يَدَيْ  
 حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ  
 بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ اَبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ  
 وَبَارِكْ عَلَى قَمَرِ الْقَمَرِ وَثَوْرِ الثَّوَرِ وَقَائِدِ الْاَخْيَارِ وَسَيِّدِ الْبُرَادِ  
 الطَّاهِرِ الطَّاهِرِ وَالتَّجَمُّدِ الرَّاهِرِ وَالْبَذْرِ الْبَاهِرِ وَالْبَحْرِ الْاٰخِرِ  
 وَالْدَّرِّ الْفَاحِرِ الْمَلَقَّبِ بِالْبَاقِرِ السَّيِّدِ الْوَجِيهِ اَلْاِمَامِ النَّبِيِّ الْمَدْفُونِ  
 عِنْدَ جَدِّهِ وَآبِيهِ الْحَبْرِ الْمَلِيٍّ عِنْدَ الْعَدُوِّ وَالْوَلِيِّ اَلْاِمَامِ بِالْحَقِّ  
 الْاَزَلِيِّ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ اَيُّهَا الْبَاقِرُ يَا بْنَ  
 رَسُوْلِ اللَّهِ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا  
 وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللَّهِ وَقَدْ مُنَّاكَ  
 بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اَشْفَعْ  
 لَنَا عِنْدَ اللَّهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ اَبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ  
 صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الصَّادِقِ الصِّدِّيقِ الْعَالِمِ



وَتَقَبَّلْ حَالَكَ مِنْ مَكَانِكَ تَجِدُ الْخَيْرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

الْوَيْقِي الْحَلِيمِ الشَّفِيعِ الْهَادِي إِلَى الطَّرِيقِ السَّائِقِ شِبَعَتَهُ مِنَ الرَّحِيقِ  
وَمُبْلَغِ أَعْدَائِهِ إِلَى الْحَرِيقِ صَاحِبِ الشَّرَفِ الرَّفِيعِ زَيْ الْمَحَسَبِ الْمُنِيعِ  
وَالْفَضْلِ الْجَمِيعِ الشَّفِيعِ ابْنِ الشَّفِيعِ الْمَذْفُونِ بِأَرْضِ الْبَيْعِ الْمَهْدِ بِ  
الْمُسَوِّدِ الْمَسْجِدِ الْإِمَامِ بِالْحَقِّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ  
يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَيُّهَا الصَّادِقُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا  
وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ أَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ  
وَبِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ  
الْكَرِيمِ وَالْإِمَامِ الْحَلِيمِ وَسَيِّدِي الْكَلِيمِ الصَّابِرِ الْكَطِيمِ صَاحِبِ الْعَسْكَرِ  
وَالْجَيْشِ الْمَذْفُونِ بِمَقَابِرِ قُرَيْشٍ صَاحِبِ الشَّرَفِ الْأَنُورِ وَالْمَجْدِ  
الْأَظْهَرِ وَالْجَبِينَ الْأَزْهَرِ وَالنُّورِ الْأَبْهَرِ الْإِمَامِ بِالْحَقِّ أَبِي إِبْرَاهِيمَ  
مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا أَبَا إِبْرَاهِيمَ يَا مُوسَى ابْنَ جَعْفَرٍ أَيُّهَا الْكَاطِمُ أَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّارِحُ  
يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا  
سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَ  
قَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ  
أَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَآبَائِكَ الطَّاهِرِينَ اللَّهُمَّ  
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْمَعْصُومِ وَالْإِمَامِ الْمَظْلُومِ الشَّهِيدِ  
الْمُسْتَوْمِ وَالْغَرِيبِ الْمَغْمُومِ وَالْقَتِيلِ الْمَحْرُومِ الْعَالِمِ بِالْعِلْمِ  
الْمَكْتُومِ الْبَدْرِ فِي النُّجُومِ الشَّمْسِ الشُّمُوسِ وَآيِسِ التَّفْؤُسِ  
الْمَذْفُونِ بِأَرْضِ طُوسِ الرِّضِيِّ الْمُرْتَضَى الْمُجْتَبَى الْمُقْتَدَى الرَّاضِي

جس حال میں ہے اس میں تیسرا اور تیسرا ذکر انشاء اللہ ستر ہو گا۔

بِالْقَدَرِ وَالْقَضَاءِ الْإِمَامَ بِالْحَقِّ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا  
 صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ  
 يَا عَلِيَّ بْنَ مُوسَى أَيُّهَا الرِّضَا يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
 يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا  
 بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا  
 وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ آبَائِكَ  
 الطَّاهِرِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْعَادِلِ الْعَالِمِ  
 الْعَابِدِ الْفَاضِلِ الْكَامِلِ الْبَازِلِ الْأَجْوَدِ الْجَوَادِ الْعَارِفِ بِأَسْرَارِ  
 الْمُبْدِئِ وَالْمَعَادِ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ وَمَنَّا مِنَ الْمُجِيبِينَ يَوْمَ تَنَادُّ الْمُنَادِ  
 الْمَذْكُورِينَ فِي الْهَدَايَةِ وَالْإِرْشَادِ الْمَذْكُورِينَ بِأَرْضِ بَغْدَادِ السَّيِّدِ  
 الْعَرَبِيِّ وَالْإِمَامِ الْأَحْمَدِيِّ وَالنُّوْرِ الْمُحَمَّدِيِّ الْمَلَقَّبِ بِالْبَقِيَّةِ الْإِمَامِ  
 بِالْحَقِّ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَيُّهَا التَّقِيُّ الْجَوَادُ  
 يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا  
 سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَ  
 قَدْ مَنَّاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ  
 اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى الْإِمَامِينَ الْهَسَامِينَ الْعَالَمِينَ  
 السَّيِّدِينَ السَّنَدِينَ الْفَاضِلِينَ الْكَامِلِينَ الْبَازِلِينَ الْعَادِلِينَ الْعَالَمِينَ  
 الْعَامِلِينَ الْأَوْرَعِينَ الْأَظْهَرِينَ الْأَظْهَرِينَ الشَّمْسِينَ الْقَمَرِينَ الْكَوْكَبِينَ  
 السُّورِينَ السَّيِّرِينَ الْأَسْعَدِينَ وَارِثِي الْمَشْعَرِينَ وَأَهْلِي الْحَرَمِينَ  
 كَهْفِي التَّقِيَّ الْعَوْنِي الْوَرَى بَدْرِي الدُّجَى طُودِي النَّهْيَ عَلَيَّ الْهُدَى  
 الْمَدْفُونِينَ بِسَرِّ مَنْ رَأَى كَاشِفِي الْبَلَوَى وَالْوَاحِنِ صَاحِبِي الْجُودِ

لَا تَطْلُ عَمَّا نَوَيْتَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي عَوْنِ أَخِيهِ -

وَالْمَنِ الْأَمَامِينَ بِالْحَقِّ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقِيِّ وَأَبِي مُحَمَّدٍ  
وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيِّ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ عَلَيْهِمَا يَا أَبَا الْحَسَنِ وَيَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَيَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ  
يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَيُّهَا الثَّقِيُّ الْهَادِيُّ وَأَيُّهَا الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ يَا بَنِي  
رَسُولِ اللَّهِ يَا بَنِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا حُجَّتِي اللَّهُ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ  
يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا يَا تَوْجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ  
وَقَدْ مُتَاكُمَا بَيْنَ يَدَيَّ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجْهَيْنِ  
عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعَا لَنَا عِنْدَ اللَّهِ بِحَقِّكُمَا وَبِحَقِّ جَدِّ كُمَا وَبِحَقِّ آبَائِكُمَا  
الظَّاهِرِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى صَاحِبِ الدَّعْوَةِ  
السُّبُوَّةِ وَالصَّلَاةِ الْحَيْدَرِيَّةِ وَالْعِصْمَةِ الْفَاطِمِيَّةِ وَالْحِلْمِ الْحُسَيْنِيِّ  
وَالشُّجَاعَةِ الْحُسَيْنِيَّةِ وَالْعِبَادَةِ السَّجَّادِيَّةِ وَالْمَآثِرِ الْبَاقِرِيَّةِ وَ  
الْأَشَارِ الْجَعْفَرِيَّةِ وَالْعُلُومِ الْكَافِيَّةِ وَالْحُجَجِ الرِّضَوِيَّةِ وَالْجُودِ  
الْقَوِيَّةِ وَالنَّفَاقَةِ النَّقُوبِيَّةِ وَالْهَيْبَةِ الْعَسْكَرِيَّةِ وَالْغَيْبَةِ الْإِلَهِيَّةِ  
الْقَائِمِ بِالْحَقِّ وَالذَّاعِي إِلَى الصِّدْقِ الْمُطْلَقِ كَلِمَةِ اللَّهِ وَآمَانَ اللَّهِ  
وَحُجَّةِ اللَّهِ الْقَائِمِ بِأَمْرِ اللَّهِ الْمُقْسِطِ لِدِينِ اللَّهِ الْعَالِمِ بِأَمْرِ اللَّهِ  
وَالذَّآبِ عَنْ حَرَمِ اللَّهِ إِمَامِ السِّرِّ وَالْعِلْمِ دَافِعِ الْكُرْبِ وَالْمَحْنِ  
صَاحِبِ الْجُودِ وَالْمَنِ الْأَمَامِ بِالْحَقِّ أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ  
صَاحِبِ الْعَصْرِ وَالرَّمَانِ وَخَلِيفَةِ الرَّحْمَنِ وَمُظْهِرِ الْإِيمَانِ وَقَاطِعِ  
الْبُرْهَانِ وَشَرِيكِ الْقُرْآنِ وَسَيِّدِ الْإِنْسِ وَالْحَيَاتِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ  
عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمَا أَجْمَعِينَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ الْحَسَنِ وَ  
الْخَلَفِ الصَّالِحِ يَا إِمَامَ نَرَمَانِيَا أَيُّهَا الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمُهْدِيُّ  
يَا بَنِي رَسُولِ اللَّهِ يَا بَنِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ يَا حُجَّةَ  
اللَّهِ عَلَى الْخَلَائِقِ أَجْبَعِينَ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا يَا تَوْجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا

بیت ڈالوں ڈول نہ کر کیونکہ اللہ اس بندہ کی مدد کرتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔

وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مُنَّاكَ بَيْنَ يَدَي حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ أَشْفَعُ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ - پس اپنی حاجت بیان کرے اور ہاتھوں کو اٹھا کر کہے۔ يَا سَادَاتِي وَيَا مَوَالِيَّ إِلَيَّ تَوَجَّهْتُ بِكُمْ أَنْتُمْ أَيْمَتِي وَعَدَّتِي لِيَوْمٍ فَقَرِيٍّ وَفَاقَتِي وَحَاجَتِي إِلَى اللَّهِ وَتَوَسَّلْتُ بِكُمْ إِلَى اللَّهِ وَاسْتَشْفَعْتُ بِكُمْ إِلَى اللَّهِ وَبِحَقِّكُمْ وَبِقُرْبِكُمْ أَرْجُو النَّجْوَةَ مِنَ اللَّهِ فَكُونُوا عِنْدَ اللَّهِ رَجَائِي يَا سَادَاتِي يَا أَوْلِيَاءَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمْ أَجْمَعِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هَؤُلَاءِ الْأَيِّمَةِ الْمُعْصُومِينَ الْمَظْلُومِينَ الْهَادِيَيْنِ الْمُهْدِيَيْنِ الْمُطَهَّرِينَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي وَتُوَصِّلَنِي إِلَى مُرَادِي وَمَطْلُوبِي وَادْفَعْ عَنِّي شَرَّ جَمِيعِ خَلْقِكَ بِرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ وَعَفْوِكَ وَإِحْسَانِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ إِنَّ هَؤُلَاءِ أَيْمَتُنَا وَسَادَتُنَا وَقَادَتُنَا وَكِبَرَاءُنَا وَشَفَعَاءُنَا بِهِمْ أَتَوَلَّى وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَّءُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ وَالِ مِنْ وَالَاهُمْ وَعَادٍ مِنْ عَادَاهُمْ وَانْصَرَّ مِنْ نَصَرِهِمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَانْصُرْ شَيْعَتَهُمْ وَالْعَنَ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُمْ وَاغْضِبْ عَلَى مَنْ حَجَدَهُمْ وَعَجِّلْ فَرْجَهُمْ وَأَهْلِكَ عَدُوَّهُمْ مِنَ الْيَحْيَى وَالْإِنْسِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا فِي الدُّنْيَا زِيَارَتَهُمْ وَفِي الْآخِرَةِ شَفَاعَتَهُمْ وَزِدْنَا مَحَبَّتَهُمْ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ وَفِي زُمْرَتِهِمْ وَتَحْتَ كَوَافِهِمْ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَاعْفِرْ وَأَرْحَمْ بِمَنِّكَ وَكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَفَرِّجْ عَنَّا بِهِمْ كُلَّ غَمٍّ وَكَثِّفْ عَنَّا بِهِمْ كُلَّ هَمٍّ وَاقْضِ لَنَا بِهِمْ كُلَّ حَاجَةٍ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ صَلِّ

الْمُحَوِّضُ فِي هَذَا الْأَمْرِ خَيْرٌ وَسُرُورٌ الشَّاءَ اللَّهُ تَعَالَى

عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعِزَّنَاهُمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ اللَّهُمَّ  
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاحْفَظْهُمْ عِزَّتَنَا وَاسْتَرْهِمِمْ  
عَوْرَتَنَا وَاكْفِنَاهُمْ بَغْيَ مَنْ ابْغَى عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِهِمْ عَلَى مَنْ  
عَادَانَا وَأَعِزَّنَاهُمْ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَمِنْ جَوْرِ السُّلْطَانِ  
الْعَيْنِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنَا بِهِمْ فِي  
سِتْرِكَ وَفِي حِفْظِكَ وَفِي كَنْفِكَ وَفِي جِزْنِكَ وَفِي أَمَانِكَ عَزْرَ  
جَارِكَ وَحَلَّ شَأْنُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا  
يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ  
فِي الْمَلِكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ وَكَبَّرَهُ تَكْبِيرًا وَحَسَبْنَا  
اللَّهَ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَعِزَّتِهِمْ  
أَجْمَعِينَ وَسَلَامٌ وَسَلَامٌ كَثِيرًا كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

## ۱۵۔ دعائے سباسب

یہ جلیل القدر و دعا جناب حجۃ اللہ الرحمن صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ سے  
منسوب ہے۔ یہ دعا دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے سحر کو باطل کرنے اور دینی و  
دنوی مقاصد کے پورا ہونے کے لئے مجرب اور بار بار دفعہ کی آزمودہ ہے۔ اس  
دعائے مبارکہ کو نصف شب گزرنے کے بعد پڑھنا مناسب ہے اور یہی وقت  
قبولیت دعا کے لئے مخصوص ہے۔ اگرچہ بوقت ضرورت ہر وقت پڑھ سکتے ہیں مگر  
بار چاہیں پڑھیں۔ تعداد معین نہیں ہے۔ چونکہ یہ دعا ایسے امام سے تعلیم کی ہوئی ہے  
جواب تک حکم خداوند عالم زندہ و حیات ہیں۔ اگرچہ نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ لہذا  
اس دعا کے سترج الاثر ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ اور وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فَاَوْجِسْ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُؤَسَّى قُلْنَا لَا تَخَفُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى



اس کام کے لئے سفر کرنے میں مہلائی اور خوشی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

وَأَنْ مَّا فِي يَمِينِكَ تَلَقَّفْ مَا صَنَعُوا أَتَمَّ صَنَعُوا كَيْدَ سِحْرِ طَوْلَا  
يَفْجَحُ السَّحَرِ حَيْثُ آتَى هَ فَالْتَقَى السَّحَرَةُ مُجْتَدِثًا لَوْلَا أَمَّا بِرَبِّ  
هُرُونَ وَمُوسَى هَ فَعَلِبُوا هُنَالِكَ وَالْقَلْبُوا صَغِيرِينَ هَ فَوَقَعَ الْحَقُّ  
رَبْلًا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ هَ فَأَوْحَيْتَ إِلَى مُوسَى أَنْ اضْرِبْ بِعَصَاكَ  
الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ هَ عُدْتُ بِاللَّهِ رَبِّي وَ  
رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ سِحْرِ كُلِّ سَاحِرٍ وَغَدِرِ كُلِّ عَادِرٍ وَمَكْرِ كُلِّ مَآكِرٍ  
مِنْ شَرِّ كُلِّ سَامَةٍ وَهَامَةٍ وَلَا مَتَّةٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ وَأَسْتَغِيثُ  
كُلَّ ذِي صَوْلَةٍ وَغَلَبَةٍ كُلِّ عَدُوٍّ وَشَنَائَةٍ كُلِّ كَارِخٍ أَوْ مَرَعٍ بِاللَّهِ  
فِي تَحَوُّرِهِمْ وَأَسْتَعِيذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِهِمْ وَأَسْتَعِينُ بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ  
تَدَرَّعْتُ بِحَوْلِ اللَّهِ مِنْ ثَقَلَتِهِمْ وَتَخَصَّصْتُ بِقُوَّةِ اللَّهِ مِنْ جُنُودِهِمْ  
وَدَفَعْتُهُمْ عَنِّي بِدِفَاعِ اللَّهِ الْقَاهِرِ وَسُلْطَانِهِ الْبَاهِرِ وَمَمِيتِهِمْ  
بِسَهْمِ اللَّهِ الْقَاتِلِ وَسَيْفِهِ الْفَاطِحِ أَخَذْتُهُمْ بِطُشِ اللَّهِ وَطَرَدْتُهُمْ  
بِأُذُنِ اللَّهِ وَفَرَّقْتُهُمْ تَفْرِيقًا بِحَوْلِ اللَّهِ مَرَّقْتُهُمْ تَمَرِّقًا بِقُوَّةِ  
اللَّهِ شَتَّتُهُمْ تَشْتِيتًا بِمَنْعَةِ اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَظِيمِ  
غَلَبْتُ مَنْ نَآوَانِي بِجُنْدِ اللَّهِ الْأَغْلَبِ وَفَهَرْتُ مَنْ عَادَانِي بِسُلْطَانِ  
اللَّهِ الْأَكْبَرِ وَدَمَرْتُ مَنْ قَصَدَنِي بِحَوْلِ اللَّهِ الْأَعْظَمِ وَتَبَرَّأْتُ  
مَنْ آذَانِي بِأَخْذِ اللَّهِ الْأَسْرَعِ وَدَفَعْتُ مَنْ اعْتَدَى عَلَيَّ بِجَلَالِ اللَّهِ  
الْأَمْنِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ وَلَا مَنَعَةَ وَلَا عَوْنَ وَلَا نَصَرَ وَلَا  
أَيَّدَ وَلَا عِزَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ هَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا  
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ هَ هَزَمْتُ الْأَحْزَابَ بِسُطُوَّةِ  
اللَّهِ قَذَفْتُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ بِأُذُنِ اللَّهِ سَلَّطْتُ عَلَى أَفِيدَتِهِمُ  
الرَّوْعَ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَفَرَّقْتُهُمْ تَفْرِيقًا بِسُلْطَانِ اللَّهِ مَرَّقْتُهُمْ  
تَمَرِّقًا بِقُوَّةِ اللَّهِ دَمَرْتُهُمْ تَدْمِيرًا بِقُدْرَةِ اللَّهِ أَخَذْتُ

لَتَجْعَلَ فِي هَذِهِ الْأُمُورِ مَرْمُوزَهُ بِأَوْفَاتِهَا وَاللَّهُ رَحِيمٌ بِالْعِبَادِ  
أَسْمَاءُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجَوَارِحُهُمْ وَأَرْكَانُهُمْ يَبْطِشُ اللَّهُ الْقَوِي  
الشَّدِيدُ وَشِدَّتِهِ وَدَفَعَتْهُمْ عَنْهَا بِحَوْلِ اللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَقُوَّتِهِ  
وَهَزَمَتْهُمْ وَجَنَدَهُمْ وَأَبْطَأَهُمْ وَشَجَعَهُمْ وَأَنْصَارَهُمْ وَ  
أَعْوَاهَهُمْ بِأَيْدِ اللَّهِ الْمَلَتِينَ وَنَصَرَ اللَّهُ الْمُبِينَ مَهْزُومِينَ مَرْعُوبِينَ  
خَائِفِينَ خَائِبِينَ مُحْسُورِينَ مَغْلُوبِينَ مَكْسُورِينَ مَا سُورِينَ  
مَبْهُورِينَ مَكْهُورِينَ مَقْهُورِينَ اللَّهُمَّ ادْفَعْهُمْ عَنْكَ وَتَوَكَّلْ بِطَنِكَ  
وَسَطَوَتِكَ مَفْرَقَيْنِ مُتَرَقَيْنِ مَبْهُورِينَ مَكْهُورِينَ مَقْهُورِينَ  
مَدْحُورِينَ مَدْعُورِينَ صَاغِرِينَ خَاسِرِينَ مَخْذُولِينَ مَغْلُوبِينَ  
مَبْهُوتِينَ مَشْمُوتِينَ مُتَبَدِّلِينَ تَائِبِينَ فِي ذَهَابِهِمْ عَا مِهِينَ  
فِي آيَاتِهِمْ خَائِرِينَ فِي مَائِهِمْ صَائِرِينَ فِي تَبَاهِهِمْ مَشْغُولِينَ  
بِأَجْسَادِهِمْ مَكْلُومِينَ فِي أَبْدَانِهِمْ مَجْرُوحِينَ فِي أَرْوَاحِهِمْ مَضْرُوبِينَ  
بِرِقَابِهِمْ مَسْئُوعِينَ عَنْ سِهَامِهِمْ مَرْدُوعِينَ عَنْ مَرَامِهِمْ  
مَجْذُوهِينَ فِي كَرَّتِهِمْ مَضْرُوعِينَ عَنْ وَجْهِهِمْ شَمَاتًا مِنْ  
مُتَوَجِّهِهِمْ شَمَاتًا عَنْ تَجَمُّعِهِمْ مُطْبُوعًا عَلَى قُلُوبِهِمْ مَخْتُومًا  
عَلَى أَنْفِهِمْ مُغْشِيًا عَلَى أَبْصَارِهِمْ مُعَقِّودًا عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ مُرْبُوطًا  
عَلَى أَحْلَامِهِمْ وَأَفْهَامِهِمْ مُشْدُودًا عَلَى أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ  
مَذْمُوعًا بِكَ اللَّهُمَّ فِي مُحُورِهِمْ مُسْتَعَاذُكَ مِنْ شُرُورِهِمْ  
مُسْتَعَاثُكَ إِلَيْكَ عَلَيْهِمُ اللَّهُمَّ فَخَذْهُمْ أَخْذَكَ السَّرِيعَ وَسَلِّطْ  
عَلَيْهِمْ بِأَسْكَ الْفَجِيعِ مَذْفُوعِينَ مَضْرُوعِينَ مَذْمُوعِينَ  
فِي أَنْفُسِهِمْ مَسْحُورِينَ فِي أَبْشَارِهِمْ مَكْبُوبِينَ عَلَى وَجْهِهِمْ  
وَمُنَاقِرِهِمْ مَخْتُومِينَ بِحَبَائِلِهِمْ وَأَوْتَارِهِمْ مُقَيَّدِينَ بِالسَّلَاسِلِ  
مُكَبَّلِينَ بِالْأَغْلَالِ مَقْرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ مَطْرُوقِينَ بِمَطَارِقِ  
الْبَلَايَا مَضْعُوقِينَ بِصَوَاعِقِ الْمَنَابِيقِ مَقْطُوعًا دَارُهُمْ مَفْجُوعًا

۴۸ میں جلدی نہ کر کیونکہ ہر ایک کام کے لئے وقت معین ہے اور اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

غَايِرَهُمْ مَسْئُولًا سَأَلَهُمْ مَعْلُوبًا غَالِبَهُمْ بِمَا مَوْجُودًا عِنْدَ الشَّادِدِ  
 أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرِيسِلَى  
 إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ إِلَّا إِنْ حِزِبَ اللَّهُ هُمُ الْغَالِبُونَ إِنَّ وَلِيَّ اللَّهِ  
 الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَوْلِي الصَّالِحِينَ إِنَّكَ لَفِيئَتُكَ الْمُشْتَرِكِينَ  
 فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ وَحْدَهُ لَا تَجْزُو عِدَّةٌ وَلَنْ يَصْرِعَ بَدَهُ وَأَعَزَّ جُنْدَهُ وَهَزَمَ  
 الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ  
 الْعَالَمِينَ أَصْبَحْتُ فِي حِسِّي اللَّهُ الَّذِي لَا يُسْتَبَاحُ وَفِي ذِمَّتِهِ الَّتِي  
 لَا تُخْفَرُ وَفِي جَوَارِ اللَّهِ الَّذِي لَا يُمْنَعُ وَفِي عِزَّةِ اللَّهِ الَّتِي لَا تُسْتَدَلُّ  
 وَلَا تُفْهَرُ وَفِي حِزْبِهِ الَّذِي لَا يَهْزَمُ وَفِي جُنْدِهِ الَّذِي لَا  
 يُغْلَبُ وَفِي حَرِيْبِهِ الَّذِي لَا يُسْتَبَاحُ بِاللَّهِ افْتَكَحْتُ وَبِاللَّهِ اسْتَجَحْتُ  
 وَتَعَزَّزْتُ وَتَعَوَّزْتُ وَانْتَصَرْتُ وَبِعِزَّةِ اللَّهِ قَوَيْتُ عَلَى أَعْدَائِي بِجَلَدِ  
 اللَّهِ وَكِبَرِيَّائِهِ ظَهَرْتُ عَلَيْهِمْ وَقَهَرْتُهُمْ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ وَ  
 تَقَوَّيْتُ وَاحْتَرَسْتُ وَاسْتَعَنْتُ عَلَيْهِمْ بِاللَّهِ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ  
 حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَتَرَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ  
 وَصَمُّ بَكْمٌ عَمَى فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ أَتَى أَمْرُ اللَّهِ عَلَتْ كَلِمَةُ اللَّهِ  
 وَلَا حَتَّ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى أَعْدَاءِ اللَّهِ الْفَاسِقِينَ وَجُنُودِ إِبْلِيسَ أَجْمَعِينَ  
 لَنْ يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى وَإِنْ يُقَاتِلُوكُمْ يُؤْلُوكُمْ إِلَّا ذُبَابٌ مَرْتَمٍ  
 لَا يُضُرُّونَ هَ صَرَبْتُ عَلَيْهِمُ الدَّلَّةَ وَالْمُسْكَنَةَ طَ أَيَّمَا تَقَفُّوا  
 أَخَذُوا وَقَتْلُوا تَقْنِيلًا هَ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قَرَى مُخَصَّصَةٍ  
 أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ طَ بِأَسْهُمٍ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسِبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ  
 شَتَّى ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ تَخَصَّصْتُ مِنْهُمْ بِأَحْصَنِ الْحَصُونِ  
 فَمَا اسْتَطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا وَأَوْتَيْتُ إِلَى رُكْنٍ

تَعُوذُكَ عَمَّا نَوَيْتُ خَيْرٌ لَّكَ اِصْبِرْ تَطْفِرُ بِالسَّعَادَةِ اِنَّ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

شَدِيدِ وَالْجَنَاحُ إِلَى كَهْفٍ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَتَمَسَّكَتُ بِالْحَبْلِ الْمَتِينِ وَتَرَكْتُ  
رَعْتُ بِدِرْعِ اللَّهِ الْحَصِينَةِ وَتَدَرَّجْتُ بِدُرَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَعَوَّذْتُ بِعَوْذِهِ وَتَحَمَّمتُ بِخَاتَمِ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ  
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَإِنَّا حِينَمَا سَلَكْتُ مِنَ الْمُطْمَئِنِّ وَعَدَوْنِي فِي الْأَهْوَالِ  
حَيْرَانٌ قَدْ حَفَّتْ بِالْمَهَانَةِ وَالْإِسْ بِالدَّلِّ وَالصِّغَارِ وَفُجِعَ بِالصِّفَا  
وَضَرَبْتُ عَلَى نَفْسِي سُرَادِقَ الْحَيَاطَةِ وَأَدْخَلْتُ عَلَى هِيَاجِلِ الْهَيْبَةِ  
وَتَوَجَّجْتُ بِسَاحِ الْكِرَامَةِ وَتَقَلَّدْتُ بِسَيْفِ الْعِزِّ الَّذِي لَا يُفْلُ وَ  
خَفِيتُ عَنِ الْعَيُونِ وَتَوَارَيْتُ عَنِ الظُّنُونِ وَأَمْنْتُ عَلَى رُوحِي وَسَلَّمْتُ  
عَنْ أَعْدَائِي فَهَمُّ لِي خَاضِعُونَ وَعَبْدِي خَائِفُونَ مِنِّي نَافِرُونَ  
كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْصَرَةٌ فَتَرْتُ مِنْ قَسْوَةِ قَصْرَتِ أَيْدِيهِمْ  
عَنْ بُلُوغِ مَا يُؤْمِلُونَ فِي وَصَمْتُ إِذَا هُمْ عَنْ سَمَاعِ كَلَامٍ يُؤْذِنِي  
وَعَمِيَتْ أَبْصَارُهُمْ عَنِّي وَخَرَسَتْ أَلْسِنَتُهُمْ عَنْ ذِكْرِي وَذَهَلَتْ  
عُقُولُهُمْ عَنْ مَعْرِفَتِي وَتَخَوَّفَتْ قُلُوبُهُمْ مِنِّي وَارْتَعَدَتْ  
قَرَائِصُهُمْ مِنْ مَّخَافَتِي وَالْقَلَّ حَدُّهُمْ وَانْكَسَرَتْ شَوْكَتُهُمْ  
وَأَحْلَّ عَزْمُهُمْ وَتَشَتَّتَ جَمْعُهُمْ وَأَفْرَقَتْ أُمُورُهُمْ وَاخْتَلَفَتْ  
كَلِمَاتُهُمْ وَضَعُفَ جُنْدُهُمْ وَانْهَزَمَ جَيْشُهُمْ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ  
سَيَهْرَمُ الْجَمْعُ وَيَوْلُونِ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ  
وَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمْرٌ عَلَوْتُ عَلَيْهِمْ يُقُولُوا اللَّهُ الَّذِي  
كَانَ يَعْلَمُ بِهِ عَلَى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبِ الْحُرُوبِ وَمُنْكَسِرِ الزَّيَاةِ  
وَمُفَرِّقِ الْأَقْرَانِ وَتَعَوَّذْتُ مِنْهُمْ بِأَسْمَاءِ الْحُسْنَى وَكَلِمَاتِهِ الْعُلْيَا  
وَأُظْهِرْتُ عَلَى أَعْدَائِي بِبَاسٍ شَدِيدٍ وَأَمْرٍ عَتِيدٍ وَأَذَلَّتْهُمْ وَتَمَعَّتْ  
رُءُوسُهُمْ وَوُطِئَتْ رِقَابُهُمْ وَظَلَّتْ أَعْيُنُهُمْ لِي خَاضِعِينَ  
قَدْ خَابَ مَنْ تَأَوَّاهِي وَهَلَكَ مَنْ عَادَانِي فَإِنَّا الْمُؤَيَّدُ الْمُحْبَبُ

جس کام کے لئے نیت کی ہے اس کے لئے کھڑے ہو جانے میں بہتری ہے مگر اگر غلے جا اترے گی کے ساتھ پائیگا

الْمُظْفَرُ الْمَنْصُورُ قَدْ لَزِمْتَنِي كَلِمَةُ التَّقْوَى وَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ  
الْوُثْقَى وَاعْتَصَمْتُ بِالْحَبْلِ الْمَتِينِ فَلَنْ يُضَرَّ نِي بَغْيُ الْبَاغِينَ وَلَا  
كَيْدُ الْكَائِدِينَ وَلَا حَسَدُ الْحَاسِدِينَ أَبَدَ الْأَبَدِينَ وَدَهْرُ الدَّاهِرِينَ  
فَلَنْ يَرَانِي أَحَدٌ وَلَنْ يُجِدَنِي أَحَدٌ وَلَنْ يُقْدِرَ عَلَيَّ أَحَدٌ قُلْ إِنَّمَا  
أَدْعُو رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا يَا مُفَضِّلُ تَفَضَّلْ عَلَيَّ يَا أَرْمَنُ عَلَى  
رُوحِي وَالسَّلَامَةِ مِنْ أَعْدَائِي وَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ بِأَمْلَاكَ الْعِلَاطِ  
السِّدَادِ وَأَيِّدْنِي بِالْجُمُودِ الْكَثِيرَةِ وَالْأَزْوَاجِ الْمُطِيعَةِ فَيَحْصِبُوهُمْ  
بِالْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ وَيُقْدِرُوهُمْ بِالْأَحْجَارِ الدَّامِغَةِ وَيَضْرِبُوهُمْ  
بِالسَّيْفِ الْقَالِعِ وَيَرْمُوهُمْ بِالشَّهَابِ الثَّاقِبِ وَالْحَرِيقِ اللَّاهِبِ  
وَالشَّوْاطِئِ الْمُحْرِقِ وَيُقْدِرُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُخُورًا وَلَهُمْ  
عَذَابٌ وَاصِبٌ إِلَّا مَنْ خِطِفَ الْخُطْفَةُ إِلَى قَدْفَتِهِمْ وَرَجَزَتْهُمْ  
وَدَهَرَتْهُمْ وَغَلَبَتْهُمْ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَطَهَ وَلَيْسَ  
وَالدَّارِيَّاتِ وَالطَّوَاسِينِ وَالتَّنْزِيلِ وَالْحَوَامِيمِ وَكُلِّعَصَ وَحَمَ عَقَ  
وَقِ وَالْقُرْآنِ الْمُجِيدِ وَنِ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ وَبِسَوَاقِعِ النُّجُومِ  
وَالطُّورِ وَكِتَابِ مَسْطُورٍ فِي رَقٍّ مُنْشُورٍ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَالسَّقْفِ  
الْمَرْفُوعِ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَالَهُ مِنْ دَافِعٍ  
قُولُوا مَن يَرْبِيهِ وَعَلَى أَعْقَابِهِمْ فَأَكْصِيهِمْ وَأَصْبِحُوا فِي دِيَارِهِمْ  
جُثَمِينَ نَوَاقِعَ الْحَقِّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فَغَلِبُوا هُنَا لَكَ  
وَالْقَلْبُوا صَاحِبِينَ وَالْقِي السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ هُ فَوْقَهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ  
مَا مَكْرُوا وَاحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ وَحَاقَ بِأَلِ  
فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ وَمَكْرُوءًا وَمَكْرُوءًا وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ  
الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ  
فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَانْقَلَبُوا سَاغِمَةً



النَّمُوصُ فِي هَذَا الْأَمْرِ خَيْرٌ وَسَعَادَةٌ

مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٌ لَمْ يَمَسْسَهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ طَوَّالَهُ دُو فَضْلٍ  
عَظِيمٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ وَأَذْرُءُ بِكَ فِي نَحْوِهِمْ  
وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا عِنْدَكَ يَا اللَّهُ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ  
الْعَلِيمُ هَجَرَ أَيْلٍ عَنْ يَمِينِي وَمِثْلَئِيلٍ عَنْ يَسَارِي وَمُحَمَّدٌ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَمَّا هِيَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَأَيْ وَاللَّهُ  
تَعَالَى مُظِلُّ عَلَى يَأْمَنُ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا أَحْبَبَ بَيْنِي  
وَبَيْنَ أَعْدَائِي فَلَنْ يَصِلُوا إِلَيَّ أَبَدًا لَشَيْءٍ تَسَوَّرْتُ فِي وَبَيْنِي وَبَيْنَهُمْ  
سِتْرُ اللَّهِ إِنَّ سِتْرَ اللَّهِ كَانَ مَحْفُوظًا حَسْبِيَ اللَّهُ الَّذِي يَكْفِي مَا لَا  
يَكْفِي أَحَدٌ سِوَاهُ وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ  
لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً  
أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِذَا ذُكِرْتُ بِكَ فِي الْقُرْآنِ  
وَحَدَّثَ وَلَوْ عَلَى آذَانِهِمْ يُفَوِّرُوا إِنَّا جَعَلْنَا فِي آعْنَآهِمْ أَغْلَالًا  
فَهِيَ إِلَى الْآذَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ  
سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ اللَّهُمَّ  
اضْرِبْ عَلَى سَرَادِقِ حِفْظِكَ الَّذِي لَا تَهْتِكُهُ الرِّيحُ وَلَا تَخْرُقُهُ  
الرِّيحُ وَفِي رُوحِي بِرُوحِ قُدْسِكَ الَّذِي مِنَ الْقَيْتِ عَلَيْهِ أَصْبَحَ مَعْظَمًا  
فِي عُيُونِ النَّاطِقِينَ وَكَبِيرًا فِي صُدُورِ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ وَوَقِّنْ لِي  
بِأَسْتَايِكَ الْحُسْنَى وَأَمْثَالِكَ الْعُلْيَا وَاجْعَلْ صَلَاحِي فِي جَمِيعِ مَا  
أَعْمَلُهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاصْرِفْ عَنِّي أَبْصَارَ النَّاطِقِينَ  
وَاصْرِفْ قُلُوبَهُمْ مِنْ شَرِّ مَا يُضْمِرُونَ إِلَى خَيْرٍ مَا لَا يَمْلِكُهُ أَحَدٌ  
اللَّهُمَّ أَنْتَ مَلَكِي قَبْلَ الْوُدِّ وَأَنْتَ عِيَاذِي فِيكَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ  
ذَلَّتْ لَهُ رِقَابُ الْحَبَايِرَةِ وَخَضَعَتْ لَهُ أَعْنَاقُ الْفَرَاعِنَةِ أَجْرُنِي  
مِنْ خَيْرِكَ وَمِنْ كَشْفِ سِتْرِكَ وَمِنْ نَسْيَانِ ذِكْرِكَ وَالْإِنْصِرَافِ

اس کام کے لئے جانا نہایت خوب اور بہتر ہے۔

عَنْ شُكْرِكَ أَنَا فِي كُنْفِكَ فِي لَيْلِي وَنَهَارِي وَوَطْنِي وَأَسْفَارِي  
وَكُورِكَ شِعَارِي وَالشَّعَاءَ عَلَيْكَ دُثَارِي اللَّهُمَّ إِنَّ خُونِي أَصْبَحَ  
وَأَمْسَى مُسْتَجِيرًا بِأَمَانِكَ فَأَجِرْنِي مِنْ خَيْرِكَ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِكَ  
وَأَضِرْبْ عَلَى سُرَادِقِ حِفْظِكَ وَأَدْخِلْنِي فِي حِفْظِ عَيْنَيْكَ وَفِي رُوحِي  
بِحَيْرَتِكَ وَاحْكُفْنِي مِنْ مَوْنَةِ إِنْسَانٍ سَوِيءٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ قَرِينٍ  
سَوِيءٍ وَسَاعَةٍ سَوِيءٍ وَشَمَاتَةٍ أَلْعَدَاءِ وَجَهْدِ بَلَاءٍ وَأَعُوذُ بِكَ  
مِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ أَوْ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ  
الرَّاحِمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ حَسْبُنَا اللَّهُ  
وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
الرَّحِيمِ وَالصُّحَى ۝ وَاللَّيْلُ إِذَا سَجَى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى ۝ وَ  
لَا أُخِرَةُ خَيْرُكَ مِنَ الْأُولَى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى ۝  
الْمُيَحِّدُكَ يَتِيمًا فَادْوَى ۝ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَى ۝ وَوَجَدَكَ عَائِلًا  
فَأَعْنَى ۝ فَا مَّا أَلَيْتَهُمْ فَلَا تَقْهَرُهُ ۝ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرُهُ ۝ وَأَمَّا  
بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

اسناد

## دعائے نور صغیر

سید ابن طاووس علیہ الرحمہ نے سلمان فارسی رضوان اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت  
فاطمہ الزہراءؑ نے مجھ کو طب غایت فرمایا جس میں گھٹلی نہ تھی اور فرمایا یہ اس درخت کا ہے جو  
خداوند عالم نے میرے لیے بہشت میں لگایا ہے بسبب چند کلمات کے جو میرے پدر بزرگوار  
نے مجھے تعلیم فرمائے اور جنہیں میں ہر صبح و شام پڑھتی ہوں اگر چاہتے ہو کہ جب تک زندہ ہو  
تب میں ہرگز مبتلا نہ ہو تو یہ دُعا پڑھا کرو سلمان کہتے ہیں کہ میں نے اہل مکہ و مدینہ سے ہزار نفر کو  
یہ دُعا تعلیم کی ان سب کو خدا نے شفا دی۔ (اس دُعا کو صاحب تپ پڑھے مفید و مجرب ہے۔

اَمْنَعُ نَفْسَكَ فِيمَا تَشْتَهُى اِنَّ مَخَالَفَهَا سَعَادَةٌ دَرَاخَةٌ فِي الدَّارَيْنِ۔

## دُعائے نور صغیر (مترجم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بخش کرنا اور مہربان ہے

بِسْمِ اللّٰهِ التَّوَّاسِ بِسْمِ اللّٰهِ التَّوَّاسِ بِسْمِ اللّٰهِ التَّوَّاسِ عَلٰی نُوْرٍ

اس اللہ کے نام سے جو روشنی کو روشن کرنا والا ہے اور اس اللہ کے نام سے جس کی

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ هُوَ مَدْبَرُ الْاُمُوْر بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ

روشنی ہر روشنی پر خالق ہے اور ہم اس اللہ کے نام سے شروع کرتے ہوئے اپنے بڑے کاموں کے بننے کی تمنا کرتے ہیں جو

التَّوَّاسِ مِنَ التَّوَّاسِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ التَّوَّاسِ مِنَ التَّوَّاسِ

تمام کام درست کرنے والا ہے۔ اس اللہ کے نام سے جس نے پیدا کیا نور سے نور کو تمام نعمتیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے نور

وَاَنْزَلَ النُّوْرَ عَلٰی الطُّوْسِ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَالسَّقْفِ

کو نور سے پیدا کیا۔ اور نازل کیا نور کو طور پر اور اس گھر پر جو جو ملامت سے آباد ہے۔ اور اس باغ ملک پر جو بہت

الْمَرْفُوْعِ فِیْ کِتَابِ مَسْطُوْرٍ فِیْ سَرَقٍ مِّنْشَوْرٍ بِقَدْرِ مَقْدُوْرٍ

بلند ہے جو کتاب کے کشادہ اوراق میں مذکور مزلور ہے جو کتاب علم و حکمت والے نبی پر

عَلٰی نَبِیِّ مَحْبُوْبٍ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ بِالْعَزْمِ مَذْكُوْرٌ وَ بِالْفَخْرِ

اُتری تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو عزت اور بزرگی میں زبان زد ہے فخر میں

مَشْهُوْرٌ وَ عَلٰی السَّرَّاءِ وَالصَّرَّاءِ مَشْكُوْرٌ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی

مشہور زمانہ ہے اور تمام بندوں پر برخوشی اور غم کے نازل ہونے پر قابض شکر ہے۔ خدا یا!

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ

محمد اور ان کی پاک و پاکیزہ اولاد پر صلوٰۃ بھیج

## نادِ علی کبیر

جس شخص کو کوئی مہم درپیش ہو سات بار پڑھے اور اگر حاکم کے پاس جائے تو تین بار اس دعا

کو اپنے اوپر دم کرے اور واسطے طلبِ فرزند کے روزانہ دس بار پڑھے اور طلب مال کے لیے روزانہ

اکیس بار پڑھے۔ اور ادائے قرض کے لیے روزانہ پندرہ بار پڑھے۔ اگر عورت کے دردِ زہ ہو تو

پانچ بار پانی پر دم کر کے پلائیں۔ دشمن کے لیے بھی تیرہ دفع ہے۔ بازو پر باندھنے سے تمام

آفات دنیاوی سے نجات ہو۔

## نادِ علی کبیر (مترجم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اس اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔

اپنی خواہش کو روک کر نہ کہ مخالفت نفس میں دونوں جہان کی راحت و سعادت ہے۔

نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدُكَ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ كُلِّ

(اے رسول) آپ علی کو پکارنیے جو عجائبات عالم کے مظہر ہیں آپ ان کو بر مصیبت میں ناصر و مددگار بنائیں گے نبی

هَمٍّ وَعَنَمٍ إِلَى اللَّهِ حَاجَتِي وَعَلَيْهِ مَعُوذِي كُلَّمَا رَمَيْتُ

کہ ہر غم و الم میں اور میری حاجت کا پورا کرے والا اللہ ہی ہے اور اسی پر میرا بھروسہ ہے اے محبوب خدا اور

مُتَقَاضِيًا فِي اللَّهِ وَبِإِذْنِ اللَّهِ لِي وَلِيِّ اللَّهِ لِي أَدْعُوكَ كُلَّ هَمٍّ

اے دل خدا جب بھی آپ نے کسی کام کو کیا تو امر الہی کے مطابق کیا اللہ کا ہاتھ یعنی آپ میرے لیے ہیں اور

وَعَنَمٍ سَيَبْجَلِي بِعَظَمَتِكَ يَا اللَّهُ وَيَسْتَبُوتُكَ يَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ

میں نے آپ کو ہر رنج و مصیبت میں پکارا ہے اور عقرب میرا رنج و غم اے اللہ تیری عظمت کے واسطے اور اے محمد

عَلَيْهِ وَالْإِلَهَ وَسَلِّمْ وَبِوَلَايَتِكَ يَا عَلِيٌّ يَا عَلِيٌّ أَدْرِكُنِي بِحَقِّ لُطْفِكَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی نبوت کے صدقہ میں اور اے علی آپ کی ولایت کے طفیل میں دور ہو جائیگا۔ اے علی

الْحَقِيقِي اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَنَا مِنْ شَرِّ أَعْدَائِكَ بَرِّئُ أَبَرِّئُ

اے علی آپ ان الطاف کریمانہ معنی تصدیق ہیں جو آپ محمد پر فرماتے ہیں اللہ بزرگ تر ہے اللہ بزرگ و بزر ہے

بَرِّئُ اللَّهُ صَمَدِي بِحَقِّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ يَا أَبَا

(اے علی) میں آپ کے دشمنوں کے شر سے بری ہوں اور نہ مجھے ان کا خوف خطر ہے نہ ان سے خائف ہوں اللہ میرا محافظ ہے۔

الْعَيْثُ أَغْنَيْي يَا عَلِيٌّ أَدْرِكُنِي يَا فَاهِرَ الْعَدُوِّ وَيَا وَلِيَّ الْوَلِيِّ

اے سب سے زیادہ فریاد کو سنیجے والے آپ میری مدد کو پہنچنے اور میری مدد فرمائیے اس کے صدقہ میں اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں اور اے

يَا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ يَا مُرْتَضَى عَلِيٌّ يَا قَهَّارَ تَقَهَّرَتْ بِالْقَهْرِ

مدد دہا ہوتا ہوں اے دشمنوں پر فہر کر نوالے اے دلوں کے ولی (علی) اے عباسیات کو ظاہر کر نوالے تو اپنے فہر و جبروت کی بنا پر

وَالْقَهْرُ فِي قَهْرِ قَهْرِكَ يَا قَهَّارَ يَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيدِ أَنْتَ

قادر ہے اور غضب جھپٹی تیرے ہی سے سزاوار ہے اے فہر کر نوالے اے صاحب حملہ شدید تو ہی ظاہر ہے تو ہی غضب کر نوالا

الْقَاهِرُ الْجَبَّارُ الْمُهِلِكُ الْمُنتَقِمُ الْقَوِيُّ الَّذِي لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهُ

ہے اور تو ہی ہلاک کر نوالا تو ہی حقیقی انتقام و بدلہ لینے والا ہے کہو کہ مجھ سے انتقام لینے کی کسی کو طاقت نہیں اور میں اپنے

وَأَفْوِضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ وَالْهَكْمُ إِلَهُ وَاحِدٌ

تمام امور اللہ کے سپرد کرتا ہوں وہ اللہ جو یقیناً بندوں کے حالات سے بخوبی واقف ہے اور تمہارا اللہ ایک ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

اس کے سوا کوئی خدا نہیں وہ رحمن و رحیم ہے اللہ ہی میرے لیے کافی ہے اور وہی میرا بہترین وکیل ہے وہی بہترین مولا

نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ أَعْنِي

اور نصرت کرنے والا ہے۔ اے فریاد کر نوالوں کی فریاد کو سنیجے والے میری فریاد کو پہنچنے اور اے مساکین پر رحم کر نوالے

يَا أَرْحَمَ الْمَسَاكِينِ أَرْحَمْنِي يَا عَلِيٌّ أَدْرِكُنِي يَا عَلِيٌّ أَدْرِكُنِي

میرے اور بھی رحم فرمائیے اے علی میری مدد کیجئے اور اے خدا میں جو علی سے اپنی حاجت مانگ رہا ہوں وہ تیری رحمت

بِرَحْمَتِكَ وَمَنِّكَ وَجُودِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ هـ

تیرا احسان تیری خود دہن سے صدقہ میں مانگ رہا ہوں۔ اے رحم کر نوالوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

هَذَا الْأَمْرُ لِيَجْمَعَ عَلَى ضَلَالَةٍ إِذَا شَاءَ وَرَتَّ حِمَاةً فَنَفَعَلُ مَا أَمُرْتُ

## ۱۔ دُعائے شیشیر

یہ جلیل القدر دعا کتاب ہج الدعوات میں بسند معتبر جناب امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے۔ اور اس دعا کے فضائل بہت ہیں۔ مختصر یہ ہیں کہ جس وقت کوئی شخص اس دعا کے پڑھنے میں مشغول ہوتا ہے تو خدا آسمان سے نیکی و رحمت اس پر نازل فرماتا ہے۔ اور خدا اس کو نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔ اور جو شخص تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے تو جو حاجت دنیا و آخرت کی خدا سے طلب کرے گا قبول ہوگی اور عذاب قبر سے نجات پائے گا اور سینہ کی تنگی دور ہوگی۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
الْحَيُّ الْقَيُّومُ الَّذِي الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ الْمَدَّبُودُ وَزِيرٌ وَلَا  
خَلْقٍ مِنْ عِبَادِهِ يَسْتَشِيرُ الْأَوَّلَ غَيْرَ مَوْصُوفٍ وَالْبَاقِي بَعْدَ فَنَاءِ  
الْخَلْقِ الْعَظِيمِ الرَّبُّوْبِيَّةِ نُورِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ وَفَا طَرَهُمَا  
وَمُبْتَدِعُهُمَا بِغَيْرِ عَمَدٍ خَلَقَهُمَا وَفَتَقَهُمَا فَتَقًا فَقَامَتِ السَّمَوَاتُ  
طَائِعَاتٍ بِأَمْرِهِ وَاسْتَقَرَّتِ الْأَرْضُونَ بِأَوْتَادِهَا فَوْقَ الْمَاءِ ثُمَّ  
عَلَا رَبَّنَا فِي السَّمَوَاتِ الْعُلَى الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى لَهُ مَا فِي  
السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى فَإِنَّا أَشْهَدُ  
بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا رَافِعَ لِمَا وَضَعْتَ وَلَا وَاضِعَ لِمَا رَفَعْتَ وَلَا  
مُعَزِّ لِمَنْ أَذَلَّتْ وَلَا مُذِلَّ لِمَنْ أَعَزَّزْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ  
وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ كُنْتَ إِذْ لَمْ  
تَكُنْ سَمَاءً مَبْنِيَّةً وَلَا أَرْضَ مَدْحِيَّةً وَلَا شَمْسَ مَضِيَّةً وَلَا لَيْلَ  
مُظْلِمَةً وَلَا نَهَارَ مُضَيٍّ وَلَا بَحْرَ لُجِّيٍّ وَلَا جَبَلَ رَاسٍ وَلَا نَجْمَ  
سَارٍ وَلَا قَمَرٌ مُنِيرٍ وَلَا رِيحٌ تَهْبُتُ وَلَا سَحَابٌ يَسْكُبُ وَلَا بَرْقٌ  
يَلْمَعُ وَلَا رَعْدٌ يَسْبِقُ وَلَا رُوحٌ تَنْفَسُ وَلَا طَائِرٌ يَطِيرُ وَلَا نَارٌ تَتَوَقَّدُ



جماعت سے مشورہ کرنے کے بعد اس کام کرنے والا کلمہ نہ ہو گا بس جو صلاح پائے وہ کر۔

وَلَا مَاءٌ يَّظْرُدُ كُنْتُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَكُنْتُ كُلُّ شَيْءٍ وَقَدَرْتُ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَابْتَدَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ وَأَغْنَيْتُ وَأَفْقَرْتُ وَأَمَمْتُ وَ  
أَحْيَيْتُ وَأَضْحَكْتُ وَأَبْكَيْتُ وَعَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَيْتُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ اللَّهُ  
وَتَعَالَيْتُ أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْخَالِقُ الْعَلِيمُ أَمْرُكَ  
غَالِبٌ وَعِلْمُكَ نَافِذٌ وَكَيْدُكَ غَرِيبٌ وَوَعْدُكَ صَادِقٌ وَقَوْلُكَ  
حَقٌّ وَحُكْمُكَ عَدْلٌ وَكَلَامُكَ هُدًى وَوَحْيُكَ نُورٌ وَرَحْمَتُكَ  
وَاسِعَةٌ وَعَفْوُكَ عَظِيمٌ وَفَضْلُكَ كَثِيرٌ وَعَطَاؤُكَ جَزِيلٌ وَحَبْلُكَ  
مَتِينٌ وَإِمَّا نُكَ عَتِيدٌ وَجَارُكَ عَزِيزٌ وَبَاسُكَ شَدِيدٌ وَمَكْرُكَ  
مَكِيدٌ أَنْتَ يَا رَبِّ مَوْضِعُ كُلِّ شَكْوَى وَحَاضِرُ كُلِّ مَلَأَةٍ وَشَهِيدُ  
كُلِّ نَجْوَى وَمُنْتَهَى كُلِّ حَاجَةٍ وَمُفْرَجُ كُلِّ حَزْنٍ وَغْنَى كُلِّ  
فَقِيرٍ مُسْكِينٍ وَحِصْنُ كُلِّ هَارِبٍ وَأَمَانُ كُلِّ خَائِفٍ حَرْدُ  
الضُّعْفَاءِ كَنْزُ الْفُقَرَاءِ مُفْرَجُ الْغَمِّاءِ مُعِينُ الصَّالِحِينَ ذَلِكَ  
اللَّهُ رَبُّنَا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ تَكْفِي مِنْ عِبَادِكَ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ وَأَنْتَ  
جَارٌ مِنْ لَا ذِيكَ وَتَضَرَّعَ إِلَيْكَ عِصْمَةٌ مِنْ اعْتَصَمَ بِكَ مِنْ عِبَادِكَ  
نَاصِرٌ مِنْ انْقَضَ بِكَ تَغْفِرُ الدُّنُوبَ لِمَنْ اسْتَغْفَرَكَ جَبَّارُ الْجَبَابِرَةِ  
عَظِيمُ الْعِظَمَاءِ كَبِيرُ الْكِبَرَاءِ سَيِّدُ السَّادَاتِ مَوْلَى الْمَوَالِي  
صَرِيحُ الْمُسْتَضَرِّحِينَ مُنْقِصٌ عَنِ الْمَكْرُوبِينَ مُجِيبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ  
أَسْمَعُ السَّامِعِينَ أَبْصِرُ السَّاطِرِينَ أَحْكُمُ الْحَاكِمِينَ أَسْرِعُ الْحَاسِبِينَ  
أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ قَاضِي حَوَائِجِ الْمُؤْمِنِينَ مُغِيثُ  
الصَّالِحِينَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ أَنْتَ الْخَالِقُ وَ  
أَنَا الْمَخْلُوقُ وَأَنْتَ الْمَالِكُ وَأَنَا الْمَمْلُوكُ وَأَنْتَ الرَّبُّ وَأَنَا الْعَبْدُ  
وَأَنْتَ الرَّازِقُ وَأَنَا الْمَرْمُوقُ وَأَنْتَ الْمُعْطَى وَأَنَا السَّائِلُ وَأَنْتَ  
الْجَوَادُ وَأَنَا الْبَخِيلُ وَأَنْتَ الْقَوِيُّ وَأَنَا الضَّعِيفُ وَأَنْتَ الْعَزِيزُ

كَأَدَّ الْحَلِيمُ يَكُونُ بَيْتًا عَلَيْكَ يَا حَلِيمُ وَالصُّدُورُ تَنَالُ مِنْ اللَّهِ كَرَامَةً -

وَأَنَا الْبَائِسُ وَأَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنَا الْفَقِيرُ وَأَنْتَ السَّيِّدُ وَأَنَا الْعَبْدُ  
وَأَنْتَ الْغَافِرُ وَأَنَا الْمُسِيئُ وَأَنْتَ الْعَالِمُ وَأَنَا الْجَاهِلُ وَأَنْتَ  
الْحَلِيمُ وَأَنَا الْعَجُولُ وَأَنْتَ الرَّحْمَنُ وَأَنَا الْمَرْحُومُ وَأَنْتَ الْمُعَافِي  
وَأَنَا الْمُبْتَلَى وَأَنْتَ الْمُجِيبُ وَأَنَا الْمُضْطَرُّ وَأَنَا أَشْهَدُ بِأَنَّكَ  
أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمُعْطَى عِبَادُكَ بِمَا سَأَلُوا وَأَشْهَدُ  
بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الْمُتَفَرِّدُ الصَّمَدُ الْفَرْدُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ  
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَغَفِرْ لِي  
وَتُوبِي وَاسْتُرْ عَلَيَّ عَيْبِي وَافْتَحْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَرِزْقًا  
وَإِسْعَاءً يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ  
حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ -

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ علیم بر بارہی کی خبر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلیب کلمت عطا ہوتا ہے۔

## پچھیسوال باب

### حالات و اعمالِ ایام حالاتِ ایام ہفتہ جمعۃ المبارک

جمعہ کا روز بے حد مبارک روز ہے۔ اس روز غسل کرنا، حجامت بنوانا، ناخن تراشنا، خوشبو لگانا، نیا کپڑا پہننا سنت ہے۔ نکاح کا یہ خاص دن ہے۔ سب کاموں کے لئے مبارک و سعید ہے۔ نماز جمعہ کی وجہ سے صبح کے بعد سفر کرنا مکروہ اور زوال کے وقت ناجائز ہے۔ اور اس کے بعد سفر میں مضائقہ نہیں۔ استخارہ کا بہتر وقت طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک اور اس کے بعد زوال سے عصر تک ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مقربین نازل ہوتے ہیں۔ اور چاندی کی تختیاں، سونے کے قلم لے کر مسجد کے دروازہ پر نور کی گرسیاں بچھا کر بیٹھتے ہیں۔ اور ترتیب وار ان لوگوں کے نام جو مسجد میں آتے ہیں لکھتے جاتے ہیں کہ پہلے کون آیا اور آخر میں کون آیا۔ یہاں تک کہ امام جماعت مسجد سے نکلے جب امام باہر آتا ہے تو وہ اپنے دفتر لیٹتے ہیں۔ اور یہ فرشتے سوائے جمعہ کے کسی روز زمین پر نہیں آتے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دو ساعتیں جمعہ کے روز ایسی ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔ ایک تو خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد جس وقت تک نماز کے لئے صفیں اٹھیں۔ اور دوسری ساعت جمعہ کے آخری روز غروب آفتاب تک۔ روزِ جمعہ کی طرح شبِ جمعہ کے بھی بہت فضائل مرقوم ہیں اس میں بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ ایک فرشتہ کو خداوندِ عالم حکم فرماتا ہے کہ آواز دے کہ کوئی سوال کرنے والا ہے تاکہ میں اس کے سوال کو پورا کر دوں۔ کوئی توبہ کرنے والا ہے

إِنْ كَانَ تَصَدُّكَ الدُّنْيَا نَالَ لَتَوَكُّ أُولَىٰ وَإِنْ كَانَ دُبَيْتًا فَالْشَّرْعَةُ خَيْرٌ

تاکہ میں اُس کی توبہ قبول کروں اور کوئی استغفار کرنے والا ہے تاکہ میں اس کو بخشوں۔

## اعمالِ شبِ جمعہ

اس رات بہترین اعمال محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنا اور خدا کی راہ میں صدقہ دینا ہے۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ شبِ جمعہ روزِ جمعہ صدقہ دینا ہزار صدقہ کے برابر ہے۔ اور محمد و آل محمد پر صلوات بھیجنا ہزار ثواب کے برابر ہے۔ اس رات سورۃ بنی اسرائیل (پارہ ۱۵)، سورہ کہف (پارہ ۱۵)، سورہ نمل (پارہ ۱۹)، سورہ الم سجدہ (پارہ ۲۱)، سورہ یسین (پارہ ۲۲)، سورہ ص (پارہ ۲۳)، سورہ دخان (پارہ ۲۵)، سورہ واقعہ (پارہ ۲۶) کا پڑھنا مستحب ہے اور موجب ثواب عظیم ہے۔

اس شب کی دعائیں بہت ہیں۔ بہترین دُعا دُعائے کیل اور دُعائے جب ہے۔ جن کا ذکر ادعیہ مشہورہ میں ہو چکا ہے۔ منقول ہے کہ جو شخص شبِ جمعہ یا شبِ عید میں اس دُعا کو دس مرتبہ پڑھے گا تو ثواب میں اُس کے دس لاکھ حسنت لکھے جائیں گے۔ بزرگناہ محرموں کے اور ہزار درجے بلند ہوں گے۔ وہ دُعا یہ ہے۔

يَا ذَا الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ يَا ذَا الْوَاهِبِ السَّنِيَّةِ يَا بَاسِطَ  
الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ خَيْرِ الْوَرَى سَجْدَةً فَاعْفُ  
لَنَا يَا ذَا الْعُلَى فِي هَذِهِ الْعَشِيَّةِ وَنَجِّنَا مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَعَمٍّ وَآفَةٍ  
وَبَلِيَّةٍ۔ اور شبِ جمعہ کی مخصوص دُعاؤں میں سے ایک یہ دُعا ہے جلیل القدر ہے  
کہ اس کو ہر شبِ جمعہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَخْشَاكَ حَتّٰى كَاْنِيْ اَمْرًا  
وَأَسْعِدْنِيْ بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشَقِّنِيْ بِمَعَاصِيكَ وَخَرْلِيْ فِيْ قَصَائِكَ  
وَبَارِكْ لِيْ فِيْ قَدْرِكَ حَتّٰى لَا أُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا آخَرْتُ وَلَا تَاْخِيْرَ  
مَا عَجَلْتُ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِيْ نَفْسِيْ وَمَتَّبِعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَابْصَرْنِيْ وَاجْعَلْ  
هَذَا الْوَارِثِيْنَ مِنِّيْ وَالْأَصْرَ فِيْ عَلَيَّ مَن ظَلَمْنِيْ وَآدِرْنِيْ فِيْهِ قُدْرَتَكَ  
يَا رَبِّ وَأَقْرِ رِزْقَكَ عَلَيْنِيْ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَى هَوْلِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ

اگر اس کام میں خواہش و ناپ ہے تو ترک نہ کرے اور اگر دین کی غرض سے ہے تو عذر نہ کرے۔

وَاخْرِجْنِي مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ اَمِنًا وَزَوِّجْنِي مِنَ  
الْحُورِ الْعِينِ وَاكْفِنِي مُؤْتَى وَمُؤْتَه عِيَالِي وَمُؤْتَه النَّاسِ وَاَدْخِلْنِي  
بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُعَذِّبْنِي فَاهْلُ لِكَ  
اَنَا وَاِنْ تَغْفِرْ لِي فَاهْلُ لِكَ اَنْتَ وَكَيْفَ تُعَذِّبْنِي يَا سَيِّدِي  
وَحَبِّكَ فِي قَلْبِي اَمَّا وَعِزَّتِكَ لَنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ بِي لِنَجْمَعَنَّ بَيْنِي وَ  
بَيْنَ قَوْمٍ طَالَ مَا عَادِيَتْهُمْ فِيكَ اَللّٰهُمَّ حَقِّ اَوْلِيَايَاكَ الطَّاهِرِينَ  
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَرْزُقْنَا صِدْقَ الْحَدِيثِ وَاَدَاءَ اَلَامَانَةٍ وَاَمْلَحَافِظَةٍ  
عَلَى الصَّلَاةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَحَقُّ خَلْقِكَ اَنْ تَفْعَلَ ذَلِكَ بِنَا اَللّٰهُمَّ  
افْعَلْهُ بِنَا بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اَرْفَعْ ظَنِّي إِلَيْكَ صَاعِدًا وَلَا تَطْمِئِنِّ  
فِي عَدُوٍّ وَلَا حَاسِدًا وَاخْضِطْنِي قَائِمًا وَقَاعِدًا وَيَقْظَانَ وَمَرَقِدًا  
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاَهْدِنِي سَبِيلَكَ اَلْقَوْمِ وَقِنِي حَرَّ  
جَهَنَّمَ وَحَرِّقِ الْمُضَرَّمَ وَاخْطِطْ عَنِّي الْمَغْرَمَ وَالْمَأْتَمَ وَاَجْعَلْنِي  
مِنْ خِيَارِ الْعَالَمِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي مِمَّا لَا طَاقَةَ لِي بِهِ وَلَا صَبْرًا لِي  
عَلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط اور امام حسین علیہ السلام کی زیارت

پڑھنے کا بھی بحد ثواب ہے۔

## اعمال روزِ جمعہ

جمعہ کے روز غسلِ سنتِ موکدہ ہے۔ بنا برا حوط حتی الامکان اسے ترک نہ کرنا

چاہیے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ روزِ جمعہ کا غسل پاکیزہ کرنے  
والا ہے۔ اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ غسل  
کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاَجْعَلْنِي مِنَ الْمُسْتَطَهِّرِينَ۔ اور  
بہترین اعمالِ محمد و آل محمد پر صلوات بھیجنا ہے۔ اور افضل یہ ہے کہ اس طرح کہے



قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَاسْتَبْرِئُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ سُرُورٌ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَجَلَّ فَجَدَّهِمْ۔ بعد نماز عصر یہ دعا سات مرتبہ پڑھنا باعثِ مغفرت ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَلدُّوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّيْنَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِهِمْ وَعَلٰی اَجْسَادِهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ اور آخر روزِ جب کہ نصفِ آفتاب غروب ہو چکا ہو جو دعائے قبول ہونے کا وقت ہے یہ کلمات زبان پر جاری کرے۔ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَقَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اور بروزِ جمعہ سورہ کہف (پارہ ۱۵) سورہ اعراف (پارہ ۸) سورہ ہود (پارہ ۱۱) سورہ مومن (پارہ ۱۸) سورہ صافات (پارہ ۲۳) سورہ احقاف (پارہ ۲۶) اور سورہ رحمن (پارہ ۲۷) کا پڑھنا مستحب ہے۔ اس روز صبح کے وقت نمازِ جعفر طیار پڑھنے کا بہت اجر و ثواب ہے۔ اس روز کی دعائیں بہت ہیں جہاں تک ممکن ہو تلاوتِ قرآن کرے اور دعیہ پڑھے۔

### شنبہ (ہفتہ)

شنبہ کا روز مبارک ہے۔ اور سب کاموں کے لئے بہتر ہے خصوصاً سفر کرنا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ اگر ایک پتھر اپنے مقام سے شنبہ کے دن جُڑا ہو جائے خداوند عالم اُس کو اپنی جگہ پر پھیر لاتا ہے۔ لیکن اُس روز کپڑوں کا قطع کرنا ناسخ ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوعِ صبح سے دن چڑھے تک پھر زوالِ آفتاب سے عصر تک ہے۔ اس کی شب میں غذا ترک نہ کرنی چاہیئے۔ جناب صادق آل محمد علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص شنبہ اور ایک شنبہ کی شب میں پیچم غذا کو ترک کرے۔ تو اس سے ایک ایسی قوت زائل ہو جاتی ہے جو چالیس روز تک واپس نہیں آتی۔

### یک شنبہ (اتوار)

اتوار کا دن اکثر کاموں کے لئے ميانہ ہے۔ اور مکان بنانے، درخت لگانے اور شادی کرنے کے لئے خوب ہے نیا کپڑا قطع کرنا ناسخ ہے وہ لباس مبارک نہیں ہوتا اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوعِ صبح سے ظہر تک اور پھر عصر سے شام تک ہے۔

کہہ دے لے رسول کریمؐ میں چل پھر کر دیکھو اس کام کے لئے حرکت کرنے میں اللہ تعالیٰ خوشی سے۔

## دوشنبہ (پیر)

پیر کا روز بے حد منجوس ہے۔ اسی روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی۔ اور یہ روز بنی امیہ کی طرف منسوب ہے کیونکہ بسبب شہادت امام حسین علیہ السلام کے اس روز کو عید قرار دیا۔ اور جس طرح ایام سال میں روز عاشورہ سب سے زیادہ بخش ہے۔ اسی طرح ہفتہ میں دوشنبہ کا دن بخش ہے۔ کسی کام کے لئے مبارک نہیں۔ البتہ لباس قطع کرنے کے لئے بہتر ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک اور دن چڑھے سے ظہر تک پھر عصر سے عشاء تک ہے جو شخص نماز صبح کی رکعت اول میں سورہ ہل اتی پڑھے گا تو وہ اس روز کی نخواست و شر سے محفوظ رہے گا۔

## سہ شنبہ (منگل)

منگل کا دن اکثر کاموں کے لئے میانہ سے سفر اور طلب حاجت کے واسطے بہتر ہے۔ خداوند عالم نے اس روز حضرت داؤد علیہ السلام کے واسطے لوہے کو نرم کر دیا۔ اس روز لباس قطع نہ کرنا چاہیئے۔ ایسے کپڑے چوری ہو جاتے ہیں یا وہ شخص ڈوب جاتا ہے یا ابل جاتا ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت دن چڑھے سے ظہر تک اور عصر سے عشاء تک ہے۔

## چہار شنبہ (بدھ)

بدھ کا روز اکثر کاموں کے لئے بخش ہے۔ نیا لباس قطع کرنے اور کام کی ابتداء کے لئے بہتر ہے اور وہ کام تکمیل کو پہنچتا ہے۔ شاخ لگانا، مہل لینا اور حمام جانا خوب ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت صبح سے ظہر تک اور عصر سے عشاء تک ہے۔

## پنج شنبہ (جمعرات)

جمعرات کا دن مبارک روز اور سب کاموں کے لئے بہتر و خوب ہے۔ منقول ہے

اصْبِرْ دَامَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ الصَّبْرُ حَسَنٌ وَمَعْرُوفٌ اِنْسَاءً وَاللّٰهُ تَعَالٰی

کہ جو شخص اس روز لباس قطع کرے تو ان کپڑوں میں علم عطا کیا جائے اور وہ شخص لوگوں کی نگاہوں میں مکرم ہوتا ہے۔ اس روز ستر تاشی کرنا اور ناخن لینا خوب ہے۔ مگر چاہیے کہ ایک ناخن برائے جمعہ رہنے دے کہ اس روز وہ ناخن تراشے ایک روایت میں اس روز دوا کی ممانعت وارد ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت صبح سے طلوع آفتاب تک اور ظہر سے عشاء تک ہے۔ اس روز قبور مومنین کی زیارت کے واسطے جانا مستحب ہے مثل شب جمعہ و روز جمعہ کے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جمعرات کے دن و رات کے لئے چار رکعت نماز منقول ہے ہر رکعت میں سورہ الحمد سات مرتبہ اور سورہ انا انزلناہ ایک مرتبہ پڑھے اور بعد فراغت سو مرتبہ درود پڑھے۔ اور سورہ تبارک صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے کہ حق تعالیٰ اس کو جنت میں قصر عطا فرمائے گا۔

### ادعیہ ایام (مفتر)

یہ مخصوص دعائیں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی فرمودہ ہیں۔ صحیفہ کاملہ سے نقل کی جاتی ہیں۔ جو شخص با وضو ہر روز کی دعائے مخصوص بوقت صبح پڑھ لیا کرے تو وہ تمام دن اس روز کے شر سے حفظ و امان خدا میں رہے گا۔ اور انشاء اللہ اسے کوئی امر مکروہ پیش نہ آئے گا اور وہ اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا۔

### دُعائے روزِ نیکِ شنبہ (اتوار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اَمْرَ جَوْا لَا فَضْلَہٗ وَلَا اَخْشٰی الدَّعْلَہٗ وَلَا اَعْتَمَدُ اِلَّا قَوْلَہٗ وَلَا اَمْسِکْ اِلَّا بِحَبْلِہٖ بِکَ اَسْتَجِیْرُیَا ذَا الْعَفْوَ وَالرِّضْوَانِ مِنَ الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمِنْ غَیْرِ الرِّمَانِ وَتَوَاتِرِ الْاَحْزَانِ وَمِنْ الْقَضَاءِ الْمُدَّةِ قَبْلَ التَّأْخُبِ وَالْعُدَّةِ وَرَاۤیَاکَ اَسْتَرْشِدُ لِمَا فِیْہِ الصَّلَاحُ وَالْاَصْلَاحُ وَبِکَ اَسْتَعِیْنُ فِیْمَا یَفْتَرِنُ بِہِ النِّجَاحُ وَالْاَنْجَاحُ وَاِیَّاکَ اَسْتَعِیْثُ فِیْ لِبَاسِ الْعَافِیَةِ

ممبر اور تیرا ممبر بننے کے لئے ہونا یا جیسے کیونکہ صبر میں نیکی اور خوشی ہے۔

وَقَمَامِهَا وَشُمُولِ السَّلَامَةِ وَدَوَامِهَا وَأَعُوذُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ هَمَزَاتِ  
الشَّيَاطِينِ وَأَحْتَرِزُ بِسُلْطَانِكَ مِنْ جَوْرِ السَّلَاطِينِ فَتَقَبَّلْ مَا كَانَ مِنْ  
صَلَاتِي وَصَوْمِي وَاجْعَلْ غَدِي وَمَا بَعْدَهُ أَفْضَلَ مِنْ سَاعَتِي وَيَوْمِي  
وَأَعِزَّنِي فِي عَشِيرَتِي وَقَوْمِي وَاحْفَظْنِي فِي لِقَظَتِي وَنَوْمِي فَإِنَّ اللَّهَ خَيْرُ  
حَافِظٍ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ فِي يَوْمِي هَذَا  
وَمَا بَعْدَهُ مِنَ الْوَاحِدِ مِنَ الشَّرِكِ وَالْإِلْحَادِ وَأُخْلِصُ لَكَ دُعَائِي  
تَعَرُّضًا لِلْإِجَابَةِ وَأَقِيمُ نَفْسِي عَلَى طَاعَتِكَ رَجَاءً لِلدَّائِمَةِ فَصَلِّ  
عَلَى مُحَمَّدٍ خَيْرِ خَلْقِكَ الدَّاعِي إِلَى حَقِّكَ وَأَعِزَّنِي بِعِزِّكَ الَّذِي  
لَا يُضَامُ وَاحْفَظْنِي بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَاخْتِمِ بِالْإِقْطَاعِ إِلَيْكَ  
أَمْرِي وَبِالْمَغْفِرَةِ عَمْرِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

## دُعائے روز و شبہ (پیر)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يُشْهَدْ أَحَدًا  
حِينَ نَفَخَ السُّمُوتَ وَالْأَرْضَ وَلَا اتَّخَذَ مَعِينًا حِينَ بَرَأَ النُّسَمَاتِ  
لَمْ يُشَارِكْ فِي الْإِلَهِيَّةِ وَلَمْ يُظَاهَرْ فِي الْوَحْدَانِيَّةِ كَلَّتِ الْأَلْسُنُ  
عَنْ غَايَةِ صِفَتِهِ وَالْعُقُولُ عَنْ كُنْهِ مَعْرِفَتِهِ وَتَوَاضَعَتِ الْجَبَابِرَةُ  
لِعِزَّتِهِ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِحَشِيَّتِهِ وَانْقَادَ كُلُّ عَظِيمٍ لِعَظَمَتِهِ فَكَلِّ  
الْحَمْدُ مُتَوَاتِرًا مُتَّسِقًا وَمُتَوَالِيًا مُسْتَوْسِقًا وَصَلَوْتُهُ عَلَى رَسُولِهِ  
أَبَدًا وَسَلَامُهُ دَائِمًا سُرْمَةً اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَدْلَ يَوْمِي هَذَا صَالِحًا  
وَأَوْسَطَهُ فَلَاحًا وَاجْرَلَهُ نَجَاحًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ يَوْمٍ أَوْ لَهُ فَرَعٌ  
وَأَوْسَطُهُ جَزَعٌ وَآخِرُهُ وَجَعٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ نَذْرٍ  
نَذَرْتَهُ وَكُلِّ وَعْدٍ وَعَدْتَهُ وَكُلِّ عَهْدٍ عَاهَدْتَهُ ثُمَّ لَمْ أَفِ بِهِ  
وَأَسْأَلُكَ فِي مَطَالِعِ عِبَادِكَ عِنْدِي فَإِنَّمَا عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِكَ أَوْ أَمَةٍ

أَتَمَّا الْأَعْمَالُ بِالتَّيَاتِ إِذَا تَوَيْتَ خَيْرًا قَالَتْ خَيْرٌ مَا دَأَى

قِنْ إِمَامِكَ كَانَتْ لَهُ قَبْلِي مَظْلَمَةٌ ظَلَمْتُهَا إِيَّاهُ فِي نَفْسِهِ أَوْ فِي  
عِرْضِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ أَوْ غَيْبَةٍ رَأَيْتُهَا أَوْ  
تَحَامُلٍ عَلَيْهِ بِمِيلٍ أَوْ هَوًى أَوْ أَفْهٍ أَوْ حَبِيبَةٍ أَوْ رِيَاءٍ أَوْ عَصِيَّةٍ  
غَائِبًا كَانَ أَوْ شَاهِدًا وَحَيًّا كَانَ أَوْ مَيِّتًا فَقَصَرْتُ يَدِي وَصَنَاقَ  
وَسَعَى عَنْ تَرْدِّهَا إِلَيْهِ وَالتَّحَلُّلِ مِنْهُ فَاسْأَلْكَ يَا مَنْ تَبْلُغُ الْحَاجَاتِ  
وَهِيَ مُسْتَجِيبَةٌ لِكَشِيَّتِهِ وَمُسْرِعَةٌ إِلَى إِرَادَتِهِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ  
وَالِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُرْضِيَهُ عَنِّي بِمَا شِئْتَ وَتَهَبَ لِي مِنْ عِنْدِكَ  
رَحْمَةً إِنَّهُ لَا تَقْصُصُكَ الْمَغْفِرَةُ وَلَا تَضُرُّكَ السُّؤْبَةُ يَا أَرْحَمَ  
الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ أُولِنِي فِي كُلِّ يَوْمٍ اثْنَيْنِ نِعْمَتَيْنِ مِنْكَ تَنْتَبِهُنِ  
سَعَادَةً فِي أَوَّلِهِ بِطَاعَتِكَ وَنِعْمَةً فِي آخِرِهِ بِمَغْفِرَتِكَ يَا مَنْ  
هُوَ إِلَهٌ وَلَا يُغْفِرُ الذُّنُوبَ سِوَاهُ

## دُعَاءُ رُوسَةِ شَنِبَرِ مَنْكَلٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ حَقُّهُ كَمَا  
يَسْتَحِقُّهُ حَمْدًا كَثِيرًا وَأَعُوذُ بِهِ مِنْ شَرِّ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ  
لَا مَرَاةً بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي وَأَعُوذُ بِهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ  
الَّذِي يَزِيدُنِي ذَنْبًا إِلَى ذَنْبِي وَاحْتَرِزُ بِهِ مِنْ كُلِّ جَبَّارٍ فَاجِرٍ  
وَسُلْطَانٍ جَائِرٍ وَعَدُوِّ قَاهِرٍ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ جُنْدِكَ فَإِنَّ  
جُنْدَكَ هُمُ الْغَالِبُونَ وَاجْعَلْنِي مِنْ حِزْبِكَ فَإِنَّ حِزْبَكَ هُمُ  
الْمُفْلِحُونَ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَوْلِيَائِكَ فَإِنَّ أَوْلِيَاءَكَ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ  
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي فَإِنَّهُ عِصْمَةٌ أَمْرِي  
وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي فَإِنَّهَا دَارُ مَقَرِّي وَإِلَيْهَا مِنْهُمَا دَرَةُ اللَّئَامِ  
مَقَرِّي وَلَجْعَلِ الْحَيَاةَ زِينَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَالْوَفَاةَ رَاحَةً



تمام کاموں کا حضرت پر ہے جب نیک کار ارادہ کر لیا تو پھر تاخیر کیسی ؟

يَا مَنْ كُلِّ شَيْءٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَتَمَامِ  
عِدَّةِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى اِلِهِ الطَّيِّبِينَ الظَّاهِرِينَ وَاصْحَابِهِ  
الْمُنْتَجِبِينَ وَهَبْ لِي فِي الثَّلَاثَةِ ثَلَاثًا لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا اِلَّا  
عَفَرْتَهُ وَلَا عَمَلًا اِلَّا اَذْهَبْتَهُ وَلَا عَدُوًّا اِلَّا دَفَعْتَهُ بِسْمِ اللّٰهِ  
خَيْرِ اَسْمَاءٍ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَرْضٍ وَالسَّمَاءِ اسْتَدْفِعْ كُلَّ  
مَكْرُوْهِهٖ اَوَّلُهُ سَخَطُهُ وَاسْتَجْلِبْ كُلَّ مَحْبُوْبٍ اَوَّلُهُ رِضَاهُ  
فَاخْتِمْ لِي مِنْكَ بِالْغُفْرَانِ يَا وَلِيَّ الْاِحْسَانِ :

## وَعَائِ رُوْزِهَا رَشْتَبِه (بُدرہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ  
الَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سَبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ رُشُوْرًا لِّكَ الْحَمْدُ  
اِنْ بَعَثْتَنِيْ مِنْ مَّرْقَدِيْ وَلَوْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ سَرْمَدًا حَمْدًا  
وَاَمَّا لَا يَنْقُطِعُ اَبَدًا وَلَا يَحْصِيْ لَهُ الْخَلْدُ اِنَّ عَدَدَ اللّٰهُمَّ لَكَ  
الْحَمْدُ اَنْ خَلَقْتَ فَسَوَّيْتَ وَقَدَّرْتَ وَقَضَيْتَ وَامَتَ وَ  
اَحْيَيْتَ وَامْرَضْتَ وَشَفَيْتَ وَعَافَيْتَ وَابْلَيْتَ وَعَلَى الْعَرْشِ  
اسْتَوَيْتَ وَعَلَى الْمُلْكِ اِحتَوَيْتَ اَدْعُوكَ دُعَاءَ مَنْ ضَعُفَتْ  
وَسِيْلَتُهُ وَانْقَطَعَتْ حِيْلَتُهُ وَاقْتَرَبَ اَجَلُهُ وَتَدَانِيْ فِي الدُّنْيَا  
اَمَلُهُ وَاسْتَدَّتْ اِلَى رَحْمَتِكَ فَاَقْتَتَهُ وَعَظُمَتْ لِفَرْطِهِ حَسْرَتُهُ  
وَكَثُرَتْ ذَلَّتُهُ وَعَثْرَتُهُ وَخَلَصَتْ لَوْجْهِكَ تَوْبَتُهُ فَصَلِّ عَلَى  
مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى اَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الظَّاهِرِيْنَ  
وَادْرُقْنِيْ شَفَاعَةً مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَا تَحْرِمْنِيْ  
صَحْبَتَهُ اِنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اقْضِ لِي فِي الْاَرْبَعَاءِ  
اَرْبَعًا اَجْعَلْ قُوَّتِيْ فِي طَاعَتِكَ وَنَسَاطِيْ فِي عِبَادَتِكَ وَرَغْبَتِيْ

اَسْتَخِرُكَ يَا اِلَهَ الْعَالَمِينَ

فِي ثَوَابِكَ وَرَهْدِي فِيمَا يُوجِبُ لِي اِلَيْهِ عِقَابُكَ اِنَّكَ لَطِيفٌ لِّمَا  
تَشَاءُ ۝

## دُعائے روزِ پنجشنبہ (جمعرات)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ اللَّیْلَ  
مُظْلِمًا بَقْدَرَتِهِ وَجَاءَ بِالنَّهَارِ مُبْصِرًا بِرَحْمَتِهِ وَكَسَانِیْ  
خِیَآءًا وَآتَانِیْ نِعْمَتِهِ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا اَبْقَيْتَنِیْ لَهٗ فَاَبْقِنِیْ لِمِثَالِهٖ  
وَصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَكَافِّرْ عَنِّیْ فِیْهِ وَفِیْ غَیْرِهٖ مِنْ  
الْبَیْآتِیِّ وَالْآتِیَّامِ بِارْتِكَابِ الْحَاَرِمِ وَالتَّسَابِ الْمَآثِمِ وَارْقُبْنِیْ  
خَیْرًا وَخَیْرَ مَا فِیْهِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاصْرِفْ عَنِّیْ شَرًّا وَشَرَّ  
مَا فِیْهِ وَشَرَّ مَا بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بِذِمَّتِ الْاِسْلَامِ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ  
وَبِحُرْمَةِ الْقُرْآنِ اَعْتَمِدُ عَلَیْكَ وَبِمُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ  
وَآلِهٖ اَسْتَشْفِعُ لَدَیْكَ وَاعْرِفْ اَللّٰهُمَّ ذِمَّتِیْ الَّتِیْ رَجَوْتُ بِهَا قَضَاءَ  
حَاجَتِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ - اَللّٰهُمَّ اقْضِ لِیْ فِی الْخَمِیْسِ خَمْسًا  
لَا یَتَّبَعُ لَهَا اِلَّا کَرَمُكَ وَلَا تُطِیْقُهَا اِلَّا نِعْمَتُكَ سَلَامَةً اَتَوٰی  
بِهَا عَلٰی طَاعَتِكَ وَعِبَادَةٍ اَسْحَقُ بِهَا جَزِیْلَ مَثْوَبَتِكَ وَسَعَةً فِی  
الْحَالِ مِنَ الْبَزْدِ الْحَلَالِ وَاَنْ تُؤْمِنَنِیْ فِیْ مَوَاقِفِ الْخَوْفِ بِأَمْنِكَ  
وَتَجْعَلَنِیْ مِنْ طَوَارِقِ الْهَمِّوْمِ وَالْعُمُومِ فِیْ حِصْنِكَ صَلِّ عَلٰی  
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ تَوَسَّلِیْ بِهٖ شَافِعًا یَوْمَ الْقِیَمَةِ  
نَافِعًا اِنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ -

## دُعائے روزِ جمعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَدْوَلَ قَبْلَ الْاِنْشَاءِ

اپنے مال میں مگن رہ کر بیکار و بے پروا کے ساتھ ہے۔

وَالْأَحْيَاءُ وَالْأَخْرَجُ بَعْدَ فَنَاءِ الْأَشْيَاءِ الْعَلِيمِ الَّذِي لَا يَنْشَى مَن  
ذَكَرَهُ وَلَا يَنْقُصُ مَن شَكَرَهُ وَلَا يَخِيبُ مَن دَعَاهُ وَلَا يَقْطَعُ  
رَجَاءَ مَن رَجَاهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا وَأَشْهَدُ  
جَمِيعَ مَلَائِكَتِكَ وَسُكَّانِ سَمَوَاتِكَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ وَمَن بَعَثَ  
مِنَ أَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَالنَّسَاءَ مِنَ أَصْنَانِ خَلْقِكَ إِنِّي أَشْهَدُ  
أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَلَا عَدِيلَ  
وَلَا خُلْفَ لِقَوْلِكَ وَلَا تَبْدِيلَ وَأَنْتَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُكَ  
وَرَسُولُكَ أَذِي مَا حَمَلْتَهُ إِلَى الْعِبَادِ وَجَاهِدَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
حَقَّ الْجِهَادِ وَأَنْتَ بَشَرِيًّا هُوَ حَقُّ مَن الثَّوَابِ وَأَنْذَرِيًّا هُوَ  
صِدْقُ مَن الْعِقَابِ اللَّهُمَّ ثَبِّتْنِي عَلَى دِينِكَ مَا أَحْيَيْتَنِي وَلَا  
تَرِخْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ  
أَنْتَ الْوَهَّابُ. صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنَا مِنْ  
اتِّبَاعِهِ وَشِيعَتِهِ وَاحْشُرْنِي فِي رُؤُوسِهِ وَوَقِّفْنِي لِأَدَاءِ فَرْضِ  
الْجُمُعَاتِ وَمَا أَوْجَبَتْ عَلَيَّ فِيهَا مِنَ الطَّاعَاتِ وَفَسِّمْتَ لِأَهْلِهَا  
مِنَ الْعَطَاءِ فِي يَوْمِ الْخِزَاءِ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.

## دُعائے روزِ شنبہ (ہفتہ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هُ بِسْمِ اللَّهِ كَلِمَةِ الْمُعْتَصِمِينَ  
وَمَقَالَةِ الْمُتَحَرِّزِينَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ تَعَالَى مِنْ جَوْرِ الْجَائِرِينَ وَ  
كَيْدِ الْخَاسِدِينَ وَبَغْيِ الظَّالِمِينَ وَأَحْمَدُهُ فَوْقَ حَمْدِ الْحَامِدِينَ  
اللَّهُمَّ أَنْتَ الْوَاحِدُ بِلَا شَرِيكَ وَالْمَلِكُ بِلَا تَمْلِيكَ لَا تَضَاؤُ  
فِي حُكْمِكَ وَلَا تَنَازُعُ فِي مُلْكِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ  
عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَنْ تُوزِعَنِي مِنْ شُكْرِ نِعْمَتِكَ مَا تَبْلُغُ بِ

وَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ وَمِنْ عِلَامَةِ الْمُتَوَكِّلِ إِنْ لَا يَخَافُ غَيْرَ اللَّهِ -

غَايَةَ رِضَاكَ وَأَنْ تُعِينَنِي عَلَى طَاعَتِكَ وَلِرُومِ عِبَادَتِكَ وَ  
اسْتِحْقَاقِ مَثُوبَتِكَ بِلُطْفِ عِنَايَتِكَ وَتَرْحُمَنِي بِصِدْقِي عَنْ  
مَعَاصِيكَ مَا أَحْيَيْتَنِي وَتُوفِّقَنِي لِمَا يَنْفَعُنِي مَا أَبْقَيْتَنِي وَأَنْ  
تُشَرِّحَ بِكِتَابِكَ صَدْرِي وَتَحْطِ بِتِلَاوَتِهِ وَزُرِّي وَتَمَاحِي السَّلَامَةَ  
فِي دِينِي وَنَفْسِي وَلَا تُوحِشْ بِي أَهْلَ النَّسَبِ وَتُتِمِّمَ إِحْسَانَكَ  
فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي كَمَا أَحْسَنْتَ فِيمَا مَضَى مِنْهُ يَا أَرْحَمَ  
الرَّاحِمِينَ :

## دُعائے عافیت

ہر شخص بوقت صبح اس دعا کو ایک مرتبہ بشرط اعتقاد پڑھے اس دن کے تمام  
مکروہات اور شر جن و انس اور دشمنوں سے امان عطا فرمے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ عَلَیْكَ وَجَلِّلْنِیْ  
عَافِیَتِكَ وَحَصِّنِیْ بِعَافِیَتِكَ وَاکْرِمْ نِیْ بِعَافِیَتِكَ وَاعِزِّ نِیْ  
بِعَافِیَتِكَ وَتَصَدِّقْ عَلَیَّ بِعَافِیَتِكَ وَهَبْ لِیْ عَافِیَتَكَ وَافْرِ شِئْنِیْ  
عَافِیَتَكَ وَاصْلِحْ لِیْ عَافِیَتَكَ وَلَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَافِیَتِكَ فِی  
الدُّنْیَا وَالاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَافِیْ  
عَافِیَةِ کَافِیَةِ شَافِیَةِ عَلَیَّةِ نَامِیَةِ عَافِیَةِ تَوَلِّدْ فِیْ بَدَنِیْ الْعَافِیَةَ  
الدُّنْیَا وَالاٰخِرَةِ وَاْمُنْ عَلَیَّ بِالصِّحَّةِ وَالْاَمْنِ وَالسَّلَامَةِ فِیْ  
دِیْنِیْ وَبَدَنِیْ وَالبَصِیْرَةِ فِیْ قَلْبِیْ وَالتَّفَادِیْ فِیْ اُمُوْرِیْ وَالحَشِیَّةِ  
لَكَ وَالحَوَیْ مِنْكَ وَالقُوَّةِ عَلٰی مَا اَمَرْتَنِیْ بِہٖ مِنْ طَاعَتِكَ  
وَاجْتِنَابِ لِمَا نَهَيْتَنِیْ عَنْہٗ مِنْ مَعْصِیَتِكَ اَللّٰهُمَّ وَاْمُنْ  
عَلٰی بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَزِیَارَةِ قَبْرِ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْہٖ وَ

اگر تم میں سے کوئی اللہ پر بھروسہ کرے اور کہے کہ توکل کی علامت یہی ہے کہ وہ سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈرتا۔

رَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَآلِ رَسُولِكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَبَدًا  
مَا أَبْقَيْتَنِي فِي عَامِي هَذَا وَفِي كُلِّ عَامٍ وَأَجْعَلَ ذَلِكَ مَقْبُولًا مَشْكُورًا  
مَذْكُورًا أَلَدَيْكَ مَذْخُورًا عِنْدَكَ وَأَنْطِقُ بِحَمْدِكَ وَشُكْرِكَ  
وَذِكْرِكَ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْكَ لِسَانِي وَاشْرَحْ لِمُرَاشِدِ دِينِكَ  
قَلْبِي وَأَعِزَّنِي وَدَرِّتَنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَمِنْ شَرِّ السَّامَةِ  
وَالْهَامَةِ وَالْعَامَةِ وَاللَّامَةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ  
وَمِنْ شَرِّ كُلِّ سُلْطَانٍ عَنِيدٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ مَتْرِبٍ حَفِيدٍ وَمِنْ  
شَرِّ كُلِّ ضَعِيفٍ وَشَدِيدٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَرِيفٍ وَوَضِيعٍ وَمِنْ  
شَرِّ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ قَرِيبٍ وَبَعِيدٍ وَمِنْ  
شَرِّ كُلِّ مَنْ نَصَبَ لِرَسُولِكَ وَآلِهِ بَيْتَهُ حَرْبًا مِنَ الْحَبِّ  
وَالْإِنْسِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذَا بَرَةٍ أَنْتَ اخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ  
مُسْتَقِيمٍ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ  
فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَادْحَرْ عَنِّي مَكْرَهُ وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّهُ وَرُدِّ كَيْدَهُ  
فِي نَحْرِهِ وَاجْعَلْ بَيْنَ يَدَيْهِ سُدًّا حَتَّى تَعْبِي عَنِّي بَصَرَهُ وَتُصِمَّ  
عَنْ ذِكْرِي سَمْعَهُ وَتَقْفِلَ دُونَ إِيْطَارِي قَلْبَهُ وَتُخْرِسَ عَنِّي  
لِسَانَهُ وَتَقْمَعَ رَأْسَهُ وَتُبْذِلَ عِزَّهُ وَتُكْسِرَ جَبْرُوتَهُ وَتُبْذِلَ  
مَرْقَبَتَهُ وَتَفْسَحَ كِبْرَهُ وَتُؤْمِنَنِي مِنْ جَمِيعِ ضَرِّهِ وَشَرِّهِ وَ  
غَيْرِهِ وَهَبْنِي لَهُ وَلَهْبْنِي وَحَسَدِهِ وَعَدَاوَتِهِ وَعَدَاوَاتِهِ وَحَبَائِلِهِ وَمَصَائِدِهِ وَرَحِيلِهِ  
وَحِيلَهُ إِنَّكَ عَزِيزٌ قَدِيرٌ

## دُعائے ہلال

چاند دیکھنے کے وقت دعائے ہلال پڑھنا ہر مہینے سنت ہے خاص کر ماہ  
رمضان میں اور جس مقام سے چاند دیکھے اسی مقام پر دعا پڑھنی چاہیئے بہتر یہ ہے کہ



لَا تَنْفُ فِي أَمْرِكَ مَهْمُومًا فَإِنَّ اللَّهَ رَزَقَ بِمَصَالِحِ الْعِبَادِ فَلَمْ يَضِلْ إِلَى مَا نَوَيْتَ يَكُنْ خَيْرًا  
شب اول میں دعائے ہلال پڑھے اور اگر اتفاق نہ ہو تو دوسری شب بلکہ تیسری شب  
بھی پڑھ سکتا ہے۔ اور بہتر ہے کہ دعا پڑھتے وقت رو بقبلہ ہو۔ چاند کی طرف اشارہ  
کی ضرورت نہیں۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت چاند  
دیکھتے تھے تو تین مرتبہ اللہ اکبر اور تین مرتبہ لا الہ الا اللہ فرماتے تھے  
اور پھر پڑھتے تھے۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ بِشَهْرِ كَذَا أَذْجَاءَ بِشَهْرِ  
كَذَا۔ پہلے كذا کی جگہ گذشتہ مہینہ کا نام اور دوسرے كذا کی جگہ اُس مہینہ کا نام  
لے کہ جس کا چاند دیکھا ہے۔ نیز چاند دیکھتے وقت سات مرتبہ سورہ الحمد پڑھنا مستحب ہے  
حضرت امام زین العابدین علیہ السلام چاند دیکھتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّمَا الْخَلْقُ الْمَطِيعُ الدَّائِبُ السَّرِيعُ الْمُتَرَدِّدُ فِي مَنَازِلِ التَّقْدِيرِ  
الْمُتَصَرِّفُ فِي فَلَاحِ التَّضْيِيرِ أَمَنْتُ بِمَنْ تَوَرَّكَ الظُّلُمَ وَأَوْضَحَ  
بِكَ الْبُهْمَ وَجَعَلَكَ إِلَهَ مَنْ آيَاتِ مُلْكِهِ وَعَلَامَةِ مَنْ عِلْمَاتِ  
سُلْطَانِهِ وَأَمْتَهَنَكَ بِالزِّيَادَةِ وَالنَّقْصَانِ وَالظُّلُوعِ وَالْأَفْئُولِ وَالْإِنْسَارَةِ  
وَالْكُسُوفِ فِي كُلِّ ذَلِكَ أَنْتَ لَهُ مُطِيعٌ وَإِلَى إِرَادَتِهِ سَرِيعٌ  
سُبْحَانَهُ مَا أَحْجَبَ مَا دَبَّرَ فِي أَمْرِكَ وَالْطُّفَ مَا صَنَعَ فِي شَأْنِكَ  
جَعَلَكَ مِفْتَاحَ شَهْرِ حَادِثٍ لَا مَرِحَادِثٍ فَاسْئَلِ اللَّهَ رَبَّكَ وَ  
رَبَّكَ وَخَالِقَكَ وَمُقَدِّرَكَ وَمُقَدِّدَكَ وَمُصَوِّرَكَ وَ  
مُصَوِّرَكَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَنْ يَجْعَلَكَ هَلَالَ بَرَكَةٍ  
لَا تَحْقُقُهَا إِلَّا يَامَ وَطْهَامَةٍ لَا تُدَلِّسُهَا إِلَّا شَامَ هِلُولِ آمِنْ  
مِنَ الْوَقَاتِ وَسَلَامَةٍ مِنَ السَّيِّئَاتِ هِلُولِ سَعْدٍ لَا نُحْشُ فِيهِ  
وَيَمِينِ لَا نَكْدَ مَعَهُ وَيُسِّرْ لَا يَمَّا زَجَهُ عُسْرٌ وَخَيْرٌ لَا يَشُوبُهُ  
شَرٌّ هِلُولِ آمِنْ وَإِيمَانٍ وَنِعْمَةٍ وَإِحْسَانٍ وَسَلَامَةٍ وَإِسْلَامٍ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَرْضِي مَنْ طَلَعَ

چاند دیکھنے کے نقش : ادھر ہر مہینہ کا چاند دیکھ کر یہ نقش دیکھنا مشہور ہے

[illegible]

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب چاند دیکھو اپنے مقام سے نہ ہٹو۔  
جب تک یہ دُعا نہ پڑھ لو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ  
هَذَا الشَّهْرِ وَفَتْحَهُ وَنُورَهُ وَبَصَرَهُ وَبَرَكَاتِهِ وَظُهُورَهُ وَرِزْقَهُ

اَسْأَلُكَ فِي الصَّابِرُونَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِابٍ اِجْمَعْ قَلْبَكَ تَحْدَ خَيْرِ كَثَرِ الشَّاءِ اللَّهُ تَعَالَى  
وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا بَعْدَهُ دَاعُوْدُكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا  
بَعْدَهُ اَللَّهُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا يَا اَلْمَنِّ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْرَارِ  
وَالْبَرَكَهَةِ وَالتَّقْوَى وَالتَّوْفِيقَ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ۝

## دعاء و نماز روز اول ہر ماہ

روایت ہے کہ پہلی تاریخ ہر ماہ کی دو رکعت نماز پڑھے رکعت اول میں بعد الحمد کے  
تیس بار قل ہو اللہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد تیس بار سورہ انا انزلناہ پڑھے بعد کچھ صدقے  
انشاء اللہ اس ماہ میں سلامتی رہے گی اور کہہ جمیع آفات محفوظ رہے گا بعد نماز پڑھا کر چھ مٹھن  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلٰی اللّٰهِ رَزَقُهَا  
وَعِلْمُهُ مُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ حَتّٰی فِیْ كِتَابٍ مُّبِیْنٍ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
وَ اِنْ یَسْأَلِ اللّٰهُ بِصَبْرٍ فَلَکَ اَشْفَ لَہٗ اَلَا ہُوَ ذَا الَّذِیْ یُخَوِّدُ اَنْ یُّخَوِّدَ فَلَکَ اَفْضَلُ  
یُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَہُوَ الْعَفُوْمُ الرَّحِیْمُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
سَبَّحَ اللّٰهُ بَعْدَ عَشْرِ اَلْسِنٍ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ  
وَاَمَوْضَاۤءُ اَمْرٍ اِلٰی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِصَبْرِ الْعِبَادِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ  
الظَّالِمِیْنَ رَبِّ اِنِّیْ لَمَّا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرِ قَضَائِ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ۝  
علیہ السلام چاندوں کے لئے حسب ذیل چیزیں مخصوص ہیں جو چاند دیکھ کر دیکھی جائیں۔

ماہ محرم سورۃ کہف (پارہ ۵)	ماہ صفر سورۃ حصعق (پارہ ۱)	ماہ ربیع الاول سورۃ بقرہ (پارہ ۱)
یا سبزو یا سونا یا چاندی	یا آئینہ یا پانی یا انگوٹھی	یا آئینہ یا چاندی یا پانی یا اچھی صورت
ماہ ربیع الثانی سورۃ ملک (پارہ ۹)	ماہ جمادی الاول سورۃ فرقہ (پارہ ۱)	ماہ جمادی الثانی سورۃ مدثر (پارہ ۲۹)
یا جواہر یا گھڑا یا گوسفند	رُوسے پیر یا ریشم یا چاندی	یا رُوسے فرزند یا بڑھا آدمی
ماہ رجب سورۃ یونس (پارہ ۳۲)	ماہ شعبان سورۃ جن (پارہ ۶۹)	ماہ رمضان سورۃ محمد (پارہ ۲۶)
یا پھول یا پھیل یا قرآن مجید	یا سبزہ یا رنگین کپڑا یا ریشم یا بڑھا آدمی	یا تلوار یا اہل و عیال یا بڑھا آدمی
ماہ شوال سورۃ فتح (پارہ ۲۶)	ماہ ذیقعد سورۃ نسا (پارہ ۱۲)	ماہ ذی الحجہ سورۃ حج (پارہ ۱۳)
یا پھیل یا پانی یا فیروزہ یا سبزہ	یا خضر یا چہرہ یا آئینہ یا جگر یا پاؤں	یا اچھی صورت یا آب روان

تحقیق صابروں کو بے تعداد جزا ملتی ہے اطمینان قلب حاصل کر انشاء اللہ بہت جھلا ہوگا۔

## بارہ مہینوں کی تاریخیں سجد و تحسن

تاریخ	ماہ محرم - یہ مہینہ تمام غم و الم کا ہے	تاریخ	ماہ صفر اس مہینہ کی بھی تاریخ غشی کی کوئی تقریب نہیں کرنی چاہیے
۱	نیک	۱	تحسن اکبر
۲	نیک	۲	نیک
۳	تحسن	۳	تحسن
۴	نیک مگر سفر کے لئے بد	۴	نیک مگر سفر کے لئے بد
۵	تحسن	۵	تحسن
۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک	۷	نیک - ولادت حضرت امام ہرثمی کاظم
۸	نیک - مگر سفر کے لئے بد	۸	نیک - مگر بد ہے سفر کو
۹	نیک	۹	نیک
۱۰	شہادت امام حسین علیہ السلام - روز عاشورا	۱۰	تحسن اکبر
۱۱	تحسن اکبر	۱۱	نیک
۱۲	نیک	۱۲	نیک
۱۳	تحسن	۱۳	تحسن شہادت بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا
۱۴	تحسن اکبر	۱۴	نیک
۱۵	نیک مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۵	نیک - مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۶	تحسن	۱۶	تحسن
۱۷	میانہ - قرض لینے دینے کو بد	۱۷	تحسن - شہادت امام رضا علیہ السلام
۱۸	نیک	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	میانہ	۲۰	تحسن اکبر - روز اربعین امام حسین
۲۱	تحسن	۲۱	تحسن
۲۲	تحسن اکبر	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۳	نیک
۲۴	تحسن	۲۴	تحسن
۲۵	تحسن - شہادت حضرت امام زین العابدین	۲۵	تحسن
۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کو بد	۲۶	نیک - مگر نکاح و سفر کو بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۸	تحسن - وفات جناب رسول خدا و شہادت امام حسن
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

عہ اس کل مہینہ میں غشی کی کوئی تقریب نہ کرنی چاہیے۔

وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى اللَّهِ فَاجْرُهُ عَلَى اللَّهِ كَانَ اللَّهُ وَلِيَّهُ وَنَاصِرُهُ وَحَافِظُهُ -

تاریخ	ماہ ربیع الاول	تاریخ	ماہ ربیع الآخر
۱	نیک	۱	نخن اکبر
۲	نخن - بقول وفات رسول خدا ہے	۲	نیک - تعمیر مکان کے لئے نیک
۳	نخن	۳	نخن
۴	نخن اکبر - مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۴	نیک مگر سفر کے لئے بد - تعمیر مکان کو نیک
۵	نخن	۵	نخن
۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک - تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک - تعمیر مکان کو نیک
۸	نخن شہادت امام حسن عسکریؑ	۸	نیک - مگر سفر کے لئے بد
۹	نیک - عید شجاع	۹	نیک
۱۰	نخن اکبر	۱۰	نیک - ولادت حضرت امام حسن عسکریؑ
۱۱	نیک	۱۱	نخن اکبر
۱۲	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نخن	۱۳	نخن
۱۴	نیک - روز مرگ یزید	۱۴	نیک
۱۵	نیک مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۵	نیک - مگر قرض لینے کے لئے بد
۱۶	نخن - مگر تعمیر مکان کو نیک	۱۶	نخن - مگر تعمیر مکان کو نیک
۱۷	نیک روز ولادت جناب رسول خدا امام حسن عسکریؑ	۱۷	نیک - مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	نخن اکبر مگر تعمیر مکان کو نیک	۲۰	نیک - مگر تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نخن	۲۱	نخن
۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۳	نیک
۲۴	نخن	۲۴	نخن
۲۵	نخن	۲۵	نخن
۲۶	روز وفات حضرت ابوطالبؑ نکاح و سفر کے لئے بد	۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کے لئے بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۸	نخن اکبر
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

نوٹ: اس مہینہ کی بھی آخر تاریخ تک کوئی خوشی کی تقریب کرنے سے ہم محروم کیا جائے اور یہ تاریخ کو سوگ کھول دیا جائے (الاحقر فرما)۔ یہ قول اقرنی ہے و سید العلماء علیہ السلام



جو اللہ کی طرف سے ہجرت کرتا ہے اس کا اجر اللہ پر ہے اور اللہ اس کا ولی اور ناصر اور محافظ ہے۔

تاریخ	ماہ جمادی الاولیٰ	تاریخ	ماہ جمادی الاخریٰ
۱	نیک - بلاکت ہارون رشید	۱	نخن
۲	نیک - تعمیر مکان کو نیک	۲	نیک - تعمیر مکان کو نیک
۳	نخن	۳	نخن - وفات جناب سیدہ
۴	نیک - مگر سفر کے لئے بد تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک - مگر بد ہے سفر کو تعمیر مکان کو نیک
۵	نخن	۵	نخن
۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک - تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک - تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک - مگر سفر کے لئے بد	۸	نیک - مگر بد ہے سفر کو
۹	نخن	۹	نخن
۱۰	نخن اکبر	۱۰	نیک - فتح جنگ جمل
۱۱	نخن اکبر	۱۱	نخن اکبر
۱۲	نیک	۱۲	نخن اکبر
۱۳	نخن	۱۳	نخن
۱۴	نیک	۱۴	نیک
۱۵	نیک بقولے ولادت کا زین العابدین و فتح بصرہ	۱۵	نیک بقولے ولادت امام زین العابدین
۱۶	نخن مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۱۶	نخن تعمیر مکان کو نیک
۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ - مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک - مگر بد ہے سفر کو	۱۸	نیک
۱۹	نخن	۱۹	نخن
۲۰	میانہ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۲۰	نیک - ولادت جناب سیدہ
۲۱	نخن	۲۱	نخن
۲۲	نخن	۲۲	نخن
۲۳	نخن	۲۳	نخن
۲۴	نخن	۲۴	نخن
۲۵	نخن	۲۵	نخن
۲۶	نیک - مگر نکاح و سفر کے لئے بد	۲۶	نیک - مگر نکاح و سفر کے لئے بد
۲۷	نخن	۲۷	نخن
۲۸	نخن اکبر	۲۸	نخن
۲۹	نیک - مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک - مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک - مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک - مگر نکاح کے لئے بد

لے یہ قول معتبر ہے (سیدہ العلماء رحمہم)

لَا تَعْجَلْ فِي الْأَمْرِ فَإِنَّ اللَّهَ قَاضِي الْحَاجَاتِ لَقَضَىٰ حَاجَتَكَ بِغَيْرِ تَعَبٍ

تاریخ	ماہ رجب	تاریخ	ماہ شعبان
۱	نیک - ولادت امام محمد باقر علیہ السلام	۱	نیک ولادت بی بی زینب سلام اللہ علیہا
۲	نیک - تعمیر مکان کو نیک	۲	نیک تعمیر مکان کو نیک
۳	نخس - شہادت امام علی نقیؑ	۳	نیک ولادت امام حسین علیہ السلام
۴	نیک - مگر بد ہے سفر کو - تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر بد ہے سفر کو - ولادت حضرت عباسؑ عکدار
۵	نیک - ولادت حضرت امام علی نقیؑ علیہ السلام	۵	نخس
۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک - تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک مگر بد ہے سفر کو	۸	نیک - مگر بد ہے سفر کو
۹	نیک	۹	نیک ولادت حضرت علی اصغر علیہ السلام
۱۰	نیک ولادت امام محمد تقیؑ	۱۰	نیک
۱۱	نخس اکبر	۱۱	نیک
۱۲	نخس اکبر	۱۲	نیک
۱۳	نیک ولادت جناب امیر علیہ السلام	۱۳	نخس
۱۴	نیک	۱۴	نخس اکبر
۱۵	علی ام وادود شہادت امام جعفر صادقؑ	۱۵	نیک ولادت حضرت صاحب الامرؑ
۱۶	نخس - مگر تعمیر مکان کو نیک	۱۶	نخس مگر تعمیر مکان کو نیک
۱۷	میان مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میان مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	میان تعمیر مکان کو نیک	۲۰	نخس اکبر مگر تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نخس	۲۱	نخس
۲۲	نیک روز بزرگ معاد پر	۲۲	نیک
۲۳	روز غم کو امام حسنؑ زخمی ہوئے	۲۳	نیک
۲۴	نیک - روز فتح خیبر	۲۴	نخس
۲۵	نخس - شہادت امام موسیٰ کاظمؑ	۲۵	نخس
۲۶	نیک - مگر نکاح و سفر کے لئے بد	۲۶	نخس اکبر
۲۷	نیک - عید بخت و شب معراج	۲۷	نیک
۲۸	نخس حضرت امام حسینؑ کی مدینہ سے روانگی	۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک - مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک - مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

اس کام میں جلدی نہ کر کیونکہ اللہ حاجت کا بر لاہر والا ہے پتہ ہی حاجت بھی بغیر تکلیف کے داکرے گا۔

تاریخ	ماہ رمضان	تاریخ	ماہ شوال
۱	نیک	۱	نیک
۲	نیک - تعمیر مکان کے لئے نیک	۲	نیک - تعمیر مکان کے لئے نیک
۳	نیک	۳	نیک
۴	نیک - مگر بد ہے سفر کو - تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک - مگر بد ہے سفر کو - تعمیر مکان کو نیک
۵	نیک	۵	نیک
۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک - تعمیر مکان کے لئے نیک	۷	نیک - تعمیر مکان کے لئے نیک
۸	نیک - مگر سفر کے لئے بد	۸	نیک - مگر سفر کے لئے بد
۹	نیک	۹	نیک
۱۰	نیک	۱۰	نیک
۱۱	نیک	۱۱	نیک
۱۲	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نیک	۱۳	نیک
۱۴	نیک	۱۴	نیک
۱۵	نیک - ولادت امام حسن علیہ السلام	۱۵	نیک - ولادت امام حسن علیہ السلام
۱۶	نیک - مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۱۶	نیک - مگر تعمیر مکان کے لئے نیک
۱۷	نیک	۱۷	نیک
۱۸	نیک	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	نیک - مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۲۰	نیک - مگر تعمیر مکان کے لئے نیک
۲۱	نیک	۲۱	نیک
۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	نیک - شب قدر	۲۳	نیک - شب قدر
۲۴	نیک	۲۴	نیک
۲۵	نیک	۲۵	نیک
۲۶	نیک - مگر سفر کے لئے بد	۲۶	نیک - مگر سفر کے لئے بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نیک - مگر نکاح کے لئے بد	۲۸	نیک - مگر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک - مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک - مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک - مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک - مگر نکاح کے لئے بد

سے یہ قول قوی ہے (سید العلماء رحمہم)

فِي هَذِهِ الْأُمُورِ خَيْرٌ وَبَرَكَةٌ وَلَكِنْ لَا يَدُلُّكَ مِنْ صَدَقَةٍ قَبْلَ تَوَجُّهِكَ إِلَيْهِ

تاریخ	ماہ ذی قعدہ	تاریخ	ماہ ذی الحجہ
۱	نیک	۱	نیک
۲	نیک - تعمیر مکان کو نیک	۲	نیک - تعمیر مکان کو نیک
۳	نحسن	۳	نحسن
۴	نیک - مگر سفر کو بد - تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک - مگر سفر کے لئے بد - تعمیر مکان کو نیک
۵	نحسن	۵	نحسن
۶	نحسن اکبر	۶	نحسن اکبر
۷	نیک - تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک - تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک - مگر سفر کے لئے بد	۸	نحسن اکبر
۹	نیک	۹	نحسن - شہادت حضرت مسلم - روز عرفہ
۱۰	نحسن اکبر	۱۰	نیک - یوم عید الاضحیٰ
۱۱	نیک - ولادت حضرت امام علی رضاؑ	۱۱	نیک
۱۲	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نحسن	۱۳	نحسن
۱۴	نیک	۱۴	نیک
۱۵	نیک - مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۵	نیک - ولادت امام علی نقیؑ
۱۶	نحسن - مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۱۶	نحسن - مگر تعمیر مکان کے لئے نیک
۱۷	میانہ - مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ - مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک - عید غدیر
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	میانہ - مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۲۰	نحسن اکبر - مگر تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحسن	۲۱	نحسن
۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	بد - شہادت امام رضاؑ	۲۳	نیک
۲۴	نحسن	۲۴	نیک - عید مبارک
۲۵	عید وحر الارض - ولادت حضرت ابراہیمؑ و عیسیٰؑ	۲۵	نحسن
۲۶	نیک - مگر نکاح و سفر کے لئے بد	۲۶	نیک - مگر نکاح و سفر کے لئے بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نحسن اکبر	۲۸	نحسن اکبر
۲۹	نیک - مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک - مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نحسن - شہادت امام محمد تقیؑ	۳۰	نیک - مگر نکاح کے لئے بد

ان کاموں میں خیر و برکت ہے لیکن اس طعن مترجہ ہونے سے پہلے تجھے حد تو دینا چاہیئے۔

# ہر مہینہ کی سعد و نحس تاریخیں

جناب علی ابن طاووس علیہ الرحمۃ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ پہلی تاریخ سعد ہے۔ اس روز خداوند عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ یہ تاریخ طلب حاجات، قرب حاکم حاصل کرنے، طلب علم، خواستگاری عورت، سفر اور خرید و فروخت کے لئے مبارک ہے۔ اور اگر کوئی بندہ یا حیوان گم ہو جائے تو آٹھ روز میں واپس آجائیگا اور بیمار شفا پائے گا۔ اور اگر اس روز لڑکا تولد ہو تو وہ بابرکت ہوگا۔ روزی میں وسعت ہوگی اور پہلی شب کا خواب صحیح نہیں ہے۔

دوسری تاریخ نیک ہے۔ اس تاریخ حضرت خوا پیدا ہوئیں۔ بہتر و مناسب ہے کہ اس روز عورت کی خواستگاری کرے، گھر کی بنیاد رکھے، تنک و قبالہ وغیرہ تحریر کرے طلب حاجت کرے اور کاروبار اختیار کرے۔ جو شخص اس روز اول وقت میں بخار ہو جائے تو اس کی بیماری خفیف ہوگی لیکن آخر روز کی بیماری شدید ہوگی۔ اس روز جو فرزند پیدا ہوگا نیک صالح ہوگا۔ اور دوسری شب کا خواب صحیح نہیں ہے۔

تیسری تاریخ نحس ہے۔ حضرت آدم و حوا بہشت سے زمین پر اتارے گئے تھے لہذا اس سرکام سے پرہیز کرے۔ اس دن بھاگا ہوا واپس آجائے گا جو بیمار ہوگا اس کی بیماری تکلیف دہ ہوگی۔ البتہ اگر اس روز فرزند پیدا ہو تو اس کی عمر دراز ہو کر روزی فراخ ہوگی۔ اس شب کے خواب کی تفسیر برعکس ہوگی۔

چوتھی تاریخ نیک ہے۔ حضرت ایل پیدا ہوئے۔ کھیتی باڑی کرنے، عمارت بنانے

و واضح ہو کہ تاریخوں کی سعادت و نحوست اس تفصیل کے ساتھ جو مشہور ہے معتبر احادیث سے ثابت نہیں ہے۔ بے شک دنوں کے متعلق مثلاً دو شنبہ و چار شنبہ و پیر و بدھ کی نحوست اور شنبہ و

پنج شنبہ (مفتہ و جمعرات) کی سعادت معتبر روایات میں مادی ہیں بہر حال نیک و بد تاریخوں کی اہمیت اس درجہ نہیں

سمجھنا چاہیئے کہ ضروریات دینی و دنیوی کو اس کی وجہ سے معطل کر دیا جائے۔ (سید احمد مظہر)



اَلتَّائِيْمِيْنَ فِيْ هٰذَا اَلْاَمْرِ خَيْرٌ وَبَرَكَتٌ

شکار کرنے اور جانور خریدنے کے لئے خوب ہے۔ البتہ سفر کرنا مکروہ ہے خطرہ ہے کہ قتل ہو جائے یا اس کا مال چوری یا کوئی بلا نازل ہو جائے۔ اس روز کا پیدا شدہ فرزند شائستہ و مبارک ہوگا۔ بھاگے ہوئے کی دالسی دشوار ہوگی اور اس شب کا خواب صحیح ہے۔

پانچویں تاریخ محسن ہے۔ اس روز قابیل پیدا ہوا۔ اور اس تاریخ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا۔ اس روز نہ کوئی کام کرے اور نہ گھر سے باہر نکلے۔ جھوٹی قسم کھانے والا سزا پائے گا۔ اس روز کے مولود کا حال نیک ہوگا۔ اور اس شب کا خواب صحیح ہے مگر تعبیر دیر سے ظاہر ہوگی۔

چھٹی تاریخ حاجات کے برآنے کے لئے شائستہ ہے اور خواست گاری عورت اور سفر کرنا خواہ بری ہو یا بحری۔ خوب ہے۔ اور جانور خریدنے کے لئے بھی یہ تاریخ نیک ہے۔ اس روز پیدا ہونے والا بچہ نیک نصیب اور آفات سے محفوظ ہوگا۔ شکار کرنے اور طلب معاش وغیرہ کے لئے بھی خوب ہے۔ اس شب کا خواب سچا ہوتا ہے مگر اس کا اثر ایک روز کے بعد ظاہر ہوگا۔

ساتویں تاریخ سب کاموں کے لئے اچھی ہے۔ اس روز شق کتابت شروع کرنا والا بدرجہ کمال فائز ہوگا۔ عمارت بنانا اور عردی کرنا خوب ہے جوڑ کا اس تاریخ پیدا ہوا نیک نصیب ہوگا۔ اور اس کی روزی فراخ ہوگی۔ شکار اور طلب رزق کرنا بھی وارد ہے۔ اس شب کا خواب صحیح ہے۔

آٹھویں تاریخ طلب حاجات اور خرید و فروخت کے لئے شائستہ ہے اگر بادشاہ کے پاس حاجت لے کر جائے تو پوری ہوگی۔ اور اس روز بڑی و بحری سفر کرنا اور لڑائی پر جانا مکروہ ہے جوڑ کا پیدا ہوگا نیک اطوار ہوگا۔ بھاگا ہوا بصد شکل و دقت ہاتھ لگے گا۔ اس روز جو بیمار ہوگا سختی اٹھائے گا اور اس شب کا خواب سچا ہے۔

نویں تاریخ ہر کام کے لئے نیک ہے۔ اس روز کسی کام کی ابتدا کرنا قرض لینا۔ زراعت کرنا اور درخت لگانا خوب ہے اگر دشمن سے لڑائی ہو تو اس پر غالب آئیگا۔ سفر وسیلہ ظفر است ہوگا۔ چوری شدہ مال جلدی ہاتھ لگے گا۔ اور اس تاریخ کا مولود نیک نصیب ہوگا۔ البتہ

اس کام میں تاخیر خیر و برکت کا ذریعہ ہے۔

جو اس تاریخ بیمار ہوگا۔ اُس کی بیماری سنگین صورت اختیار کرے گی۔ اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہوگی۔ اور بنا بر دیگر روایت تعبیر اُسی روز ظاہر ہوگی۔

دسویں تاریخ خرید و فروخت اور سفر کرنے کے لئے خوب ہے۔ اس تاریخ حضرت نوح علیہ السلام متولد ہوئے۔ اس روز کا مولود معمر اور آسودہ حال ہوگا۔ گم شدہ ملے گا۔ بھاگا ہوا واپس آئے گا۔ اس روز بیمار ہونے والے شخص کے لئے سزاوار ہے کہ وصیت کرے۔ زراعت کرنا، خرید و نا در کاشت کرنا خوب ہے۔ اس شب کا خواب چھوٹا ہوتا ہے۔ اور دیگر روایت کی بنا پر خواب کی تعبیر بیس روز میں ظاہر ہوگی۔

گیارہویں تاریخ ہر کام کے لئے شائبہ ہے اس تاریخ کو حضرت شیث علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ خرید و فروخت کرنا بہتر ہے مگر بادشاہ کے پاس جانے سے پرہیز کرے۔ بھاگا ہوا شخص جلدی واپس آجائے گا۔ بیمار شخص جلد شفا یاب ہوگا۔ اس روز کا مولود نیک و صالح ہوگا۔ اس شب کا خواب صحیح ہے۔ اگرچہ اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہو۔ بروایت دیگر تین روز میں تعبیر نکلے۔

بارھویں تاریخ نیک ہے۔ خواستگاری عورت کے لئے جانا۔ دکان کھولنا اور بحری سفر کرنا خوب ہے۔ بیمار کے شفا یاب ہو جانے کی امید ہے جو لڑکا پیدا ہو وہ نیک تربیت یافتہ ہوگا۔ بڑی عمر پائے گا۔ بھاگا ہوا ملے گا۔ اس شب کا خواب صحیح ہے مگر تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی۔

تیرھویں تاریخ نیک ہے۔ لڑائی جھگڑا کرنے۔ بادشاہ کے پاس جانے، سرتراشی اور سر میں تیل ملنے سے پرہیز کیا جائے۔ بھاگا ہوا شخص کے واپس آنے کی امید کم ہے۔ بیمار کی بیماری شدید صورت اختیار کرے گی۔ اس روز کا مولود زندگانی نہ پائے گا۔ اس شب کا خواب چھڑا ہوتا ہے اور بروایت دیگر جو خواب دیکھے اُس کا اثر دس روز میں ظاہر ہوگا۔

چودھویں تاریخ ہر کام کے لئے نیک ہے۔ اس روز جو فرزند پیدا ہوگا۔ ظالم ہوگا۔ اس تاریخ طلب علم، خرید و فروخت اور سفر کرنا اور کشتی پر سوار ہونا خوب ہے۔ بیمار صحت پائیگا۔ بھاگا ہوا ملے گا۔ اس رات جو خواب دیکھے اُس کا اثر ۱۴ یا ۱۵ روز کے بعد ظاہر ہوگا اور بتدریج

وَإِذَا عَزَمْتَ عَلَىٰ شَيْءٍ فَاعْلَمْ وَلَا تَحْمِلْهُنَّ يَتَّخِذُ لَكَ خَيْرًا ۖ أَلَمْ يَشَأْ اللَّهُ ۚ

دیگر اس شب کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔

پندرہویں تاریخ ہر کام کے لئے نیک ہے مگر قرض لینا یا دینا بد ہے۔ بیمار کو جلد صحت ہوگی۔ بھاگا ہوا جلد ہاتھ آئے گا۔ جو فرزند اس تاریخ پیدا ہوگا وہ یا گڑبگاہوگا یا اس کی زبان میں کوئی عیب ہوگا۔ اس شب کے خواب کی تعبیر تین روز کے بعد ظاہر ہوگی۔

سولہویں تاریخ بخس ہے۔ کسی کام کے لئے اچھی نہیں مگر تعمیر مکان کے لئے خوب ہے۔ اس روز سفر کرنا موجب ہلاکت ہوگا۔ بھاگا ہوا جلد واپس آئے گا۔ بیمار شفا یاب ہوگا۔ پیش از زوال پیدا شدہ فرزند دیوانہ ہوگا مگر بعد از زوال پیدا ہونے والے فرزند کا انجام بخیر ہوگا۔ اس شب کے خواب کا اثر دو روز کے بعد یا بروایتے دیر میں ظاہر ہوگا۔

سترہویں تاریخ میانہ ہے۔ لڑائی جھگڑا کرنے اور قرض لینے دینے سے پرہیز کرے۔ اس روز کے مولود کا حال نیک ہوگا۔ طلب حاجت نہ کی جائے۔ کیونکہ یہ روز بھاری ہے۔ بروایتے اس تاریخ کو شاخ لگانا خوب ہے۔ اس شب کا خواب سچا ہے۔ مگر تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی۔

اٹھارویں تاریخ ہر کام کے لئے مبارک ہے۔ خرید و فروخت، زراعت و سفر کرنا بہتر ہے۔ اگر قرض دے گا وصول ہوگا۔ بیمار شفا پائے گا۔ اس تاریخ کو جو فرزند پیدا ہوگا سعید ہوگا۔ اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

انیسویں تاریخ سعد ہے۔ حضرت اسحقؑ پیدا ہوئے۔ سفر و طلب روزی اور حصول علم کے لئے بہتر ہے۔ بھاگا ہوا اور گم شدہ ۱۵ روز کے بعد واپس آجائے گا جو فرزند پیدا ہوگا۔ توفیق خیر پائے گا۔ اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہوگی۔

بیسویں تاریخ میانہ ہے۔ سفر کرنے اور حاجات کے برآنے کے لئے خوب ہے۔ بھاگے ہوئے شخص کا ہاتھ آنا مشکل ہے جو راہ بھول جائے مگر صحت ہلاکت میں پڑے گا۔ بیمار کی بیماری شدت اختیار کرے گی۔ اس تاریخ کا مولود سختی و مشقت میں بسر کرے گا۔ اس شب کا خواب صحیح و مؤثر ہے۔

اکیسویں تاریخ بخس اکبر ہے لہذا اس روز نہ طلب حاجت کرے نہ بادشاہ کے پاس جائے

جس کام کا قصد کیا ہے اسے کر اور غم نہ اٹھا انشاء اللہ تیرے لئے بہتری ہوگی۔

اور نہ سفر کرے کیونکہ اس میں ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ جو فرزند پیدا ہوگا وہ پریشانی و فقر میں مبتلا ہوگا۔ البتہ فریح حیوانات خوب ہے۔ اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔

بائیسویں تاریخ حاجات کے بر آنے اور غریب و فروخت کرنے کے لئے خوب ہے۔ بیمار جلد شفا یاب ہوگا۔ اور مسافر بخیریت واپس آئے گا۔ اس شب کا خواب سچا ہے اور اس کی تعبیر بہت نیک ظاہر ہوگی۔

تیسویں تاریخ سعد ہے۔ اس روز حضرت یوسفؑ پیدا ہوئے۔ طلب حاجات و خواستگاری عورت اور تجارت کا خوب ہے۔ سفر و سیلہ طفر ثابت ہوگا جو فرزند پیدا ہوگا نیکو کار ہوگا۔ اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

چوبیسویں تاریخ نحس اکبر ہے۔ اس تاریخ فرعون پیدا ہوا۔ پس کسی کام کے کرنے کا قصد نہ کرے۔ اس روز کا مولود سستی میں بسر کریگا۔ اور اسے توفیق خیر نصیب نہ ہوگی۔ آخر عمر میں مرگ منافات کا شکار ہوگا۔ اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

پچیسویں تاریخ نحس ہے۔ بیماری کی بیماری طول پکڑے گی۔ البتہ جو فرزند پیدا ہوگا آخر میں فراخ روزی والا ہوگا۔ لیکن ملائے سخت میں گرفتار ہوگا۔ آخر میں چھٹکارا ہوگا۔ اس روز کے شرے بچنے کے لئے ناز و دعا و تصدق کرے۔ اور اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔

چھبیسویں تاریخ برائے سفر شائستہ ہے لیکن بعض روایات کی بنا پر سفر کی خوبی ظاہر نہیں ہوتی۔ پس اس تاریخ ترک سفر مناسب ہے۔ خواستگاری عورت نہ کرے۔ اس روز جو ازدواج ہوگا وہ زن و شوہر میں جدائی پر منتج ہوگا۔ بیمار کا حال بد ہوگا۔ اس روز کا مولود لمبی عمر یا سیکا اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

ستائیسویں تاریخ ہر کام کے لئے خوب ہے جو فرزند اس روز پیدا ہوگا صاحب نیک نصیب ہوگا۔ اور عمر طبعی کو پہنچے گا۔ اور عوام میں ہر دلعزیز ہوگا۔ اس تاریخ سفر کرنا خوب ہے اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہوگی۔

اٹھائیسویں تاریخ سفر کو نیک ہے لیکن بعض روایات کی بنا پر سفر کرنا ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱ تاریخ کو بھی مکروہ ہے۔ جب کہ چاند شعاع آفتاب میں ہو۔ لہذا ترک سفر کرنا مناسب ہے۔ اس

إِجْلِسْ عَلَى لِسَاطِ الصَّبْرِ وَالْقَنَاصَةِ فَإِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُومٌ وَالْأَمْرُ مُقَدَّرٌ

روز حضرت یعقوب علیہ السلام پیدا ہوئے۔ لہذا جو فرزند پیدا ہوگا قبل اس کے غم و الم ہوگا۔ اس رات کے خواب کا اثر اس روز ظاہر ہو۔ بنا بروائے دیگر تعبیر برعکس ظاہر ہوگی۔

اُنیسویں تاریخ خوب ہے جو فرزند پیدا ہو۔ بار بار ہوگا۔ سفر و بیلہ ظفر ہوگا۔ اس روز نہ وصیت نامہ لکھے اور نہ دوستوں کی ملاقات کو جائے اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔

تیسویں تاریخ نیک ہے۔ خرید و فروخت اور نکاح کرنا خوب ہے۔ اس روز کامو لوہو برد بار اور صاحب اقبال ہوگا۔ بھاگا ہوا واپس آئے گا۔ گم شدہ چیز ہاتھ آئے گی جو قرض دیگا جلد وصول ہوگا اور اس شب کا خواب صحیح اور موثر ہے۔

نوٹ :- اگر کسی کام کی بہت ضرورت ہو اور مہینہ کی تاریخ بد ہو مگر آیام ہفتہ کا وہ دن نیک ہو تو اس کام کو کر لے۔

## سئیسواں باب

### حالات و اعمال ہر ماہ

#### ماہ محرم

خداوند عالم نے قرآن مجید میں چار مہینوں کو حرمت والا قرار دیا ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔ ایک محرم، دوسرا رجب، تیسرا ذی قعدہ، چوتھا ذی الحجہ۔ ان مہینوں میں کفار سے بھی لڑائی کا آغاز نہ کیا جاتا تھا۔ اور ماہ محرم کے تو نام سے ہی اس کا احترام ظاہر ہے حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محرم کی پہلی تاریخ کو دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو ہاتھ دعا کے لئے اٹھاتے اور یہ دعائیں مرتبہ پڑھتے تھے۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ الْإِلَهُ الْقَدِيمُ وَهَذَا سَنَهُ حَبِيدَةٍ فَأَسْأَلُكَ فِيهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْقُوَّةَ عَلَى هَذِهِ النَّفْسِ الدَّمَّارَةِ بِالسُّورَةِ وَالْإِسْتِغَاثَةِ



صبر اور قناعت کی چادر پہ بیٹھ کر رزق مقسوم ہر چکاپے اور ہر گویا جوتقدیر میں لکھا ہے۔

يَا قَرِيبُ يَا كَرِيمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا عِمَادَ مَنْ لَا  
عِمَادَ لَهُ يَا دُخْرَ مَنْ لَا دُخْرَ لَهُ يَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهُ يَا غِيَاثَ مَنْ  
لَا غِيَاثَ لَهُ يَا سَدَّ مَنْ لَا سَدَّ لَهُ يَا كُزَّ مَنْ لَا كُزَّ لَهُ يَا حَنَ  
الْبَلَاءِ يَا عَظِيمَ الرَّجَاءِ يَا عِزَّ الضَّعْفَاءِ يَا مُنْقِذَ الْغُرَقَى يَا مُنْجِي  
الْهَلَكَى يَا مُنْعِمًا يَا مُجِيبًا يَا مُفْضِلًا يَا مُحْسِنًا أَنْتَ الَّذِي سَجَدَ لَكَ  
سَوَادُ اللَّيْلِ وَنُورُ النَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوَى  
النَّمَاءِ وَخَفِيفُ الشَّجَرِ يَا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا  
خَيْرَ أُمَّةٍ يُظُنُّونَ وَاعْفِرْ لَنَا مَا لَا يَعْلَمُونَ وَلَا تُؤَاخِذْنَا بِمَا  
يَقُولُونَ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ  
الْعَظِيمِ أَمَّا يَه كُلُّ مَنْ عِنْدَ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ  
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ لَنَا بَعْدَ إِفْهَادِ رَبَّنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً  
إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

ماہ محرم کی دسویں تاریخ کو روز عاشورہ کہتے ہیں۔ اس روز سید الشہداء عفا عنہم آل عبا  
نگلوں تبا حضرت امام حسین علیہ السلام بعد اپنے اعزاء و اصحاب کے کہ بلا میں بے جرم و خطا  
بھوکے پیاسے شہید ہوئے اور یہ دس روز امام مظلوم کو نہایت حزن و غم میں گزرے۔ لہذا  
مؤمنین کو چاہیے کہ یہ دس روز عزاداری میں بسر کریں اور گریہ و زاری و ماتم میں مشغول رہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ماہ محرم وہ مہینہ تھا کہ کافر تک اس  
میں لڑائی کو حرام جانتے تھے۔ لیکن اس اُمت کے منافقوں نے ماہ محرم میں ہمارا خون حلال  
سمجھا۔ ہماری عورتوں بچوں کو قیدی بنایا۔ خیموں میں آگ لگائی۔ ہمارا مال و اسباب لوٹا۔ اور  
ہمارے بارے میں حرمت رسول کی رعایت نہ کی۔ اس مصیبت نے ہماری آنکھوں کو زخمی کر  
دیا۔ پس لازم ہے کہ رونے والے اس مصیبت پر روئیں۔ کیونکہ حضرت امام حسین علیہ السلام  
پر رونالگان کبیرہ کو محو کرتا ہے۔ دوسری حدیث میں فرماتا ہے کہ جب میرے جد امجد  
حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو آسمان نے خون اور سرخ خاک برساتی اگر ان

اخْلَصْ نِيَّتَكَ لِلَّهِ وَاحْصِنْ مَعَامَلَتَكَ مَعَ النَّاسِ اِنْ اَرَدْتَ الْعِزَّ وَالْجَلَالَ -

مظلوم کے لئے تو اس قدر گریہ و زاری کرے کہ آنسو تیرے چہرہ پر جاری ہوں تو خداوند عالم تمام پھوٹے اور بڑے گناہوں کو بخش دے گا۔ پھر فرمایا کہ اگر تو چاہے کہ جس وقت اس دنیا سے انتقال کرے تو کوئی گناہ تجھ پر باقی نہ ہو۔ پس امام حسین علیہ السلام کی زیارت کر۔ آپ کے قاتلوں پر لعنت کر۔ اور جس وقت تجھ کو امام حسین علیہ السلام کی مصیبت یاد آئے تو کہہ یا لَیْسَ بَیْنَکُمْ مَعْصَمٌ وَخَوْنٌ فَوْزًا عَظِيمًا۔ (کاش میں بھی شہدائے کربلا کے ساتھ ہوتا۔ پس درجہ عظیم پر فائز ہوتا)۔

## اعمالِ شبِ عاشورا

شبِ دہم وہ شب ہے کہ جس میں جناب سید الشہداء مع اعزہ واصحاب و احباب کے عبادتِ الہی میں مشغول رہے۔ شہادت کی تیاریاں ہوتی رہیں۔ ساری رات جاگ کر بسر کی۔ لہذا مجاہد امام حسین علیہ السلام کا ایسا فی فریضہ ہے کہ وہ بھی شبِ بیداری کریں۔ اور انکی مصیبتیں یاد کر کے روئیں۔ اور نوحہ و ماتم کی مجلسیں برپا کریں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص شبِ عاشورا حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت بجالائے۔ گریہ و زاری کے ساتھ شبِ بیداری کرے اور عبادتِ الہی میں مشغول رہے۔ تو وہ بروز قیامت شہدائے کربلا کی طرح اپنے خون میں آلودہ محسوس ہوگا۔ اور جو شخص شبِ روزِ عاشورا زیارت بجالائے تو ایسا ہے کہ گویا وہ حضرت کی نصرت میں آپ کے سامنے شہید ہوا۔ اس شب چار رکعت نماز یاد و سلام بجالائے۔ اور ہر رکعت میں سورہ الحمد ایک مرتبہ کے بعد سورہ قل هو اللہ پچاس دفعہ پڑھے۔ بروایت دیگر چار رکعت نماز دو دو کر کے اس طریق سے بجالائے کہ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس مرتبہ آیت الکرسی، دوسری رکعت میں دس مرتبہ سورہ قل هو اللہ، تیسری رکعت میں دس مرتبہ سورہ قل اعوذ برب الفلق اور چوتھی رکعت میں دس مرتبہ قل اعوذ برب الناس پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ سورۃ قل هو اللہ پڑھے۔ تو خداوند عالم اس کو ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔

## اعمالِ روزِ عاشورا

روزِ عاشورا بغیر روزہ کی نیت کے نافذ کریں۔ کھانا پینا موقوف کریں۔ حقہ بھی نہ پیئیں

اللہ کے واسطے اپنی نیت کو خالص کر اور لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کر اگر عزت و اکبر چاہتا ہے۔

مجالس عزائے سید الشہداء برپا کریں، خوب گریہ و بکا کریں۔ اپنے گھروالوں کو حکم دیں کہ اس طرح گریہ و زاری کریں اور مصیبت قائم بچائیں جس طرح کہ اپنی سب سے پیاری اولاد کے مرنے پر روتے ہیں۔ اور آخر روز بعد عصر دو گھنٹہ دن رہے فاقہ شکنی کریں۔ اس روز دنیا کے کسی کام میں مشغول نہ ہوں۔ اور اپنے گھر کے لئے اس دن غلہ وغیرہ کسی چیز کا ذخیرہ نہ کریں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص روز عاشورا کو مصیبت و غم کا دن قرار دے گا تو خداوند عالم بروز قیامت اُس کے لئے خوشی کا دن قرار دے گا۔ اور جو کوئی روز عاشورا کو برکت کا دن سمجھے اور اپنے گھر کے لئے ذخیرہ کرے۔ تو خداوند عالم اس ذخیرہ کو مبارک نہ کرے گا۔ اور قیامت کے دن یزید وغیرہ کے ساتھ اُس کا حشر ہوگا حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو اشخاص حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت بجالائیں حضرت کی مصیبت پر خوب روئیں۔ اپنے گھروالوں اور مجاہد متعلقین کو بھی رونے کا حکم دیں اور سامانِ عزاء اپنے گھر میں برپا کریں۔ اور آپس میں ایک دوسرے سے رو کر ملاقات کریں اور ایک دوسرے کو حضرت کی مصیبت کا پر سادیں تو خداوند عالم اجر عظیم کرامت فرمائے گا۔ ایک دوسرے کو پرسان الفاظ میں دیں۔

عَظَّمَ اللَّهُ أَجُورَنَا بِصَابِنَا بِأَحْسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلَنَا وَ  
إِيَّاكُمْ مِنَ الظَّالِمِينَ بِشَارِهِ مَعَ وَلِيِّهِ الْإِمَامِ الْمَهْدِيِّ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص روز عاشورا ہزار مرتبہ سورۃ قل ہر اللہ پڑھے۔ خداوند عالم اس کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور حضرت کے قاتلوں پر ہزار مرتبہ اس طرح لعنت کرنے کا بڑا ثواب ہے۔ اَللّٰهُمَّ الْعَن قَتْلَةَ الْحُسَيْنِ وَاصْحَابِهِ۔ عمل عاشورا کے دو طریقے ہیں جو ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں۔

## پہلا طریقہ عمل عاشورا

یہ وہ عمل روز عاشورا ہے جو حضرت محمد باقر علیہ السلام نے عقیقہ بن محمد کو تعلیم کیا جب کہ

لَا تَبْرَحْ مِنْ مَكَانِكَ فَإِنَّ طَالِبَ الذِّكْرِ فِيهَا وَالْقَائِمُ عَزِيزٌ

اس نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ مجھے وہ تعلیم فرمائیے کہ روز عاشورا اگر میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر کے نزدیک ہوں تو اس زیارت کو پڑھوں۔ اور جب باہر کسی اور شہر میں ہوں تب بھی اس کو اشارہ کر کے پڑھوں۔ اس پر حضرت نے یہ عمل فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو خداوند عالم تم کو اجر عظیم اور ثواب کثیر عطا فرمائے گا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی بہت کچھ فضائل اس عمل کے منقول ہیں۔ منجملہ ان کے حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مشکل پیش آئے تو اس زیارت کو پڑھو۔ اور خداوند عالم سے دعا کرو۔ اس زیارت اور دعا کی برکت سے وہ حاجت روا ہوگی۔ لہذا روز عاشورا کے علاوہ اور دنوں میں بھی پڑھ سکتے ہیں صورت عمل یہ ہے کہ اپنے بند جامہ کھول دے اور آستین کو کہنی تک مصیبت زدہ کی طرح الٹ دے اور صحرا یا چھت پر جا کر رجوع قلب و با چشم گریاں اول روز قبل دوپہر روضہ مقدسہ رسید الشہداء حضرت امام حسینؑ کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے پہلے یہ مختصر زیارت پڑھے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ پھر دو رکعت نماز زیارت پڑھے۔ اس کے بعد نیت کر کے کہ  
زیارت پڑھتا ہوں حضرت امام حسین علیہ السلام کی روز عاشورا سنت قرینہ الی الشہداء  
زیارت شروع کرے۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ  
رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ الْعَالَمِينَ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ وَابْنَ خَيْرَتِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللَّهِ  
وَابْنَ شَارِهِ وَالْوَثَرَ الْمَوْتُورَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْأَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ  
بِفِنَائِكَ وَأَنَاخَتْ بِوَحْلِكَ عَلَيْكُمْ مَيِّتِي جَمِيعًا سَلَّمَ اللَّهُ أَبَدًا  
مَا بَقِيَتْ وَمَا بَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ  
عَلَيْكَ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ الْمُصِيبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلَى جَمِيعِ  
أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ مُصِيبَتُكَ فِي السَّمَوَاتِ عَلَى جَمِيعِ  
أَهْلِ السَّمَوَاتِ فَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّتَهُ أَسَسَتْ أَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ

اپنی جگہ سے حرکت نہ کر کریمہ زیادہ کا طالب ذلیل ہوتا ہے اور قناعت کرنے والا پیارا۔

عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْبَيْتِ وَلَعَنَّ اللَّهُ أُمَّتَهُ دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ وَأَزَالَتْكُمْ  
عَنْ صَرَائِبِكُمُ الَّتِي رَتَّبَكُمْ اللَّهُ فِيهَا وَلَعَنَّ اللَّهُ أُمَّتَهُ قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَّ  
اللَّهُ الْمُعْتَدِينَ لَهُمْ بِالتَّمْكِينِ مِنْ قِتَالِكُمْ وَبَرِئْتُ إِلَى اللَّهِ وَالْيَوْمِ  
مِنْهُمْ وَمِنْ أَشْيَاءِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ وَأَوْلِيَاءِهِمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ صَلَوَاتُ  
اللَّهُ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ إِنِّي سَلِمْتُ لِمَنْ سَالَمَكَ وَحَرَبْتُ لِمَنْ حَارَبَكَ  
إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَلَعَنَّ اللَّهُ آلَ زَيْدٍ وَآلَ مَرْوَانَ وَلَعَنَّ اللَّهُ بَنِي أُمَيَّةَ  
قَاطِبَةً وَلَعَنَّ اللَّهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَلَعَنَّ اللَّهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَلَعَنَّ اللَّهُ  
شُرًّا وَلَعَنَّ اللَّهُ أُمَّتَهُ اسْرَجَتْ وَالْجَمْتُ وَتَنَقَّبْتُ وَتَهَيَّأْتُ  
لِقِتَالِكَ يَا أَبِیْ أَنْتَ وَأَهْلِي صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ لَقَدْ عَظُمَ مَصَابِي  
كَ فَاسْتَسْلَمْتُ إِلَيْكَ أَكْرَمَ مَقَامِكَ وَأَكْرَمَ مَنِي بِكَ أَنْ يَرْتُقِنِي  
طَلَبُ تَارِكَ مَعَ إِمَامٍ مَنصُورٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي عِنْدَكَ وَجِيهًا بِالْحَسَنِ فِي الدُّنْيَا وَ  
الْآخِرَةِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ إِنِّي اتَّقَرَّبْتُ  
إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَإِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِلَى فَاطِمَةَ وَإِلَى الْحَسَنِ  
وَالْيَكُ بِمَوَالِيكَ وَبِالْبِرَاءَةِ مِمَّنْ قَاتَلَكَ وَلَنْصَبُ لَكَ الْحَرْبَ وَ  
بِالْبِرَاءَةِ مِمَّنْ أَسَسَ الظَّالِمَ وَالْجَوْرَ عَلَيْكُمْ وَأَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ  
وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَسَسَ الظَّالِمَ وَالْجَوْرَ  
وَبَنَى عَلَيْهِ بُيُوتَهُ وَجَرَى فِي ظُلُمِهِ وَجَوْرِهِ عَلَيْكُمْ وَعَلَى  
أَشْيَاءِكُمْ بَرِئْتُ إِلَى اللَّهِ وَالْيَوْمِ مِنْهُمْ وَأَتَّقَرَّبْتُ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ  
إِلَيْكُمْ بِمَوَالِيكُمْ وَمَوَالِدِهِمْ وَلَيْسَ لَكُمْ الْحَرْبُ وَبِالْبِرَاءَةِ مِنْ أَهْلَانِكُمْ  
وَالنَّاصِبِينَ لَكُمْ الْحَرْبَ وَبِالْبِرَاءَةِ مِنْ أَشْيَاءِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ  
وَأَوْلِيَاءِهِمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ إِنِّي سَلِمْتُ لِمَنْ سَالَمَكَ وَحَرَبْتُ  
لِمَنْ حَارَبَكَ وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ فَاسْأَلُ



إِنْ أَرَدْتَ الطَّرِيقَ إِلَى الْحَبِيبِ فَادِقِ الْعِجْرَ قُدْرِكَ الْأَمْرَ الْكَائِنَ

اللَّهُ الَّذِي أَكْرَمَنِي بِمَعْرِفَتِكَ وَمَعْرِفَةِ أَوْلِيَاكُمْ وَرَزَقَنِي الْبَرَاءَةَ  
 مِنْ أَعْدَائِكُمْ وَأَنْ يَجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَنْ يُشَدِّتَ  
 لِي عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يُبَلِّغَنِي  
 الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَأَنْ يَزِيدَنِي طَلَبَ ثَارِي  
 مَعَ إِمَامٍ مَهْدِيٍّ ظَاهِرٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْكُمْ وَأَسْأَلُ اللَّهَ بِحَقِّكُمْ  
 وَبِالشَّانِ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَهُ أَنْ يُعْطِيَنِي بِمَصَانِي بِكُمْ أَفْضَلَ مَا يُعْطَى  
 مَصَابِيًا بِصِيبَتِهِ يَا لَهَا مُصِيبَةً مَسًّا أَعْظَمَهَا وَأَعْظَمَ دَرَجَاتِهَا  
 فِي الْإِسْلَامِ وَفِي جَمِيعِ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِي  
 مَقَامِي هَذَا مِمَّنْ تَنَالُهُ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَرَحْمَةٌ وَمَغْفِرَةٌ اللَّهُمَّ  
 اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمَمَاتِي مَمَاتَ مُحَمَّدٍ  
 وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ وَسَلَامُكَ عَلَيْهِمُ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا يَوْمُ  
 تَبَرَّكَتَ بِهِ بَنُو أُمِّيَّةَ وَابْنِ الْكَلْبَةِ الْأَكْبَادِ اللَّعِينُ ابْنُ اللَّعِينِ عَلَى  
 لِسَانِكَ وَلِسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُلِّ مُوَطِّنٍ وَ  
 مَوْقِفٍ وَقَفَ فِيهِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اللَّهُمَّ الْعَنِ أَبَاسُفِيَّانَ  
 وَمَخُوبِيَّةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَيَزِيدَ ابْنَ معاويةَ وَآلَ مَرْوَانَ عَلَيْهِمُ  
 مِنْكَ اللَّعْنَةُ أَبَدَ الْأَبَدِينَ وَهَذَا يَوْمُ فِرْحَتِ بِهِ آلُ زِيَادٍ وَآلُ  
 مَرْوَانَ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ يُقْتَلُهُمُ الْحُسَيْنُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ  
 فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنُ مِنْكَ وَالْعَذَابَ الْأَلِيمَ اللَّهُمَّ ارْفُفْ  
 اقْتَرَبَ إِلَيْكَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَفِي مَوْقِفِي هَذَا وَأَيَّامَ حَيَاتِي  
 بِالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ وَبِالْمَوَالَةِ لِنَبِيِّكَ وَآلِ نَبِيِّكَ  
 عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ رِسْ دُرُكْتَ نَارَ طُرْهُسْ - بِهَرِ سَمَرِ تَبَاسِ طَرَحَ لَعْنُ كَيْسِ  
 اللَّهُمَّ الْعَنِ أَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَالْآخِرَ  
 تَابِعَ لَهُ عَلَى ذَلِكَ اللَّهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِي جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ

اگر دوست کے پاس جانا چاہتا ہے تو عجز کو چھوڑ دے تیرا کام ہو جائے گا۔

صَلُّوْا تِلْكَ عَلَیْهِ وَشَایِعَتْ وَبَایَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلَی قَتْلِہِ اَللّٰهُمَّ  
 الْعَنُہُمْ جَمِیْعًا پھر سمرتبہ اس طریق سے سلام کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا  
 عَبْدِ اللّٰہِ وَعَلٰی الْاَزْوَاجِ الَّتِیْ حَلَّتْ بِفَنَائِکَ وَاَنَا خَتَّ بِرَحْلِکَ عَلَیْکَ  
 مِیْنِ سَلَامِ اللّٰہِ اَبَدًا مَا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰہُ  
 اٰخِرَ الْعَهْدِ مِیْنِ لِزِیَارَتِکَ السَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ وَعَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ  
 وَعَلٰی اَوْکَادِ الْحُسَیْنِ وَعَلٰی اَصْحَابِ الْحُسَیْنِ پھر ایک مرتبہ اس طرح لعن  
 کرے۔ اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِیْنِ وَاَبَدًا اَبَدًا اَوَّلًا ثُمَّ  
 الثَّانِیَ ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ اَللّٰهُمَّ الْعَنُ یَزِیدَ بْنَ مُعَاوِیَہِ  
 خَاصًّا وَالْعَنُ عُبَیْدَ اللّٰہِ ابْنُ زِیَادٍ وَابْنُ مَرْجَانَةَ وَعُمَرَ ابْنُ سَعْدٍ  
 وَشِمْرًا وَآلَ اَبِی سَفْیَانَ وَآلَ زِیَادٍ وَآلَ مَرْوَانَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَمَةِ  
 پھر سجدے میں جائے اور کہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدُ الشَّاكِرِیْنَ لَكَ  
 عَلٰی مُصَابِہِمُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی عَظِیْمِ رِزِیْقِیْ اَللّٰهُمَّ اِنْمَتْنِیْ  
 شَفَاعَۃَ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَوْمَ النُّوْمِ وَدُ وُثِّتْ لِیْ قَدَمَ صِدْقِ  
 عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَیْنِ وَاَوْکَادِ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَیْنِ الَّذِیْنَ  
 بَدَلُوْا مَہْجَہُمْ دُونَ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے اس  
 کے بعد دعائے عظمیٰ پڑھے وہ یہ ہے۔ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا مُجِیْبُ  
 دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا کَا شِفَ کَرْبِ الْمَكْرُوْبِیْنَ یَا غِیَاثَ  
 الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَا صَرِیْحَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ وَیَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ  
 اِلَیَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ وَیَا مَنْ یَحْوِلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہِ وَیَا مَنْ  
 هُوَ بِالْمَنْظَرِ اَدْعٰی وَبِالْاَفْقِ الْمُبِیْنِ وَیَا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ  
 عَلٰی الْعَرْشِ اسْتَوٰی وَیَا مَنْ یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ  
 وَیَا مَنْ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ خَافِیَۃٌ وَیَا مَنْ لَا تَشْتَبٰہُ عَلَیْہِ الْاَصْوَاتُ  
 وَیَا مَنْ لَا تُغْلِطُ الْحَاجَاتُ وَیَا مَنْ لَا یُبْرِمُہُ الْخَاحُ الْمَلْحِیْنُ

إِنْ قَصَدْتَ اللَّهَ فِي هَذَا الْأَمْرِ فَلَا تَخَفْ غَيْرُهُ -

وَيَا مُدْرِكَ كُلِّ قُوْتٍ وَيَا جَامِعَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا بَارِئَ النَّفُوسِ بَعْدَ  
الْمَوْتِ يَا مَنْ هُوَ كُلُّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ وَيَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُنْقِصَ  
الْكُرْبَاتِ يَا مُعْطِيَ السُّوْءِ لَوَيْ يَا وَلِيَّ الرَّغْبَاتِ يَا كَافِيَ الْمِهْمَاتِ  
يَا مَنْ يَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَبِحَقِّ نَاطِقَةِ بَيْتِ نَبِيِّكَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ  
وَالْحُسَيْنِ وَبِحَقِّ التَّسْعَةِ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَإِنِّي بِهِمْ  
أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ فِي مَقَامِي هَذَا وَبِهِمْ أَتَوَسَّلُ وَبِهِمْ أَشْفَعُ إِلَيْكَ  
وَبِحَقِّهِمْ أَسْأَلُكَ وَأُقِيمُ دَاعِزُكَ وَعَلَيْكَ وَبِالشَّانِ الَّذِي لَهُمْ  
عِنْدَكَ وَبِالْقَدْرِ الَّذِي لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالَّذِي فَضَّلَهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي جَلَّتْ  
عِنْدَهُمْ وَبِهِ خَصَّصَهُمْ دُونَ الْعَالَمِينَ وَبِهِ أَبْنَتْهُمْ وَأَبْنَتْ فَضْلَهُمْ مِنْ فَضْلِ الْعَالَمِينَ حَتَّى  
فَإِنِّي فَضَّلَهُمْ فَضْلَ الْعَالَمِينَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
وَأَنْ تَكْشِفَ عَنِّي غَمِّي وَهَمِّي وَكَرْبِي وَتَكْفِيَنِي إِلَهُهُمْ مِنْ  
أُمُورِي وَتَقْضِيَ عَنِّي دِينِي وَتَجْبُرَنِي مِنَ الْفَقْرِ وَتَجْبِرَنِي مِنَ  
الْفَاقَةِ وَتَغْنِيَنِي عَنِ الْمَسْئَلَةِ إِلَى الْمَخْلُوقِينَ وَتَكْفِيَنِي هَمٌّ مِنْ  
أَخَافُ هَمَّهُ وَعُسْرٌ مِنْ أَخَافُ عُسْرَهُ وَحُزْنٌ مِنْ أَخَافُ  
حُزْنَهُ وَشَرٌّ مِنْ أَخَافُ شَرَّهُ وَمَكْرٌ مِنْ أَخَافُ مَكْرَهُ وَبَغْيٌ  
مِنْ أَخَافُ بَغْيَهُ وَجَوْرٌ مِنْ أَخَافُ جَوْرَهُ وَسُلْطَانٌ مِنْ أَخَافُ  
سُلْطَانَهُ وَكَيْدٌ مِنْ أَخَافُ كَيْدَهُ وَمَقْدُرَةٌ مِنْ أَخَافُ بَلَاءَ  
مَقْدَرَتِهِ عَلَى وَتُرَدُّ عَنِّي كَيْدُ الْكَيْدَةِ وَمَكْرُ الْمَكْرَةِ اللَّهُمَّ  
مَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ فَأَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِي فِكِدْهُ وَأَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُ وَ  
مَكْرَهُ وَبَأْسَهُ وَأَمَانِيَّتَهُ وَأَمْنَعُهُ عَنِّي كَيْفَ شِئْتَ وَآتَى شِئْتَ  
اللَّهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّي بِفَقْرِ لَا يَجْبُرُهُ وَبِإِلَاءٍ لَا يَسْتُرُهُ وَبِفَاقَةٍ  
لَا تَسُدُّهَا وَبِسُقْمٍ لَا تَعْفِيهِ وَذُلٍّ لَا تَعِزُّهُ وَبِمُسْكِنَةٍ لَا

اگر اس کام میں اللہ کے لئے تصد کیا ہے تو اس کے ماسوا کسی سے نہ ہو

تَجَبَّرُهَا اللَّهُمَّ اضْرِبْ بِالذِّلِّ نَصَبَ عَيْنِيهِ وَأَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ  
فِي مَنْزِلِهِ وَالْعِلَّةَ وَالسَّقَمَ فِي بَدَنِهِ حَتَّى تَشْغُلَهُ عَنِّي شُغْلٌ شَاغِلٌ  
لَا فَرَاغَ لَهُ وَالنَّسَبَ ذِكْرِي كَمَا أَلْسِنَتُهُ ذِكْرَكَ وَخُذْ عَنِّي  
بِسُنْعِهِ وَبَصِيرِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَرِجْلِهِ وَقَلْبِهِ وَجَمِيعَ جَوَارِحِهِ  
وَأَدْخِلْ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ ذَلِكَ السَّقَمَ وَلَا تَشْفِهِ حَتَّى  
تَجْعَلَ ذَلِكَ لَهُ شُغْلًا شَاغِلًا بِعَيْنِي وَعَنْ ذِكْرِي وَالْفَنِي يَا كَافِي  
مَا لَا يَكْفِي سِوَاكَ يَا كَافِي الْكَافِي لَا كَافِي سِوَاكَ وَمَقَرِّجٌ لَا مَقَرِّجَ  
سِوَاكَ وَمُعِثٌ لَا مُعِثَ سِوَاكَ وَجَارٌ لَا جَارَ سِوَاكَ خَابَ مَنْ  
كَانَ جَارًا لَ سِوَاكَ وَمُعِثَةً سِوَاكَ وَمَقَرِّجَةً إِلَى سِوَاكَ وَمَهْرَبَةً  
مَلْجَأَةً إِلَى غَيْرِكَ وَمَنْجَاةً مِنْ مَخْلُوتِي غَيْرِكَ نَأْتِ ثِقَتِي وَرَجَائِي  
وَمَقَرِّجِي وَمَهْرَبِي وَمَلْجَأِي وَمَنْجَأِي فَبِكَ اسْتَفْتِحُ وَبِكَ اسْتَنْجِحُ  
وَبِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ وَأَتُوسَّلُ وَالتَّشْفَعُ فَأَسْأَلُكَ  
يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهَ فَالْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَإِلَيْكَ الْمُسْتَكِي وَ  
أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَأَسْأَلُكَ يَا اللَّهَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَنْ تُصَلِّيَ  
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُكْشِفَ عَنِّي غَمِّي وَهَمِّي وَكُرْ بِي فِي مَقَامِي  
هَذَا كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ وَكُرْبَهُ وَكَفَيْتَهُ  
هَوْلَ عَدُوِّهِ فَانْكَشِفْ عَنِّي كَمَا كَشَفْتَ عَنْهُ وَفَرِّجْ عَنِّي كَمَا  
فَرَّجْتَ عَنْهُ وَانْكَشِفْ عَنِّي كَمَا كَشَفْتَ عَنْهُ وَاصْرِفْ عَنِّي هَوْلَ مَا أَخَافُ  
هَوْلَهُ وَمَوْنَهُ مَا أَخَافُ مَوْنَتَهُ وَهَمَّ مَا أَخَافُ هَمَّهُ بِلا  
مَوْنَةٍ عَلَى نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ وَاصْرِفْ بِقَضَاءِ حَوَائِجِي وَكِفَايَةِ مَا  
أَهَمَّنِي هَمَّهُ مِنْ أَمْرِ آخِرَتِي وَدُنْيَايَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَا  
أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ مَنِّي سَلَامُ اللَّهِ أَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ  
وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللَّهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمَا وَلَا فَرَّقَ اللَّهُ



حَسْبُكَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ السَّوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ

بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ اللَّهُمَّ أَحْيِي حَيَاةَ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ وَآمِنِي  
مَمَاتَهُمْ وَتَوَقَّنِي عَلَى مِلَّتِهِمْ وَاحْشُرْنِي فِي مَرْمِهِمْ وَلَا تَفَرِّقْ  
بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
وَيَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَأَتَيْتُكُمْ مَرًّا بَرًّا وَمُتَوَسِّلًا إِلَى  
اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ وَمُتَوَجِّهًا إِلَيْهِ بِكُمْ وَمُسْتَشْفِعًا بِكُمْ إِلَى اللَّهِ  
فِي حَاجَتِي هَذِهِ فَاشْفَعَالِي فَإِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ الْمَقَامَ الْمَحْسُودَ  
وَالْحَاجَةَ الْوَجِيهَةَ وَالْمَنْزِلَ الرَّفِيعَ وَالْوَسِيلَةَ الرَّاقِيَةَ أَنْفَلِبُ عَنْكُمْ  
مُنْظِرًا لَتَنْجِزَ الْحَاجَةَ وَقَضَاهَا وَخَاجَتَهَا مِنَ اللَّهِ بِشَفَاعَتِكُمْ  
إِلَى اللَّهِ فِي ذَلِكَ فَلَا أَخِيْبٌ وَلَا يَكُونُ مُنْقَلِبِي مُنْقَلَبًا خَاطِبًا  
خَاسِرًا بَلْ يَكُونُ مُنْقَلِبِي مُنْقَلَبًا رَاجِعًا مُفْلِحًا مُنْجَحًا مُسْتَجَابًا  
لِي بِقَضَائِ جَمِيعِ حَوَائِجِي وَتَشْفَعَالِي إِلَى اللَّهِ أَنْفَلِبُ عَلَى مَا شَاءَ اللَّهُ  
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَقْضَا أَمْرِي إِلَى اللَّهِ مُلِحًا ظَهْرِي  
إِلَى اللَّهِ وَمُتَوَكِّلًا عَلَى اللَّهِ وَأَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَكَفَى سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ  
دَعَا لَيْسَ لِي وَرَاءَ اللَّهِ وَوَرَاءَكُمْ يَا سَادَتِي مُنْتَهَى مَا شَاءَ رَبِّي  
كَانَ وَمَا لَمْ لَيْتَ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ أَسْتَوْدِعُكُمْ  
اللَّهُ وَلَا جَعَلَهُ اللَّهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي إِلَيْكُمْ أَنْصَرَفْتُ يَا سَيِّدِي  
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَا مَوْلَايَ وَأَنْتَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَا سَيِّدِي وَ  
سَلَامِي عَلَيْكُمْ مَتَّصِلٌ مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَاصِلٌ ذَلِكَ إِلَيْكُمْ  
غَيْرَ مَحْجُوبٍ عَنْكُمْ سَلَامِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَأَسْأَلُهُ بِحَقِّكُمْ أَنْ يَشَاءَ  
ذَلِكَ وَيَفْعَلَ فَإِنَّهُ حَمِيدٌ مُجِيدٌ أَنْفَلِبْتُ يَا سَيِّدِي عِنْدَمَا تَابًا  
حَامِدًا لِلَّهِ شَاكِرًا رَاجِعًا لِلْجَابَةِ غَيْرَ أَلْسٍ وَلَا قَارِظٍ أَبَا عَابِدًا  
رَاجِعًا إِلَى زِيَارَتِكُمْ غَيْرَ رَاغِبٍ عَنْكُمْ وَلَا عَنْ زِيَارَتِكُمْ بَلْ  
رَاجِعٌ عَابِدٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَا سَادَتِي رَغِبْتُ



ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہی بہتر حامی ہے کیا اچھا آقا اور کیا اچھا مددگار ہے۔

إِلَيْكُمَا وَإِلَى زِيَارَتِكُمَا بَعْدَ أَنْ مَرَّ هَدَفِيكُمَا وَفِي زِيَارَتِكُمَا أَهْلُ  
الدُّنْيَا فَلَا خِيَابَنِي اللَّهُ مِمَّا رَجَوْتُ وَمَا آمَلْتُ فِي زِيَارَتِكُمَا إِنَّهُ  
قَرِيبٌ مُجِيبٌ؛

## دوسرا طریقہ عمل عاشورا

یہ وہ عمل عاشورا ہے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبد اللہ بن سنان کو تعلیم فرمایا۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں روز عاشورا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت کے چہرہ مبارک کا رنگ بدلا ہوا اور نگلیں پایا۔ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا مولارونے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ یہی تاریخ تھی۔ جب میرے جد امجد سید الشہداء امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے۔ میں نے عرض کیا۔ آپ آج کے روزے کے بارہ میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ بغیر روزہ کی نیت کے فاقہ رکھو۔ اور بعد عصر ایک ساعت گزر جانے پر پانی سے افطار کر دیکھو کہ آل رسول سے اسی وقت لطائف موقوف ہوئی تھی۔ پھر فرمایا کہ پاک کپڑے پہنو اور بند قبا کھول دو۔ اور اہل معصیت کی طرح آستینوں کو کہنیں تک چڑھاؤ اور دن چڑھے جنگلی یا چھت پر جا کر خضوع و خشوع سے دو رکعت چار رکعت نماز اس طور سے پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ قل ہو اللہ اور تیسری رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ احزاب (پارہ ۲۱) اور چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ منافقون (پارہ ۲۸) پڑھو۔ اور اگر یہ سورتیں یاد نہ ہوں تو جو یاد ہوں پڑھو۔ پھر غار سے فارغ ہو کر اپنا منہ روضۃ مقدسہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف کرو اور آپ کی اور آپ کے اعزہ و اصحاب کی شہادت کا خیال دل میں لا کر سلام کرو۔ اور صلوات بھیجو۔ اور ان کے قاتلوں پر لعنت کرو۔ بروایت دیگر ہزار مرتبہ اس طرح لعنت کرو۔ اَللّٰهُمَّ الْعَن قَتْلَةَ الْحُسَيْنِ وَاصْحَابِهِ۔ پھر جس جگہ کھڑے ہو وہاں سے چند قدم آگے بڑھاؤ اور کہو۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ رِضًا بِقَضَائِهِ

وَلَيْسَ إِلَّا مَرَّةٌ أَكْرَسَاتٍ مَرْتَبَةً يَحْمِلُهَا جَبَلٌ مِثْلُ جَبَلِ طَابُشٍ هُوَ اسَّ كَلَامُ هَذِهِ الْفَجْرَةِ  
فَرَمَا كَرَامَاتٍ هِيَ كَرَامَةُ رُوحِ الْوَسْطِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَرَامَةُ رُوحِ الْوَسْطِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
الَّذِينَ شَاقُّوا رُسُلَكَ وَحَادُّوا أَوْلِيَاءَكَ وَعَبَدُوا غَيْرَكَ وَاسْتَحْلَوْا  
مَحَارِمَكَ وَالْعَيْنُ الْقَادَةُ وَالْأُتْبَاعُ وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ فَخَبٌ وَأَوْضَعَ  
مَعَهُمْ أَوْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ لَعْنًا كَثِيرًا اللَّهُمَّ وَعَجَّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ  
وَأَجْعَلْ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَاسْتَفِذْهُمْ مِنْ أَيْدِي الْمُنَافِقِينَ  
الْمُضِلِّينَ وَالْكَافِرَةِ الْحَاجِدِينَ وَافْتَحْ لَهُمْ فِتْحًا يَسِيرًا وَآتِهِمْ لَهُمْ  
رُفْحًا وَفَرَجًا قَرِيبًا وَاجْعَلْ لَهُمْ مِنْ لَدُنْكَ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ  
سُلْطَانًا نَصِيرًا بِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَشُيُورِ الْقَصْدِ كَرَامَةٍ  
أَوْ كَرَامَةٍ اللَّهُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأُمَّةِ نَاصَبَتِ الْمُسْتَحْفِظِينَ مِنَ الْأُمَّةِ  
وَكَفَرَتْ بِالْكَلِمَةِ وَكَفَرَتْ عَلَى الْفَادَةِ الظَّالِمَةِ وَهَجَرَتْ الْكِتَابَ  
وَالسُّنَّةَ وَعَدَلَتْ عَنِ الْجَنَابِ الَّذِينَ أَمَرَتْ بِطَاعَتِهِمَا وَاللَّهِمَّ  
هَبْهَا فَا مَاتَتْ الْحَقُّ وَحَادَتْ عَنِ الْقَصْدِ وَمَا لَأَتِ الْأَحْزَابَ  
وَحَرَفَتْ الْكِتَابَ وَكَفَرَتْ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهَا وَتَمَسَّكَتْ  
بِالْبَاطِلِ لَمَّا اغْتَرَضَهَا وَضَيَّعَتْ حَقَّكَ وَأَضَلَّتْ خَلْقَكَ وَ  
تَلَّتْ أَوْلَادَ نَبِيِّكَ وَخَيْرَةَ عِبَادِكَ وَحَمَلَةَ عِلْمِكَ وَوَرَثَةَ  
حِكْمَتِكَ وَوَحْيِكَ اللَّهُمَّ فَزَلْ أَعْدَاءَكَ وَأَعْدَاءَ رُسُلِكَ  
وَأَهْلَ بَيْتِ رُسُلِكَ اللَّهُمَّ وَأَخْرِبْ دِيَارَهُمْ وَأَفْلِكْ سِلَاحَهُمْ  
وَخَالَفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَفَتِّ فِي أَعْضَادِهِمْ وَأَوْهِنْ كَيْدَهُمْ  
وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْقَاطِعِ وَأَرْمِهِمْ بِحَجَرِكَ الدَّامِعِ وَطَعْمَهُمْ  
بِالْبَلَاءِ طَمًا وَقَمَّهُمْ بِالْعَذَابِ تَمًا وَعَذِّبْهُمْ عَذَابًا نَكْرًا  
وَحُدِّهِمْ بِالسَّيِّئِينَ وَالْمُتَشَابِهَاتِ الَّتِي أَهْلَكَتْ بِهَا أَعْدَاءَكَ إِنَّكَ  
تُؤْتِنَمَةُ مِنَ الْمُجْرِمِينَ اللَّهُمَّ إِنَّ سُنَّتَكَ ضَائِعَةٌ وَأَحْكَامَكَ

کہہ دے کہ کہو تو میری ملے گا جو اللہ نے مقدر میں لکھ دیا ہے اور سوائے خدا کے نہ تو کوئی نفع پہنچا سکتا ہے نہ کوئی ضرر

مُعْظَلَةٌ وَعِثْرَةٌ نَبِيَّكَ فِي الْأَرْضِ مَا نَبِيَّةُ اللَّهِ فَا عَنِ الْحَقِّ وَ  
 أَهْلَهُ وَأَتَمِّجِ الْبَاطِلَ وَأَهْلَهُ وَمَنْ عَلَيْنَا بِالنَّجَاةِ وَاهْدِنَا إِلَى  
 الْوَيْسَانِ وَعَجِّلْ فَرْجَنَا وَأَنْظِمْنَا بِفَرْجِ أَوْلِيَاكَ وَاجْعَلْهُمْ لَنَا  
 وَدًّا وَاجْعَلْنَا لَهُمْ وَفْدًا اللَّهُمَّ وَأَهْلِكَ مَنْ جَعَلَ يَوْمَ قَتْلِ ابْنِ  
 نَبِيِّكَ وَخَيْرَتِكَ عِيْدًا وَأَسْهَلَ بِهِ فَرْحًا وَمَرْحًا وَخَذِ الْخِرَافَةَ  
 كَمَا أَخَذْتَ أَوْلَهُمْ وَضَاعِفِ اللَّهُمَّ الْعَذَابَ وَالْتَكِيلَ عَلَى  
 ظَالِمِي أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ وَأَهْلِكَ أَشْيَاعَهُمْ وَقَادَتْهُمْ وَابْرَحْمَاهُمْ  
 وَجَمَاعَتَهُمُ اللَّهُمَّ وَضَاعِفِ صَلَوَاتِكَ وَمَرْحَمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى  
 عِثْرَةِ نَبِيِّكَ الْعِثْرَةِ الضَّائِعَةِ الْخَائِفَةِ الْمُسْتَدْلَةِ بِقِيَّةٍ مِنَ الشَّجَرَةِ  
 الطَّيِّبَةِ التَّرَاكِيَةِ الْمُبَارَكَةِ وَأَعْلِ اللَّهُمَّ كَلِمَتَهُمْ وَأَفْلِحْ حُجَّتَهُمْ  
 وَأَكْشِفِ الْبَلَاءَ وَاللَّدَاءَ وَخَنَادِسَ الْوَبَاطِيلِ وَالْعَمَى عَنْهُمْ وَثَبِّتْ  
 قُلُوبَ شَيْعَتِهِمْ وَحِزْبِكَ عَلَى طَاعَتِكَ وَوَلَايَتِهِمْ وَنَصْرَتِهِمْ وَ  
 مَوَالِيهِمْ وَأَعِيْنَهُمْ وَأَمْنَحُهُمُ الصَّبْرَ عَلَى الْأَذَى فِيكَ وَاجْعَلْ لَهُمْ  
 أَيَّامًا مَشْهُودَةً وَأَوْقَاتًا مَحْمُودَةً مَسْعُودَةً تَوْشِيكَ فِيهَا  
 فَرْجَهُمْ وَتَوْحِيْدَ فِيهَا تَمْكِيْنَهُمْ وَنَصْرَهُمْ كَمَا ضَمِنْتَ لِأَوْلِيَاكَ  
 فِي كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ  
 آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا  
 اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى  
 لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ  
 بِي شَيْئًا اللَّهُمَّ فَاكْشِفْ غُمَّتَهُمْ يَا مَنْ لَا يَبْلُغُكَ كُشْفُ الضَّرِّ  
 إِلَّا هُوَ يَا أَحَدِيَا أَحَدِيَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ وَأَنَا يَا إِلَهِي عَبْدُكَ  
 الْخَائِفُ مِنْكَ وَالرَّاجِعُ إِلَيْكَ السَّائِلُ لَكَ الْمُقْبِلُ عَلَيْكَ الدَّارِحُ  
 إِلَى فَنَائِكَ الْعَالِمُ بِأَنَّهُ لَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللَّهُمَّ فَتَقَبَّلْ

إِيَّاكَ وَالْخُرُصَ فِي الْأُمُورِ فَإِنَّهُ مَذْمُومٌ وَصَاحِبُهُ مَذْمُومٌ۔

دُعَائِي وَاسْمَعْ يَا إِلَهِي عَلَانِيَتِي وَنَجِّوْنِي وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ رَضِيتَ  
عَمَلَهُ وَقَبِلْتَ ثَمَرَهُ وَنَجَّيْتَهُ بِرَحْمَتِكَ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ  
اللَّهُمَّ وَصَلِّ أَوْلَادَ الْاِخِرَاءِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى  
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ بِأَكْمَلِ وَ  
أَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى أَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَ  
مَلَائِكَتِكَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ بَلَاءِ إِلَهٍ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ لَا تُفَرِّتْ  
بَيْنِي وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّوْا تَكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَاجْعَلْنِي  
يَا مَوْلَايَ مِنْ شِيعَةِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ  
وَدُرَرِيَّتِهِمُ الطَّاهِرَةِ الْمُنْتَجَبَةِ وَهَبْ لِي التَّمَسُّكَ بِحَبْلِهِمْ  
وَالرِّضَا بِسَبِيلِهِمْ وَالْاِخْتِدَاطَ بِطَرِيقِهِمْ إِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيمٌ يَرْجُو  
مِنْ جَوَادٍ أَوْ رِضَا رَهْ اِپْنا خاك پر كھو اور كھو۔ يَا مَنْ يَحْكُمُ مَا يَشَاءُ وَيَفْعَلُ مَا  
يُرِيدُ أَنْتَ حَكَمْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ مُحَمَّدٌ مَشْكُورٌ أَفْعَلُ يَا  
مَوْلَايَ فَرَجَهُمْ وَفَرَجْنَا بِهِمْ فَإِنَّكَ ضَمَمْتَ اِعْزَازَهُمْ بَعْدَ  
الدَّلِيلَةِ وَتَكَثَّرَ بِرُوحِهِمُ بَعْدَ الْقِلَّةِ وَإِظْهَارَهُمْ بَعْدَ الْحُمُولِ يَا  
أَصْدَقَ الصَّادِقِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ فَاسْأَلُكَ يَا إِلَهِي وَ  
سَيِّدِي مُتَضَرِّعًا إِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ بِسُطَامَتِي وَالتَّجَاوُزِ  
عَنِّي وَقَبُولِ قَلِيلِ عَمَلِي وَكَثِيرَةٍ وَالزِّيَادَةِ فِي آيَاتِي وَتَبْلِيغِي  
ذَلِكَ الْمَشْهُدِ وَأَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنْ يُدْعَى فَيُجِيبُ إِلَى طَاعَتِهِمْ  
وَمَوَالَتِهِمْ وَنَصْرِهِمْ وَتُرِينِي ذَلِكَ قَرِيبًا سَرِيعًا فِي عَافِيَةٍ  
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ پھر آسمان کی طرف سر بلند کرو اور کہو۔ اَعُوذُ بِكَ  
أَنْ أَكُونَ مِنَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَكَ فَأَعِزَّنِي يَا إِلَهِي بِرَحْمَتِكَ  
مِنْ ذَلِكَ۔

اپنے کاموں میں حرص سے پناہ مانگ کیونکہ طمع اور طامع دونوں کی مذمت کی گئی ہے۔

اس کے بعد حضرتؓ نے عبد اللہ بن سنان سے ارشاد فرمایا کہ اگر تو ایسا کرے گا تو بہت سے حج اور بہت سے عمروں سے یہ عمل بہتر ہوگا۔ اور جو کوئی اس نماز کو اس روز بجالائے اور یہ دعا پڑھے اور بجز قلب سے اس عمل کو بجالائے تو خداوندِ عالم اس کو مرگِ مخافت یعنی ڈوبنے، جلنے اور مکان کے نیچے دب کر مرنے سے محفوظ رکھے گا۔ اور کوئی دشمن اُس پر مسلط نہ ہوگا۔

## زیارتِ آخر روزِ عاشورا

آخر روزِ عاشورا یہ زیارت پڑھیں جس میں شہداء کربلا کی زیارت اور جناب رسول خدا اور حضراتِ ائمہ علیہم السلام سے تعزیت ادا کی گئی ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ  
نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَارِثَ اِبْرٰهَیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ  
یَا وَارِثَ مُوسٰی کَلِیْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی رُوحِ اللّٰهِ  
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ  
عَلِیِّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ الْحَسَنِ الشَّهِیدِ سَبْطِ  
رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَنَ  
اَلْبَشِیْرِ الشَّذِیْرِ وَابْنِ سَیِّدِ الْوَصِیَّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَنَ فَاطِمَةَ  
الرَّهْمٰنِ سَیِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ  
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَةَ اللّٰهِ وَابْنَ خَیْرِتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ثَمَرَ  
اللّٰهِ وَابْنَ ثَمَرَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْوَثَرُ الْمَوْتُورُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ  
اَیُّهَا الْاِمَامُ الْهَادِیُّ الرَّکْبِیُّ وَعَلٰی اَزْوَاجِ حَلَّتْ بِفَنَائِكَ وَاَقَامَتْ  
فِیْ جَوَارِکَ وَفَدَّتْ مَعَ رُؤَادِکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ مِثْنِیْ مَا بَقِیْتُ وَ  
بَقِیَ اللَّیْلُ وَالثَّمَامُ فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِكَ الرَّزِیَّةُ وَجَلَّ الْمَصَابُ  
فِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَفِی الْمُسْلِمِیْنَ وَفِی اَهْلِ السَّمَوٰتِ اَجْمَعِیْنَ وَفِی



اِنْ كَانَ الضَّرُّ وَالنَّفْعُ مِنَ اللَّهِ كُنْ مُتَوَكِّلًا عَلَيْهِ

سُكَّانِ الدُّرُزَيْنِ يَا تَاللهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَصَلَوَاتُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ  
وَنَحْيَاتُهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آبَائِكَ الطَّيِّبِينَ الْمُتَجَبِّينَ وَعَلَى نَرَارِ رِيهِمِ  
الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى رُوحِكَ  
وَعَلَى أَرْوَاحِهِمْ وَعَلَى تُرْبَتِكَ وَعَلَى تُرْبَتِهِمْ اللَّهُمَّ لَقِهِمْ رَحْمَةً  
وَرِضْوَانًا وَرُوحًا وَرِجَانًا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ  
يَا بَنَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ وَيَا بَنَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ  
الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيدَ يَا بَنَ الشَّهِيدِ يَا أَخَا الشَّهِيدِ يَا  
أَبَا الشَّهِيدِ اللَّهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّي فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَفِي هَذَا  
الْيَوْمِ وَفِي هَذَا الْوَقْتِ وَفِي كُلِّ وَقْتٍ تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَسَلَامًا  
سَلَامَ اللهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَةً اللهِ وَبَرَكَاتُهُ يَا بَنَ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ  
وَعَلَى الْمُسْتَشْهِدِينَ مَعَكَ سَلَامًا مُتَّصِلًا مَا اتَّصَلَ الدَّلِيلُ وَ  
النَّهَارُ السَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ الشَّهِيدِ السَّلَامُ عَلَى عَلِيٍّ  
ابْنِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ السَّلَامُ عَلَى عَبَّاسِ ابْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
الشَّهِيدِ السَّلَامُ عَلَى الشَّهِيدِ مِنْ وَلَدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ  
عَلَى الشَّهِيدِ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَى الشَّهِيدِ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ  
السَّلَامُ عَلَى الشَّهِيدِ مِنْ وَلَدِ جَعْفَرٍ وَعَقِيلٍ السَّلَامُ عَلَى كُلِّ  
مُسْتَشْهِدٍ مَعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ  
آلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْهُمْ عَنِّي تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَسَلَامًا عَلَيْكَ  
يَا رَسُولَ اللهِ أَحْسَنَ اللهُ لَكَ الْعُرَاءَ فِي وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا فَاطِمَةَ أَحْسَنَ اللهُ لَكَ الْعُرَاءَ فِي وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَحْسَنَ اللهُ لَكَ الْعُرَاءَ فِي  
وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَحْسَنَ اللهُ  
لَكَ الْعُرَاءَ فِي أَخِيكَ الْحُسَيْنِ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ أَنَا

جب تو یہ جانتا ہے کہ نفع اور ضرر خدا کی طرف سے ہے تو اس پر بھروسہ کر۔

خَصِيفُ اللَّهِ وَخَصِيفُكَ وَجَارُ اللَّهِ وَجَارُكَ وَلِكُلِّ خَصِيفٍ وَجَارٍ قَرِيٌّ وَ  
قَرَايَ فِي هَذَا النُّوْقَتِ أَنْ تَسْأَلَ اللَّهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَنْ تَزُرَ قَرِيَّ  
فَكَانَ رَقَبَتِي مِنَ الشَّارِكَةِ سَمِيعُ الدُّعَاءِ قَرِيبٌ مُجِيبٌ۔

## ماہِ صفر

چونکہ ماہِ صفر کی بیسیویں تاریخ روزِ چہلم جناب سید الشہداء ہے۔ اور حضرت امام  
حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کی علامت پانچ چیزیں ہیں۔ اکیا و ن  
رکعت روز و شب فرضیہ و نافلہ نماز ادا کرنا، زیارتِ اربعین پڑھنا واسنہ ہاتھیں انگوٹھی  
پہننا اور سجدہ شکر میں پیشانی خاک پر رکھنا اور نماز میں بسم اللہ پکار کر کہنا۔ لہذا ہر مومن کو  
زیارتِ اربعین پڑھنی چاہیئے۔

زیارتِ اربعین۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب

تھوڑا سادہ چڑھ جائے تو اس طرح زیارت بجا لاؤ۔

اَسْلَامٌ عَلٰی وَلِيِّ اللَّهِ وَحَبِيبِهِ السَّلَامُ عَلٰی خَلِيلِ اللَّهِ وَنَجِيبِهِ  
اَسْلَامٌ عَلٰی صَفِيِّ اللَّهِ وَابْنِ صَفِيَّتِهِ السَّلَامُ عَلٰی الْحُسَيْنِ اَبِي الطُّوَمِ الشَّهِيدِ  
اَسْلَامٌ عَلٰی اَسِيرِ الْكُرْبَاتِ وَقَتِيلِ الْعَبْرَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْهَدُ  
اَنَّهُ وَلِيُّكَ وَابْنُ وَلِيِّكَ وَصَفِيُّكَ وَابْنُ صَفِيِّكَ اَلْمَآئِزُ بِكَرَمَاتِكَ  
اَكْرَمَتْهُ بِالشَّهَادَةِ وَحَبَوْتُهُ بِالسَّعَادَةِ وَاجْتَبَيْتُهُ بِطَيْبِ  
الْوَلَادَةِ وَجَعَلْتَهُ سَيِّدًا مِّنَ السَّادَةِ وَقَائِدًا مِّنَ الْقَادَةِ وَ  
زَائِدًا مِّنَ الزَّادَةِ وَاعْطَيْتَهُ مَوَارِيثَ الْاَنْبِيَاءِ وَجَعَلْتَهُ حُجَّةً  
عَلٰی خَلْقِكَ مِّنَ الْاَوْصِيَاءِ فَاَعْذَرْنِيْ الدُّعَاءِ وَمَنْعَ النَّصْحِ لِلْعِبَادِ وَبَدَلِ  
مُحَبَّتِهِ نِيْكَ لَيْسْتَ نَقْدَ عِبَادِكَ مِّنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلَالَةِ  
وَقَدْ تَوَازَرَعَلَيْهِ مِّنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيَا وَبَاعَ حَظَّهُ بِاَدْنٰ دُنٰى  
وَشَرَّىْ اٰخِرَتَهُ بِالشَّمَنِ الدُّوْكَسِ وَتَغَطَّرَسَ وَتَرَدَّدَىْ فِيْ هَوَاہُ وَ

يُؤْمِنُ أَمْرَكَ إِلَى اللَّهِ فَإِنَّهُ مَدَّ يَدَهُ إِلَيْكَ مُؤَيَّدٌ بِرُكْنَيْهِمَا قَصَدَتْ

أَسْخَطَكَ وَأَسْخَطَ نَبِيَّكَ وَأَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ أَهْلَ الشَّقَاقِ وَالْإِفْطَاقِ وَحَمَلَتْهُ  
الْأَوْزَارُ الْمُسْتَوْجِبِينَ النَّارَ فَجَاهَدَهُمْ فِيكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا  
حَتَّى سَفِكَ فِي طَاعَتِكَ دَمَهُ وَأَسْتَبِيحَ حَرِيمَةَ اللَّهِ فَالْعَنَهُمُ  
لَعْنًا وَبَيْلًا وَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ رَسُولِ  
اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَمِينُ اللَّهِ  
وَابْنُ أَمِينِهِ عِشْتَ سَعِيدًا وَمَضَيْتَ حَيِّدًا أَوَمِتَ فَقِيدًا  
مَظْلُومًا شَهِيدًا وَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ مُنْجِرُكَ مَا وَعَدَكَ وَمُهِلُكَ  
مَنْ خَذَلَكَ وَمُعَذِّبُ مَنْ قَتَلَكَ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللَّهِ  
وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ فَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ  
قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ظَلَمَكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذَلِكَ  
فَرَضِيَتْ بِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ أَنِّي وَلِيُّ لِمَنْ وَالَاهُ وَعَدُّوْ  
لِمَنْ عَادَاهُ يَا بَنِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ  
ثَوْرًا فِي الْأَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْأَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنْجَسْكَ  
الْجَاهِلِيَّةُ بِأَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبَسْكَ الْمُدْ لِهَمَّاتٍ مِنْ شَيْءٍ هَا  
وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّينِ وَأَرْكَانِ الْمُسْلِمِينَ وَمَعْقِلِ  
الْمُؤْمِنِينَ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمَامُ الْبَرُّ النَّقِيُّ الرَّضِيُّ التَّوَكَّلُ  
الْهَادِي الْمُهْدِي وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأُيْمَةَ مِنْ وَلَدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوَى  
وَأَعْلَامُ الْهُدَى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَالْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا وَ  
أَشْهَدُ أَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَيَا يَا بِكُمْ مُوقِنٌ بِشَرَائِعِ دِينِي وَ  
خَوَاتِيمِ عَمَلِي وَقَلْبِي بِقُلُوبِكُمْ سَلَامٌ وَأَمْرِي بِكُمْ مُتَّبِعٌ  
وَأُضْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتَّى يَأْذَنَ اللَّهُ لَكُمْ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ  
عَدُوِّكُمْ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَعَلَى أَرْوَاحِكُمْ وَأَجْسَادِكُمْ وَأَجْسَامِكُمْ وَ  
شَاهِدِكُمْ وَغَائِبِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ أَمِينُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

اپنا کام خدا کے حیر و کر دے کیونکہ وہ کاموں کا سدھارنے والا ہے جو قصد کیا ہے اس کی بھی تہ سہ کر دے گا۔

اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھو۔ اور جو چاہو دعا مانگو۔ حق تعالیٰ بر لایکھا۔

اور مناسب ہے کہ زیارت آخر روز عاشورا چلیم کے روز پڑھے۔ اس مہینہ کی ساتویں تاریخ ولادت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور سترھویں تاریخ شہادت حضرت امام علی رضا علیہ السلام ہے۔ اور بنا بر مشہور اٹھائیسویں تاریخ کو وفات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام ہے۔ لہذا ان تاریخوں میں زیارت جامعہ پڑھنی چاہیئے جو زیارات کے باب میں مذکور ہے۔

## ماہ ربیع الاول

اس مہینہ کی پہلی رات شبِ ہجرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ آنحضرتؐ نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کا ارادہ فرمایا اور امیر المؤمنین علیہ السلام آن حضرتؑ پر اپنی جان فدا کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ اور آپ کے بستر پر کفار کی تلواروں کے سایہ میں سوئے۔ خداوند عالم نے فرشتوں کے ساتھ اس واقعہ جاں نثاری پر فخر و مباہات کا اظہار فرمایا۔ لہذا اس نعمتِ عظمیٰ کے شکر کے لئے اس روز روزہ رکھنا مستحب ہے۔ اور حضرت رسول خداؐ اور امیر المؤمنینؑ کی زیارت پڑھیں جو زیارات کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

اس ماہ کی آٹھویں تاریخ کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت واقع ہوئی اور حضور صاحب اللہ صلوات اللہ علیہ امامت کے منصبِ جلیل پر فائز ہوئے۔ لہذا ان دونوں حضرات کی زیارت پڑھنی چاہیئے۔

اس مہینہ کی نویں تاریخ کو عید کا دن ہے۔ جو ”عیدِ شجاع“ کے نام سے مشہور ہے بنا بر قول بعض علماء اس تاریخ کو عمر بن سعد قاتلِ سید الشہداء جنہم واصل ہوا۔ لہذا دوستانِ آلِ محمد علیہم السلام کو چاہیئے کہ اس روز خوشی کریں۔ عمدہ و فاخرہ لباس پہنیں۔ خوشبو لگائیں۔ عید منائیں۔ جو شخص اس روز کو عید قرار دے گا۔ خداوند عالم اس کو ثوابِ عظیم عطا فرمائے گا اور اس مہینہ کی سترھویں تاریخ بروز جمعۃ المبارک بوقت طلوع صبح ولادت با سعادت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ سنت ہے کہ اس روز غسل کریں۔ خدا کی راہ میں صدقہ دیں۔ مسرت کا اظہار کریں۔ اور شاہدِ مقدسہ خصوصاً روضہ مبارکہ جناب رسول خداؐ

اِذَا تَوَجَّهَ اِلَى اَمْرِ فَبِيْدْ رِضًا عَالِمًا لِّلّٰهِ لَا تَخَفْ ۚ وَلَا تَرْجُوْا غَيْرَ اللّٰهِ اِنۡقَعَبَ بِاَلَيْسَ يَرۡتَدِّلُ الْخَيۡرُ

حضرت امیر المؤمنین کی زیارت سے مشرت ہوں۔ اگر وہاں نہ پہنچ سکیں تو دور کے شہروں میں زیارت رسول خدا پڑھیں۔ اور اس تاریخ کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی بھی ولادت ہے۔ زیارت جامعہ طہنی چاہیے۔

## ماہ ربیع الثانی

اس مہینہ کی دسویں تاریخ کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہے۔ اور بہت مبارک دن ہے۔ لہذا مستحب ہے کہ مومنین روزہ رکھیں۔ اعمال خیر بجا لائیں۔ اور آپ کی زیارت کے سلسلہ میں زیارت جامعہ پڑھیں۔

## ماہ جمادی الاول

اس مہینہ کی تیسری تاریخ ولادت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہے۔ یہ دن نہایت مبارک ہے۔ مستحب ہے کہ مومنین اس دن روزہ رکھیں۔ صدقہ دیں۔ عبادات اور اعمال خیر بجالائیں۔ اور آپ کی زیارت کے لئے زیارت جامعہ پڑھیں اور اسی روز حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے بصرہ فتح کیا۔ لہذا ان کی زیارت بھی اس روز پڑھنا مناسب ہے۔

## ماہ جمادی الاخری

اس مہینہ کی تیسری تاریخ سیدہ عالم جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی وفات حضرت آیات اور اسی مہینہ کی بیسویں تاریخ آن معصومہ سلام اللہ علیہا کی ولادت باسعادت ہے۔ لہذا مومنین کا ایمانی فرض ہے کہ تیسری تاریخ کو آن معصومہ کے مراسم تعزیت بجا لائیں۔ اور آپ کے مصائب ذکر کر کے اظہار غم کریں۔ اور آپ کے دشمنوں پر لعنت کریں اور بیسویں تاریخ کو خوشی کریں۔ اس نعمت کے شکریہ میں روزہ رکھیں۔ صدقہ دیں۔ اعمال خیر بجالائیں۔ اور ان دونوں تاریخوں میں آن معصومہ کی زیارت پڑھیں۔ یہ زیارت مختصر اور معتبر ہے۔ اور ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَالدَةَ الْحُجَجِ عَلَی النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمُنَوَّعَةُ حَقِّهَا پھر کہے اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اُمَّتِكَ



جب کسی ایسے کام کی طرف متوجہ ہوں میں خوشنودی خدا پر تو فرمائے خدا کے کسی سے نہ روزہ نمیز رکھ تھکے بقیاعت کر نیکی ملیگی  
وَابْتَغِ بَيْتِكَ وَرَوْحَتِهِ وَصِيَّ نَبِيِّكَ صَلَوةً تُزَلِّفُهَا لِقَوِي زُلْفَى عِبَادِكَ  
الْمُكَرَّمِينَ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَأَهْلِ الْأَرْضِينَ۔

اس کے بعد نماز زیارت پڑھیں۔ اور خداوند عالم سے مغفرت طلب کریں وہ گناہ  
معاف فرمائے گا اور داخل جنت کرے گا۔ اور اگر ممکن ہو تو نماز جناب سیدہ صلوات اللہ  
علیہا بھی پڑھیں جو سنتی نمازوں میں بیان ہو چکی ہے۔

## ماہِ رجب

رجب کا مہینہ اُن چار مہینوں میں سے ہے جن کے احترام کے لحاظ سے کافروں  
سے لڑائی حرام ہے جناب رسالت مآب ﷺ اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ رجب  
خدا کا مہینہ ہے۔ شعبان میرا مہینہ ہے۔ اور ماہِ رمضان میری اُمّت کے لئے استغفار کا  
مہینہ ہے۔ جو شخص ماہِ رجب میں ایک روزہ بھی رکھے گا تو وہ خدا کی خوشنودی کا مستحق ہوگا  
حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اول رجب یا وسط رجب یا آخر  
رجب میں ایک روزہ رکھے اُس کے گزشتہ گناہ بخشے جائیں گے۔ حضرت امام جعفر صادق  
علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جو شخص تین روز رجب میں روزے  
رکھے۔ خداوند عالم اُس کو ہر روزہ کے عوض میں سال بھر کے روزوں کا ثواب عطا فرمائے گا  
اور جو آٹھ روزے رکھے تو خداوند عالم اُس کا حساب آسان فرمائے گا اور جو رجب کے پورے  
مہینہ میں روزے رکھے تو خداوند عالم اپنی خوشنودی و رضامندی اس کے واسطے لکھ دیگا  
جناب رسالت مآب ﷺ اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو تو ہر  
روز ان تسبیحات کو سو مرتبہ پڑھے۔ سُبْحَانَ الْوَلَدِ الْجَلِيلِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي  
التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ الْأَعَزِّ الْأَكْرَمِ سُبْحَانَ مَنْ لَيْسَ الْعِزُّ وَهُوَ  
لَهُ أَهْلٌ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ماہِ رجب میں ہر روز صبح و شام  
اور ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھا کرو۔ يَا مَنْ أَرْجُوهُ لِكُلِّ خَيْرٍ وَأَمِنْ سَخَطِهِ عِنْدَ  
كُلِّ شَرٍّ يَا مَنْ يُعْطِي الْكَثِيرَ بِالْقَلِيلِ يَا مَنْ يُعْطِي مَنْ سَأَلَهُ يَا مَنْ

كَتَبَنِي فِي أَمْرِكَ مُتَرَدِّدًا نَسَلُ مَرَادِكَ الشَّاءَ اللَّهُ تَعَالَى

يُعْطِي مَنْ لَمْ يُسْأَلْهُ وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْهُ تَحْتًا مِنْهُ وَرَحْمَةً أَعْطَانِي  
بِمَسْأَلَتِي إِيَّاكَ جَمِيعَ خَيْرِ الدُّنْيَا وَجَمِيعَ خَيْرِ الْآخِرَةِ وَاصْرَفَ  
عَنِّي بِمَسْأَلَتِي إِيَّاكَ جَمِيعَ شَرِّ الدُّنْيَا وَشَرِّ الْآخِرَةِ فَإِنَّهُ غَيْرُ  
مَنْقُوصٍ مَا أَعْطَيْتَ وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ يَا كَرِيمُ۔ پس حضرت بائیں  
ہاتھ میں اپنی ریش مبارک لے کر اپنے واسطے ہاتھ کی انگشت سبابہ کو داہنی جانب اور بائیں  
جانب حرکت دیتے تھے۔ اور یہ دعا پڑھتے تھے يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا ذَا النُّعْمَاءِ  
وَالْجُودِ يَا ذَا الْمَنِّ وَالطُّوْلِ حَرِّمُ شَيْبَتِي عَلَى النَّاسِ۔ اور ہاتھ اُس وقت تک  
نزد رکھتے تھے جب تک کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر نہ ہو جاتی تھی۔

اس مہینہ کی پہلی شب کو غسل سنت ہے۔ اور منقول ہے کہ اس مہینہ کی پہلی اور پندرہویں  
اور آخری شب میں غسل کرنے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ منقول ہے کہ جب ماہِ رجب کا  
چاند دیکھے تو یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِهْلَهُ عَلَيْنَا يَا اَدَمِيْنَ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ  
وَالِاسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

اور شبِ اول اور روزِ اول اور پندرہویں شب کو زیارت حضرت امام حسین  
علیہ السلام پڑھنے کا بہت ثواب ہے۔ اس مہینہ کے پہلے جمعہ کو سورہ تہ سورہ قل ہو اللہ  
پڑھنے کا بہت ثواب ہے اور اس مہینہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز  
پڑھنے کی بہت فضیلت وارد ہے۔ اس نماز کی ترکیب سنٹی نمازوں میں تفصیل سے بیان  
ہو چکی ہے۔ اور اس ماہ میں کثرت سے طلبِ مغفرت کریں اور کہیں اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ  
اَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ وارد ہے کہ اس شب میں رکعت نماز پڑھے۔ ہر دو رکعت بیک  
سلام اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ قل ہو اللہ پڑھے کہ دنیا و آخرت کی بلاؤں سے  
بے خوف ہو گا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ماہِ رجب کی شب  
اول کو بعد نمازِ عشاء یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ مَلِيْكُ وَاَنَّكَ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرٌ وَاَنَّكَ مَا تَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ يَكُنْ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ  
اَتُوْجِّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ

اپنے کام میں متفکر نہ ہو انشاء اللہ انہی مراد پائے گا۔

وَاللهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي اَتُوَجَّهُ اِلَى اللهِ رَبِّي وَرَبِّكَ لِيُنْجِحَ بِكَ طَلِبَتِي  
 اللَّهُمَّ بَيْنَكَ مُحَمَّدٌ وَبِالْاُتَمَّةِ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ  
 اَنْجِحْ طَلِبَتِي۔ پس اپنی حاجت خدا سے طلب کرے اور ہر شب اس مہینے میں ہزار مرتبہ  
 کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ اور منقول ہے کہ جو کوئی تمام ماہِ رجب میں ہزار بار کہے تو سو ہزار حسنة  
 اُس کے واسطے لکھے جائیں گے اور خدا بہشت میں اُس کے لیے ایک گھر بنوائے گا۔ اور تمام  
 ماہ میں ہزار بار سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھے۔ اور وارد ہوا ہے کہ تمام ماہ اس استغفار کو  
 چار سو بار پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ اور جمع و شام اس ماہ میں بلکہ تمام سال ستر  
 مرتبہ کہے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ اور سنت ہے کہ ہر روز ماہِ رجب میں یہ دعا  
 پڑھے۔ اور بروایت سید ابن طاووس رحمۃ اللہ علیہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعا جامع ترین دعا  
 ہے اور ہر وقت پڑھ سکتا ہے۔ اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ صَبْرَ الشَّاكِرِينَ لَكَ وَ  
 عَمَلَ الْخَائِفِينَ مِنْكَ وَيَقِينَ الْعَابِدِينَ لَكَ اللَّهُمَّ اَنْتَ الْعَلِيُّ  
 الْعَظِيمُ وَاَنَا عَبْدُكَ الْبَائِسُ الْفَقِيرُ وَاَنْتَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ وَاَنَا  
 الْعَبْدُ الدَّلِيلُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَامْنُنْ بِغِنَاكَ  
 عَلَيَّ فَقِرْنِي وَبِعِلْمِكَ عَلَيَّ جَهْلِي وَبِقُوَّتِكَ عَلَيَّ ضَعْفِي يَا قَوِي  
 يَا عَزِيزُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْاَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّينَ  
 وَافْعِنِي مَا أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
 وارد ہے کہ ہر روز ماہِ رجب میں یہ دعا پڑھے۔ اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ بِالْمُلُوكِ  
 فِي رَجَبٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّافِي وَابْنُهُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ  
 وَاتَّقَرَّبُ بِهِمَا إِلَيْكَ خَيْرَ الْقُرْبِ يَا مَنْ إِلَيْهِ الْمَعْرُوفُ طَلِبَ  
 وَفِيمَا لَدَيْهِ مَرْغَبٌ اَسْأَلُكَ سُؤَالَ مُقْتَرِفٍ مُذْنِبٍ قَدْ  
 أَوْفَقَتْهُ ذُنُوبُهُ وَأَوْثَقَتْهُ عُيُوبُهُ فَطَالَ عَلَى الْخَطَايَا دُوبُهُ  
 وَمِنَ الرِّزَايَا خُطُوبُهُ يَسْأَلُكَ التَّوْبَةَ وَحَسَنَ الْآدَبَةِ وَالزُّرُوعِ

مَنْ قَنَعَ عَيْتَرٍ وَمَنْ طَمَعَ ذَلَّ أُتْرَكَ الطَّمَعُ مِنَ الْخَلْقِ

عَنِ الْحَوْبَةِ وَمَنِ التَّارِفَكَ رَقَبَتِهِ وَالْعَفْوُ عَمَّا فِي رِيقَتِهِ نَأْنَتْ  
يَا مُؤَلَّيْ أَعْظَمُ أَمَلِهِ وَثِقَتِهِ اللَّهُمَّ وَاسْتُنْكَ بِمَسَائِلِكَ الشَّرِيفَةِ  
وَسَائِلِكَ الْمُنِيفَةِ أَنْ تَتَّعِدَنِي فِي هَذَا الشَّهْرِ بِرَحْمَتِهِ مِنْكَ  
وَأَسْعَةٍ وَنِعْمَةٍ وَازِيعَةٍ وَنَفْسٍ بِمَا رَزَقْتَهَا قَانِعَةٍ إِلَى نَزُولِ الْخَاخِرَةِ  
وَحُلِّ الْأَخِيرَةِ وَمَا هِيَ إِلَيْهِ صَائِرَةٌ۔ اگر ماہِ رجب کے روزے رکھنا دشوار  
ہوں یا عاجز ہو تو بدل روزہ متب ہے کہ ایک دم تصدق کرے یا ایک در احتیاطاً  
تین پاؤں گندم یا جو دے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب یا ہر روز ماہِ رجب یا ماہِ شعبان  
و ماہِ رمضان میں تین تین مرتبہ الحمد اور آیت الکرسی اور سورۃ قل هو اللہ اور سورۃ قل یا ایہا  
الکفرن اور سورۃ قل أعوذ برب الفلق اور سورۃ قل أعوذ برب الناس پڑھے اور کہے۔  
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ  
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اور تین مرتبہ کہے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
وَآلِ مُحَمَّدٍ اور تین مرتبہ کہے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ  
اور چار سو مرتبہ کہے اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ تو خداوند عالم اُس کے گناہ  
بخش دے گا۔ اگر چہ شمار میں قطراتِ باران و برگِ درختان و کھیت و دریا کے برابر ہوں۔ پھر  
حضرت نے فرمایا کہ اگر تمام عمر میں ایک دفعہ اس عمل کو بجالائے تو خداوند عالم ہر جن کے  
عض میں ستر ہزار نیکیاں اُس کو عطا فرمائے گا۔ اور خداوند عالم اُس کو وہ نعمتیں عطا فرمائے گا  
کہ کسی آنکھ نے نہ دیکھی ہوں اور نہ کسی کان نے سنی ہوں۔

روایت میں وارد ہے کہ پندرھویں رجب کی شب کو بارہ رکعت نماز دو دو کر کے پڑھے  
اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد جو سورۃ چاہے پڑھے اور نارغ ہونے کے بعد سورۃ حمد  
اور سورۃ قل أعوذ برب الفلق اور سورۃ قل أعوذ برب الناس اور سورۃ قل هو اللہ اور  
آیت الکرسی کو چار مرتبہ پڑھے۔ پھر چار مرتبہ کہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اس کے بعد کہے اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ  
بِشَيْءٍ



جس نے قناعت کی عزت پائی اور جس نے طبع کی ذلیل ہوا لایح کو چھوڑ دے۔

بِه شَيْئًا وَمَا شَاءَ اللَّهُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

اس مہینہ کی پہلی تاریخ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ولادت، تیسری تاریخ حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی شہادت اور بنا بر آقوی پانچویں تاریخ آپ کی ولادت دسویں تاریخ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی ولادت اور تیرھویں تاریخ مرلائے کائنات ابراہیمؑ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولادت ہے۔ پندرھویں تاریخ شہادت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور پچیسویں تاریخ شہادت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہے۔ ان تاریخوں میں زیارت جامعہ پڑھنی چاہیئے۔ اور اس مہینہ کی چوبیس تاریخ کو فتح خیبر ہے۔ لہذا اس نعمت کے شکر میں اس روز روزہ رکھیں اور ستائیسویں تاریخ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث برسالت ہوئے۔ لہذا اس تاریخ روزہ رکھیں اور حضرت کی زیارت پڑھیں۔

ماہ رجب کی پہلی اور پندرھویں اور آخری شب میں جاگنا اور عبادت میں مشغول رہنا ثواب عظیم کا باعث ہے۔ اور غسل کرنا ایسا ہے کہ جیسے ماں کے پیٹ سے پاک اور بیگناہ پیدا ہوا۔ بہترین اعمال نصف ماہ رجب دعائے اُمّ داؤد ہے جو حاجات برآئے، اور تکالیف دور کرنے اور ظالموں کے مظالم رفع کرنے میں ہمید مجرب ہے۔

## عَمَلِ اُمِّ دَاوُدَ

دُعائے اُمّ داؤد کے بارہ میں روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ فاطمہ مادر داؤد ابن الحسن پسراؤدہ بن محبتی علیہ السلام جناب صادق آل محمد کی دایہ تھیں اور آپ کو دودھ پلایا تھا جب محمد بن عبداللہ بن حسن نے مدینہ میں خروج کیا۔ اور منصور دوانقی کے لشکر نے اگر اُن کو قتل کیا۔ اور ان کے بھائی محمد کو بھی شہید کیا۔ اور عبداللہ بن الحسن کو اور حسنی سادات کی ایک جماعت کو طوق و زنجیر میں قید کر کے مدینہ سے عراق لے گئے۔ داؤد بھی اُن میں تھے فاطمہ مادر داؤد کہتی ہیں کہ ایک مدت تک داؤد کی کوئی خبر مجھ کو نہ ملی۔ ہمیشہ الحاج و زاری کے ساتھ دعائیں کرتی رہی۔ اور میری التماس پر برادران مومن اور دیگر بزرگ و صلحاء بھی دعائیں کرتے رہے۔



اَذْهَبْ فَيَمُوتَ تَجِدْ خَيْرًا كَثِيرًا۔

لیکن قبولیت دعا کا کوئی اثر مجھے محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میرا رنج و ملال بڑھنا لگیا۔ یہاں تک کہ غم سے میں لاغر و نحیف ہو گئی۔ اور داؤد کی ملاقات سے بالکل مایوس ہو گئی۔ اسی اثناء میں میں نے سنا کہ حضرت صادق علیہ السلام کا مزاج نا ساز ہے۔ میں آپ کی عیادت کو گئی حضرت نے داؤد کا حال دریافت فرمایا۔ اُس کا نام سُن کر میں روئی اور کہا آپ پر فدا ہوں۔ داؤد تو عراق میں قید ہے۔ اور میں اُس کی ملاقات سے مایوس ہو چکی ہوں۔ آپ سے التماس ہے کہ آپ اُس کے لئے دعا کیجئے۔ کیونکہ وہ آپ کا رضاعی بھائی ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ آپ اُس دعا سے کیوں غافل ہیں جو دعائے استفتاح اور دعائے اجابت و نجات ہے۔ اور وہ دعا ہے کہ اُس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اس کے پڑھنے والے کے استقبال کے لئے فرشتے آتے ہیں۔ اور اُس کو قبولیت دعا کی خوش خبری دیتے ہیں۔ پس حضرت نے اُس عمل کی ترکیب تعلیم فرمائی۔ اور فرمایا کہ اس دعا کی حفاظت کرو۔ اور نا اہل کو تعلیم نہ کرو۔ کیونکہ دعا نہایت جلیل القدر ہے اور اس میں اسم اعظم ہے۔

اُم داؤد کہتی ہیں کہ اس دعا کو حضرت نے لکھ کر مجھے دیا۔ اور میں نے ماہِ رجب میں جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا۔ عمل کیا۔ اور سولہویں شب ماہِ رجب بعد افطار روزہ و نمازِ عشاءِ تھوڑی دیر عبادت کر کے میں سوئی۔ خواب میں دیکھا کہ جناب رسولِ خدا مجھ کو فرماتے ہیں کہ اے مادرِ داؤد بشارت ہو تجھ کو کہ جمع ملائکہ اور مرسلین اور شہداء تیرے مددگار اور شفیع ہیں اور خوش ہو کہ حق تعالیٰ تیرے فرزند کا محافظ ہے۔ اور بہت جلد انشاء اللہ وہ تیرے پاس آتا ہے۔ میں خواب سے بیدار ہوئی۔ اور اتنے عرصہ میں کہ ایک بہت تیز سوار عراق سے مدینہ میں آسکتا ہے۔ داؤد کو میرے پاس آگیا۔ اُس نے کہا کہ اے اماں میں قید خانہ میں نہایت سختی سے طوق و زنجیر میں گرفتار تھا۔ اور رہائی سے نا اُمید ہی تھی۔ جب ماہِ رجب کی پندرھویں تاریخ آئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ تم جائے نماز پر بیٹھی ہو۔ اور تمہارے گرد کچھ بزرگ ہیں جو تسبیحِ خدا میں مشغول ہیں۔ ان میں سے ایک بزرگوار نے جن کے متعلق مجھے گمان ہوا کہ وہ میرے جدِ امجد جناب رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں مجھ سے ارشاد فرمایا تجھ کو بشارت ہو کہ تیری ماں کی دعا تیرے حق میں قبول ہوئی۔ جب میں خواب سے بیدار ہوا۔ تو

جس کام کی تہیت کی ہے جا بہت بھلائی پائے گا

منصور دوانقی کے ہر کارے قید خانہ پر پہنچے۔ اور مجھ کو طلب کیا۔ اور رات ہی میں مجھ کو منصور کے پاس لے گئے۔ منصور نے حکم دیا کہ میری زنجیریں کاٹی جائیں۔ اور دس ہزار درہم دئے۔ اور ایک تیز رفتار اونٹ پر مجھ کو سوار کر کے جلدی سے مدینہ بھیجوا دیا۔

اس عمل کا طریقہ جو حضرتؑ نے تعلیم فرمایا یہ ہے کہ ماہ رجب کی تیرہویں اور چودھویں اور پندرہویں کو روزہ رکھے۔ اور پندرہویں تاریخ زوال کے وقت یا قریب زوال غل کرے اور رجب زوال ہو جائے تو پاکیزہ کپڑے پہن کر تنہائی کے مقام پر جائے کہ جہاں کوئی شخص پاس نہ آئے۔ اور دو رکعت کر کے آٹھ رکعتیں نافلہ ظہر کی پڑھے۔ پھر آداب و شرائط کے ساتھ فرضیہ ظہر بجالائے۔ اور نماز ظہر کے بعد مزید دو رکعت جس سورۃ کے ساتھ چاہے پڑھے اور اس کے بعد سو مرتبہ کہے یا قَاتِلِ حَوَاجَّ الطَّالِبِينَ ط پھر آٹھ رکعت نافلہ عصر پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد تین مرتبہ سورۃ قل هو اللہ اور ایک مرتبہ سورۃ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ پڑھے۔ پھر فرضیہ عصر حضور و شروع کے ساتھ بجالائے۔ نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد پاکیزہ فرش پر بیٹھے۔ اور سو مرتبہ سورۃ حمد اور سو مرتبہ سورۃ قل هو اللہ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ پھر ایک ایک مرتبہ یہ سورتیں پڑھے۔ سورۃ الفام (پارہ ۱) سورۃ بنی اسرائیل (پارہ ۱۵) سورۃ کہف (پارہ ۱۵) سورۃ لقمان (پارہ ۲۱) سورۃ یسین (پارہ ۲۲) سورۃ الصافات (پارہ ۲۳) سورۃ حم سجدہ (پارہ ۲۴) سورۃ شوری (پارہ ۲۵) سورۃ دخان (پارہ ۲۵) سورۃ فتح (پارہ ۲۶) سورۃ واقعہ (پارہ ۲۶) سورۃ ملک (پارہ ۲۹) سورۃ قلم (پارہ ۲۹) اور سورۃ اِذَا الشَّمَاءُ انشَقَّتْ (پارہ ۳۰) سے لے کر آخر قرآن تک اگر یہ سب سورتیں نہ پڑھ سکے تو ان کے بدلے ہزار مرتبہ سورۃ قل هو اللہ اور احتیاطاً اعلیٰ تر مرتبہ سورۃ حمد اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی بھی پڑھے۔ ایک روایت کے موجب سورۃ حمد سے قبل سو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہے۔ اور آیۃ الکرسی کے بعد سو مرتبہ دُرُود پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ صَدَقَ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ دَوَّ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ

دَعِ الْجَوْصَ فِي الدُّنْيَا وَطَلِّبِ الزِّيَادَةَ وَلَوْ نَدِمْتَ مَا يَفْعَلُكَ التَّدَامَةُ

شَيْءٌ وَهُوَ السَّبِيحُ الْبَصِيرُ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا  
هُوَ الْمَلِكُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ  
الْحَكِيمُ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ وَبَلَغْتَ رُسُلَهُ الْكِرَامَ وَأَنَا  
عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الْمَجْدُ وَلَكَ  
الْعِزُّ وَلَكَ الْفَخْرُ وَلَكَ الْقَهْرُ وَلَكَ النِّعْمَةُ وَلَكَ الْعُظْمَةُ وَ  
لَكَ الرَّحْمَةُ وَلَكَ الْمَهَابَةُ وَلَكَ السُّلْطَانُ وَلَكَ الْبَهَاءُ وَلَكَ  
الْإِمْتِنَانُ وَلَكَ التَّسْبِيحُ وَلَكَ التَّقْدِيسُ وَلَكَ التَّهْلِيلُ وَلَكَ التَّكْبِيرُ  
وَلَكَ مَا يَبْرَى وَلَكَ مَا لَا يَرَى وَلَكَ مَا فَوْقَ السَّمُوتِ الْعُلَى وَلَكَ مَا  
تَحْتَ الثَّرَى وَلَكَ الْأَرْضُونَ السُّفْلَى وَلَكَ الْوَحْدَةُ وَالْأُولَى وَلَكَ مَا  
يُحِبُّ وَتَرْضَى بِهِ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ وَالشُّكْرِ وَالتَّعْمَادِ اللَّهُمَّ  
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَمِينِكَ وَحَبِيبِكَ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى جِبْرِائِيلَ أَمِينِكَ عَلَى وَحْيِكَ وَالْقَوِيِّ عَلَى أَمْرِكَ  
وَالْمُطَاعِ فِي سَمَوَاتِكَ وَمَحَالِ كَرَامَاتِكَ الْمُتَحَبِّلِ لِكَلِمَاتِكَ  
الْقَاصِرِ لِأَنْبِيَاؤِكَ الْمُدْمِرِ لِأَعْدَائِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مِيكَائِيلَ  
مَلِكِ رَحْمَتِكَ وَالْمَخْلُوقِ لِوَأْنَتِكَ وَالْمُسْتَغْفِرِ الْمُعِينِ لِأَهْلِ  
طَاعَتِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى إِسْرَافِيلَ حَامِلِ عَرْشِكَ وَصَاحِبِ  
الصُّورِ الْمُتَنَبِّئِ لِأَمْرِكَ وَالْوَجِلِ الْمُشْفِقِ مِنْ خِيفَتِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ  
عَلَى عِزْرَائِيلَ قَابِضِ أَرْوَاحِ جَمِيعِ خَلْقِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى حَمَلَةِ  
الْعَرْشِ الظَّاهِرِينَ وَعَلَى مَلَائِكَةِ الذِّكْرِ أَهْلِ التَّامِينِ عَلَى دُعَاءِ  
الْمُؤْمِنِينَ وَعَلَى السَّفَرَةِ الْكَرَامِ الْبَرَّةِ الطَّيِّبِينَ وَعَلَى مَلَائِكَتِكَ  
الْكَرَامِ الْكَاتِبِينَ وَعَلَى مَلَائِكَةِ الْجَنَانِ وَخَزَنَةِ الْيَمِينِ وَمَلِكِ  
الْمَوْتِ وَالْأَعْوَانِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آيِنَا  
آدَمَ بَدِيعِ فَطْرَتِكَ الَّذِي أَكْرَمْتَهُ بِسُجُودِ مَلَائِكَتِكَ أَبَحْتَهُ

حرص اور طلب دنیا کو چھوڑ دے اور نام نہ نہر کیونکہ شرمندگی کچھ فائدہ نہ دے گی۔

جَنَّكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أُمَّنَا حَوَّاءَ الْمَطَهَّرَةِ مِنَ الرَّجْسِ الْمُصَفَّاءَةِ  
مِنَ الدَّنَسِ الْمُفَضَّلَةِ مِنَ الدَّنَسِ الْمُرَدَّدَةِ بَيْنَ مَحَالِّ الْقُدْسِ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى هَابِيلَ وَشِيثَ وَإِدْرِيسَ وَنُوحَ وَهُودَ وَصَالِحَ  
وَإِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَيُوسُفَ وَالْأَسْبَاطِ وَ  
لُوطَ وَشُعَيْبَ وَأَيُّوبَ وَمُوسَى وَهَارُونَ وَيُوشَعَ وَمِيثَاقَ وَالْخَضِرِ  
ذِي الْقُرْنَيْنِ وَيُونُسَ وَالْيَاسَ وَالْيَسَعَ وَذِي الْكَلْبِ وَطَالُوتَ وَ  
دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَزَكَرِيَّا وَشُعْيَا وَيَحْيَى وَتُورَخَ وَمَتَّى وَإِسْمَاعِيلَ  
وَحِيقُوتَ وَدَانِيَالَ وَعُزَيْرَ وَعِيسَى وَشَمْعُونَ وَجَرَجِيْسَ وَالْحَوَارِيْنَ  
وَالذَّبَّاجَ وَخَالِدَ وَحَنْظَلَةَ وَلَقْمَانَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ  
مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ  
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَرَحَّمْتَ وَبَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ  
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْوُصِيَاءِ وَالسَّعَادِ  
وَالشُّهَدَاءِ وَائِمَّةِ الْهُدَى اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْأَبْدَالِ وَالْأَوْثَادِ  
وَالسِّيَاحِ وَالْعُبَادِ وَالْمُخْلِصِينَ وَالزُّهَّادِ وَأَهْلِ الْجِدِّ وَالْإِجْتِهَادِ  
وَاخْصُصْ مُحَمَّدًا وَأَهْلَ بَيْتِهِ بِأَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَأَجْزَلِ كَرَامَاتِكَ  
وَبَلِّغْ رُوحَهُ وَجَسَدَهُ مِنْ بَيْتِ نَحْيَةَ وَسَلَامًا وَزُودَهُ فَضْلًا وَشَرَفًا  
وَكَرَمًا حَتَّى تَبْلُغَهُ أَعْلَى دَرَجَاتِ أَهْلِ الشَّرَفِ مِنَ النَّبِيِّينَ  
وَالْمُرْسَلِينَ وَالْأَفْاضِلِ الْمُقَرَّبِينَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ سَمِيتُ  
وَمَنْ لَمْ أَسْمِ مِنْ مَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ  
وَأَوْصِلْ صَلَوَاتِي إِلَيْهِمْ وَآلِي أَرْوَاحِهِمْ وَاجْعَلْهُمْ إِخْوَانِي فِيكَ  
وَاعُوَانِي عَلَى دُعَائِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَيْكَ وَبِكَرَمِكَ  
إِلَى كَرَمِكَ وَبِحُجُودِكَ إِلَى جُودِكَ وَبِرَحْمَتِكَ إِلَى رَحْمَتِكَ وَ  
بِأَهْلِ طَاعَتِكَ إِلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ بِكُلِّ مَا سَأَلَكَ بِهِ

أَحَدٌ مِنْهُمْ مِنْ مُسْئَلَةٍ شَرِيفَةٍ غَيْرَ مُرْدُودَةٍ وَبِمَا دَعَاكَ بِهِ  
 مِنْ دَعْوَةٍ مُجَابَةٍ غَيْرِ مُخَيَّبَةٍ يَا أَلَلَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا حَلِيمُ  
 يَا كَرِيمُ يَا عَظِيمُ يَا جَلِيلُ يَا مَنِيلُ يَا جَمِيلُ يَا أَفْضَلُ يَا وَكِيلُ  
 يَا مُقِيلُ يَا مُجِيرُ يَا خَبِيرُ يَا مُنِيرُ يَا مُنِيعُ يَا مُدِيلُ يَا مُجِيلُ يَا  
 كَبِيرُ يَا قَدِيرُ يَا بَصِيرُ يَا شَكُورُ يَا غَفُورُ يَا بَرُّ يَا طَهْرُ يَا ظَاهِرُ  
 يَا قَاهِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا سَاتِرُ يَا مُحِيطُ يَا مُقَدِّرُ يَا حَافِظُ يَا  
 مُتَجَبِّرُ يَا قَرِيبُ يَا وَدُودُ يَا حَمِيدُ يَا مُجِيدُ يَا مُبْدِيُ يَا مُعِيدُ  
 يَا شَهِيدُ يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا قَابِضُ يَا بَاسِطُ  
 يَا هَادِيُ يَا مُرْسِلُ يَا مُرْشِدُ يَا مُسَيِّدُ يَا مُعْطِيُ يَا مَانِعُ يَا  
 دَافِعُ يَا رَافِعُ يَا بَاقِيُ يَا وَاقِيُ يَا خَلَّاقُ يَا رَزَّاقُ يَا وَهَّابُ يَا تَوَّابُ  
 يَا فَتَّاحُ يَا نَفَّاحُ يَا مُرْتَّاحُ يَا مَنْ بِيَدِهِ كُلُّ مُفْتَاحٍ يَا نَفَّاعُ  
 يَا رَعُوفُ يَا عَطُوفُ يَا كَافِيُ يَا شَافِيُ يَا مُعَافِيُ يَا مُكَافِيُ يَا وَفِيُ  
 يَا مُهَيِّمُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا  
 أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا نُورُ يَا مُدَبِّرُ يَا نُورُ يَا وَثَرُ يَا قُدُّوسُ يَا  
 نَاصِرُ يَا مُؤَلِّسُ يَا بَاعِثُ يَا وَارِثُ يَا عَالِمُ يَا حَاكِمُ يَا بَارِيُ  
 يَا مُتَعَالِيُ يَا مُصَوِّرُ يَا مُسَلِّمُ يَا مُتَجَبِّبُ يَا قَائِمُ يَا دَائِمُ يَا عَلِيمُ  
 يَا حَكِيمُ يَا جَوَادُ يَا بَارِيُ يَا بَارِيُ يَا سَارِيُ يَا عَدْلُ يَا فَاضِلُ يَا  
 دَيَّانُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا سَمِيعُ يَا بَصِيرُ يَا بَدِيعُ يَا خَفِيرُ  
 يَا مُعِينُ يَا نَاشِرُ يَا غَافِرُ يَا قَدِيمُ يَا كَرِيمُ يَا مُسَرِّقُ  
 يَا مَيِّسِرُ يَا مُمِيتُ يَا مُجِيُ يَا نَافِعُ يَا رَازِقُ يَا مُقَدِّرُ يَا مُسَبِّبُ  
 يَا مُغِيثُ يَا مُغْنِيُ يَا مُقْنِيُ يَا خَالِقُ يَا رَاصِدُ يَا وَاحِدُ يَا حَاضِرُ  
 يَا جَابِرُ يَا حَافِظُ يَا شَدِيدُ يَا غِيَاثُ يَا عَائِدُ يَا قَابِضُ يَا  
 مُنِيبُ يَا مَبِينُ يَا ظَاهِرُ يَا مُجِيبُ يَا مُتَفَضِّلُ يَا مُسَحِّبُ



خواہشاتِ نفسانی کی طلب میں برائی ہے۔

يَا عَادِلُ يَا بَصِيرُ يَا مُؤَمِّلُ يَا مُسَدِّدُ يَا آوَابُ يَا وَافِي يَا رَاشِدُ  
يَا مَلِكُ يَا رَبُّ يَا مُدَلِّ يَا مُعْزِي يَا مُجِدِّ يَا وَارِقُ يَا وَليُّ يَا فَاضِلُ  
يَا سَبْحَانَ يَا بَاسِطُ يَا مَنْ عَلَا فَاسْتَعْلَى فَكَانَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلَى يَا مَنْ  
تَرَبُّبٌ قَدْنِي وَبَعْدَ فَنَائِي وَعِلِمُ السِّرِّ وَأَخْفَى يَا مَنْ إِلَيْهِ التَّعْدِيرُ  
لَهُ الْمُقَادِيرُ يَا مَنْ الْعَسِيرُ عَلَيْهِ سَهْلٌ لِيَسِيرَتِيَا مَنْ هُوَ عَلَى مَا  
يَشَاءُ قَدِيرٌ يَا مُرْسِلَ الرِّيَّاحِ يَا فَالِقَ الْإِصْبَاحِ يَا بَاعِثَ الْأَرْوَاحِ  
يَا وَ الْجُودِ وَالسَّمَاحِ يَا رَاةَ مَا قَدْ فَاتَ يَا نَاشِرَ الْأَمْوَاتِ يَا  
جَامِعَ الشَّتَاتِ يَا رَارِقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ يَا فَاعِلُ مَا يَشَاءُ  
كَيْفَ يَشَاءُ يَا ذَا الْجَدَلِ وَالْكَرَامِ يَا حَيُّ يَا مُيُومُ يَا حَيُّ حِينَ لَا  
حَيَّ يَا حَيُّ يَا مَحْيِ الْمَوْتَى يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَ  
الْأَرْضِ يَا إِلَهِي وَسَيِّدِي صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ  
مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ  
وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ  
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَارْحَمْ ذُلِّي وَفَقْرِي وَفَاقَتِي وَانْفِرَادِي  
وَوَحْدَتِي وَحُضْرِي بَيْنَ يَدَيْكَ وَاعْتِمَادِي عَلَيْكَ وَتَضَرُّعِي إِلَيْكَ  
أَدْعُوكَ دُعَاءَ الْخَاضِعِ الدَّلِيلِ الْخَاشِعِ الْخَائِفِ الْمُشْفِقِ الْبَاشِ  
الْمَهِينِ الْحَقِيرِ الْخَائِعِ الْفَقِيرِ الْعَائِذِ الْمُسْتَجِيرِ الْمُقَرَّبِ إِلَيْهِ  
الْمُسْتَغْفِرِ مِنَ الْمُسْتَكِينِ لِرَبِّهِ دُعَاءَ مَنْ أَسْلَمَتْهُ ثِقَتُهُ وَ  
رَفَضَتْهُ أَحِبَّتُهُ وَعَظَمَتْ فَجِيعَتُهُ دُعَاءَ حَرَقِ حَزِينٍ  
ضَعِيفٍ مَهِينٍ بَائِسٍ مُسْتَكِينٍ بِكَ مُسْتَجِيرٍ اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ  
يَا نَازِلَ مَلِكُ وَأَنْتَ مَا لَشَاءُ مِنْ أَمْرٍ تَكُونُ وَأَنْتَ عَلَى مَا  
تَشَاءُ قَدِيرٌ وَأَسْأَلُكَ بِحُرْمَةِ هَذَا الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْبَيْتِ الْحَرَامِ  
وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَالْمَشَاعِرِ الْعِظَامِ وَبِحَقِّ

إصْبِرْ عَلَى مَا رَزَقَكَ اللَّهُ وَالْقَدْرُ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ

نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ يَا مَنْ وَهَبَ لِأَدَمَ شَيْثًا وَلِإِبْرَاهِيمَ  
إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَا مَنْ رَزَقَ يُوسُفَ عَلَى يَغُوبَ وَيَا مَنْ كَشَفَ  
بَعْدَ الْبَلَاءِ ضُرَّ أَيُّوبَ يَا رَاذِمُوسَى عَلَى أُمِّهِ وَيَا زَاكِيْدَ الْخِضْرُ  
فِي عِلْمِهِ وَيَا مَنْ وَهَبَ لِذَاوُدَ سُلَيْمَانَ وَلِزَكَرِيَّا يَحْيَى وَلِإِمْرَأَةٍ  
عَيْنَى يَا حَافِظَ بَنَاتِ شَعِيبَ وَيَا كَاغِلَ وَلَدِ أُمِّ مُوسَى أَسْأَلُكَ أَنْ  
تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُغْفِرَ لِي ذُنُوبِي كُلَّهَا وَلَتُعْطِيَنِي  
سُؤْلِي كُلَّهُ وَتُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِكَ وَتُوجِبَ لِي رِضْوَانَكَ وَأَمَانَتَكَ  
وَإِحْسَانَكَ وَغُفْرَانَكَ وَجَنَانَكَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تُفَاتِكَ عَنِّي كُلَّ حَلْفَةٍ  
ضَيْقٍ بَيْنِي وَبَيْنَ مَنْ يُؤْذِينِي وَتَفْتَحَ لِي كُلَّ بَابٍ وَتُكَلِّمَنِي لِي كُلَّ  
صَغْبٍ وَتُسَهِّلَ لِي كُلَّ عَسِيرٍ وَتُخْرِسَ عَنِّي كُلَّ نَاطِقٍ بِشَرٍّ وَ  
تَكْتَفِ عَنِّي كُلَّ بَاغٍ وَتَكَلِّمَ لِي كُلَّ عَدُوٍّ لِي وَحَاسِدٍ وَتَمْنَعَ مِنِّي  
كُلَّ ظَالِمٍ وَتَكْفِينِي كُلَّ عَائِنٍ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ حَاجَتِي وَتُجَاوِلُ  
أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ طَاعَتِكَ وَيُثَبِّطَنِي عَنْ عِبَادَتِكَ يَا مَنْ أَلْجَمَ  
الْجَنَّ الْمُتَمَرِّدِينَ وَقَهَرَ عَنَاءَ الشَّيْطَانِ وَأَذَلَّ رِقَابَ الْمُتَجَبِّرِينَ  
وَرَدَّ كَيْدَ الْمُتَسَلِّطِينَ عَنِ الْمُسْتَضْعَفِينَ أَسْأَلُكَ بِقُدْرَتِكَ عَلَى مَا  
تَشَاءُ وَتُسَهِّلُكَ لِمَا تَشَاءُ كَيْفَ تَشَاءُ أَنْ تَجْعَلَ قَضَاءَ حَاجَتِي  
مِثْلَ تَشَاءٍ - پس سجدے میں جائے دونوں رخساروں کو خاک پر رکھے اور کہے :-

اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَارْحَمْ دُلِّي  
وَفَاقَتِي وَاجْتَهَادِي وَتَضَوُّعِي وَمُسْكِنَتِي وَفَقْرِي إِلَيْكَ يَا رَبِّ -

پس حضرت نے فرمایا کہ شی کی کر کہ آنسو آنکھ سے باہر آئے۔ اگرچہ بقدر سرگس ہر کہ

وہ علامت ہے قبولیت دعا کی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سجدے میں ایک مرتبہ یہ

دعا پڑھے۔ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ فَارْحَمْ دُلِّي وَخُشُوعِي بَيْنَ

يَدَيْكَ وَفَقْرِي وَفَاقَتِي إِلَيْكَ وَارْحَمِ انْفِرَادِي وَخُشُوعِي وَاجْتَهَادِي

جو اللہ نے تجھ کو دیا ہے اس پر صبر کر کیونکہ مقدر سے نہ کم ملتا ہے نہ زیادہ۔

بَيْنَ يَدَيْكَ وَتَوَكَّلْ عَلَيْكَ اللَّهُمَّ بِكَ اسْتَفْتِحُ وَبِكَ اسْتَجِجُ وَبِحَمْدِكَ  
عَبْدُكَ وَرَسُولِكَ وَالْإِلَهُ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ اللَّهُمَّ سَهِّلْ لِي كُلَّ حَزُونَةٍ وَ  
ذُلٍّ لِي كُلَّ صُعُوبَةٍ وَاعْطِنِي مِنَ الْخَيْرِ أَكْثَرَ مِمَّا أَرْجُو وَعَافِنِي  
مِنَ الشَّرِّ وَأَصْرِفْ عَنِّي السُّوءَ اور دوسری روایت میں ہے کہ سجدہ میں سر  
مرتبہ کہے۔ يَا قَاضِيَ حَوَائِجِ الطَّالِبِينَ اقْضِ حَاجَتِي بِلُطْفِكَ يَا خَفِيَّ  
الْأَلْطَافِ۔ اور اس عمل کے بارہ میں احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ علاوہ ماہِ رجب کے  
ہر مہینہ کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کو روزہ رکھ کر یہ عمل ہو سکتا ہے بلکہ جمعہ کے دن یا  
ماہِ ذی الحجہ کی فوجی تاریخ جو روزِ عرفہ ہے یا اور متبرک دنوں میں بغیر روزہ کے بھی یہ عمل  
کر سکتے ہیں لیکن اگر ہوائے ماہِ رجب اور ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم کے یہ دعا پڑھی  
جائے تو بجائے بِحَرَمَةِ هَذَا الشَّهْرِ الْحَرَامِ کے صرف بِحَرَمَةِ الشَّهْرِ  
الْحَرَامِ کہے۔

اعمالِ شبِ روزِ مبعوث۔۔ وار د ہے کہ پچیسویں ماہِ رجب کو روزہ رکھے۔  
اور چھبیسویں کو روزہ رکھے۔ اور اس سے زیادہ ستائیس رجب کے روزہ کا ثواب ہے  
اور اسی روز حضرت رسالت مآبِ مبعوث ہوئے۔ روزہ اس روز کا برابر ہے۔ روزہ  
ستر برس کے بروایت ساتھ برس کے۔ پس روزہ رکھے اور غسل سنت ہے۔ صلوٰت  
بھیجے۔ اور اُن حضرات اور حضرت امیر المومنین کی شبِ دروز زیارت بجالائے اور  
تمام رات عبادت میں بسر کرے۔ خدا ثوابِ عظیم عطا فرمائے گا۔ بعد نمازِ عشا سو رہے  
آخر شب اٹھے یا پیش از نصف شب بارہ رکعت نماز دو رکعت کر کے پڑھے۔ ہر  
رکعت میں بعد الحمد کے ایک چھوٹا سورتہ اور دوسرا یاسین پڑھے۔ اگر مشکل ہو تو ان رکعتوں  
کو بیٹھے بیٹھے پڑھے اور سورتہ یسین کو قرآن سے دیکھ کر پڑھے۔ جنب فارغ ہو تو جس  
طرح نماز ختم کی ہے اسی طرح بیٹھا رہے۔ یعنی وضعِ نشست نہ بدلے اور پھر سورتہ الحمد  
اور چاروں قل اور انا انزلنا اور آیۃ الکرسی ہر ایک سات سات مرتبہ پڑھے۔ پھر یہ  
دعا پڑھے۔

قَصْدُ الْخَيْرِ خَيْرُ اللَّهِ عَاجِلُهُ۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ  
شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبْرُهُ تَكْبِيرًا  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَعَاوِدِ عِزِّكَ عَلَى أَنْ كَانِ عَرْشُكَ وَمُتَمِّمِي  
الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَيَا سَمِيكَ الْأَعْظَمُ الْأَعْظَمُ وَذِكْرُكَ الْأَعْلَى  
الْأَعْلَى الْأَعْلَى وَبِكَلِمَتِكَ الثَّامَاتِ كُلِّهِنَّ أَنْ تَصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ  
تَفْعَلَ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ۔

پس جو حاجت چاہے طلب کرے۔ انشاء اللہ مستجاب ہوگی۔ اور بسند معتبر  
منقول ہے کہ اس روز بارہ رکعت نماز بجالائے۔ ہر دو رکعت میں سلام اور ہر رکعت  
میں بعد الحمد کے جو سورۃ کہ ممکن ہو پڑھے۔ جب فارغ ہو تو سورۃ الحمد اور چاروں قل ہر ایک  
چار چار مرتبہ پڑھے اور پھر چار مرتبہ کہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا حَوْلَ  
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پس چار مرتبہ کہے۔ اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا  
أَشْرُكَ بِهِ شَيْئًا۔ اور چار مرتبہ کہے۔ لَا أَشْرُكَ بِرَبِّي أَحَدًا۔

اور بسند معتبر منقول ہے کہ اٹھائیسویں ماہ رجب کو روزہ رکھے اور اسیسویں اور  
تیسریں کا روزہ بھی فضیلت رکھتا ہے۔

## ماہ شعبان

ماہ شعبان کی فضیلت و عظمت ماہ رجب سے زیادہ ہے اور یہ مہینہ تین الانبیاء  
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب ہے۔ اس ماہ میں شروع سے آخر  
تک برابر روزے رکھنے کا بڑا اجر و ثواب ہے۔ اور استغفار و صلوات بھی اس مہینہ  
میں کثرت سے پڑھنا چاہیے تاکہ جو بد اعمالیاں گزشتہ مہینوں میں اذراہ عصیاں و  
جہالت ہوئی ہیں اُن کا کفارہ ہو جائے۔ جناب صادق آل محمد علیہ السلام سے منقول  
ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ ماہ شعبان میرا مہینہ اور ماہ رمضان خدا کا مہینہ ہے  
پس جو شخص ایک روز میرے مہینہ میں روزہ رکھے بروز قیامت میں اُس کی شفاعت

نیک ارادہ اچھا ہے اللہ اس تک جلد پہنچاتا ہے۔

کروں گا اور جو روزے رکھے گا اُس کے گزشتہ گناہ بخشے جائیں گے۔ اور جو تین روزے رکھے گا اُس کو نذکی جائے گی کہ اپنے عمل کو از سر نو بحال رکھیں کہ اب تیر کوئی گناہ باقی نہیں رہا۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ماہ شعبان میں کچھ صومہ دے۔ اگرچہ آدھا خرما ہی ہو تو خداوند عالم اُس کے جسم کو آتش جہنم پر حرام فرمائے گا۔ اور جو شخص تین روزہ ماہ شعبان کے آخر میں روزہ رکھے۔ اور ماہ رمضان کے روزوں سے ملا دے تو خداوند عالم دو مہینوں کے پے درپے روزوں کا ثواب اُس کو عطا فرمائے گا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بہترین دعا ماہ شعبان میں استغفار ہے جو شخص اس ماہ میں ہر روز ستر مرتبہ کرے گا ایسا ہے کہ دوسرے مہینوں میں اُس نے ہزار مرتبہ استغفار کیا ہے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت استغفار کس طرح کرنا چاہیے فرمایا کہ کہو اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ اَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ اور بلند معتبر منقول ہے کہ ہر روز اس طرح ستر مرتبہ استغفار پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ اَتُوبُ إِلَيْهِ ط

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص ماہ شعبان میں ہزار مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ کہے تو خداوند عالم اُس کو ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ماہ شعبان کے روزہ سے غافل نہ ہونا۔ کیونکہ اس ماہ کے روزہ کا بہت ثواب ہے۔ اور اس ماہ میں بہترین اعمال تصدق کرنا ہے اور بلند معتبر منقول ہے کہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام ہر روز ماہ شعبان میں بوقت زوال اور شب پانزدہم اس صلوٰۃ کو پڑھتے تھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ النَّبَوَةِ وَمَوْضِعِ الرِّسَالَةِ وَمُخْتَلَفِ الْمَلِكَةِ وَمَعْدِنِ الْعِلْمِ وَأَهْلِ بَيْتِ الْوَحْيِ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الْفَلَاحِ الْخَارِجِ فِي



كَثْرَةُ التَّفَرُّقِ فِي الدُّنْيَا مُصِيبَةٌ فِي الدِّينِ وَالْمَدَنِ

الْحُجَّجُ الْغَامِرَةُ يَا مَنْ مِنْ رَكِبَهَا وَيَغْرَقُ مَنْ تَرَكَهَا الْمُتَقَدِّمُ  
لَهُمْ مَارِقٌ وَلَمْ تَأْخِرْ عَنْهُمْ زَاهِقٌ وَاللَّزِمُ لَهُمْ لَوْحٌ أَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَالكَهْفِ الْحَصِينِ وَغِيَاثِ الْمُضْطَرِّ الْمُسْتَكِينِ وَمُلْجَا  
الْهَارِبِينَ وَمُنْجَا الْخَائِفِينَ وَعِصْمَةِ الْمُعْتَصِمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَوةً كَثِيرَةً طَيِّبَةً تَكُونُ لَهُمْ رِضًى وَ  
بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ آدَاءً وَتَضَاءً بِجَوْلِ مِنْكَ وَقُوَّةً يَا رَبَّ  
الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِينَ الْأَوْبَارِ  
الْأَخْيَارِ الَّذِينَ أَوْجِبَتْ لَهُمْ حُقُوقُهُمْ وَفَرَضَتْ طَاعَتَهُمْ  
وَوَلَايَتَهُمْ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْمُرْ قَلْبِي  
بِطَاعَتِكَ وَلَا تُخْزِنِي بِمَعْصِيَتِكَ وَأَرْزُقْنِي مَوَاسَاةً مَنْ تَرْتُ  
عَلَيْهِ مِنْ رِزْقِكَ بِمَا وَسَّعْتَ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَلَسَّرْتَ عَلَيَّ مِنْ  
عَذَابِكَ أَحْيَيْتَنِي تَحْتَ ظِلِّكَ وَهَذَا شَهْرُ نَيْدِكَ سَيِّدِ  
رُسُلِكَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ شُعْبَانَ الَّذِي حَقَّقْتَهُ مِنْكَ بِالرَّحْمَةِ  
وَالرِّضْوَانِ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
يَدُ أَبٍ فِي صِيَامِهِ وَقِيَامِهِ فِي لَيْلَالِيهِ وَأَيَّامِهِ بِجُوعًا لَكَ  
فِي إِكْرَامِهِ وَإِعْظَامِهِ إِلَى مَحَلِّ حَمَامِهِ اللَّهُمَّ فَأَعِنَا عَلَى  
الْأُسْتِنَانِ بِسُنَّتِهِ فِيهِ وَنَيْلِ الشَّفَاعَةِ لَدَيْهِ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ  
لِي شَفِيعًا مُشَفَّعًا وَطَرِيقًا إِلَيْكَ مَهْيَعًا وَاجْعَلْنِي لَهُ مُتَّبِعًا  
حَتَّى أَلْقَاكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنِّي رَاضِيًا وَعَنْ دُونِي غَاضِيًا  
قَدْ أَوْجِبْتَ لِي مِنْكَ الرَّحْمَةَ وَالرِّضْوَانِ وَأَنْزَلْتَنِي دَارَ الْفَرَادِ  
وَمَحَلَّ الْأَخْيَارِ - اس ماہ کی تیسری تاریخ بہت مبارک ہے اس میں حضرت  
سید الشہداء امام حسین کی ولادت باسعادت ہوئی ہے پس بطور شکریہ روزہ رکھو اور  
اس دعا کو پڑھو - دعا یہ ہے -

دنیا میں تفرقہ پر دلائی بدن اور دین دونوں کے لئے مصیبت ہے ۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْمَوْئِدِ فِي هَذَا الْيَوْمِ الْمَوْعُودِ  
لِشَهَادَتِهِ قَبْلَ اسْتِفْلا لِهِ وَوَلَادَتِهِ بِكَشَةِ السَّمَاءِ وَمَنْ فِيهَا وَالْأَرْضِ  
وَمَنْ عَلَيْهَا وَلَمَّا يَطْلُبُ لَابِنَتَهَا قَتِيلَ الْعَبِيرَةِ وَسَيِّدِ الْأُسْرَةِ  
الْمُدَوْدِ بِالنُّصْرَةِ يَوْمَ الْكُرَّةِ الْمَعْوِضِ مِنْ قَتْلِهِ أَنَّ الْآبَتَةَ  
مِنْ نَسْلِهِ وَالشِّعَاءَ فِي تَرْبَتِهِ وَالْفُورَ مَعَهُ فِي أَوْبَتِهِ وَالْأَوْصِيَاءَ  
مِنْ عِثْرَتِهِ بَعْدَ قَائِمِهِمْ وَعَيْبَتِهِ حَتَّى يُدْرِكُوا الْأَوْتَارَ وَ  
يَشَارُوا الشَّارَ وَيَرْضُوا النُّجَّارَ وَيَكُونُوا خَيْرَ النَّصَارِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِمْ مَعَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اللَّهُمَّ فَبِحَقِّهِمْ إِلَيْكَ أَتَوْسَلُ  
وَأَسْأَلُ سُؤَالَ مُقْتَرِبٍ وَمُعْتَرِفٍ مُسْتَبْنِئٍ إِلَى نَفْسِهِ مِمَّا فَسَّرَ ط  
فِي يَوْمِهِ وَأَمْسِهِ يَسْأَلُكَ الْعِصْمَةَ إِلَى مَحَلِّ رُؤْسِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ  
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعِثْرَتِهِ وَاحْشُرْنَا فِي رُفْرُوتِهِ وَبُؤْتْنَا مَعَهُ  
وَأَذْكَرَامَتِهِ وَمَحَلِّ الْإِقَامَةِ اللَّهُمَّ وَكَمَا أَكْرَمْتَنَا  
بِمَعْرِفَتِهِ فَأَكْرِمْنَا بِزُفَّتِهِ وَادْرُقْنَا مِرَافِقَتَهُ وَسَافِقَتَهُ  
وَأَجْعَلْنَا مِمَّنْ يُسَلِّمُ لَامِرِهِ وَيُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ عِنْدَ ذِكْرِهِ  
وَعَلَى جَمِيعِ أَوْصِيَائِهِ وَأَهْلِ أَصْطِفَائِهِ الْمُدَوْدِينَ مِنْكَ بِالْعَدَدِ  
الْإِثْنَى عَشَرَ النَّجُومِ الرَّهَرِ وَالْحَجَجِ عَلَى جَمِيعِ الْبَشَرِ اللَّهُمَّ  
وَهَبْ لَنَا فِي هَذَا الْيَوْمِ خَيْرَ مَوْهَبَةٍ وَأَنْجِمْ لَنَا فِيهِ كُلَّ  
طَلْبَةٍ كَمَا وَهَبْتَ الْحُسَيْنَ لِمُحَمَّدٍ جَدِّهِ وَعَاذَ فُطْرُسٍ بِمَهْدِهِ  
فَنَحْنُ عَائِدُونَ بِقَبْرِهِ مِنْ بَعْدِهِ نَشْهَدُ تَرْبَتَهُ رَنْتَ طَرُ  
أَوْبَتَهُ آمِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔

اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت اور غسل زیارت اس روز مستحب ہے  
اور تیرہویں شب دو رکعت نماز اور چودھویں شب چار رکعت نماز اور پندرہویں شب  
پھر رکعت نماز پڑھنا سنت ہے اور ہر رکعت میں سورۃ الطہ کے بعد سورۃ یسین ، سورۃ

الْقَنَاعَةُ بِالْقَلِيلِ عَزَّةً فِي الْقِيَامَةِ رَاحَةً فِي الدُّنْيَا

ملک، سورۃ قل ہر اللہ پڑھے۔ اگر یہ سورتیں یاد نہ ہوں تو قرآن میں دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔ اور ان تینوں دنوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔

## نیمہ شعبان

شب نیمہ شعبان اور روز نیمہ شعبان دونوں بے حد مبارک ہیں۔ پندرہویں شب جو شب برات کے نام سے موسوم و مشہور ہے۔ بڑی مبارک رات ہے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شعبان کی پندرہویں رات کو عبادت میں لبر کرو۔ اور دن کو روزہ رکھو۔ یقیناً اول شب سے آخر شب تک خدا کی جانب سے یہ نذکی جاتی ہے کہ آیا کوئی استغفار کرنے والا ہے کہ اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے تاکہ میں اس کے گناہوں کو بخشوں۔ آیا کوئی ایسا ہے کہ روزی طلب کرے اور میں اس کی روزی زیادہ کروں۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص چاہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی روحیں اس سے مصافحہ کریں تو وہ شعبان کی پندرہویں شب کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے لہذا ہر مومن کو چاہیے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھے جو زیارات کے باب میں مذکور ہے، اور چونکہ اس شب کی بڑی فضیلت و عظمت یہ ہے کہ حضور امام آخر الزمان صاحب الامر علیہ السلام کی ولادت باسعادت اس شب کی صبح کو واقع ہوئی اس لئے سنت ہے کہ اس شب میں یہ دعا پڑھی جائے جو بمنزلہ حضرت کی زیارت کے ہے۔

اللَّهُمَّ بِحَقِّ لَيْلَتِنَا هَذِهِ وَمَوْلُودِهَا وَحُجَّتِكَ وَمَوْعُودِهَا  
الَّتِي قَرَنْتَ إِلَى فَضْلِهَا أَفْضَلَ فَتَمِّتْ كَلِمَتَكَ صِدْقًا وَعَدًا  
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِكَ وَلَا مُعَقِّبَ لِأَيَاتِكَ تُورِكُ الْمَتَّالِقَ وَضِيَاؤُكَ  
الْمُشْرِقَ وَالْعِلْمَ النُّورِيَّ طَخِيَاءَ الدَّجُورِ الْغَائِبِ الْمَسْتُورِ  
جَلَّ مَوْلِدُهُ وَكَرَّمَ مُحِيطُهُ وَالْمَلِكَةُ شَهْدُهُ وَاللَّهُ نَاصِرُهُ  
وَمُؤَيِّدُهُ إِذَا انْ مِيعَادُهُ وَالْمَلِكَةُ أَمْدَادُهُ سَيِّفُ اللَّهِ الَّذِي

نہایت پر فراغت قیامت کے دن عزت ہے اور بدن کے لئے راحت ہے۔

لَا يَلْبَسُوْنَ ثَوْبَهُ الَّذِي لَا يَحْبُوْنَ وَذُو الْجِلْمِ الَّذِي لَا يَصْبُوْ مَكَدًا  
الذَّهَبِ وَثَوَامِيْسُ الْعَصْرِ وَوَلَاةُ الْأَمْرِ وَالْمَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الذِّكْرُ  
وَمَا يَنْزِلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَأَصْحَابُ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ تَرَاجِمُهُ  
وَحَبِيْهِ وَوَلَاةُ أَمْرِهِ وَهَمِيْهِ اَللّٰهُمَّ فَصِّلْ عَلَى خَاتِمِهِمْ وَ  
قَائِمِهِمُ الْمُسْتَوْدِعِ عَنْ عَوَالِيْهِمُ اَللّٰهُمَّ وَ اَذْرِكُنَا اَيَّامَهُ وَظُهُورَهُ  
وَقِيَامَهُ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَنْصَارِهِ وَاقْرِنْنَا رِثَايَ اِثَارِهِ وَكُتُبَنَا  
فِيْ اَعْوَانِهِ وَخُلَصَائِهِ وَاجْعَلْنَا فِيْ دَوْلَتِهِ نَاعِدِيْنَ وَرِصْبَتِهِ  
عَانِمِيْنَ وَبِحَقِّهِ قَائِمِيْنَ وَمِنْ السُّوءِ سَاطِئِيْنَ يَا اَمْرَ حَمْدِ  
الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ  
خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى اَهْلِ بَيْتِهِ الصَّادِقِيْنَ وَ  
عِزَّتِهِ النَّاطِقِيْنَ وَالْعَن جَمِيْعَ الظَّالِمِيْنَ وَاحْكُمْ بَيْنَنَا وَ  
بَيْنَهُمْ يَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ

وارد ہے کہ اس شب کو چار رکعت نماز پڑھے دو سلام سے اور ہر رکعت میں

بعد الحمد سورۃ قل ہر اللہ احد پڑھے اور بعد نماز یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اِلَیْكَ فَعِيْرٌ وَمِنْ عَذَابِكَ خَائِفٌ وَبِكَ مُسَجِّرٌ  
رَّبِّ لَا تُبَدِّلْ اِسْمِیْ وَلَا تُغَيِّرْ جِسْمِیْ رَبِّ لَا تَجْمَدُ بِلَدِّیْ رَبِّ  
لَا تُسَمِّتْ لِیْ وَاعْذَا اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاعُوْذُ  
بِرَحْمَتِكَ مِنْ عَذَابِكَ وَاعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاعُوْذُ بِكَ  
مِنْكَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلَیْ نَفْسِكَ وَفَوْقَ مَا  
یَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ فِیْكَ ۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص  
اس شب میں سورۃ سبحان اللہ اور سورۃ تبارک اللہ اور سورۃ قل اللہ اکبر  
اور سورۃ لا الہ الا اللہ کہے تو خداوند عالم اُس کے گزشتہ گناہ بخش دے گا  
اور دنیا و آخرت کی حاجتیں برلائے گا۔

إِفْلَاسُ الْقَلْبِ مِنْ طَلَبِ كَثْرَةِ الدُّنْيَا.

وارد ہے کہ شبِ نیمہ شعبان میں دس رکعت نماز دو دو کر کے پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ پڑھیں۔ پھر سجدہ کریں اور یہ دعا پڑھیں۔  
اللَّهُمَّ لَكَ سَجْدٌ سَوَادِي وَخِيَالِي وَبَيَاضِي يَا عَظِيمُ كُلِّ عَظِيمٍ  
اغْفِرْ لِي ذَنْبِي الْعَظِيمَ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُهُ غَيْرُكَ يَا عَظِيمُ۔

بہترین دعا اس شب میں بلکہ ہر شب جمعہ میں دعائے مکمل ہے جو ادعیہ ماثورہ کے باب میں درج ہے۔ غرضکہ اس شب مبارکہ میں جاگنا اور تلاوتِ قرآن اور دعا و نماز میں بسر کرنا آتشِ جہنم سے آزادی اور دعا قبول ہونے کا باعث ہے پھر علی الصباح اس عریضہ کا پیش کرنا معمول مومنین ہے جو حضور صاحب الامر علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں استغاثہ ہے جو حسب ذیل ہے۔

## عَرِضَةُ حَاجَتِ

بم حضور پر نور شہنشاہِ دوران حضرت صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كَتَبْتُ إِلَيْكَ يَا مُوَلَايَ صَلَوَاتُ  
اللَّهِ عَلَيْكَ مُسْتَعِثًا بِكَ وَشَكَوْتُ مَا نَزَلَ بِي مُسْتَجِيرًا يَا اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بَلَغْتُ مِنْ أَمْرِ قَدْ وَاهَمَنِي وَأَشْغَلَ قَلْبِي وَأَطَالَ فِكْرِي  
وَسَلَبَنِي بَعْضَ لَبِّي وَغَيْرَ خَطِيرٍ نِعْمَةِ اللَّهِ عِنْدِي وَأَسْلَمَنِي  
عِنْدَ تَحْيِيلِ وَرُودِهِ الْخَلِيلِ وَتَبَرَّأْتُ مِنْنِي عِنْدَ تَرَائِي إِقْبَالِهِ إِلَى  
الْحَمِيمِ وَعَجَزْتُ عَنْ دِفَاعِهِ حِيلَتِي وَخَانَنِي فِي تَحْمِيلِهِ  
صَبْرِي وَتَقَوَّيْتُ فَلَجِئْتُ فِيهِ إِلَيْكَ وَتَوَكَّلْتُ وَتَوَسَّلْتُ فِي  
الْمُسْكِرَةِ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاءُهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ فِي دِفَاعِهِ عَنِّي عِلْمًا  
بِمَكَانِكَ مِنَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَإِلَى السَّدِيدِ وَمَلِكِ الْأُمُورِ  
وَأَيْثًا بِكَ فِي الْمُسَارَعَةِ فِي الشَّفَاعَةِ إِلَيْهِ جَلَّ ثَنَاءُ فِي أَمْرِي  
مُتَبَقًّا لِإِجَابَتِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِيَّاكَ بِأَعْطَاءِ سُؤْلِي وَأَنْتَ



زیادہ دنیا طلب کرنے سے دل ننگ ہوتا ہے۔

يَا مُؤَلَايَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ جَدِيرٌ بِتَحْقِيقِ ظَنِّي وَتَصْدِيقِ  
أَمَلِي فِيكَ فِي أَمْرٍ۔

یہاں اپنی حاجات و پریشانیاں لکھیں۔۔۔

فِيمَا لَا طَاقَةَ لِي بِحَمْلِهِ وَلَا صَبْرَ لِي عَلَيْهِ وَإِنْ كُنْتُ مُسْتَحِقًّا  
لَهُ وَلَا ضَعْفًا فِي بَقِيَّةِ أَفْعَالِي وَتَفَرُّطِي فِي الْوَاجِبَاتِ الَّتِي لِلَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ فَأَعِزَّنِي يَا مُؤَلَايَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ عِنْدَ اللَّهِ  
وَقَدِّمِ الْمَسْئَلَةَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمْرِي قَبْلَ حُلُولِ الثَّلَاثِ وَ  
شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ فِيكَ بِسَطَتِ النِّعْمَةُ عَلَيَّ وَاسْأَلِ اللَّهَ جَلَّ  
جَلَالُهُ لِي نَصْرًا عَزِيزًا وَفَتْحًا تَرِيبًا فِيهِ بُلُوعُ الْأَمْثَالِ وَ  
خَيْرُ الْمَبَادِي وَخَوَاتِيمُ الْأَعْمَالِ وَالْأَمْنُ مِنَ الْمَخَافِ وَفِي  
كُلِّهَا فِي كُلِّ حَالٍ إِنَّهُ جَلَّ شَأْنُهُ لِمَا يَشَاءُ فَعَالَ  
لِمَا يُرِيدُ وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فِي الْمُبْدَأِ وَالْمَعَالِ  
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ:

یہاں اپنا نام لکھیں۔۔۔

ہدایات :- زعفران سے عریضہ کے درمیان میں اپنی حاجات لکھ کر نیچے  
اپنا نام لکھئے۔ اور خوشبو یعنی عطر لگا کر آٹے یا پاک مٹی میں رکھ کر دریا یا نہر یا گہرے کنویں  
میں علی الصبح ڈالے۔ جس وقت عریضہ دریا میں ڈالنے کا ارادہ کرے تو ترجمہ تمام پکارے۔  
یا حسین بن روح! اور یہ دعا پڑھ کر عریضہ ڈال دے۔

يَا حُسَيْنَ بْنَ رَوْحٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَشْهَدُ أَنَّ وَفَاتَكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَأَنَّكَ حَيٌّ عِنْدَ اللَّهِ مَرْزُوقٌ وَقَدْ خَاطَبْتُكَ فِي حَيَاتِكَ الَّتِي لَكَ  
عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهَذِهِ مُرُقَّتِي وَحَاجَتِي إِلَى مَوْلَانَا صَاحِبِ الْأُمْرِ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلِّمْهَا إِلَيْهِ فَإِنَّ الثِّقَةَ الْأَمِينُ:

شَادِرْ أَهْلَ الْآخِرَةِ وَلَا تَنْدُمُ لِمَشْرُطِ أَنْ لَا تُخَالَفَهُمْ

## ماہ رمضان

ماہ رمضان المبارک ماہِ خداوندِ عالم ہے۔ اور شریف ترین مہینہ ہے یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں رحمت و بہشت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماہ شعبان کے آخر میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کا مہینہ برکت و رحمت و مغفرت لے کر تمہارے پاس آیا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ خدا کے نزدیک سب مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے دن تمام دنوں سے اور اس کی راتیں تمام راتوں سے بہتر ہیں۔ اس مہینہ میں تمہارا سانس لینا تسبیح کا ثواب رکھتا ہے۔ تمہارا سونا بمنزلہ عبادت ہے۔ تمہارے عمل مقبول ہیں۔ اور تمہاری دعائیں مستجاب ہیں۔ پس تم صدقِ نیت سے خداوندِ عالم سے سوال کرو کہ وہ اس مبارک مہینہ میں روزہ رکھنے اور قرآن پڑھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اے لوگو جو تم میں سے کسی مومن کا اس مہینہ میں روزہ کھلائے گا۔ اس کو خدائے بزرگ و بزرگ ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اس کے گزشتہ گناہ بخشے جائیں گے یہ سن کر کچھ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب روزہ افطار کرانے کی قدرت نہیں رکھتے۔ حضرت نے فرمایا کہ آتشِ جہنم سے پرہیز کرو۔ اور روزہ دایں کا روزہ افطار کرو۔ اگرچہ آدھے خرے سے ہو یا ایک گھونٹ پانی ہو۔ پھر فرمایا کہ جو اس مہینہ میں مجھ پر اور میری اولاد پر کثرت سے صلوات بھیجے گا۔ خداوندِ عالم اس کے اعمال کی ترازو روز قیامت بھاری فرمائے گا۔ اور جو شخص اس مہینہ میں قرآن کی ایک آیت پڑھے گا تو اس کو اس قدر ثواب مرحمت فرمائے گا جتنا کہ اس مہینوں میں ختم قرآن کا ہوتا ہے۔ اے لوگو! اس مہینہ میں بہشت کے دروازے کھلے ہوئے ہوتے ہیں۔ لہذا خدا سے دعا کرو کہ تمہارے لئے اُن کو بند کر دے۔ اور اس مہینہ میں جہنم کے دروازے بند ہوتے ہیں۔ لہذا خدا سے سوال کرو کہ تمہارے لئے اُن کو نہ کھولے۔ اور اس مہینہ میں شیطان مقید ہوتے

دنیا دوس سے مشورہ کر اگر تو ان کی مخالفت نہ کرے گا تو کبھی شرمندہ نہ ہوگا۔

ہیں۔ پس تم خدا سے دعا کرو کہ تم پر شیطان کو مسلط نہ کرے۔

اس مہینہ کی پندرہویں تاریخ کو سبط اکبر حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہے۔ لہذا زیارت جامعہ اس روز پڑھنی چاہیے۔ اور اکیسویں تاریخ حضرت ابوالائمہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شہادت ہے۔ پس حضرت کی زیارت پڑھنی چاہیے۔

## آداب دخول ماہ رمضان

ہلال ماہ رمضان کا طلب کرنا سنت ہے۔ اور بعض علماء اسے واجب جانتے ہیں۔ پس چاند دیکھو تو رو بہ قبلہ ہو کر ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرے۔ اور ہلال کو خطاب کر کے یہ کہے۔ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِهْلَہٗ عَلَیْنَا بِالْاُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالْمَسَادَعِ اِلٰی مَا نَحِبُّ وَتَرْضٰی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَهْرِہٖ ہٰذَا وَارْزُقْنَا خَیْرَہٗ وَعَوْنَہٗ وَاصْرِفْ عَنَّا ضُرَّہٗ وَشَرَّہٗ وَبَلَاءَہٗ وَفِتْنَتَہٗ۔ اور بہترین دُعا و دعا کے صحیفہ کاملہ ہے۔ جو دُعا کے ہلال کے بیان میں مذکور ہے۔ روایت میں ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رویت ہلال ماہ رمضان کے وقت قبلہ رو ہو کر یہ فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِهْلَہٗ عَلَیْنَا بِالْاُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالْعَافِیَةِ الْمَجْلَلَةِ وَدِفَاعِ الدُّسْقَامِ وَالْعَوْنِ عَلٰی الصَّلٰوۃِ وَالصَّیَامِ وَالْعِیَامِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰی شَهْرِہٖ مَصَانَ وَتَسَلِّمْہٗ مِنَّا وَتَسَلِّمْ عَلٰیہِ حَتّٰی یُنْقَضِیْ عَنَّا شَهْرُہٗ مَصَانَ وَتَعَفُّوْتْ عَنَّا وَغَفَرْتَ لَنَا وَرَحِمْتَنَا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب ہلال ماہ رمضان کی طرف نظر کرے تو یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ قَدْ حَضَرَ شَهْرُہٗ مَصَانَ وَتَقَدَّرَتْ عَلَیْنَا صِیَامَہٗ وَانْزَلَتْ فِیْہِ الْقُرْآنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِّن

فِي هَذَا الْأَمْرِ خَيْرٌ وَسَعَادَةٌ وَلَا تَحْزَنُ وَلَا تَقْعُدُ۔

الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى صِيَامِهِ وَتَقْبَلُهُ مِنَّا وَسَلِّمْ  
فِيهِ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ لَنَا فِي لَيْسَرِ مِلْكِكَ وَعَافِيَةِ اِنْتِكَ عَلٰى كُلِّ  
شَيْءٍ قَدِيْرًا رَحِيْمًا يَا رَحِيْمٌ

شبِ اول میں جماعت سنت ہے۔ اور یہ اسی مہینہ کی خصوصیت ہے۔ بخلاف  
اس کے دوسرے مہینوں کی شبِ اول میں جماع مکروہ ہے۔ اور شبِ اول میں غسل سنت  
ہے کہ غسل کرنے والے کو اس سال خارش بدن نہ ہوگی۔ نہر جاری میں غسل کرے۔ اور  
تیس چلہ پانی سر پر ڈالے کہ آئندہ ماہِ رمضان تک طہارت معنوی ہو جائے گی اور شبِ  
اول میں زیارتِ امام حسین علیہ السلام نزدیک و دور سے سنت ہے جو موجب ثواب  
عظیم ہے۔ شبِ اول ماہِ رمضان کے روزوں کی نیت کرے اور پھر ہر شب نیت  
کرے کہ میں ماہِ رمضان کا روزہ رکھتا ہوں یا رکھتی ہوں ادا واجب قرآن الی اللہ۔  
الفاظ کا زبان پر لانا معتبر نہیں ہے بلکہ قصد و ارادہ کا دل میں پیدا کرنا لازم ہے منقول  
ہے کہ جو شخص شبِ اول یا روزِ اول دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں  
سورۃ الحمد کے بعد سورۃ انا فتحنا پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد سورۃ حمد جو سورۃ چاہے  
پڑھے تو خداوندِ عالم اس سال کی جمیع آفات و بلیات سے محفوظ رکھے گا۔ روزِ اول غسل  
کرنا آپ جاری میں سنت ہے۔ اور وارد ہے کہ جو روزِ اول ایک چلو گلاب منہ  
میں ڈالے تو وہ خواری و پریشانی سے نجات پائے گا۔ اور اگر ہر روز اسی طرح کرے تو  
اُس روزِ بلاؤں سے ایمن میں ہوگا اور اُس سال مرضِ سرسام سے بے خطر رہے گا۔  
بہترین اعمال تلاوتِ قرآن مجید ہے۔ اور ہر چیز کی ایک بہار ہے اور قرآن پڑھنے  
کی بہار ماہِ رمضان المبارک ہے۔ کثرت سے صلوٰۃ پڑھنا اور استغفار کا ورد کرنا بہتر اور  
موجبِ کفارہ گناہانِ گذشتہ ہے۔ شبِ و روز کے نوافل حتی الامکان ترک نہ کرے  
اور طاقِ راتوں میں خصوصاً آخری دس تاریخوں میں ہر شب غسل سنت ہے۔

۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

اس کام میں خیر اور برکت ہے عظیم نہ ہو اور نماز میں مت بیٹھو۔

## اعمال شب و روز

حضرت امہ علیہم السلام سے منقول ہے کہ ہر نماز کے بعد ماہ رمضان میں یہ دعا پڑھے۔  
 يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا غَفُورُ يَا رَحِيمُ أَنْتَ الرَّبُّ الْعَرْشُ الْعَظِيمُ  
 الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَهَذَا شَهْرُ عَظَمَتِهِ وَ  
 كَرَمَتِهِ وَشَرَفَتِهِ وَفَضْلَتِهِ عَلَى الشُّهُورِ وَهُوَ الشَّهْرُ الَّذِي  
 فَرَضْتَ صِيَامَهُ عَلَى وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أَنْزَلْتَ فِيهِ  
 الْقُرْآنَ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ وَجَعَلْتَ  
 فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَهَا خَيْرًا مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ يَا ذَا الْمِنَّةِ وَلَا  
 يَمُنُّ عَلَيْكَ مَنْ عَلَى بِفَكَالِكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ فِيمَنْ تَمُنُّ عَلَيْهِ  
 وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

منقول ہے کہ ہر شخص ہر شب اس ماہ میں یہ دعا پڑھے یعنی اجر عظیم ہر گاہ دعا یہ ہے  
 اللَّهُمَّ رَبِّ هَذَا الشَّهْرِ رَمَضَانَ الَّذِي أَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْآنَ وَأَفْرَضْتَ  
 عَلَى عِبَائِكَ فِيهِ الصِّيَامَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَمْرُ قُنِي  
 حَاجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِي عَاجِي هَذَا وَفِي كُلِّ عَامٍ وَاعْظُرْ لِي تِلْكَ  
 الدُّنُوبَ الْعِظَامَ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُهَا غَيْرُكَ يَا رَحْمَنُ يَا عَلَامُ  
 حباب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر شب اس ماہ مبارک میں یہ دعا  
 پڑھے۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ لِي مَا تَقْضِي وَتَقْدِرُ مِنَ الْأَمْرِ  
 الْمَحْتَوَمِ فِي الْأَمْرِ الْحَكِيمِ مِنَ الْفَضَاءِ الَّذِي لَا يَرُدُّ وَلَا يُبَدِّلُ  
 أَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُورِ حَجَّهُمُ الْمَشْكُورِ  
 سَعِيَهُمُ الْمَغْفُورِ دُنُوبُهُمُ الْمَكْفَرِ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَنْ تَجْعَلَ  
 لِي مَا تَقْضِي وَتَقْدِرُ أَنْ تُطِيلَ عُمُرِي فِي خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ وَتُوسِّعَ  
 لِي رِزْقِي وَتَجْعَلَ لِي مِمَّنْ تَنْصَرِفُ بِهِ لِيَدِيكَ وَلَا تُسْتَبَدَّلُ لِي



أَرْجُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ خَيْرَكَ وَتَيْسِيرَكَ فِيمَا قَصَدْتَ -

غَيْرِي أُرِيدُ دُعَائِي بِرَشَبٍ طَرِيحٍ - اللَّهُمَّ بِرَحْمَتِكَ فِي الصَّالِحِينَ فَأَدْخِلْنَا  
وَفِي عَلِيِّينَ فَارْفَعْنَا وَبِكَاسٍ مِّنْ مَّعِينٍ مِّنْ عَيْنٍ سَلَسِيلٍ فَاسْقِنَا  
وَمِنَ الْخَوَرِ الْعَيْنِ بِرَحْمَتِكَ فَزَوِّجْنَا وَمِنَ الْوِلْدَانِ الْمُخْلَدِينَ  
كَأَهْمُ لَوْلُؤُكُمْ مَّكْنُونٌ فَآخِذْ مِنَّا وَمِنَ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَ  
لَحُومِ الطَّيْرِ فَاطْعِمْنَا وَمِنَ ثِيَابِ السُّنْدُسِ وَالْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ  
فَالْبَسْنَا وَلَيْلَةَ الْقَدْرِ وَحَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَقْتًا فِي سَبِيلِكَ  
فَوَفِّقْ لَنَا وَصَالِحِ الدُّعَاءِ وَالْمَسْئَلَةِ فَاسْتَجِبْ لَنَا وَإِذَا جُمِعَتْ  
الْوَدَّاعِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْفِيضَةِ فَأَمْرًا حَمِنًا وَبِرَّاءَةً مِّنَ النَّارِ  
فَاكْتُبْ لَنَا وَفِي جَهَنَّمَ فَلَا تَعْلَنَا وَفِي عَذَابِكَ وَهَوَانِكَ فَلَا  
تَبْتَلِنَا وَمِنَ الرُّقُومِ وَالضَّرِيعِ فَلَا تَطْعِمْنَا وَمَعَ الشَّيَاطِينِ فَلَا  
تَجْعَلْنَا وَفِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهَا فَلَا تَكْلُبْنَا وَمِنَ ثِيَابِ النَّارِ  
وَسَرَابِيلِ الْقَطِرَانِ فَلَا تَلْبِسْنَا وَمِنْ كُلِّ سُوءٍ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا  
أَنْتَ بِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَتَجِنَّا -

اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے اپنے شیعوں کو لکھا کہ

بر شب اس ماہ میں یہ دعا پڑھا کر کہ اس مہینے کی دعا کو تلازمہ سنتے ہیں - اور اس کے صاحب

کے لئے استغفار کرتے ہیں - اور وہ جلیل القدر دعا ہے - اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ بِحَمْدِكَ وَأَنْتَ مُسَدِّدُ لِلصَّوَابِ بِمَنْ لَكَ وَأَيُّقُنْتُ أَنَّكَ أَنْتَ أَرْحَمُ

الرَّاحِمِينَ فِي مَوْضِعِ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَأَسَدُّ الْمَعَاقِبِينَ فِي مَوْضِعِ

النَّكَالِ وَالنَّقْمَةِ وَأَعْظَمُ الْمُتَجَبِّرِينَ فِي مَوْضِعِ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعِظَمَةِ

اللَّهُمَّ أَذْنُكَ لِي فِي دُعَائِكَ وَمَسْأَلَتِكَ فَاسْمَعْ يَا سَمِيعُ مَدْحَتِي

وَاجِبُ يَا رَحِيمُ وَغُوتِي وَأَقْلُ يَا غَفُورُ عَثْرَتِي فَكَمْ يَا إِلَهِي

مِنْ كُرْبَةٍ قَدْ فَرَجْتَهَا وَهَمُومٍ قَدْ كَشَفْتَهَا وَعَثْرَةٍ قَدْ

أَقْلَمْتَهَا وَرَحْمَةٍ قَدْ نَشَرْتَهَا وَخَلَقَةٍ بَلَاءٍ قَدْ فَكَّكْتَهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ

۵۰۰

اس کام میں جس کا ترسے قصد کیا ہے بہتری اور آسانی کی امید رکھو۔

الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ  
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدُّنْيَا وَكَبِيرُهُ كَبِيرًا الْحَمْدُ لِلَّهِ جَمِيعُ  
مَحَامِدِهِ كُلِّهَا عَلَى جَمِيعِ نِعَمِهِ كُلِّهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا  
مُضَادَّ لَهُ فِي مُلْكِهِ وَلَا مَنَازِعَ لَهُ فِي أَمْرِهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا شَرِيكَ  
لَهُ فِي خَلْقِهِ وَلَا شَبِيهَ لَهُ فِي عَظَمَتِهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْفَاشِي فِي  
الْخَلْقِ أَمْرُهُ وَحَمْدُهُ الظَّاهِرُ بِالْكَرَمِ مَجْدُهُ الْبَاسِطُ بِالْجُودِ  
يَدُهُ الَّذِي لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهُ وَلَا تَزِيدُهُ كَثْرَةُ الْعَطَاءِ إِلَّا  
جُودًا وَكَرَمًا إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْوَهَّابُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ قَلِيلًا  
مِّنْ كَثِيرٍ مَّعَ حَاجَةٍ إِلَيَّ إِلَيْهِ عَظِيمَةٌ وَعِنَاكَ عَنْهُ قَدِيمٌ وَهُوَ  
عِنْدِي كَثِيرٌ وَهُوَ عَلَيْكَ سَهْلٌ يُسِيرُ اللَّهُمَّ إِنَّ عَفْوَكَ عَنْ  
ذُنُوبِي وَتَجَاوُزَكَ عَنْ خَطِيئَتِي وَصَفْحَكَ عَنْ ظُلْمِي وَسِتْرَكَ  
عَلَى قَبِيحِ عَمَلِي وَجِلْسَكَ عَنْ كَثِيرِ جُرْمِي عِنْدَ مَا كَانَ مِنْ  
خَطَايَايَ وَعَمْدِي أَطْمَعُنِي فِي أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَا أَسْتَوْجِبُهُ مِنْكَ  
الَّذِي رَزَقْتَنِي مِنْ رَحْمَتِكَ وَأَرَيْتَنِي مِنْ قُدْرَتِكَ وَعَرَفْتَنِي  
مِنْ إِبْجَابَتِكَ فَصِرْتُ أَدْعُوكَ أَمِنًا وَأَسْأَلُكَ مُسْتَانِسًا لِأَخَائِفَا  
وَلَا وَجِلًا مُدًّا عَلَيْكَ فِيمَا قَصَدْتُ فِيهِ إِلَيْكَ فَإِنْ أَبْطَأَ عَنِّي  
عَنْبَتُ بِجَهْلِي عَلَيْكَ وَلَعَلَّ الَّذِي أَبْطَأَ عَنِّي هُوَ خَيْرٌ لِّي بِعِلْمِكَ  
بِعَاقِبَةِ الْأُمُورِ فَلَمْ أَرْمُولِي كَرِيمًا أَصْبَرَ عَلَى عَبْدٍ لَيْسَ مِنْكَ  
عَلَى يَا رَبِّ إِنَّكَ تَدْعُونِي فَأَوْلِيَّ عَنْكَ وَتَتَحَبَّبُ إِلَيَّ فَاتَّبَعْصُ  
إِلَيْكَ وَتَسْوَدُّ إِلَيَّ فَلَا أَقْبَلُ مِنْكَ كَأَنَّ لِي التَّطَوُّلَ عَلَيْكَ فَلَمْ  
يَنْعَكَ ذَلِكَ مِنَ الرَّحْمَةِ لِي وَالْإِحْسَانِ إِلَيَّ وَالتَّفَضُّلِ عَلَيَّ بِجُودِكَ  
وَكَرَمِكَ فَأَرْحَمُ عَبْدَكَ الْجَاهِلَ وَجَدُّ عَلَيْهِ بِفَضْلِ إِحْسَانِكَ  
إِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيمٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَالِكِ الْمُلْكِ مُجَرِّى الْفُلْكِ

الصَّامِرُ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ خَيْرٌ لَكَ وَفَرَحَ الشَّاءُ لِلَّهِ.

مُسْغِرَ الرِّيَّاحِ فَالِقَ الْإِصْبَاحِ دَيَّانَ الدِّينِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْحَمْدُ  
لِلَّهِ عَلَى حِلْمِهِ بَعْدَ عِلْمِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى عَفْوِهِ بَعْدَ قُدْرَتِهِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى طَوْلِ أُنَاتِهِ فِي غَضَبِهِ وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى مَا يُرِيدُ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ خَالِقِ الْخَلْقِ بَاسِطِ الرِّزْقِ فَالِقَ الْإِصْبَاحِ ذِي الْجَلَالِ وَ  
الْإِكْرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ الَّذِي بَعْدَ فَلَا يُسْرَى وَقُرْبَ فَتَرْهَدُ  
النَّجْوَى تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَيْسَ لَهُ مُنَازِعٌ يُعَادِلُهُ  
وَلَا شَبِيهٌ يُشَاقِقُهُ وَلَا ظَهِيرٌ يُعَاضِدُهُ قَهْرَ بَعْرَتِهِ الْأَعْرَاءِ  
وَتَوَاضَعُ لِعَظَمَتِهِ الْعُظَمَاءُ فَبَلَغَ بَقْدَرَتِهِ مَا يَشَاءُ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي يُجِيبُنِي حِينَ أُنَادِيهِ وَيُسْتَرْ عَلَى كُلِّ عَوْرَةٍ وَأَنَا أَعْصِيهِ  
وَيُعْظِمُ النِّعَمَةَ عَلَى فَلَا أَجَازِيهِ فَكَمْ مِنْ مَوْهَبَةٍ هَنِيئَةٍ قَدْ  
أَعْطَانِي وَعَظِيمَةٍ مَخُونَةٍ قَدْ كَفَانِي وَبَهْجَةٍ مُؤْنِقَةٍ قَدْ أَرَانِي  
وَبَلِيَّةٍ مُؤَبِقَةٍ قَدْ دَرَأَتْ عَنِّي فَأَشْنَى عَلَيْهِ حَامِدًا وَ أَدْكُرُهُ  
مُسْتَعَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يَهْتَكُ حِجَابُهُ وَلَا يَغْلُقُ بَابُهُ وَلَا  
يُرَدُّ سَائِلُهُ وَلَا يَحْتَبِ أَمْلُهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُؤْمِنُ الْخَائِفِينَ  
وَيُنَجِّي الصَّالِحِينَ وَيَرْفَعُ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَيَضَعُ الْمُسْتَكْبِرِينَ وَ  
يَهْلِكُ مَكُوكًا وَيَسْتَخْلِفُ الْآخَرِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَاصِمِ الْخَبَارِينَ  
مُبِيرِ الظَّالِمِينَ مَذْرِكِ الْهَارِبِينَ نَكَالِ الظَّالِمِينَ صَرِيحِ  
الْمُسْتَصْرِخِينَ مَوْضِعِ حَاجَاتِ الظَّالِمِينَ مُعْتَمِدِ الْمُؤْمِنِينَ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مِنْ خَشْيَتِهِ تَرَعَدُ السَّمَاوَاتُ وَسُكَّاهَا وَ  
تَرْجَفُ الْأَرْضُ وَعَمَارُهَا وَتَمُوجُ الْبِحَارُ وَمَنْ يَسْبَحُ فِي  
عَمَارَتِهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ  
لَوْ لَا أَنَّ هَذَا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ يَخْلُقُ وَلَمْ يَخْلُقْ وَيَرْزُقُ  
وَلَا يَرْزُقُ وَيُطْعِمُ وَلَا يُطْعِمُ وَيَمِيتُ الْأَحْيَاءَ وَيُحْيِي الْمَوْتَى

اس لام میں صبر کرنا ترسے لئے بہتری اور خوشی کا باعث ہو گا۔ انشاء اللہ۔

وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ  
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَامِيْنِكَ وَصَفِيْكَ وَحَبِيْبِكَ  
وَخَيْرِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَحَافِظِ سِرِّكَ وَمُبْلِغِ رِسَالَتِكَ اَفْضَلُ وَ  
اَحْسَنُ وَاجْمَلُ وَاَكْمَلُ وَاَذْكُرِيْ وَاَنْهَى وَاَطْيَبُ وَاَطْهَرُ وَاَسْنَى  
وَكَثْرًا مَّا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ وَتَحَنَّنْتَ وَسَلَّمْتَ  
عَلَى اَحَدٍ مِنْ عِبَادِكَ وَانْبِيَاءِكَ وَرُسُلِكَ وَصَفْوَتِكَ وَاهْلِ الْكِرَامَةِ  
عَلَيْكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَحْيِيْ رَسُوْلِ  
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَبْدِكَ وَوَلِيِّكَ وَاخِيْ رَسُوْلِكَ وَحُجَّتِكَ عَلَى  
خَلْقِكَ وَاِيْتِكَ الْكَتُوْبِيْ وَالْثَبَاءِ الْعَظِيْمِ وَصَلِّ عَلَى الصِّدِّيقَةِ  
الطَّاهِرَةِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ وَصَلِّ عَلَى  
سِبْطِي الْوَحْسَةِ وَاِمَا فِي الْهُدَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ  
اهْلِ الْجَنَّةِ وَصَلِّ عَلَى اَيَّمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ  
بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ  
بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْمَخْلَفِ الْهَادِي الْمُهَدِّي  
مُحَجِّجِكَ عَلَى عِبَادِكَ وَاَمَنَّا بِكَ فِي يَدِكَ صَلَوةً كَثِيْرَةً دَائِمَةً  
اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَى وَلِيِّ اَمْرِكَ الْقَائِمِ الْمُؤَمَّلِ وَالْعَدْلِ  
الْمُنْتَظَرِ وَحَقِّهِ بِسَلَاةِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَيَّدْهُ بِرُوحِ الْقُدْسِ  
يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ الدَّاعِيَ اِلَى كِتَابِكَ وَالْقَائِمَ  
بِيَدِيْكَ اسْتَخْلِفْهُ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِ  
مَكِّنْ لَهُ دِيْنَهُ الَّذِيْ ارْتَضَيْتَهُ لَهُ اَبْدَلُهُ مِنْ بَعْدِ حَوْفِهِ  
اَمَّا يَعْْبُدُكَ لَا يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ اَعِزَّهُ وَاَعِزِّدْ بِهِ  
وَالنُّصْرَةَ وَاَنْصُرْ بِهِ وَاَنْصُرْهُ نَصْرًا عَزِيْزًا وَاَفْتَحْ لَهُ فَتْحًا  
يَسِيْرًا وَاَجْعَلْ لَهُ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا صَيِّرًا اَللّٰهُمَّ اُظْهِرْ بِهِ

اَذْهَبْ فِي ضَمَانِ اللَّهِ وَخَيْرِهِ وَحَفِظْهُ وَأَنْتَ مُنْصَوِّرٌ وَعَدُّوكَ مَقْهُورٌ۔

دِينِكَ وَسِتَّةَ نَبِيِّكَ حَتَّى لَا يَسْتَحْفِي بِشَيْءٍ مِنْ الْحَقِّ خَافَةَ أَحَدٍ  
مِنَ الْخَلْقِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَرْغِبُ إِلَيْكَ فِي دَوْلَةِ كَرِيمَةٍ تُعْزِيهِمَا  
الْإِسْلَامَ وَآهْلَهُ وَتُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَآهْلَهُ وَتَجْعَلُنَا فِيهَا مِنْ  
الدَّعَاةِ إِلَى طَاعَتِكَ وَالْقَادَةِ إِلَى سَبِيلِكَ وَتَرْزُقُنَا بِهَا كَوَامَةَ الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ مَا عَرَفْنَا مِنَ الْحَقِّ فَحَبِّلْنَا وَمَا قَصُرْنَا عَنْهُ  
فَبَلِّغْنَا اللَّهُمَّ الْمَمْرُ بِهِ شَعْنُنَا وَاشْعَبْ بِهِ صَدْعُنَا وَارْتُقْ بِهِ  
فَتْقُنَا وَكَثِّرْ بِهِ قِلَّتُنَا وَاعْزِمْ بِهِ ذِلَّتُنَا وَاعْزِمْ بِهِ عَائِلَتَنَا  
وَاقْضِ بِهِ عَنْ مَغْرَمِنَا وَاجْبُرْ بِهِ فَقْرَنَا وَسُدِّ بِهِ خَلَّتَنَا وَ  
لَيِّسْ بِهِ عُسْرَنَا وَبَيِّضْ بِهِ وَجُوهَنَا وَقُلْ بِهِ أَسْرَرْنَا وَأُبْجِحْ  
بِهِ طَلِبَتَنَا وَأَنْجِزْ بِهِ مَوَاعِيدَنَا وَاسْتَجِبْ بِهِ دَعْوَتَنَا وَأَعْطِنَا  
بِهِ سُؤْلَنَا وَبَلِّغْنَا بِهِ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَمَالَنَا وَأَعْطِنَا بِهِ  
فُوقَ رَغْبَتِنَا يَا خَيْرَ الْمُسْتَوَلِينَ وَأَوْسَعَ الْمُعْطِينَ اشْفِ بِهِ  
صَدْرَنَا وَادْزِهِبْ بِهِ غَيْظَ قُلُوبِنَا وَاهْدِنَا بِهِ لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ  
مِنَ الْحَقِّ يَا ذَاكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صَوَاطِئِ مُسْتَقِيمٍ  
وَالنُّصْرَانَا بِهِ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوْنَا إِلَهَ الْحَقِّ آمِينَ اللَّهُمَّ إِنَّا  
نَشْكُو إِلَيْكَ فَقْدَ تَيِّبِنَا صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ وَغَيْبَةَ وَلِيَّتِنَا وَ  
كَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَقِلَّةَ عَدَدِنَا وَسِدَّةَ الْفِتَنِ بِنَا وَظَاهِرَ الرِّمَانِ  
عَلَيْنَا فَصِلْ عَلَى مُحَسِّهِ وَإِلَيْهِ وَاعِنَا عَلَى ذَلِكَ بِفَتْحٍ مِنْكَ تَجْلُهُ  
وَبِصْرٍ تَكْشِفُهُ وَنَصْرٍ تُعِزُّهُ وَسُلْطَانٍ حَقٍّ تَظْهَرُهُ وَرَحْمَةٍ  
مِنْكَ تَحِلِّلُنَاهَا وَعَافِيَةٍ مِنْكَ تُلَبِّسُنَاهَا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ ہر شخص اس  
دعا کو ماہ رمضان میں ہر نماز واجب کے بعد پڑھے تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے  
دعا یہ ہے۔ اللَّهُمَّ ادْخِلْ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ السُّرُورَ اللَّهُمَّ اعْزِمْ



اللّٰهُمَّ خُذْ اِيْمَانِيْ مِنْ جَانِبِ الشَّيْءِ الْمُنْفَعِ مِنْهُ وَكَأَنَّكَ تَرَاهُ وَتُحِبُّهُ

كُلَّ قَبِيْرٍ اَللّٰهُمَّ اَسْبِغْ كُلَّ جَانِبِ اَللّٰهُمَّ اَكْسُ كُلَّ عُرْيَانٍ اَللّٰهُمَّ  
اَقْضِ دِيْنَ كُلِّ مَذْيُوْنٍ اَللّٰهُمَّ نَرِّجْ عَنْ كُلِّ مَكْرُوْبٍ اَللّٰهُمَّ  
رُدَّ كُلَّ عَرِيْبٍ اَللّٰهُمَّ فَكِّ كُلِّ اَسِيْرٍ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ كُلَّ نَاسٍ  
مِّنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْفِ كُلَّ مَرِيْضٍ اَللّٰهُمَّ سُدِّ فَقْرَنَا  
بِعِنَاكَ اَللّٰهُمَّ غَيِّرْ سُوْءَ حَالِنَا بِحَسَنِ حَالِكَ اَللّٰهُمَّ اَقْضِ عَنَّا  
الدِّيْنَ وَاغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ :

## اعمالِ سحر

سحر کھانا سنتِ مکرّمہ ہے۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے

کہ جناب رسولِ خدا نے ارشاد فرمایا کہ خدا اور فرشتے ان لوگوں پر صلوات بھیجتے ہیں جو سحر  
کے وقت استغفار کرتے ہیں۔ اور سحری کھاتے ہیں۔ پس تم سحری کھاؤ۔ اگرچہ ایک گھنٹ  
پانی ہو۔ اور میری اُمت کو چاہیے کہ سحر کھانا ترک نہ کرے اگرچہ خرّے کا ایک دانہ ہو  
سحر و افطار کے وقت سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ کا پڑھنا بے حد ثواب کا باعث ہے۔  
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یہ دُعا بوقتِ سحر پڑھا کرتے تھے۔ یہ جلیل القدر دُعا ہے  
اس میں اسمِ اعظم ہے جو کوئی اس کو خضوع و خشوع اور رجوعِ قلب سے پڑھے۔ تو  
اس کے ذریعہ سے دُعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ دُعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ  
مِنْ بَهَائِكَ يَا بَهَاؤُ وَكُلُّ بَهَائِكَ بِهِيَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ  
بِهَائِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ جَمَالِكَ يَا جَمِيْلُ وَكُلُّ  
جَمَالِكَ جَمِيْلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِجَمَالِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ  
اَسْئَلُكَ مِنْ جَلَالِكَ يَا جَلِيْلُ وَكُلُّ جَلَالِكَ جَلِيْلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ  
اَسْئَلُكَ بِجَلَالِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ عَظَمَتِكَ يَا عَظِيْمُ  
وَكُلُّ عَظَمَتِكَ عَظِيْمَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِعَظَمَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ  
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ نُوْرِكَ يَا نُوْرُہ وَكُلُّ نُوْرِكَ نُوْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ  
اَسْئَلُكَ بِنُوْرِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ رَحْمَتِكَ يَا وَسْعُہَا

كُلُّ الْأُمُورِ لِلَّهِ فَإِنَّهُ مَسَبَّبُ الْأَسْبَابِ وَعَلَيْكَ بِالسُّكُونِ وَالتَّسْكُوتِ

وَكُلُّ رَحْمَتِكَ وَاسِعَةٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ كُلِّهَا اللَّهُمَّ  
 إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كَلِمَاتِكَ بِأَتَمِّهَا وَكُلِّ كَلِمَاتِكَ تَامَةً اللَّهُمَّ  
 إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ كُلِّهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كَمَالِكَ  
 بِأَتْمَلِّهِ وَكُلِّ كَمَالِكَ كَامِلٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكَمَالِكَ كُلِّهِ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ أَسْمَائِكَ بِأَكْثَرِهَا وَكُلِّ أَسْمَائِكَ كَبِيرَةٍ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَسْمَائِكَ كُلِّهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ عِزَّتِكَ  
 بِأَعَزِّهَا وَكُلِّ عِزَّتِكَ عَزِيزَةٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ كُلِّهَا  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مَشِيَّتِكَ بِأَمْضَاهَا وَكُلِّ مَشِيَّتِكَ مَاضِيَةٍ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَشِيَّتِكَ كُلِّهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ قُدْرَتِكَ  
 بِالْقُدْرَةِ الَّتِي اسْتَطَلَّتْ بِهَا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكُلِّ قُدْرَتِكَ مُسْطَظِلَّةٌ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِقُدْرَتِكَ كُلِّهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ عِلْمِكَ  
 بِأَنْفَذِهِ وَكُلِّ عِلْمِكَ نَافِذٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهِ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ قَوْلِكَ بِأَرْضَاهُ وَكُلِّ قَوْلِكَ رَاضٍ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِقَوْلِكَ كُلِّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مَسَائِلِكَ  
 بِأَحَبِّهَا إِلَيْكَ وَكُلِّ مَسَائِلِكَ إِلَيْكَ حَبِيبَةٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
 بِمَسَائِلِكَ كُلِّهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ شَرَفِكَ بِأَشْرَفِهِ وَكُلِّ  
 شَرَفِكَ شَرِيفٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِشَرَفِكَ كُلِّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَسْأَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِأَدْوَمِهِ وَكُلِّ سُلْطَانِكَ دَائِمٌ اللَّهُمَّ  
 إِنِّي أَسْأَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مُلْكِكَ بِأَفْخَرِهِ  
 وَكُلِّ مُلْكِكَ فَآخِرُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَسْأَلُكَ مِنْ غُلُوكَ بِأَعْلَاهُ وَكُلِّ غُلُوكَ عَالٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِغُلُوكَ كُلِّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَسْأَلُكَ مِنْ مَنِّكَ بِأَقْدَمِهِ وَكُلِّ مَنِّكَ قَدِيمٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَنِّكَ كُلِّهِ اللَّهُمَّ  
 إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ آيَاتِكَ بِأَكْرَمِهَا وَكُلِّ آيَاتِكَ كَرِيمَةٌ اللَّهُمَّ إِنِّي

تمام کاموں کی بازگشت الشک طرن سے ہے وہی سبب الاسباب ہے ترے لئے خاموشی بہتر ہے۔

أَسْأَلُكَ يَا بَاتِكَ كُلِّهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَا أَنْتَ فِيهِ مِنَ الشَّانِ  
وَالْجَبْرُوتِ وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ شَأْنٍ وَخَدَّهٖ وَجَبْرُوتٍ وَخَدَّهَا اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَا يُحْيِي بَنِي حِينٍ أَسْأَلُكَ فَأَجِيبْنِي يَا اللَّهُ بِسُحَابِ  
طَلَبِ كَرَمٍ - انشاء اللہ تعالیٰ برائے گی۔

یہ دُعا مختصر ترین دُعا ہے۔ یَا مَفْزَعِي عِنْدَ كُرْبَتِي وَيَا غَوْثِي  
عِنْدَ شِدَّتِي إِلَيْكَ فَرَعْتُ وَبِكَ اسْتَعِثْتُ وَبِكَ لَذْتُ لَا أَلُوذُ  
بِسِوَاكَ وَلَا أَطْلُبُ الْفَرَجَ إِلَّا مِنْكَ فَأَعِشْنِي وَفَرِّجْ عَنِّي يَا مَنْ  
يَقْبَلُ الْيَسِيرَ وَيَعْفُو عَنِ الْكَثِيرِ أَقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيرَ وَاعْفُ عَنِّي  
الْكَثِيرَ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا  
تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَيَقِينًا صَادِقًا حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَنِي  
إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَمَرَضَتِي مِنَ الْعَيْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِي يَا أَرْحَمَ  
الرَّاحِمِينَ يَا عَدَدَتِي فِي كُرْبَتِي وَيَا صَاحِبِي فِي شِدَّتِي وَيَا  
وَلِيَّتِي فِي نِعْمَتِي وَيَا غَايَتِي فِي رَغْبَتِي أَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِي وَالْأَمِينُ  
رَوْعَتِي وَالْمُقِيلُ عَثْرَتِي فَأَغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

## اعمال افطار

شرعی غروب آفتاب کے وقت روزہ افطار کرنا چاہیئے۔ سنت ہے کہ  
نماز مغرب پڑھ کر روزہ افطار کیا جائے۔ لیکن اگر بھوک پیاس زیادہ ہو جس کی وجہ سے  
نماز میں اچھی طرح توجہ نہ ہو سکے یا کچھ اور لوگ اس کے ساتھ افطار کے انتظار میں ہوں  
تو بہتر ہے کہ نماز مغرب سے قبل افطار کرے۔ نیم گرم پانی سے روزہ افطار کرنا عمدہ کو  
صاف کرتا ہے۔ مینائی کو قوت دیتا ہے۔ روشنی کو زیادہ کرتا ہے۔ بلغم کو قطع اور  
دوسرے کو دور کرتا ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے  
کہ جو شخص حلال خرچے سے افطار کرے اُس کی نماز اجر و ثواب میں چار سو نمازوں کی

بِسْمِ اللَّهِ عَلَيْكَ بِالْخَيْرَاتِ فِيمَا تَوْجَّهْتَ وَتَسْأَلُ مِنْكَ الشَّاءُ اللَّهُ تَعَالَى

برابر ہوتی ہے۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پانی سے افطار کرنا قلب کے گناہوں کو دھو تا ہے۔ اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بوقت افطار کسی مسکین کو ایک روٹی دے تو اس کے گناہ بخش دئے جائیں گے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ افطار کے وقت یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ۔ وقت افطار اور بعد سحر کھانے کے سورہ انا انزلناه پڑھے۔ اور بوقت افطار یہ کہے۔ يَاعَظِيمُ يَاعَظِيمُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا غَيْرُكَ اِغْفِرْ لِي الذَّنْبَ الْعَظِيمَ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ إِلَّا الْعَظِيمُ اور جب لقمہ اول اٹھائے تو یہ کہے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اِغْفِرْ لِي۔

## تاریخ و ارادعیمہ (دُعائیں)

پہلی تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صِيَامِي فِيهِ صِيَامَ الصَّائِمِينَ وَقِيَامِي فِيهِ قِيَامَ الْقَائِمِينَ وَنِيَّهْنِي فِيهِ عَنْ ثَوْمَةِ الْعَافِلِينَ وَهَبْ لِي جَزْمِي فِيهِ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ وَاعْفُ عَنِّي يَا عَافِيَا عَنِ الْمُجْرِمِينَ دوسری تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ قَرِّبْنِي فِيهِ إِلَى مَرْضَاتِكَ وَجَنِّبْنِي فِيهِ مِنْ سَخَطِكَ وَنِقْمَتِكَ وَوَفِّقْنِي فِيهِ لِقِرَاءَةِ آيَاتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ تیسری تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ الذَّهْنَ وَالتَّنْبِيْهَ وَبَاعِدْنِي فِيهِ مِنَ السَّفَاهَةِ وَالتَّمْوِيْهِ وَاجْعَلْ لِي نَصِيْبًا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تُنْزِلُ فِيهِ بِحَوْلِكَ يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ چوتھی تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ قَوِّنِي فِيهِ عَلَى إِحْقَامِ أَمْرِكَ وَارْزُقْنِي فِيهِ حَلَاوَةً ذِكْرِكَ وَارْزُقْنِي فِيهِ لَذَاءَ شُكْرِكَ بِكْرَمِكَ وَاحْفَظْنِي بِحِفْظِكَ وَسِتْرِكَ يَا أَبْصَرَ السَّاطِرِينَ پانچویں تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ وَاجْعَلْنِي فِيهِ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ الْقَائِمِينَ وَاجْعَلْنِي فِيهِ مِنْ

جبر کام کا تو نے قصہ کیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ پر کشائش کر چکا اور تیرائی آزمودیا ہے گا۔ انشاء اللہ۔

أُولِيَاكَ الْمُقَرَّبِينَ بِرَأْفَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ - چھٹی تاریخ -  
 اللَّهُمَّ لَا تَخْذُلْنِي فِيهِ لِتَعَرُّضِ مَعْصِيَتِكَ وَلَا تَضُرَّنِي بِسَيِّئِ  
 نِقَمَتِكَ وَرَحِمْنِي فِيهِ مِنْ مُوجِبَاتِ سَخَطِكَ بِمَنِّكَ وَأَيَادِيكَ  
 يَا مُنْتَهَى رَغْبَةِ الرَّاعِبِينَ - ساتویں تاریخ - اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى صِيَامِهِ  
 وَقِيَامِهِ وَجَنِّبْنِي فِيهِ مِنْ هَفَوَاتِهِ وَانْثَامِهِ وَارْزُقْنِي فِيهِ  
 ذِكْرَكَ بِدَوَامِهِ تَوْفِيقَكَ يَا هَادِيَ الْمَضِلِّينَ - آٹھویں تاریخ -  
 اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ رَحْمَةَ الْإِيْتَامِ وَأَطْعَامَ الطَّعَامِ وَإِنْشَاءَ  
 السَّلَامِ وَمَجَانِبَةَ اللَّئَامِ وَصُحْبَةَ الْكِرَامِ بِطَوْلِكَ يَا مُجْتَازَ الْأَمِيلِينَ  
 نویں تاریخ - اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِيهِ نَصِيبًا مِّنْ رَّحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ  
 وَاهْدِنِي فِيهِ لِزَوَائِدِ السَّاطِعَةِ وَخُذْ بِنَاصِيَّتِي إِلَى مَرْضَاتِكَ  
 الْجَامِعَةِ بِمَحَبَّتِكَ يَا أَمَلُ الْمُشَاقِقِينَ دُوسریں تاریخ - اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي  
 فِيهِ مِنَ الْمُتَوَكِّلِينَ عَلَيْكَ وَاجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْفَائِزِينَ لَدَيْكَ وَاجْعَلْنِي  
 فِيهِ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ إِلَيْكَ بِإِحْسَانِكَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ كِبَارِهِمْ تَارِيخُ  
 اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ فِيهِ الْإِحْسَانَ وَكَرِّهْ لِي فِيهِ الْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ  
 وَحَرِّمْ عَلَيَّ فِيهِ السَّخَطَ وَالنِّيرَانَ بِعَوْنِكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ  
 بارہویں تاریخ - اللَّهُمَّ مَرِّبْنِي فِيهِ بِالسَّيْرِ وَالْعَفَافِ وَاسْتُرْنِي فِيهِ  
 بِلِبَاسِ الْقَنُوعِ وَالْكَفَافِ وَاجْعَلْنِي فِيهِ عَلَى الْعَدْلِ وَالْإِنصَابِ  
 وَآمِنِّي فِيهِ مِنْ كُلِّ مَا أَخْذَرُ وَأَخَافُ بِعِصْمَتِكَ يَا عِصْمَةَ  
 الْخَائِفِينَ - تیرھویں تاریخ - اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي فِيهِ مِنَ الدَّنَسِ وَالْأَقْدَارِ  
 وَصَبِّرْنِي فِيهِ عَلَى كَأْسَاتِ الْأَقْدَارِ وَوَقِّفْنِي فِيهِ لِلتَّقَى وَصُحْبَةِ  
 الْأَبْرَارِ بِعَوْنِكَ يَا قَرَّةَ عَيْنِ السَّاكِنِينَ - چودھویں تاریخ - اللَّهُمَّ  
 لَا تُؤَاخِذْنِي فِيهِ بِالْعَثَرَاتِ وَأَقِلْنِي فِيهِ مِنَ الْخَطَايَا وَالْهَفَوَاتِ  
 وَلَا تَجْعَلْنِي فِيهِ عَرَضًا لِلْبَلَايَا وَالْأَلْبَابِ بِعِزَّتِكَ يَا عِزَّ الْمُسْلِمِينَ -



أَتُرِكَ الْوَسْوَاسَ عَنْ خَاطِرِكَ وَلَمْ تَقْصُدْ حَاصِلَهُ - إِنِّ شَاءَ اللَّهُ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ طَاعَةَ الْخَاشِعِينَ وَاشْرَحْ فِيهِ  
صَدْرِي بِأَنْبَاءِ الْمُحِبِّينَ بِأَمَانِكَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ سُبْحَانَ تَارِيخِ -  
اللَّهُمَّ وَفِّقْنِي فِيهِ لِمُرَافَقَةِ الْأَبْرَارِ وَجَنِّبْنِي فِيهِ مُرَافَقَةَ  
الْأَشْرَارِ وَأَوْقِ فِيهِ بِرَحْمَتِكَ إِلَى دَارِ الْقَرَارِ بِإِهْتِكَ يَا إِلَهَ  
الْعَالَمِينَ - سُبْحَانَ تَارِيخِ - اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيهِ لِمَصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَاقْضِ لِي  
فِيهِ الْحَوَاجَّ وَالْأَمَالَ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ إِلَى التَّفْسِيرِ وَالسُّؤَالِ يَا عَالِمًا  
بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ - اُتْهِارُونَ تَارِيخِ - اللَّهُمَّ نَهْنِي فِيهِ لِبَرَكَاتِ  
اسْتِحَارَةٍ وَتَوْفِيهِ قَلْبِي بِضِيَاءِ أَنْوَارِهِ وَخُذْ بِكُلِّ أَعْضَائِي إِلَى اتِّبَاعِ  
آثَارِهِ بِتَوْفِكَ يَا مُتَوَرِّقَ قُلُوبِ الْعَارِفِينَ - أَيُّسِرِينَ تَارِيخِ - اللَّهُمَّ وَفِّقْ  
فِيهِ حَظِّي مِنْ بَرَكَاتِهِ وَسَهِّلْ سَبِيلِي إِلَى خَيْرَاتِهِ وَلَا تَحْرِمْنِي  
تَبَوُّلَ حَسَنَاتِهِ يَا هَادِيًّا إِلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ - بَيُوسِينَ تَارِيخِ - اللَّهُمَّ  
افْتَحْ لِي فِيهِ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ وَأَغْلِقْ عَنِّي فِيهِ أَبْوَابَ النَّارِ وَ  
وَفِّقْنِي فِيهِ لِمَتَلَادَةِ الْقُرْآنِ يَا مُنْزِلَ السَّكِينَةِ فِي قُلُوبِ  
السُّومِنِينَ - أَيُّسِرِينَ تَارِيخِ - اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِيهِ إِلَى مَرْضَاتِكَ  
وَلَيْلًا وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ عَلَى سَبِيلٍ وَأَجْعَلْ الْجَنَّةَ لِي مَنْزِلًا  
وَمَقِيلًا يَا قَاضِي حَوَاجِّ الطَّالِبِينَ بِأَيُّسِرِينَ تَارِيخِ - اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي  
فِيهِ أَبْوَابَ فَضْلِكَ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ فِيهِ بَرَكَاتِكَ وَوَفِّقْنِي فِيهِ  
لِمَوْجِبَاتِ مَرْضَاتِكَ وَأَسْكِنْنِي فِيهِ بِمُحَبُّوْحَاتِ جَنَّتِكَ يَا مُجِيبَ  
دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ - أَيُّسِرِينَ تَارِيخِ - اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي فِيهِ مِنَ الذُّنُوبِ  
وَطَهِّرْنِي فِيهِ مِنَ الْعُيُوبِ وَأَمْتَحِنْ قَلْبِي فِيهِ بِتَقْوَى الْقُلُوبِ  
يَا مُقِيلَ عَثَرَاتِ الْمُذْنِبِينَ - جُزْبِيوسِينَ تَارِيخِ - اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
فِيهِ مَا يُرْضِيكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِمَّا يُؤْذِيكَ وَأَسْأَلُكَ التَّوْفِيقَ فِيهِ  
لَا أَنْ أَطِيعَكَ وَلَا أَعْصِيكَ يَا جَوَادَ السَّائِلِينَ - بِجُزْبِيوسِينَ تَارِيخِ

دل سے دوسروں کو نکال ڈال کر تیرا مقصود حاصل ہو گا۔ انشاء اللہ۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِيهِ مُجْتَبًى لَوْلِيَاكَ وَمُعَادِيًا لِدَعْدَائِكَ  
مُسْتَنَاسًا لِسِتَّةِ خَاتَمِ أَنْبِيَائِكَ يَا عَاصِمَ قُلُوبِ النَّبِيِّينَ  
يَهْبِيسُونَ تَارِيخَ - اللَّهُمَّ اجْعَلْ سَعْيِي فِيهِ مُشْكُورًا وَدَرْجَتِي فِيهِ  
مَغْفُورًا وَعَمَلِي فِيهِ مَقْبُولًا وَعَيْنِي فِيهِ مُسْتَوْرًا يَا أَسْعَ  
السَّامِعِينَ - سَائِسِينَ تَارِيخَ - اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ فَضْلَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ  
وَصَائِرَ أُمُورِي فِيهِ مِنَ الْعُسْرِ إِلَى الْيُسْرِ وَأَقْبَلَ مَعَادِي يَوْمِي وَ  
حُطَّ عَنِّي الْوِزْرَ يَا مَرْءُوفًا بِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ - ائْتُمِّسِينَ تَارِيخَ اللَّهُمَّ  
وَفِرْحَتِي فِيهِ مِنَ التَّوَابِلِ وَأَكْرَمْنِي فِيهِ بِاحْضَارِ الْمَسَائِلِ  
وَقَرِّبْ فِيهِ دَسَائِلِي إِلَيْكَ مِنْ بَيْنِ الْوَسَائِلِ يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ  
الْمَحَاحُ الْمَلْحِينَ - ائْتُمِّسِينَ تَارِيخَ - اللَّهُمَّ عَشِّتِي فِيهِ بِالرَّحْمَةِ  
وَارْزُقْنِي فِيهِ التَّوْفِيقَ وَالْعِصْمَةَ وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنْ غِيَاهِبِ  
الْثَّمَسَةِ يَا رَحِيمًا بِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ - تَسِيرِينَ تَارِيخَ - اللَّهُمَّ  
اجْعَلْ صِيَامِي فِيهِ بِالشُّكْرِ وَالْقَبُولِ عَلَى مَا تَرْضَاهُ وَبِرِضَاهُ  
الرَّسُولِ مُعْكَمَةً فَرُوعَهُ بِالْأَصُولِ بِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
إِلَيْهِ الطَّاهِرِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

## اعمال شب قدر

شب قدر بڑی مبارک رات ہے۔ اور اس کی بہت کچھ فضیلت ہے۔ اس  
شب کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ یہ وہ رات ہے کہ جس  
میں شب کے لئے تمام اُمید مال و اولاد تندرستی و بیماری، عزت و ذلت وغیرہ  
مقرر ہوتے ہیں۔ اور رات بھر ملائکہ حضور صاحب الامر علیہ السلام کے پاس آتے  
ہیں۔ لہذا ہر مومن کو چاہیے کہ شب بیداری کرے۔ اور عبادت و تلاوت قرآن اور  
دعاؤں میں مشغول رہے۔ چونکہ شب قدر ماہ رمضان کی انیسویں رات اور اکیسویں

مَنْ طَلَبَ شَيْئًا وَجَدَ لِكُلِّ مُجْتَهِدٍ نَصِيبٌ أَوْ تَحَفَّ وَلَا تَحْزَنْ -

رات اور تیسویں رات سے باہر نہیں ہے۔ لہذا ان تینوں راتوں میں اعمال بجالائے۔  
 علی الخصوص تیسویں شب میں زیادہ اہتمام کرے۔ ان تینوں راتوں میں غسل سنتِ مرکبہ  
 ہے۔ بہتر ہے کہ غروبِ آفتاب کے قریب غسل کیا جائے تاکہ نماز مغرب و عشاء غسل  
 کے ساتھ پڑھے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو  
 شخص شب قدر کو دو رکعت نماز بجالائے۔ اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد سات  
 مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہو کر ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَ اَتُوبُ  
 اِلَیْہِ کہے تو اپنی جگہ سے نہ اٹھے گا کہ خداوند عالم اُس کو اور اُس کے ماں باپ کو بخش  
 دے گا اور ثواب کثیر عطا فرمائے گا۔ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں  
 کہ ان شبوں میں قرآن مجید پاتھ میں لے اور کھولے اور اپنے منہ کے سامنے رکھے اور  
 یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکِتَابِکَ الْمُنَزَّلِ وَمَا فِیْہِ۔ وَ مَا فِیْہِ  
 اسْمُکَ الْاَعْزَمِ وَ اسْمَاءِکَ الْحُسْنٰی فَمَا یَخَافُ وَ یُرْجٰی اَنْ یَّجْعَلَنِی  
 مِنْ عَتَقَائِکَ مِنَ الشَّارِ وَ تَقْضِیَ حَوَائِجِیْ لِلْ دُنْیَا وَ الْآخِرَةِ۔ پھر اپنی  
 حاجت خداوند عالم سے طلب کرے۔ الشَّاءَ اللّٰہُ وہ حاجت پوری ہوگی اور حضرت  
 امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قرآن مجید سر پر رکھے اور کہے۔ اَللّٰهُمَّ  
 بِحَقِّ هَذَا الْقُرْآنِ وَ بِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَهٗ بِہٖ وَ بِحَقِّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مَّدَحْتَهٗ  
 فِیْہِ وَ بِحَقِّکَ عَلَیْہِمُ فَلَا اَحَدٌ اَعْرِفُ بِحَقِّکَ مِنْکَ۔ پس دس  
 مرتبہ کہے بِکَ یَا اللّٰہُ اور دس مرتبہ بِمُحَمَّدٍ اور دس مرتبہ بِعَلِیٍّ اور دس مرتبہ  
 بِفَاطِمَۃٍ اور دس مرتبہ بِالْحَسَنِ اور دس مرتبہ بِالْحُسَیْنِ اور دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ  
 الْحُسَیْنِ اور دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اور دس مرتبہ بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اور  
 دس مرتبہ بِمُوسٰی بْنِ جَعْفَرٍ اور دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ مُوسٰی اور دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ  
 بْنِ عَلِیٍّ اور دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اور دس مرتبہ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اور  
 دس مرتبہ بِالْحُجَّةِ الْقَائِمِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ۔

پس جو حاجت رکھتا ہو۔ خدا سے طلب کرے اور زیارت امام حسین علیہ السلام کی

جس شخص نے کسی سے طلب حاجت میں کوشش کی اسے بالیہ ایک سی کرنے والے کے لئے ہتھ ہے خون نہ کر اور عملی نہ ہو۔

ان تینوں شبوں میں سنتِ مؤکدہ ہے جو باب زیارت میں مذکور ہے۔ اور سور کعت نماز تینوں شب پڑھنا سنت ہے خصوصاً تیسویں شب کو بجالائے کہ بڑی فضیلت ہے اور بہت تاکید ہے۔ اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے۔ اور اگر اس شخص کے ذمہ قضا نمازیں ہوں تو ان سور کعتوں کے بدلے اپنی قضا نمازیں پڑھے۔ اور جو شن کبیر اور صلوٰۃ و ذکر الہی جو ہر کے بجالائے۔ اور گناہوں کی مغفرت طلب کرے۔ اور مطالب دنیا و آخرت کا خدا سے سوال کرے۔ اور ماں باپ عزیز و اقارب و برادر مومن زندہ و مردہ کے لئے دعا کرے۔ اُنیسویں شب کے اعمال مخصوص یہ ہیں کہ علاوہ عمل مذکور کے سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے اور سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ الْعَن قَتْلَہٗ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ کہے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْمَا تَقْضِیْ وَ تَقْدِرْ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ وَ فِیْمَا تَفَرَّقُ مِنَ الْاَمْرِ الْحَکِیْمِ فِی لَیْلَہِ الْقَدْرِ مِنَ الْفَضَاءِ الَّذِی لَا یُرَدُّ وَ لَا یُبَدَّلُ اَنْ تَکْتُبِنِیْ مِنْ حُجَّاجِ بَیْتِکَ الْحَرَامِ الْمَبْرُوْرِ حُجَّہُمْ الْمَشْکُوْرِ سَعِیْہُمْ الْمَغْفُوْرُ دُنُوْبُہُمْ الْمَسْکُوْرُ عَنْہُمْ سَیِّئَاتُہُمْ وَ اجْعَلْ فِیْمَا تَقْضِیْ وَ تَقْدِرْ اَنْ تُطِیْلَ عُمْرِیْ وَ تُوَسِّعَ عَلَیْ فِی رِزْقِیْ وَ تَقْدِرْ لِیْ فِی جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ مَا هُوَ خَیْرٌ لِّیْ فِی دُنْیَایْ وَ اٰخِرَتِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

پس اپنی حاجت خدا سے طلب کرے۔

اکیسویں شب کو بھی غسل و اعمال و زیارت بجالائے جس طور پر مذکور ہوا اور اس شب کی فضیلت شبِ سابق سے زیادہ ہے۔ اور دہڑ آخر کی دعاؤں میں سے جو دعا اس شب کی ہے پڑھے۔ اور وہ آگے مذکور ہیں۔ اور:-

تیسویں شب کے اعمال بھی یہی ہیں۔ دستور بجالائے اور شبِ بیداری کرے۔ اور تلاوتِ قرآن اور دعاؤں میں مشغول رہے اور توبہ کرے کہ اس شب میں حکمتِ الہی کے ماتحت مرگ و بلا اور روزی و قضا مقدر ہوتی ہے۔ اور جو کچھ کہ اُس سال تا شبِ قدر آئندہ واقع ہونے والا ہوتا ہے۔ پس خوشحال اُس کا جو عبادت میں شب

## الصَّبْرُ سَعَادَةٌ وَالسُّرُوعَةُ نَدَامَةٌ

بسر کرے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو سورۃ عنکبوت و سورۃ روم اس شب پڑھے وہ اہل بہشت سے ہے۔ اور سورۃ نجم دُخان اور ہزار بار سورۃ انا انزلناہ کا پڑھنا بھی وارد ہے۔ اور زیارت امام حسین علیہ السلام بجالائے اور دعا اس شب کی اور عیدِ ربیعہ آخر میں سے پڑھے جو آگے مذکور ہے۔ اور جو شخص اس شب کو بیداری کرے۔ اور سورۃ نماز پڑھے۔ حتیٰ تعالیٰ اس کی روزی کشادہ کرے گا۔ اور دشمنوں کے شر سے بچائے گا۔ ڈوبنے اور گھر کے نیچے و بنے اور قہر گلے میں بھینے اور جانوروں کے بچاڑ کھانے سے محفوظ رکھے گا۔ اور دعائے جوشن کبیر و صغیر کے اس شب میں پڑھنے کی بڑی فضیلت وارد ہے۔ اور اس شب یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَمِدُّ لِيْ فِيْ عُمُرِيْ وَاَوْسِعْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ وَاَرْحَحْ لِيْ جَسَدِيْ وَبَلِّغْنِيْ اَمَلِيْ وَاِنْ كُنْتُ مِنَ الْاَشْقِيَاءِ فَاَمْحِنِيْ مِنَ الْاَشْقِيَاءِ وَالْكُثْبَنِيْ مِنَ السَّعْدَاءِ فَاِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰى نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُنِثُ وَعِنْدَكَ اَمْرُ الْكِتَابِ۔ اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَوْفَرِ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَنْزَلْتَهُ فِيْ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَاَنْتَ مُنْزِلُهُ مِنْ نُّوْرِ هُدًى يَّهْدِيْ بِهٖ اَوْ رَحْمَةً تَنْشُرُهَا اَوْ رِزْقٍ تَقْسِمُهُ اَوْ بَلَاءٍ تَدْفَعُهُ اَوْ ضَرٍّ تَكْشِفُهُ وَاكْتُبْ لِيْ مَا كُتِبَ لِاَوْلِيَّائِكَ الصّٰلِحِيْنَ الَّذِيْنَ اسْتَوْجَبُوا مِنْكَ الثَّوَابَ وَاَمِنُوا بِرِضَاكَ عَنْهُمْ مِنْكَ الْعِقَابَ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِيْ ذٰلِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط اور صحیفہ کامل میں سے دعائے مکارم الاخلاق اور دعائے توبہ کو ضرور پڑھے اور ان کا ثواب بہت ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

## دعائے مکارم الاخلاق

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَبَلِّغْ بِاَيْمَانِيْ اَحْمَلُ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْ يَقِيْنِيْ اَفْضَلَ الْيَقِيْنِ وَاَنْتَ بِنَيْتِيْ اِلَى اَحْسَنِ النَّيَاتِ وَ



صبر میں بھلائی ہے اور جلدی میں شرمندگی۔

يَعْمَلِي إِلَى أَحْسَنِ الْأَعْمَالِ اللَّهُمَّ وَفِرْ بِطُفِكَ نِيَّتِي وَصَحِّحْ بِمَا  
عِنْدَكَ يَقِينِي وَاسْتَصْلِحْ بِقُدْرَتِكَ مَا سَدَّ مِنِّي اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَالْفَنِيِّ مَا يَشْغَلُنِي الْإِهْتِمَامُ بِهِ وَاسْتَعْمِلْنِي بِمَا  
تَسْتَلْنِي عِدَا عَنَّهُ وَاسْتَفْرِغْ أَيَّامِي فِيَمَا خَلَقْتَنِي لَهُ وَاعْنِينِي وَ  
أَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِكَ وَلَا تَقْتَبِنِي بِالنَّظَرِ وَاعِزَّنِي وَلَا تَبْتَلِيَنِي  
بِالْكِبَرِ وَعَبِّدْنِي لَكَ وَلَا تَفْسِدْ عِبَادَتِي بِالْعُجْبِ وَاجْزِلْ لِنَاسِ  
عَلَى يَدَيَّ الْخَيْرَ وَلَا تَمَحِفْهُ بِالْمَنِّ وَهَبْ لِي مَعَآلِيَ الْأَخْلَاقِ  
وَاعْصِمْنِي مِنَ الْفَخْرِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَلَا  
تَرْفَعْنِي فِي النَّاسِ دَرَجَةً إِلَّا حَطَطْتَنِي عِنْدَ نَفْسِي مِثْلَهَا وَلَا تُخَوِّدْ  
لِي عِرَاطًا هَرًّا إِلَّا أَحَدْتَنِي لِي ذِلَّةً بَاطِنَةً عِنْدَ نَفْسِي بِقُدْرَتِهَا  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَعْنِي بِهَدْيِ صَالِحٍ لَا  
اسْتَبْدِلُ بِهِ وَطَرِيقَةٍ حَقٍّ لَا أَرْبِعُ عَنْهَا وَنِيَّةٍ رُشِدٍ لَا أَشْكُ  
فِيهَا وَعَمِّرْنِي مَا كَانَ عُمُرِي بِذَلِكَ فِي طَاعَتِكَ فَإِذَا كَانَ عُمُرِي  
مَرْتَعًا لِلشَّيْطَانِ فَاقْضِنِي إِلَيْكَ قَبْلَ أَنْ تَسْبِقَ مَقْتِكَ إِلَيَّ أَوْ  
يَسْتَحْكِمَ غَضَبُكَ عَلَيَّ اللَّهُمَّ لَا تَدْعُ خُصْلَةً نَعَابٍ مِنِّي إِلَّا أَصْلَحْتَهَا  
وَلَا عَائِبَةً أَوْ تَبَّ بِهَا إِلَّا أَحْسَنْتَهَا وَلَا أَكْرَوْمَةً فِي نَاقِصَةٍ إِلَّا  
أَتَمَّتَهَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَابْدِلْنِي مِنْ  
بَغْضَةٍ أَهْلِ الشَّنَانِ الْمُحِبَّةِ وَمِنْ حَسَدِ أَهْلِ الْبَغْيِ الْمُسَوِّدَةِ وَ  
مِنْ ظَنَّةِ أَهْلِ الصِّلَاحِ الثَّقَةِ وَمِنْ عِدَاوَةِ الْأَذْنَيْنِ الْوَلَايَةِ  
وَمِنْ عُقُوقِ ذَوِي الْأَرْحَامِ الْمَبْرَةِ وَمِنْ خَذْلَانِ الْأَقْرَبِينَ  
النُّصْرَةِ وَمِنْ حَبِّ الْمَدَارِينِ تَضْجِيمِ الْبِقَةِ وَمِنْ رَدِّ الْمَلَاسِينِ  
كَرَمِ الْعِشْرَةِ وَمِنْ مَرَارَةِ خَوْفِ الظَّالِمِينَ حَلَاوَةِ الْأَمْنَةِ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْ لِي يَدًا عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي وَ

كَفَى بِاللّٰهِ حَيًّا يَكْفِيْهِ هَمَّكَ وَيَكْشِفُ غَمَّكَ -

لِسَانًا عَلَى مَنْ خَا صَمْنِيْ وَظَفَرًا بِمَنْ عَانَدَنِيْ وَهَبْ لِيْ مَكْرًا عَلَى  
مَنْ كَايَدَنِيْ وَقُدْرَةً عَلَى مَنْ اضْطَهَّدَنِيْ وَتَكْذِيبًا لِمَنْ قَصَبَنِيْ  
وَسَلَامَةً لِمَنْ تَوَعَّدَنِيْ وَوَقْفَنِيْ لِبَاعَةِ مَنْ سَدَّدَنِيْ وَمُتَابِعَةً  
مَنْ أَرْشَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَسَلِّدْ دُنِيْ لَا تُ  
اَعَارِضْ مَنْ غَشَّنِيْ بِالنُّصُحِ وَاَجْزِيْ مَنْ هَجَرَنِيْ بِالْبَرِّ وَارْتَدِّبْ  
مَنْ حَرَمَنِيْ بِالْبَذْلِ وَاَكْفِيْ مَنْ قَطَعَنِيْ بِالصِّلَةِ وَاُخَالِفْ  
مَنْ اغْتَابَنِيْ اِلَى حُسْنِ الذِّكْرِ وَاَنْ اَشْكُرَ الْحَسَنَةَ وَاُعْضِيْ عَنِ  
السَّيِّئَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَحَلِّبْنِيْ بِلُجْلَةِ الصَّالِحِيْنَ  
وَالْبِسْنِيْ زِيْنَةَ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ بَسْطِ الْعَدْلِ وَكُظْمِ الْغِيْظِ وَاِطْفَاءِ  
النَّارِ وَصَلِّ اَهْلَ الْفِرْقَةِ وَاِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ وَاِمْشَاءِ  
الْعَارِفَةِ وَسِرِّ الْعَابِدَةِ وَلِيْنِ الْعَرِيْكَةِ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ وَحُسْنِ  
السَّيْرِ وَسَكُونِ الرِّيحِ وَطَيِّبِ الْمُخَالَفَةِ وَالسَّبْقِ اِلَى الْفَضِيلَةِ  
وَإِيْتَارِ التَّفَضُّلِ وَتَرْكِ التَّعْيِيرِ وَالْإِفْضَالِ عَلَى غَيْرِ الْمُسْتَحَقِّ وَالْقَوْلِ  
بِالْحَقِّ وَاِنْ عَزَّ وَاسْتَقْلَالَ الْخَيْرِ وَاِنْ كَثُرَ مِنْ قَوْلِيْ وَفِعْلِيْ  
وَاسْتَكْثَرَ الشَّرِّ وَاِنْ قَلَّ مِنْ قَوْلِيْ وَفِعْلِيْ وَاَكْمِلْ ذَلِكَ لِيْ  
بِدَوَامِ الطَّاعَةِ وَلِزُومِ الْجَمَاعَةِ وَرَفْضِ اَهْلِ الْبِدْعِ وَمُسْتَعْمِلِ  
النَّارِ الْمُخْتَرَعِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَجْعَلْ اَوْسَعَ  
رِزْقِكَ عَلَيَّ اِذَا كَبُرْتُ وَاَقْوَى تَوَكُّلِيْ فِيْ اِذَا انْصَبْتُ وَلَا تَبْتَلِنِيْ  
بِالْكِسْلِ عَنْ عِبَادَتِكَ وَلَا الْعَمَى عَنْ سَبِيلِكَ وَلَا بِالْتَّعَرُّضِ  
لِخِلَافِ مَحَبَّتِكَ وَلَا مُجَامَعَةٍ مَنْ تَفَرَّقَ عَنْكَ وَلَا مَفَارَقَةٍ  
مَنْ اجْتَمَعَ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِيْ  
أَصُولُكَ عِنْدَ الصُّرُوْرَةِ وَأَسْأَلُكَ عِنْدَ الْحَاجَةِ وَالتَّضَرُّعِ  
إِلَيْكَ عِنْدَ الْمُسْكِنَةِ وَلَا تَفْتِنِّيْ بِالِاسْتِعَانَةِ بِغَيْرِكَ اِذَا اضْطَرَرْتُ

خدا تیرے لئے کافی ہے کفایت کرے گا تیرے رنج کو اور تیرے غم کو کھو دے گا۔

وَلَا بِالْخُضُوعِ لِسُؤَالِ غَيْرِكَ إِذَا اقْتَرَبْتُ وَلَا بِالتَّضَرُّعِ إِلَى مَنْ  
دُونِكَ إِذَا ارْتَهَبْتُ فَاسْتَحِ قُبْدَالِكَ خِذْ لَانَكَ وَمَنْعَكَ وَإِعْرَاضَكَ  
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَا يَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي رُوعِي مِنَ  
التَّسْمِي وَاللَّطْفِ وَالْحَسَدِ ذِكْرًا لِعَظَمَتِكَ وَتَفَكَّرًا فِي قُدْرَتِكَ  
وَتَذَكُّيرًا عَلَى عُدُوِّكَ وَمَا أَجْرِي عَلَى لِسَانِي مِنْ لَفْظَةٍ مُحْسِنٍ أَوْ هَجْرٍ  
أَوْ شَتْمٍ عَرَضٍ أَوْ شَهَادَةٍ بَاطِلَةٍ أَوْ اغْتِيَابٍ مُؤْمِنٍ غَائِبٍ أَوْ سَبِّ  
حَاضِرٍ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ نُطْقًا بِالحَمْدِ لَكَ وَإِعْرَاقًا فِي الشَّنَاءِ  
عَلَيْكَ وَيَهَابًا فِي تَمْجِيدِكَ وَشُكْرًا لِنِعْمَتِكَ وَإِعْتِرَافًا بِإِحْسَانِكَ  
وَإِحْصَاءًا لِنِعْمَتِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ لَا أَظْلَمَنَّ وَأَنْتَ  
مُطِيقٌ لِلدَّفْعِ عَنِّي وَلَا أَظْلَمَنَّ وَأَنْتَ الْقَادِرُ عَلَى الْقَبْضِ مِنِّي وَلَا  
أَضِلُّنَّ وَقَدْ أَمَكُنْتِكَ هَذَا يَتَى وَلَا أَمَقِرُّنَّ وَمِنْ عِنْدِكَ وَسْعِي  
وَلَا أَطْعَيْنُ وَمِنْ عِنْدِكَ وَجِدِي اللَّهُمَّ إِلَى مَغْفِرَتِكَ وَفَدَتْ  
وَالِي عَفْوِكَ قَصَدْتُ وَإِلَى تَجَاوُزِكَ اشْتَقْتُ وَبِفَضْلِكَ وَثِقْتُ وَ  
لَيْسَ عِنْدِي مَا يُوجِبُ لِي مَغْفِرَتَكَ وَلَا فِي عَمَلِي مَا اسْتَحِقُّ بِهِ  
عَفْوِكَ وَمَا لِي بَعْدَ أَنْ حَكَمْتُ عَلَى نَفْسِي بِالْإِفْضَالِ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
وَآلِهِ وَتَفَضَّلْ عَلَيَّ اللَّهُمَّ وَأَنْطِقْنِي بِالْمُهْدَى وَالْمُهْمَنِ التَّقْوَى  
وَوَقِّفْنِي لِلتَّيِّبِ هِيَ أَزْكَى وَاسْتَعْمِلْنِي بِمَا هُوَ أَرْضَى اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ  
بِالطَّرِيقَةِ الْمُسْتَلَى وَاجْعَلْنِي عَلَى مِلَّتِكَ أَمُوتُ وَأَحْيِي اللَّهُمَّ  
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَمَتَّعْنِي بِالْإِقْتِصَادِ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ  
السَّدَادِ وَمِنْ أَدْلَةِ الرَّشَادِ وَمِنْ صَالِحِي الْعِبَادِ وَارْزُقْنِي فَوْزَ الْمَعَادِ  
وَسَلَامَةَ الْمِرْصَادِ اللَّهُمَّ خُذْ لِنَفْسِكَ مِنْ نَفْسِي مَا يُخْلِصُهَا وَ  
أَبْقِ لِنَفْسِي مِنْ نَفْسِي مَا يُصْلِحُهَا فَإِنَّ نَفْسِي هَالِكَةٌ أَوْ نَعِيمٌ مَا  
اللَّهُمَّ أَنْتَ عَدَدْتَنِي إِنْ حَزَنْتُ وَأَنْتَ مُتَجَبِّعِي إِنْ حُرِمْتُ وَبِكَ

ارْفُقْ نَفْسَكَ يَا نَّ مَعَ الْعُجَلَةِ بِدَامَةٍ

اسْتَعَاثَتِي اِنْ كُرِهْتُ وَعِنْدَكَ مِمَّا فَاتَ خَلْفٌ وَلِمَا فَسَدَ صَلَاحٌ  
وَفِيمَا اَنْكَرْتُ تَغْيِيرُ فَاْمُنْ عَلَيَّ قَبْلَ الْبَلَاءِ بِالْعَافِيَةِ وَقَبْلَ  
الطَّلَبِ بِالْجِدَةِ وَقَبْلَ الضَّلَالِ بِالرَّشَادِ وَاكْفِنِي مُؤَنَةَ مَعَرَّةِ  
الْعِبَادِ وَهَبْ لِي اَمْنٌ يَوْمَ الْمَعَادِ وَامْنِحْنِي حُسْنَ الدِّرْشَادِ اَللّٰهُمَّ  
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاِلَيْهِ وَاذْرَاعْنِي بِلُطْفِكَ وَاغْذِنِي بِرِعْمَتِكَ وَ  
اصْلِحْ لِي بِكَرَمِكَ وَدَاوِنِي بِصُنْعِكَ وَاطْلِنِي فِي ذِمَّتِكَ وَجَلِّ لِي  
رِضَاكَ وَوَفِّقْنِي اِذَا اشْتَكَلْتُ عَلَى الْأُمُورِ لَا هَذَا هَا وَادَا شَاكِهَتْ  
الْأَعْمَالُ لِأَرْكَامِهَا وَادَا تَنَاقَضَتْ الْإِلَلُ لِأَرْضَائِهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
عَلَى مُحَمَّدٍ وَاِلَيْهِ وَتَوَجِّنِي بِالْكَفَايَةِ وَسَمِّنِي حُسْنَ الْبُلَايَةِ  
وَهَبْ لِي صِدْقَ الْهِدَايَةِ وَلَا تَفْتِنِّي بِالسَّعَةِ وَامْنِحْنِي حُسْنَ  
الدَّاعَةِ وَلَا تَجْعَلْ عَيْشِي كَدًا وَلَا تُرَدِّدْ عَائِي عَلَى رَدَائِي لَا أَجْعَلَ  
لَكَ ضِدًّا وَلَا أَدْعُو أَمْعَكَ نِدًّا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاِلَيْهِ وَامْنِعْنِي  
مِنَ السَّرَبِ وَحَصِّنْ رِزْقِي مِنَ التَّلَفِ وَوَقِّرْ مَمْلَكَتِي بِالْبَرَكَةِ فِيهِ وَ  
أَصِبْ لِي سَبِيلَ الْهِدَايَةِ لِلْبِرِّ فِيمَا أَنْفَقَ مِنْهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
وَاِلَيْهِ وَاكْفِنِي مُؤَنَةَ الْإِدْكِتْسَابِ وَارْزُقْنِي مِنْ غَيْرِ اخْتِسَابٍ فَلَا  
أَشْتَغِلُ عَنْ عِبَادَتِكَ بِالطَّلَبِ وَلَا أَحْتَمِلُ إِصْرَ تَبْعَاتِ الْمَكْسَبِ  
اَللّٰهُمَّ فَاطْلِبْنِي بِقُدْرَتِكَ مَا أَطْلُبُ وَاجْزِنِي بِعِزَّتِكَ مِمَّا أَرْهَبُ  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاِلَيْهِ وَصُنْ وَجْهِي بِالْيَسَارِ وَلَا تَبْتَدِلْ  
جَاهِي بِالْإِفْتَارِ فَاسْتُرْنِي أَهْلَ رِزْقِكَ وَاسْتَعْطِي شِرَارَ خَلْقِكَ  
فَاقْتِنِ بِحَمْدِهِ مَنْ أَعْطَانِي وَأَبْتَلِي بِدَمِّ مَنْ مَنَعَنِي وَأَنْتَ مِنْ  
دَوَاهِمِ وَلِيٍّ الْإِعْطَاءِ وَالْمَنْعِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاِلَيْهِ وَارْزُقْنِي  
صِحَّةً فِي عِبَادَةٍ وَفَرَاغًا فِي زَهَادَةٍ وَعِلْمًا فِي اسْتِعْمَالٍ وَوَرَعًا  
فِي إِجْمَالٍ اَللّٰهُمَّ اخْتِمِ بِعَفْوِكَ أَجَلِي وَحَقِّقْ لِي رَجَاءَ رَحْمَتِكَ

اپنے نفس کے ساتھ رفاقت کر کے نہ جلدی میں نہ امت ہوتی ہے۔

اَمَلْنِي وَسَهِّلْ لِي بُكُورَ رِضَاكَ سُبُلِي وَحَسِّنْ لِي جَمِيعَ اَحْوَالِي عَمَلِي  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَنَبِيِّنِيْ لِذِكْرِكَ فِيْ اَوْقَاتِ الْغَفْلَةِ  
وَاَسْتَعِيْذُنِيْ بِطَاعَتِكَ فِيْ اَيَّامِ الْمُهَلَّةِ وَاَنْهَجْ لِيْ اِلَى مُحَبَّتِكَ سَبِيْلًا  
سَهْلَةً اَكْمِلْ لِيْ بِهَا خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ  
وَاٰلِهٖ كَا فَضْلٍ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ قَبْلَهُ وَاَنْتَ مُصَلِّ  
عَلٰى اَحَدٍ بَعْدَهُ وَاِنَّا فِيْ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِيْ الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنِيْ  
بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ النَّارِ اَمِيْنُ اَمِيْنُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ  
وَهُوَ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ يَا اَوْسَعَ الْوَاهِبِيْنَ وَاَكْرَمَ الْاَوْجُوْدِيْنَ فَصَلِّ عَلٰى  
مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ الطَّاهِرِيْنَ وَعَلٰى جَمِيعِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ  
اِنَّكَ دُوْرُحْمَةٍ قَرِيْبَةٍ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

دُعَاۃُ تَوْبَةٍ :- اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ يَحْبِبُنِيْ عَنْ مَّسْئَلَتِكَ خِلَافًا  
ثَلَاثًا وَتَحَدُّوْنِيْ عَلَيْهَا خَلَّةً وَّاحِدَةً يَّحْبِبُنِيْ اَمْرًا اَمَرْتُ بِهِ  
فَاَبْطَأْتُ عَنْهُ وَنَهَيْتَنِيْ عَنْهُ فَاسْرَعْتُ اِلَيْهِ وَنِعْمَةً  
اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ فَقَصَّرْتُ فِيْ شُكْرِهَا وَيَحْدُوْنِيْ عَلٰى مَسْئَلَتِكَ  
تَفْضُلِكَ عَلٰى مَنْ اَقْبَلَ بِوَجْهِهِ اِلَيْكَ وَوَقَدْ حَسُنَ ظَنِّيْ اِلَيْكَ  
اِذْ جَمِيعُ اِحْسَانِكَ تَفْضُلٌ وَاِذَا كُلُّ نَعَمِكَ اِبْتِدَاءٌ فَهَآ اَنَا  
ذَا اَيَّ اِلٰهِيٍّ وَاَقِفْ بَابَ عِزِّكَ وَقُوْفَ الْمُسْتَسْلِمِ الدَّلِيْلِ وَسَائِلَكَ  
عَلٰى الْحَيَاۃِ مَنِّيْ سُوْالَ الْبَاسِ الْمُعِيْلِ مُقَرَّرَكَ بِاَيِّ لَمْ اَسْتَسْلِمُ  
وَقَدْ اِحْسَانِكَ اِلَّا بِالْاِفْلَاحِ عَنْ عِصْيَانِكَ وَلَمْ اَخْلُ فِيْ الْحَالَاتِ  
كُلِّهَا مِنْ اَمْتِنَانِكَ فَهَلْ يُنْفَعُنِيْ يَا اِلٰهِيَّ اِفْرَادِيْ عِنْدَكَ بِسُوْءِ  
مَا اَكْتَسَبْتُ وَهَلْ يُنْجِيْنِيْ مِنْكَ اِعْتِرَافِيْ لَكَ بِقِيَمِ مَا اَرْتَكِبْتُ  
اَمْ اَوْجِبْتَ لِيْ فِيْ مَقَامِيْ هَذَا سَخْطَكَ اَمْ لَزِمْنِيْ فِيْ وَقْتِ  
دُعَاۃِيْ مَقْتِكَ سُبْحَانَكَ لَا اَيْسُ مِنْكَ وَقَدْ فَتَحْتَ لِيْ بَابَ التَّوْبَةِ



وَتَحْمِيلُ مَمَّا فَإِنَّ حَاجَتَكَ مَقْضِيَّةٌ -

إِلَيْكَ بَلْ أَتَوَلَّ مَقَالَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ الظَّالِمِ لِنَفْسِهِ الْمُسْتَخِفِّ بِحُرْمَةِ  
رَبِّهِ الَّذِي عَظُمَتْ ذُنُوبُهُ فَجَلَّتْ وَأَذْبَرَتْ أَيَّامُهُ قَوْلْتُ  
حَتَّى إِذَا رَأَى مُدَّةَ الْعَمَلِ قَدْ انْقَضَتْ وَغَايَةَ الْعُمُرِ قَدْ انْتَهَتْ  
وَأَيُّنَ أَنْتَ لَا مَحِيصَ لَهُ مِنْكَ وَلَا مَهْرَبَ لَهُ عَنْكَ تَلَقَّاكَ  
بِالْإِنَابَةِ وَأَخْلَصَ لَكَ التَّوْبَةَ فَقَامَ إِلَيْكَ بِقَلْبٍ طَاهِرٍ نَقِيٍّ  
ثُمَّ دَعَاكَ بِصَوْتٍ حَائِلٍ خَفِيٍّ قَدْ تَطَا طَائِلُكَ فَأَمَحْنِي وَنَكِّسْ  
رَأْسَهُ فَأَنْشَأَ قَدْ أُرْعَشَتْ خَشْيَتُهُ رِجْلَيْهِ وَغَرَّتْ دُمُوعُهُ  
خَدَّيْهِ يَدْعُوكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَيَا أَرْحَمَ مَنْ أَنْتَابَهُ  
الْمُسْتَزَحْمُونَ وَيَا أَعْطَفَ مَنْ أَطَاكَ بِهِ الْمُسْتَغْفِرُونَ وَيَا مَنْ  
عَفْوُهُ أَكْثَرُ مِنْ تَقْمِيَّتِهِ وَيَا مَنْ رِضَاهُ أَوْفَرُ مِنْ سَخَطِهِ وَيَا مَنْ  
تَحَمُّدُهُ إِلَى خَلْقِهِ أَحْسَنُ التَّجَاوُزِ وَيَا مَنْ عَوْدَ عِبَادَةٍ قَبُولُ  
الْإِنَابَةِ وَيَا مَنْ اسْتِصْلَحَ فَايَسَدَ هُمْ بِالتَّوْبَةِ وَيَا مَنْ تَرْضَى مِنْ  
فِعْلِهِمْ بِالْيَسِيرِ وَيَا مَنْ كَانَتْ قَلِيلُهُمْ بِالْكَثِيرِ وَيَا مَنْ  
ضَمِنَ لَهُمْ إِجَابَةَ الدُّعَاءِ وَيَا مَنْ وَعَدَهُمْ عَلَى نَفْسِهِ  
بِبَفْضِهِ حُسْنَ الْجَزَاءِ مَا أَنَا بِأَعْطَى مِنْ عَصَاكَ فَغَفَرْتَ لَهُ وَمَا  
أَنَا بِأَلْوَمَ مِنْ اعْتَدَارِ إِلَيْكَ فَقَبِلْتَ مِنْهُ وَمَا أَنَا بِأَظْلَمَ مَنْ  
نَابَ إِلَيْكَ فَعُدَّتْ عَلَيْهِ أَتُوبُ إِلَيْكَ فِي مَقَامِي هَذَا تَوْبَةً  
نَادِمٍ عَلَى مَا فَرَطَ مِنْهُ مُشْفِقٍ مِمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ خَالِصُ الْحَيَاءِ  
مِمَّا وَقَعَ فِيهِ عَالِمُ بَانَ الْعَفْوِ عَنِ الذَّنْبِ الْعَظِيمِ لَا يَتَعَاطَمُكَ  
وَأَنَّ التَّجَاوُزَ عَنِ الْأَثْمِ الْجَلِيلِ لَا يَسْتَضِعِبُكَ وَأَنَّ احْتِمَالَ  
الْجُنَايَاتِ الْفَاحِشَةِ لَا يَتَكَادُكَ وَأَنَّ أَحَبَّ عِبَادِكَ إِلَيْكَ مَنْ  
تَرَكَ الْاِسْتِكْبَارَ عَلَيْكَ وَجَانِبَ الْأَصْرَارَ وَلَزِمَ الدُّسْتُغْفَارَ وَأَنَا  
أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ أَنْ أَسْتَكْبِرَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُمَرَّ وَأَسْتَغْفِرُكَ

رجز اٹھا کر نیک تیری حاجت روا ہونے والی ہے۔

لِمَا قَصَرْتُ فِيهِ وَاسْتَعِينُ بِكَ عَلَى مَا عَجَزْتُ عَنْهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَهَبْ لِيْ مَا يَجِبُ عَلَيَّ لَكَ وَعَافِنِيْ مِمَّا اسْتَوْجِبُهُ  
مِنْكَ وَاَجِرْنِيْ مِمَّا يَخَافُ اَهْلُ الْاِسَاءَةِ فَاِنَّكَ مَلِكٌ بِالْعَفْوِ  
مَرْجُوٌّ لِلْمَغْفِرَةِ مَعْرُوفٌ بِالْتَّجَاوُزِ لَيْسَ لِحَاجَتِيْ مُطْلَبٌ سِوَاكَ  
وَلَا لِذَنْبِيْ عَافٍ غَيْرُكَ حَاشَاكَ وَلَا آخَاةٌ عَلَيَّ لِنَفْسِيْ اِلَّا اِيَّاكَ  
اِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ  
وَاقْضِ حَاجَتِيْ وَاَنْجِجْ طَلِبَتِيْ وَاغْفِرْ ذَنْبِيْ وَاِمِنْ خَوْفَ نَفْسِيْ  
اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَذِيْلٌ عَلَيْنَا اَمِيْنُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ

## جمعة الوداع اور اعمال دہہ آخر

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے منقول ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ماہ رمضان  
کے آخری جمعہ کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوا جب حضرت کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا اسے جابر ماہ رمضان کا یہ آخری  
جمعہ ہے۔ اس کو وداع کرو اور کہو۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ صَيِّمِنَا اَيَّاهُ فَاِنْ جَعَلْتَهُ  
فَاَجْعَلْنِيْ مَرْحُوْمًا وَّلَا تَجْعَلْنِيْ مُحْرَقًا وَّمَا وَاوَدَّ اَخْرُسُ شَبْرٍ فِيْ  
شَرْبِ يَوْمٍ اُطْرُسُ۔ اَعُوْذُ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَنْ يَّفْضِنِيْ عَنِّيْ  
شَهْرَ رَمَضَانَ اَوْ يُطْلِعَ الْفَجْرَ مِنْ لَيْلَتِيْ هَذِهِ وَلَكَ قَبْلِيْ ذَنْبٌ  
اَوْ تَبَعَةٌ تَعْدُبُنِيْ عَلَيْهِ۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے  
کہ اُن حضرت آخر کی ہر شب کو یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ  
شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ  
مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَعُظِّمْتَ حُرْمَتَهُ شَهْرَ رَمَضَانَ بِمَا اَنْزَلْتَ  
فِيْهِ مِنَ الْفُرْقَانِ وَخَصَّصْتَهُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَهَا خَيْرًا مِّنْ

اَسْأَلُكَ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ خَيْرًا وَسُرُورًا

اَلْفِ شَهْرِ اَللَّهِمَّ وَهَذِهِ اَيَّامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَدْ انْقَضَتْ وَ  
لِيَآلِيهِ قَدْ تَصَرَّمَتْ وَقَدْ صُرْتُ يَا اَللهِي مِنْهُ اِلَى مَا اَنْتَ اَعْلَمُ  
بِهِ مِنِّي وَ اَحْصَى لِعَدَدِهِ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِينَ فَاَسْأَلُكَ بِمَا سَأَلْتُكَ  
بِهِ مَلَائِكَتَكَ الْمُقَرَّبُونَ وَ اَنْبِيَآؤَكَ الْمُرْسَلُونَ وَ عِبَادَكَ  
الصَّالِحُونَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَ اَلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تُفَكَّ رَقَبَتِي  
مِنَ النَّارِ وَ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَ اَنْ تُفَضِّلَ عَلَيَّ بِعَفْوِكَ  
وَ كَرَمِكَ وَ تُتَقَبَّلَ تَقَرُّبِي وَ تُسَجِّبَ دُعَائِي وَ تَمُنَّ عَلَيَّ  
بِالْاَمْنِ يَوْمَ الْخَوْفِ مِنْ كُلِّ هَوْلٍ اَعْدَدْتَهُ لِيَوْمِ الْقِيَمَةِ يَا اَللهِي  
وَ اَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَ بِجَلَالِكَ الْعَظِيمِ اَنْ يَنْقُضِيَ اَيَّامُ  
شَهْرِ رَمَضَانَ وَلِيَآلِيهِ وَلَكَ قَبْلِي نِعَةٌ اَوْ ذَنْبٌ تَوَاحِدُنِي  
بِهِ اَوْ خَطِيئَةٌ تُرِيدُ اَنْ تَقْضَاهَا مِنِّي لَمْ تَغْفِرْهَا لِي سَيِّدِي سَيِّدِي  
اَسْأَلُكَ يَا اَللهُ اِلَّا اَنْتَ اِذَا لَآ اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ بِلَا اِلَهٍ اِلَّا اَنْتَ اِنْ كُنْتَ رَضِيتَ عَنِّي  
فِي هَذَا الشَّهْرِ فَارْزُدْ عَنِّي رِضًا وَاِنْ لَمْ تَكُنْ رَضِيتَ عَنِّي فَمِنْ  
اَلْاَنِّ فَارْضَ عَنِّي يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا اَللهُ يَا اَحَدِيَا حَمْدِهِ  
يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ نُفُوسًا اَحَدًا وَاِرْسًا دُعَاوًا هَبْ  
رُضًا يَا بَارِيَّ يَا مَلِيْنَ اَلْحَدِيْدِ لِيْ اَوْ دَعْلِيْهِ السَّلَامُ يَا كَاشِفَ الضَّرِّ  
وَ الْكُرْبِ الْعِظَامِ عَنْ اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَيُّ مَفْرَجٍ هَمِّ لِعِيسَى  
عَلَيْهِ السَّلَامُ اَيُّ مُنْفَسِّ غَمِّ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ  
وَ اَلِ مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ وَ اَفْعَلْ  
بِي مَا اَنْتَ اَهْلُهُ وَ لَا تَفْعَلْ بِي مَا اَنَا اَهْلُهُ -

اور تائیسریں شب کو بھی غسل سنت ہے۔ اور حضرت امام زین العابدین  
علیہ السلام اس شب کو بار بار یہ دعا پڑھتے تھے۔ اول شب سے تا آخر شب اللہم  
رُزُقْنِي التَّجَانِي عَنْ دَارِ الْفُرُورِ وَ الدَّنَابَةِ اِلَى دَارِ الْخُلُودِ وَ اِلِاسْتِعْدَادِ

اس کام میں توقف تیرے لئے بہتری اور خوشی ہے

لِلْمَوْتِ قَبْلَ حُلُولِ الْقَوْتِ - اور انیسویں تاریخ اور شب آخر کو بھی غسل سنت ہے۔ اور زیارت حضرت امام حین علیہ السلام شب آخر کو پڑھنا بہت ثواب ہے اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آخر شب ماہ مبارک کو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اَحَدَ الْعَهْدِ مِنْ صِيَامِي لِشَهْرٍ مَّضَانٍ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ يُطْلَعَ نَجْرُ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اِلَّا وَقَدْ غَفَرْتَ لِيْ اَوْ سَدْتَ بِهٖ كَيْدِيْ وَ دَعَا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَحَبِّ مَا دُعَيْتَ بِهٖ وَ اَرْضٰى مَا رَضِيتَ بِهٖ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ عَنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ وَ لَا تَجْعَلْ وَ دَاعِ شَهْرِيْ هَذَا وَ دَاعِ خُرُوجِيْ مِنَ الدُّنْيَا وَ لَا وَ دَاعِ اٰخِرِ عِبَادَتِكَ وَ وَفَّقْنِيْ فِيْهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَ اجْعَلْهَا لِيْ خَيْرًا مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَّعَ تَصَانَعِ الْاَجْرِ وَ الْوَجَابَةِ وَ الْعَفْوِ عَنِ الذَّنْبِ بِرِضَى الرَّبِّ - ایک روایت میں وارد ہے کہ آخر شب سورۃ النعام و سورۃ کہف و سورۃ یس پڑھے اور سو مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ - اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دہرے آخر کی ہر شب کی ایک ایک دعا مخصوص وارد ہے۔ اور یہ دعائیں بہت جلیل القدر ہیں۔ اور مطالب دنیا و آخرت پر مشتمل ہیں۔

دُعَاۃُ شَبِّ بَسْتٍ وَ كَيْمٍ :- يَا مُوْجَ اللَّيْلِ فِي النَّهَارِ وَ يَا مُوْجَ النَّهَارِ فِي اللَّيْلِ وَ مُخْرِجَ الْحَيِّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ مُخْرِجَ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ يَا اَرْزَقْ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ يَا اَللّٰهُ يَا مَرْحُومُ يَا اَللّٰهُ يَا مَرْحِيْمُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ لَكَ الدُّسْمَاءُ الْحُسْنٰى وَ الْاَمْثَالُ الْعُلْيَا وَ الْكِبْرِيَاۗءُ وَ اِلَّا لَكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَاءِ وَ رُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَاءِ وَ اِحْسَانِيْ فِي عِلِّيِّينَ وَ اِسْأَلُكَ فِي مَغْفُوْرَةٍ وَ اَنْ تَكْتَبَ لِيْ يَقِيْنًا تَأْشُرْ بِهٖ قَلْبِيْ وَ اِيْمَانًا تُدْهِبَ الشُّكَّ عَنِّيْ وَ

دَحَابِكَ فِي مَا نَوَيْتَ سَبَّكَ لِرِوَالِ هَمِّكَ وَعَمَّكَ.

تَرْضَيْنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي وَاتِّنَانِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ  
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ  
وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ  
مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

وَعَائِي شَبِّ بَسْتِ وَدَوْمُ: يَا سَاحِلَ النَّهَارِ مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا نَحْنُ  
مُظْلِمُونَ وَمُجْرِي الشَّمْسِ لِمُسْتَقَرِّهَا بِتَقْدِيرِكَ يَا عَزِيزُ  
يَا عَلِيمُ وَمُقَدِّرَ الْقَمَرِ مَنَازِلَ حَتَّى عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ  
يَا نُورَ كُلِّ نُوْرٍ وَمُنْتَهَى كُلِّ رَغْبَةٍ وَوَلِيَّ كُلِّ نِعْمَةٍ يَا اللَّهُ  
يَا رَحْمَنُ يَا اللَّهُ يَا قُدُّوسُ يَا أَحَدِيَا وَاحِدُ يَا فَردُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ  
يَا اللَّهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبَرِيَاءُ وَالْأَوْلَادُ  
أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآهِلِ بَيْتِهِ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي  
فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السَّعْدَاءِ دَرُوجِي مَعَ الشَّهْدَاءِ وَارْحَمَانِي  
فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا تَبَاشْرِيهِ  
قَلْبِي وَإِيمَانًا يَذْهَبُ الشَّكُّ عَنِّي وَتَرْضَيْنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي وَ  
اتِّنَانِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ  
الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ  
وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّدًا وَآلَ  
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

وَعَائِي شَبِّ بَسْتِ وَدَوْمُ: يَا رَبَّ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَجَاعِلَهَا خَيْرًا  
مِّنَ الْفِتْرِ شَهْرِ وَرَبِّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْجِبَالِ وَالْبَحَارِ وَالظُّلُمِ  
وَالنُّوَارِ وَالْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ يَا بَارِيَّ يَا مَصْرُورِيَا حَنَّانِي يَا مَنَّانِي  
يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا اللَّهُ يَا قَيُّوْمُ يَا اللَّهُ يَا بَدِيعُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ  
لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبَرِيَاءُ وَالْأَوْلَادُ



جو تو نے سنت کی ہے اُس کے لئے تیرا جانا رنج و غم کے زائل ہونے کا سبب ہے۔

أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ إِسْمِي فِي  
هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعْدَاءِ وَرُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ  
وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا تَبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَإِيمَانًا  
يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّي وَتَرْضِيَنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي وَابْتِنَا فِي الدُّنْيَا  
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيفُ  
وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ  
وَالْتَّوْفِيقَ لِمَا وَقَفْتَ لَهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ  
وَعَلَيْهِمْ۔

دُعائے شب بستر و بھام :- یا فانیقِ اِوضَاح و جاعِلِ اللیلِ  
سَلِّمْ عَلَی السُّمُسِ وَالْقَمَرِ حُسْبَانًا یَا عَزِیزُ یَا عَلِیمُ یَا ذَا الْمِنَّةِ  
وَالطُّوْلِ وَالْقُوَّةِ وَالْحَوْلِ وَالْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ یَا ذَا الْجَدَالِ وَالْإِکْرَامِ  
یَا اللّٰهُ یَا رَحْمَنُ یَا اللّٰهُ یَا فَردُ یَا وَتَرِیَا اللّٰهُ یَا ظَاهِرِ یَا  
بَاطِنِ یَا حَیُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی  
وَالْأَمْثَالُ الْعُلَیَا وَالْکِبَرِیَا وَالْأَلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَی مُحَمَّدٍ  
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ إِسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعْدَاءِ وَ  
رُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَاسْأَلْنِي مَغْفُورَةً وَأَنْ  
تَهَبَ لِي يَقِينًا تَبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَإِيمَانًا يَذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّي  
وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِي وَابْتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً  
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْجَرِيقُ وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ  
وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَقَفْتَ لَهُ  
مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

دُعائے شب بستر و نغم :- یا جاعِلِ اللیلِ لِبَاسًا وَالنَّهَارِ مَعَاشًا  
وَالْأَرْضِ مَهَادًا وَالْجِبَالِ أَوْتَادًا یَا اللّٰهُ یَا قَاهِرِ یَا اللّٰهُ یَا جَبَّارُ

الْقُدْرَةَ رَاحَةً وَيُسْرَةً تَشْوِشُ دُقْتُكَ بِالتَّعْجِيلِ

يَا اللَّهُ يَا سَمِيعُ يَا اللَّهُ يَا قَرِيبُ يَا اللَّهُ يَا مُجِيبُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ  
لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبَرِيَاءُ وَالْأَلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ  
تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ إِسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ  
فِي السَّعْدَاءِ وَرُوحِي مَعَ الشَّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي  
مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا تَبَاشَّرَ بِهِ قَلْبِي وَإِيمَانًا يُذْهِبَ  
الشَّكَّ عَنِّي وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِي وَاتِّبَاعًا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي  
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا  
ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ  
لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ  
وَعَائِي شَبِّبْتُ وَشَمُّ - يَا جَاعِلَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ آيَتَيْنِ يَا مَنْ  
تَحَايَا اللَّيْلَ وَجَعَلَ آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِيَتَّبِعُوا فَضْلًا مِنْهُ  
وَرِضْوَانًا يَا مُفْصِلَ كُلِّ شَيْءٍ لَفْصِيلًا يَا اللَّهُ يَا مَاجِدًا وَهَابًا  
يَا اللَّهُ يَا جَوَادًا يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ  
الْعُلْيَا وَالْكِبَرِيَاءُ وَالْأَلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ  
مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ إِسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السَّعْدَاءِ وَرُوحِي  
مَعَ الشَّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ  
تَهَبَ لِي يَقِينًا تَبَاشَّرَ بِهِ قَلْبِي وَإِيمَانًا يُذْهِبَ الشَّكَّ عَنِّي  
وَتَرْضِيَنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي وَاتِّبَاعًا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ  
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَ  
شُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَفَّقْتَ  
لَهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ

وَعَائِي شَبِّبْتُ وَفَقَم - يَا مَآدَ الظِّلِّ وَكُوْشِدْتَ لَجَعَلْتَهُ سَاكِنًا  
وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ثُمَّ قَبَضْتَهُ إِلَيْكَ بِضَالِيسٍ

بیٹھے رہنے میں راحت اور آسانی ہے جلد ہی کر کے اسے اوقات کو شکر گزارنا۔

يَا ذَا الْحَوْلِ وَالطُّولِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْأَلَاءِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَالِمُ  
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا قُدُّوسُ  
يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيِّمُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا اللَّهُ  
يَا خَالِقُ يَا بَارِئُ يَا مَصْصُورُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ  
الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْأَلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ  
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ  
فِي السُّعَدَاءِ وَرَوْحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي  
مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا تَبَاشَّرُ بِهِ قَلْبِي وَإِيمَانًا يَذْهَبُ  
الشَّكَّ عَنِّي وَتَرْضِيَنِي بِمَا تَشَاءُ لِي وَأَتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ  
فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا  
ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ  
مَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ  
وَعَمَّا شِئْتَ وَشِئْتُمْ يَا خَازِنَ اللَّيْلِ فِي الْهَوَاءِ وَيَا خَازِنَ  
النُّورِ فِي السَّمَاءِ وَمَنَاجِيعَ السَّمَاءِ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ  
حَاطَبَهُمَا أَنْ تَزُولَا يَا عَلِيمُ يَا عَظِيمُ يَا غَفُورُ يَا دَائِمُ  
يَا اللَّهُ يَا وَارِثُ يَا بَاعِثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ  
لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْأَلَاءُ أَسْأَلُكَ  
أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هَذِهِ  
اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَاءِ وَرَوْحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ  
وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا تَبَاشَّرُ بِهِ قَلْبِي وَ  
إِيمَانًا يَذْهَبُ الشَّكَّ عَنِّي وَتَرْضِيَنِي بِمَا تَشَاءُ لِي وَأَتَنَا  
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ  
وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالرَّهْبَةَ

اِذَا عَزَمْتَ فَلَا تَقْعُدَنَّ اِلَى الْبِرَّةِ

مِنْكَ وَالتَّوْبَةِ وَالْإِنَابَةِ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَفَّقَكَ لَهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ

وَعَاثُ شَبِّ بَسْتُمْ هُمْ - يَا مُكْوَرَّ اللَّيْلِ عَلَى النَّهَارِ وَمُكْوَرَّ النَّهَارِ عَلَى اللَّيْلِ يَا عَلِيمُ يَا حَكِيمُ يَا رَبَّ الدُّبَابِ وَسَيِّدَ السَّادَاتِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ لَكَ الدُّسَمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمَثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبَرِيَاءُ وَالْأَلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعْدَاءِ وَرُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا تَبَاشَرِيهِ قَلْبِي وَإِيمَانًا يَذْهَبُ الشُّكَّ عَنِّي وَتَرْضِيَنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي وَاتِّفَافِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالتَّوْبَةَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ

وَعَاثُ شَبِّ سَيِّ ام - الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا شَرِيكَ لَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ يُسَبِّغُنِي بِكَرَمِ وَجْهِهِ وَعِزِّ جَلَالِهِ وَكَفَا هُوَ أَهْلُهُ يَا قُدُّوسُ يَا نُورُ يَا نُورَ الْقُدُسِ يَا سُبُّوحُ يَا مُنْتَهَى السَّبِّحِ يَا رَحْمَنُ يَا فَاعِلَ الرَّحْمَةِ يَا اللَّهُ يَا عَلِيمُ يَا كَبِيرُ يَا اللَّهُ يَا لَطِيفُ يَا جَلِيلُ يَا اللَّهُ يَا سَمِيعُ يَا بَصِيرُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ لَكَ الدُّسَمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمَثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبَرِيَاءُ وَالْأَلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعْدَاءِ وَرُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا تَبَاشَرِيهِ قَلْبِي وَإِيمَانًا

جب قصد کر لیا تو بیکار نہ بیٹھ رکت ملے گی۔

يَذْهَبُ الشُّكُّ عَنِّي وَتَرْضِيَنِي بِمَا سَمِعْتُ لِيْ وَامْنَانِي الدُّنْيَا حَسَنَةً  
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ وَارْزُقْنِي فِيْهَا  
وَكُرْكُ وَشُكْرُكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالتَّوْبَةَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْفِيقَ  
لِمَا وَقَفْتَ لَهُ مُحَمَّدًا أَوْ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ۔  
ماہ سوال

شب عید بڑی بابرکت و عظمت رات ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص شب عید عبادت میں بسر کرے اُس کا دل  
اُس روز نرم رہے گا جس دن کہ خوف کی وجہ سے لوگوں کے دل مُردہ ہوں گے۔ حضرت  
امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ میرے پدر بزرگوار عید کی رات عبادت و نمازیں  
صبح تک بسر فرماتے تھے۔ اور تمام رات مسجد میں رہتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اے فرزند  
آج کی رات شب قدر سے کم نہیں ہے۔ اس شب میں غسل سنت ہے۔ اور حضرت  
امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھنی چاہیے۔ شب کے اعمال مختصر آ رہے ہیں کہ دو رکعت  
نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ہزار مرتبہ اور اگر دشوار ہو تو سو مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ  
پڑھے۔ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ مذکور پڑھے۔ اور نماز سے  
فارغ ہونے کے بعد سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ کہے۔ اَتُوْبُ اِلٰی اللّٰهِ اور پھر کہے۔ یَا  
اَللّٰهُمَّ وَالْجُوْدُ یَا ذَا الْمِنَّةِ وَالطَّوْلِ یَا مُصْطَفٰی مُحَمَّدٌ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلٰم  
مُحَمَّدٌ وَاٰلِہٖ وَسَلٰم خدا سے اپنی حاجت طلب کرے جو انشاء اللہ برائے گی۔ حضرت  
امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اس نماز کو پڑھے جس حاجت کو خدا  
سے مانگے پوری ہوگی۔ اور اس کے گناہ اگرچہ بے حد ہوں تو بھی خدا بخش دے گا۔ اور  
شب عید میں نماز مغرب اور نماز عشاء کے بعد اور بروز عید نماز صبح اور نماز عید کے بعد  
ان تکبیروں کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ  
وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ اللّٰهُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا هَدَانَا وَلَهُ  
الشُّکْرُ عَلٰی مَا اَوْلَانَا۔



لَوْ جَعَلَ فِيمَا نَوَيْتَ وَطَلَبْتَ فَاَنَّهُ وَاسِعٌ الْعَطَايَا۔

عید کے دن سنت ہے کہ اول روز خرمے سے افطار کرنے، اور چھت کے نیچے غسل کرنا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ آج کے روز دو چیزوں کا ذکر ضروری ہے۔ ایک فطرہ، دوسری نماز عید۔

## فطرہ

فطرہ واجب ہے۔ اور شریعت میں اس کی بہت تاکید ہے۔ اور شرائط کے ہوتے ہوئے اسے ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ جو شخص تشہد میں محمد وآل محمد پر صلوات بھیجے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اسی طرح اگر عید الفطرہ ادا نہ کیا جائے تو روزے قبول نہ ہونگے۔ فطرہ نفس کو تمام روحانی گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ اور اس کے ادا کرنے والا دوسرے سال تک ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔ فطرہ ہر ایسے شخص پر واجب ہے جو بالغ و عاقل ہو اور آزاد ہو۔ یعنی کسی کا غلام و کنیز نہ ہو۔ اور غنی ہو۔ یعنی سال بھر کے کھانے کا سہارا رکھتا ہو۔ خواہ نقد اتنا روپیہ موجود ہو یا ملازمت ایسی ہو جو مستقل حیثیت رکھتی ہے۔ اور بسر اوقات کے لئے کافی ہے یا پیشہ ایسا کرتا ہے جو عموماً اس کے مصارف کو پورا کر دیتا ہے۔ اور اس سال بھر آبائی گزار لیتا ہے۔ پس اگر ایسا نہ ہو تو وہ فقیر ہے۔ اور اُس پر فطرہ دینا واجب نہیں۔ البتہ مستحب ہے۔ اور اگر ایک صاع (احتیاطاً ۲ سیر) سے زیادہ نہ ہو۔ تو بہتر یہ ہے کہ اپنے عیال میں جو کہ فقیر ہیں، دست گردان کرے۔ یعنی کسی ایک کو بحیثیت فطرہ دے۔ اور وہ دوسرے کو دے اور وہ تیسرے کو، حتیٰ کہ آخری شخص تک پہنچ جائے۔ پس اُس کا جی چاہے تو عیال ہی سے کسی شخص کو دے دے یا کسی اور فقیر کو دے۔ پس جب یہ شرطیں جس شخص میں پائی جائیں تو اُس کا

لے غنی ہونا شرط واجب ہے بشرط محنت نہیں ہے۔ یعنی اگر غیر غنی شخص بھی ادا کرنا چاہے تو ادا کر سکتا ہے کوئی امر مانع نہیں ہے (آقائے محسن حکیم مدظلہ)

لے بشرطیکہ سب بالغ، عاقل اور مسلمان ہوں ۱۲

جس کام کی نیت اور طلب کہ ہے اس میں جلدی کر لیں کہ وہ بڑی خشش کرنے والا ہے۔

اپنا فطرہ بھی واجب ہے۔ اور اُس شخص کا بھی جو عیال میں داخل ہو۔ خواہ اس کا نفقہ فطرہ دینے والے پر واجب ہو یا نہ ہو۔ اور وہ بالغ ہو یا نابالغ۔ اور آزاد ہو یا غلام و کنیز۔ اسی طرح اُس مہمان کا فطرہ بھی واجب ہے۔ جو عیال میں محسوب ہو جائے۔ اگرچہ وہ آخر ماہ رمضان میں جب کہ عید کا چاند ظاہر ہو، مہمان ہو یا ہو۔ البتہ چاند ہو چکنے کے بعد مہمان ہو تو اُس کا فطرہ میزبان کے ذمہ واجب نہیں ہے۔ اور اگر میزبان فقیر ہو۔ اور مہمان غنی ہو تو خود مہمان پر اپنا فطرہ واجب ہو گا۔

فطرہ چاند رات کو غروب آفتاب کے وقت سے واجب ہو جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ رات ہی میں علیحدہ کر لے اور فطرہ نکالنے میں نماز عید کے وقت سے زیادہ تاخیر جائز نہیں ہے۔ اور اگر نماز عید کے بعد تک نہ نکالا ہو تو احوط یہ ہے کہ عید کی شام تک بہ نیت قربت دے اور قضایا ادا کی تصریح نہ کرے۔ اور اگر فطرہ علیحدہ کر لیا ہو تو کسی خاص سمتی کے انتظار میں تاخیر جائز ہے۔

فطرہ کی مقدار ایک صاع ہے جو ایک عربی وزن ہے جو اسی قولہ کے سیر کے صاب سے قریباً سو اتین سیر بنتا ہے۔ احتیاطاً ساڑھے تین سیر دینا بہتر ہے۔ ایک فطرہ میں اس قدر گھیوں یا جو یا خرما وغیرہ جو چیز کھانے میں زیادہ استعمال ہوتی ہو سمتی کو دی جائے۔ اور اگر بجائے جنس کے اس کی وہ قیمت دی جائے جو نکالنے کے وقت ہو تو بھی کافی ہے۔

مستحقین فطرہ فقراء ہیں۔ اور بہتر یہ ہے کہ اعز کو غیروں پر ترجیح دے۔ اور اعز کے بعد ہمسایوں کو اور ان کے بعد اہل علم کو اور ان پر مقدم کرے۔ اور زمانہ غیبت امام میں بہتر یہ ہے کہ مجتہد جامع الشرائط کے حوالے کرے اور فطرہ لینے والے کے

لے یہ حکم رہنا احتیاط (رجوی) ہے۔ ۱۲۰ لے زکوٰۃ فطرہ کے ادا کرنے کا وقت روز عید ظہر تک ہے اور بار احتیاطاً واجب وقت ظہر سے تاخیر نہ کرے (آقا ئے عظمیٰ حکیم) لے بلکہ احوط یہ ہے کہ قبل زوال فطرہ دیدے یا علیحدہ کرے اور اگر زوال سے بھی تاخیر ہو تو اسی دن دیدے یا علیحدہ کرے بلکہ اگر اُس دن بھی نہ دے تب بھی (احوط) (رجوی) یہ ہے کہ فطرہ دے ۱۳

لَا تَخَفْ فَوْتَ رِزْقِكَ فَإِنَّ الرِّزْقَ مَعَكَ حَيْثُ مَا كُنْتَ -

لے شرط ہے کہ سید نہ ہو۔ لیکن اگر فطرہ دینے والا بھی سید ہو تو جائز ہے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ جو فقیر فطرہ لے اُس کا فقہ فطرہ دینے والے پر واجب نہ ہو۔ اور اگر زوجہ اپنا فطرہ فقیر شوہر کو دے تو جائز ہے۔ ایک محتاج کو ایک فطرہ سے کم نہ دینا چاہیے لیکن کئی فطرے ایک کو دے سکتے ہیں۔

## نماز عید

عید کی نماز غیبت امام زماں علیہ السلام کے زمانہ میں سنت ہے۔ اور اس کا وقت طلوع آفتاب سے لے کر زوال آفتاب تک ہے۔ تنہا بھی اور جماعت کے ساتھ بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ اس نماز کی دو رکعت ہیں۔ یوں نیت کرے کہ نماز عید فطر پڑھتا ہوں سنت قرینہ الی اللہ بین تکبیرۃ الاحرام یعنی اللہ اکبر کہے۔ رکعت اول میں سورۃ الحمد اور یہ سورۃ پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ سُبْحَ اَسْمَ رَبِّكَ الَّذِیْ الَّذِیْ خَلَقَ فَسُوِّیْ ۝ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۝ وَالَّذِیْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۝ فَجَعَلَ عَشَّاءً اٰحْوٰی ۝ سَنَقِرُ لَكَ فَلَاتِنْسٰی ۝ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ۝ اِنَّهُ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰی ۝ وَنُیْسِرُكَ لِلْیُسْرٰی ۝ فَذَکِّرْ اِنْ نَفَعْتَ الذِّکْرٰی ۝ سَیِّدَ کَرَمٍ مِّنْ یَّخْشٰی ۝ وَیَتَجَنَّبُهَا الْاُتْسٰقٰی ۝ الَّذِیْ یُضِلُّ النَّارَ الْکُبْرٰی ۝ ثُمَّ لَا یَمُوتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَن تَزَكّٰی ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلٰی ۝ بَلْ تُوَسِّرُوْنَ الْحَیْوةَ الدُّنْیَا ۝ وَالْآخِرَةَ خَیْرًا ۝ اَبَقٰی ۝ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُولٰی ۝ صَحَّفَ اِبْرٰهَیْمَ وَمُوسٰی ۝ بِخِرَاطِهِ اِطَّاعَ قَوْتَ پڑھے۔ اور دعا قنوت یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْکِبْرِیَّاءِ وَالْعَظَمَةِ وَ اَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبْرُوْتِ وَ اَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَ اَهْلَ التَّقْوٰی وَ الْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ هٰذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَهُ لِلْمُسْلِمِیْنَ

اگر فطرہ اتنے زیادہ ہوں کہ اُن کو ایک فطرہ بھی نہ دیا جاسکتا ہو تو کم دینا عمل اشکال سے (آتمکے محسن بڑا ہے)

اپنے رزق کے ضائع ہونے سے خوف نہ کر کیونکہ جہاں تو ہوگا رزق تو ملے گا۔

عَيْدًا وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ دُخْرًا وَشَرْنَا وَكَرَامَةً وَ  
مَزِيدًا أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَدْخُلَنِي فِي كُلِّ  
خَيْرٍ أَدْخَلْتَ فِيهِ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُخْرِجَنِي مِنْ كُلِّ  
سُوءٍ أَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلِّوْا لَكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا سَأَلْتُ بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ وَ  
أَعُوذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلِصُونَ۔

اس کے بعد تکبیر کہے۔ اور پھر ہاتھ اٹھا کر یہی دعا قنوت پڑھے۔ اسی طرح ہر مرتبہ  
تکبیر کہے پانچ مرتبہ یہی قنوت پڑھے۔ پس رکوع و سجود بجالائے۔ اور کھڑا ہو۔ اور دوسری  
رکعت میں بعد الحمد کے یہ سورۃ پڑھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالشَّمْسُ وَضَحَهَا وَالْقَمَرُ  
إِذَا تَلَّهَا وَالنَّهَارُ إِذَا جَلَّهَا وَاللَّيْلُ إِذَا أَيْقَشَهَا وَالسَّمَاءُ وَمَا  
بَنَاهَا وَالْأَرْضُ وَمَا طَلَّهَا وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا  
فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَرَكَهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ  
دَسَّهَا كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَفْوَيْهَا وَادَّيَّبَتْ شَقْعَهَا فَقَالَ لَهُمْ  
رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ  
عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ يَدَيْهِمْ فَسَوَّاهَا وَلَا يَحَاتُ عَقْبَهَا

اس کے بعد ہاتھ اٹھا کے پھر وہی قنوت پڑھے۔ بعدہ تکبیر کہے۔ اور پھر وہی قنوت  
پڑھے۔ اسی طرح ہر مرتبہ تکبیر کہے چار مرتبہ وہی قنوت پڑھے۔ بعد ازاں رکوع و سجود و  
تشہد و سلام کہہ کر نماز کو تمام کرے۔ (اس کے بعد دو خطبے پڑھے جو صفحہ ۶۱۶ تا ۶۲۰ پر درج ہیں)

## ماہ ذیقعدہ

ذی قعدہ کا مہینہ بھی حرمت والے مہینوں میں سے ہے کہ جن میں ہلال و قسار  
حرام ہے۔ اس مہینہ کی گیارھویں تاریخ ولادت حضرت امام رضا علیہ السلام اور آخری

الْتَرَاكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ خَيْرًا صَدْرًا وَلَا تَعْجَلْ

تاریخ شہادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ہے۔ ان تاریخوں میں زیارت جامعہ پڑھنی چاہیئے۔ اور اس مہینہ کی پچیسویں تاریخ دحو الارض ہے۔ یعنی اس روز کعبہ کے نیچے زمین بھجائی گئی۔ اور پہلے جس روز آسمان سے زمین پر رحمت نازل ہوئی، یہی دن تھا۔ اسی روز کعبہ نصب ہوا۔ اور اسی روز کعبہ کی تعظیم کا حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوا۔ بے حد مبارک تاریخ ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس روز روزہ رکھے اور اس شب عبادت میں بسر کرے۔ اس کے لئے ایسے سو سال کی عبادت کمپی جائے گی جن میں دنوں کے روزے رکھے ہوں۔ اور راتوں میں عبادت کی ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس روز دن چڑھے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد پانچ مرتبہ سورۃ والشمس پڑھے اور نماز ختم کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَا مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ أَقْلِنِيْ  
عَثْرَتِيْ يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ أَحِبِّ دَعْوَتِيْ يَا سَمِيعَ الدَّعَوَاتِ اسْمَعْ  
صَوْتِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتَجَاوِزْ عَنِّيْ سَيِّئَاتِيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

## ماہ ذی الحجہ

ذی الحجہ کا مہینہ بے حد مبارک اور محترم ہے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص پہلی تاریخ روزہ رکھے۔ خداوند عالم اُس کو ثواب کثیر عطا فرمائے گا۔ آٹھویں تاریخ کو ”یوم ترویہ“ کہتے ہیں۔ بڑا بابرکت دن ہے۔ اس روز غسل کرنا سنت ہے۔ اس دن کا روزہ ساٹھ برس کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ پھر نویں تاریخ جسے ”روز عرفہ“ کہتے ہیں۔ یہ شب و روز دونوں بے حد مبارک ہیں۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ شبِ عرفہ میں دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ شب خداوند عالم سے مناجات کی رات ہے جو شخص اس شب توبہ کرے اُس کی توبہ قبول ہوگی۔ اس شب میں غسل اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت سنت مؤکدہ ہے جو شخص حج میں شریک نہ ہو سکے۔ اور نہ کہ بلا میں حاضر ہونے کا موقع ملے تو اُسے چاہیئے کہ



اس کام میں صلح صفائی اچھی رہے ممبر کر اور جلدی نہ کر۔

کسی بلند مقام پر یا وسیع جنگل میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھے پھر شام تک ذکر خدا میں مشغول رہے تاکہ اُن لوگوں کے ثواب میں شریک ہو جو حج میں مصروف ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب دعائیں مشغول ہو تو چاہیے کہ سو مرتبہ اللہ اکبر اور سو مرتبہ الحمد للہ اور سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ لا الہ الا اللہ اور سو مرتبہ قل ہواللہ اور سو مرتبہ انا انزلناہ اور سو مرتبہ آیۃ الکرسی اور سو مرتبہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور سو مرتبہ درود پڑھے۔ پھر دعائیں مشغول ہو۔ اور بہترین دعا صحیفہ کاملہ کی دعا ہے۔ اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعائے روزِ عسریہ منقول ہے۔ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَخَيْرًا مِّمَّا تَقُولُ وَفَوْقَ مَا يَقُولُ الْقَائِلُونَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَوَاتِي وَسَلْوَاتِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَلَكَ بَرَاءَتِي وَلَكَ حَوْلِي وَمِنْكَ تَوَقِّي اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَمِنْ شَتَاتِ الْاَمْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الرِّيَّاحِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيَّاحُ وَاَسْئَلُكَ خَيْرَ اللَّيْلِ وَخَيْرَ النَّهَارِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا وَفِيْ دَمِيْ نُوْرًا وَعِظَامِيْ وَعُرْوَتِيْ وَمَقَامِيْ وَمَقْعَدِيْ وَمَدْخَلِيْ وَمَخْرَجِيْ نُوْرًا وَ اَعْظِمْ لِيْ النُّوْرَ يَا رَبِّ الْيَوْمِ الْفَاكِ اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے یہ دعا منقول ہے۔ اَللّٰهُمَّ كَمَا سَأَلْتُكَ عَلَى مَا لَمْ اَعْلَمْ فَاغْفِرْ لِيْ مَا تَعْلَمُ وَكَمَا وَسَّعْتَ عَلَيَّ عِلْمَكَ فَلْيَسَّعْنِيْ عَفْوَكَ وَكَمَا بَدَأْتَ بِيْ بِالْاِحْسَانِ فَاتِمِّمْ نِعْمَتَكَ بِالْغُفْرَانِ وَكَمَا اَكْرَمْتَنِيْ بِمَعْرِفَتِكَ فَاشْفَعْهَا بِمَغْفِرَتِكَ وَكَمَا عَزَّفْتَنِيْ وَحْدَانِيَّتِكَ فَاکْرِمْنِيْ بِطَاعَتِكَ وَكَمَا عَصَمْتَنِيْ مِمَّا لَمْ اَكُنْ اَعْتَصِمُ مِنْهُ اِلَّا بِعِصْمَتِكَ

السَّعْرَةَ مِنِّي هَذَا الَّذِي سُرُوسٌ وَلَبَّاسَةٌ

فَاغْفِرْ لِي مَا لَوْ شِئْتَ عَصَمْتَنِي مِنْهُ يَا جَوَادُ يَا كَرِيمُ يَا ذَا الْحِلَالِ  
وَالِدِ الْكَوَامِ۔ اور حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے یہ دعا منقول ہے۔ اَللّٰهُمَّ رَافِعُ  
عَبْدِكَ وَابْنُ عَبْدِكَ اِنْ تَعَذَّبْنِيْ فَبِمَا مُوَرِّدُ سَلَفَتُ مِثِّيْ وَاَنَا بَيْنَ  
يَدَيْكَ بِرُحْمَتِيْ وَاِنْ تَعَفُّ عَنِّيْ فَاَهْلُ الْعَفْوِ اَنْتَ يَا اَهْلَ الْعَفْوِ يَا اَحَقَّ  
مَنْ عَفَا عَفْرَ لِيْ وَلِاخْوَانِيْ۔

اس مہینہ کی ساتویں تاریخ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی شہادت ہے۔ لہذا  
زیارت جامعہ پڑھنی چاہیے جو باب زیارات میں مذکور ہے۔

## عید الاضحیٰ

دسویں تاریخ ذی الحجہ کو عید الاضحیٰ یعنی عید قربان ہے۔ یہ دن اور رات بہت  
مبارک ہیں۔ یہ رات اُن چار شہوں میں سے ہے۔ جن میں جاگنے اور عبادت کی بے حد  
تاکید ہے۔ اس شب روز میں غسل و زیارت امام حسین علیہ السلام سُنَّتِ مُوَكَّدہ ہے  
اور عید قربان کی نماز کی ترکیب بھی وہی ہے جو ماہ شوال میں عید الفطر کے متعلق بیان کی  
گئی ہے۔ اور مستحب ہے کہ عید قربان کے روز نماز ظہر سے بارہویں تاریخ کی نماز صبح تک  
ہر نماز کے بعد تہ کیس پڑھے۔ اور جو لوگ مقام منیٰ میں ہوں وہ تیرھویں تاریخ کی نماز صبح  
تک تہ کیس پڑھیں۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ  
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰی مَا هَذَا اَنَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰی مَا  
رَزَقْنَا مِنْ بَهِيمَةِ الدَّعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَبْلَاَنَا ۝

## قربانی

عید قربان کو قربانی کہنا سُنَّتِ مُوَكَّدہ ہے بلکہ جو شخص قدرت رکھتا ہے۔ اُس پر  
بعض فقہاء کے نزدیک واجب ہے۔ اور قربانی گیارہویں اور بارہویں تاریخ کو بھی ہو سکتی  
ہے۔ اور حج میں تیرھویں کو بھی کر سکتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت اُمّ سلمہؓ اُمّ المؤمنین نے

اس کام میں جلدی کرنی خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ عید قربان قریب ہے میرے پاس قربانی کے جانور کی قیمت نہیں۔ آیا میں قرض لے کر قربانی کر سکتی ہوں تو حضرت نے فرمایا: ہاں قرض لے کر قربانی کرو۔ یقیناً وہ قرض ادا ہو جائے گا۔ قربانی کے لئے اونٹ یا گائے یا بھیر یا بکرا ہونا چاہیئے۔ سنت ہے کہ اگر اونٹ یا گائے ہو تو مار دے اور اگر بھیر یا بکری ہو تو زہر بہہ کر ذی الحجہ کے پہلے دیہہ میں جانور کو خرید لے لیکن اس جانور کی قربانی کرنا مکروہ ہے جو گھر میں پلا ہو۔ اونٹ یا بچ سال یا زیادہ کا ہو۔ اور گائے یا بکری دوسرے برس میں ہو بلکہ اگر پورے دو سال کی ہو تو بہتر ہے اور بھیر چھ مہینے کی کافی ہے اگر سات مہینے کی ہو گئی ہو تو بہتر ہے۔ اور جانور کے اعضاء میں کسی قسم کا عیب یا نقص نہ ہو۔ اندھا اور کاننا اور لنگڑا، سینک ٹوٹا، کان کٹا اور بہت دبلا نہ ہو۔ اور ضعیف، بوڑھا اور بیمار بھی نہ ہو۔ اور خسی بھی نہ ہو۔ اگر بغیر خسی کا جانور ممکن نہ ہو تو جائز ہے۔ اور سنت ہے کہ خدا اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔ اگر نہ کر سکے تو قصاب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے۔ اور شرائط ذبح کے مطابق ذبح کرنا چاہیئے اور سنت ہے کہ بوقت ذبح یہ دعا پڑھے۔

وَجَعَلْتُ وَجْهِي لِلدِّينِ فَطَرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا  
أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ  
الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔ پس نوح کرے اور کہے۔  
اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي۔ اور اگر اس کے ساتھ مل کر کئی آدمیوں نے قربانی کی ہے تو کہے  
اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا۔ اور کسی دوسرے ایک شخص کی طرف سے ہے تو کہے اللَّهُمَّ  
تَقَبَّلْ مِنْهُ۔ اور اگر کئی اشخاص کی طرف سے ہے تو کہے اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْهُمْ  
بہتر یہ ہے کہ ھم یا مِنا کی جگہ پر اُن لوگوں کا نام لیا جائے جن کی طرف سے قربانی  
ہے۔ سنت ہے کہ قربانی کی کھال اور کھڑا اور پائے وغیرہ سستی کو دے دیئے جائیں اور  
ان چیزوں کو قصاب کی اجرت میں لگا دینا یا کھال یا اس کی قیمت کو تھنق نہ کرنا عمل صحیح  
نہیں ہے اور اگر قصاب مومن و پریشان حال ہو تو بطور تصدق اُسے دیدے۔ گوشت کا  
۵۳۴

لَا تَفْعَلْ مَا عَزَمَتْ إِلَّا بِمَشَاوَرَةٍ مِنْ نَحْبِهِ وَبِحُكْمِكَ فَلَا تُخَالِفُهُ۔

ایک حصہ فقراء و مساکین میں تقسیم کرے۔ ایک حصہ ہمسایوں کو دے۔ اور ایک حصہ اپنے اور اپنے عیال کے تصرف میں لائے۔ اور نماز عید پڑھنے کے بعد قربانی کے گوشت سے انظار کرے۔ اگر ایک جانور اپنے لئے اور ایک اپنے اہل و عیال کے لئے قربانی کرے تو بہتر ہے بلکہ اگر اپنے ماں باپ اور اولاد اور دوسرے عزیزوں کی طرف سے جو مر گئے ہوں، قربانیاں کرے تو بھی اچھا ہے۔ اور اگر صرف ایک ہی قربانی اپنے اور اپنے عیال کی طرف سے کرے تو بھی کافی ہے۔ بلکہ اگر ایک شخص قربانی پرتا اور نہ ہو تو سات آدمی بلکہ ستر آدمیوں تک ایک قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں۔

## عید غدیر

ماہ ذی الحجہ کی اٹھارویں تاریخ عید غدیر ہے کہ اسی دن خداوند عالم نے دین کو کامل فرمایا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے موقع پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جانشین مقرر فرمایا۔ یہ بے حد مبارک روز ہے حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ بروز قیامت عرش خدا کے سامنے چار روز ایسی زیب زینت کے حاضر کئے جائیں گے جس طرح دلہن کو آراستہ کرتے ہیں ایک روز جمعہ المبارک۔ ایک روز عید الفطر۔ ایک روز عید قربان اور ایک روز عید غدیر اور ان سب میں عید غدیر کا دن ایسا ہوگا کہ جیسے ستاروں میں چاند ہوتا ہے یہ دعا کے قبول ہونے کا دن ہے۔ عمدہ لباس پہننے کا دن ہے۔ محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنے کا دن ہے۔ گناہوں کے ترک کرنے کا دن ہے۔ خدا کی عبادت کرنے کا دن ہے اور روزہ داروں کے روزے کھلانے کا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ جس میں ایک مومن دوسرے مومن کا چہرہ دیکھ کر تبسم کرے اور جو ایسا کرے گا تو خداوند عالم بروز قیامت اس پر رحمت کی نظر فرمائے گا۔ اس کی حاجتیں بر لائے گا۔ جو مومن اس روز ایک دوسرے سے معافۃ و صافحہ کرے تو یہ کلمات کہے۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِينَ بِوَدَائِهِ آمِنِينَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْإِتِّسَامَةَ الْمُعْصِمِينَ

جس کام کا ارادہ کیا ہے اسے اپنے محبوب اور حبیب کے مشورے بغیر نہ کر۔ اور شرہ کی مخالفت نہ کر۔

عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔ آج دن کے روزہ کا بہت بڑا ثواب ہے۔ اور آج صدقہ دینا بھی سید  
اجر کا باعث ہے۔ چنانچہ ایک درہم صدقہ کا ثواب ہزار درہم صدقہ کے ثواب کے برابر ہے  
سنت ہے کہ اس روز اول وقت غسل کرے۔ اور قبل زوال دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت  
میں ایک مرتبہ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل بر اللہ اور دس مرتبہ سورۃ انا انزلناہ اور دس مرتبہ  
آیت الکرسی پڑھنی چاہیے۔ یہ نماز ثواب عظیم کا موجب ہے۔ اس کے بعد جو دعا کی جائے  
خداوند عالم قبول فرمائے گا۔ اور اگر کسی وجہ سے یہ نماز نہ پڑھ سکے تو دو رکعت نماز جس  
سورۃ کے ساتھ چاہے پڑھے۔ بہتر یہ ہے کہ زوال کے قریب پڑھے۔ کیونکہ یہی وہ وقت  
تھا کہ رسول خدا نے امیر المؤمنین علیہ السلام کو غدیر خم پر اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ اور اگر پہلی  
رکعت میں ایک دفعہ انا انزلناہ اور دوسری رکعت میں قل بر اللہ پڑھے تو بہتر ہوگا پھر  
نماز سے فارغ ہو کر سجدہ میں جائے۔ اور سو مرتبہ شُکْرُ اللہ کہے۔ پھر سجدے سے  
اٹھ کر بیٹھے۔ اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ وَحَدِّكَ  
لَا شَرِيكَ لَكَ وَ اَنْتَ وَاحِدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ  
يَكُنْ لَكَ كُفُوًا اَحَدٌ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ  
وَ اٰلِهِ يَا مَنْ هُوَ كُلُّ يَوْمٍ فِيْ شَاْنٍ كَمَا كَانَ مِنْ شَاْنِكَ اَنْ تَفْضُلْتَ  
عَلٰی بِاَنْ جَعَلْتَنِيْ مِنْ اَهْلِ اِجَابَتِكَ وَ اَهْلِ دِيْنِكَ وَ اَهْلِ دَعْوَتِكَ  
وَوَفَّقْتَنِيْ لِذٰلِكَ فِيْ مُبْتَدِئِ خَلْقِيْ تَفَضُّلاً مِنْكَ وَ كَرَمًا وَ جُودًا اَسْمَ  
اَزْدَفْتُ الْفَضْلَ فَضْلاً وَ الْجُودَ جُودًا وَ الْكَرَمَ كَرَمًا رَافَةً مِنْكَ وَ رَحْمَةً  
اِلٰی اَنْ جَعَلْتُ ذٰلِكَ الْعَهْدَ لِيْ تَجْدِيْدًا بَعْدَ تَجْدِيْدِكَ خَلْقِيْ وَ كُنْتُ  
نَسِيًّا مِّنْ نِّسَا تَنَاسِيًّا سَاهِيًّا عَافِيًّا فَاتَمَمْتَ نِعْمَتَكَ بِاَنْ دَكَّرْتَنِيْ  
ذٰلِكَ وَ مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰی وَ هَدَيْتَنِيْ لَهٗ فَلْيَكُنْ مِنْ شَاْنِكَ يَا اَلٰهِيْ وَ  
سَيِّدِيْ وَ مَوْلَايْ اَنْ تَتِمَّ لِيْ ذٰلِكَ وَ لَا تُسَلِّبْنِيْهِ حَتّٰی تَتَوْتَانِيْ  
عَلٰی ذٰلِكَ وَ اَنْتَ عَنِّيْ رَاضٍ فَاِنَّكَ اَحَقُّ الْمُنْعِمِيْنَ اَنْ تَتِمَّ نِعْمَتَكَ  
عَلٰی اَللّٰهُمَّ سَمِعْنَا وَ اطَعْنَا وَ اَجَبْنَا وَ اَعِيْبِكَ بِمَنِّكَ فَلَكَ الْحَمْدُ



الصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرْجِ لَا تَقْجَلْ يَحْصُلْ لَكَ الْفَتْوحُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ  
 غُفِرَ لَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَخَدَّهٗ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 وَبِرَّسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَصَدَقْنَا وَاٰجَبْنَا دَاعِيَ  
 اللّٰهِ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فِي مَوَالِدِهِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ  
 اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَاٰخِي رَسُوْلِهِ وَالصِّدِّيقِ  
 الْاَوْكَبِ وَالْحُجَّةِ عَلٰى بَرِيَّتِهِ الْمُؤَيَّدِ بِهِ نَبِيَّتُهُ وَدِيْنُهُ الْحَقُّ  
 الْمُبِيْنُ عِلْمًا لِدِيْنِ اللّٰهِ وَخَازِنًا لِّعِلْمِهِ وَعَيْنَةً غَيْبِ اللّٰهِ وَ  
 مَوْضِعَ سِرِّ اللّٰهِ وَاَمِيْنِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ وَشَهِيدَهُ فِي بَرِيَّتِهِ  
 اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ  
 فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّنَا  
 مَعَ الْاَوْبَارِ رَبَّنَا وَاِنَّا مَا وَعَدْتَنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ  
 الْقِيَمَةِ اِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيْعَادَ يَا رَبَّنَا بِعَمَلِكَ وَلَطْفِكَ اٰجَبْنَا  
 دَاعِيكَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ وَصَدَقْنَا وَصَدَقْنَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ  
 وَكَفَرْنَا بِالْحُبْبِ وَالطَّاعُوْتِ فَوَلَّيْنَا مَا تَوَلَّيْنَا وَاحْشَرْنَا مَعَ  
 اَيَّتِنَا يَأْتِيهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ مُّؤْمِنُوْنَ وَلَهُمْ مُّسَلِّمُوْنَ اٰمَنَّا بِسِرِّهِمْ  
 وَعَلَانِيَتِهِمْ وَشَهِيدِهِمْ وَغَايِبِهِمْ وَحِيَّتِهِمْ وَمَيْتَتِهِمْ وَرَضِيْنَا  
 بِهِمْ اَيِّمَةً وَقَادَةً وَسَادَةً وَحَسْبُنَا بِهِمْ بَيِّنٌ اَللّٰهُ دُوْنَ  
 خَلْقِهِ لَا نَسْتَعِيْزُ بِهِمْ بَدَلًا وَلَا نَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهِمْ وَلِيْحَةً وَ  
 بَرُّنَا اِلَى اللّٰهِ مِنْ كُلِّ مَنْ تَصَبَّ لَهُمْ حَرْبًا مِّنَ الْجَبَرِ  
 وَالْاُدْسِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَكَفَرْنَا بِالْحُبْبِ وَالطَّاعُوْتِ  
 وَالْاَوْثَانِ الْاَرْبَعَةِ وَاَشْيَا عِيْهِمْ وَاَتَّبَاعِيْهِمْ وَكُلَّ مَنْ وَاَدَّهُمْ  
 مِنَ الْحَيِّ وَالْاُدْسِ مِنَ اَوَّلِ الدَّهْرِ اِلَى الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَنُشْهَدُكَ  
 اَنَّا نَدِيْنُ بِمَا دَانَ بِهِ مُحَمَّدٌ وَاَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ  
 وَقَوْلُنَا مَا قَالُوْا دِيْنُنَا مَا دَانُوْا بِهِ مَا قَالُوْا بِهِ قُلْنَا مَا دَالُوْا بِهِ

صبر کشادگی کی کٹنی ہے جلدی نہ کر غیب سے فتوح ہوں گی۔

وَمَا أَنْكَرُوا أَنْكَرْنَا وَمَنْ وَالُوا وَالَيْنَا وَمَنْ عَادُوا عَادَيْنَا وَمَنْ  
لَعَنُوا لَعَنَّا وَمَنْ تَبَرَّؤْا مِنْهُ تَبَرَّأْنَا مِنْهُ وَمَنْ تَرَحَّمُوا عَلَيْهِ تَرَحَّمْنَا  
عَلَيْهِ أَمَّا وَسَلَّمْنَا وَمَرْضَيْنَا وَاتَّبَعْنَا مَوَالِينَا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ  
اللَّهُمَّ قَتَلْنَا لَنَا ذَلِكَ وَلَا تَسْلُبْنَا وَاجْعَلْهُ مُسْتَقَرًّا ثَابِتًا عِنْدَنَا  
وَلَا تَجْعَلْهُ مُسْتَعَارًا وَاجْنِبْنَا مَا أَحْبَبْنَا عَلَيْهِ وَامْتِنَا إِذَا أَمْتِنَا  
عَلَيْهِ أَلِ مُحَمَّدٍ أَيْمَتُنَا فِيهِمْ نَاسَةٌ وَإِيَّاهُمْ نُوَالِي وَعَدُوَّهُمْ  
عَدُوٌّ لِلَّهِ نَعَادِي فَاجْعَلْنَا مَعَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنْ  
الْمُقَرَّبِينَ فَإِنَّا بِذَلِكَ رَاغِبُونَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

پھر سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ الحمد للہ اور سو مرتبہ شکر اللہ کہے۔ حضرت  
امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ عمل سچا لائے گا تو ایسا ہے کہ گویا اس  
نے غدیر خم پر رسول خدا کے سامنے امیر المومنین کی خلافت پر بیعت کی۔ اور یہ عمل کرنے  
والا شخص اُن لوگوں کی مانند ہے جو حضور صاحب الارض علیہ السلام کے ساتھ آپ کے  
زیرِ علم ہوں گے۔ شبِ غدیر اور روزِ غدیر کو زیارت جناب امیر علیہ السلام کی پڑھنا  
نہایت درجہ فضیلت رکھتا ہے جو زیارات کے باب میں مذکور ہے۔ بنا یہ قول  
مشہور ہے کہ آج کے روز مومنین باہم صیغۂ اخوت پڑھتے ہیں۔ چاہیے کہ ایک  
مومن اپنا دایاں ہاتھ اپنے برابر مومن کے دایمے ہاتھ پر رکھے اور یہ کہے۔ اَحْبَبْتُكَ  
فِي اللَّهِ وَصَافَيْتُكَ فِي اللَّهِ وَصَافَحْتُكَ فِي اللَّهِ وَعَاوَدْتُكَ اللَّهُ وَ  
مَلَائِكَتُهُ وَكُتُبُهُ وَرُسُلُهُ وَأَنْبِيَآءُهُ وَالْأُئِمَّةَ الْمَعْصُومِينَ  
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَلَى أَيْيٍ إِنْ كُنْتُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالشَّفَاعَةِ وَ  
أُزِنَ لِي بِأَنْ أَدْخَلَ الْجَنَّةَ لَا أَدْخُلُهَا إِلَّا وَأَنْتَ مَعِيَ۔ پس وہ برابر  
مومن کہے۔ قَبِلْتُ بَعْدَهُ کہے۔ اَسْقَطْتُ عَنْكَ جَمِيعَ حَقُوقِ الْوَحْوَةِ مَا  
خَلَا الدَّعَاءَ وَالزِّيَادَةَ وَالشَّفَاعَةَ

اِخْذُوا مَا كُوتِبَتْ وَاِذَا فَلَاحُ تِلْكَ وَمَنْ اِلَّا نَفْسُكَ -

## عیدِ مباہلہ

ذی الحجہ کی چوبیسویں تاریخ کو روزِ عیدِ مباہلہ بنے کہ جس میں آیہ مباہلہ نازل ہونے کے بعد نصاریٰ پر نفرن کرنے اور ان پر عذاب کے نازل ہونے کی دعا کے لئے جناب رسالت یاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم خداوندی کے ماتحت حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور امام حسن و امام حسین علیہما السلام کو ساتھ لے کر دولت سراسرے باہر تشریف لائے۔ جب یہ پانچوں بزرگوار اُس مقام کے قریب پہنچے جو مباہلہ کے لئے مقرر تھا۔ تو خیران کے نصاریٰ ان نورانی اور پاکیزہ صورتوں کو دیکھ کر گھبرا اٹھے۔ ان کو ایسا معلوم ہونے لگا کہ آسمان زمین میں نازل عذاب کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ ان میں سے جو سب سے بڑا عالم تھا وہ کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں اس وقت ایسے چند مقدس چہرے دیکھ رہا ہوں کہ وہ اگر پہاڑ کو اپنے مقام سے ہٹ جانے کی دعا کریں تو وہ بھی ہٹ جائے گا۔ اور اُس نے اپنی قوم سے کہا کہ ان سے ہرگز نہ گزرا۔ مباہلہ نہ کرنا ورنہ سب کے سب ہلاک ہو جاؤ گے۔ چنانچہ نصاریٰ نے مباہلہ کی جرأت نہ کی اور وقت کے ساتھ صلح کی اور جزیرہ دنیا قبول کیا۔ پس یہ دن دوستانہ محمد و آل محمد علیہم السلام کے لئے بڑی خوشی کا دن ہے کہ اس روز اسلام کو فتح عظیم حاصل ہوئی۔ اور خداوند عالم نے بیچ تن پاک کا خاص شرف دنیا کے سامنے ظاہر فرمایا۔ اسی روز حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے بحالتِ رکوع سائل کو انگشتِ عطا فرمائی۔ جس پر آپ کی شان میں آیہ ولایت نازل ہوئی اس تاریخ غسل کرنا اور روزہ رکھنا سنت ہے۔ اور زیارت جامعہ کا پڑھنا مناسب ہے۔ فقراء و مساکین کو صدقہ دینا موجب ثواب عظیم ہے۔ اس تاریخ کی نماز بھی مثل نمازِ عیدِ غدیر قبل از زوالِ دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ اور دس مرتبہ سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد جو حاجت چاہے طلب کرے۔ انشاء اللہ العزیز قبول ہوگی۔ اور اس روز وہ دعا

جن بات کی نیت کی ہے اس سے پرہیز کرو ورنہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرنا۔

پڑھنی چاہیے۔ جو جبریل امین رسول خدا کے پاس اُس دن لے کر نازل ہوئے۔ اس دعا کی بہت کچھ فضیلت و عظمت منقول ہے۔ جب کوئی اس دعا کو مانگتا ہے تو وہ مستجاب ہوتی ہے۔ وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ جَمَآئِكَ  
 بِاَنْہَا وَكُلِّ جَہَانِكَ بِحَبْلِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِجَمَآئِكَ كُلِّہِ اَللّٰهُمَّ  
 اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ جَلَالِكَ بِاَجَلِہِ وَكُلِّ جَلَالِكَ جَلِیْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ  
 اَسْئَلُكَ بِجَلَالِكَ كُلِّہِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ جَمَالِكَ بِاَجْمَلِہِ وَكُلِّ  
 جَمَالِكَ جَمِیْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِجَمَالِكَ كُلِّہِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوكَ  
 كَمَا اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ لِیْ كَمَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ  
 عَظَمَتِكَ بِاَعْظَمِہَا وَكُلِّ عَظَمَتِكَ عَظِیْمَۃً اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ  
 بِعَظَمَتِكَ كُلِّہَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ ثَوْرِكَ بِاَنْوَرِہِ وَكُلِّ ثَوْرِكَ  
 نَبِیْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِنُورِكَ كُلِّہِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ رَحْمَتِكَ  
 بِاَوْسَعِہَا وَكُلِّ رَحْمَتِكَ وَاَسْعَۃً اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ كُلِّہَا  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوكَ كَمَا اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ لِیْ كَمَا وَعَدْتَنِیْ  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ كَمَالِكَ بِاَكْمَلِہِ وَكُلِّ كَمَالِكَ كَامِلٌ اَللّٰهُمَّ  
 اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكَمَالِكَ كُلِّہِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ كَلِمَاتِكَ بِاَتَمِّہَا وَكُلِّ  
 كَلِمَاتِكَ تَامَۃً اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ كُلِّہَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ  
 مِنْ اَسْمَائِكَ بِاَكْبَرِہَا وَكُلِّ اَسْمَائِكَ كَبِیْرَۃً اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ  
 بِاَسْمَائِكَ كُلِّہَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوكَ كَمَا اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ لِیْ  
 كَمَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ عِزِّكَ بِاَعَزِّہَا وَكُلِّ عِزِّكَ  
 عَزِیْزَۃً اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِعِزِّكَ كُلِّہَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ  
 مَشِیَّتِكَ بِاَمْضَاہَا وَكُلِّ مَشِیَّتِكَ مَا ضِیَۃً اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَشِیَّتِكَ  
 كُلِّہَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ الَّتِیْ اسْتَطَلَّتْ بِہَا عَلٰی كُلِّ



السَّاءَةُ فِي الصَّبْرِ

شَيْءٌ وَكُلُّ قُدْرَتِكَ مُسْتَطِيلَةٌ إِلَيْهِ أَسْأَلُكَ بِقُدْرَتِكَ كُلِّهَا  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْعُوكَ كَمَا أَمَرْتَنِي فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَنِي  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ عِلْمِكَ بِأَنْفُسِهِ وَكُلِّ عِلْمِكَ نَافِذُ اللَّهُمَّ  
 إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ قَوْلِكَ بِأَرْضِنَا هُ  
 وَكُلِّ قَوْلِكَ رَضِيَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِقَوْلِكَ كُلِّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَسْأَلُكَ مِنْ مَسَائِلِكَ بِأَجِبْهَا وَكُلِّ مَسَائِلِكَ إِلَيْكَ حَبِيبَةُ اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَسْأَلُكَ بِمَسَائِلِكَ كُلِّهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْعُوكَ كَمَا أَمَرْتَنِي فَاسْتَجِبْ  
 لِي كَمَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ شَرَفِكَ بِأَشْرَفِهِ وَ  
 كُلِّ شَرَفِكَ شَرِيفُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِشَرَفِكَ كُلِّهِ اللَّهُمَّ  
 إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِأَدْوَمِهِ وَكُلِّ سُلْطَانِكَ دَائِمُ اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَسْأَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مُلْكِكَ بِأَفْخَرِهِ  
 وَكُلِّ مُلْكِكَ فَخَرُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَدْعُوكَ كَمَا أَمَرْتَنِي فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَسْأَلُكَ مِنْ عِلْمِكَ بِأَعْلَاهُ وَكُلِّ عِلْمِكَ عَالِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
 بِعِلْمِكَ كُلِّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ آيَاتِكَ بِأَعْجَبِهَا وَكُلِّ آيَاتِكَ  
 عَجِيبَةُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِآيَاتِكَ كُلِّهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
 مِنْ مَنِّكَ بِأَقْدَمِهِ وَكُلِّ مَنِّكَ قَدِيمُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَنِّكَ  
 كُلِّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْعُوكَ كَمَا أَمَرْتَنِي فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَنِي  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَا أَنْتَ فِيهِ مِنَ الشُّوْنِ وَالْجَبْرُوتِ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكُلِّ شَيْءٍ وَكُلِّ جَبْرُوتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَا يُحِبُّنِي  
 بِهِ حِينَ أَسْأَلُكَ يَا إِلَهَ يَا إِلَهَ الْآلَاءِ أَنْتَ أَسْأَلُكَ يَا إِلَهَ الْآلَاءِ يَا إِلَهَ الْآلَاءِ  
 أَنْتَ أَسْأَلُكَ بِجَلَالِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا إِلَهَ الْآلَاءِ أَنْتَ أَسْأَلُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَدْعُوكَ كَمَا أَمَرْتَنِي فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ



اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ بِاَعْمِهِ وَكُلِّ مِنْهُ فَكَ عَامِّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ  
 بِرِزْقِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ عَطَايِكَ بِاَمْنِیَّاهِ وَكُلِّ عَطَايِكَ  
 مِنْیْیَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِعَطَايِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِكَ  
 بِاَعْجَلِهِ وَكُلِّ خَيْرِكَ عَاجِلٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِخَيْرِكَ كُلِّهِ  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ بِاَفْضَلِهِ وَكُلِّ  
 فَضْلِكَ فَاصِلٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِفَضْلِكَ كُلِّهِ  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوكَ كَمَا اَمَرْتَنِّیْ فَاَسْتَجِبْ لِّیْ كَمَا وَعَدْتَنِّیْ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَاَبْعَثْنِیْ عَلٰی الْاِیْمَانِ بِكَ  
 وَالتَّصْدِیْقِ بِرِسُوْلِكَ عَلَیْهِ وَاِلَیْهِ السَّلَامُ وَالْوَلَايَةِ لِعَلِّیْ بْنِ اَبِی طَالِبٍ  
 وَالْبِرَّائَةِ مِنْ عَدُوِّهِ وَاَلَا یَقَامُ بِالْاُیْمَةِ مِنْ اِلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ  
 فَاِنِّیْ قَدْ رَضِیْتُ بِذَلِكَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ  
 رَسُوْلِكَ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ  
 فِی الْمَلَاِءِ الْاَعْلٰی وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدٍ  
 الْوَسِيْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالذَّرَجَةَ الْكَبِيْرَةَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی  
 مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِّیْ وَبَارِكْ لِّیْ فِیْمَا اَنْبَتْنِیْ  
 وَاحْفَظْنِیْ فِیْ غَیْبَتِیْ وَفِیْ كُلِّ غَايِبٍ هُوَ لِّیْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ  
 وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَاَبْعَثْنِیْ عَلٰی الْاِیْمَانِ بِكَ وَالتَّصْدِیْقِ بِرِسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ  
 صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَاَسْئَلُكَ خَيْرَ الْخَيْرِ رِضْوَانِكَ وَالْجَنَّةَ  
 وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الشَّرِّ سَخِطِكَ وَالتَّارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ  
 وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَاحْفَظْنِیْ مِنْ كُلِّ مُصِیْبَةٍ وَّمِنْ كُلِّ بَلِیَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ  
 عُقُوْبَةٍ وَّمِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ وَّمِنْ كُلِّ بَلَاءٍ وَّمِنْ كُلِّ شَرٍّ وَّمِنْ كُلِّ مَكْرُوْهِ  
 وَّمِنْ كُلِّ مُصِیْبَةٍ وَّمِنْ كُلِّ آفَةٍ تَنْزِلُ اَوْ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلٰی  
 الْاَرْضِ فِیْ هَذِهِ السَّاعَةِ وَفِیْ هَذِهِ اللَّیْلَةِ وَفِیْ هَذَا الْیَوْمِ وَ

اَلْمُتَوَكِّلُ عَلَى اللّٰهِ مَحْفُوظٌ۔

فِي هَذَا الشَّهْرِ وَفِي هَذِهِ السَّنَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
وَاقْسِمْ لِي مِنْ كُلِّ سُرُورٍ وَمِنْ كُلِّ بَهْجَةٍ وَمِنْ كُلِّ اسْتِقَامَةٍ وَمِنْ  
كُلِّ فَرَجٍ وَمِنْ كُلِّ عَافِيَةٍ وَمِنْ كُلِّ سَلَامَةٍ وَمِنْ كُلِّ كَرَامَةٍ  
وَمِنْ كُلِّ رِزْقٍ وَاسِعٍ حَلَالٍ لَّيْسَ وَمِنْ كُلِّ نِعْمَةٍ وَمِنْ كُلِّ سَعَةٍ  
نَزَلَتْ اَوْ تُنَزَّلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَفِي هَذِهِ  
الَّيْلَةِ وَفِي هَذَا الْيَوْمِ وَفِي هَذَا الشَّهْرِ وَفِي هَذِهِ السَّنَةِ اَللّٰهُمَّ  
اِنْ كَانَتْ دُرُوبِي قَدْ اَخْلَقْتَ وَجْهِي عِنْدَكَ وَحَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ  
وَعَيَّرْتَ حَالِي عِنْدَكَ فَاِنِّي اَسْئَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي لَا يُطْفَأُ  
وَبِوَجْهِ مُحَمَّدٍ حَبِيبِكَ الْمُصْطَفَى وَبِوَجْهِ وَلِيِّكَ عَلِيِّ الْمُرْتَضَى  
وَبِحَقِّ اَوْلِيَائِكَ الَّذِينَ اَنْجَبْتَهُمْ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
وَاَنْ تُغْفِرَ لِي مَا مَضَى مِنْ دُرُوبِي وَاَنْ تُعْصِمَنِي فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي  
وَاَعُوْذُ بِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ اَعُوْذَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ مَّعَاصِيكَ اَبَدًا اَمَّا اَبْقِيْنِي  
حَتَّى تَسُوِّقَانِيْ وَاَنَا لَكَ مُطِيعٌ وَاَنْتَ عَنِّي رَاضٍ وَاَنْ تُخَيِّمَ لِي  
عَمَلِيْ بِاَحْسَنِهِ وَتَجْعَلَ لِي ثَوَابَهُ الْجَنَّةِ وَاَنْ تَفْعَلَ بِيْ مَا اَنْتَ  
اَهْلُهُ يَا اَهْلَ التَّقْوَى يَا اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ  
مُحَمَّدٍ وَاَرْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

## عید نوروز

نوروز وہ دن ہے کہ جس روز آفتاب برج حمل میں داخل ہوتا ہے جس کی تاریخ  
بحساب شمسی ایکس مارچ ہوتی ہے۔ اس دن کے بہت فضائل ہیں حضرت معلیٰ بن خنیسؓ  
سے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے خاص صحابی تھے۔ منقول ہے وہ کہتے ہیں  
میں نوروز کے دن حضرت کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ وہ دن  
ہے کہ خداوند عالم نے اس روز بندوں کی روحوں سے اقرار لیا کہ اس کو وحدہ لا شریک

اللہ پر بھروسہ کرنے والا اس کی حفاظت میں ہے۔

سمجھیں اور کسی کو اس کی عبادت میں شریک قرار نہ دیں۔ یہی پہلا وہ دن ہے کہ جس میں آفتاب نے اپنی پہلی کرن زمین پر ڈالی۔ اس دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی نے طوفان کے بعد کوہِ جودی پر قرار کپڑا۔ اس روز خداوند عالم نے اُن چند ہزار آدمیوں کو زندہ فرمایا جو طاعون کے خوف سے بھاگے تھے اور فوجِ خدا نے اُن سب کو موت دیدی۔ ایک مدت کے بعد جب اُن کی ہڈیاں رہ گئیں تو ایک پنمیر کا دیاں گزر ہوا۔ اس نے خداوند عالم سے سوال کیا کہ پالنے والے مجھے دکھا دے کہ تو کس طرح بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے خداوند عالم کی طرف سے وحی ہوئی کہ تم ان ہڈیوں پر پانی چھڑکو۔ چنانچہ اُس نبی نے اُن پر پانی چھڑکا۔ وہ سب بعدِ رب خدا زندہ ہو گئے۔ اسی وجہ سے سنت ہے کہ مومنین اُس روز ایک دوسرے پر پانی چھڑکیں یا خود اپنے اوپر پانی ڈالیں اور غسل کریں۔ جو لوگ زندہ ہوئے وہ تیس ہزار تھے اور وہ پنمیر حضرت خرقیل تھے۔ اسی روز امیر المومنین نے دوش مبارک رسول پر چڑھ کر خانہ کعبہ میں بت شکنی کی۔ عید غدیر کا یہی روز تھا۔ اور اسی روز بعدِ قتل عثمان حضرت امیر المومنین کو خلافتِ ظاہری بھی حاصل ہوئی۔ اسی روز امیر المومنین نے خارجیوں سے جنگ نہروان میں فتح پائی۔ اور اسی روز حضور صاحب العصر علیہ السلام نے خارجوں سے جنگ نہروان میں فتح پائی۔ اور اسی روز ہمارا اور ہمارے شیعوں کا ہے۔ اس روز غسل کرو پاک و پاکیزہ کپڑے پہنو۔ خوشبو لگاؤ۔ روزہ رکھو۔ اور نماز ظہرین اور نوافل سے فارغ ہو کر چار رکعت دود کو کر کے اس طرح بجالاؤ کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ اتا ازلناہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل یا ایہا الکافرین اور تیسری رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھو۔ اور نماز کے بعد سجدہ شکر میں جا کر یہ دعا پڑھو۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ جَمِیْعِ اَنْبِیَاۡئِكَ وَ رُسُلِكَ بِاَفْضَلِ صَلَواتِكَ وَ بَارِكْ عَلَیْہِمُ بِاَفْضَلِ بَرَکَاتِكَ وَ صَلِّ عَلٰی اَرْوَاحِہُمْ وَ اجْسَادِہُمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی

لَوْ تَخَفُ فَلِلَّهِ لَطَائِفُ

مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ لَنَا فِي يَوْمِنَا هَذَا الَّذِي فَضَّلْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ  
وَشَرَّفْتَهُ وَعَظَّمْتَ حَظَّهُ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي مَا أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ  
حَتَّى لَا أَشْكُرَ أَحَدًا عَيْدُكَ وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ  
اللَّهُمَّ مَا غَابَ عَنِّي فَلَا يَغِيبُنْ عَنِّي عَوْنُكَ وَحِفْظُكَ وَمَا فَقَدْتُ  
مِنْ شَيْءٍ فَلَا تُفْقِدُنِي عَوْنُكَ عَلَيَّ حَتَّى لَا أَتَكَلَّفَ مَالًا أَحْتَاجُ إِلَيْهِ  
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

حضرت فرماتے ہیں کہ جب تم ایسا کرو گے تو تمہارے پچاس سال کے گناہ بخش  
دئے جائیں گے۔ اور یا ذوالجلال والاکرام بہت کہتے رہو۔ اور بعض روایات میں ہے کہ  
تحویل کے وقت یہ دعا پڑھے بلکہ لکھا ہے کہ تین سو چھیانوے مرتبہ پڑھے۔ یا مَقْلِبِ  
الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ يَا مَدَبِرَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَا مَحْوِلَ الْحَوْلِ وَالْأَحْوَالِ  
حَوْلَ خَالِنَا إِلَى أَحْسَنِ الْحَالِ، اور مشہور ہے کہ جو شخص یہ سات سلام نوروز  
کے دن شک وزعفران سے چینی کے برتن میں لکھ کر گلاب سے دھو کر پئے۔ تو وہ  
سال بھر تک در درونج اور جانوروں کے زہر سے محفوظ رہے گا۔ سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ  
فِي الْعَالَمِينَ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ سَلَامٌ عَلَى إِبْرَاهِيمَ سَلَامٌ  
عَلَى مُوسَى وَهَارُونَ سَلَامٌ عَلَى الْيَاسِينَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا  
خَالِدِينَ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ اور مرقوم ہے کہ تحویل کے وقت شک  
زعفران سے یہ نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے یا پئے ۱۰۹ ۱۱۱ ۱۱۳ ۱۱۵ ۱۱۷ ۱۱۹ ۱۲۱ ۱۲۳ ۱۲۵ ۱۲۷ ۱۲۹ ۱۳۱ ۱۳۳ ۱۳۵ ۱۳۷ ۱۳۹ ۱۴۱ ۱۴۳ ۱۴۵ ۱۴۷ ۱۴۹ ۱۵۱ ۱۵۳ ۱۵۵ ۱۵۷ ۱۵۹ ۱۶۱ ۱۶۳ ۱۶۵ ۱۶۷ ۱۶۹ ۱۷۱ ۱۷۳ ۱۷۵ ۱۷۷ ۱۷۹ ۱۸۱ ۱۸۳ ۱۸۵ ۱۸۷ ۱۸۹ ۱۹۱ ۱۹۳ ۱۹۵ ۱۹۷ ۱۹۹ ۲۰۱ ۲۰۳ ۲۰۵ ۲۰۷ ۲۰۹ ۲۱۱ ۲۱۳ ۲۱۵ ۲۱۷ ۲۱۹ ۲۲۱ ۲۲۳ ۲۲۵ ۲۲۷ ۲۲۹ ۲۳۱ ۲۳۳ ۲۳۵ ۲۳۷ ۲۳۹ ۲۴۱ ۲۴۳ ۲۴۵ ۲۴۷ ۲۴۹ ۲۵۱ ۲۵۳ ۲۵۵ ۲۵۷ ۲۵۹ ۲۶۱ ۲۶۳ ۲۶۵ ۲۶۷ ۲۶۹ ۲۷۱ ۲۷۳ ۲۷۵ ۲۷۷ ۲۷۹ ۲۸۱ ۲۸۳ ۲۸۵ ۲۸۷ ۲۸۹ ۲۹۱ ۲۹۳ ۲۹۵ ۲۹۷ ۲۹۹ ۳۰۱ ۳۰۳ ۳۰۵ ۳۰۷ ۳۰۹ ۳۱۱ ۳۱۳ ۳۱۵ ۳۱۷ ۳۱۹ ۳۲۱ ۳۲۳ ۳۲۵ ۳۲۷ ۳۲۹ ۳۳۱ ۳۳۳ ۳۳۵ ۳۳۷ ۳۳۹ ۳۴۱ ۳۴۳ ۳۴۵ ۳۴۷ ۳۴۹ ۳۵۱ ۳۵۳ ۳۵۵ ۳۵۷ ۳۵۹ ۳۶۱ ۳۶۳ ۳۶۵ ۳۶۷ ۳۶۹ ۳۷۱ ۳۷۳ ۳۷۵ ۳۷۷ ۳۷۹ ۳۸۱ ۳۸۳ ۳۸۵ ۳۸۷ ۳۸۹ ۳۹۱ ۳۹۳ ۳۹۵ ۳۹۷ ۳۹۹ ۴۰۱ ۴۰۳ ۴۰۵ ۴۰۷ ۴۰۹ ۴۱۱ ۴۱۳ ۴۱۵ ۴۱۷ ۴۱۹ ۴۲۱ ۴۲۳ ۴۲۵ ۴۲۷ ۴۲۹ ۴۳۱ ۴۳۳ ۴۳۵ ۴۳۷ ۴۳۹ ۴۴۱ ۴۴۳ ۴۴۵ ۴۴۷ ۴۴۹ ۴۵۱ ۴۵۳ ۴۵۵ ۴۵۷ ۴۵۹ ۴۶۱ ۴۶۳ ۴۶۵ ۴۶۷ ۴۶۹ ۴۷۱ ۴۷۳ ۴۷۵ ۴۷۷ ۴۷۹ ۴۸۱ ۴۸۳ ۴۸۵ ۴۸۷ ۴۸۹ ۴۹۱ ۴۹۳ ۴۹۵ ۴۹۷ ۴۹۹ ۵۰۱ ۵۰۳ ۵۰۵ ۵۰۷ ۵۰۹ ۵۱۱ ۵۱۳ ۵۱۵ ۵۱۷ ۵۱۹ ۵۲۱ ۵۲۳ ۵۲۵ ۵۲۷ ۵۲۹ ۵۳۱ ۵۳۳ ۵۳۵ ۵۳۷ ۵۳۹ ۵۴۱ ۵۴۳ ۵۴۵ ۵۴۷ ۵۴۹ ۵۵۱ ۵۵۳ ۵۵۵ ۵۵۷ ۵۵۹ ۵۶۱ ۵۶۳ ۵۶۵ ۵۶۷ ۵۶۹ ۵۷۱ ۵۷۳ ۵۷۵ ۵۷۷ ۵۷۹ ۵۸۱ ۵۸۳ ۵۸۵ ۵۸۷ ۵۸۹ ۵۹۱ ۵۹۳ ۵۹۵ ۵۹۷ ۵۹۹ ۶۰۱ ۶۰۳ ۶۰۵ ۶۰۷ ۶۰۹ ۶۱۱ ۶۱۳ ۶۱۵ ۶۱۷ ۶۱۹ ۶۲۱ ۶۲۳ ۶۲۵ ۶۲۷ ۶۲۹ ۶۳۱ ۶۳۳ ۶۳۵ ۶۳۷ ۶۳۹ ۶۴۱ ۶۴۳ ۶۴۵ ۶۴۷ ۶۴۹ ۶۵۱ ۶۵۳ ۶۵۵ ۶۵۷ ۶۵۹ ۶۶۱ ۶۶۳ ۶۶۵ ۶۶۷ ۶۶۹ ۶۷۱ ۶۷۳ ۶۷۵ ۶۷۷ ۶۷۹ ۶۸۱ ۶۸۳ ۶۸۵ ۶۸۷ ۶۸۹ ۶۹۱ ۶۹۳ ۶۹۵ ۶۹۷ ۶۹۹ ۷۰۱ ۷۰۳ ۷۰۵ ۷۰۷ ۷۰۹ ۷۱۱ ۷۱۳ ۷۱۵ ۷۱۷ ۷۱۹ ۷۲۱ ۷۲۳ ۷۲۵ ۷۲۷ ۷۲۹ ۷۳۱ ۷۳۳ ۷۳۵ ۷۳۷ ۷۳۹ ۷۴۱ ۷۴۳ ۷۴۵ ۷۴۷ ۷۴۹ ۷۵۱ ۷۵۳ ۷۵۵ ۷۵۷ ۷۵۹ ۷۶۱ ۷۶۳ ۷۶۵ ۷۶۷ ۷۶۹ ۷۷۱ ۷۷۳ ۷۷۵ ۷۷۷ ۷۷۹ ۷۸۱ ۷۸۳ ۷۸۵ ۷۸۷ ۷۸۹ ۷۹۱ ۷۹۳ ۷۹۵ ۷۹۷ ۷۹۹ ۸۰۱ ۸۰۳ ۸۰۵ ۸۰۷ ۸۰۹ ۸۱۱ ۸۱۳ ۸۱۵ ۸۱۷ ۸۱۹ ۸۲۱ ۸۲۳ ۸۲۵ ۸۲۷ ۸۲۹ ۸۳۱ ۸۳۳ ۸۳۵ ۸۳۷ ۸۳۹ ۸۴۱ ۸۴۳ ۸۴۵ ۸۴۷ ۸۴۹ ۸۵۱ ۸۵۳ ۸۵۵ ۸۵۷ ۸۵۹ ۸۶۱ ۸۶۳ ۸۶۵ ۸۶۷ ۸۶۹ ۸۷۱ ۸۷۳ ۸۷۵ ۸۷۷ ۸۷۹ ۸۸۱ ۸۸۳ ۸۸۵ ۸۸۷ ۸۸۹ ۸۹۱ ۸۹۳ ۸۹۵ ۸۹۷ ۸۹۹ ۹۰۱ ۹۰۳ ۹۰۵ ۹۰۷ ۹۰۹ ۹۱۱ ۹۱۳ ۹۱۵ ۹۱۷ ۹۱۹ ۹۲۱ ۹۲۳ ۹۲۵ ۹۲۷ ۹۲۹ ۹۳۱ ۹۳۳ ۹۳۵ ۹۳۷ ۹۳۹ ۹۴۱ ۹۴۳ ۹۴۵ ۹۴۷ ۹۴۹ ۹۵۱ ۹۵۳ ۹۵۵ ۹۵۷ ۹۵۹ ۹۶۱ ۹۶۳ ۹۶۵ ۹۶۷ ۹۶۹ ۹۷۱ ۹۷۳ ۹۷۵ ۹۷۷ ۹۷۹ ۹۸۱ ۹۸۳ ۹۸۵ ۹۸۷ ۹۸۹ ۹۹۱ ۹۹۳ ۹۹۵ ۹۹۷ ۹۹۹ ۱۰۰۱ ۱۰۰۳ ۱۰۰۵ ۱۰۰۷ ۱۰۰۹ ۱۰۱۱ ۱۰۱۳ ۱۰۱۵ ۱۰۱۷ ۱۰۱۹ ۱۰۲۱ ۱۰۲۳ ۱۰۲۵ ۱۰۲۷ ۱۰۲۹ ۱۰۳۱ ۱۰۳۳ ۱۰۳۵ ۱۰۳۷ ۱۰۳۹ ۱۰۴۱ ۱۰۴۳ ۱۰۴۵ ۱۰۴۷ ۱۰۴۹ ۱۰۵۱ ۱۰۵۳ ۱۰۵۵ ۱۰۵۷ ۱۰۵۹ ۱۰۶۱ ۱۰۶۳ ۱۰۶۵ ۱۰۶۷ ۱۰۶۹ ۱۰۷۱ ۱۰۷۳ ۱۰۷۵ ۱۰۷۷ ۱۰۷۹ ۱۰۸۱ ۱۰۸۳ ۱۰۸۵ ۱۰۸۷ ۱۰۸۹ ۱۰۹۱ ۱۰۹۳ ۱۰۹۵ ۱۰۹۷ ۱۰۹۹ ۱۱۰۱ ۱۱۰۳ ۱۱۰۵ ۱۱۰۷ ۱۱۰۹ ۱۱۱۱ ۱۱۱۳ ۱۱۱۵ ۱۱۱۷ ۱۱۱۹ ۱۱۲۱ ۱۱۲۳ ۱۱۲۵ ۱۱۲۷ ۱۱۲۹ ۱۱۳۱ ۱۱۳۳ ۱۱۳۵ ۱۱۳۷ ۱۱۳۹ ۱۱۴۱ ۱۱۴۳ ۱۱۴۵ ۱۱۴۷ ۱۱۴۹ ۱۱۵۱ ۱۱۵۳ ۱۱۵۵ ۱۱۵۷ ۱۱۵۹ ۱۱۶۱ ۱۱۶۳ ۱۱۶۵ ۱۱۶۷ ۱۱۶۹ ۱۱۷۱ ۱۱۷۳ ۱۱۷۵ ۱۱۷۷ ۱۱۷۹ ۱۱۸۱ ۱۱۸۳ ۱۱۸۵ ۱۱۸۷ ۱۱۸۹ ۱۱۹۱ ۱۱۹۳ ۱۱۹۵ ۱۱۹۷ ۱۱۹۹ ۱۲۰۱ ۱۲۰۳ ۱۲۰۵ ۱۲۰۷ ۱۲۰۹ ۱۲۱۱ ۱۲۱۳ ۱۲۱۵ ۱۲۱۷ ۱۲۱۹ ۱۲۲۱ ۱۲۲۳ ۱۲۲۵ ۱۲۲۷ ۱۲۲۹ ۱۲۳۱ ۱۲۳۳ ۱۲۳۵ ۱۲۳۷ ۱۲۳۹ ۱۲۴۱ ۱۲۴۳ ۱۲۴۵ ۱۲۴۷ ۱۲۴۹ ۱۲۵۱ ۱۲۵۳ ۱۲۵۵ ۱۲۵۷ ۱۲۵۹ ۱۲۶۱ ۱۲۶۳ ۱۲۶۵ ۱۲۶۷ ۱۲۶۹ ۱۲۷۱ ۱۲۷۳ ۱۲۷۵ ۱۲۷۷ ۱۲۷۹ ۱۲۸۱ ۱۲۸۳ ۱۲۸۵ ۱۲۸۷ ۱۲۸۹ ۱۲۹۱ ۱۲۹۳ ۱۲۹۵ ۱۲۹۷ ۱۲۹۹ ۱۳۰۱ ۱۳۰۳ ۱۳۰۵ ۱۳۰۷ ۱۳۰۹ ۱۳۱۱ ۱۳۱۳ ۱۳۱۵ ۱۳۱۷ ۱۳۱۹ ۱۳۲۱ ۱۳۲۳ ۱۳۲۵ ۱۳۲۷ ۱۳۲۹ ۱۳۳۱ ۱۳۳۳ ۱۳۳۵ ۱۳۳۷ ۱۳۳۹ ۱۳۴۱ ۱۳۴۳ ۱۳۴۵ ۱۳۴۷ ۱۳۴۹ ۱۳۵۱ ۱۳۵۳ ۱۳۵۵ ۱۳۵۷ ۱۳۵۹ ۱۳۶۱ ۱۳۶۳ ۱۳۶۵ ۱۳۶۷ ۱۳۶۹ ۱۳۷۱ ۱۳۷۳ ۱۳۷۵ ۱۳۷۷ ۱۳۷۹ ۱۳۸۱ ۱۳۸۳ ۱۳۸۵ ۱۳۸۷ ۱۳۸۹ ۱۳۹۱ ۱۳۹۳ ۱۳۹۵ ۱۳۹۷ ۱۳۹۹ ۱۴۰۱ ۱۴۰۳ ۱۴۰۵ ۱۴۰۷ ۱۴۰۹ ۱۴۱۱ ۱۴۱۳ ۱۴۱۵ ۱۴۱۷ ۱۴۱۹ ۱۴۲۱ ۱۴۲۳ ۱۴۲۵ ۱۴۲۷ ۱۴۲۹ ۱۴۳۱ ۱۴۳۳ ۱۴۳۵ ۱۴۳۷ ۱۴۳۹ ۱۴۴۱ ۱۴۴۳ ۱۴۴۵ ۱۴۴۷ ۱۴۴۹ ۱۴۵۱ ۱۴۵۳ ۱۴۵۵ ۱۴۵۷ ۱۴۵۹ ۱۴۶۱ ۱۴۶۳ ۱۴۶۵ ۱۴۶۷ ۱۴۶۹ ۱۴۷۱ ۱۴۷۳ ۱۴۷۵ ۱۴۷۷ ۱۴۷۹ ۱۴۸۱ ۱۴۸۳ ۱۴۸۵ ۱۴۸۷ ۱۴۸۹ ۱۴۹۱ ۱۴۹۳ ۱۴۹۵ ۱۴۹۷ ۱۴۹۹ ۱۵۰۱ ۱۵۰۳ ۱۵۰۵ ۱۵۰۷ ۱۵۰۹ ۱۵۱۱ ۱۵۱۳ ۱۵۱۵ ۱۵۱۷ ۱۵۱۹ ۱۵۲۱ ۱۵۲۳ ۱۵۲۵ ۱۵۲۷ ۱۵۲۹ ۱۵۳۱ ۱۵۳۳ ۱۵۳۵ ۱۵۳۷ ۱۵۳۹ ۱۵۴۱ ۱۵۴۳ ۱۵۴۵ ۱۵۴۷ ۱۵۴۹ ۱۵۵۱ ۱۵۵۳ ۱۵۵۵ ۱۵۵۷ ۱۵۵۹ ۱۵۶۱ ۱۵۶۳ ۱۵۶۵ ۱۵۶۷ ۱۵۶۹ ۱۵۷۱ ۱۵۷۳ ۱۵۷۵ ۱۵۷۷ ۱۵۷۹ ۱۵۸۱ ۱۵۸۳ ۱۵۸۵ ۱۵۸۷ ۱۵۸۹ ۱۵۹۱ ۱۵۹۳ ۱۵۹۵ ۱۵۹۷ ۱۵۹۹ ۱۶۰۱ ۱۶۰۳ ۱۶۰۵ ۱۶۰۷ ۱۶۰۹ ۱۶۱۱ ۱۶۱۳ ۱۶۱۵ ۱۶۱۷ ۱۶۱۹ ۱۶۲۱ ۱۶۲۳ ۱۶۲۵ ۱۶۲۷ ۱۶۲۹ ۱۶۳۱ ۱۶۳۳ ۱۶۳۵ ۱۶۳۷ ۱۶۳۹ ۱۶۴۱ ۱۶۴۳ ۱۶۴۵ ۱۶۴۷ ۱۶۴۹ ۱۶۵۱ ۱۶۵۳ ۱۶۵۵ ۱۶۵۷ ۱۶۵۹ ۱۶۶۱ ۱۶۶۳ ۱۶۶۵ ۱۶۶۷ ۱۶۶۹ ۱۶۷۱ ۱۶۷۳ ۱۶۷۵ ۱۶۷۷ ۱۶۷۹ ۱۶۸۱ ۱۶۸۳ ۱۶۸۵ ۱۶۸۷ ۱۶۸۹ ۱۶۹۱ ۱۶۹۳ ۱۶۹۵ ۱۶۹۷ ۱۶۹۹ ۱۷۰۱ ۱۷۰۳ ۱۷۰۵ ۱۷۰۷ ۱۷۰۹ ۱۷۱۱ ۱۷۱۳ ۱۷۱۵ ۱۷۱۷ ۱۷۱۹ ۱۷۲۱ ۱۷۲۳ ۱۷۲۵ ۱۷۲۷ ۱۷۲۹ ۱۷۳۱ ۱۷۳۳ ۱۷۳۵ ۱۷۳۷ ۱۷۳۹ ۱۷۴۱ ۱۷۴۳ ۱۷۴۵ ۱۷۴۷ ۱۷۴۹ ۱۷۵۱ ۱۷۵۳ ۱۷۵۵ ۱۷۵۷ ۱۷۵۹ ۱۷۶۱ ۱۷۶۳ ۱۷۶۵ ۱۷۶۷ ۱۷۶۹ ۱۷۷۱ ۱۷۷۳ ۱۷۷۵ ۱۷۷۷ ۱۷۷۹ ۱۷۸۱ ۱۷۸۳ ۱۷۸۵ ۱۷۸۷ ۱۷۸۹ ۱۷۹۱ ۱۷۹۳ ۱۷۹۵ ۱۷۹۷ ۱۷۹۹ ۱۸۰۱ ۱۸۰۳ ۱۸۰۵ ۱۸۰۷ ۱۸۰۹ ۱۸۱۱ ۱۸۱۳ ۱۸۱۵ ۱۸۱۷ ۱۸۱۹ ۱۸۲۱ ۱۸۲۳ ۱۸۲۵ ۱۸۲۷ ۱۸۲۹ ۱۸۳۱ ۱۸۳۳ ۱۸۳۵ ۱۸۳۷ ۱۸۳۹ ۱۸۴۱ ۱۸۴۳ ۱۸۴۵ ۱۸۴۷ ۱۸۴۹ ۱۸۵۱ ۱۸۵۳ ۱۸۵۵ ۱۸۵۷ ۱۸۵۹ ۱۸۶۱ ۱۸۶۳ ۱۸۶۵ ۱۸۶۷ ۱۸۶۹ ۱۸۷۱ ۱۸۷۳ ۱۸۷۵ ۱۸۷۷ ۱۸۷۹ ۱۸۸۱ ۱۸۸۳ ۱۸۸۵ ۱۸۸۷ ۱۸۸۹ ۱۸۹۱ ۱۸۹۳ ۱۸۹۵ ۱۸۹۷ ۱۸۹۹ ۱۹۰۱ ۱۹۰۳ ۱۹۰۵ ۱۹۰۷ ۱۹۰۹ ۱۹۱۱ ۱۹۱۳ ۱۹۱۵ ۱۹۱۷ ۱۹۱۹ ۱۹۲۱ ۱۹۲۳ ۱۹۲۵ ۱۹۲۷ ۱۹۲۹ ۱۹۳۱ ۱۹۳۳ ۱۹۳۵ ۱۹۳۷ ۱۹۳۹ ۱۹۴۱ ۱۹۴۳ ۱۹۴۵ ۱۹۴۷ ۱۹۴۹ ۱۹۵۱ ۱۹۵۳ ۱۹۵۵ ۱۹۵۷ ۱۹۵۹ ۱۹۶۱ ۱۹۶۳ ۱۹۶۵ ۱۹۶۷ ۱۹۶۹ ۱۹۷۱ ۱۹۷۳ ۱۹۷۵ ۱۹۷۷ ۱۹۷۹ ۱۹۸۱ ۱۹۸۳ ۱۹۸۵ ۱۹۸۷ ۱۹۸۹ ۱۹۹۱ ۱۹۹۳ ۱۹۹۵ ۱۹۹۷ ۱۹۹۹ ۲۰۰۱ ۲۰۰۳ ۲۰۰۵ ۲۰۰۷ ۲۰۰۹ ۲۰۱۱ ۲۰۱۳ ۲۰۱۵ ۲۰۱۷ ۲۰۱۹ ۲۰۲۱ ۲۰۲۳ ۲۰۲۵ ۲۰۲۷ ۲۰۲۹ ۲۰۳۱ ۲۰۳۳ ۲۰۳۵ ۲۰۳۷ ۲۰۳۹ ۲۰۴۱ ۲۰۴۳ ۲۰۴۵ ۲۰۴۷ ۲۰۴۹ ۲۰۵۱ ۲۰۵۳ ۲۰۵۵ ۲۰۵۷ ۲۰۵۹ ۲۰۶۱ ۲۰۶۳ ۲۰۶۵ ۲۰۶۷ ۲۰۶۹ ۲۰۷۱ ۲۰۷۳ ۲۰۷۵ ۲۰۷۷ ۲۰۷۹ ۲۰۸۱ ۲۰۸۳ ۲۰۸۵ ۲۰۸۷ ۲۰۸۹ ۲۰۹۱ ۲۰۹۳ ۲۰۹۵ ۲۰۹۷ ۲۰۹۹ ۲۱۰۱ ۲۱۰۳ ۲۱۰۵ ۲۱۰۷ ۲۱۰۹ ۲۱۱۱ ۲۱۱۳ ۲۱۱۵ ۲۱۱۷ ۲۱۱۹ ۲۱۲۱ ۲۱۲۳ ۲۱۲۵ ۲۱۲۷ ۲۱۲۹ ۲۱۳۱ ۲۱۳۳ ۲۱۳۵ ۲۱۳۷ ۲۱۳۹ ۲۱۴۱ ۲۱۴۳ ۲۱۴۵ ۲۱۴۷ ۲۱۴۹ ۲۱۵۱ ۲۱۵۳ ۲۱۵۵ ۲۱۵۷ ۲۱۵۹ ۲۱۶۱ ۲۱۶۳ ۲۱۶۵ ۲۱۶۷ ۲۱۶۹ ۲۱۷۱ ۲۱۷۳ ۲۱۷۵ ۲۱۷۷ ۲۱۷۹ ۲۱۸۱ ۲۱۸۳ ۲۱۸۵ ۲۱۸۷ ۲۱۸۹ ۲۱۹۱ ۲۱۹۳ ۲۱۹۵ ۲۱۹۷ ۲۱۹۹ ۲۲۰۱ ۲۲۰۳ ۲۲۰۵ ۲۲۰۷ ۲۲۰۹ ۲۲۱۱ ۲۲۱۳ ۲۲۱۵ ۲۲۱۷ ۲۲۱۹ ۲۲۲۱ ۲۲۲۳ ۲۲۲۵ ۲۲۲۷ ۲۲۲۹ ۲۲۳۱ ۲۲۳۳ ۲۲۳۵ ۲۲۳۷ ۲۲۳۹ ۲۲۴۱ ۲۲۴۳ ۲۲۴۵ ۲۲۴۷ ۲۲۴۹ ۲۲۵۱ ۲۲۵۳ ۲۲۵۵ ۲۲۵۷ ۲۲۵۹ ۲۲۶۱ ۲۲۶۳ ۲۲۶۵ ۲۲۶۷ ۲۲۶۹ ۲۲۷۱ ۲۲۷۳ ۲۲۷۵ ۲۲۷۷ ۲۲۷۹ ۲۲۸۱ ۲۲۸۳ ۲۲۸۵ ۲۲۸۷ ۲۲۸۹ ۲۲۹۱ ۲۲۹۳ ۲۲۹۵ ۲۲۹۷ ۲۲۹۹ ۲۳۰۱ ۲۳۰۳ ۲۳۰۵ ۲۳۰۷ ۲۳۰۹ ۲۳۱۱ ۲۳۱۳ ۲۳۱۵ ۲۳۱۷ ۲۳۱۹ ۲۳۲۱ ۲۳۲۳ ۲۳۲۵ ۲۳۲۷ ۲۳۲۹ ۲۳۳۱ ۲۳۳۳ ۲۳۳۵ ۲۳۳۷ ۲۳۳۹ ۲۳۴۱ ۲۳۴۳ ۲۳۴۵ ۲۳۴۷ ۲۳۴۹ ۲۳۵۱ ۲۳۵۳ ۲۳۵۵ ۲۳۵۷ ۲۳۵۹ ۲۳۶۱ ۲۳۶۳ ۲۳۶۵ ۲۳۶۷ ۲۳۶۹ ۲۳۷۱ ۲۳۷۳ ۲۳۷۵ ۲۳۷۷ ۲۳۷۹ ۲۳۸۱ ۲۳۸۳ ۲۳۸۵ ۲۳۸۷ ۲۳۸۹ ۲۳۹۱ ۲۳۹۳ ۲۳۹۵ ۲۳۹۷ ۲۳۹۹ ۲۴۰۱ ۲۴۰۳ ۲۴۰۵ ۲۴۰۷ ۲۴۰۹ ۲۴۱۱ ۲۴۱۳ ۲۴۱۵ ۲۴۱۷ ۲۴۱۹ ۲۴۲۱ ۲۴۲۳ ۲۴۲۵ ۲۴۲۷ ۲۴۲۹ ۲۴۳۱ ۲۴۳۳ ۲۴۳۵ ۲۴۳۷ ۲۴۳۹ ۲۴۴۱ ۲۴۴۳ ۲۴۴۵ ۲۴۴۷ ۲۴۴۹ ۲۴۵۱ ۲۴۵۳ ۲۴۵۵ ۲۴۵۷ ۲۴۵۹ ۲۴۶۱ ۲۴۶۳ ۲۴۶۵ ۲۴۶۷ ۲۴۶۹ ۲۴۷۱ ۲۴۷۳ ۲۴۷۵ ۲۴۷۷ ۲۴۷۹ ۲۴۸۱ ۲۴۸۳ ۲۴۸۵ ۲۴۸۷ ۲۴۸۹ ۲۴۹۱ ۲۴۹۳ ۲۴۹۵ ۲۴۹۷ ۲۴۹۹ ۲۵۰۱ ۲۵۰۳ ۲۵۰۵ ۲۵۰۷ ۲۵۰۹ ۲۵۱۱ ۲۵۱۳ ۲۵۱۵ ۲۵۱۷ ۲۵۱۹ ۲۵۲۱ ۲۵۲۳ ۲۵۲۵ ۲۵۲۷ ۲۵۲۹ ۲۵۳۱ ۲۵۳۳ ۲۵۳۵ ۲۵۳۷ ۲۵۳۹ ۲۵۴۱ ۲۵۴۳ ۲۵۴۵ ۲۵۴۷ ۲۵۴۹ ۲۵۵۱ ۲۵۵۳ ۲۵۵۵ ۲۵۵۷ ۲۵۵۹ ۲۵۶۱ ۲۵۶۳ ۲۵۶۵ ۲۵۶۷ ۲۵۶۹ ۲۵۷۱ ۲۵۷۳ ۲۵۷۵ ۲۵۷۷ ۲۵۷۹ ۲۵۸۱ ۲۵۸۳ ۲۵۸۵ ۲۵۸۷ ۲۵۸۹ ۲۵۹۱ ۲۵۹۳ ۲۵۹۵ ۲۵۹۷ ۲۵۹۹ ۲۶۰۱ ۲۶۰۳ ۲۶۰۵ ۲۶۰۷ ۲۶۰۹ ۲۶۱۱ ۲۶۱۳ ۲۶۱۵ ۲۶۱۷ ۲۶۱۹ ۲۶۲۱ ۲۶۲۳ ۲۶۲۵ ۲۶۲۷ ۲۶۲۹ ۲۶۳۱ ۲۶۳۳ ۲۶۳۵ ۲۶۳۷ ۲۶۳۹ ۲۶۴۱ ۲۶۴۳ ۲۶۴۵ ۲۶۴۷ ۲۶۴۹ ۲۶۵۱ ۲۶۵۳ ۲۶۵۵ ۲۶۵۷ ۲۶۵۹ ۲۶۶۱ ۲۶۶۳ ۲۶۶۵ ۲۶۶۷ ۲۶۶۹ ۲۶۷۱ ۲۶۷۳ ۲۶۷۵ ۲۶۷۷ ۲۶۷۹ ۲۶۸۱ ۲۶۸۳ ۲۶۸۵ ۲۶۸۷ ۲۶۸۹ ۲۶۹۱ ۲۶۹۳ ۲۶۹۵ ۲۶۹۷ ۲۶۹۹ ۲۷۰۱ ۲۷۰۳ ۲۷۰۵ ۲۷۰۷ ۲۷۰۹ ۲۷۱۱ ۲۷۱۳ ۲۷۱۵ ۲۷۱۷ ۲۷۱۹ ۲۷۲۱ ۲۷۲۳ ۲۷۲۵ ۲۷۲۷ ۲۷۲۹ ۲۷۳۱ ۲۷۳۳ ۲۷۳۵ ۲۷۳۷ ۲۷۳۹ ۲۷۴۱ ۲۷۴۳ ۲۷۴۵ ۲۷۴۷ ۲۷۴۹ ۲۷۵۱ ۲۷۵۳ ۲۷۵۵ ۲۷۵۷ ۲۷۵۹ ۲۷۶۱ ۲۷۶۳ ۲۷۶۵ ۲۷۶۷ ۲۷۶۹ ۲۷۷۱ ۲۷۷۳ ۲۷۷۵ ۲۷۷۷ ۲۷۷۹ ۲۷۸۱ ۲۷۸۳ ۲۷۸۵ ۲۷۸۷ ۲۷۸۹ ۲۷۹۱ ۲۷۹۳ ۲۷۹۵ ۲۷۹۷ ۲۷۹۹ ۲۸۰۱ ۲۸۰۳ ۲۸۰۵ ۲۸۰۷ ۲۸۰۹ ۲۸۱۱ ۲۸۱۳ ۲۸۱۵ ۲۸۱۷ ۲۸۱۹ ۲۸۲۱ ۲۸۲۳ ۲۸۲۵ ۲۸۲۷ ۲۸۲۹ ۲۸۳۱ ۲۸۳۳ ۲۸۳۵ ۲۸۳۷ ۲۸۳۹ ۲۸۴۱ ۲۸۴۳ ۲۸۴۵ ۲۸۴۷ ۲۸۴۹ ۲۸۵۱ ۲۸۵۳ ۲۸۵۵ ۲۸۵۷ ۲۸۵۹ ۲۸۶۱ ۲۸۶۳ ۲۸۶۵ ۲۸۶۷ ۲۸۶۹ ۲۸۷۱ ۲۸۷۳ ۲۸۷۵ ۲۸۷۷ ۲۸۷۹ ۲۸۸۱ ۲۸۸۳ ۲۸۸۵ ۲۸۸۷ ۲۸۸۹ ۲۸۹۱

خوف نہ کر کیونکہ اللہ کے پاس بہت سی مہربانیاں ہیں۔

وَالْحَرَقِ وَالْمَوْتِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَشَرِّ كِتَابٍ  
سَبَقَ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ پھر سات مرتبہ پڑھے اِنَّا مُوقِنُونَ  
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَمُطْمَئِنِّ بِرُحْمَتِهِ مُحَمَّدٌ وَاِلَيْهِ اَجْمَعِينَ

## آب نیساں

نور روز سے تیس دن کے بعد نیساں کا مہینہ شروع ہو جاتا ہے جو تیس روز کا ہے  
اس مہینے میں جو پانی برتا ہے، اُسے آب نیساں کہتے ہیں۔ جو شخص اُس پانی کو جمع کر کے  
اور اس پر سورۃ الحمد اور آیۃ الکرسی اور چاروں قل: قل یا ایہا الکافرون: قل  
ہو اللہ، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس اور سورۃ اِنشَا  
انزلناہ کو ستر ستر دفعہ پڑھے۔ اور پھر ستر مرتبہ اللہ اکبر اور ستر مرتبہ لا الہ الا اللہ  
اور ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور پھر اُسے پئے تو خداوند عالم اُس کے دل کو  
نور و روشنی اور فہم و فراست و بینائی سے بھر دے گا۔ اور اُس کی زبان پر کلمات  
حکمت جاری کرے گا۔ اور اُس کے دل سے خیانت و غیبت اور بخل و حسد اور غرور و  
تکبر و حرص کو دور کرے گا۔ اور اُسے تمام آفات و بلیات سے محفوظ رکھے گا۔ اور  
جو کوئی شخص سات روز تک صبح و شام اس پانی (آب نیساں) کو پیے گا۔ تو اُس کے  
جسم اور پٹلیوں اور رگوں سے ہر قسم کے درد اور بیماریاں اور روگ دور ہو جائیں گے۔  
اور جس عورت کے لڑکا نہ ہوتا ہو۔ اور وہ اس نیت سے اس پانی کو پیے تو خداوند عالم  
اُس کو فرزند عطا فرمائے گا۔ اور جو عورت بائچہ ہو تو وہ بفضلِ خدا حاملہ ہو جائے گی۔

....



التَّوَقُّفُ خَيْرٌ لَّكَ

# کتاب الحجابات التعویذات

اس میں حاجتوں یعنی اولیٰ قرض، وسعت رزق  
ازالہ مصیبت و دفع خوف و نظربہ اور علاج امراض،  
اور تعویذات و نقش اور اعمال سفر درج ہیں۔

تیرے لئے ٹھہرنا ہی بہتر ہے۔

# اٹھائیسواں باب

## بیان اعمال حاجات و وسعت رزق

### و ادائے قرض و غیرہ

آلام و مشکلات اور مصائب و شدائد کے دفعیہ و ازالہ کے لئے اور حاجات و مطالب میں کامیابی و کامرانی کے واسطے حضرت امیر معصومین علیہم السلام سے بہت سی تمایز اور دعائیں اور اوراد منقول ہیں جو مومن یا مومنہ صدق دل سے رجوع قلب اور الحاج و زاری کے ساتھ ان اعمال کو بجالائے تو انشاء اللہ العزیز اسے کامیابی حاصل ہوگی۔ چند اعمال و ادعیہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

## نَسَاجَتُ

پہلی نماز۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص کسی غم میں مبتلا ہو تو دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ایک ہزار مرتبہ سورۃ توحید اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد ایک دفعہ سورۃ توحید پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد خداوند عالم سے طلب حاجت کرے۔

دوسری نماز۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو غسل کرے اور پاکیزہ کپڑے پہن کر مکان کی چھت پر دو رکعت نماز بجالائے۔ اور بعد ختم نماز سجدہ میں سو مرتبہ کہے یا جِبْرِئِلُ یا مُحَمَّدُ اَنْتَا كَافِيَانِ فَاَكْفِيَانِي وَ اَنْتَا حَافِظَانِ فَاَحْفَظَانِي وَ اَنْتَا كَالْيَانِ فَاَكْلِيَانِي۔ حضرت فرماتے ہیں کہ جو شخص اس عمل کو بجالائے۔ خداوند عالم اس کی حاجات بر لائے گا۔

اَسْتَخِرُ فَمَا كُوْنَتْ فَشَاوِرُ اَصْدِقَائِكَ

تیسری نماز۔ انہی حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کوئی حاجت رکھتا ہو۔ آدھی رات کو غسل کرے۔ پاکیزہ لباس پہنے۔ اور ایک کورے گھڑے یا لوٹے کو پانی سے بھر کر اس پر دس مرتبہ سورۃ اتا انزلناہ پڑھے۔ اور پانی کو اپنی جانناز کے گرد اور مقام سجدہ پر چھڑکے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ اتا انزلناہ پڑھے۔ بعد ختم نماز دعا مانگے جو انشاء اللہ قبول ہوگی۔

چوتھی نماز۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بروز جمعہ قبل نماز فرضیہ چار رکعت نماز دو دو کر کے پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ سَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلٰی اور پندرہ مرتبہ سورۃ توحید سورۃ قل ھو اللہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اِذَا نَزَّلْنٰ مِنَ السَّمَاءِ الْاَرْضُ اِیْکَ مرتبہ اور سورۃ توحید پندرہ مرتبہ اور تیسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ الْفُکْرِ اِیْکَ مرتبہ اور سورۃ توحید پندرہ مرتبہ اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ اِیْکَ مرتبہ اور سورۃ توحید پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اور نماز کے بعد ہاتھوں کو بلند کر کے اپنی حاجت طلب کرے۔ انشاء اللہ اس کی حاجت روا ہوگی۔

پانچویں نماز۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وضو کرے۔ اور دو رکعت نماز مثل نماز صبح بجالائے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَاقِیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ مَلِکٌ وَّ اَنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مُّقْتَدِرٌ وَّ بِاَنَّکَ مَا سَآءَلْتُ مِنْ اَمْرِ یَکُوْنُ اَللّٰهُمَّ رَاقِیْ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیْکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَا مُحَمَّدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاقِیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ رَبِّکَ وَ رَبِّیْ لِیُنْجِیَ لِیْ بِکَ طَلَبَتِیْ اَللّٰهُمَّ بِنَبِیْکَ اَنْجِیْ لِیْ طَلَبَتِیْ بِمُحَمَّدٍ۔ پھر اپنی حاجت طلب کرے جو انشاء اللہ تبارک و تعالیٰ قبول ہوگی۔

## اعمال وسعت رزق

حب ذیل امور موجب سعادت و برکت اور وسعت رزق کا باعث ہیں۔

جس کام کا قصد کیا ہے اس میں استخارہ کر لے اور اپنے سچے دوستوں سے مشورہ کر لے۔

تعمیبات نماز صبح و عصر کا پڑھنا بعد نماز صبح طلوع آفتاب تک جاتماز پر بیٹھے رہنا  
مؤذن کی اذان سن کر اس کے الفاظ خود بھی دہرانا۔ صدقہ دینا۔ خوش واقربا سے نیکی  
کرنا۔ خیانت نہ کرنا۔ عمن کا شکریہ ادا کرنا۔ حرص و طمع ترک کرنا۔ بھوٹی قسم سے پرہیز  
کرنا۔ کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا۔ جو چیز دسترخوان پر گرے اس کا کھالینا۔ گھر  
کے صحن میں جھاڑو دینا۔ پاخانہ میں کلام نہ کرنا۔ صبح کو طلب رزق میں جانا۔ استغفار  
کرنا۔ غروب آفتاب کے وقت چراغ روشن کرنا۔ یا قوت و فیروزہ وغیرہ کی انگڑھٹی  
پہننا۔ برادر مرغن کے لئے غائبانہ دعا کرنا۔ نماز پنج گانہ نہایت رجوع قلب سے پڑھنا  
اور رات کو با وضو سونا۔

حب ذیل امور نحوست اور فقیری و تنگدستی کا باعث ہیں رگھر میں کوڑا کرکٹ  
رکھنا۔ رات کو جھاڑو دینا۔ مکڑی کا جالا گھر میں رکھنا۔ حمام میں پیشاب کرنا۔ بحالت  
جنابت کچھ کھانا۔ کھڑے ہو کر گنگھی کرنا۔ مغرب و عشا کے درمیان سونا۔ نماز صبح کے  
بعد طلوع آفتاب سے پہلے سو جانا۔ جو فقیر رات کو سوال کرے اُسے کچھ نہ دینا۔ زنا  
کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ گانا سننا۔ اظہار حرص کرنا۔ عزیزوں سے بدی کرنا۔ کھڑے  
ہو کر پیشاب کرنا۔ جلدی جلدی نماز پڑھنا۔ منہ سے چراغ بھجانا۔ لہسن۔ پیاز کے چھلکے  
جلانا۔ پیشاب کرنے کی جگہ پر وضو کرنا۔ قبر پر بیٹھنا۔ چوکھٹ پر بیٹھنا۔ بکریوں کے  
درمیان سے گزرنا۔ دانوں سے ناخن کاٹنا اور پانی رات کو کھلا رکھنا۔

نماز و سعیت رزق۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔ کہ مع  
مستجابات کے وضو کامل کرے۔ اور دو رکعت نماز بجالائے۔ اور رکوع و سجود میں مستجابات  
ادا کرے۔ پھر نماز کے بعد یہ دعا پڑھے۔ یَا مَاجِدُ یَا وَاحِدُ یَا حَکِیْمُ  
اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ  
اٰلِہٖ وَسَلَّمُ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلَی اللہِ رَبِّکَ  
وَرَبِّیْ وَ رَبِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰہْلِ بَیْتِہٖ وَ اَسْئَلُکَ  
نَفْخَہٗ کَرِیْمَہٗ مِنْ نَفْخَاتِکَ وَ فَتْحًا لِّسِرِّ اَوْرَاقِہٖ وَ اَسْأَلُکَ

مَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ كَفَىٰ

الْمَدَّ بِهٖ شَعْنِي وَأَقْضِيَ بِهٖ دَيْنِي وَاسْتَعِينُ بِهٖ عَلَى عِبَالِي۔  
دیگر نماز برائے زیادتی رزق۔ منقول ہے کہ ایک سائل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں مال دار تھا۔ سب مال تلف ہو گیا۔ اب تنگدستی و محنت میں مبتلا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ جب ترکہ سے بازار جانے کا ارادہ کرے تو مسجد میں جا کر دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے اور پھر کہے۔

عَدَدْتُ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ وَعَدَدْتُ بِلَا حَوْلَ لِي مِثْنِي وَلَا قُوَّةَ وَلَكِنْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَا رَبِّ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ أَلْتَمَسُ مِنْ فَضْلِكَ كَمَا أَمَرْتَنِي نَيْسِرُنِي ذَلِكُمْ وَأَنَا خَافُضٌ فِي عَافِيَتِكَ۔

## وسعت رزق کی دعائیں

(۱) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وسعت رزق کے لئے یہ دعا منقول ہے۔  
يَا رَازِقَ الْمُقْلِينَ يَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينِ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآهْلِ بَيْتِهِ وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَكَفِّنِي مَا أَهَمَّنِي  
(۲) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ زیادتی رزق کے لئے نمازِ راضیہ کے درمیان سجدہ کی حالت میں یہ دعا پڑھنی چاہیے۔  
يَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ ارْزُقْنِي وَارْزُقْ عِيَالِي مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

(۳) جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دفع افلاس کے لئے یہ دعا مروی ہے۔  
اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ارْضُ عَنَّا الْدِينَ وَارْغِنَا مِنَ الْفَقْرِ۔

(۴) آل حضرت صلعم سے بیماری و تنگ دستی دور کرنے کے لئے یہ دعا بھی منقول ہے۔  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَخْذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ



جس نے اللہ پر بھروسہ کیا وہ اس کے لئے کافی ہوگا۔

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ وَكَبِّرَهُ تَكْبِيرًا۔

(۵) حضرت آمنہ معصومین علیہم السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس دعا کو بروز جمعہ ستر مرتبہ پڑھے۔ اس پر تین جمعہ گزرنے نہیں پاتے مگر یہ کہ خدا اس کو اپنے فضل سے غنی کر دیتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا مُفِیْدُ یَا عَفُوْدُ یَا اَعْزِیْ بِحَدَلِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَیَطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَیَفْضَلِکَ عَنْ سِوَالِکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

(۶) ہر روز یہ دعا بھی ہمیں مرتبہ پڑھنا وارد ہے۔ وسعت روزی حاصل ہوگی۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ فَاِنَّہٗ لَا یَمْلِکُہَا اَحَدٌ غَیْرُکَ۔

(۷) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر دروازے طلب معاش کے کسی پر بند ہو جائیں تو یہ دعا پورست آہو پر لکھ کر اس کیڑے میں رکھے جو وہ پہنتا ہو یا اپنے پاس رکھے اور اپنے سے جدا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کا رزق وسیع کرے گا۔ اور طلب معاش کے دروازے ایسے راستے سے کھول دے گا کہ جہاں گمان بھی نہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ لَا طَاقَۃَ لِفُلَانٍ اَبْنِ فُلَانٍ بِالْجَہْدِ وَلَا صَبْرًا عَلٰی الْبَلَاءِ لَا قُوَّةَ لَہٗ عَلٰی الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تَخْطُرْ عَلٰی فُلَانٍ بِنِ فُلَانٍ رِزْقَکَ وَلَا تُفْتِرْ عَلَیْہِ سَعۃَ مَا عِنْدَکَ وَلَا تَحْرِمْہُ فَضْلَکَ وَلَا تَحْسِبْہُ مِنْ جَزِیْلِ قِسْمِکَ وَلَا تَکِلْہُ اِلٰی خَلْقِکَ وَلَا اِلٰی نَفْسِہٖ فَيَعْجِزْ عَنْہَا وَ یَضْعَفْ عَنِ الْقِیَامِ فِیْمَا یُصْلِحُہٗ وَ یُصْلِحْ مَا قَبْلَہٗ بَلْ تَفَرِّدْ بِلَمَّ شَعْبِہٖ وَ تَوَلَّیْ اِنِّیْ کِفَایَتَہٗ وَ اَنْظُرْ اِلَیْہِ فِی جَمِیْعِ اُمُوْرِہٖ اِنَّکَ اِنْ وُکَلْتِہٖ اِلٰی خَلْقِکَ لَمْ یَنْفَعُوْہُ وَاِنْ اَلْجَبَاتِہٖ اِلَیْ اَقْرَبَآئِہٖ حَرَمُوْہُ وَاِنْ اَعْطُوْہُ اَعْطُوْہُ قَلِیْلًا تَکْذًا وَاِنْ مَنَعُوْہُ مَنَعُوْہُ کَثِیْرًا وَاِنْ مَجْلُوْا اَھْمُ لِلْبُخْلِ اَھْلُ اَللّٰهُمَّ اَعْنِ

اپنا اور اپنے باپ کا نام لے۔

وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِثُّ الْمُتَوَكِّلِينَ

اپنا اور اپنے باپ کا نام رکھے، مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَخْلِهِ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُضْطَرُّ  
إِلَيْكَ فَقَيِّرْ إِلَى مَا فِي يَدَيْكَ وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْهُ وَأَنْتَ بِهِ خَيْرٌ  
عَلَيْهِمْ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ  
جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ  
يُسْرًا وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ  
لَا يَحْتَسِبُ۔

(۸) خواص قرآنی سرورتوں میں ہے کہ جو کوئی سورۃ حجر (پارہ ۱۳) لکھ کر اپنی جیب میں  
رکھے یا اپنے بازو پر باندھے۔ خداوند عالم اُس کے رزق کو وسیع فرماتا ہے۔ سورۃ القارۃ  
(پارہ ۳۰) کے آیتوں میں یہی وارد ہے۔ سورۃ یوسف (پارہ ۱۲) کو لکھ کر اور اُس کو پانی  
سے دھو کر اُسے پینا بھی موجب زیادتی رزق ہے۔ اور جو کوئی سورۃ فاطر (پارہ ۱۲۲)  
کی ان آیات کو روئی کے کپڑے کے چار پارچوں پر لکھ کر مال تجارت میں رکھے، تو  
تجارت میں برکت اور منفعت میں زیادتی ہوگی۔ وہ آیات یہ ہیں۔ إِنَّ الَّذِينَ  
يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَتَامُوا الصَّلَاةَ وَانْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ  
سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ لِيُؤْتِيَهُمُ اجْوَرَهُمْ  
وَيَزِيدَهُمُ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ۔

## ادعیہ ادائے قرض

پہلی دُعا۔ بروز جمعہ یہ دعا پڑھے اور بنیہ قیہ جمعہ بھی وارد ہوئی ہے۔ اللَّهُمَّ اغْنِنِي  
بِحُلَاكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔  
دوسری دُعا۔ یہ دُعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک قرض دار شخص کو تعلیم فرمائی  
کہ اُسے پڑھے تاکہ خداوند عالم اُس کا قرض ادا کرے۔ اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو۔ اللَّهُمَّ  
يَا فَارِجَ الْهُمِّ وَمَنْفِقِ الْغَمِّ وَمَذْهِبِ الْاَحْزَانِ وَمُجِيبِ  
دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ وَمَرْحَمِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمِهِمَا

اللہ پر بھروسہ کر کے اللہ توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

أَنْتَ رَحْمَانِي وَرَحْمَانُ كُلِّ شَيْءٍ فَأَرْحَمْنِي رَحْمَةً تَغْنِيَنِي بِهَا  
عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ وَتَقْضِيْ بِهَا عَنِّي الدِّينَ

تیسری دعا۔ یہ دعا کثرت سے پڑھنا ادائے قرض کا باعث ہے یا ذا الجلال  
والاکرام بحرمۃ وجهک الکریم اقص عنی دینی

چوتھی دعا۔ قرض کی ادائیگی کے لئے یہ دعا بھی وارد ہے۔ یا مَنْ يَكْفِي مِنْ كُلِّ  
شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ يَا اللَّهُ يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
وَاقْضِ عَنِّي الدِّينَ وَافْعَلْ بِي كَذَا أَوْ كَذَا وَكَذَا کی جگہ اپنی حاجات عرض کرے

پانچویں دعا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت  
میں عرض کیا کہ یا امیرا قرض لوگوں سے وصول نہیں ہوتا۔ حضرت نے فرمایا کہ تو یہ دعا

پڑھ کہ اس سے ان لوگوں پر تیرے قرض کی ادائیگی آسان ہو جائے گی۔ اَللّٰهُمَّ  
هَبْ لِيْ لِحَظَةٍ مِّنْ لِّحَظَاتِكَ تَيْسِّرْ عَلَيَّ غَرَمَاتِيْ بِهَا الْقَصَاءَ وَتَيْسِّرْ لِيْ  
بِهَا الْاِقْصَاءَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

چھٹی دعا۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص  
معمولی طریقہ پر دو رکعت نماز پڑھ کر اُس کو پڑھے تو خداوند عالم اُس کے قرض کو ادا فرمایگا۔

اگرچہ اس قدر سونا ہو کہ جس سے روئے زمین بھر جائے۔ وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ مَا لَكَ الْمُلْكُ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ  
مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُدِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِمِدِّكَ الْخَيْرِ اِنَّكَ  
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تَوَلَّجَ اللَّيْلُ فِي النَّهَارِ وَتَوَلَّجَ النَّهَارُ فِي اللَّيْلِ  
وَتَخْرُجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتَخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ  
تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ يَا رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا  
تُعْطِيْ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
وَآلِهِ وَاقْضِ عَنِّي دِيْنِيْ۔

ساتویں دعا۔ جو حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ادائے قرض کے لیے پڑھا

لَوْ دُفِنْتَ فِي هَذَا الْأَمْرِ مَعَ تَرَوُّدِ أَثَرِكَ وَلَا تَغْتَمُّ أَنْتَ بِخَيْرٍ

کرتے تھے وہ دعائیں ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَهَبْ لِي الْعَافِيَةَ مِنْ دَيْنٍ يَخْلُقُ بِهِ وَجْهِي وَيَحَارِفِيهِ ذَهْنِي وَيَتَشَعَّبُ لَهُ فِكْرِي وَيَطْوِلُ عِمَارَتِي سَغْلِي وَأَعُوذُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ هَمِّ الدِّينِ وَفِكْرِهِ وَسُغْلِ الدِّينِ وَسَهْمِهِ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَعِزَّنِي مِنْهُ وَأَسْجِرْ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ ذَلَّتِهِ فِي الْحَيَاةِ وَمِنْ تُبَعِّثَهُ بَعْدَ الْوُفَاةِ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَجِرْنِي مِنْهُ بِوَسْطِ فَاضِلٍ أَوْ كِفَافٍ وَأَصِلِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَحْجِبْنِي مِنَ السَّرْبِ وَالْإِزْدِيَادِ وَقَوِّمْنِي بِالْبَذْلِ وَالْإِقْتِصَادِ وَعَلِّمْنِي حَسَنَ التَّقْدِيرِ وَأَقْبِصْنِي بِلُطْفِكَ عَنِ التَّبْذِيرِ وَأَجِرْ مِنْ أَسْبَابِ الْحَلَالِ أَرْزَاقِي وَوَجْهِي فِي أَبْوَابِ الْبِرِّ اِنْفَاقِي وَأَرْزُوعِي مِنَ الْمَالِ مَا يَحْدِثُ لِي مَحْضَةً أَوْ تَأْدِيًّا إِلَى بَغْيٍ أَوْ مَا أَتَعَقَّبُ مِنْهُ طُغْيَانًا اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ صُحْبَةَ الْفُقَرَاءِ وَارْعِنِي عَلَى صَحْبَتِهِمْ بِحُسْنِ الصَّبْرِ وَمَا زُوِيَتْ عَنِّي مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْفَائِيَةِ فَأَذْخِرْهُ لِي فِي خَزَائِنِكَ الْبَاقِيَةِ وَأَجْعَلْ مَا خَوَّلْتَنِي مِنْ حُطَايَاهَا وَعَجَلْتَنِي مِنْ مَتَاعِهَا بَلُغَةً إِلَى جَوَارِكَ وَوَصْلَةً إِلَى قُرْبِكَ وَزُرِّيعةً إِلَى حَبْنِكَ إِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ وَأَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيمُ

## انیسواں باب

بعض خوفناک امور کے متعلق اعمال

مُصِیْبَتِ وَغَمِّ وَالْم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جن پر کوئی مصیبت نازل

ہو تو اول بریت طلب حاجت غسل کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ لائے۔ اور بعد

اگر اس کام میں تجھے سوچ بچار ہے تو اسے چھوڑ دے غم نہ کھا غیریت سے رہے گا۔

فَرَعْتَ نَازِيَةً دُعَايُطْرِي. يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَكَاشِفَ الْغَمِّ يَا رَحْمَنَ  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا فَرِّجْ هَمِّي وَكْشِفْ غَمِّي يَا اللَّهُ  
الْوَّاحِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ  
لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ اِعْصِمْنِي وَطَهِّرْنِي وَأَذْهِبْ بِبِلِيَّتِي۔ اس کے  
بعد آیت الکرسی اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

(۲) جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس وقت کوئی  
شخص غم میں مبتلا ہو یا کوئی تکلیف درپیش ہو تو یہ دعا پڑھے۔ اللہ دَرِّی لَا أُشْرِكُ  
بِهِ شَيْئًا تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ۔

(۳) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کسی ہم کے درپیش ہونے یا کسی حادثہ و  
اندوہ کے نازل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے يَا مَنْ تَحَلَّى بِهِ عَقْدُ  
الْمَكَارِهِ وَيَا مَنْ يَفْشَأُ بِهِ حَدُّ الشَّدَائِدِ وَيَا مَنْ يُلْتَمَسُ مِنْهُ الْمَخْرَجُ  
إِلَى دَوْجِ الْفُرَجِ وَلَتُ لِقْدَرَتِكَ الصَّعَابُ وَتَسَبَّيْتُ بِكُلِّ طَرَفِكَ  
الْأَسْبَابُ وَجَرَى بِقَدَرَتِكَ الْفَصَاءُ وَمَضَتْ عَلَى إِرَادَتِكَ الْأَشْيَاءُ  
فَهِيَ بِمِثْلَتِكَ دُونَ قَوْلِكَ مُؤْتَمِرَةٌ وَيَا رَادَتِكَ دُونَ نَهْيِكَ مُنْزَجِرَةٌ  
أَنْتَ الْمَدْعُوُّ لِلْمُهْمَمَاتِ وَأَنْتَ الْمَفْرَعُ فِي الْمَلِمَاتِ لَا يَنْدَفِعُ  
مِنْهَا إِلَّا مَا دَفَعْتَ وَلَا يَنْكُشِفُ مِنْهَا إِلَّا مَا كَشَفْتَ وَقَدْ نَزَلَ بِي  
يَا رَبِّ مَا قَدْ تَكَادَنِي ثِقَلُهُ وَالْمَرِّ بِي مَا قَدْ بَهْطَنِي حَمْلُهُ وَبِقَدَرَتِكَ  
أَوْرَدْتَنِي عَلَى وِسْطَانِكَ وَجَهْتَنِي إِلَى فَلَا مَصْدَرَ لِمَا أَوْرَدْتَ  
وَلَا صَارَتْ لِمَا وَجَهْتَ وَلَا فَاتَحَ لِمَا أَغْلَقْتَ وَلَا مُغْلِقَ لِمَا  
فَتَحْتَ وَلَا مُبَشِّرَ لِمَا عَسَرْتَ وَلَا نَاصِرَ لِمَنْ خَذَلْتَ فَصَلِّ  
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَافْتَحْ لِي يَا رَبِّ بَابَ الْفَرَجِ بِطَوْلِكَ وَالْكَسْرِ  
عَنِّي سُلْطَانَ الْهَمِّ بِحَوْلِكَ وَأَبْلِنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا شَكُوتُ وَ  
أَوْقِنِي حِلَاوَةَ الصَّنِيعِ فِيمَا سَأَلْتُ وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَ



اَوْ اَجَدْتَ قَلْبَكَ مُخَوِّصًا فَاَفْعَلْ وَالْاَفْلَاكُ -

فَرَجًا هَيِّئًا وَاَجْعَلْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَخْرَجًا وَحَيًّا وَلَا تَشْغَلْنِي  
بِالْاِهْتِمَامِ عَنْ تَعَاهِدِ فُرُوضِكَ وَاسْتِعْمَالِ سُنَّتِكَ فَقَدْ ضَيَّعْتُ  
لِمَا نَزَلَ بِي يَا رَبِّ رُزْعًا وَاُمْتَلَأْتُ بِحِمْلِ مَا حَدَّثَ عَلَيَّ هَمًّا  
وَأَنْتَ الْقَادِرُ عَلَى كَشْفِ مَا مُمِيتُ بِهِ وَدَفْعِ مَا وَقَعْتُ فِيهِ فَاَفْعَلْ  
بِي ذَلِكَ وَإِنْ لَمْ أَسْتَوْجِبْهُ مِنْكَ يَا ذَا الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَذَا الْمِنَّةِ  
الْكَرِيمِ فَأَنْتَ قَادِرٌ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

## ادعیمہ دفع خوف وغیرہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ محلّ خوف میں یہ دعاء  
پڑھے۔ یا کَانِیَا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَلَا یُکْفِیْ مِنْکَ شَیْءٌ فِی السَّمٰوٰتِ اِلَّا رَضِ  
اِکْفِیْ مَا اَهَمَّنِیْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَصَلِّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ  
(۲) دعائے کفایۃ البلاء بڑی مشہور دعاء ہے جس کا پڑھنا ہر قسم کے خوف و ڈر  
سے امن و امان میں ہونے کا باعث ہے۔ اللّٰهُمَّ بِکَ اَشَارُ وَبِکَ اَحَاطِلُ  
وَبِکَ اَصُولُ وَبِکَ اَنْتَصِرُ وَبِکَ اَمُوْتُ وَبِکَ اَحْیٰی اَسْلَمْتُ نَفْسِی  
اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ  
الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ خَلَقْتَنِیْ وَرَزَقْتَنِیْ وَسَوَّیْتَنِیْ وَسَتَرْتَنِیْ  
وَبَیْنَ الْعِبَادِ بِلُطْفِکَ خَوَّلْتَنِیْ اِذَا هَوِیْتُ رَدَدْتَنِیْ وَاِذَا عَثَرْتُ  
اَقْلَتْتَنِیْ وَاِذَا مَرَضْتُ شَفِیْتَنِیْ وَاِذَا دَعَوْتُکَ اَجَبْتَنِیْ یَا سَیِّدِیْ  
اَرْضْ عَنِّیْ فَقَدْ اَرْضِیْتَنِیْ وَصَلِّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ الطّٰہِرِیْنَ -  
(۳) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تو کسی جا برحاکم کے  
پاس جائے جس سے تو خوف زدہ ہو۔ پس جس وقت تیری نظر اُس پر پڑے اس دعا کو  
پڑھ۔ ظالم کے ظلم سے محفوظ ہو جائے گا۔ یا مَنْ لَا یُطَامُ وَلَا یُرَامُ وَبِہٖ  
تَوَاصَلَتْ الْاَرْحَامُ صَلِّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاکْفِیْ شَرَّہٗ بِحَوْلِکَ -

(۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی جا برو  
تھام حاکم کے سامنے جائے اور اس سے ترساں ہو تو جس وقت اس کے مقابل ہو سکے  
گھٹیا قص اور ہر حرف پر دانتے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرتا جائے پھر کہے **حَمَّسْتُ**  
**أُورَاسِي طَرَحَ بَائِسٍ هَاتِثٌ كَالْغُلَيَّا بِبَنْدِكِرَ عَ۔** اور اس کے بعد کہے **وَعَنَيْتُ الْوَجْوَةَ**  
**لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا۔** پھر اس کے سامنے اپنے دونوں  
ہاتھوں کی انگلیاں کھول دے شتر سے محفوظ رہے گا۔

(۷) جو شخص اس دعا کو ہر روز سات مرتبہ پڑھے وہ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور وہ سب اس کے بیٹے و منقاد ہو جائیں گے۔ وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ سَجِّرْ لِيْ اَعْدَائِيْ كَمَا سَجَّرْتَ الرِّيحَ لِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَلَيْتَهُمْ كَمَا لَيْتَنُ الْحَدِيدَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَلِّلْهُمْ كَمَا ذَلَّلْتَ فِرْعَوْنَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَهَّرْهُمْ كَمَا قَهَرْتَ اَبَا جَهْلٍ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ اَمَّا عَمَّا فَتَمَّ لَا

الْعُقُودُ فِي هَذَا الْأَمْرِ خَيْرٌ لَّادْعٍ يُجَلِّ

يَرْجِعُونَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ  
الْعَظِيمِ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا  
فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ

## رہائی قید کے لئے دعائیں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے  
پاس قید خانہ میں جبرئیل آئے۔ اور کہا کہ اے یوسفؑ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرو۔  
اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فَرْجًا وَمَخْرَجًا وَأَذِقْنِي مِنْ حَيْثُ اخْتَبْتُ  
وَمِنْ حَيْثُ لَا اخْتِصِبُ

(۲) وارو ہے کہ جو قیدی ان کلمات کو پڑھے۔ حق تعالیٰ اسے جلد نجات دے گا۔  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ

(۳) اگر کوئی شخص قید میں اس دعا کو ہر روز سات مرتبہ پڑھے۔ چند روز میں رہائی  
پائے۔ يَا مَنْ كَفَانِي مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا وَلَمْ يَكْفِنِي مِنْ خَلْقِهِ أَحَدٌ سِوَاكَ  
يَا أَحَدٌ مَنْ لَدَّ أَحَدٌ لَهُ انْقَطَعَ الرَّجَاءُ إِلَّا مِنْكَ يَا اللَّهُ فَأَغْشِنِي يَا  
غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ

(۴) ان کلمات کو قید میں بہت پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد رہائی ہو جائے گی۔  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمَعَاوَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
(۵) جو شخص قید میں سورۃ طور یا سورۃ الفطار یا سورۃ انازل لٹا کہ بہت پڑھے  
انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد قید سے رہائی پائے گا۔

## گم شدہ اشیاء کے لئے دعائیں

اگر کوئی شخص غائب ہو۔ اور اس کی خبر نہ آتی ہو تو نصف شب کے بعد اٹھ کر  
گوشہ خانہ میں کھڑا ہو جائے۔ اور توجہ ستر مرتبہ کہے۔ يَا مُعِذُ دُرْدِ عَلَيَّ فَلَانِ هِيَ  
لَهُ فَلَانِ لِي جَدِّ اس کا نام لے۔

اس کام میں خاموش بیٹھ جانا ہی بہتر ہے جلدی نہ کر۔

میں خدا چاہے تو خبر آئے۔

(۱۲) ایک کاغذ کے چاروں گوشوں پر الشَّهِيدُ الْحَقُّ لکھے۔ اور نام گم شدہ کا کاغذ کے درمیان لکھتے۔ اور نصف شب میں زیر آسمان کھڑے ہو کر ستر مرتبہ یہی اسم کہے انشاء اللہ گم شدہ اور غائب کی خبر معلوم ہوگی۔

(۳) یہ دعا پڑھے۔ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ اِجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ..... اس چیز کا نام لے جو کھو گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ سلامت پہنچا دے گا۔

(۴) اگر کوئی بھاگ گیا یا غائب ہو اس کے واپس لانے کے لئے اس دعا کو لکھے۔  
اَللّٰهُمَّ اِنَّ السَّمٰوٰتِ سَمٰوٰتِكَ وَالْاَرْضَ اَرْضِكَ وَالْبَحْرَ بَحْرِكَ  
وَمَا بَيْنَهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَكَ فَاَجْعَلِ الْاَرْضَ بِمَا رَحِمْتَ عَلَى  
بِهَا اَسْكَرًا وَاَسْهُلًا لِّىْ اَتِيَّكَ بِكَامِلٍ وَخَدِّ  
سَمْعِيْهِ وَبَصَرِيْهِ وَقَلْبِيْهِ اَوْ كَظْلُمَاتٍ فِىْ بَحْرٍ لَّيْجٍ تَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ  
تَّوْقِيْهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ كَبُضُّهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اُخْرِجَ  
يَدُكَ لَمْ يَكُنْ يَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّوْرِ  
اور اس دعا کے گرواۃ الکرسی لکھے۔ اور تین دن ہر ایک میں ملحق لکھائے پھر اس جگہ دفن کر  
دے جہاں وہ سوتا تھا۔

(۵) جب کوئی شخص بھاگ جائے تو اس دعا کو لکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
اس کے آگے اس کا نام لکھے۔ مَعْلُوْلَةٌ اِلٰى عُنُقِهِ اِذَا اُخْرِجَهَا لَمْ يَكُنْ يَرَاهَا  
وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّوْرِ۔ اس کے بعد اس تعویذ کو لپیٹ  
کر لکڑی کی دو کپچوں میں رکھ کر جس گھر میں وہ سوتا تھا اس کے کسی تارک گھر میں رکھ کر  
بھاری پتھر کے نیچے دبا دے انشاء اللہ گم شدہ کی خبر جلد ملے گی۔

(۶) سورۃ عبس و توتی اور سورۃ العادیات (پارہ ۲۰) کا پڑھنا گم شدہ کے ملنے اور  
غائب کے خبر آنے کا باعث ہے۔

لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ فِيمَا يُرِيدُ

## ادعیہ دفع شیاطین و دفع محسوس

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شیاطین جن و انس کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے یہ دعا منقول ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ یَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰهُ قَدْ اَخَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ وَاَبْدٍ اَنْتَ اِخْذُ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ؕ

(۱) حضرت جبریل نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دیو کے دفع کرنے کے لئے جو حضرت کی طرف شعلہ آتش بامتحہ میں لئے آ رہا تھا۔ یہ دعا تعلیم کی۔ جس وقت حضرت نے اس دعا کو پڑھا وہ دیو منہ کے بل گر پڑا اور وہ آگ بھی خاموش ہو گئی وہ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اَعُوْذُ بِسُوْرَةِ وَجْهِ اللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یَجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَلَا نَاجِسٌ مِنْ شَرِّ مَا دَسَّءَ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ الْاَظَارِقِ یُخْبِرُ بِمَا رَحْمٰنُ ؕ

(۲) حرز البروجانہ جس کے متعلق ابو دجانہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا حضرت میں شیاطین جن سے بہت تکلیف میں ہوں گھر کے صحن میں ایسی چیز دیکھتا ہوں جو کھٹتی بڑھتی ہے۔ اس کی آواز مثل چکی اور بھڑکی صدا کی طرح ہے۔ اس سے آگ کے شعلے میری طرف آتے ہیں۔ جناب رسول اکرم نے جناب امیر علیہ السلام کو بلا کر اس حرز کے لکھنے کا حکم دیا اور مجھ کو عطا فرمایا میں نے اس کو اپنے پاس رکھا اور سوتے وقت سر کے نیچے رکھ دیا۔ جب میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ کوئی فریاد کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ اے ابو دجانہ تیرے ہم کو جلا دیا۔ جب تک



جس کام کا قصد کیا ہے اس میں غوث نکر اور علین نہ ہوں۔

میں زندہ ہوں کبھی بھی تمہارے گھر نہ آؤں گا۔ اور نہ وہاں جاؤں گا جہاں یہ عز ہو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ  
رَبِّ الْعَالَمِينَ إِلَى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعَتَارِ وَالْثَّرْوَارِ إِلَّا طَارَتْ  
يَطْرُقُ بِخَيْرٍ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً فَإِنْ تَكُ  
عَاشِقًا مُؤَلِّعًا أَوْ فَاحِشًا مُفْتَحِمًا هَذَا كِتَابُ اللَّهِ يَنْطِقُ  
عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِجُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ  
وَمَا سُلْنَا يَكْتُمُونَ مَا تَمْكُرُونَ أُنْزِلَ كَمَا صَاحِبُ كِتَابِي هَذَا  
وَأَنْطَلِقُوا إِلَى عِدَّةِ الْأَصْنَامِ وَإِلَى مَنْ يَزْعُمُ أَنَّ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا  
آخَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ  
تُرْجَعُونَ هَ حَمْدٌ لَا يَبْزُرُونَ حَمْدُكَ تَفَرَّقَتْ أَعْدَاءُ اللَّهِ وَ  
بَلَغَتْ حُجَّةُ اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَسَيُكْفِيكُمْ اللَّهُ  
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

(۴) دفع سحر کے لئے نماز شب کے بعد بوقت سحری دعاسات مرتبہ پڑھے۔

بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ سَتَشُدُّ عَضْدَكَ بِأَخِيكَ وَتَجْعَلُ لَكَ سُلْطَانًا  
فَلَا يَصِلُونَ إِلَيْكَ بِآيَاتِنَا أَنْتُمْ وَمَنِ اتَّبَعَكُمْ الْعَالِيُونَ :

(۵) جناب امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے اپنے متعلق سحر کی شکایت کی حضرت

نے فرمایا کہ ہرن کے پوست پر ان کلمات کو لکھ کر اپنے بازو وغیرہ پر باندھ لے پھر تھجو کو

کوئی مضر نہ پہنچے گا۔ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ بِسْمِ اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ بِسْمِ اللَّهِ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ قَالَ مُوسَى مَا حِثُّكَ بِهِ

السَّحَرَانِ اللَّهُ سَيَبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِلُّ عَمَلُ الْمُفْسِدِينَ

وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ هَ فَوَقَّعَ

الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ هَ فَعَلِبُوا هَ هَالِكٌ وَانْقَلَبُوا

صَاغِرِينَ ۔

تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فِيمَا قَصَدْتَ مَا رَجَوْنَا تَوْفِيقَكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ الشَّأْنِ وَاللَّهُ

(۶) جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ دعا پڑھے اگر تمام جہنم والے جمع ہوں گے۔ اس شخص کو ہرزہ پہنچا سکیں گے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَمِنَ اللَّهِ وَإِلَى اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ  
رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي وَإِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي  
وَإِلَيْكَ الْحَبَاتُ ظَهَرْتَنِي وَإِلَيْكَ قَوَّضْتَ أَمْرِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي  
بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي  
وَمِنْ قُوَّتِي وَمِنْ نَحْتِي وَمِنْ قَبْلِي وَادْفَعْ عَنِّي بِجَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ۔

(۷) سورۃ یس (پارہ ۲۲) کو کچھ کر اپنے پاس رکھنا اور سورۃ بایشہ (پارہ ۲۵) اپنے سر پر لے کر  
رکنا جنات کے شر سے حفاظت کا باعث ہے۔

## ادعیہ دفع نظر بد!

(۱) حضرت امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ نظر بد کی تاثیر کو روکنے کے لیے  
اس آیت کو پڑھو۔ وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيَقُولُنَّكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا  
سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ  
(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص ایسی زینت  
کرے کہ جس پر نظر بد کا خوف ہو تو گھر سے نکلتے وقت سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ  
قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔

(۳) تعویذ جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن و امام  
حسین علیہما السلام کے لئے تحریر فرمایا وہ یہ ہے۔ اللَّهُمَّ يَا ذَا السُّلْطَانِ الْعَظِيمِ  
وَالْمَنْ الْقَدِيمِ وَالْوَجْهِ الْكَرِيمِ ذَا الْكَلِمَاتِ السَّامَاتِ وَالِدَعَوَاتِ  
الْمُسْتَجَابَاتِ عَاثِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مِنْ أَنْفُسِ الْجِنَّ وَاعْيُنِ الْوَسْوَاسِ  
(۴) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس تعویذ سے اپنی عورتوں

جس کام کا قصد کیا اس میں الشریعہ پر بھروسہ رکھ کر اس کام میں بھلائی ہے خدا چاہے تو۔

اور اولاد کو خدا کی پناہ میں دو۔ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ وَاَسْمَائِهِ  
الْحُسْنٰی كُلِّهَا عَامَّةً مِّنْ شَرِّ السَّمَاةِ وَالْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ عَيْنِ  
كَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا أَحْسَدَ۔

## حفاظت جان و مال کے لئے دعائیں

(۱) جو شخص اول روز یا اول شب میں اس دعا کو پڑھے۔ وہ اس روز و شب میں سانپ  
اور بچھو وغیرہ اور چور کے ضرر سے محفوظ رہے گا۔ اَللّٰهُمَّ عَقِّدْ زَبَانِي الْعَقْرَبِ  
وَلِسَانِ الْحَيَّةِ وَيَدِ السَّارِقِ يَقُولِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ  
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(۲) جو شخص صبح و شام اس دعا کو پڑھے کسی گزند پہنچانے والے سے اُس کو ضرر نہ  
پہنچے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِى الدُّرِّصِ وَكَافِى السَّمَاءِ  
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ۔

(۳) اگر ڈربن یا جلنے کا خوف ہو تو کہے۔ اِنَّ وَلِىَّ اللّٰهُ الَّذِى نَزَلَ الْكِتَابَ  
وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ وَمَا قَدَّرَ اللّٰهُ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْاَرْضُ جَمِيعًا  
بِقَضَايَةِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهِ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى  
عَمَّا يَشْرِكُوْنَ۔

اگر سورۃ مائدہ (پارہ ۶) لکھ کر گھر میں یا صندوق میں رکھی جائے تو وہ گھر اور صندوق  
چوری سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر سورۃ اعراف (پ) گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے  
پاس رکھے تو دشمن اور سانپ اور درندہ وغیرہ کے ضرر سے اور راستہ بھول جانے  
سے محفوظ رہے گا اور جو شخص سورۃ توبہ (پ) کو لکھ کر مال تجارت یا اپنی ٹوپی میں رکھے  
تو چور اور آگ سے محفوظ رہے گا۔

# تیسواں باب

## بیان اعمال و ادعیہ متعلق امراض وغیرہ ثواب بیماری و عیادت مریض ادعیہ بیماری

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک شب بیمار رہے اور جو شرط قبولیت ہے اُس کو قبول کرے اور جو تکلیف اٹھائی ہے۔ اُس سے کسی کو مطلع نہ کرے اور صبح کو شکر خدا بجالائے تو خداوند عالم اُس کو ثواب عظیم مرحمت فرماتا ہے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کی بیماری اُس کو گناہوں سے پاک کرنے والی اور خدا کی رحمت ہے۔ اور کافر کی بیماری اس کے لئے عذاب و لعنت ہے حدیث میں ہے کہ خداوند عالم جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو بخاریا در دسریا در دہشتم ان تینوں میں سے ایک نہ ایک تحفہ اُس کے لئے بھیج دیتا ہے۔ روایت میں ہے کہ جب کسی مومن کو بخار ہو تا ہے تو اُس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں کہ جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص کسی بیمار کی حاجت میں سعی کرے خواہ کامیاب ہو یا ناکام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے احادیث میں عیادت کرنے والوں کے لئے بے انتہا مدارج ثواب وارد ہیں۔ پس مریض کو چاہیے کہ اپنی بیماری کی اطلاع برادران ایمانی کو دے تاکہ وہ اس کی عیادت کر کے ثواب حاصل کریں۔ اور مریض کو بھی ثواب ہو۔ پھر جس وقت لوگ تیمارداری کو آئیں تو اُن کو داخل ہونے کی اجازت دے شاید انہیں میں سے کسی کی دعا سے وہ شفا یاب ہو جائے اس لئے کہ ہر شخص کی ایک دعا مستجاب ہو کر قی ہے بلکہ عیادت کرنے والوں کو بھی چاہیے کہ مریض سے التماس دعا کریں کیونکہ بیمار کی دعا مثل فرشتوں کی دعا کے ہے۔ حضرات ائمہ علیہم السلام سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص کسی بیمار کی عیادت کو جائے تو اس کے

پاس سات مرتبہ پڑھے۔ اَعِیْذُكَ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

منقول ہے کہ جب کسی کا بیٹا بیمار ہو تو ماں کو چاہیے کہ اسی گھر کی چھت پر جائے جس میں وہ لڑکا بیمار پڑا ہے اور سر پر منہ کر کے بالوں کو زیرِ آسمان کھولے اور سجدہ میں جا کر اس طرح دعا کرے۔ اللّٰهُمَّ رَبِّ اَنْتَ اَعْطَيْتَهُ وَاَنْتَ وَهَبْتَهُ لِيْ اللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ هَبْتَكَ الْيَوْمَ جَدِيْدَةً اِنَّكَ قَادِرٌ مُّقْتَدِرٌ۔ اس عمل سے انشاء اللہ عزیز فرزند شفا یاب ہو جائے گا۔

دیگر۔ مریض کا داہنا بازو پکڑ کر ستر مرتبہ سورۃ الحمد پڑھنا موجب شفا و رحمت ہے اگر اس قدر نہ پڑھے تو چالیس مرتبہ پڑھے اور اگر اس سے کم کرے تو سات مرتبہ پڑھے۔ درجہ کم از کم ایک مرتبہ عیادت کرنے والے کو اس کا پڑھنا مناسب ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ اگر ستر مرتبہ سورۃ الحمد مردہ پر پڑھی جائے اور وہ زندہ ہو جائے تو کوئی تعجب نہیں درمیان حدیث میں ہے کہ جس شخص کے لئے سورۃ الحمد باعثِ شفا نہ ہو اس کو کسی چیز سے شفا نہ ہوگی۔ سورۃ تحريم رپٹ، کامریض پر پڑھنا مرض کو نازل کرتا ہے۔ سورۃ والعصر اور سورۃ مجادہ رپٹ، کامریض پر پڑھنا بھی موجب شفا ہے۔ اور سورۃ والتین (پارہ ۳۰) کو اگر کسی کھانے کی چیز پر پڑھے اور وہ مریض کھائے تو شفا حاصل ہوگی۔ نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنی اولاد میں سے کسی کو ان کی بیماری میں یہ تعلیم فرمائی۔ اللّٰهُمَّ اشْفِنِيْ بِشِفَائِكَ وَ دَاوِنِيْ بِدَوَائِكَ وَ عَافِنِيْ مِنْ بَلَائِكَ فَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ۔ نیز وہ دعا جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو جب کہ آپ مریض تھے تعلیم فرمائی یہ ہے۔ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَّتِكَ وَ صَبْرًا عَلٰى بَلِيَّتِكَ وَ خُرُوجًا مِنَ الدُّنْيَا اِلٰى رَحْمَتِكَ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ طب شفا کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ يٰمَنْزِلَ الشِّفَاءِ وَ مَذْهَبِ الدَّاءِ اَنْزِلْ عَلٰى مَا بَيْنِيْ مِنْ دَاءٍ شِفَاءً۔ منقول ہے کہ ان آیات کو لکھ کر مریض اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ



مغفرۃ الدوام مقبول ہے

شفا پائے گا۔ وَلَا تَمُدَّنْ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَاهُ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ فَهَؤُلَاءِ  
الْحَيَوةِ الدُّنْيَا لِنَفْسِهِمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ وَأَمْرُ  
أَمْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْمِيكَ  
وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ۔

صدقہ :- ہر زمانہ میں فقر اور مساکین کو خدا کی راہ میں صدقہ دینا آسمانی و زمینی بلاؤں  
کے رد کرنے والا اور گناہوں کے معفو ہونے کا موجب ہے۔ صدقہ سے بڑھ کر رزق و  
آمدنی میں ترقی کرنے والی کوئی دوسری چیز نہیں۔ صدقہ دینے سے خداوند عالم کی برکتیں اور  
رحمتیں ہم کنار ہوتی ہیں۔ صدقہ دینے والا مستحقِ ثواب عظیم ہوتا ہے۔ لہذا حالتِ بیماری میں  
خصوصاً ہر شخص کو چاہیے کہ صدقہ دے اور حسبِ توفیق فقراء و مومنین کے ساتھ سلوک  
کرے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ صدقہ دینا طولِ عمر کا باعث  
اور ستر قسم کی بلاؤں کو دفع کرتا ہے۔

عملِ گندم۔ داؤد بن رزنی سے منقول ہے کہ میں ایک مرتبہ مدینہ میں سخت بیمار  
ہوا۔ یہ خبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو بھی پہنچی۔ حضرت نے مجھ کو لکھا کہ تمہاری بیماری  
کی خبر معلوم ہوئی۔ تم ایک صاع (احتیاطاً ۱۳ سیر) گندمیں منگو اور اورچٹ لیٹ کر وہ  
گیہوں اپنے سینہ پر ڈالو اور یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ  
اِذَا سَأَلْتُکَ بِہِ اَلْمُضْطَرُّ کَشِفَتْ مَا بِہِ مِنْ ضَرٍّ وَ مَلَکْتُ لَہِ فِی الْاَرْضِ  
وَجَعَلْتَهُ خَلِیْقَتَکَ عَلٰی خَلْقِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ  
اَنْ تُعَافِیَنِیْ مِنْ عِلَّتِیْ پھر اٹھ کر سیدھے بیٹھو اور اپنے گرد کے گیہوں ایک جگہ جمع  
کردو۔ اور یہی دعا پڑھو۔ اور اس گیہوں کے چار حصے کے چار سکینوں کو اسی وقت دو اور  
پھر یہی دعا پڑھو۔ داؤد کہتے ہیں کہ حضرت کے حکم کے موافق میں نے عمل کیا۔ شفا یاب  
ہو گیا۔ اور میرے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی یہ عمل کیا سب نے شفا پائی۔

عملِ گوسفند۔ منقول ہے کہ اگر کوئی مریض اچھا نہ ہوتا ہو تو تین یا پانچ یا سات  
گوسفند صبح و بے عیب حلال قیمت سے خریدیں۔ اور ایک ایک کو بیمار کے گرد پھرائیں۔

تحفۃ العوام مقبول جدید

اور یہ دعا پڑھتے جائیں۔ اَللّٰهُمَّ يَا مُنْزِلَ الشِّفَاءِ وَمُذْهِبَ الدَّاءِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَنْزِلْ عَلَى هَذَا الْمَرِيضِ الشِّفَاءَ اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ پھر ان کو ذبح کر کے مستحقین کو تقسیم کریں اور کھال وغیرہ بھی مستحقین کو دیں۔

آپ نیساں۔ بارش کا وہ پانی جو نو روز سے تیس دن کے بعد ماہِ نیساں شروع ہونے پر تیس دن کے اندر برے۔ آپ نیساں ہے۔ اس پانی پر وہ عمل کرنے کے بعد جو عید نو روز کے بیان میں ذکر کیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ پانی سات دن تک ہر روز صبح و شام پئے۔ اس کے جسم اور رگوں اور ہڈیوں سے تمام درد اور بیماریاں دفع ہو جائیں گی۔

خاکِ شفا۔ حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے حرم مبارک کی خاک پاک سوائے موت کے ہر مرض کی دوا ہے۔ پس جو کوئی بقصدِ شفا خاکِ پاک کو کھانے کا ارادہ کرے تو وہ ایسی خاکِ شفا پیتا کرے جو کیفیتِ مخصوصہ کے ساتھ اپنے مقام سے اٹھائی گئی ہو۔ اس میں سے ایک چنے کے دانے سے کچھ کم مقدار داتے ہاتھ میں لے کر بوسہ دے۔ آنکھوں سے

لگائے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ الْظَاهِرَةِ وَرَبِّ النَّوْرِ الَّذِي اُنْزِلَ فِيْهِ وَرَبِّ الْجَسَدِ الَّذِي سَكَنَ فِيْهِ وَرَبِّ الْمَلَائِكَةِ الْمُسَوِّكِيْنَ بِهٖ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ هَذَا الطِّينَ اَمَانًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ۔ اور اپنی بیماری کا نام لے کر پھر بسم اللہ کہہ کر خاکِ شفا کھائے اور اوپر سے تھوڑا سا آبِ زمزم یا آبِ نیساں یا معمولی پانی پئے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رِزْقًا وَّاسِعًا وَعِلْمًا نَّافِعًا وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ وَرَبِّ الْوَحْيِ الَّذِي وَاْرَتْهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ هَذَا الطِّينَ لِيْ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَامَانًا مِّنْ كُلِّ سُوءٍ وَخَوْفٍ وَعِزًّا مِّنْ كُلِّ ذَلٍّ وَعَافِيَةً مِّنْ كُلِّ سُوءٍ وَغِنًى مِّنْ كُلِّ فَقْرٍ۔

واضح ہو کہ خاکِ شفا کو مقدار مذکور سے زیادہ یا بغیر ضرورت کے کھانا سمخت گناہ

تحفۃ العوام مقبول جدید

ہے۔ شدید ضرورت پر ایسا عمل کرے اور مقدار میں بھی نہایت احتیاط سے کام لے۔ کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص بغیر قصد شفا کے خاک پاک کو کھائے یا مقدار مذکور سے زیادہ استعمال کرے تو ایسا ہے کہ اُس نے ہمارا گوشت کھایا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو کوئی بیماری لاحق ہو ہر روز بوقت صبح چالیس روز تک چالیس دفعہ یہ دعا پڑھے انشاء اللہ شفا ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

حدیث قدسی میں خداوند عالم نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا کہ اے محمد جو کوئی مریض یہ دعا پڑھے اُس کو میں شفا عطا کروں گا۔ یَا مُصْحِحْ اَبَدَ اِنْ مَلَئَتْ کِتَبَہُ وَیَا مُفْرِغْ تِلْکَ الْاَبْدَانِ لِطَاعَتِہِ وَیَا خَالِقَ الْاَوَمِیْنِ صَحِیْحًا وَمُبْتَلٰی وَیَا مُعْرِضَ اَهْلِ السَّقَمِ وَاهْلِ الصَّحٰۃِ لِلاَجْرِ وَالبَلِیَّۃِ وَیَا مُدَاوِیَ الْمَرْضٰی وَشَافِیْہُمْ بِطِبِّہِ وَیَا مُفْرِجًا عَنِ اَهْلِ الْبَلَاءِ بَلَدِیَا هُمْ بِجَلِیْلِ رَحْمَہِ قَدْ نَزَلَ بِنِیْ مِنَ الْاَمْرِ مَا رَفَضْنِیْ فِیْہِ اَقَارِبِیْ وَاهْلِیْ وَالصَّدِیْقِیْ وَالْبَعِیْدِ وَمَا شِئْتُ بِنِیْ فِیْہِ اَعْدَاۤیْ حَتّٰی صِرْتُ مَذْکُوْرًا اِبْلَاۤیْ فِیْ اَفْوَاہِ الْمَخْلُوْقِیْنَ وَاَعِیْنِیْ اَقَاوِیْلُ اَهْلِ الْاَرْضِ بِقَلَّہِ عَلَیْہِمْ بَدَاۤءِیْ وَطِبُّ رَاۤیْ فِیْ عَلِمِکَ عِنْدَکَ مُنْبَتٌ فَانْقَعْنِیْ بِطِبِّکَ فَلَا طَیِّبَ اَرْضِیْ عِنْدِیْ مِنْکَ وَلَا حَمِیْمَ اَشَدُّ تَعَطُّقًا مِنْکَ عَلٰی قَدْ غَیْرَتْ بَلِیَّتْکَ نِعْمَکَ عَلٰی فُحُوْلٍ ذٰلِکَ عَنِیْ اِلَی الْفُرَجِ وَالرَّخَاءِ اِنَّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ لَّمْ اَرْجُہُ مِنْ غَیْرِکَ فَانْقَعْنِیْ بِطِبِّکَ وَدَاوْنِیْ بِدَوَائِکَ یَا رَحِیْمُ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو مریض اس دعا کو پڑھے انشاء اللہ وہ شفا پائے گا۔ اِلٰہِیْ کَلِمَا اَنْعَمْتَ عَلٰی بِنِعْمَۃِ قَلَّ لَکَ عِنْدَہَا شُکْرٰی وَ کُلَّ مَا اَسْتَلْتَنِیْ بِکَلِمَۃٍ قَلَّ لَکَ عِنْدَہَا صَبْرٰی فِیَا مَنْ قَلَّ شُکْرٰی

عِنْدَ نِعْمَتِهِ فَلَمْ يَحْجِرْ مِنِّي وَيَا مَنْ قَلَّ صَبْرِي عِنْدَ بَدَائِهِ فَلَمْ يَخْذُلْنِي  
وَيَا مَنْ رَأَانِي عَلَى الْمَعَاصِي فَلَمْ يُعَاقِبْنِي وَيَا مَنْ رَأَانِي عَلَى الْخَطَايَا  
فَلَمْ يَفْضَحْنِي عَلَيْهِمَا صِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي  
وَاشْفِنِي مِنْ مَرَضِي إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی عارضہ میں مبتلا ہو تو وہ اپنا ہاتھ اس مقام پر رکھے اور یہ آیت پڑھے شفا ہوگی۔ وَنُزِّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا۔  
دیگر۔ ہر مرض کے لئے نازل واجب کے بعد سات مرتبہ سجدہ گاہ پر ہاتھ پھیرے اور اس کے بعد ہاتھ مقام درد و مرض پر پھیرے اور ہر مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ يَا مَنْ لَبَسَ الْأَرْضَ عَلَى الْمَاءِ وَسَدَّ الْهَوَاءَ بِالسَّمَاءِ وَاخْتَارَ لِنَفْسِهِ أَحْسَنَ الْأَسْمَاءِ صِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَارْزُقْنِي مِنَ الْخَيْرِ مَا أَرْجُو وَمَا لَا أَرْجُو وَعَافِنِي۔ نام مرض کا لے۔

دیگر۔ منہاج المؤمنین میں ہے کہ خداوند عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ جو کوئی میرا بندہ بیمار ہو۔ اور اُس کے علاج معالجہ سے حکیم عاجز آگئے ہوں تو یہ دعا پڑھے یا لکھ کر پانی سے دھوئے اور پئے انشاء اللہ شفا پائے گا۔ يَا مُصْطَحِحْ أَبَدًا اِنَّ الْمَلَكَ يَكْفِي وَيَا خَالِقَ الْأَدَمِ صَحِّحْ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔

## ادعیہ حاصل مراض بخار

جناب رسالت یاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفع بخار کے لئے جناب امیر علیہ السلام کو دعا تعلیم فرمائی جسے حضرت نے پڑھا۔ اور اُسی وقت شفا حاصل ہوئی وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْ جِلْدِي الرَّقِيقَ وَعَظْمِي الدَّقِيقَ وَاعْوِذُ بِكَ مِنْ قُوَّةِ الْحَرِيقِ يَا اُمِّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتُ اَمَنْتُ بِاللّٰهِ فَلَا تَاْكُلِي



تحفہ العوام مقبول جدید

اللَّحْمَ وَلَا تَشْرَبِ الدَّمَ وَلَا تُفَوِّرْ مِنْ الْعَمِّ وَأَثْقِلْ إِلَى مَنْ يَزْعُمُ  
أَنْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ -

دیگر۔ برائے دفع بخار۔ کاغذ کے تین ٹکڑوں کو لے کر ایک پرچہ پر لکھے۔ بِسْمِ اللَّهِ  
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى -

اُردو دوسرے پرچہ پر لکھے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا تَخَفْ تَجُوتُ  
مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ اور تیسرے پرچہ پر لکھے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْوَلِيُّ الْخَلْقِ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ۔ اس کے بعد ہر پرچہ  
کاغذ پر تین مرتبہ سورۃ توحید پڑھے۔ اور بخار کے مریض کو دے کہ وہ ہر روز صبح ایک بار چہ  
کاغذ کھائے۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔

دیگر۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص بخار میں مبتلا  
ہو۔ اُسے چاہیے کہ گھر میں مقام خلوت میں دو رکعت نماز بجالائے۔ بعد فراغت نماز  
اپنا منہ دائیں طرف زمین پر رکھے۔ اور دس بار یہ دعا پڑھے۔ يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ  
السَّقْعُ بِكَ إِلَى اللَّهِ فِيمَا نَزَلَ بِي - انشاء اللہ اس کا بخار اتر جائے گا۔

دیگر۔ جسے بخار آ رہا ہو۔ اُسے چاہیے کہ ہزار مرتبہ سورۃ توحید پڑھے اور اس کے بعد  
جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا واسطہ دے کہ اللہ تعالیٰ سے طلبِ شفا  
کرے۔ انشاء اللہ بخار سے آرام آجائے گا۔

دیگر۔ دعائے نور پڑھے جو جناب سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام سے منقول ہے۔  
چاہیے کہ بیمار اسے صبح و شام پڑھے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے شفا پائے گا اور اگر ندرست  
آدمی اس کا ورد رکھے بخار سے محفوظ رہے گا وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ التَّوْحِيدِ بِسْمِ اللَّهِ التَّوْحِيدِ  
التَّوْحِيدِ بِسْمِ اللَّهِ نُورٌ عَلَى نُورٍ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي هُوَ مَدَبُ الْأُمُورِ  
بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي خَلَقَ التَّوْحِيدَ مِنَ التَّوْحِيدِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ التَّوْحِيدَ



تحفۃ العوام مقبول جدید

مِنَ النَّوْرِ وَأَنْزَلَ النَّوْرَ عَلَى الطُّورِ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَالسَّقْفِ  
 الْمَوْفُوعِ فِي كِتَابِ مَسْطُورٍ فِي رَقٍّ مَنَشُورٍ يَقْدَرُ مَقْدُورٌ عَلَى  
 نَبِيِّ مَحْبُورِ الْحَمْدِ لِلَّهِ الَّذِي هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُورٌ وَبِالْفَخْرِ  
 مَشْهُورٌ وَعَلَى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ مَشْكُورٌ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

دیگر۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ صاحبِ تپ یہ نقش اپنے پاس  
 رکھے۔ انشاء اللہ شفا پائے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
 وَآلِ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى مُحَمَّدٍ  
 وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ  
 يَا ذَا الْبَلَدِ  
 فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ  
 باپ کا نام لکھے

دیگر۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ پوستِ آہر پر لکھ کر  
 تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ تجارت سے آرام حاصل ہوگا۔ يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا  
 وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
 دیگر۔ ان آیات کو لکھ کر دلہنے بازو پر بخار والے شخص کے بازو پر جوڑ جائے جو موجب  
 شفا ہے۔ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ کی جگہ مرضی اور اس کے باپ کا نام لکھے، بِسْمِ اللَّهِ  
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَكَلِمَاتُ اللَّهِ تَمُوتُ بِهِنَّ الْجِبَالُ أَوْ قَطِيعُ  
 بِلَالٍ أَوْ كَلِمَاتُ اللَّهِ تَمُوتُ بِهِنَّ الْوُحُوشُ أَوْ كَلِمَاتُ اللَّهِ تَمُوتُ بِهِنَّ  
 كَانِي يَامَعَانِي وَيَالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ بِاسْمِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ  
 بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَنِ اللَّهِ وَإِلَى اللَّهِ وَلَا غَالِبَ إِلَّا اللَّهُ

دیگر۔ تب لرزہ کے وضعیہ کے لئے ان آیات کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے انشاء اللہ شفا یابی ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَرْجَ الْبَحْرِ یَنْتَقِیَانِ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا یَبْغِیَانِ وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا یَا نَارُ كُونِیْ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰی اِبْرٰهَیْمَ اِلَّا اِنْ جِزْبَ اللّٰهُ هُمُ الْغَالِبُوْنَ وَلَقَدْ سَبَقَتْ کَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّهُمْ لَمُحَمَّدُ الْمَنصُورُوْنَ وَاِنْ جُنْدُنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ ۝

دیگر:۔ غرض سورۃ میں ہے کہ سورۃ عنکبوت (پارہ ۲۰) کو لکھ کر پانی سے دھوئے۔ اور جس شخص کو چوتھیا بخار آتا ہو۔ وہ اسے پی لے۔ انشاء اللہ بخار جاتا رہے گا۔ اور صاحب درد اسے پی لے تو اس کا درد زائل ہو جائے گا۔

### دوسرے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ دفع درد سر کے لئے ہاتھ سر پر پھیرے اور سات مرتبہ کہے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ سَكَنَ لَهُ مَا فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَمَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ دیگر۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے شکایت کی کہ ہفتہ میں دو مرتبہ میرے آدھے سر میں درد ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ جس طرف درد ہوتا ہے اس طرف ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ پڑھو۔ یَا ظَاہِرَ اَمَوْجُوْدٍ اَوْ یَا بَاطِنًا غَیْرَ مَفْقُوْدٍ اُرْدُدْ عَلٰی عَبْدِكَ الضَّعیْفِ اَیَادِیْكَ الْجَمِیْلَہِ عِنْدَہٗ ؕ وَاذْهَبْ عَنْہُ مَا یَبِیْہُ مِنْ اَذٰی اِنَّکَ رَحِیْمٌ قَدِیْرٌ۔

دیگر۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص درد شقیقہ میں مبتلا ہو۔ وہ ان آیات کو پڑھے شفا ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبَّنَا لَا تَزِغْ قُلُوْبَنَاۤ اِذَا هَدٰیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَا اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَا رَیْبَ فِیْہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝

تحفۃ العوام مقبول جدید

دیگر۔ درد شقیقہ اور آدھے سر کے درد سے شفا کے لئے یہ دعا لکھ کر جانب در در پر لٹکائے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسِتَ بِاِلٰهٍ اَسْتَحْدِثُ نَاسًا وَلَا بِرَبٍّ يَبْدُدُ ذِكْرَهُ وَلَا مَعَكَ شُرَكَاءُ يَقْضُونَ مَعَكَ وَلَا كَانَ قَبْلَكَ اِلٰهٌ نَدْعُوهُ وَتَعُوذُ بِهِ وَنَتَضَرَّعُ اِلَيْهِ وَنَدْعُكَ وَلَا اَعَانَكَ عَلَى خَلْقِنَا مِنْ اَحَدٍ فَنَشْكُ فَيْكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ عَابِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ اٰهْلِ بَيْتِهِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ کی جگہ مرہض اور اس کے باب کا نام لکھے

دیگر۔ خواص سورۃ میں ہے کہ ہاتھ سے ماتھے کو پکڑ کر سورۃ الحمد اور سورۃ توحید اور سورۃ نلق اور سورۃ ناس کا پڑھنا اور پھر ہاتھوں کو منہ پر ملنا شفا کے درد سر کا باعث ہے سورۃ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ (پارہ ۲۰) اور سورۃ ن وَالْقَلَمِ (پارہ ۲۹) کو لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے درد سر جاتا رہتا ہے۔

## درد چشم

آنکھ کے درد سے شفا کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ يٰاَقْرَبُ يٰاَمْرُجِبُ يٰاَسْمِعُ الدُّعَاءِ يٰاَطِيفُ اَلَيْمًا تَشَاءُ رُدِّ عَلَيَّ بَصَرِيْ۔  
دیگر۔ ضعف چشم کے ازالہ کے لئے یہ دعا پڑھے۔ اُعِيْذُكَ نُوْرُ بَصَرِيْ بِسُوْرِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُطْفِئُ اور ہاتھ آنکھوں پر ملے۔ پھر آیت الکرسی پڑھے۔  
دیگر۔ اَلْحَمْدُ کو انیس مرتبہ پانی پر پڑھے۔ اور اُس سے آنکھوں کو دھو ڈالے۔ آشوب چشم دفع ہوگا۔  
دیگر۔ الشُّكُوْرُ کو پانی پر پڑھ کر اس سے دکھتی ہوئی آنکھوں کو دھونا صحت کا باعث ہے۔

دیگر۔ روئی کو پانی میں کر کے آنکھ پر رکھے اور کہے عَيْنِ الشَّمْسِ فِيْ حُجَّةِ الْبَحْرِ يٰاَنَارُ كُوْنِيْ بُوْدًا وَسَلَامًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ۔  
بائے حفاظت و صحت چشم ہر روز کہے وَجَعَلْنَاهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔

دیگر۔ سورۃ فصلت لکھ کر اُسے آبِ باراں سے دھوئے اور اُس پانی سے سرمہ پیسے۔ اور وہ سرمہ آنکھوں میں لگائے۔ سرخی و درد چشم وغیرہ زائل ہوگا۔

دیگر۔ ان آیات کو خاکِ شفا اور آبِ زمزم سے کسی برتن پر لکھے اور اس کو دھو کر کسی شیئی میں محفوظ کر لے اور اس کی سلائی آنکھوں میں لگائے تاکہ سب آفات سے آنکھیں سالم ہوں۔ وہ آیات یہ ہیں۔ اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مِثْلُ نُورِ كَمِشْكُوٰۃٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجٍ الزُّجَاجَةُ كَاٰنْهَآ كَوْكَبٌ دُرِّىُّ يُنۡوَدُّ مِنْ شَجَرَةٍ مَّبَارَكَةٍ زَيْتُوۡنَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيۡعُ وَاَوَّلُ لَمۡسَةِ نَارٍ نُّوِّرُ عَلٰى نُورِ هٰذَا اللّٰهُ لِنُوْرِهِ مَنۡ يَّشَآءُ وَكَضَرِبُ اللّٰهُ الْاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيۡمٌ

خاص سورہ میں ہے کہ سورہ رحمن (پارہ ۲۷) کو لکھ کر بازو پر باندھنے سے آشوبِ چشم بابتارتا ہے۔ اور سورۃ اذان الشمس کورت (پارہ ۳۰) کو آنکھوں پر پڑھنا باعثِ قوتِ بینائی ہے۔ اور جالا اور پیپ اس سے زائل ہوتے ہیں۔ اور سورہ لَمْ یَكُنِ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا (پارہ ۳۰) کو لکھ کر بازو پر باندھنے سے وہ سفیدی زائل ہو جاتی ہے جو آنکھ میں پڑ جائے۔ اور سورۃ وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (پارہ ۳۰) کو آنکھ پر پڑھنا دردِ چشم کے زائل ہونے کا باعث ہے۔ اور سورۃ قل ہو اللہ احد کو دکھتی ہوئی آنکھ پر پڑھنا موجبِ صحتِ چشم ہے۔

دیگر۔ راوی کہتا ہے کہ میری آنکھ کے دکھائی نہ دیتا تھا۔ ایک شب میں نے جناب امیر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا۔ عذاب کو باریک پس کر آنکھ میں لگا جب اس نے لگایا۔ آنکھیں روشن ہو گئیں۔

## درد گوش و دندان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مقامِ درد گوش پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ کہا جائے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیۡ سَكَنَ لَہٗ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ انشاء اللہ درد رفع ہوگا۔

مکارم الاخلاق میں ہے کہ اس آیت کو سات بار درود عن یاسمن یا روعن نبضہ پر پڑھے

تحفۃ العوام مقبول جدید

اور اُس روغن کو کان میں ٹپکائے۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی وہ آیت یہ ہے۔  
 كَانَ لَمْ يَسْمَعْهَا كَانٌ فِي أُذُنَيْهِ وَقَرَّ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ  
 كُلُّ اُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا

دیگر۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہاتھ دردِ دندان کے مقام پر رکھ کر سورۃ فاتحہ اور سورۃ توحید اور سورۃ قدر ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد کہے۔ وَ تَرَى الْجِبَالَ تَخْضِبُهَا جَامِدَةٌ وَ هِيَ تَمْزُ مَرَّ السَّحَابِ صَنَعَ اللَّهُ الَّذِي اتَّقَنَ كُلَّ شَيْءٍ اِنَّهُ خَيْرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ

دیگر۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ چابی کے ہاتھ موضعِ سجود پر ملے اور پھر دندان دردِ ناک پر اُسے ملے اور کہے۔ بِسْمِ اللَّهِ الشَّافِي اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

دیگر۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جسے دردِ دندان کی شکایت ہو اُسے چابی کے اپنی انگلی دیکھتے دانتوں پر رکھے اور سات مرتبہ کہے هُوَ الَّذِي اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمْ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ

## دردِ پسِ جلو

جو شخص ذاتِ الجنب (نمونہ) میں مبتلا ہو۔ تین مرتبہ مقامِ دردِ پسِ جلو پر ہاتھ پھیرے اور ہر بار کہے۔ اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ عَلَى مَا يَشَاءُ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ

دیگر۔ اس آیت کو بوقتِ سحر کاغذ پر لکھ کر مریض ذاتِ الجنب کے بازو پر باندھا جائے انشاء اللہ دردِ زائل ہوگا اور مریض کو شفا حاصل ہوگی وہ آیت یہ ہے۔

وَ اِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ اِلَّا هُوَ وَ اِنْ يَمْسَسْكَ خَيْرٌ فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

.....



## تولج و فاج و سل و صرع و غیرہ

حضرات ائمہ علیہم السلام سے روایت ہے کہ تولج و مرض فاج کے لئے سورۃ الحمد اور سورۃ توحید اور سورۃ فلق اور سورۃ والناس کسی سختی پر لکھے۔ پھر اس کے نیچے اس دعا کو لکھ کر بارش کے پانی سے دھوئے۔ اور ناشتے کے وقت مریض اس کو پیئے۔ انشاء اللہ شفا پائے گا دعا یہ ہے۔ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْكَرِيْمِ وَبِعِزَّتِهِ الَّتِي لَا تُرَامُ وَبِقُدْرَتِهِ الَّتِي لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَيْءٌ مِّنْ شَرِّ هَذَا الْوَجْعِ وَمِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَمِنْ شَرِّ مَا اَحَدٌ مِنْهُ۔

دیگر۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس کو سل کا عارضہ ہو اسے چاہیئے کہ اس دعا کو تین مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ مریض شفا پائے گا۔ دعا یہ ہے۔ يَاَ اللّٰهَ يَاَ رَبَّ الْاَرْبَابِ وَسَيِّدَ السَّادَاتِ وَيَاَ اِلٰهَ الْاِلٰهِيَّةِ وَيَاَ مَلِكَ الْمُلُوكِ وَيَاَ جَبَّارَ السَّمٰوِيَّتِ وَالْاَرْضِ اِسْفِنِيْ وَعَافِنِيْ مِنْ دَاخِلِيْ هَذَا فَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ اَتَقَلَّبُ فِيْ قَبْضَتِكَ وَنَاصِيَّتِيْ بِيَدِكَ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس کسی کو صرع و مرگی کا مرض ہو اس پر یہ دعا پڑھی جائے۔ عَزَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَجُّ بِالْعَزِيْمَةِ الَّتِيْ عَزَمَ بِهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَلٰى جَبِّ وَادِي الصَّفْرَاءِ فَاجَابُوْا وَاَطَاعُوْا الْمَآءُ اَجَبَتْ وَاَطَعَتْ وَخَرَجَتْ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (فُلَان بن فُلَان کی جگہ مریض اور اُس کی ماں کا نام لے)۔

دیگر۔ اس آیت کو صاحب صرع پر پڑھا جائے اور لکھ کر اُس کے پاس رکھے۔ وہ آیت یہ ہے۔ وَمَا لَنَا اَنْ لَا نَشْكَلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدَا نَا سُبُلَنَا وَلَنْصْبِرَنَّ عَلَى مَا اَدْثَمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ۔

دیگر۔ خواص سورۃ میں ہے کہ سورۃ البقرہ کو لکھ کر اس کو دھویا جائے۔ اور پانی مریض صرع پر چھڑکے۔ مرض زائل ہوگا۔ اور سورۃ رحمن (پارہ ۲۷) کو لکھ کر مصروع کے پاس رکھنا موجب

صحت ہے۔ اور سورۃ التحیم (پارہ ۲۸) کو صرع کے مرض پر پڑھنا شفا کا باعث ہے۔ اور سورۃ اللیل کان میں پڑھنے سے مرض کو موش آجاتا ہے۔ اور ایک پیالہ پانی پر سورۃ الحمد اور سورۃ معوذتین (سورۃ قل اعوذ برب الفلق و سورۃ قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر اس پانی کو مرض صرع کے سر اور منہ پر چھڑکا جائے۔ انشاء اللہ آرام آجائے گا۔

دیگر۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ بواسیر کے مرض پر یہ دعا پڑھی جائے۔  
 يَا جَوَادُ يَا مَاجِدُ يَا رَحِيمُ يَا قَرِيبُ يَا مُجِيبُ يَا بَارِئُ يَا رَحِيمُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزِدْهُ عَلَى نِعْمَتِكَ وَالْكَفَى أَمْرٌ وَجَبِي۔

دیگر۔ مرض بواسیر پر سورۃ سج اسم پڑھنے سے مرض جاتا رہتا ہے۔  
 دیگر۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورۃ یس کو شہد سے لکھ کر اسے دھوئے اور پئے۔ بواسیر کا عارضہ دور ہو جائے گا۔

## جذام و برص

مکارم الاخلاق میں ہے کہ ان آیات کو صاحب جذام پر پڑھا جائے اور لکھ کر اس پر باندھا جائے۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔ آیات یہ ہیں۔  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰمُحُو اللّٰهُ مَا لَیْشَاءُ وَیُثَبِّتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاَطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَہٗ رُسُلًا اُولٰٓئِیْ اٰجِنَحَہٗ مَشْنٰی وَنٰثٰثَ وَرُبَاعَ یٰاَسْمٰدُ اس کے آگے مرض اور اس کی ماں کا نام لکھے۔

دیگر۔ اگر جذام و داغ سفید ہو جائے تو تین روزے ایامِ بیض یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو رکھے اور بوقتِ افطار سو بار المہجید کہے۔ انشاء اللہ مرض جاتا رہے گا۔  
 دیگر۔ خاکِ تربتِ امام حسین علیہ السلام تین روز کھائے۔ (کھانے کا طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے)۔

دیگر۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ گائے کا گوشت سویقِ رستی کے ساتھ کھانے سے برص جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ الشافی تین سو اکانوے مرتبہ دوا پڑھ کر مریض کو کھلائیں۔ انشاء اللہ شفاء حاصل ہوگی۔

## مرض وبا چیک و طاعون وغیرہ

اس شکل کو لکھ کر دوا چیک کے لئے مریض کے بازو پر باندھیں تاکہ آبلے نہ نکلیں اور اگر ظاہر ہونے لگے ہیں تو کسی کے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	رَبِّ الْعَالَمِیْنَ	اَلرَّحْمٰنِ	اَلرَّحِیْمِ
مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ	اِیَّاکَ	نَعْبُدُ	وَ اِیَّاکَ
نَسْتَعِیْنُ	اِهْدِنَا الصِّرَاطَ	المُسْتَقِیْمَ	صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ	غَیْرِ الْمَضْطَرِ	عَلِیْہِمْ	وَلَا الضَّالِّیْنَ

ساتھ برآمد ہوں ← →

دیگر۔ طاعون سے محفوظ رہنے کے لئے ہر روز اس طرح سے دعا کرنا مشہور ہے۔

یَا مَنْ لَطِیْفٌ لَمْ یَنْزِلْ  
اَنْتَ الْقَوِیُّ حَسْبَا  
اَلطَّفُ بِنَافِیْمَا نَزَلَ  
عَنْ قَهْرِكَ یَوْمَ الْخُلُلِ

دیگر۔ جب وبا شروع ہو تو وقتاً فوقتاً اس دعا کو پڑھے بلکہ لکھ کر دروازہ پر چسپاں کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گا۔ اَللّٰهُمَّ یَا وَلِیَّ الْوَلَدِ وَ یَا کَاشِفَ الضَّرِّ وَ الْبَلَاءِ وَ یَا سَامِعَ الدُّعَاءِ اَجْرِ نِیَّ عَنِ الْقَحْطِ وَ الْمَرَضِ وَ الْوَبَاءِ وَ الْجَلَاءِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی وَ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَ فَاطِمَۃِ الزَّهْرٰآءِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہُمْ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

## خنازیر وغیرہ

حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ اس دعا کو مریض خنازیر پر پڑھنے سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ یَا دُعُوْنِ یَا رَحِیْمُ یَا رَبِّ یَا سَیِّدِی۔  
دیگر۔ مکارم الاخلاق میں ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی کنیز کی گردن پر خنازیر نکل آئی۔ حضرت نے مذکورہ بالا دعا سے تعلیم فرمائی۔ چنانچہ اس دعا کے بار بار پڑھنے سے اُسے شفا حاصل ہو گئی۔

دیگر۔ تین روز میں ہر روز تین بار خنازیر پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ  
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَهُوَ يَا مُرْكُ اَنْ لَا تُكْبَرُ۔ پس تین بار کہے اِبْتَدا بِاللّٰسِ قَبْلَ  
اَنْ يُبْتَدِيَ بِكَ اور ہر بار اَبِ دہن اُس پڑا لے۔ انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔

## نسیان

جناب رسالت مآب ﷺ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام  
سے فرمایا کہ اگر تم چاہو کہ جس چیز کو سنو اُسے حفظ کرو تو ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرو۔

سُبْحَانَ مَنْ لَا يَعْتَدِي عَلَى اَهْلِ مَمْلَكَتِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَأْخُذُ  
اَهْلَ الْاَرْضِ بِالْوَلَانِ الْعَذَابِ سُبْحَانَ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ۔ اَللّٰهُمَّ  
اجْعَلْ لِيْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّلَبْصَرًا وَّفَهْمًا وَّعِلْمًا اِنَّكَ عَلَى كُلِّ  
شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

دیگر۔ اسے قوت حافظہ و دفع نسیان سورۃ حشر کو شیشہ کے پیالے پر لکھ کر اور  
آپ باران سے دھو کر پئے۔ صاحب حافظہ ہوگا۔

دیگر۔ ان آیات کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے۔ نسیان میں کمی ہو جائے گی وَلَا تَمُدَّنَّ  
عَيْنَيْكَ اِلَى مَا مَتَّعْنَاهُ اَزْوَاجًا مِنْهُمْ ذَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا  
لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰی وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ  
وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا تَسْأَلْكَ رِزْقًا نَّحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعٰقِبَةُ لِلتَّقْوٰی۔  
دیگر۔ ہر روز نماز صبح کے بعد قبل اس کے کہ کوئی لفظ کہے یہ دعا پڑھے۔

يٰۤاَحْيٰۤى يٰۤاَقْيُوْمُ فَلَا يَفُوْتُ شَيْءًا عِلْمُهُ وَلَا يُوَدُّكَ حَافِظُهُ تَزِيْرُ جَائِغًا  
اور نسیان کم ہو جائے گا۔

دیگر۔ جو شخص نماز میں کثیر السہر ہو اُسے پابیتے کہ یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ  
وَبِاللّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الرَّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ  
الرَّحِيْمِ۔

دیگر۔ روزہ رکھنا، قرآن کی تلاوت کرنا، مسواک کرنا اور آیۃ الکرسی پڑھنا، قوتِ حافظہ کا باعث ہیں۔ اور قبر کی سختی پڑھنا، ترش سیدب کھانا، سبز دھنیا استعمال کرنا، ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنا اور چوبے کا جھوٹا کھانا، لیان و بھول کا موجب ہیں۔

### تسخیر و محبت

اگر زوجہ تابعدار نہ ہو تو سورۃ زخرف لکھ کر دھوئے اور اسے پلائے انشاء اللہ نکاح فرما بنو دار ہو جائے گی۔

دیگر۔ بروز جمعہ ہزار بار شیرینی پر اَلْوَدُودُ پڑھے جسے کھلائے محبت ہوگی۔ اور زن و شوہر کے مابین الفت و موافقت کے لئے کھانے پر پڑھ کر کھلائے۔

دیگر۔ عزیز و اقارب میں عزت کے لئے نماز صبح کے بعد ننانوے بار اَلْمُجِيدُ پڑھے۔ دیگر۔ زن و شوہر میں ناچاقی ہو تو اَلْمُنَافِعُ بہت کہے موافقت ہوگی۔

دیگر۔ اگر کسی مومن کا شوہر مکر و مالت دنیا میں گرفتار ہو۔ اور زوجہ سے لاپرواہی برتتا اور محبت نہ کرتا ہو تو چاہئے کہ زوجہ دو رکعت نماز اس ترتیب سے پڑھے کہ ہر رکعت

میں سورۃ الحمد کے بعد سات مرتبہ یہ آیۃ مجیدہ پڑھے۔ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَّوَدَّةً ۚ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ وَللّٰهُ عَفْوٌ رَّحِيْمٌ

جب سلام کے بعد نماز ختم کرے تو ستر مرتبہ یہ درود پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ صَلَّی عَلَیْهِ اس کے بعد بہتر مرتبہ یہ دعا

پڑھے اَللّٰهُمَّ لِيْٓنْ قَلْبَ فُلَانٍ بِنِ فُلَانٍ رِّبَّیْہَا شُوہر اور اس کی ماں کا نام لے اَکْمَا لِيْسَتْ الْحَدِيْدُ لِدَاوُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ سَجَرٍ لِّيْ كَمَا سَخَرْتَ

الرَّیْحَ لِسُلَیْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ وَاَلْفُ یَتْمَنَ اَحْمَا اَلْفَتْ بَیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَ خَدِجَۃٍ عَلَیْہَا السَّلَامُ

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ



# اکتیسواں باب

## اعمال و ادعیہ سفر

سفر کے لئے بہترین دن روزِ شنبہ اس کے بعد منگل و جمعرات ہیں۔ اور بدترین دن سفر کے لئے پیر و بدھ ہیں۔ اور بروز جمعہ نمازِ جمعہ یا گھر سے قبل سفر ممنوع ہے اور سفر کے لئے مہینوں کی بدترین تاریخیں تیسری، چوتھی، پانچویں، آٹھویں، تیرھویں، اٹھارھویں، اکیسویں، چوبیسویں، پچیسویں اور پچھیسویں ہیں۔ اور قدرِ عقرب کی تاریخیں بھی نحس ترین ہیں۔ سنت ہے کہ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرے تو روانگی سے قبل غسل کرے اور دو رکعت نمازِ بجا لائے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ توحید اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھے اور بعدِ فراغت نماز کرے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ نَفْسِیْ وَ اَهْلِیْ وَ مَالِیْ وَ دُرِّیَّتِیْ وَ دُنْیَایْ وَ اٰخِرَتِیْ وَ اَمَانَتِیْ وَ خَاتِمَتِیْ عَمَلِیْ اور کچھ خاکِ شفا یا اس کی تسبیح ساتھ ہونی چاہیے۔ اور اُسے اُٹھاتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ هَذِهِ طَیْنَةُ قَبْرِ الْحُسَيْنِ وَلِیْکَ اَتَّخِذُهَا حِزًّا لِّمَا اَخَانَتْ وَلِمَا لَا اَخَانَتْ اور گھر سے نکلتے وقت کہے بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلٰی اللّٰهِ۔ اور یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ حَسْبِیَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلٰی اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ اُمُوْرٍ کُلِّہَا وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ اور یہ دعا بھی پڑھے اَعُوْذُ بِمَا عَادَتْ بِہٖ مَلَائِکَتُہُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْیَوْمِ الْحَدِیْدِ الَّذِیْ اِذَا غَابَتْ شَمْسُہُ لَمْ تَعُدْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنْ شَرِّ غَیْرِیْ وَ مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ طَیْنٍ وَ مِنْ شَرِّ السَّبَّاحِ وَ الْمَوْتِ وَ مِنْ شَرِّ کُؤُبِ الْمَحَارِمِ کُلِّہَا اُجِیْرُ نَفْسِیْ بِاللّٰهِ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ۔ اس کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہر اللہ پڑھ کر گھر سے روانہ ہو۔

خداوند عالم اس کے جان و مال کو محفوظ رکھے گا۔ اور سفر میں کامیابی اور ہر قسم کے ضرر و نقصان

تحفہ الہام مقبول جدید

سے حفاظت رہے گی۔ پھر دروازہ پر کھڑے ہو کر اُس طرف منہ کر کے کہہ دے کہ جسے جانے کا قصد ہے اور تسبیح جناب سیدہ اور الحمد اور آیۃ الکرسی منہ کے سامنے اور داہنی طرف اور بائیں طرف پڑھے اور کہے۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ وَاحْفَظْ مَا مَعِيَ وَسَلِّمْ مَعِيَ وَسَلِّمْ مَا مَعِيَ وَبَلِّغْنِيْ وَبَلِّغْ مَا مَعِيَ بِبِلَاغِكَ الْحَسَنِ الْجَمِيْلِ۔ اور جو کچھ ہو صدقہ دے۔ اور صدقہ دیتے وقت کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْتَوِیْتُ بِهٰذِهِ الصَّدَقَةِ سَلَامَتِیْ وَسَلَامَہٗ سَفَرِیْ چاہیے کہ سفر میں سورۃ طور (پارہ ۲۷) اور سورۃ صافات (پارہ ۲۸) اور سورۃ انشا اَنْزَلْنَاهُ پڑھتا رہے تاکہ تمام بلاؤں سے محفوظ رہے۔ اور اگر دریا کا سفر ہو تو کشتی جہاز وغیرہ میں سوار ہوتے وقت کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْبُہِیْا وَمُسْلِمِیْا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ وَحٰیْمٌ اگر دریا میں تلاطم دیکھے تو بائیں جانب تکیہ کرے۔ اور داہنی جانب سے موج کی جانب اشارہ کر کے کہے۔ رَقِّدْنِیْ بِقَرَارِ اللّٰهِ وَاسْكُنْنِیْ بِسَکِنَتِہِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور جب دریا میں زیادہ اضطراب ہو۔ اور غرق ہونے کے قریب کی نوبت آجائے تو خاکِ شفا دریا میں ڈالے۔ تلاطم ٹھہر جائے گا۔ اور سورۃ محمد (پارہ ۲۶) اور سورۃ اقرار (پارہ ۳۰) کا دریا پر پڑھنا تلاطم و طغیانی سے سلامتی کا باعث ہے۔ روایت میں ہے کہ عقیق کی انگوٹھی اپنے پاس رکھے جس پر یہ دعا کندہ ہو۔ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اور دوسری طرف عقیق کے مُحَمَّدٌ وَعَلِیٌّ کُھدا ہو تو چور سے بے خطر ہو گا۔ اور سنت ہے کہ سر پر عامہ ہو۔ اور تحت الحنک بھی ہو۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ میں اس شخص کا جو سفر کے ارادہ سے گھر سے نکلے اور سر پر عامہ تحت الحنک کے ساتھ بندھا ہو اس بات کا ضامن ہوں کہ وہ چور سے اور ڈونبے جلنے وغیرہ سے محفوظ رہے گا۔ اگر راستہ بھول جائے تو کہے۔ یَا صَاحِبِ یَا اَبَا صَالِحِ اَوْشِدْ وَنَا اِلَی الظَّرِیْقِ یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ اور اگر تنہا سفر کرے تو کہے۔ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّسْ وَحْشَتِیْ وَاعِیْیْ عَلٰی وَحْدَتِیْ وَارْدُدْ غِیْبَتِیْ ۝

# کتاب زیارات الخطبات

(اس میں چاروں معصومین کی زیارتیں اور حمد و  
عیدین کے مشہور و معروف خطبے درج ہیں)

## تہنسیواں باب

### زیارات چہارہ معصومین علیہم السلام

ایام متبرکہ میں اور ان ایام میں جن میں چہارہ معصومین علیہم السلام کی ولادت باسعادت اور وفات حسرت آیات واقع ہوئی ہے۔ زیارت پڑھنا مستحب اور موجب صد خیر و برکت اور باعث مغفرت و نوب ہے۔ مومنین باصفا کو لازم و واجب ہے کہ ایام متبرکہ کی نسبت کے لحاظ سے آداب و شرائط کے ساتھ زیارات بجالائیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرے۔ ہر روز قیامت اُس کی شفاعت بذمہ آنحضرت ہوگی۔ اور جن کی اُن حضرت شفاعت فرمائیں گے وہ ضرور جنتی ہے۔ ایسا ہی اجر و ثواب جناب امیر المومنین علیہ السلام اور جناب فاطمہ زہرا سیدۃ النساء العالمین سلام اللہ علیہما۔ حضرت امام حسن مجتبیٰ و حضرت امام حسین شہید کربلا و دیگر ائمہ معصومین علیہم السلام کے مشاہد مقدسہ کی زیارت میں ہے غسل کرنا پاک و پاکیزہ لباس پہننا خوشبو لگانا اور خضوع و خشوع اور رجوع قلب سے انگشت شہادت سے اشارہ کر کے زیارت پڑھنا آداب زیارات میں داخل ہے۔ یہاں پر وہ مختصر زیارات نقل کی جاتی ہیں جو ہر مقام بعید پر ہر معصوم کے لئے پڑھی جاسکتی ہیں۔

### زیارت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ  
رَسُولُ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ  
لِدُمْتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَ حَتَّى أَتَىكَ الْيَقِينُ فَجَزَاكَ  
اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْضَلَ مَا جَزَى نَبِيًّا عَنْ أَمْنِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَالِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَالِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَبِيبٌ  
مَّجِيدٌ پھر چار رکعت نماز زیارت جس سورت کے ساتھ چاہے دو دو رکعت کر کے پڑھے۔

## زیارت جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ - السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللَّهِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ حَبِيبِ اللَّهِ - السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ خَدِيجِ اللَّهِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ صَفِيٍّ اللَّهُ - السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ أَمِينِ اللَّهِ -  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللَّهِ - السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ أَفْضَلِ  
أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَمَلَائِكَتِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللَّهِ وَخَيْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ -  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيِ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الصِّدِّيقَةُ الشَّهِيدَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الرِّضْوِيَّةُ  
الْمَرْضِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الزَّكِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا  
الْحَوْرَاءُ الْوَلَسِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا  
الْمُحَدِّثَةُ الْعَلِيْمَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْمَظْلُومَةُ الْمَغْصُوبَةُ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْمُضْطَّهَدَةُ الْمَقْهُورَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا نَاطِقَةً بِبِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ وَرَحْمَةً اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْكَ وَعَلَى رُوحِكَ وَبَكَ نَيْكَ أَشْهَدُ أَنَّكَ مَضِيَّتْ عَلَى بَيِّنَةٍ  
مِنْ رَبِّكَ وَأَنَّ مَنْ سَرَّكَ فَقَدْ سَرَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَمَنْ جَفَاكَ فَقَدْ جَفَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ أَذَاكَ  
فَقَدْ أَذَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ وَصَلَكَ فَقَدْ وَصَلَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ قَطَعَكَ فَقَدْ قَطَعَ رَسُولَ اللَّهِ



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِذَلِكَ بَضْعَةً مِنْهُ وَرُوحَهُ الَّذِي بَيْنَ جَنْبَيْهِ  
 أَشْهَدُ اللّٰهُ وَرُسُلَهُ وَمَلَائِكَتَهُ إِنِّي رَاضٍ عَمَّنْ رَضِيَتْ عَنْهُ سَاخِطٌ  
 عَلَى مَنْ سَخَطَتْ عَلَيْهِ مُتَبَرِّءٌ مِّمَّنْ تَبَرَّأَتْ مِنْهُ مُوَالٍ لِّمَنْ وَآلِيَتْ  
 مُعَادٍ لِّمَنْ عَادَيْتْ مُبْغِضٌ لِّمَنْ أَبْغَضَتْ مُحِبٌّ لِّمَنْ أَحْبَبَتْ  
 وَكَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا وَحَسْبُنَا وَجَارِيًا وَمُتَيْبًا طَيْمِرُ دُرُودِ شَرِيفِ طَبَقِ  
 دُرُودِ كَعْتِ نَمَازِ زِيَارَتِ بِجَالِائِ

## زیارت حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام

یہ زیارت جو زیارت ششم کے نام سے مشہور ہے۔ روضہ مبارکہ میں اور دوسرے شہروں  
 میں ہر وقت اور ہر جگہ پڑھ سکتے ہیں حضرت کی قبر مطہر کی طرف منکر کے کھڑے ہو اور کہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللَّهِ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى مَنْ اصْطَفَاهُ اللَّهُ وَاخْتَصَّهُ وَاخْتَارَهُ  
 مِنْ بَرِيَّتِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيلَ اللَّهِ مَا دَجَى اللَّيْلُ وَغَسَقَ وَأَضَاءُ  
 النَّهَارُ وَأَشْرَقَ السَّلَامُ عَلَيْكَ مَا صَحَّتْ صَامِتٌ وَنَطَقَ نَاطِقٌ وَزَادَ  
 شَارِقٌ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَى مُؤَلَّانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
 عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ صَاحِبِ السَّوَابِقِ وَالْمُنَاقِبِ وَالنَّجْدَةِ وَمُبِيدِ  
 الْكَتَابِ الشَّدِيدِ الْبَأْسِ الْعَظِيمِ الْمَرَّاسِ الْمَكِينِ الْأَسَاسِ سَاقِي  
 الْمُؤْمِنِينَ بِالْكَأْسِ مِنْ حَوْضِ الرَّسُولِ الْمَكِينِ الْأَمِينِ السَّلَامُ عَلَى  
 صَاحِبِ النَّهْيِ وَالْفَضْلِ وَالطَّوَائِلِ وَالْمَكْرُومَاتِ وَالْتَوَائِلِ السَّلَامُ  
 عَلَى فَارِسِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْثِ الْمُؤَجِّدِينَ وَقَاتِلِ الْمُشْرِكِينَ وَوَصِيِّ  
 رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَى مَنْ آيَدَهُ  
 اللَّهُ بِجَبْرِئِيلَ وَأَعَانَهُ بِمِيكَائِيلَ وَأَذَلَّهُ فِي الدَّادِينَ وَحَبَّاهُ بِكُلِّ  
 مَا تَفَرَّجَ بِهِ الْعَيْنُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الطَّاهِرِينَ وَعَلَى

أَوْلَادِهِ الْمُتَّحِينَ وَعَلَى الْأَيْمَةِ الرَّاشِدِينَ الَّذِينَ أَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ  
 وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَفَرَضُوا عَلَيْنَا الصَّلَوَاتِ وَأَمَرُوا بِإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ  
 وَعَرَفُونَا صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَقِرَاءَةَ الْقُرْآنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا  
 أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَعْسُوبَ الدِّينِ وَقَاعِدَ الْغُرِّ الْمُحَلِّينَ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا بَابَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ اللَّهِ الشَّاطِرَةَ وَيَدَهُ  
 الْبَاسِطَةَ وَأُذُنَهُ الْوَاعِيَةَ وَحُكْمَتَهُ الْبَالِغَةَ وَنِعْمَتَهُ السَّابِغَةَ  
 وَنِعْمَتَهُ الدَّامِغَةَ السَّلَامُ عَلَى قَسِيمِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ السَّلَامُ عَلَى  
 نِعْمَتِهِ اللَّهِ عَلَى الْأَبْرَارِ وَنِعْمَتِهِ عَلَى الْفَجَّارِ السَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُتَّقِينَ  
 الْأَخْيَارِ السَّلَامُ عَلَى أَخِي رَسُولِ اللَّهِ وَابْنِ عَمِّهِ وَزَوْجِ ابْنَتِهِ وَالْمَخْلُوقِ  
 مِنْ طِينَتِهِ السَّلَامُ عَلَى الْأَصْلِ الْقَدِيمِ وَالْفَرْعِ الْكَرِيمِ السَّلَامُ  
 عَلَى الشَّعْرِ الْجَبِّيِّ السَّلَامُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَى السَّلَامُ عَلَى شَجَرَةِ طُوبَى  
 وَسِدْرَةِ الْمُنْتَهَى السَّلَامُ عَلَى آدَمَ صَفْوَةِ اللَّهِ وَنُوحٍ نَبِيِّ اللَّهِ وَابْرَاهِيمَ  
 خَلِيلِ اللَّهِ وَمُوسَى كَلِيمِ اللَّهِ وَعِيسَى رُوحِ اللَّهِ وَمُحَمَّدٍ حَبِيبِ  
 اللَّهِ وَمَنْ بَيْنَهُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ  
 وَحَسَنَ أَوْلِيَّكَ وَفَيْقًا السَّلَامُ عَلَى نُورِ الْأَنْوَارِ وَسَلِيلِ الْأَطْهَارِ  
 وَعَنَاصِرِ الْأَخْيَارِ السَّلَامُ عَلَى وَالِدِ الْأَيْمَةِ الْأَبْرَارِ السَّلَامُ عَلَى  
 حَبْلِ اللَّهِ الْمُتَيْنِ وَجَنَّةِ الْمَكِينِ وَمَرْحَمَةِ اللَّهِ وَبَرَكَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَى أَمِيرِ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَخَلِيفَتِهِ وَالْحَاكِمِ بِأَمْرِهِ  
 وَالْقَيِّمِ بِدِينِهِ وَالنَّاطِقِ بِحُكْمَتِهِ وَالْعَامِلِ بِكِتَابِهِ أَخِي  
 الرَّسُولِ وَزَوْجِ الْبُتُولِ وَسَيْفِ اللَّهِ الْمَسْلُوقِ السَّلَامُ عَلَى  
 صَاحِبِ الدَّلَالَةِ وَالْأَيَّاتِ الْبَاهِرَاتِ وَالْمُعْجَزَاتِ الْقَاهِرَاتِ  
 الزَّاهِرَاتِ وَالْمُنْجَى مِنَ الْهَلَكَاتِ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي مُحْكَمِ  
 الْآيَاتِ فَقَالَ تَعَالَى وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ كَذَيْنًا عَلِيًّا حَكِيمًا

السَّلَامُ عَلَى اسْمِ اللَّهِ الرَّضِيِّ وَوَجْهِهِ الْمُضِيِّ وَجَنِّهِ الْعَلِيِّ وَ  
 دَحْمَةِ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ السَّلَامُ عَلَى حُجَّجِ اللَّهِ وَأَوْصِيَاءِهِ وَخَاصَّةِ اللَّهِ  
 وَأَصْفِيَاءِهِ وَخَالِصَتِهِ وَأَمَنَائِهِ وَرَحْمَةِ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ قَصْدُكَ  
 يَا مَوْلَايَ يَا أَمِيرِنَا اللَّهُ وَحُجَّتَهُ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُوَالِيًا لِيَاكَ  
 مُعَادِيًا لِأَعْدَائِكَ مُتَقَرِّبًا إِلَى اللَّهِ بِزِيَارَتِكَ فَاسْفَعْ لِي عِنْدَ اللَّهِ رَبِّي وَ  
 رَبِّكَ فِي خَلَاصِ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَقَضَاءِ حَوَائِجِي حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

### زیارت حضرت امام حسن علیہ السلام

اوقات شریفہ میں مثلاً حضرت کے روز ولادت و روز وفات کو آنحضرت کی  
 زیارت پڑھنی اولیٰ و انسب ہے۔ زیارت یہ ہے۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ  
 الْمَوْمِنِينَ ابْنِ أَوَّلِ الْمُسْلِمِينَ وَكَيْفَ لَا تَكُونُ كَذَلِكَ وَأَنْتَ سَبِيلُ  
 الْهُدَى وَحَلِيفُ النَّقِيِّ وَخَامِسُ أَصْحَابِ الْكِسَاءِ غَدَاكَ يَدُ  
 الرَّحْمَةِ وَرَبِّيَّتُكَ فِي حِجْرِ الْإِسْلَامِ وَرَضَعْتَكَ مِنْ ثَدْيِ الْإِيمَانِ  
 فَطَبْتُ حَيًّا وَطَبْتُ مَيِّتًا عَيْرًا أَنَّ الْأَنْفُسَ غَيْرُ طَبِيبَةٍ يُفْرَاقُكَ  
 وَلَا شَاكَةَ فِي الْحَيَاةِ لَكَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ۔ اس کے بعد دو رکعت نماز  
 زیارت بجالائے۔

### زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام

گھر کے صحن میں یا کوٹھے پر جا کر داسنی طرف اور بائیں طرف جانب آسمان نظر  
 کرے اور بالائے سر دیکھے۔ پھر حضرت کی قبر مطہر کی طرف بقصد زیارت اشارہ کر کے  
 پڑھے۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ  
 صِفْوَةِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا وَارِثَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسَى كَلِيمِ  
 اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسَى رُوحِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ

زیارات چہارہ معصومین

تحفۃ العوام مقبول جدید

مُحَمَّدَ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذَارِثَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا بَنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ عَلِيٍّ السَّرَفُضِيِّ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا بَنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ خَدِجَةَ الْكُبْرَى  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَارِدَ اللَّهِ وَابْنَ شَارِهِ وَالْوَثَرَ الْمُتَوَرَّأَ شَهِدُ أَنَّكَ  
 قَدْ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ  
 عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَطَعْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَتَّى آتَاكَ الْيَقِينَ فَلَعَنَ اللَّهُ  
 أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً سَمِعَتْ  
 بِذَلِكَ فَارْضِيَتْ بِهِ طَيِّمُوهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ  
 نَوَّارًا فِي الْأَصْلَابِ الشَّاهِدَ وَالْأَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةَ لَمْ تُخْجَسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ  
 بِأَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبَسْكَ مِنْ مَدْلِهِمَاتِ نَبَايَها وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ  
 دَعَائِمِ الدِّينِ وَأَرْكَانِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمَامُ الْبَرُّ الشَّقِيُّ  
 الرَّضِيُّ الرَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِي وَأَشْهَدُ أَنَّ الْإِثْمَةَ مِنْ وَلَدِكَ  
 كَلِمَةُ التَّقْوَى وَأَعْلَامُ الْهُدَى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَالْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ  
 الدُّنْيَا وَأَشْهَدُ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ وَأَنْبِيَآؤُهُ وَرُسُلُهُ أَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ  
 وَبِأَيَّامِكُمْ مُوقِنٌ بِشَرَائِعِ دِينِي وَخَوَاتِيمِ عَلَيٍّ وَقَلْبِي لِقَلْبِكُمْ سَلَمٌ  
 وَأَمْرِي لِأَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَعَلَى آذَانِكُمْ وَعَلَى  
 أَجْسَادِكُمْ وَعَلَى أَجْسَامِكُمْ وَعَلَى شَاهِدِكُمْ وَعَلَى عَائِلَتِكُمْ وَ  
 عَلَى ظَاهِرِكُمْ وَعَلَى بَاطِنِكُمْ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھیں  
 اور اگر نماز زیارت پڑھنے سے قبل پڑھ لیں تب بھی کوئی حرج نہیں پھر حضرت اکبرؑ کی  
 زیارت کا قصد کر کے پڑھیں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا بَنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ أَيُّهَا الشَّهِيدُ وَابْنَ الشَّهِيدِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَطْلُومُ وَابْنَ

زیارات چارہ معصومین

تحفہ العوام مقبول حیدر

الْمَظْلُومُ طَلَعَ اللَّهُ أُمَّتَهُ قَتَلْتَكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّتَهُ ظَلَمْتَكَ وَلَعَنَ اللَّهُ  
أُمَّتَهُ سَمِعْتُ بِذَلِكَ فَرَضَيْتُ بِهِ

بھر باقی سب شہدائے کربلا کی زیارت کا قصد کریں اور کہیں - السَّلَامُ عَلَيْكُمْ  
يَا أَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَاجْتَبَاءَهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَصْفِيَاءَ اللَّهِ وَأَوْدَاءَهُ السَّلَامُ  
عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ دِينِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ  
عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ  
سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ  
ابْنِ عَلِيٍّ الزَّكِيِّ النَّاصِحِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بَابِي أَنْتُمْ  
وَأُمِّي طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْأَرْضُ الَّتِي فِيهَا دَفِنْتُمْ وَفُزْتُمْ فَوْزًا عَظِيمًا  
فَيَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكُمْ فَأَفُوزَ مَعَكُمْ

زیارت حضرت امام زین العابدین حضرت امام محمد باقر و حضرت امام  
جعفر صادق علیہم السلام  
زیارت جامعہ ہے

السَّلَامُ عَلَى أَوْلِيَاءِ اللَّهِ وَأَصْفِيَاءِهِ السَّلَامُ عَلَى أُمَنَاءِ اللَّهِ وَاجْتَبَاءِهِ  
السَّلَامُ عَلَى أَنْصَارِ اللَّهِ وَخُلَفَائِهِ السَّلَامُ عَلَى فَحَالِ مَعْرِفَةِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى  
مَسَاكِينِ ذِكْرِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى مُظْهِرِي أَمْرِ اللَّهِ وَهَيْمَةِ السَّلَامُ عَلَى الدُّعَاءِ  
إِلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى الْمُسْتَغْنَيْنِ فِي مَرْضَاتِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى الْمُخْلِصِينَ  
فِي طَاعَةِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى الْأِدْلَاءِ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ وَالَاهُمْ  
فَقَدْ وَالِي اللَّهِ وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَى اللَّهَ وَمَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ  
اللَّهَ وَمَنْ جَاهَلَهُمْ فَقَدْ جَاهَلَ اللَّهَ وَمَنْ اعْتَصَمَ بِهِمْ فَقَدْ اعْتَصَمَ  
بِاللَّهِ وَمَنْ تَخَلَّى مِنْهُمْ فَقَدْ تَخَلَّى مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَشْهَدُ اللَّهُ أَنِّي  
سَلِمْتُ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرَبْتُ لِمَنْ حَارَبَكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَعَلَانِيَتِكُمْ  
مَقْرُوضٌ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ لِيَكُمُ لَعَنَ اللَّهُ عَدُوَّ آلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنَّ



وَالْإِنْسِ وَأَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ مِنْهُمْ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

## مختصر زیارت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام

حدیث میں ہے کہ راوی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کی زیارت کا ثواب کس قدر ہے؟ آپ نے فرمایا جس قدر حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ثواب ہے۔ زیارت یہ ہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الْبَرِّ التَّقِيِّ الْإِمَامِ  
الْوَفِيِّ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الرَّضِيُّ الزُّكِّيُّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَجِّيَّ اللَّهِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِيرَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سِرَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا ضِيَاءَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَنَاءَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَلِمَةَ اللَّهِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النُّورُ السَّاطِعُ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَدْرُ الطَّالِعُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الطَّيِّبُ مِنَ الطَّيِّبِينَ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الطَّاهِرُ مِنَ الْمُطَهَّرِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا  
الذِّينُ الْعُظَمَى السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْحُجَّةُ الْكُبْرَى السَّلَامُ عَلَيْكَ  
أَيُّهَا الْمُطَهَّرُ مِنَ الزَّرَاوَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُنَزَّهُ عَنِ الْمَعْضَلَاتِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَلِيُّ عَنْ نَقِصِ الْأَوْصَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا  
الرَّضِيُّ عِنْدَ الْأَشْرَافِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُودَ الدِّينِ أَشْهَدُ أَنَّكَ  
وَلِيُّ اللَّهِ وَحُجَّتُهُ فِي أَرْضِهِ وَأَنَّكَ جُنُبُ اللَّهِ وَخَيْرُهُ اللَّهُ وَمُسْتَوْعُ  
عِلْمِ اللَّهِ وَعِلْمِ الْأَنْبِيَاءِ وَرَكْنُ الْإِيمَانِ وَتَرْجُمَانُ الْقُرْآنِ وَ  
أَشْهَدُ أَنَّ مَنْ اتَّبَعَكَ عَلَى الْحَقِّ وَالْهُدَى وَأَنَّ مَنْ أَنْكَرَكَ وَنَصَبَ  
لَكَ الْعَدَاوَةَ عَلَى الضَّلَالَةِ وَالرَّدَى أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ وَالْيَكِّ مِنْهُمْ  
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ مَا بَقِيَتْ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

## مختصر زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام

منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص میری غربت میں زیارت کریگا خداوند عالم اس کو اجر کثیر و ثواب جمیل عطا فرمائے گا۔ بروز قیامت وہ شخص ہمارے زمرہ میں داخل ہوگا۔ اور اُسے درجات عالیہ عطا ہوں گے اور ہمارا رفیق ہوگا۔ زیارت یہ ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَلِیَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ  
 يَا نَوَّارَ اللّٰهِ فِي ظُلُمَاتِ الدُّرُجَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا عَمُوَّةَ الدِّیْنِ اَلسَّلَامُ  
 عَلَیْكَ يَا وَاثِرَ اَدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَاثِرَ نُوحٍ نَّبِیِّ اللّٰهِ  
 اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَاثِرَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَاثِرَ  
 اِسْمَاعِیْلِ ذِیجِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَاثِرَ مُوسٰی كَلِیْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ  
 عَلَیْكَ يَا وَاثِرَ عِیْسٰی رُوحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَاثِرَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ  
 اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَاثِرَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ وَلِیِّ اللّٰهِ وَوَصِیِّ رَسُوْلِ  
 دِیْنِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَاثِرَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ  
 يَا وَاثِرَ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدِیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ  
 يَا وَاثِرَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَاثِرَ مُحَمَّدِ  
 بْنِ عَلِیٍّ بَاقِرِ عَلَمِ الدِّیْنِ وَالْاُخِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَاثِرَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
 الصَّادِقِ الْبَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَاثِرَ مُوسٰی بْنِ جَعْفَرٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا  
 الصِّدِّیْقُ الشَّهِیْدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْوَصِیُّ الْبَارُّ التَّقِیُّ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ  
 اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَآتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَامَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ  
 الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰی اَشْكُ الْیَقِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ  
 وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

زیارت حضرت امام محمد تقی و حضرت امام علی نقی و حضرت امام حسن عسکری علیہم السلام  
 ایام متبرکہ و اوقات شریفہ میں مثلاً روز ہائے ولادت و شہادت میں ان حضرات کی زیارت

پڑھنا افضل والے ہے پس زیارت جامعہ جو مذکور ہوئی پڑھنی کافی ہوگی اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھنی چاہیئے۔

## زیارت حضور صاحب الامرام زما عجل اللہ فرجه

آنحضرت کی زیارت سردار میں اور تمام شہروں میں اور ان کے اجداد طاہرین کے مزار پر ہائے مقدسہ میں پڑھنی خوب ہے مستحب ہے کہ ہر روز بعد نماز صبح حضور صاحب العصر کی زیارت پڑھی جائے۔ زیارت یہ ہے۔

اللَّهُمَّ بَلِّغْ مُوَلَّاهِيَ صَاحِبَ الزُّمَانِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ عَنْ  
جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا  
وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَيَّهِمْ وَمَيِّتِهِمْ وَعَنْ الْوَلَدِيِّ وَوَلَدِي  
وَعَنْ الصَّلَوَاتِ وَالْتِحِيَّاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللَّهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ  
وَمُنْتَهَى رِضَاةٍ وَعَدَدَ مَا أَحْصَاهُ كِتَابُهُ وَأَحَاطَ بِهِ عِلْمُهُ اللَّهُمَّ  
إِنِّي أُجِدُّ ذِكْرَكَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَفِي كُلِّ يَوْمٍ عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً فِي  
رَقَبَتِي اللَّهُمَّ كَمَا شَرَفْتَنِي بِهَذَا التَّشْرِيفِ وَفَضَّلْتَنِي بِهَذِهِ  
الْفَضِيلَةِ وَخَصَصْتَنِي بِهَذِهِ التَّعْظِيمَةِ فَصَلِّ عَلَى مُوَلَّاهِي وَسَيِّدِي  
صَاحِبِ الزُّمَانِ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْأَصَابِرَةِ وَأَشْيَاعِهِ وَالذَّائِبِينَ عَنْهُ  
وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَشَبِّهِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فِي الصَّغَرِ  
الَّذِي نَعَتَ أَهْلَهُ فِي كِتَابِكَ فَقُلْتَ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بَنِيَانٌ مَرْمُوضٌ  
عَلَى طَاعَتِكَ وَطَاعَتِ رَسُولِكَ وَإِلَيْهِمُ السَّلَامُ اللَّهُمَّ هَذِهِ بَيْعَةٌ  
لَكَ فِي عُنُقِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

## مختصر زیارت جامعہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر وقت خصوصاً عرفہ کے

دن اور ہر مقام پر ہر معصوم کے لئے اس طرح زیارت پڑھ سکتے ہیں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا خَيْرَ رَحْمَةِ اللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ وَآمِنَتُهُ عَلَى وَحْيِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ  
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ رَبُّكَ عَلَيْهِ وَوَصَّيُّ  
نَبِيِّهِ وَالْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِهِ فِي أُمَّتِهِ لَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً غَضَبْتَكَ حَقَّقَ وَقَعَدَتْ  
مَقْعَدَكَ وَأَنَا بَرِيٌّ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيعَتِهِمْ إِلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاطِمَةُ الْبَتُولُ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا زَيْنَبُ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتُ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ لَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً غَضَبْتَكَ  
حَقَّقَ وَمَنْعَكَ مَا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ حِلَالًا أَنَا بَرِيٌّ إِلَيْكَ مِنْهُمْ  
وَمِنْ شِيعَتِهِمْ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ الزَّكِيَّ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ لَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَبَايَعَتْ فِي أَمْرِكَ  
وَسَابَعَتْ أَنَا بَرِيٌّ إِلَيْكَ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيعَتِهِمْ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا  
مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَعَلَى  
أَيْمِكَ وَجَدِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً اسْتَحَلَّتْ  
دَمَكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَاسْتَبَا حَتَّ حَرِيمِكَ وَلَعَنَ اللَّهُ  
أَشْيَاءَهُمْ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً هَدَيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْكِينِ مِنْ قِتْلِكَ أَنَا بَرِيٌّ  
إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكَ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيعَتِهِمْ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا  
مُحَمَّدٍ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ  
بْنَ عَلِيٍّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا الْحُسَيْنِ  
عَلِيَّ بْنَ مُوسَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا الْحُسَيْنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ  
الْحُسَيْنِ بْنَ عَلِيٍّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ الْحُسَيْنِ صَاحِبَ الزَّمَانِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِزَّتِكَ الطَّاهِرَةِ الطَّيِّبَةِ يَا مَوْالِي كُونُوا شُفَعَاءِي  
 فِي حَظِّ وَذِرِّي وَخَطَايَايَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِمَا اَنْزَلَ إِلَيْكُمْ وَآتَوَلَّيْتُ  
 اٰخِرَكُمْ بِمَا آتَوَلَّيْتُ اَوَّلَكُمْ وَبَرَّيْتُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالطَّاغُوتِ وَلَلَّاتِ  
 وَالْعُزَّى يَا مَوْالِي اَنَا سَلَمْتُ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبُ لِمَنْ حَارَبَكُمْ  
 وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ اِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَلَعَنَ اللَّهُ  
 ظَالِمِيكُمْ وَغَاصِبِيكُمْ وَلَعَنَ اللَّهُ اَشْيَاعَهُمْ وَاتَّبَاعَهُمْ وَاهْلَ  
 مَذْهَبِهِمْ وَابْرَأُ اِلَى اللَّهِ وَالْإِسْلَامِ مِنْهُمْ

## زیارت حضرت ابو الفضل العباس علیہ السلام

آپ کی قبر منور کی طرف رخ کر کے بخضوع و خشوع اس طرح زیارت پڑھے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيعُ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلَا مَبْدِئَ الْمُؤْمِنِينَ  
 وَالْحُسَيْنَ وَالْحُسَيْنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّم السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ  
 وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ وَعَلَى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ أَشْهَدُ وَأَشْهَدُ  
 اللَّهُ أَنَّكَ مَضِيَّتَ عَلَى مَا مَضَى بِهِ الْبُذُرِيُّونَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي  
 سَبِيلِ اللَّهِ الْمُنَاصِحُونَ لَهُ فِي جِهَادِ أَعْدَائِهِ الْمُبَالِغُونَ فِي نَصْرَةِ  
 أَوْلِيَائِهِ الدَّابُّونَ عَنْ أَحِبَّائِهِ فَجَرَّكَ اللَّهُ أَفْضَلَ الْجَزَاءِ وَكَثَّرَ  
 الْجَزَاءَ وَأَوْفَرَ الْجَزَاءَ وَأَوْفَى جَزَاءِ أَحَدٍ مِّمَّنْ وَفِي بَيْعَتِهِ وَاسْتِجَابَ  
 لَهُ دَعْوَتُهُ وَأَطَاعَ وَلَاةَ أَمْرِهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَالِغْتَ فِي النَّصِيحَةِ  
 وَأَعْطَيْتَ غَايَةَ الْمَجْهُودِ فَبَعَثَكَ اللَّهُ فِي الشَّهَادَةِ وَجَعَلَ رُوحَكَ  
 مَعَ أَرْوَاحِ السَّعْدَاءِ وَأَعْطَاكَ مِنْ جَنَابِهِ أَفْسَحَهَا مَنَزِلًا وَأَفْضَلَهَا  
 عُرْفًا وَرَفَعَ ذِكْرَكَ فِي عِلِّيِّينَ فِي الْعَالَمِينَ وَحَشَرَكَ مَعَ النَّبِيِّينَ  
 وَالصِّدِّيقِينَ وَالشَّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسَنَ أَوْلِيَّكَ رَفِيقًا أَشْهَدُ  
 أَنَّكَ لَمْ تَهْنُ وَلَمْ تُشْكَلْ وَأَنَّكَ مَضِيَّتَ عَلَى نَصْرَةِ مَنْ أَمَرَكَ



مُقَدِّمًا بِالصَّالِحِينَ وَمُتَّبِعًا لِلْبَيْتِينَ فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَبَيْنَ رَسُولِهِ  
وَأَوْلِيَائِهِ فِي مَنَازِلِ الْمُخْتَلِفِينَ فَإِنَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

## زیارات ایام ہفتہ

روز شنبہ (ہفتہ)

روز شنبہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات و سلام بھیجے کا مخصوص دن ہے جس کا طریق یہ ہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ  
اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللَّهِ أَشْهَدُ  
أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ  
لَصَّحْتَ لِوَمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَهُ حَتَّى أَتَاكَ  
الْيَقِينُ فَجَزَاكَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْضَلَ مَا جَزَى نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ -

روز یک شنبہ (اتوار)

روز یک شنبہ یعنی اتوار حضرت امیر المومنین علیہ السلام پر اس طرح میں درود و سلام کا مخصوص دن ہے۔

السَّلَامُ عَلَى الشَّجَرَةِ النَّبَوِيَّةِ وَالذَّوْحَةِ الْمَاشِئَةِ الْمُضِيَّةِ  
الْمُتَوَرِّدَةِ بِالنُّبُوَّةِ الْمُؤَيَّدَةِ بِالْإِمَامَةِ وَعَلَى ضُجَيْعِكَ أَدَمَ وَنُوحَ  
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُحَدِّثِينَ بِكَ وَالْحَافِّينَ بِقَدْرِكَ يَا مَوْلَايَ  
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا يَوْمُ الْوَحْدِ وَهُوَ يَوْمُكَ وَبِاسْمِكَ وَأَنَا ضَيْفُكَ

زیارات ایام سنیہ

تحفہ الزام مقبول جدید

فِيهِ وَجَارِكَ فَأَصْفَنِي يَا مَوْلَايَ وَأَجِرْنِي فَإِنَّكَ كَرِيمٌ تُحِبُّ الصِّيَافَةَ وَ  
مَأْمُورٌ بِالْإِجَادَةِ فَأَفْعَلُ مَا رَغِبْتُ إِلَيْكَ فِيهِ وَرَجَوْتُهُ مِنْكَ بِمَنْزِلَتِكَ  
وَأَهْلَ بَيْتِكَ عِنْدَ اللَّهِ وَمَنْزِلَتِهِ عِنْدَكُمْ وَبِحَقِّ ابْنِ عَمِّكَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

### روز دوشنبہ (پیر)

روز دوشنبہ پیر کا دن انخصوص ہے حضرت امام حسن و حضرت امام حسین  
علیہما السلام کی زیارت سے جو اس طرح بجا لانی چاہیے۔ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا بْنَ  
رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا بْنَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ  
يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا صِفْوَةَ  
اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا اَمِينَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ  
يَا نُورَ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا صِرَاطَ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا بَيَانَ حُكْمِ اللَّهِ  
اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا نَاصِرَ دِينِ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ أَيُّهَا السَّيِّدُ الرَّكِيُّ  
اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ أَيُّهَا الْبَرُّ الْوَفِيُّ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ أَيُّهَا الْقَائِمُ الدَّمِينُ  
اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ أَيُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّوْبِيلِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ أَيُّهَا الْهَادِي  
الْمُهْدِي اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ أَيُّهَا الظَّاهِرُ الزَّكِيُّ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ أَيُّهَا  
التَّقِيُّ النَّقِيُّ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ أَيُّهَا الْحَقُّ الْحَقِيقُ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ أَيُّهَا  
الشَّهِيدُ الصِّدِّيقُ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَالْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَرَحْمَةً  
اللّٰهِ وَبَرَكَاتٍ

### زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام

اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا بْنَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا بْنَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلَاةَ  
وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ وَامَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ  
اللّٰهُ مُخْلِصًا وَجَاهِدْتَ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ حَتَّى آتَاكَ الْيَقِينُ

فَعَلَيْكَ السَّلَامُ مِنِّْي مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ  
الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ أَنَا يَا مَوْلَايَ مَوْلَى ثَلَاثٍ وَلِأَهْلِ بَيْتِكَ سَلَامٌ لِّمَنْ  
سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِّمَنْ جَارَكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَظَاهِرَكُمْ  
وَبَاطِنَكُمْ لَعَنَ اللَّهُ أَعْدَائَكُمْ مِنَ الدُّوَلِيِّينَ وَالْآخِرِينَ وَأَنَا أَبْرَأُ إِلَى  
اللَّهِ تَعَالَى مِنْهُمْ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ  
هَذَا يَوْمُ الدِّثْنِ وَهُوَ يَوْمُكُمْ وَيَا سُبُكْمَا وَأَنَا فِيهِ ضِعْفًا فَاضِيفَانِي  
وَاحْسِنَا ضِيفَانِي فَنِعْمَ مِنْ اسْتِضِيفَ بِهِ أَنْتُمَا وَأَنَا فِيهِ مِنْ جَوَارِكُمَا  
فَاجِئُونِي فَإِنَّا نَكْمَا مَا مَوْرَانِ بِالضِّيفَةِ وَالْإِجَارَةِ فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمَا  
وَالِكُمَا الطَّيِّبِينَ

### روزِ شنبہ (منقول)

روزِ شنبہ (منقول) حضرت امام زین العابدین و حضرت امام محمد باقر و حضرت

امام جعفر صادق علیہم السلام کی زیارت کا مخصوص دن ہے۔ لہذا یہ زیارت پڑھے۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا خَزَّانَ عِلْمِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا تَرَاجِمَةَ وَحْيِ اللَّهِ  
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَيْمَةَ الْهُدَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَعْلَامَ الثَّقَى السَّلَامُ  
عَلَيْكُمْ يَا أَوْلَادَ رَسُولِ اللَّهِ أَنَا عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ مُسْتَبْصِرٌ لِّشَأْنِكُمْ مُعَادٍ  
لِّأَعْدَائِكُمْ مُوَالٍ لِّأَوْلِيَائِكُمْ يَا بَنِي أَنْتُمْ وَأُمِّي صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَتَوَالِي أَخْرَهُمْ كَمَا تَوَالَيْتُ أَوْلَهُمْ وَأَبْرَأُ مِنْ كُلِّ وَلِيٍّ جَبَّ  
وَدُھْمٌ وَالْفُرْ بِالْجِبَّتِ وَالطَّاعُوتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى صَلَوَاتُ اللَّهِ  
عَلَيْكُمْ يَا مَوَالِي وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْعَابِدِينَ  
وَسُلَاطَةَ الْوَصِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاقِرَ عِلْمِ النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا صَادِقًا مُصَدِّقًا فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ يَا مَوَالِي هَذَا يَوْمُكُمْ وَهُوَ يَوْمُ  
الثَّلَاثِ أَنَا فِيهِ ضِعْفٌ لَّكُمْ وَمُسْتَجِيرٌ لَّكُمْ فَاضِيفُونِي وَاجِئُونِي  
بِمَنْزِلَةِ اللَّهِ عِنْدَكُمْ وَأَهْلِ بَيْتِكُمُ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

## روز چہار شنبہ (بدھ)

روز چہار شنبہ (بدھ) حضرت امام موسیٰ کاظم و حضرت امام علی رضا و حضرت امام محمد تقی

و حضرت امام علی نقی علیہم السلام کی زیارت کا مخصوص دن ہے پس ان کی زیارت اس طرح  
 سبجالی جائے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَوْلِیَاءِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا حُجَجَ اللّٰهِ  
 اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا نُورَ اللّٰهِ فِی ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ  
 عَلَیْکُمْ وَ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِکُمُ الطَّاهِرِیْنَ یَا بَنِیْ اَنْثَمُ وَ اُمِّی لَقَدْ عَبْدْتُکُمْ  
 اللّٰهُ مُخْلِصِیْنَ وَ جَاهَدْتُکُمْ فِی اللّٰهِ حَتّٰی جُہَادِہٖ حَتّٰی اَتَکُمُ الْیَقِیْنَ  
 فَلَعَنَ اللّٰهُ اَعْدَاۤءَکُمْ مِّنَ الْحِیِّ وَالْمَیْتِ اَجْمَعِیْنَ وَاَنَا اَبْرءُ اِلٰی اللّٰهِ  
 وَ اِلَیْکُمْ مِّنْہُمْ یَا مَوْلٰی یَا اَبَا اَبْرَہِیْمَ مُوسٰی بْنِ جَعْفَرِ یَا مَوْلٰی  
 یَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُوسٰی یَا مَوْلٰی یَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ یَا  
 مَوْلٰی یَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَنَا مَوْلٰی لَکُمْ مُّؤْمِنٌ لِّسِرِّکُمْ  
 وَ جَہْرِکُمْ مُّتَضِیِّفٌ لِّکُمْ فِی یَوْمِکُمْ هَذَا وَ هُوَ یَوْمُ الْاَرْبَعَاءِ وَ مُسْتَجِیْرٌ  
 لِّکُمْ نَاصِیْقُوْنِیْ وَ اَحْیِیْرُوْنِیْ بِاَهْلِ بَیْتِکُمُ الطَّاهِرِیْنَ

## روز پنج شنبہ (جمعرات)

روز پنج شنبہ (جمعرات) حضرت امام جن عمری علیہ السلام سے مخصوص ہے

اور آپ کی زیارت اس طرح پڑھی جائے۔ اور روز جمعہ کے لیے صفحہ ۶۱۲ دیکھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ وَ خَالِصَتَہٗ  
 اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ وَاِثَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ حُجَّةَ رَبِّ  
 الْعَالَمِیْنَ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِکَ الطَّاهِرِیْنَ  
 یَا مَوْلٰی یَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ اَنَا مَوْلٰی لَکَ وَ لِاَهْلِ بَیْتِکَ  
 وَ هَذَا یَوْمُکَ وَ هُوَ یَوْمُ الْاَحْمِیْسِ وَ اَنَا صِیْقُ لَکَ فِیْہِ وَ مُسْتَجِیْرٌ لِّکَ فِیْہِ  
 نَاصِیْقُ ضِیَافَتِیْ وَ اِحَارَتِیْ حَقِّ اَهْلِ بَیْتِکَ الطَّاهِرِیْنَ

## زیارت ناحیہ مقدسہ

یہ زیارت حضرت صاحب العصر علیہ السلام نے اپنے جد مظلوم حضرت امام حسین کی بارگاہ میں پیش کی ہے  
 السَّلَامُ عَلَىٰ آدَمَ صَفْوَةِ اللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ شِيثَ وَآلِ  
 اللَّهِ وَخَيْرَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ إِدْرِيسَ الْفَائِزِ بِمَحَبَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ نُوحٍ الْمَجَابِ  
 فِي دَعْوَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ هُودٍ الْعَمُودِ مِنَ اللَّهِ بِمَعُونَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ  
 صَالِحٍ الَّذِي وَجَّهَهُ اللَّهُ بِكَرَامَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ الَّذِي  
 اجْتَبَاهُ اللَّهُ بِمَحَلَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ إِسْمَاعِيلَ الَّذِي فَدَاهُ اللَّهُ بِذَبْحِ  
 عَظِيمٍ مِنَ جَدَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ إِسْحَاقَ الَّذِي جَعَلَ اللَّهُ النَّبُوَّةَ فِي  
 ذُرِّيَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ يَعْقُوبَ الَّذِي رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ بِرَحْمَتِهِ  
 السَّلَامُ عَلَىٰ يُوسُفَ الَّذِي نَجَّاهُ اللَّهُ مِنَ الْحُبِّ بِعَظَمَتِهِ السَّلَامُ  
 عَلَىٰ مُوسَىٰ الَّذِي فَلَقَ اللَّهُ الْبَحْرَ لَهُ بِقُدْرَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ هَارُونَ  
 الَّذِي خَصَّهُ اللَّهُ بِنَبُوَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ شُعَيْبَ الَّذِي نَصَرَهُ اللَّهُ عَلَىٰ  
 أُمَمِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ دَاوُدَ الَّذِي تَابَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ خِيَابَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ  
 سُلَيْمَانَ الَّذِي ذَلَّتْ لَهُ الْحِجْنَ بِعِزَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ أَيُّوبَ الَّذِي  
 شَفَاهُ اللَّهُ مِنْ عِلَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ يُونُسَ الَّذِي أَنْجَزَ اللَّهُ مَضْمُونَ  
 عِدَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ زَكَرِيَّا الصَّابِرِ فِي مَحَبَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ يَحْيَى  
 الَّذِي أَرْزَاهُ اللَّهُ بِشَهَادَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ عَزِيزِ الَّذِي أَحْيَاهُ اللَّهُ  
 بَعْدَ مَيِّتَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ عِيسَى رُوحِ اللَّهِ وَكَلِمَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ  
 حَبِيبِ اللَّهِ وَصَفْوَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
 خَصَّ بِأَخْوَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ فَاطِمَةَ الرَّهْمَاءِ ابْنَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ  
 أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَصِيِّ أَبِيهِ وَخَلِيفَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ الْحَسَنِ  
 الَّذِي سَمَحَتْ نَفْسُهُ بِمُحَبَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ فِي سِرِّهِ  
 وَعَلَانِيَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ جَعَلَ اللَّهُ الشِّفَاءَ فِي تَرْبَتِهِ السَّلَامُ



عَلَى مَنْ الْوَجَابَةُ تَحْتَ قُبَّتِهِ السَّلَامُ عَلَى مَنْ الْأَيْمَةُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ السَّلَامُ  
 عَلَى بَنِي خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ السَّلَامُ عَلَى بَنِي سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ السَّلَامُ عَلَى بَنِي  
 فَاطِمَةَ الزُّهْرَاءِ السَّلَامُ عَلَى بَنِي خُدَيْجَةَ الْكُبْرَى السَّلَامُ عَلَى بَنِي  
 سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى السَّلَامُ عَلَى بَنِي جَنَّةِ الْمَأْوَى السَّلَامُ عَلَى بَنِي  
 زَمْزَمٍ وَصَفَا السَّلَامُ عَلَى الْمُكْرَمِلِ بِالْذِّمَاءِ السَّلَامُ عَلَى مَهْشُورِ  
 الْجَبَاءِ السَّلَامُ عَلَى خَامِسِ أَصْحَابِ الْكِسَاءِ السَّلَامُ عَلَى غَرِيبِ  
 الْغُرَبَاءِ السَّلَامُ عَلَى شَهِيدِ الشُّهَدَاءِ السَّلَامُ عَلَى قَتِيلِ الْأَذْيَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَى سَاكِنِ كَرْبَلَاءِ السَّلَامُ عَلَى مَنْ بَكَتْهُ مَلِكَةُ السَّمَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ ذُرِّيَّتُهُ الْأَرْكَانُ السَّلَامُ عَلَى يَعْسُوبِ الدِّينِ السَّلَامُ  
 عَلَى مَنَازِلِ الْبَرَاهِينِ السَّلَامُ عَلَى الْأَيْمَةِ السَّادَاتِ السَّلَامُ عَلَى الْحَبُوبِ  
 الْمَضْرُوجَاتِ السَّلَامُ عَلَى الشُّفَعَاءِ الدَّائِمَاتِ السَّلَامُ عَلَى النُّفُوسِ الْمُضْطَلَّمَةِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْأَرْوَاحِ الْمُخْتَلِسَاتِ السَّلَامُ عَلَى الْأَجْسَادِ الْعَائِدَاتِ السَّلَامُ عَلَى الْجُسُومِ الشَّاحِيَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَى الدِّمَاءِ السَّالِفَاتِ السَّلَامُ عَلَى الْأَعْضَاءِ الْمُقَطَّعَاتِ السَّلَامُ عَلَى الرُّؤُوسِ الْمُسَالَلَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَى النِّسْوَةِ الْبَارِدَاتِ السَّلَامُ عَلَى حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَبْنَائِكَ  
 الْمُسْتَشْهِدِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى ذُرِّيَّتِكَ النَّاصِرِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 وَعَلَى الْمَلِكَةِ الْمُضَاجِعِينَ السَّلَامُ عَلَى الْقَتِيلِ الْمَظْلُومِ السَّلَامُ عَلَى  
 أَخِيهِ الْمُسْمُومِ السَّلَامُ عَلَى عَلِيِّ الْكَبِيرِ السَّلَامُ عَلَى الرَّضِيعِ الصَّغِيرِ السَّلَامُ عَلَى الْأَبْدَانِ  
 السَّيْلَةِ السَّلَامُ عَلَى الْبُخْرَةِ الْقَرِيبَةِ السَّلَامُ عَلَى الْمُحْدَلِينَ فِي الْقَلَوَاتِ السَّلَامُ عَلَى الْبَارِحِينَ  
 السَّلَامُ عَلَى الْمَدْفُونِينَ بِلَدِ أَكْفَانِ السَّلَامُ عَلَى الرُّءُوسِ الْمُمْفَرَّقَةِ  
 عَنِ الذُّبْدَانِ السَّلَامُ عَلَى الْمُخْتَسِبِ الصَّابِرِ السَّلَامُ عَلَى الْمَظْلُومِ بِلَدِ  
 نَاصِرِ السَّلَامُ عَلَى سَاكِنِ الثُّرْبَةِ الرَّاحِيَةِ السَّلَامُ عَلَى صَاحِبِ  
 الْقُبَّةِ السَّامِيَةِ السَّلَامُ عَلَى مَنْ طَهَّرَهُ الْجَلِيلُ السَّلَامُ عَلَى مَنْ افْتَحَرَهُ

زيارات ناجية مقدر

تحفة العوام مقبول جديد

حَبْرُائِيلُ السَّلَامُ عَلَى مَنْ تَأَغَاةٌ فِي الْمَهْدِ مِيكَائِيلُ السَّلَامُ عَلَى مَنْ لَكُنْتُ  
 وَمَتَّى السَّلَامُ عَلَى مَنْ هُتَكَتْ حُرْمَتُهُ السَّلَامُ عَلَى مَنْ أُرِيقَ بِالظَّالِمِ  
 وَمَتَّى السَّلَامُ عَلَى الْمُغْسَلِ بِدَمِ الْجَرَّاحِ السَّلَامُ عَلَى الْمَجْرَمِ بِكَاسَاتِ  
 الرِّمَاحِ السَّلَامُ عَلَى الْمُصْنَمِ الْمُسْتَبَاحِ السَّلَامُ عَلَى الْمُنْحُورِ فِي الْوَرَى  
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ دَفَنَتْهُ أَهْلُ الْقُرَى السَّلَامُ عَلَى الْمَقْطُوعِ الْوَتَيْنِ السَّلَامُ  
 عَلَى الْمُحَاجِي بِلَا مَعِينِ السَّلَامُ عَلَى الشَّيْبِ الْخَضِيبِ السَّلَامُ عَلَى الْخَدِّ  
 التَّرِيبِ السَّلَامُ عَلَى الْبَدَنِ السَّلِيبِ السَّلَامُ عَلَى الشَّخْرِ الْمَقْرُوعِ  
 بِالْقَضِيبِ السَّلَامُ عَلَى الرَّاسِ الْمَرْفُوعِ السَّلَامُ عَلَى الْجَسَامِ الْعَارِيَةِ  
 فِي الْفَلَوَاتِ نَزَهَتْهَا الذِّبَابُ الْعَادِيَاتِ وَتَخْتَلِفُ إِلَيْهَا السِّبَاعُ  
 الصَّارِيَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلَى الْمَلَكَةِ الْمَرْفُوفِينَ  
 حَوْلَ قَبْرِكَ الْخَافِينَ بِرُبِّكَ الطَّائِفِينَ بِعَرْصَتِكَ الْوَارِدِينَ  
 لِيَزَارِكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَإِنِّي قَصَدْتُ إِلَيْكَ وَرَجَوْتُ الْفَوْزَ  
 لَدَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ سَلَامُ الْعَارِفِ بِجُورَتِكَ الْمُخْلِصِ فِي وَلَايَتِكَ  
 الْمُتَقَرِّبِ إِلَى اللَّهِ بِمَحَبَّتِكَ الْبَرِّعِ مِنْ أَعْدَائِكَ سَلَامٌ مِنْ قَلْبِهِ بِمُصَابِكَ  
 مَفْرُوحٌ وَمَعَهُ عِنْدَ ذِكْرِكَ مَسْفُوحٌ سَلَامُ الْمَفْجُوعِ الْحَزِينِ  
 الْوَالِيهِ الْمُسْتَكِينِ سَلَامٌ مَنْ لَوْ كَانَ مَعَكَ بِالْطُّفُوفِ رَحْمِي بِنَفْسِهِ  
 حَالُ السُّيُوفِ وَبَدَلُ حُشَا شَتَّى دُونَكَ لِلْحُتُوفِ وَجَاهِدَ بَيْنَ يَدَيْكَ  
 وَنَصَرَكَ عَلَى مَنْ كَبَغَى عَلَيْكَ وَفَدَاكَ بِرُوحِهِ وَجَسَدِهِ وَمَالِهِ وَ  
 وَلَدِهِ وَرُوحَهُ لِرُوحِكَ فِدَاءٌ قَاهِلُهُ لِذَهْلِكَ وَتَاءٌ فَلَيْنَ آخِرَتِي  
 الدُّهُورِ وَعَاقِبَتِي عَنْ نَصْرِكَ الْمُقَدَّرُ وَلَمْ أَكُنْ لِمَنْ خَادِمَكَ  
 مُحَارِبًا وَلِمَنْ نَصَبَ لَكَ الْعَدَاةَ مُنَاصِبًا فَلَا تُدْبِتْكَ صَبَاحًا  
 وَمَسَاءً وَلَا تُدْبِكَنَّ لَكَ بَدَلُ الدَّمُوعِ دِمَاءٌ حَسْرَةً عَلَيْكَ وَتَأْسَفًا  
 عَلَى مَا ذَهَلَ وَتَذَلُّهَا حَتَّى أَمُوتَ بِلُوعَةِ الْمُصَابِ وَغَضَّةِ الْإِكْتِسَابِ

أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ  
 وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْعَدْوَانِ وَأَطَعْتَ اللَّهَ وَمَا عَصَيْتَهُ وَتَمَسَّكْتَ  
 بِهِ فَأَرْضَيْتَهُ وَخَشِيتَهُ وَرَاقَبْتَهُ وَاسْتَحْبَبْتَهُ وَسَنَنْتَ السُّنَنَ  
 وَأَطَقْتَ الْفِتْنَ وَدَعَوْتَ إِلَى الرَّشَادِ وَأَوْضَحْتَ سُبُلَ الشَّدَادِ  
 وَجَاهَدْتَ فِي اللَّهِ حَقَّ الْجِهَادِ وَكُنْتَ لِلَّهِ طَائِعًا وَلِحَدِّكَ مُجِدِّدًا  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ تَابِعًا وَلِقَوْلِ أَبِيكَ سَامِعًا وَإِلَى وَصِيَّتِهِ  
 أَخِيكَ مُسَارِعًا وَلِعِمَادِ الدِّينِ رَافِعًا وَلِلطَّغْيَانِ قَامِعًا وَلِلطُّغَاةِ  
 مُقَارِعًا وَلِلْأُمَمَةِ نَاصِحًا وَفِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ سَابِحًا وَلِلْفُسَاقِ  
 مُكَافِحًا وَنَحْجَجِ اللَّهِ قَائِمًا وَلِلْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ رَاحِمًا وَ  
 لِلْحَقِّ نَاصِرًا وَعِنْدَ الْبَلَاءِ صَابِرًا وَلِلدِّينِ كَالِعًا وَعَنْ خَوَافِهِ  
 مُرَامِيًا مُحِيطًا هُدًى وَتَنْصُرُهُ وَتَبْسُطُ الْعُدْلَ وَتَنْشُرُهُ وَ  
 تَنْصُرُ الدِّينَ وَتُظْهِرُهُ وَتَكْفُتُ الْعَاثِرَ وَتَرْجُرُهُ وَتَأْخُذُ لِلدِّينِ  
 مِنَ الشَّرِيفِ وَتُسَاوِي فِي الْحُكْمِ بَيْنَ الْقَوِيِّ وَالضَّعِيفِ كُنْتَ رَبِّعَ  
 الْإِنْتَامِ وَعِصْمَةَ الْإِنْتَامِ وَعِزَّ الْإِسْلَامِ وَمَعْدِنَ الْأَحْكَامِ وَحَلِيفَ  
 الْإِنْعَامِ سَالِكًا طَرِيقَ جَدِّكَ وَأَبِيكَ مُشِيرًا فِي الْوَصِيَّةِ لِأَخِيكَ  
 وَفِي الدِّمَمِ رَضِيَ الشَّيْمَ ظَاهِرَ الْكَرَمِ مُتَهَجِّدًا فِي الظُّلَمِ تَوَيْمَ  
 الطَّرَائِقِ كَرِيمَ الْخُلْدِ لِقِي عَظِيمِ السَّوَابِقِ شَرِيفِ النَّسَبِ مُنِيفَ  
 الْحَسَبِ رَفِيعِ الرَّتَبِ كَثِيرَ الْمَنَاقِبِ مُحَمَّودَ الصَّرَائِبِ جَزِيلَ  
 الْمَوَاهِبِ حَلِيمَ رَشِيدَ مُنْيَبِ جَوَادَ شَدِيدَ عَلَيْهِ إِمَامَ شَهِيدَ  
 أَوَّلَ مُنْيَبِ حَبِيبَ مُهَيَّبِ كُنْتَ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 وَلِدًا وَلِلْفَرِّقِ إِنْ سَدَّ أَوَّلُ الْأُمَمَةِ عَضْدًا وَفِي الطَّاعَةِ مُجْتَهِدًا حَافِظًا  
 لِلْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ نَاصِحًا عَنْ سُبُلِ الْفُسَاقِ بَازِلًا لِلْمُجْهُودِ طَوِيلَ  
 الزَّكُوعِ وَالسُّجُودِ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا زَهْدَ الرَّاحِلِ عَنْهَا نَاطِرًا

إِلَيْهَا بَعَيْنِ الْمُسْتَوْحِشِينَ مِنْهَا أَمَّا لَكَ عَنْهَا مَكْفُوفَةٌ وَهَمَّتْكَ عَنْ  
 زَيْبَتِهَا مَصْرُوفَةٌ وَالْحَيَاظُ لَكَ عَنْ بَهْجَتِهَا مَطْرُوفَةٌ وَرَغْبَتُكَ فِي  
 الْوَحْدَةِ مَعْرُوفَةٌ حَتَّى إِذَا الْجُودُ مَدَّ بَاعَهُ وَأَسْفَرَ الظُّلْمَ قِنَاعَهُ وَ  
 دَعَى النِّعَى اتِّبَاعَهُ وَأَنْتَ فِي حَرَمِ جَدِّكَ قَاطِنٌ وَلِلظَّالِمِينَ مَبَايِنٌ  
 جَلِيلٌ السَّيِّئِ وَالْمُجْرِبِ مُعْتَزِلٌ عَنِ اللَّذَاتِ وَالشَّهَوَاتِ تُسْكِرُ  
 الْمُسْكِرَ بِقَلْبِكَ وَلِسَانِكَ عَلَى حَسْبِ طَاقَتِكَ وَإِمَّا نِكَ ثُمَّ اقْتَصَاكَ  
 الْعِلْمُ لِلزُّكَّارِ وَلَزِمَكَ أَنْ تُجَاهِدَ الْفُجَّارَ فَسَرْتَ فِي أَوْلَادِكَ وَ  
 أَهْلِيكَ وَشَيْعَتِكَ وَمَوَالِيكَ وَصَدَعْتَ بِالْحَقِّ وَالْبَيِّنَةِ وَدَعَوْتَ  
 إِلَى اللَّهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَأَمَرْتَ بِإِقَامَةِ الْحُدُودِ  
 وَالطَّاعَةِ لِلْمَعْبُودِ وَهَمَيْتَ عَنِ الْخَبَائِثِ وَالطُّغْيَانِ وَاجْتَهَمْتَ  
 بِالظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ فَجَاهَدْتَهُمْ بَعْدَ الْإِعَادِ إِلَيْهِمْ وَتَاكِيدِ  
 الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فَنَكَشُوا ذِمَّامَكَ وَبَيَّعَتَكَ وَأَسْخَطُوا رَبَّكَ وَجَدَّكَ  
 وَبَدَّكَ بِالْحَرْبِ فَنَبَذْتَ لِلطَّغْيَانِ وَالضَّرْبِ وَطَحَنْتَ جُنُودَ الْفُجَّارِ  
 وَاقْتَحَمْتَ قَسْطَ الْعِبَارِ مُجَادِلًا يَذِي الْفَقَارِ كَأَنَّكَ عَلَى الْمُخْتَارِ  
 فَلَمَّارًا أَوْكَ ثَابِتَ الْحَاشِ غَيْرَ خَائِفٍ وَلَا خَاشٍ لَصُبُوكَ غَوَائِلَ  
 مَكْرِهِمْ وَقَاتَلُوكَ بِكَيْدِهِمْ وَشَرِّهِمْ وَأَمَرَ اللَّعِينُ جُنُودَهُ  
 فَمَنَعُوكَ الْمَاءَ وَوَرَدَهُ نَاجِرُوكَ الْقِتَالَ وَعَاجِلُوكَ السِّبَالَ  
 وَرَشَقُوكَ بِالسَّهَامِ وَالنَّبَالِ وَبَسَطُوا إِلَيْكَ أَكْفَ الْأَضْطِرَامِ وَلَمْ  
 يَزُغُوا لَكَ ذِمَّامًا وَلَا رَاقِبُونَ لَكَ أَشَاءَ مُهْمُ فِي قَتْلِهِمْ أَوْلِيَاءُكَ  
 وَهَيْبُهُمْ رَحَالُكَ وَأَنْتَ مُقَدِّمٌ فِي الْهَبَوَاتِ وَمُخْتَمِلٌ لِلذُّرِيَّاتِ  
 قَدْ عَجَبْتَ مِنْ صَبْرِكَ مَلِكَةَ السَّمُوتِ نَاخِدٌ قُورَاكَ مِنْ كُلِّ  
 الْجِهَاتِ وَأَخْنُوكَ بِالْجَرَاحِ وَحَالُوا بَيْنَكَ وَبَيْنَ السَّرَاحِ وَلَمْ  
 يَبْقَ لَكَ نَاصِرٌ وَأَنْتَ صَابِرٌ تُحَسِبُ تَذَبُّعَ لِسُونِكَ وَأَوْلَادِكَ



حَتَّى نَكْسُوكَ عَنْ جَوَادِكَ فَهَوَيْتَ إِلَى الْأَرْضِ جَرِيحًا تَطْوُكَ الْحَيُولُ  
 بِجَوَافِرِهَا وَتَعْلُوكَ الطَّعَاةُ بِبَوَاتِرِهَا قَدْ رَشِمَ لِلْمَوْتِ جَبِينُكَ وَ  
 اخْتَلَفْتَ بِالْإِدْقَبَاضِ وَالْإِدْبَاسِ بِشِمَالِكَ وَيَمِينِكَ تُدِيرُ طَرَفًا  
 خَفِيًّا إِلَى رَحْلِكَ وَبَيْنِكَ وَقَدْ شَغِلْتَ نَفْسِكَ عَنْ وَلَدِكَ وَأَهْلِكَ  
 وَأَسْرَعَ فَرَسَكَ شَارِدًا إِلَى خِيَامِكَ مُحْمَجِمًا بِأَكْيَافِكَ مَا رَأَيْنَ  
 النِّسَاءُ جَوَادَكَ مَخْرَبًا وَسَرَجَكَ عَلَيْهِ مَلُوبًا كَبُرَ زَنْ مِنَ الْخُدُورِ  
 نَاشِرَاتِ الشُّعُورِ عَلَى الْخُدُودِ لِاطْمِنَاتٍ عَنِ الْوُجُوهِ سَافِرَاتٍ  
 وَبِالْعَوِيلِ دَاعِيَاتٍ وَبَعْدَ الْعِزِّ مَذَلَّلَاتٍ وَإِلَى مَضْرُوعِكَ مَبَادِرَاتٍ  
 وَالشِّمْرِجَالِ عَلَى صَدْرِكَ وَمَوْلَعٍ سَيْفُهُ عَلَى نَحْرِكَ قَابِضٌ عَلَى  
 شَيْبَتِكَ بِيَدِهِ ذَارِجٌ لَكَ بِمَهْمَدِهِ قَدْ سَكَنْتَ حَوَاسِكَ وَخَفَيْتَ  
 أَنْفَاسَكَ وَرَفَعَ عَلَى الْقَنَاطَةِ رَأْسَكَ وَسَيَّ أَهْلَكَ كَالْعَبِيدِ وَصَفَدُوا  
 فِي الْحَدِيدِ فَوْقَ أَثْنَابِ الْمَطِيَّاتِ تَلْفَحُ وَجُوهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ  
 يُسَاقُونَ فِي الْبَرَارِيِّ وَالْفُلُكَاثِ أَيْدِيَهُمْ مَغْلُولَةٌ إِلَى الْأَعْنَاقِ  
 يُطَافُ بِهِمْ فِي الْأَسْوَاقِ فَالْوَيْلُ لِلْعَصَاةِ الْفُسَّاقِ لَقَدْ قَتَلُوا  
 بِقَتْلِكَ الْإِسْلَامَ وَعَظَلُوا الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَنَقَضُوا السُّنَنَ وَالْأَحْكَامَ  
 وَهَدَمُوا أَقْوَاعَ الْإِيمَانِ وَحَرَقُوا آيَاتِ الْقُرْآنِ وَهَمَجُوا فِي الْبَغْيِ  
 وَالْعُدْوَانِ لَقَدْ أَضْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
 أَجْلِكَ مَوْتُورًا وَعَادَ كِتَابُ اللَّهِ مَهْجُورًا وَغَوَدَ الْحَقُّ إِذْ تَهَمَّرَتْ  
 مَقَهُورًا وَفَقِدَ بِفَقْدِكَ التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّحْرِيمَ وَالتَّحْلِيلَ  
 وَالتَّزْيِيلَ وَالتَّأْوِيلَ وَظَهَرَ بَعْدَكَ التَّغْيِيرُ وَالتَّسْبِيلُ وَالْإِلْحَادُ  
 وَالتَّعْطِيلُ وَالْأَهْوَاءُ وَالْأَضَالِيلُ وَالْفِتَنُ وَالْإِبَاطِيلُ فَقَامَ نَاعِيكَ  
 عِنْدَ قَبْرِ جَدِّكَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَتَعَالَى الْبَيْدُ بِالْأَدْمَعِ  
 الْهَطُولُ تَائِلًا بِأَرْسُولِ اللَّهِ قَتَلَ سَبْطُكَ وَفَتَاكَ وَأَسْتَبِيحَ أَهْلَكَ



وَحَمَاكَ وَسَيِّئَتْ بَعْدَكَ ذَرَارِيكَ وَوَقَعَ الْمُحْذَرُ بِعَثْرَتِكَ وَذَوِيكَ  
فَاَنْزَعِمِ الرَّسُولُ وَبَكَى قَلْبُهُ الْمَهْمُولُ وَعَزَاهُ بِكَ الْمَلِكَةُ وَالْأَنْبِيَاءُ  
وَنَجَّيْتَ بِكَ أُمَّكَ الزَّهْرَاءُ وَاخْتَلَفَتْ جُنُودُ الْمَلِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ  
تَعَزَّى أَبَاكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَقِيمَتْ لَكَ الْمَسَامِتُ فِي أَعْلَى  
عِلِّيِّينَ وَلَطَمَتْ عَلَيْكَ الْحُومُ الْعَرِيْنَ وَبَكَتِ السَّمَاءُ وَسُكَاهَا  
وَالْجَنَانُ وَخُزَانُهَا وَالْأَحْصَابُ وَأَقْطَارُهَا وَالْبَحَارُ وَحِيَتَاهَا  
وَمَكَّةُ وَبُنْيَانُهَا وَالْجَنَانُ وَوَلَدَانُهَا وَالْبَيْتُ وَالْمَقَامُ وَالْمَشْعَرُ  
الْحَرَامُ وَالْحِلُّ وَالْإِحْرَامُ اللَّهُمَّ فَبِحُرْمَةِ هَذَا الْمَكَانِ الْمُنِيفِ  
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَتِهِمْ وَأَدْخِلْنِي  
الْحِجَّةَ بِشَفَاعَتِهِمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ يَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ  
وَيَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ وَيَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ بِمُحَمَّدٍ خَاتَمِ  
النَّبِيِّينَ رَسُولِكَ إِلَى الْعَالَمِينَ أَجْمَعِينَ وَبِأَخِيهِ الْأَنْزَعِ  
الْبَاطِنِ الْعَالِمِ الْمَكِينِ عَلِيِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَبِعَاطِمَتِهِ سَيِّدَةِ  
نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَبِالْحَسَنِ الرَّكِيِّ عِصْمَةِ الْمُتَّقِينَ وَبِأَبْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ  
أَكْرَمِ الْمُسْتَشْفَعِينَ وَبِأَوْلَادِهِ الْمَقْتُولِينَ وَبِعِزَّتِهِ الْمَطْلُوبِينَ  
وَبِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَبْلَةَ الْوَابِينَ  
وَبِعُفْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَصَدِّقِ الصَّادِقِينَ وَبِمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ مَظْهَرِ الْبَرَاهِينِ وَبِعَلِيِّ بْنِ  
مُوسَى نَاصِرِ الدِّينِ وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قُدُّوهُ الْمُتَّقِينَ وَبِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ أَزْهَدِ الزَّاهِدِينَ وَبِالْحَسَنِ  
بْنِ عَلِيٍّ وَارِثِ الْمُسْتَخْلَفِينَ وَبِالْحُجَّةِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ أَنْ  
تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِينَ الْأَبْرَرِينَ الْإِلَاطَةَ وَلَيْسِينَ  
وَأَنْ تَجْعَلَنِي فِي الْقِيَمَةِ مِنَ الْأَمِينِينَ الْمُطْمَئِنِّينَ الْفَائِزِينَ الْفَرَحِينَ  
الْمُسْتَبْشِرِينَ اللَّهُمَّ التَّجَنَّبْنِي فِي الْمُسْلِمِينَ وَالْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ  
وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْأَخْيَرِينَ وَالْأَصْرَفِي عَلَى الْبَاغِينَ وَاكْفِنِي

كَيْدِ الْحَاسِدِينَ وَاضْرِبْ عَنِّي مَكْرَ الْمَاكِرِينَ وَاقْبِضْ عَنِّي أَيْدِيَ  
 الظَّالِمِينَ وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ السَّادَةِ الْمَلِكِيَّةِ فِي أَعْلَى عِلِّيَّيْنِ مَعَ  
 الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ  
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَقْسِمُ عَلَيْكَ بِبَيْتِكَ  
 الْمَعْصُومِ وَبِحُكْمِكَ الْمَحْضُومِ وَنَهْيِكَ الْمَكْتُومِ وَبِهَذَا الْقَبْرِ  
 الْمَلُومِ الْمَوْسَدِ فِي كَنْفِهِ الدِّمَامُ الْمَعْصُومُ الْمَقْتُولُ الْمَظْلُومُ  
 أَنْ تَكْشِفَ مَا بَيْنِي مِنَ الْعُصُومِ وَتَصْرِفَ عَنِّي شَرَّ الْقُدَرِ الْمَحْضُومِ  
 وَتُخَيِّرَنِي مِنَ السَّارِدَاتِ السُّمُومِ اللَّهُمَّ جَلِّلْنِي بِبِعَمَّتِكَ وَرَضْنِي  
 بِقِسْمِكَ وَتَعَمَّدْنِي بِجُودِكَ وَكَرَّمِكْ وَبَاعِدْنِي مِنْ مَكْرِكَ  
 وَنِقَمِكَ اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الزَّلَلِ وَسَدِّدْنِي فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ  
 وَأَسْخِمْ لِي فِي مُدَّةِ الْأَجَلِ وَأَعْقِنِي مِنَ الْوَجَاعِ وَالْعِلَلِ وَبَلِّغْنِي  
 بِمَوَالِي وَبِفَضْلِكَ أَفْضَلِ الْأَمَلِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
 وَأَقْبِلْ تَوْبَتِي وَارْحَمْ عَثْرَتِي وَأَقْبِلْ عَثْرَتِي وَنَفْسِ كُرْبَتِي وَاعْفُ عَنِّي  
 خَطِيئَتِي وَأَصْلِحْ لِي فِي دُرَيْتِي اللَّهُمَّ لَا تَدْعُ لِي فِي هَذَا الْمَشْهَدِ  
 الْمُعْظَمِ وَالْمَحَلِّ الْمَكْرُومِ ذَنْبًا إِلَّا عَفَرْتَهُ وَلَا عَيْبًا إِلَّا سَتَرْتَهُ  
 وَلَا غَمًّا إِلَّا كَشَفْتَهُ وَلَا رُذًّا إِلَّا بَسَطْتَهُ وَلَا أَهْلًا إِلَّا عَمَّرْتَهُ  
 وَلَا فُسَادًا إِلَّا أَصْلَحْتَهُ وَلَا أَمَلًا إِلَّا بَلَّغْتَهُ وَلَا دُعَاءًا إِلَّا أَجَبْتَهُ  
 وَلَا مَصِيقًا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا سَمًّا إِلَّا جَمَعْتَهُ وَلَا أَمْرًا إِلَّا أَتَمَمْتَهُ  
 وَلَا مَالًا إِلَّا كَثَّرْتَهُ وَلَا خُلُقًا إِلَّا أَحْسَنْتَهُ وَلَا انْفِقًا إِلَّا أَخْلَفْتَهُ  
 وَلَا حَالًا إِلَّا أَحْرَثْتَهُ وَلَا سُوءًا إِلَّا أَصْلَحْتَهُ وَلَا حَسُودًا إِلَّا قَطَعْتَهُ  
 وَلَا عَدُوًّا إِلَّا أَدْبَيْتَهُ وَلَا شَرًّا إِلَّا كَفَيْتَهُ وَلَا مَرَضًا إِلَّا شَفَيْتَهُ  
 وَلَا بَعِيدًا إِلَّا أَدْبَيْتَهُ وَلَا شَعْنًا إِلَّا كَمَمْتَهُ وَلَا سُؤَالَ إِلَّا أَعْطَيْتَهُ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْعَاجِلَةِ وَثَوَابَ الْآجِلَةِ اللَّهُمَّ اغْنِنِي

زیارت ناجیہ مقدسہ

تحفۃ العوام مقبول جدید

مَحَاذِكَ عَنِ الْحَرَامِ وَبِفَضْلِكَ عَنْ جَمِيعِ الْأَنَامِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
 عِلْمًا تَأْنِيْعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَيَقِيْنًا شَافِيًا وَعَمَلًا زَكِيًّا وَصَبْرًا  
 جَمِيْلًا وَأَجْرًا جَزِيْلًا اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شُكْرَ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَزِدْنِي  
 إِحْسَانَكَ وَكَرَمَكَ إِلَيَّ وَاجْعَلْ قَوْلِي فِي النَّاسِ مَسْمُوعًا وَ  
 عَمَلِي عِنْدَكَ مَرْغُوبًا وَآثِرِي فِي الْخَيْرَاتِ مَثْبُوعًا وَعَدْوِي  
 مَقْشُوعًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الْوَحِيْدِ فِي  
 أَنْاءِ اللَّيْلِ وَأَطْرَافِ النَّهَارِ الْكَفِيِّ شَرِّ الْأَشْرَارِ وَطَهِّرْنِي مِنْ  
 الذُّنُوبِ وَالْأَوْذَارِ وَاجْرِنِي مِنَ السَّارِ وَأَجَلِّنِي دَامَ الْقَرَارِ وَاعْفِرْ لِي  
 وَلِجَمِيعِ إِخْوَانِي فِيكَ وَإِخْوَانِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ  
 وَكَرَمِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ -

## روز جمعہ

روز جمعۃ المبارک حضرت قائم آل محمد صاحب الامر عجل اللہ فرجہ سے مخصوص  
 ہے۔ اور اسی روز حضور صاحب العصر علیہ السلام ظہور فرمائیں گے۔ حضور کی اس طرح  
 زیارت بجالائی جائے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ اللَّهِ  
 فِي خَلْقِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ الَّذِي يَهْتَدِي بِهِ الْمُهْتَدُونَ  
 يُفَرِّجُ بِهِ عَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُهَذَّبُ الْخَائِفُ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَلِيُّ النَّاصِحُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِيْنَةَ النَّجَاةِ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْحَيَاةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ  
 الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ عَجَّلَ اللَّهُ لَكَ مَا وَعَدَكَ مِنْ  
 النَّصْرِ وَظُهُورِ الْأُمْرِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ أَنَا مَوْلَاكَ عَارِفُ  
 بِأَوْلِيَّتِكَ وَأُخْرَى لَكَ أَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِكَ وَبِأَهْلِ بَيْتِكَ وَأَنْتَ ظَرُّ

ظَهْرُكَ وَظَهْرُ الْحَقِّ عَلَى يَدِكَ وَأَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ  
وَأَلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ يُجْعَلَنِي مِنَ الْمُتَظَرِّينَ لَكَ وَالتَّابِعِينَ وَالتَّاصِرِينَ  
لَكَ عَلَى أَعْدَائِكَ وَالْمُسْتَشْفَعِينَ بِكَ فِي جُمْلَةِ أَوْلِيَّائِكَ  
يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ  
هَذَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَوْمُكَ الْمَتَوَقَّعُ فِيهِ ظَهْرُكَ وَالْفَرْجُ فِيهِ  
لِلْمُؤْمِنِينَ عَلَى يَدِكَ وَقَتْلُ الْكَافِرِينَ بِسَيْفِكَ وَأَنَا يَا مَوْلَايَ فِيهِ ضَيْفُكَ  
وَبَارُكَ وَأَنْتَ يَا مَوْلَايَ كَرِيمٌ مِّنْ أَوْلَادِ الْكَرَامِ وَمَا مَوْزُ بِالضِّيَافَةِ وَالْإِجَارَةِ  
فَاضْفِنِي وَاجْعَلْنِي صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ  
نَزِيلِكَ حَيْثُ مَا اتَّجَهْتُ رِكَابِي وَضَيْفُكَ حَيْثُ كُنْتُ مِنَ الْبِلَادِ

## خطبة أولى يوم جمعة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَانَ مَوْجُودًا قَبْلَ خُذُوثِ الْأَشْيَاءِ وَبَقِيَ بَعْدَ فَنَاءِ الْأَشْيَاءِ  
تَفَرَّدَ بِالْأَوَّلِيَّةِ وَالْقَدَمِ وَوَسَّعَ كُلَّ شَيْءٍ مَّا عَدَاةً بِالْفَنَاءِ وَالْعَدَمِ  
كَمَاتِ الْعَرْشَانِ كُلَّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ وَكُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ  
الْمَوْتِ وَقَالَ كُلُّ مَنْ عَلَيْهِ فَاَن وَبَقِيَ وَجْهٌ رَبُّكَ ذُو الْجَلَالِ وَ  
الْإِكْرَامِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ أَحْتِلَافُ النَّبَاتِ وَلَا يَعُزُّبُ عَنْهُ  
مَعَاصِي الْعِبَادِ فِي الْخُلُوفِ سُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي مِنْهُ خَلْقَةُ الْعِبَادِ  
وَالْيَهُ الْمَعَادِ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ  
ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ لَشَهِدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الَّذِي لَا يَمُنَّازِعُ فِي  
مُلْكِهِ وَلَا يُضَادُّ فِي حُكْمِهِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ بِمَا يَشَاءُ كَيْفَ يَشَاءُ  
وَيَرْحَمُ مَنْ يَشَاءُ بِمَا يَشَاءُ كَيْفَ يَشَاءُ تُعَذِّبُ الْمُسِيئِينَ عَذْلًا وَعَفْوُهُ تَفْضُّلٌ  
وَلَشَهِدُ أَنَّ مُحَمَّدًا أَسِيدَ الْمُرْسَلِينَ وَخَيْرَ الْمُبَشِّرِينَ وَالْمُنْذَرِينَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الْهُدَاةُ الْمُهْدِيَيْنَ مَنْ رَكِبَ سَفِينَتَهُمْ نَجَا وَهُتَدَى  
 وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا ضَلَّ فَغَرِقَ وَهُوَ أَوْصِيَكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالْإِعْتِصَامِ  
 بِالتَّقْوَى فَإِنَّهُ حَبْلٌ مَتِينٌ وَعُرْوَةٌ وَثْقَى وَبِعِبَادَتِكُمُ الْمَوْتَ  
 قَبْلَ حُلُولِهِ وَاعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ قَبْلَ نُزُولِهِ فَإِنَّهُ وَارِدٌ وَأَقْعٌ  
 تَأْزِلُ فَإِنْ تَقَرُّوْا مِنْهُ أَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشِيدَةٍ اللَّهُ عِبَادَ  
 اللَّهِ فَإِنَّ كُلَّ حَيٍّ فِي الدُّنْيَا إِلَى فَنَاءٍ وَكُلَّ مَدَّةٍ فِيهَا إِلَى انْتِهَاءٍ فَوَا  
 عَجَبًا كَيْفَ هَذِهِ الْعُقْلَةُ وَإِنَّمَا نَحْنُ كَرَكِبٍ وَتَوْبٍ مِنْ أَبْنَاءِ  
 السَّبِيلِ سَيُضْرَبُ عَلَيْهِمْ طَبْلُ الرَّحِيلِ فَيَرْحَلُونَ عَمَّا قَلِيلٍ وَآ  
 أَسْفَاهُ إِلَى مَتَى تِلْكَ الرَّقْدَةُ وَنَحْنُ فِي دَارٍ بِالْبَلَاءِ مُحْفُوفَةٌ وَ  
 بِالْغَدْرِ مَعْرُوفَةٌ لَا يَدُومُ أَحْوَالُهَا وَلَا تَسْلَمُ نَزَالُهَا الْعَيْشُ فِيهَا  
 مَذْمُومٌ وَالْإِمَانُ فِيهَا مَعْدُومٌ كَيْفَ لَا تَعْتَبِرُونَ وَإِخْوَانُكُمْ قَدْ  
 سَلَكُوا فِي بُطُونِ الْبَرْزَخِ سَبِيلًا وَفَقَدَتْ أَجْسَادُهُمْ وَعُمِيَّتُ  
 أَحْبَابُهُمْ أَمَدًا طَوِيلًا جَيْرَانٌ لَا يَتَأَسَّرُونَ وَاحِبَاءٌ لَا يَنْزَارُونَ  
 وَغُرَبَاءُ مِنْ بَيْتٍ وَحَدِيثًا وَمَنْزِلٍ وَحَشِينًا وَمَحْطٌ حَقِيرَتِنَا وَ  
 مَفْرَدٌ غُرَبَتِنَا وَأَمُصِيبَتَاهُ مَا اسْتَرْعَ الطَّلَبُ وَابْعَدَ السَّفَرُ وَأَقْلَى  
 النَّارُ وَالنَّفْسَاءُ إِذَا اسْلَمْنَا الْأَحْبَاءُ إِلَى الْمَلَائِكَةِ الْعَلَاظِ الشَّدَادِ وَأَحْزَنَاهُ  
 إِذَا نَقَطَ وَكُرِّعَ عَنْ حَوَاطِرِ الْأَحْبَاءِ وَالْأَقْرَبَاءِ وَأَكَلَتِ الدِّيدَانُ مُحَاسِنَنَا  
 وَتَصَدَّ مَتِ الْأَعْضَاءُ فَلَيْسَ بَالْبَاقُونَ قَبْلَ أَنْ لَا يَنْفَعُ الْبُكَاءُ وَلَيْسَتْ غُفْرَةٌ  
 عَنِ الْخَطِيئَاتِ الَّتِي تَحُولُ بَيْنَ الْأَمْهَاتِ وَالْأَبَاءِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ  
 وَأَبْلَغَ الْمَوْعِظَةِ كِتَابُ اللَّهِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ  
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالْعَصْرُ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ خَسِرٌ الَّذِي أَمْسَا وَ  
 عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اس کے بعد پیشمار  
 بیٹھ جائے اور تین مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر اٹھ کر دوسرا خطبہ پڑھے۔



## خطبة ثمانية يوم جمعة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ غَافِرُ الذَّنْبِ وَقَابِلُ  
التَّوْبِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ سُبْحَانَ مَنْ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ وَبَسَطَ  
الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ سُبْحَانَ مَنْ لَمْ يُكَلِّفْ نَفْسًا إِلَّا دُونَ وَسْعِهَا وَعَفَا  
عَنِ السَّيِّئَاتِ وَلَمْ يُجَارِهَا سُبْحَانَ مَنْ لَا يَزِدُّهُ عَلَى مَعَاصِيَ الْعِبَادِ  
إِلَّا كَرَمًا وَجُودًا وَعَلَى كَثْرَةِ الذُّنُوبِ إِلَّا عَفْوًا وَصَفْحًا لَشَهِدُ أَنْ  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَظُوفُ عَلَى الْعِبَادِ بِجُودِهِ وَالْعَوَادُ عَلَى الْمُذْنِبِينَ بِحِلِّهِ  
وَلَشَهِدُ أَنَّ مُحَمَّدًا نَبِيٌّ وَحَبِيبُهُ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ وَشَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ  
بَعَثَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الدَّاعِينَ إِلَى سَبِيلِ اللَّهِ  
بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ قَادَةَ الْأُمَمِ وَأَوْلِيَاءِ النِّعَمِ وَمَعْدِنِ  
الرَّحْمَةِ أَوْصِيَكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالتَّوْبَةِ عَمَّا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِكُمْ  
وَالْإِنَابَةِ عَنِ الْأَوْزَارِ الَّتِي أَنْقَلَتْ ظُهُورَكُمْ فَإِنَّ تَعَالَى كَرِيمًا  
بِكُمْ رُوِّمَتْ عَلَيْكُمْ يُقْبَلُ الْيَسِيرُ وَيَعْفُوا عَنِ الْكَثِيرِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَقَوْلُهُ الْحَقُّ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ  
عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَقَالَ  
قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ  
إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ أَلَا تَسَدُّ  
أَمْرَكُمْ اللَّهُ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ بِالصَّلَاةِ عَلَى نَبِيِّهِ وَحَبِيبِهِ فَقَالَ  
تَعْلِمُ أَلَاكُمْ وَنَشْرِيفًا لَصَفِيٍّ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِ  
الْمُرْسَلِينَ وَشَفِيعِ الْمُذْنِبِينَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى

إِمَامِ الْمُسْلِمِينَ وَثَابِتِ الْعُرَى الْمُحَجَّلِينَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ  
 أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَبِضْعَةِ  
 خَاتَمِ النَّبِيِّينَ سَيِّدَتِنَا فاطمة بنتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهَا  
 وَعَلَى الْحَسَنِ الْمُجْتَبَى وَالْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ بِكَرْبَلَاءَ وَعَلَى بْنِ الْحُسَيْنِ  
 وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى  
 وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَوْلَانَا صَاحِبِ الزَّمَانِ مَا حِجَى اثَارِ الْبَدْعِ  
 وَالطُّغْيَانِ هَادِمِ بَنِيَةِ الشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ حَاصِدِ فُرُوعِ الْبَغْيِ وَالشَّقَاقِ  
 صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الْكَرَامِ مَا تَصِلُ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامُ  
 اللَّهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَاحْكُلْ نَاطِرَنَا بِنَظَرَةٍ مِنَّا إِلَيْهِ  
 وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْتَشْهِدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفَضَّلْ عَلَى أُمَرَائِنَا الْمُؤْمِنِينَ  
 بِسَرِيدِ التَّوْفِيقَاتِ وَارْزُقْنَا دِرْقَالَ الْإِقْبَالِ وَعُكُودَ الدَّرَجَاتِ اللَّهُمَّ افْعَلْ  
 بِنَا مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ أَهْلُهُ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
 الْمُعْصُومِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ  
 يَذْكُرُ نَفْعَهُ الذِّكْرَى إِنَّ اللَّهَ يَا مُرَبَّ الْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِنْتَاءِ  
 ذِي الْقُرْبَى وَيَهْمَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يُعْظِمُ لِعَظَمَتِكَ تَذَكُّرُونَ

## خطبة اولى عيد الفطر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَفَا عَنْكَ تَفَضَّلَ وَعَقُوبَتُهُ عَدْلٌ يُسْتَرْعَى مِنْ تَوَلَّيْنَا  
 فَضْلَهُ وَيَجُودُ عَلَى مَنْ تَوَلَّيْنَا مِنْعَهُ سُبْحَانَ مَنْ تَبَى أَفْعَالُهُ عَلَى التَّفَضُّلِ  
 وَأَجْرَى قُدْرَتُهُ عَلَى التَّجَاوُزِ سُبْحَانَ مَنْ فَتَحَ لِعَفْوِ عِبَادِهِ بَابَ  
 التَّوْبَةِ وَحَسَنَ الذُّوبَةَ وَتَفَضَّلَ عَلَى أَعْمَالِهِمُ الْخَيْرَ بِالْجَزَاءِ

خطبة اولي عيد العطر

تحفة العوام مقبول جديد

بِالزِّيَادَةِ فَقَالَ وَقُولِ الْحَقَّ وَتَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً تَصُوحًا عَسَىٰ وَرُبَّمَا  
 أَنْ يَكْفُرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ  
 وَقَالَ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَلَىٰ مَا  
 هَدَيْنَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلَىٰ مَا أَوْلَانَا سُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِدِينِهِ  
 الَّذِي اصْطَفَاهُ وَسَبِيلِهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ وَبَصَّرَنَا بِهَا يُوجِبُ الرِّفْقَةَ  
 لَدَيْهِ وَالْوُصُولَ إِلَيْهِ فَاتَرْنَا الصِّيَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ  
 الْقُرْآنُ وَجَعَلَ فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ الَّتِي هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ وَهُوَ  
 شَهْرُ اللَّهِ وَسَيِّدُ الشُّهُورِ وَعُرَّتْهَا وَهُوَ شَهْرُ التَّوْبَةِ وَشَهْرُ الْغُفْرَةِ  
 وَشَهْرُ الْحَايَرَةِ نَوْمَانَا فِيهِ عِبَادَةٌ وَأَنْفَاسَانَا فِيهِ تَسْبِيحٌ وَعَمَلْنَا فِيهِ  
 مَقْبُولٌ وَدُعَاؤُنَا فِيهِ مُسْتَجَابٌ فَحَمْدُهُ عَلَىٰ مَا اصْطَفَانَا بِفَضْلِهِ دُونَ  
 الْأُمَمِ الْمَاضِيَةِ وَأَهْلِ الْقُرُونِ الْخَالِيَةِ فَصُمْنَا نَهَارَهُ وَقُمْنَا لَيْلَهُ  
 عَلَى تَقْصِيرٍ وَأَدِينَا فِيهِ مِنْ حَقِّهِ قَلِيلًا مِنْ كَثِيرٍ حَتَّىٰ نَارْقَنَاهُ عِنْدَ  
 تَمَامِ وَقْتِهِ وَانْقِطَاعِ مَدَّتِهِ فَتَخُنْ مُوَدَّةً عَوْدًا مِنْ عَرِّ فِرَاقِهِ  
 عَلَيْنَا وَأَوْحَشْنَا انْصِرَافَهُ عَنَّا فَتَخُنْ قَائِلُونَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرُ اللَّهِ  
 الْأَكْبَرِ وَعِيدَ أَوْلِيَائِهِ الْأَعْظَمِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَكْرَمَ مَصْحُوبٍ  
 مِنَ الْأَوْقَاتِ وَيَا خَيْرَ شَهْرٍ فِي الْأَيَّامِ وَالسَّاعَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ  
 قَرِينِ جَلِّ قَدْرُهُ مَوْجُودًا وَفَجَعَ فِرَاقُهُ مَفْقُودًا السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ  
 شَهْرٍ لَا تَنَافِسُهُ الْأَيَّامُ وَمِنْ شَهْرٍ هُوَ مِنْ كُلِّ أَمْرِ سَلَامٌ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 كَمَا وَرَدَتْ عَلَيْنَا بِالْبَرَكَاتِ وَعَسَلَتْ عَنَّا وَلَسَ الْخَطِيئَاتِ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ مِنْ مَطْلُوبٍ قَبْلَ وَقْتِهِ وَمَحْزُونٍ عَلَيْهِ عِنْدَ فِرَاقِهِ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ وَعَلَىٰ فَضْلِكَ الَّتِي حُرْمَتُنَا وَعَلَىٰ مَا كَانَ مِنْ بَرَكَاتِكَ سَلَبْنَا هُ  
 اللَّهُمَّ نَارِحْمَنَّا بِرَحْمَتِكَ وَأَعِصْمْنَا بِعَافِيَتِكَ وَامْدُدْنَا بِعِصْمَتِكَ

وَاغْفِرْ لَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا فَإِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ مُحَمَّدُكَ أَلِلْهُمَّ  
 كَمَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَتَسْتَغْفِرُكَ وَتَسْتَعِينُكَ وَلَشَّهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
 وَحَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَلَشَّهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَرْسَلْتَهُ  
 إِلَى النَّاسِ كَافَّةً بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَنَزَّلْتَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ تَبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ  
 وَإِضَاحًا وَتَقْضِيلًا وَلَشَّهَدُ أَنَّ بَلَّغَ رَسُولَاتِكَ وَجَاهَدَ فِي اللَّهِ حَقَّ  
 جِهَادِهِ وَعَبَدَكَ حَتَّى أَتَاهُ الْيَقِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الْمُعْصُومِينَ  
 أَلَا إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمٌ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ عِيدًا وَجَعَلَ لَهُ أَهْلًا  
 فَادْكُرُوا اللَّهَ يَدُكُمْ وَكِبَرُوهُ وَعَظُمُوهُ وَسَبِّحُوهُ وَحَمْدُوهُ  
 وَادْعُوهُ لِيَسْتَجِبَ لَكُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ يَغْفِرْ لَكُمْ وَتَضَرَّعُوا وَابْتَهِلُوا  
 وَتَوَبُّوا وَابْيَسُّوا وَأَدُّوا فِطْرَتَكُمْ فَإِنَّهَا سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ وَفَرِيضَةٌ  
 وَاجِبَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَلْيُخْرِجْهَا كُلُّ أَمْرٍ مِنْكُمْ عَنْ نَفْسِهِ وَعَنْ  
 عِيَالِهِ كُلِّهِمْ ذَكَرَهُمْ وَأَنْشَاهُمْ صَغِيرَهُمْ وَكَبِيرَهُمْ صَاعًا  
 وَمِمَّا غَلَبَ مِنْ قُوَّتِكُمْ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَتَرَأَوْا  
 وَتَعَاظَمُوا وَأَدَّوْا فَرَأَى اللَّهُ عَلَيْكُمْ فِيمَا أَمَرَكُمْ بِهِ مِنْ  
 إِيْفَاعِ الْمَكْتُوبَاتِ وَإِقَامَةِ الْجَمَاعَةِ وَالْجُمُعَاتِ وَأَدَاءِ الزَّكَاةِ  
 وَصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَحَجِّ بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ  
 وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى فَقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّمًا ذَوِي  
 الْأَرْحَامِ مِنْكُمْ وَآلِ نِسَاءِكُمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ  
 مِمَّا نَهَاكُمْ عَنْهُ مِنْ إِبْتِغَاءِ الْفَوَاحِشِ وَشُرْبِ الْمُسْكِرَاتِ وَالْجُورِ  
 وَتَرْكِ الْوَلَجِيَّاتِ عَصَمَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالتَّقْوَى وَجَعَلَ الْآخِرَةَ  
 خَيْرًا لَنَا وَلَكُمْ مِنْ هَذِهِ الدُّنْيَا إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ وَأَبْلَغَ الْمَوْعِظَةِ  
 كَلَامُ اللَّهِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

## خطبة ثانية عيد الفطر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَذَا أَنَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلَى مَا أَوْلَانَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ  
 يَجْعَلْنَا زِنَادَةً مُضِلِّينَ وَلَا مَبْتَدَعَةً شَاكِكِينَ مُرْتَابِينَ وَلَا عَيْنَ أَهْلِيَّةٍ  
 نَبِيِّهِ مُخَرِّفِينَ نَحْمَدُكَ عَلَى مَا هَذَا أَنَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِي لَوْلَا أَنْ  
 هَدَانَا اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 الْوَاحِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَأَنَّ مُحَمَّدًا  
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الْمُجْتَبَى وَأَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللَّهِ وَسَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ وَأَنَّ  
 ذُرِّيَّتَهُ الْمَعْصُومِينَ آمَنَّا وَاسْتَنَّا وَسَادْتُنَا وَنَادَتْنَا إِلَى الْجَنَّةِ بِهِمْ  
 نَتَوَلَّوْا وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ نَتَبَرَّءُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُمْ وَاخْذُلْ  
 مَنْ خَذَلَهُمْ آمِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَوْصِيَكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ  
 وَاعْتِنَامِ طَاعَتِهِ وَإِعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ الْفَانِيَةِ  
 الْخَالِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَهْجَمَ عَلَيْكُمْ الْمَوْتُ الَّذِي لَا مَهْرَبَ مِنْهُ وَلَا مَفْزَعَ  
 إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ  
 وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَجِيبِكَ  
 وَصَفِيِّكَ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَلَى أَنْبِيَائِكَ وَأَوْلِيَّائِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
 أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَسَيِّدِ الْوَصِيِّينَ أَسَدِ اللَّهِ  
 الْعَالِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ  
 عَادَاهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَالِ مَنْ  
 وَالَاهَا وَعَادِ مَنْ عَادَاهَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِمَامِي  
 الْمُسْلِمِينَ وَالِ مَنْ وَالَاهُمَا وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى



عَلَى بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ  
 وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ  
 وَالْمَنْ وَالْأَهْمُ وَعَادِ مَنْ عَادَهُمُ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْحُجَّةِ  
 الْخَلْفِ الْقَائِمِ بِالْحَقِّ الْمُتَّقِ الْمَهْدِيِّ الَّذِي بَقَائِهِ بَقِيَتِ الدُّنْيَا  
 وَبِئْسَ رِزْقُ الْوَرَى وَيُوجُودُهُ ثَبَتِ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ وَبِهِ تَمَلَأُ الْأَرْضُ  
 قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجَوْرًا اللَّهُمَّ اكْشِفْ هَذِهِ الْعُصَّةَ  
 عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِحُضُورِهِ وَعَجِّلْ لَنَا اللَّهُمَّ ظُهُورَهُ إِنَّهُمْ يَرُونَهُ  
 بَعِيدًا أَوْ نَرَاهُ قَرِيبًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ إِنَّا  
 نَشْهَدُ أَنَّ هَؤُلَاءِ أَيْمَنَّا الرَّاشِدُونَ الْمَهْدِيُّونَ الْمُعْصُومُونَ  
 الْمُكْرَمُونَ نَحْنُ سَلَّمْ لِمَنْ سَلَّمَهُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ إِلَى  
 يَوْمِ الْقِيَامَةِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِيقَ الطَّاعَةِ وَبُعْدَ الْمُعْصِيَةِ  
 وَصِدْقَ النِّيَّةِ وَعِزَّانَ الْحُرْمَةِ وَآكِرَ مَنْهَا بِالْهُدَى وَالِاسْتِقَامَةِ  
 وَسِدِّدِ السِّنِينَ بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةِ وَأَمْلَأْ قُلُوبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ  
 وَطَهِّرْ بَطُونَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَكَفِّفْ أَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ  
 وَأَغْضُضْ أَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُورِ وَالْخِيَانَةِ وَاسْتَدِّدْ أَسْمَاعَنَا عَنِ  
 اللَّغْوِ وَالْغَيْبَةِ وَتَفَضَّلْ عَلَى عُلَمَائِنَا بِالزُّهْدِ وَالنَّصِيحَةِ وَعَلَى  
 الْمُتَعَلِّمِينَ بِالْجَمِّهِدِ وَالرَّغْبَةِ وَعَلَى الْمُسْتَمِعِينَ بِالِاتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ  
 وَعَلَى مَرْضَى الْمُسْلِمِينَ بِالشِّفَاءِ وَالصِّحَّةِ وَعَلَى مَوْتَاهُمْ بِالرَّحْمَةِ  
 وَالْمَغْفِرَةِ وَعَلَى مَشَائِخِنَا بِالْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ وَعَلَى الشَّبَابِ بِالْوَدَاعَةِ  
 وَالتَّوْبَةِ وَعَلَى النِّسَاءِ بِالْحَيَاءِ وَالْعِفَّةِ وَعَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِالتَّوَّاضُعِ  
 وَالسَّعَةِ وَعَلَى الْفُقَرَاءِ بِالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَعَلَى الْغُرَبَاءِ بِالدُّمْنِ  
 وَالسَّلَامَةِ وَعَلَى الْغُرَبَاتِ بِالنَّصْرِ وَالْغَلَبَةِ وَعَلَى الْأَسْرَاءِ بِالْخَلَاصِ  
 وَالرَّاحَةِ وَعَلَى الْأُمَرَاءِ بِالْعَدْلِ وَالشَّفَقَةِ وَعَلَى السَّعِيَّةِ بِالْإِنْصَافِ

وَحُسْنِ السَّيْرِ وَعَلَى التَّجَارِ بِالْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَبَارِكْ لِلْحَاجِّ وَالزَّوَّارِ  
فِي الزَّادِ وَالْتَفَقْ وَأَقِصْ مَا أُوجِبَتْ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِفَضْلِكَ  
وَرَحْمَتِكَ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا إِنَّ اللَّهَ بِمَا مُرُّ  
بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِنِّتَا ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ  
وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَذْكُرُ فَنَنْفَعُ  
الْبَدَاغِي.

## خطبة أولى عيد النضحي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا  
هَذَا نَأْوِلُهُ الشُّكْرُ عَلَى مَا أَوْلَانَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا  
رَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْأَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَوْلَانَا سُبْحَانَ اللَّهِ  
الَّذِي ابْتَلَى الْبَرَايَا بِأَنْوَاعِ الْبَلَاءِ لِئَلَّا يُبْطَلَ الْجَزَاءُ وَلِيُحْسِنَ  
الْعَطَايَا فَبَعَثَ الرَّسُلَ وَلَصَبَ هَذِهِ خَيْرِ السُّبُلِ ضَعِيفَةَ الْحَالَاتِ  
قَوِيَّةً فِي عَزَائِمِ النِّيَّاتِ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُمْ أَوْلَى قُوَّةً شَدِيدَةً  
فَظَلَّتِ الْأَعْنَاقُ لَهُمْ خَاضِعِينَ وَحَفِضَتْ لَهُمْ أَجْنَحَتِ الْمُسْتَكَبِرِينَ  
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا جَعَلَ عِظَمَ  
الْإِحْتِبَارِ وَالْبَلَاءِ سَبَبًا لِمَزِيدِ الْمَثُوبَةِ وَالْجَزَاءِ فَحَسْرَ الْخَدَائِقِ  
بِاجْتِمَاعِهِمْ بِأَحْبَارٍ وَجُدْرَانٍ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَا تُبْصِرُ وَلَا تَسْمَعُ  
إِبْتِلَاءً عَظِيمًا وَامْتِحَانًا شَدِيدًا وَلَوْ أَرَادَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ أَنْ يُضْمَعَ  
بَيْتُهُ الْحَرَامُ وَالْمَشَاعِرُ الْعُظَامُ بَيْنَ جَنَاتٍ وَأَنْهَارٍ سَهْلٍ وَقَرَارٍ  
لَكَانَ قَدْ صَغُرَ قَدْرُ الْجَزَاءِ عَلَى حَسْبِ ضِعْفِ الْبَلَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي وَضَعَ الْبَيْتَ بِمَكَّةَ بَيْتًا مُبَارَكًا وَهَدَى لِلْعَالَمِينَ وَجَعَلَ مَثَابَةَ  
لِلنَّاسِ كَافَّةً وَمَا مَثَلُ الْعَاقِلِينَ وَالْعَابِدِينَ أَعْمَلُوا عِبَادَ اللَّهِ

خطبة لولي عهد النبي

تحفة العوام مقبول جديد

فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ الْعَظِيمِ ابْتَلَى اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلَ بِذَبْحٍ وَلَدَهُ إِسْمَاعِيلَ  
 فَرَأَى الْخَلِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمَنَامِ وَهُوَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ أَنَّهُ يُولَدُهُ  
 ذَا بَحٍّ وَلَدَمِهِ سَاخٍ فَأَنْتَبَهَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ رَقْدَتِهِ مَرْهُوبًا وَمِنْ مَنَامِهِ مَرْغُوبًا وَقَالَ  
 لِابْنِهِ يَا خَيْرَ الْبَنِينَ وَيَا سَلَامَةَ النَّبِيِّينَ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ عَيَانًا  
 أَنِّي أَذْبَحُكَ قُرْبَانًا فَأَنْظِرْ مَا ذَا تَرَى يَا سَيِّدَ الْوَرَى فَقَالَ يَا بَتُّ  
 افْعَلْ مَا تَوْمَرُ سَجْدُ فِي إِشْيَاءِ اللَّهِ مِنَ الصَّابِرِينَ فَإِذَا فَرَيْتَ مِنْهُ  
 الْوَدَّ وَاجِ وَفَارَكَكَ الدَّمُ الثَّجَابِ فَاحْسِنِي عِنْدَ اللَّهِ فَرَضْنَا إِنْ جَعَلَ اللَّهُ  
 ذَلِكَ عَلَيْكَ فَرَضًا وَضَمَّ ثَوْبَكَ عَنْ دِفْئِي لِكُلِّ تَرَاهٍ الشَّيْفَةِ أَجْنَى  
 وَاقْرَأْ عَلَيْهَا سَلَامِي مُنِيعًا وَارْدُ إِلَيْهَا قَيْصِي مُسَلِّيًا وَقُلْ لَهَا  
 إِنَّ ابْنَكَ فَقَدَ مَوْلَاهُ الْكَرِيمَ إِلَى دَارِ الْخُلْدِ وَالنَّعِيمِ فَلَمَّا انْتَهَتْ  
 مَقَالَتُهُ وَانْتَهَتْ وَصِيَّتُهُ شَدَّ الْخَلِيلُ شَدًّا وَثِيقًا وَاضْجَعَهُ أَضْجَاعًا  
 رَفِيقًا فَأَقْبَلَتِ الطَّيْرُ عَلَيْهِ عَاكِفَةً وَاصْبَحَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ  
 رَاجِفَةً وَالْمَلَائِكَةُ مُتَفَرِّعَةً وَالْوُحُوشُ مُتَسَرِّعَةً وَالسَّمَاءُ مِنْ  
 نُوقِهِمْ تَضَجُّ وَالْأَرْضُ مِنْ تَحْتِهِمْ تَضَجُّ رَحْمَةً لِلطِّفْلِ الصَّغِيرِ  
 وَتَعْجَبًا مِنْ صَبْرِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ فَلَمَّا قَدَّرَ أَيْ اللَّهُ صِدْقَ نَبِيِّهِ وَ  
 اخْلَاصَ طَوْبِيَّتِهِ وَقُوَّةَ صَبْرِهِ عِنْدَ بَلِيَّتِهِ نَادَى أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ  
 يَا إِبْرَاهِيمَ قَدْ صَدَّقَتِ الرُّؤْيَا أَنَا كَذَلِكَ يُجْزَى الْمُحْسِنِينَ  
 إِنَّ هَذَا هُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ وَفَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ فَنَهَضَ عِنْدَ  
 ذَلِكَ الْخَلِيلُ بِالْمُدْيَةِ إِلَى مَا آتَتْ حَبْرُئِيلَ مِنَ الْفَدْيَةِ فَذَبَحَهَا  
 قُرْبَانًا وَجَهَرَ عَلَيْهَا بِسْمِ اللَّهِ عَيَانًا فَاجْرَاهَا اللَّهُ فِي عَقِبِهِ  
 سَنَةً أَكْمَلَ عَلَيْكُمْ بِهَا الْبَيْتَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 وَاللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلَى  
 مَا أَوْلَانَا الَّذِي تَفَضَّلَ عَلَيْنَا بِالْإِنْعَامِ وَالْإِكْرَامِ وَرَزَقَنَا مِنْ هَيْمَةِ

الْوُعَامُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بْنِ الدَّبِيحَيْنِ الْمُبْعُوثِ عَلَى  
كَافَّةِ الْأَنَامِ وَعَلَى آلِهِ الْكَرَامِ مَا دَامَ عَوْدُ الْعِيدِ وَحَيَّ بَيْتَ اللَّهِ الْحَرَامِ  
الَّذِينَ هَذَا الْيَوْمُ يَوْمٌ قَدْ جَرَتْ السَّنَةُ بِأَرَاقَةِ دَمٍ سَائِلٍ تَكُونُ غَالِبَةً  
إِثْمَانَهَا كَامِلَةً فِي أَرْكَانِهَا فَإِذَا وَجِبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَ  
أَطْعَمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَكِ كَذَلِكَ سَخَّرْنَا هَالِكُكُمْ لِعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ  
إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ وَأَبْلَغَ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ الْمَلِكِ الْعَلَامِ أَعُوذُ بِاللَّهِ  
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا آعْطَيْنَاكَ  
الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرِ إِنَّ شَأْنَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ط

## خطبة ثانية عيد الضحى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنُسْتَهْدِيهِ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ  
وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِي  
اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلُّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظَاهِرَهُ عَلَى الدِّينِ حَلِمٌ وَكَوْكَرٌ  
الْمُسْرِكُونَ وَجَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ بِشِيرَاوٍ نَذِيرَاوٍ دَاعِيَا إِلَى اللَّهِ  
بِأُذُنِهِ وَسِرَاجًا مَنِيرَاوً يُطِيعُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يُعْصِمْهَا  
فَقَدْ غَوَى أَوْصِيَكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ الَّتِي يَنْفَعُ بِطَاعَتِهَا مَنْ  
أَطَاعَهَا وَالَّتِي يَصْرُبُ بِمَعْصِيَتِهَا مَنْ عَصَاهَا الَّتِي إِلَيْهَا مَعَادُكُمْ  
وَعَلَيْهَا حِسَابُكُمْ فَإِنَّ التَّقْوَى وَصِيَّةُ اللَّهِ فِيكُمْ وَفِي الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ  
أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ



خطبة ثانية

تحفنا العوام مقبول بدير

وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا اتَّفَعُوا بِمَوْعِظَةِ اللَّهِ وَالْزُمُوا كِتَابَهُ فَبَاتَ  
 أَبْلَغُ الْمَوْعِظَةِ وَخَيْرُ الْأُمُورِ فِي الْمَعَادِ عَاقِبَةُ وَلَقَدْ اخْتَارَ اللَّهُ الْحُجَّةَ  
 فَلَا يَهْلِكُ مَنْ هَلَكَ إِلَّا عَنِ بَيِّنَةٍ وَلَا يُجْبَىٰ مَنْ حَىٰ إِلَّا عَنِ بَيِّنَةٍ وَقَدْ  
 بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلَ بِهِ فَأَلْزَمُوا وَصِيَّتَهُ وَمَاتَرَكَ فِيكُمْ مِنْ  
 بَعْدِهِ مِنَ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللَّهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ الَّذِينَ لَا يُضِلُّ مَنْ تَسَّكَ  
 بِهِمَا وَلَا يَهْتَدِي مَنْ تَرَكَهُمَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ  
 رَسُولِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَرَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَصِيِّ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ  
 عَادَاهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَالِ مَنْ وَالَاهَا وَعَادِ مَنْ عَادَاهَا اللَّهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِمَامَيْ الْمُسْلِمِينَ وَالِ مَنْ وَالَاهُمَا وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
 ابْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ  
 وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ  
 وَالِ مَنْ وَالَاهُمْ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمْ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْحُجَّةِ  
 الْخَلْفِ الْقَائِمِ بِالْحَقِّ الْمُنْتَظَرِ الْمَهْدِيِّ الَّذِي بَقِيَ بَقِيَّتِ الدُّنْيَا  
 وَيُمْنِهِ دُرِّيُّ الْوَرَى وَيُوجُودُهُ ثَبَتَتْ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ بِهِ تَمَلُّدُ الْأَرْضُ  
 تَسْطَاوَعْدُ لَكُمْ مَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجَوْرًا اللَّهُمَّ افْتَحْ لَهُ فَتْحًا  
 لَيْسَ إِذَا انْصَرَفَ نَصْرًا عَزِيزًا اللَّهُمَّ أَظْهِرْ بِهِ دِينِكَ وَسُتِّرْ  
 نَبِيِّكَ حَتَّى لَا يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ  
 اللَّهُمَّ إِنَّا نَرْغِبُ إِلَيْكَ فِي دَوْلَةِ كَرِيمَةٍ تَعِزُّ بِهَا الْإِسْلَامَ  
 وَأَهْلَهُ وَتَقْدِلُ بِهَا الْبِغَاقَ وَأَهْلَهُ وَتَجْعَلُنَا فِيهَا مِنَ الدُّعَاةِ إِلَى  
 كَهَاتِكَ وَالْعَادَةِ إِلَى سَبِيلِكَ وَتَنْزِلُنَا فِيهَا كَرَامَةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
 اللَّهُمَّ مَا حَمَلْنَا مِنَ الْحَقِّ فَعَرَفْنَاهُ وَمَا قَصَرْنَا عَنْهُ فَعِلْمُنَا اللَّهُمَّ  
 ارْزُقْنَا تَوْفِيقَ الطَّاعَةِ وَبَعْدَ الْمَعْصِيَةِ وَصِدْقَ النِّيَّةِ وَعِرْفَانَ الْحُرْمَةِ



وَ أَكْرَمُنَا بِالْهُدَى وَالْإِسْقَامَةَ وَ سَدَّدُ السُّنَّتِنَا بِالضُّوَابِ وَالْحِكْمَةِ وَ أَمَلَدُ  
 قُلُوبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَ طَهَّرَ بَطُونَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَ أَكْفَى  
 أَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرْقَةِ وَ أَعْصَصَ أَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُورِ وَ الْخِيَانَةِ  
 وَ أَسَدَّدَ أَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِيْبَةِ وَ تَفَضَّلَ عَلَيَّ عِلْمًا يَا بِالرُّهْدِ  
 وَ النَّصِيحَةِ وَ عَلَيَّ الْمُتَعَلِّمِينَ بِالْجَهْدِ وَ الرَّغْبَةِ وَ عَلَيَّ الْمُسْتَمِعِينَ  
 بِالِاتِّبَاعِ وَ أَلْمَوْعِظَةَ وَ عَلَيَّ مَرْضَى الْمُسْلِمِينَ بِالشِّفَاءِ وَ الصِّحَّةِ  
 وَ عَلَيَّ مَوْتَاهُمْ بِالرَّحْمَةِ وَ الْمَغْفِرَةِ وَ عَلَيَّ مَشَائِخُنَا بِالنُّوَارِ  
 وَ السَّكِينَةِ وَ عَلَيَّ الشُّيَاطِ بِالْإِنَابَةِ وَ التَّوْبَةِ وَ عَلَيَّ النِّسَاءِ بِالْحَيَاءِ  
 وَ الْعِفَّةِ وَ عَلَيَّ الْأَغْنِيَاءِ بِالتَّوَادُّعِ وَ السَّعَةِ وَ عَلَيَّ الْفُقَرَاءِ بِالصَّبْرِ  
 وَ الْقَنَاعَةِ وَ عَلَيَّ الْعُرَبَاءِ بِالزُّمَيْنِ وَ السَّلَامَةِ وَ عَلَيَّ الْغُرَبَاءِ بِالنَّصْرِ  
 وَ الْغَلَبَةِ وَ عَلَيَّ الْأُسَرَاءِ بِالْخِلَاصِ وَ السَّرَاحَةِ وَ عَلَيَّ الْأَمْرَاءِ بِالْعَدْلِ  
 وَ الشَّفَقَةِ وَ عَلَيَّ السَّرْعِيِّينَ بِالْإِنْصَافِ وَ حُسْنِ السِّيَرَةِ وَ عَلَيَّ التَّجَّارِ  
 بِالْخَيْرِ وَ الْبَرَكَةِ وَ بَارِكْ لِلْحَاجِّاجِ وَ الزُّوَّارِ فِي الزَّادِ وَ النِّقَةِ وَ أَقْضِ  
 مَا وَجَبَتْ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ بِفَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ يَا وَجُودِ  
 وَ الْكَرَمِ اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا إِنَّ اللَّهَ يَا مُرُّ بِالْعَدْلِ وَ الْإِحْسَانِ  
 وَ آيَاتِ ذِي الْقُرْبَى وَ يَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ يَعْظُكُمْ  
 لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَذْكُرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرُ

تحفۃ العوام مقبول جدید

ضمیمہ مفیدہ

مع

ملحقات جدیدہ

jabir.abbas@yahoo.com

## مسائل متفرقہ

فروغہ اعلم دوران، افقہ زمان، اعلم العلماء مجتہد اعظم آقائے آقا سید محسن طباطبائی  
حکیم نجفی مدظلہ العالی علی رؤوس المسلیین۔

مسئلہ (۱) اگر مردہ مجتہد زندہ سے اعلم ہو تو اس کی تقلید پر تمام مسائل میں باقی رہنا واجب ہے۔ اور اگر زندہ مجتہد اس سے اعلم ہو تو پھر زندہ کی طرف رجوع کرنا واجب ہے۔ اور اگر دونوں مجتہد حی اور مجتہد میت، مساوی ہوں تو پھر مقلد کو اختیار ہے کہ جس کی جی چاہے تقلید کرے اگرچہ زندہ کی تقلید کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ (۲) صرف اونٹ نجاست خور کا پسینہ نجس ہے۔ ہر حیوان نجاست خور کا پسینہ نجس نہیں ہے۔

مسئلہ (۳) احتیاطاً مستحب یہ ہے کہ نیپڑی کے جدا ہونے کی جگہ تک پاؤں کا مسح کرے اور ہاتھ کو پاؤں پر رکھ کر اگر تھوڑا سا کھینچے کہ جس پر مسح صادق آجائے تو کافی ہوگا۔

مسئلہ (۴) تمام غسلوں کی نیت سے ایک ہی غسل کافی ہے اور وضو کی بھی احتیاج نہیں۔ اگر ان میں سے ایک غسل جنابت ہو۔ جنابت کا قصد کرے یا غیر جنابت غسل کا اگر غیر جنابت کی حالت میں احتیاطاً وضو کرنا چاہیئے۔ اور اگر نہ تمام غسلوں کی نیت کرے اور نہ ان میں سے کسی ایک کی بلکہ صرف قربت کی نیت کرے تو ظاہراً یہ غسل باطل ہے مگر یہ کہ اجمالاً تمام کی نیت ہو جائے۔

مسئلہ (۵) امام علیہ السلام کے زمانہ میں جمعہ کے دن واجب ہے کہ نماز ظہر کی بجائے نماز جمعہ کو پڑھے لیکن موجودہ زمانے میں جب کہ امام علیہ السلام غائب ہیں اگر کوئی شخص نماز جمعہ پڑھنا چاہے تو پڑھے لیکن اس کے لئے احتیاطاً واجب یہ ہے کہ نماز ظہر کو بھی بعد میں پڑھے۔

مسئلہ (۶) ”أَشْهَدُ أَنْ عَلَيَاً وَرِیُّ اللّٰهِ“ اذان و اقامت کا جز نہیں لیکن شہادتین کے بعد یہ جملہ کناہ نیت قربت مستحب ہے۔

مسئلہ (۷) بڑھام دیا بوطہ عورت اگر روزہ رکھنے سے معذور ہوں تو ان پر کفارہ دکان وجوب مشکل ہے۔ جہاں دینا ہے تو احتیاط یہ ہے کہ گندم سے ہو بلکہ دودھ ہونے چاہئیں۔

مسئلہ (۸) خمس کو ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف خواہ مستحق موجود ہو یا نہ منتقل کیا جاسکتا ہے۔ البتہ اگر مستحق کے موجود ہوتے ہوئے ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل کر کے لے جانا فوریت کے منافی ہو تو پھر احتیاط اس میں ہے کہ بغیر حاکم شرع کی اجازت سے نقل نہ کرے۔

مسئلہ (۹) مال خمس سہم امام علیہ السلام کا اختیار مجتہد عادل کو ہے اگرچہ غیر علم ہو۔ اور اس کا مصرف وہ موارد ہیں جن میں امام علیہ السلام کی خوشنودی و رضا شامل ہو یعنی مومنین کی ضروریات کا ربح کرنا اور اہل علم حضرات کی حاجتوں کو پورا کرنا اور ترویج و اشاعت دین کے مقام کو اہمیت حاصل ہے۔

مسئلہ (۱۰) اگر تحصیل علم مستحب ہو۔ اور وہ کسب کرنے پر قادر ہو۔ اور وہ کسب اس کی شان کے لائق ہو تو پھر اسے زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ اور اگر کسب کرنے پر قادر نہ ہو۔ یا وہ کسب اس کی شایان شان نہ ہو تو پھر اسے سہم فقرا سے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

مسئلہ (۱۱) وہ جس جو بعض شہروں میں تو وزن یا پائش سے فروخت ہوتی ہو۔ اور بعض دوسرے شہروں میں گن کر فروخت ہوتی ہو تو اس کا ہر ایک شہر میں اسی شہر کے رواج کے تحت حکم ہوگا۔ یعنی جہاں وزن ہوگا وہاں سود ہوگا۔ اور جہاں وزن کے ساتھ فروخت نہ ہو تو وہاں سود نہ ہوگا۔

مسئلہ (۱۲) اگر جنس ایک رہے صرف صنف بدل جائے جیسے گندم اور آٹا تو ان میں سود حرام ہوگا۔ اور اگر ایک چیز دوسری سے پیدا ہو تو یہ دو جنس ہوں گی اور سود ان میں ثابت نہ ہوگا۔ جیسے دودھ اور کھن۔

مسئلہ (۱۳) مجتہدیت کی تقلید پر باقی رہنے کا جواز اقویٰ ہے۔ لیکن ابتداءً مردہ مجتہد کی تقلید جائز نہیں۔

مسئلہ (۱۴) اگر نماز میت میں متعدد صفیں ہوں اور سب لوگ فراوی نماز پڑھیں۔ تو نماز کی صحت محل تامل ہے۔

مسئلہ (۱۵) میت کو قبر سے نکال کر مشاہد مشرفہ معصومین علیہم السلام میں منتقل بنابر اقویٰ جائز ہے۔

مسئلہ (۱۶) بغرض تنہا زمین پر باہم دونوں پتھریوں کو مارنا اور بنا بر احوط دو مرتبہ مارنا چاہیئے۔ ایک مرتبہ تو پیشانی اور دونوں ہاتھوں کے مسح کے لئے اور دوسری مرتبہ صرف ہاتھوں کے مسح کے لئے۔

مسئلہ (۱۷) احتیاط واجب اس میں ہے کہ زوج خود عورت کی طرف سے اپنے ساتھ عقد پڑھنے میں وکیل نہ بنے۔

مسئلہ (۱۸) عام متعارف بندوق کے شکار کا حلال ہونا بعید نہیں۔ خصوصاً جب گولی مخروطی شکل کی ہو۔ البتہ چھوٹی چھوٹی گولیاں جنہیں چھپرے کہتے ہیں ان میں اشکال ہے۔

مسئلہ (۱۹) زندہ مچھلی کا کھانا جائز ہے۔

مسئلہ (۲۰) جب مچھلی کو زندہ پانی سے باہر نکال کر دو ٹکڑے کر دیا جائے تو اگر اس کا ایک ٹکڑا جو ابھی زندہ ہو۔ دوبارہ پانی میں جا پڑے تو اس کا کھانا بھی حلال ہے۔

مسئلہ (۲۱) اگر شوہر بیوی کو نذر کرنے سے روک دے تو پھر عورت نذر نہیں کر سکتی۔ البتہ جب شوہر کے حق کے منافی نہ ہو تو پھر شوہر کی اجازت کے معتبر ہونے میں اشکال ہے اگرچہ اعتبار بعید نہیں۔

مسئلہ (۲۲) اگر نذر اطاعت کے کام کرنے کی ہو تو پھر دو رکعت نماز یا ایک دن کا روزہ رکھنا کافی ہوگا۔ اور اگر نذر کرے کہ ایک عین روزہ رکھوں گا تو اسے سچ ماہ کے روزے رکھنے ہوں گے۔ اور اگر نذر کرے کہ ایک زمانہ روزہ رکھوں گا تو اسے پانچ دن روزے رکھنے ہوں گے۔

مسئلہ (۲۳) اگر باپ بیٹے کو اور شوہر بیوی کو قسم کھانے سے منع کریں تو پھر بیٹے اور بیوی کی قسم صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ (۲۴) جب بیٹا باپ کی اور بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر قسم کھائے تو باپ اور



شورہ کو حق حاصل ہے کہ وہ ان کی قسم کو ختم کر دیں۔

مسئلہ (۲۵) جب انسان مجبوری یا بھول جانے کی وجہ سے قسم پر عمل نہ کرے تو اس پر کفارہ واجب نہیں یہی حکم ہے اس کے لئے جب کوئی اُسے مجبور کرے کہ وہ اپنی قسم پر عمل نہ کرے اسی طرح اُس دوسرا شخص کی قسم کہ جو کہتا ہے کہ واللہ ابھی نماز میں مشغول ہوتا ہوں اور پھر وہ اپنے دوسرا شخص کی وجہ سے نماز میں مشغول نہ ہو اور اگر اس کا دوسرا اس حد تک پہنچ چکا ہو کہ وہ شخص بے اختیار اپنی قسم پر عمل نہ کر رہا ہو تو پھر اس پر بھی کفارہ نہیں۔

مسئلہ (۲۶) اگر وقف خراب ہو جائے تو پھر بھی وہ وقف سے خارج نہیں ہوگا مسجد میں حکم یہی ہے لیکن اس کے علاوہ دوسری چیزوں سے جب وہ فائدہ اٹھانا ممکن نہ ہو کہ جس کے لئے وقف تھیں تو وقف باطل ہو جائے گا۔ اور وہ چیزیں مطلق صدقہ ہو جائیں گی۔

مسئلہ (۲۷) بیوی منقولات جیسے حیوانات وغیرہ سے وارث ہوگی۔ اسی طرح مکان و درخت، لکڑیوں وغیرہ سے بھی وارث ہوگی لیکن وارث اگر اسے اس کی قیمت دے تو اسے قبول کر لینی واجب ہوگی۔ میوہ و درخت، کھیتی جو شورہ کے مرنے کے وقت موجود تھی خود ان سے وارث لے سکتی ہے لیکن بیوی زمین سے خواہ گھر کی ہو یا باغات کی یا زراعتی ہو کسی سے بھی زمین سے اور نہ اُس کی قیمت سے وارث ہوگی۔

مسئلہ (۲۸) جب کوئی شخص مر جائے تو اس کے بالغ وارث اپنے حصہ سے مرنے والے کی عداداری مثل فاختہ وغیرہ میں خرچ کر سکتے ہیں لیکن وہ نابالغ وارث کے حصہ سے کوئی روپیہ وغیرہ مرنے والے کی عداداری پر خرچ نہیں کر سکتے۔

مسئلہ (۲۹) جب کوئی انسان کسی کی غیبت کرے تو اس کے لئے احتیاط واجب ہے کہ اگر ذمہ فساد وغیرہ پیدا نہ ہو تو اس شخص سے جا کر معافی مانگے اور اس سے کہے کہ وہ اس کو حلال کر دے۔ اور اگر معافی مانگنا ممکن نہ ہو تو پھر اس کے لئے خدا سے گناہوں کی بخشش کے لئے دعا کرے۔

مسئلہ (۳۰) حاکم شرع کی اجازت کے بغیر کوئی بھی شخص ایسے شخص کے مال کو جو خمس نہیں دیتا حاکم شرع کو دینے کی غرض سے نہیں اٹھالے جاسکتا۔

مسئلہ (۳۱) وہ آواز اور طرز جو لہو و لعب کی محافل کے ساتھ مخصوص ہے۔ وہ غنا ہے۔ اور حرام ہے۔ اگر یہ نوحہ یا مجلس امام حسین علیہ السلام یا قرآن کو اسی طرز کے ساتھ جو غنا ہے پڑھے تو بھی حرام ہے (جیسا کہ آج کل ہماری مجالس میں سینما و گراموفون وغیرہ کی طرز و آواز پر تصدیق بنا کر پڑھے جاتے ہیں یہ بھی حرام ہیں) البتہ صرف اچھی آواز اور خوش الحانی سے کہ جس سے غنا نہ بنے مجالس و قرآن کا پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ (۳۲) وہ انعامات وغیرہ جو بینک اُن اشخاص کو اپنی طرف سے دیتا ہے کہ جن کا حساب بینک میں ہوتا ہے چونکہ وہ لوگوں کو تشویق دلانے کی غرض سے اپنی طرف سے دیتا ہے اور جس سے کسی کو ضرر و نقصان نہیں پہنچتا لہذا حلال و جائز ہے۔

مسئلہ (۳۳) گلی و کوچہ و بازار میں کہ جہاں عورتیں گزرتی ہیں ماتم کرنا جائز ہے۔ جب کہ ماتم داروں کے سینے قمیص وغیرہ سے پوشیدہ ہوں۔ اور اسی طرح ماتمی دستوں کے ساتھ علم وغیرہ لے کر جانا بھی جائز ہے۔ لیکن انہیں چاہیے کہ آلات لہو و لعب اپنے ساتھ استعمال نہ کریں۔

مسئلہ (۳۴) مہبہ میں اور ہدیہ میں اور جو کچھ ڈھونڈنے سے ملے یا وصیت کے ذریعہ سے منتقل ہو۔ اور اگر مال میں زیادتی ہو جائے (جیسے جانوروں کے بچے پیدا ہو جائیں) تو اس زیادتی میں اور اُس میراث میں جو غیر متوقع طور پر ہاتھ لگے بنا برا حوط خمس دینا ہوگا۔

مسئلہ (۳۵) اتویٰ یہ ہے کہ نماز واجب کے وقت نوافل یومیہ کے علاوہ مستحب نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ (۳۶) واجب ہے کہ جہاں پر نماز پڑھے وہ پوری جگہ ایسی نجاست سے جو نماز گزار کے جسم یا لباس میں سرایت کر سکتی ہو۔ پاک ہو۔ پس اگر وہ جگہ خشک ہو۔ اور نجاست سرایت نہ کرے تو نماز صحیح ہے مگر جائے سجدہ اگر نجس ہو تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ اگرچہ خشک ہی ہو۔ بلکہ مستحب ہے کہ تمام جگہ پاک ہو۔

مسئلہ (۳۷) اگر ذکر رکوع یا ذکر سجود بھول جائے اور رکوع یا سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد یاد آئے تو نماز صحیح ہوگی مگر لمپٹ نہیں سکتا۔ اگرچہ ابھی بعد کے رکن میں نہ بھی داخل ہوا

ہو۔ کیونکہ اُس کا محل گذر چکار پس لازم ہے کہ اس کمی کی وجہ سے مسجد سہو بجالائے۔  
مسئلہ (۳۸)، اگر یہ پتہ نہ چلے کہ خلف الکبر کون ہے تو پھر دونوں لڑکوں پر وجوب کفائی کی طرح  
والدین کی عبادات بجالانے کا حکم ہے۔

مسئلہ (۳۹) جب قضا نمازیں ایک دن کی ہوں جیسے ظہر اور عصر ایک دن کی تو ترتیب  
سے ان کی قضا بجالانا واجب ہے۔ اور اگر ایک دن کی نہ ہوں تو پھر ترتیب وار بجالانے میں  
اشکال ہے، اگرچہ احتیاط اسی میں ہے۔

مسئلہ (۴۰) جب کسی انسان کی کسی جگہ پر کوئی ملک وجاؤ ہو۔ اور وہ چھ ماہ اس ملک و  
جاؤ میں رہ بھی چکا ہو تو وہ جگہ اُس کا وطن ہوگا لیکن اگر وہاں کے قصد وطنیت سے اعراض  
کر چکا ہو تو پھر وہ جگہ وطن نہ ہوگی۔ اگرچہ ملک بھی موجود ہو۔ اور چھ ماہ بھی رہ چکا ہو۔

مسئلہ (۴۱) جب یہ صادق آجائے کہ کسی کا سفر کرنا اُس کا شغل و عمل ہے تو وہ نماز پوری  
پڑھے گا اگرچہ پہلا سفر ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ (۴۲) افعال نماز میں گمان کا یقین کے حکم میں ہونا مشکل ہے لہذا بجالانے کے  
گمان میں نماز کے بعد اس نماز کا اعادہ کرے اور نہ بجالانے کے گمان کے وقت واپس  
لوٹ کر اس چیز کو بجالائے اور پھر اعادہ نماز بھی کرے۔

مسئلہ (۴۳) وہ چیز جو باپ اپنی بیٹی کو بطور جہیز دیتا ہے اگر تو باپ صلح یا بخشش کے طور  
پر اپنی لڑکی کا ملک قرار دے تو پھر وہ لڑکی سے واپس نہیں لے سکتا اور اگر اس نے جہیز  
اپنی لڑکی کا ملک قرار نہ دیا ہو تو پھر وہ اُسے واپس لے سکتا ہے۔

# مسائل بطور سوال و جواب

## منقول از بیان الخمس

سوال (۱) آیہ قرآن وَاَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ الْ لَفْظُ "غَنِمْتُمْ" ان ساتوں قسموں کو شامل ہے جن کا اکثر احادیث میں ذکر ہے یا لفظ غنیمت سے مراد صرف وہ مال ہے جو جنگ کے بعد کفار سے لوٹ میں جبر و قہر سے حاصل ہو نہ سب اہل بیت و مسلک شیعین اہل بیت میں غنیمت سے مراد فائدہ مکتبہ ہے یا صرف لوٹ کا مال۔  
جواب :- باسم تعالیٰ، مراد مطلق غنیمت ہے مگر مراد کا استثناء ہوا ہے۔ اسے رسالہ توضیح سے جاننا چاہیئے۔

سوال (۲) آیہ مذکورہ میں ذوی القربی سے مراد ایام زمانہ ہیں جو آں حضرت کے بعد ان کی جگہ محبت خدا اور امام خلق ہوئے ہیں۔ یا ذوی القربی سے مراد تمام سادات ہیں۔  
جواب :- ذوی القربی سے مراد بالخصوص ائمہ طاہرین علیہم السلام ہیں اور سہم سادات کے حق دار سادات بنی ہاشم ہیں۔

سوال (۳) سہم امام کسے کہتے ہیں اور کن حصوں کو سہم امام کہا جاتا ہے اور کیا ایام زمانہ پر یہ فرض ہے کہ وہ سہم امام صرف سادات پر تقسیم کریں یا انہیں یہ حق حاصل ہے کہ جہاں ضرورت ہو۔ اور مصلحت سمجھیں صرف یا تقسیم کریں اگرچہ غیر سادات بھی ہوں۔

جواب :- سہم امام سے مراد خدا اور رسول اور ذوی القربی کے حصے ہیں۔ اور سہم سادات سے مراد یتامیٰ و مساکین اور ابن سبیل کے حصے ہیں۔

سوال (۴) حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام سہم امام سادات سے مختص رکھتے تھے۔ یا حسب ضرورت و مصلحت صرف فرماتے تھے۔ اگر ضرورت دوم درست ہے تو کن کن پر اور کس کس کام پر صرف فرماتے تھے۔

جواب :- اپنی نظر میں جہاں مصلحت سمجھتے صرف فرماتے تھے۔

مسائل بطور سوال و جواب

تحفۃ العوام مقبول جدید

سوال (۵) کیا بوقت ضرورت سہم امام کا ایک حصہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے معلوم دین کی تحصیل پر صرف کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ مجتہد کی اجازت سے جس کی تقلید ہو جائز ہے۔

سوال (۶) غیبت امام کے زمانہ میں کیا شیعوں کو خمس معاف کر دیا گیا ہے یا جاری ہے اور جو چیز شیعوں پر معاف کر دی گئی ہے۔ وہ خمس ہے یا انفال ہیں؟

جواب۔ جو چیز معاف کر دی گئی ہے۔ وہ میدان جنگ کے لوٹ کے مال اور انفال ہیں۔

سوال (۷) غیبت امام کے زمانہ میں کیا مجتہد جامع الشرائط کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ فرمان و عمل آئمہ طہرین علیہم السلام کے مطابق خمس اور خاص کر سہم امام تقسیم فرمائیں یا نہیں۔

جواب۔ حاکم شرع اور نایب امام کی نظر میں اگر وہ ان امور میں سے ہے جہاں سہم امام صرف ہر سکتا ہے تو درست ہے۔ جیسا کہ رسالہ کی طرف رجوع کرنے سے واضح ہو جائیگا۔

سوال (۸) زید زمین و مکان اور دیگر اموال رکھتا ہے۔ اور ہر سال اخراجات سے زیادہ منفعت حاصل کرتا ہے جو اخراجات سال کے بعد بچ جاتے ہیں مگر اس سے کبھی اس نے خمس ادا نہیں کیا۔ اسی طرح اُسے معلوم ہے کہ اُس کے آبا و اجداد بھی یہی جائداد رکھتے تھے بلکہ اُس کی آمدنی سے مزید جائداد خریدتے تھے مگر جس کسی نے ادا نہیں کیا تو اس صورت میں زید پر واجب ہے کہ وہ اپنی جدی و پدری اور اپنی کمائی ہوئی جائداد کے ہر حصہ سے زمین یا مکان یا سامان خانگی وغیرہ سے خمس ادا کرے۔ اگر لازم ہے تو کیا ایسا کرنے سے وہ بری الذمہ ہو جائے گا۔

جواب۔ مال میراث میں اگر باپ و دادا کے خمس ادا کرنے یا نہ کرنے کا علم یقین نہ ہو۔ تو اس مال کو صحیح سمجھیں۔ اور اگر یقین ہے کہ خمس واجب تھا اور یہ نہیں ادا کیا گیا تو چاہیے کہ ادا کرے۔ البتہ سال کے منافع میں جو سال کے خرچ سے بچ رہے اُس کا خمس ادا کرنا لازم ہے۔ پس انشاء اللہ بری الذمہ ہو جائے گا۔

سوال (۹) بعض فقہاء فرماتے ہیں۔ اور اپنی کتب و رسائل میں لکھتے ہیں کہ جو مال بذریعہ تجارت یا بذریعہ مشاہدہ ملازمت یا اجرت یا حتی الخدمت وغیرہ ایسے شخص سے حاصل ہو



جس نے باوجود خمس حاصل ہونے کے پھر بھی ادا نہیں کیا۔ محصل پر لازم ہے کہ قبل از استعمال اس کا خمس ادا کرے ورنہ اس کا استعمال درست نہ ہوگا۔

جواب۔ جو منافع سال کے خرچہ سے بچیں۔ ان پر خمس واجب ہے، سال پورا ہو جانے کے بعد۔ رہا مسئلہ خدمت و محنت و مزدوری یا ملازمت وغیرہ تو وہ اگر حکومت کی ہے تو حاکم شرع کی اجازت ضروری ہے۔ یعنی بحیثیت وکیل ہونے کے اُجرت یا تنخواہ حاصل کرے پھر تمسک کرے اور آخر سال میں جو خرچ سے بچ رہے اُس سے خمس ادا کرے۔

## نماز حضرت صاحب العصر الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ

(عطیہ مولانا نقوی مدظلہ العالی)

یہ نماز دو رکعت ہے۔ رکعت اول میں سورۃ حمد تلاوت کرنے کے وقت جب آیۃ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پڑھیں اُسے سو مرتبہ کہیں اور آخری مرتبہ سورۃ کو تمام کریں اور اس کے بعد سورۃ توحید یعنی سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ لِّح ایک مرتبہ پڑھیں۔ دوسری رکعت بھی اسی طریقے سے بجالائیں اور نماز ختم کرنے کے بعد کھڑے ہو کر یہ دعا جبرج قلب سے پڑھیں۔ انشاء اللہ جلد امور عظیمہ میں کامیابی حاصل ہوگی۔ تصفیۃ قلب، تزکیہ نفس، اطمینان، روحانیت و نورانیت کے درجہ پر فائز ہوں گے۔ یہ نماز عجیب و غریب اسرار کی حامل ہے۔ شب جمعہ آخر شب یہ نماز پڑھنی چاہیئے۔ ورنہ ہر ایک شب پڑھی جا سکتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ عَظَمَ الْبَلَاءُ وَ بَرِحَ الْخَفَاءُ وَ انْكَشَفَ الْغَطَاءُ وَ صَاقَتْ الْاَرْضُ بِمَا  
وَسِعَتْ السَّمَاءُ وَ اِلَيْكَ يَا رَبِّ الْمُسْتَكِي وَ عَلَيْكَ الْمُعْوَلُ فِي الشَّدَّةِ وَ الرَّخَاءِ  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ الَّذِيْنَ اَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِمْ وَ عَجَّلْ  
اَللّٰهُمَّ فَرَجَهُمْ بِقَالِمِهِمْ وَ اُظْهِرْ اَعْرَازَهُ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ  
يَا مُحَمَّدُ اَلْكَفَايَا فَاِنَّكُمَا كَافِيَايَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ  
اَلْصُرَانِي فَاِنَّكُمَا نَاصِرَايَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اَحْفَظَانِي

يَا نَكْمًا حَافِظًا يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الرِّمَانِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ  
يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الرِّمَانِ الْعُوثُ الْعُوثُ الْعُوثُ أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي  
أَلَدَمَانِ أَلَدَمَانِ أَلَدَمَانِ -

ترجمہ - بارِ الہا! بلائیں بڑھ گئی ہیں گناہ جو پوشیدہ تھے ظاہر ہو گئے ہیں۔ پروردہ کھل گیا ہے۔ زمین باوجود آسمان کی وسعت کے تنگ ہو گئی ہے۔ اسے پالنے والے تجھ سے اپنی شکایت کرتا ہوں اور تکلیف و مصیبت کے وقت تجھ سے ہی مدد کا خواستگار ہوں۔ پروردگار! تو محمد و آل محمد پر اپنی رحمت کاملہ نازل فرما۔ جن کی اطاعت کا تو نے ہی حکم دیا ہے۔ بارِ الہا! تو ان کے قائم رآل محمد کے ساتھ ان کی کشائش میں تعجیل فرما۔ اور ان کے اعزاز و منزلت کو ظاہر فرما۔ اسے محمد مصطفیٰ اور اسے علی مرتضیٰ! آپ حضرات میری کفایت فرمائیے۔ یقیناً آپ کی کفایت میرے لئے کافی ہے۔ میری نصرت فرمائیے اس لئے کہ آپ ہی میرے ناصر و مددگار ہیں۔ میری حفاظت کیجئے۔ یقیناً آپ ہی میرے محافظ و معین ہیں۔ اسے میرے آقا و مولا۔ اسے شہنشاہ زمانہ! اسے فرما دیں! میری فریاد کو پہنچئے۔ میری نصرت و امداد کیجئے اور اپنی پناہ میں رکھئے تاکہ جمیع آفات سے مامون رہوں۔

## دعاے معرفت

رجوع الی الامام الزمان عجل اللہ فرجه کے لئے یہ دعا ہر روز بعد نماز صبح پڑھنی چاہیئے  
انشاء اللہ العزیز تصفیہ قلب حاصل ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ دَسُوْلَكَ  
اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ دَسُوْلَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ دَسُوْلَكَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ  
اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ ضَلَكْتُ عَنْ دِيْنِيْ -

ترجمہ - بارِ الہا! تو مجھے اپنی ذات کی معرفت مرحمت فرما۔ پس اگر تو نے مجھے اپنی ذات کی معرفت سے شناسا نہ کیا تو میں یقیناً تیرے رسول کو نہ پہچان سکوں گا۔

پروردگار! تو مجھے اپنے رسول محمد مصطفیٰ کی معرفت نصیب کر کیونکہ اگر میں تیرے رسول کی معرفت سے محروم رہا تو مجھے تیری حجت کی معرفت حاصل نہ ہوگی۔ خداوند! تو مجھے اپنی حجت (امام آخر الزمان عجل اللہ فرجہ) کی معرفت عطا کر کیونکہ اگر تو نے اپنی حجت کی معرفت نہ عنایت فرمائی تو میں یقیناً اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔

## زیارت حضرت زینب خاتون علیہا السلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللَّهِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى وَ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ وَلِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ عَلِيِّ بْنِ الْمُرْتَضَى  
سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ وَالصِّدِّيقِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ  
سَيِّدَةِ النِّسَاءِ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُخْتَ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ  
سَيِّدِي شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ  
الرَّحِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الدَّاعِيَةُ الْخَفِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ  
النَّقِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْعَالِمَةُ الْغَيْرُ الْمَعْلَمَةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
أَيَّتُهَا الْمَظْلُومَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْمَهْمُومَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا  
الْمَغْمُومَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْمَصْرُوبَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْمَأْسُورَةُ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الصِّدِّيقَةُ الصُّغْرَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَةَ الصُّبْبَةِ  
الْعُظْمَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَبَ الْكُبْرَى وَالْعُصْمَةَ الصُّغْرَى أَشْهَدُ أَنَّكَ  
كُنْتَ صَابِرَةً مُجَلَّلَةً مُعَظَّمَةً مُكْرَمَةً مُجَدَّدَةً مُؤَمَّرَةً فِي جَمِيعِ حَالَاتِكَ  
وَمُقْبَلَاتِكَ وَمُصِيبَاتِكَ وَإِمْتِحَانَاتِكَ حَتَّى فِي أَشَدِّهَا وَأَمْرَهَا وَهِيَ وَاللَّهُ وَفَوْضُكَ فِي  
هَذَا الْمَكَانِ وَأَخُوكَ الْفُطَّانَ مَصْرُوعٌ فِي عَمَقِ الْحَاثِرِ مِنْ كَثَرَتِ جَرَاحَاتِ  
السَّيْفِ وَالسِّنَانِ وَالشَّيْءُ جَالِسٌ عَلَى صَدْرِهِ وَحُزْنًا لَا عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ

يَا بِنْتَ الزَّهْرَاءِ وَيَا بِنْتَ خَدِيجَةَ الْكُبْرَى أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ تَصَعَّتَ لِلَّهِ  
وَلِرَسُولِهِ وَلِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلِفَاطِمَةَ وَالْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ وَنَصَرْتَهُمْ  
بِقَلْبِكَ وَلِسَانِكَ وَجَاهَدْتِ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ فَنِعْمَ الْأَخْتُ أَنْتِ  
لِلْحُسَيْنِ وَنِعْمَ الْأَخْلَافُ لَكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَامُهُ عَلَيْكُمَا وَعَلَى  
مَنْ أَحَبَّكُمَا وَنَصَرَ كُمَا لَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً سَلَبَتْ قِنَاعَكَ وَضَرَبَتْ بِكَعْبِ  
الرِّمَاحِ عَلَى أَعْضَائِكَ وَحَرَقَتْ خِيَامَكَ وَعَسَرَتْ عِيَالَكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً  
سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ وَلَعْنُ يُحْزَنُ يَا سَيِّدَتِي وَمَوْلَاتِي أَنَا زَا أَيْرُ  
لَكَ وَلَا خِيَلُ الْحُسَيْنِ وَتُحِبُّكُمَا وَمُعِينُكُمَا فَاسْتَعْوِزِي وَلَا بَأْسِي وَأَهْمَاتِي  
وَأَجْدَادِي وَأَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَرَأْسِكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
وَأُمِّكَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَأَخَاكَ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ  
بَيْتِ النَّبُوَّةِ وَمُخْتَلَفِ الْمَلَكُوتِ وَمُهَيَّطِ الْوَحْيِ الشَّرِيفِ وَرَحْمَةِ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ

## مناجات (خمسہ عشر) حضرت ام زین العابدین علیہ السلام

پہلی مُناجات (توبہ کرنے والوں کے لئے)

اَللّٰهُمَّ اِنِّى الْخَطَايَا ثَوْبٌ مَدَلَّتْنِى وَجَلَّلَنِى الشَّبَاعُ مِنْكَ لِبَاسٌ  
مَسْكَنَتْنِى وَامَاتَ قَلْبِى عَظِيْمٌ جَنَابَتْنِى فَاحْبِبْهُ بِتَوْبَةٍ مِنْكَ يَا اَمَلِى وَبُعِيْتْنِى  
وَيَا سُبُوْلِى وَمُنِيْتْنِى فَبِعِزَّتِكَ مَا اَجِدُ لِدُنُوْنِى سِوَاكَ غَافِرًا وَّلَا اَرَى لِكُسْرِى  
غَيْرَكَ جَابِرًا وَّمَدُّ خَصْعَتُ بِالْاِنَابَةِ اِلَيْكَ وَعَوْتُ بِالِاسْتِغَاثَةِ لَدَيْكَ  
فَاِنْ طَرَدْتَنِيْ مِنْ بَابِكَ فَيَسِّرْ لِّى الْوُجُوْدَ وَاِنْ رَدَدْتَنِيْ عَنْ جَنَابِكَ فَيَمْنَعْ اَعُوْذُ فَوَا  
اَسْأَلُكَ مِنْ خَجَلَتْنِى وَافْتَضَحْتْنِى وَاهْتَفَا مِنْ سُوءِ عَمَلِى وَاجْتَرَأْتْنِى اَسْأَلُكَ يَا  
غَافِرَ الدُّنُوْبِ الْكَبِيْرَةِ يَا جَابِرَ الْعُظْمِ الْكَبِيْرِ اَنْ تُحِبَّ لِيْ مُوْبِقَاتِ الْجَرَائِرِ  
وَتَسْتُرْ عَلَيَّ فَاضِحَاتِ السَّرَائِرِ وَلَا تُخْلِنِيْ فِى مُشْهَدِ الْقِيَامَةِ مِنْ بَرْدِ عَفْوِكَ

وَمَغْفِرَتِكَ وَلَا تُعْزِنِي مِنْ جَبِيلِ صَفْحِكَ وَسِتْرِكَ إِلَهِي ظَلَلْ عَلَى ذُنُوبِي عَمَامَ  
 رَحْمَتِكَ وَأَرْسِلْ عَلَى عِيُونِي سَحَابَ رَأْفَتِكَ إِلَهِي هَلْ يَرْجِعُ الْعَبْدُ إِلَّا بِسُقَى  
 إِلَّا إِلَى مَوْلَاةٍ أَمْ هَلْ يُجِيرُهُ مِنْ سَخَطِهِ أَحَدٌ سِوَاكَ إِلَهِي إِنْ كَانَ التَّادُّمُ عَلَى  
 الذَّنْبِ تَوْبَةً فَإِنِّي وَعِزَّتِكَ مِنَ التَّادُّمِينَ وَإِنْ كَانَ إِلَّا سِتْفَارٌ مِنَ الْخَطِيئَةِ  
 حِطَّةً فَإِنِّي أَكُ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ لَكَ الْعُجْبَى حَتَّى تَرْضَى إِلَهِي بِعُذْرَتِكَ عَلَى  
 نَسَبٍ عَلَى وَجْهِكَ أَعْفُ عَنِّي وَبِعِلْمِكَ بِي أَرْفُقْ بِي إِلَهِي أَنْتَ السَّيِّدُ فَتَحْتَ بَعِيدَكَ  
 بَابًا إِلَى عَفْوِكَ سَمَّيْتَهُ التَّوْبَةَ فَقُلْتَ تَوُودُ إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا قَامًا عَذْرًا مَنْ  
 أَعْفَلَ دُخُولَ الْبَابِ بَعْدَ فَتْحِهِ إِلَهِي إِنْ كَانَ قُبْحُ الذَّنْبِ مِنْ عَبْدِكَ فَلْيَحْسِنْ  
 الْعَفْوَ مِنْ عِنْدِكَ إِلَهِي مَا أَنَا بِأَوَّلِ مَنْ عَصَاكَ فَكُنْتُ عَلَيْهِ وَلَعَزَّ مَنْ لِعَفْوِكَ  
 فَجَدْتُ عَلَيْهِ يَا مُجِيبَ الْمُنْظَرِ يَا كَاشِفَ الضَّرِّ يَا عَظِيمَ الْبِرِّ يَا عَلِيمًا بِمَا فِي السِّرِّ  
 يَا جَبِيلَ السِّرِّ اسْتَشْفَعْتُ إِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَتَوَسَّلْتُ بِجَنَابِكَ وَتَوَحُّمِكَ  
 فَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَلَا تُخَيِّبْ فِيكَ رَجَائِي وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَكَفِّرْ خَطِيئَتِي بِسَمْنِكَ وَ  
 رَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۞

## دوسری مناجات (شکوہ کرنے والوں کے لئے)

إِلَهِي أَسْكُوْا نَفْسًا بِالسُّوءِ أَمَّارَةً وَ إِلَى الْخَطِيئَةِ مُبَادِرَةً وَ بِعِصْيِكَ مُؤَلَّةَةً  
 وَ بِسَخَطِكَ مُتَعَرِّضَةً تَسْلُكُ بِي مَسَالِكَ السَّهَالِكِ وَ تُجْعَلُنِي عِنْدَكَ أَهْوَنَ هَالِكِ  
 كَثِيرَةٍ الْعِلَلِ طَوِيلَةِ الْأَمَلِ إِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ تَجَزَّعْ وَإِنْ مَسَّهُ الْخَيْرُ تَسْمَعْ مِثَالَهُ  
 إِلَى اللَّعِبِ وَاللَّهْوِ مُمْلُوءَةً بِالْعَفْلَةِ وَالسَّهْوِ تُسْرِعُ بِي إِلَى الْمَوْتِ وَتُسَوِّقُنِي بِالتَّوْبَةِ  
 إِلَهِي إِلَيْكَ أَسْكُوْا عُدُوًّا وَ أَصْنَعُنِي وَ شَيْطَانًا يُغْوِينِي قَدْ مَلَأَ بِالْوَسْوَاسِ صَدْرِي  
 وَ حَاطَتْ هَوَاجِسُهُ بِقَلْبِي يُعَاوِدُنِي إِلَى الْهَوَى وَ يَزِينُنِي لِي حُبَّ الدُّنْيَا وَ يَحُولُ بَيْنِي  
 وَ بَيْنَ الطَّاعَةِ وَ الزُّلْفَى إِلَهِي إِلَيْكَ أَسْكُوْا قَلْبًا قَاسِمًا مَعَ الْوَسْوَاسِ مُتَقَلِّبًا وَ بِالزُّلْفَى  
 وَ الطَّبَعِ مُتَلَبِّسًا وَ عَيْنًا مِنَ الْبُكَاءِ مِنْ خَوْفِكَ جَامِدَةً وَ إِلَى مَا تُسْرَهُ طَائِعَةً ۞



إِلَهِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِقُدْرَتِكَ وَنَجَاةَ لِي مِنْ مَمَكَّارَةِ الدُّنْيَا إِلَّا بِعِصْمَتِكَ  
فَاسْأَلُكَ بِبِلَاغَةِ حِكْمَتِكَ وَنَفَاذِ مَشِيئَتِكَ أَنْ لَا تَجْعَلَنِي بِعَيْرِ جُودِكَ مُتَعَرِّضًا وَلَا  
تَصِيرَنِي لِلْفِتَنِ عَرَضًا وَكُنْ لِي عَلَى الْأَعْدَاءِ نَاصِرًا وَعَلَى الْمُخَازِيءِ وَالْعُيُوبِ سَاطِرًا وَمِنْ  
الْبَلَاءِ وَاقِيًا وَعَيْنَ الْمَعَاصِي عَاصِمًا بِرَأْسِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ هـ

## تیسری مناجات (اللہ سے خوف رکھنے والوں کے لئے)

إِلَهِي أَتَرَكَ بَعْدَ الْإِيمَانِ بِكَ تَعَذُّبِي أَمْ بَعْدَ حُبِّي إِيَّاكَ تُبْعِدُنِي عَنْ أَمْرٍ مَعَ  
رَجَائِي بِرَحْمَتِكَ وَصَفْحِكَ تَحْرِمُنِي أَمْرٍ مَعَ اسْتِجَارَتِي بِعَفْوِكَ تَسْلُبُنِي حَاشَا لَوْجْهِكَ  
الْكُرْبَى أَنْ تُخَيِّبَنِي لَيْتَ شِعْرِي الشِّفَاءُ وَلَدَيْتِي أُمِّي أُمُّ لِلْعَنَاءِ رَبَّتْنِي فَلَيْسَتْ لَهَا  
تِلْدَةٌ فِي وَلَدٍ تَرْبِيَنِي وَلَيْسَتِي بِعِلْمِ مَنْ أَهْلُ السَّعَادَةِ جَعَلْتَنِي بِقُرْبِكَ وَجَوَارِكَ خَصَصْتَنِي  
فَتَقَرَّبْتُ إِلَيْكَ عَيْنِي وَتَطْمَئِنُّ لَكَ لَفْسِي إِلَهِي هَلْ تَسُوْدُ وَجُوهًا حَرَّتْ سَاجِدَةٌ أَوْ  
بِعَظَمَتِكَ أَوْ تُخْرُسُ أَلْسِنَةٌ لَطَفْتَ بِالنَّاسِ عَلَى مُجْدِكَ وَجَلَّ لَسْتُكَ أَوْ تُطْعَمُ عَلَى لُؤْلُؤِ  
نُطُوقٍ عَلَى مُحِبَّتِكَ أَوْ تَصْمُرُ أَسْمَاعًا تَلَذَّذَتْ بِسَمَاعِ ذِكْرِكَ فِي إِرَادَتِكَ أَوْ تَغْلُ أَكْفَادَ  
نَعْتِهَا أَلَا مَا لِي إِلَيْكَ رَجَاءٌ رَأَيْتُكَ أَوْ تَعَاقِبُ أَبَدًا نَاغَمِلْتُ بِطَاعَتِكَ حَتَّى تَحِلَّتْ فِي  
مُجَاهِدَتِكَ أَوْ تَعَذِّبُ أَرْجُلًا سَعَتْ فِي عِبَادَتِكَ إِلَهِي لَا تُغْلِقْ عَلَيَّ مُوَجِّدِكَ أَبْوَابَ  
رَحْمَتِكَ وَلَا تَحْجُبْ مُسْتَرَفِقَكَ عَنِ النَّظَرِ إِلَى جَمِيلِ رُؤْيَيْكَ إِلَهِي لَفْسُ أَعْرَ رُشْمَا  
بِتَوْجِيدِكَ كَيْفَ تَذَلُّمَا بِسَهْمَانِ هَجْرَانِكَ وَضَيْبِ الرَّعْدِ عَلَى مَوْءٍ بِكَ كَيْفَ  
تَحْرِتُهُ بِحَرَارَةِ بَرِّكَ إِلَهِي أَجْرُنِي مِنْ أَلِيمِ عَظْمِكَ وَعَظِيمِ سَخَطِكَ يَا خَانُ  
يَا مَنَانُ يَا رَحِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا جَبَّارُ يَا قَهَّارُ يَا غَفَّارُ يَا سَتَّارُ نَجِّنِي بِرَحْمَتِكَ مِنْ عَذَابِ  
النَّارِ فَصِلْهُ الْعَارِ إِذَا مَتَّانُ أَوْ خِيَارُ مِنَ الْأَسْرَارِ وَحَالَتِ الْأَحْوَالُ وَهَالَتْ  
الْأَهْوَالُ وَقَرَّبَ الْمُحْيُونَ وَبَعَدَ الْمُسَيِّئُونَ وَوَفَيْتَ كُلَّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يَطْلُبُونَ هـ

## چوتھی مناجات (اُمیدواروں کے لئے)

بَا مَنْ إِذَا سَأَلَهُ عَبْدٌ عَطَاةً وَإِذَا أَمَّلَ مَا عِنْدَهُ بَلَغَهُ مُنَاةً وَإِذَا أَتَقَبَّلَ عَلَيْهِ

قَرَبَهُ وَادْبَاهُ وَإِذَا جَاهَرَهُ بِالْعُصْيَانِ سَرَّ عَلَيَّ ذَنْبِهِ وَغَطَّاهُ وَإِذَا تَوَكَّلَ عَلَيْهِ  
 أَحْسَبَهُ وَكَفَاهُ إِلَهِي مِنَ الَّذِي نَزَلَ بِكَ مُلْتَبِسًا قِرَاكَ فَمَا قَرِيبَتُهُ وَمَنْ  
 الَّذِي أَنَاخَ بِبَابِكَ مُرْتَجِيًا شَدَاكَ فَمَا أَدْلِيَّتُهُ أَيْمَحْسُنُ أَنْ أَرْجِعَ عَنْ  
 بَابِكَ بِالْجُلِيَّةِ مَضْرُوفًا وَلَسْتُ أَعْرِفُ سِوَاكَ مُؤَلًّا بِالْإِحْسَانِ مُؤَصِّفًا كَيْفَ  
 أَرْجُو أُغَيِّرَكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدِكَ وَكَيْفَ أَدْرِي سِوَاكَ وَالْخَلْقُ وَالْأُمُوكُ  
 أَقَطَعَ رَجَائِي مِنْكَ وَتَدَاؤَلَيْتُنِي مَا لَمْ أَسْأَلْهُ مِنْ فَضْلِكَ أَمْ تَغْفِرُنِي  
 إِلَى مِثْلِي وَأَنَا أَعْتَصِمُ بِحَبْلِكَ يَا مَنْ سَعِدَ بِرَحْمَتِهِ الْقَاصِدُونَ وَلَمْ يَشَقَّ  
 بِمَقْمَرِهِ السُّتَغْفِرُونَ كَيْفَ أَنْتَ وَلَمْ تَزَلْ ذَاكِرِي وَكَيْفَ الْهُوَ عَنْكَ وَ  
 أَنْتَ مُرَاقِبِي إِلَهِي بِدَيْلِ كَرَمِكَ أَعْلَقْتُ يَدِي وَلَيْلٍ عَطِيَّاسُكَ  
 بَسَطْتُ أَمْسِي فَأَخْلَصْنِي بِخَالِصَةِ تَوْجِيدِكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ صَفْوَةِ عِبِيدِكَ  
 يَا مَنْ كُلُّ هَارِبٍ إِلَيْهِ يَلْتَجِي وَكُلُّ طَالِبٍ إِيَّاهُ يَرْتَجِي يَا خَيْرَ مُرْجُوٍّ وَيَا  
 أَكْرَمَ مَدْعُوٍّ يَا مَنْ لَا يَرُدُّ سَأَلُهُ وَلَا يُخَيِّبُ أَمَلُهُ يَا مَنْ كِبَابُهُ  
 مَفْتُوحٌ لِدَاعِيهِ وَحِجَابُهُ مَرْفُوعٌ لِرَاجِيهِ أَسْأَلُكَ بِكَرَمِكَ أَنْ تَمُنَّ  
 عَلَيَّ مِنْ عَطَايِكَ بِمَا تَقْرُبُ بِهِ عَيْنِي وَمِنْ رِجَائِكَ بِمَا تَطْمِئِنُّ بِهِ نَفْسِي  
 وَمِنْ الْيَقِينِ بِمَا تَهْوَنُ بِهِ عَلَيَّ مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَتُجْلَوِيهِ عَنْ كَبِيرَتِي  
 غَشَوَاتِ الْعَمَى بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

## پانچویں مناجات (اللہ کی طرف سے رغبت کرنے والوں کے لیے) عَلَیْكَ

إِلَهِي إِنْ كَانَ قَتْلَ رَاذِيٍّ فِي الْمَسِيرِ إِلَيْكَ فَلَقَدْ حَسَنَ ظَنِّي بِالتَّوَكُّلِ  
 وَإِنْ كَانَ جُرْمِي قَتْلَ أَخِي مِنْ عَقْرِبَتِكَ فَإِنَّ رَجَائِي قَدْ اسْتَحَرَّ فِي  
 بِلَا مِنْ مِنْ تَقْبَلِكَ وَإِنْ كَانَ ذَنْبِي قَتْلَ عَمْرٍاءٍ لِعِقَابِكَ فَقَدْ أَذِنَنِي  
 حَسَنُ تَقَاتِي بِتَوْبَتِكَ وَإِنْ أَنَا مَتْنِي الْفَضْلَةَ عَنِ الْإِسْتِعْدَادِ مِنْ لِقَائِكَ  
 فَقَدْ نَبَهْتَنِي الْمَعْرِفَةَ بِكَرَمِكَ وَالْأَثَرِ وَإِنْ أَوْحَشَ مَا بَيْنِي وَدُ

بَيْنَكَ فَرْطُ الْعُصْيَانِ وَالطُّغْيَانِ فَقَدْ انْسَخَى بُشْرَ الْغُفْرَانِ وَالرِّضْوَانِ  
 اسْأَلُكَ بِسُبْحَانَ وَجْهِكَ وَبِأَنْوَارِ قُدْسِكَ وَأَبْهَلُ إِلَيْكَ بِعَوَاطِفِ رَحْمَتِكَ  
 وَلَطَائِفِ بَرِّكَ أَنْ يَحْقُقَ ظَنِّي بِمَا أُؤْتِلُهُ مِنْ جَزِيلِ أَكْرَامِكَ وَجَمِيلِ  
 انْعَامِكَ فِي الْقُرْبَى مِنْكَ وَالرِّضَى لَدَيْكَ وَالشَّعْخُشَ بِالنَّظَرِ إِلَيْكَ وَهَذَا أَنَا  
 مُتَعَرِّضٌ لِنَفْحَاتِ رُوحِكَ وَعَطْفِكَ وَمُنْجِمٌ غَيْثِ جُودِكَ وَلَطْفِكَ قَائِمٌ مِنْ سَخَطِكَ إِلَى  
 رِضَاكَ هَارِبٌ مِنْكَ إِلَيْكَ رَاجٍ أَحْسَنَ مَا لَدَيْكَ فَجُودٌ عَلَى مَوَاهِبِكَ مُفْتَقِرٌ إِلَى رِعَايَتِكَ الْإِلَهِي  
 مَا بَدَعْتَ لِي مِنْ فَضْلِكَ فَتَسْبِيحُهُ وَمَا وَهَبْتَ لِي مِنْ كَرَمِكَ فَلَا سَلْبَهُ وَمَا  
 سَرَّتَهُ عَلَيَّ بِجَلِيلِكَ فَلَا تَهْتِكُهُ وَمَا عَلِمْتَهُ مِنْ قَبِيحٍ فَعَلِي فَاغْفِرْهُ  
 إِلَهِي اسْتَسْقَيْتُ بِكَ إِلَيْكَ وَاسْتَجَرْتُ بِكَ مِنْكَ أَسْتَيْتُكَ طَائِعًا فِي إِحْسَانِكَ  
 رَاغِبًا فِي امْتِنَانِكَ مُسْتَقِيًّا وَأَبِلَ طَوْلِكَ مُسْتَمْطِرًا عِنَّمَا فَضْلِكَ طَالِبًا مَرْضَاتِكَ  
 قَاصِدًا جَنَابِكَ وَارِدًا شَرْيَعَةَ رِغْدِكَ مُلْتَبِسًا سَبِيحِ الْخَيْرَاتِ مِنْ عِنْدِكَ رَافِدًا  
 إِلَى حَضْرَتِ جَمَالِكَ مُرِيدًا وَجْهِكَ طَارِقًا بِأَبْكَ مُسْتَكِينًا لِعَظَمَتِكَ وَجَلَالِكَ  
 فَافْعَلْ لِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ مِنَ الْغُفْرِ وَالرَّحْمَةِ وَلَا تَفْعَلْ لِي مَا أَنَا أَهْلُهُ مِنَ الْعَذَابِ وَالنَّقْمَةِ  
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ :

## چھٹی مناجات (شکر کرنے والوں کے لئے)

إِلَهِي أَذْهَلَنِي عَنْ إِقَامَةِ شُكْرِكَ تَتَابَعُ طَوْلِكَ وَأَعْجَزَنِي عَنْ إِحْصَاءِ  
 ثَنَائِكَ فِضْضُ فَضْلِكَ وَشَغَلَنِي عَنْ ذِكْرِ مَجَامِيدِكَ تَرَادَفَ عَوَاشِدِكَ وَأَعْيَانِي  
 عَنْ شُرُوحِ نَفْسِكَ تَوَالِي أَيَادِيكَ وَهَذَا مَقَامٌ مِنْ اعْتَرَفْتُ بِسُبُوغِ النِّعَمَاءِ وَقَابِلُهُا  
 بِالتَّقْصِيرِ وَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْأَهْمَالِ وَالتَّضْيِيعِ وَأَنْتَ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ الْبَرُّ  
 الْكَرِيمُ السَّدِيُّ لَا يُخَيِّبُ قَاصِدِيهِ وَلَا يُطْرِدُ عَنْ فَنَائِثِهِ أَمْلِيهِ بِسَاحَتِكَ  
 تَحْتِ الرِّجَالِ الرَّاجِلِينَ وَبِعَرْصَتِكَ تَقِفُ أَمَالُ الْمُسْتَرْدِينَ فَلَا تَقْتَابِلْ  
 أَمَالَنَا بِالْغَيْبِ وَالْإِيَّاسِ وَلَا تَلْبِسْنَا سِرِّبَالِ الْقُتُوبِ وَالْإِبْلَاسِ إِلَهِي

تَصَاغَرُ عِنْدَ تَعَاظِمِ الْآثِمِ شُكْرِي وَنَضَائِلِي فِي جَنْبِ إِكْرَامِكَ أَيَّامِي شَتَائِي  
وَلَشَرِّي جَلَلَتِي بِعَمَلِكَ مِنَ الْوَارِثِ إِلَّا يَمَانِ حُلَلًا وَضَرَبْتَ عَلَيَّ لَطَائِفَ بَرِّكَ  
مِنَ الْغَيْرِ كَلَلًا وَقَدَدْتَ بَيْنِي مِنْكَ فَلَا شِدَّةَ وَلَا تَحَلُّ وَطَوَّقْتَنِي الْهُوَائِيَ لَا تَقْلُ  
فَالَا شُكَّ حَتَّى صَغُفَ لِسَانِي عَنْ إِحْصَائِهَا وَنِعْمًا وَلَكَ كَثِيرَةٌ قَصَّرَ نَهْيِي عَنْ  
إِذْرَاقِهَا فَضْلًا عَنْ اسْتِقْصَائِهَا فَكَيْفَ لِي بِتَحْصِيلِ الشُّكْرِ وَشُكْرِي إِيَّاكَ يَفْتَقِرُ إِلَى  
شُكْرٍ فَكَلِمَاتُ قَلْتُ لَكَ الْحَمْدُ وَجَبَّ عَلَيَّ لِذَلِكَ أَنَّ أَتَوَلَّيْتُكَ الْحَمْدُ إِلَهُي فَكَلِمَاتُ  
عَدَائَتِنَا بَلَطْفِكَ وَرَبِّتِنَا بِضَمِّكَ فَتَمِّمْ عَلَيْنَا سَوَابِغَ النِّعَمِ وَارْفَعْ عَنَّا مَكَارِهِ  
النِّقَمِ وَأَيُّدِنَا مِنْ حُطُوطِ السَّادِرِينَ أَرْفَعَهَا وَاجْلِهَا عَاجِلًا وَآجِلًا وَكَذَلِكَ الْحَمْدُ  
عَلَى حُسْنِ بَلَاءِكَ وَشُبُوحِ نِعْمَاتِكَ حَمْدًا يُؤَافِقُ رِضَاكَ وَيَسْتَرِي  
الْعُظِيمَ مِنْ بَرِّكَ وَبِدَاكَ يَا كَرِيمُ يَا غَفُورُ يَا رَحِيمُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

### ساتویں مناجات (اللہ کی اطاعت کرنے والوں کے لئے)

اَللّٰهُمَّ اِهْمَسْنَا طَاعَتَكَ وَجَنَّبْنَا مَعْصِيَتَكَ وَبَيَّرْنَا بُلُوْغَ مَا نَمَنَّا مِنْ  
اِبْتِغَاءِ رِضْوَانِكَ وَاحْلَلْنَا بِعُبُوْحَةِ جَنَابِكَ وَانْشَمَّ عَنْ كِبَايَرِنَا سَحَابُ  
الْاُرْتِيَابِ وَالْكَشْفُ عَنَّا قُلُوْبَنَا مَا اَغْشَيْتِ الْبُرْيَةَ وَالْجَبَابِ وَادْهَقِ الْبَاطِلَ  
عَنْ صَمَائِرِنَا وَاثْبِتِ الْحَقَّ فِي سَرَائِرِنَا فَاِنَّ الشُّكُوْكَ وَالظُّنُوْنَ لَوَاقِعُ الْفِتَنِ  
وَمُكْدِرَةٌ لِّصَفْوَةِ الْمَنَاجِحِ وَالْيَمِيْنُ اَللّٰهُمَّ اَحْلِلْنَا فِيْ سَفَرِنَا نَجَاتَكَ وَمَتِّعْنَا  
بِلَذِيْذِ مُنَاجَاةِكَ وَادْرِءْ نَاحِيَا مِنْ حُبِّكَ وَادِقْنَا حَلَاوَةَ الضَّمَمِ فِيْ وَدَّكَ  
وَقُرْبِكَ وَجْعَلْ جِهَادَنَا فِيْكَ وَهَمَّنَا فِيْ طَاعَتِكَ وَاحْلِصْ نِيَّاتِنَا فِيْ مُعَامَلَتِكَ  
فَاَنَابِكَ وَكَذَلِكَ وَلَا دَسِيْلَةَ لَنَا اِلَيْكَ اِلَّا اَنْتَ اِلٰهِي اَجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُصْطَفِيْنَ  
الْاَخْيَارِ وَالْحَقِيْقِيْنَ بِالصَّالِحِيْنَ الْاَبْرَارِ السَّابِقِيْنَ اِلَى الْمَكْرَمَاتِ الْمُسَارِعِيْنَ  
اِلَى الْخَيْرَاتِ النَّاْمِلِيْنَ لِبَلَايَاتِ الصَّالِحَاتِ السَّاعِيْنَ اِلَى رَفِيْعِ الدَّرَجَاتِ  
اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَبِالْاِجَابَةِ جَدِيْرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

## انھوں میں مناجات (اللہ کی طرف ارادہ کرنے والوں کے لئے)

بِسْمِكَ مَا أَفْئِقَ الطُّرُقَ عَلَى مَنْ لَمْ تَكُنْ وَبَيْلَهُ وَمَا أَوْصَحَ الْحَقَّ عِنْدَ مَنْ هَدَيْتَهُ سَبِيلَهُ عَلَيْهِ إِلَهِي فَأَسْأَلُكَ بِمَا سَبَّلَ الْوُضُوءُ إِلَيْكَ وَسَيَّرَنَا فِي أَقْرَبِ الطُّرُقِ لِلْوُقُودِ عَلَيْكَ قَرِيبًا عَلَيْنَا الْبَعِيدَ وَسَهَّلَ عَلَيْنَا الْعَبِيرَ الشَّدِيدَ وَالْحَقَّ بَعَادُكَ التَّذَيُّنَ هُمُ بِالْبِدَارِ إِلَيْكَ يَسَارِعُونَ وَبَابُكَ عَلَى الدَّوَامِ يَطُورُونَ وَإِيَّاكَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يُعْبُدُونَ وَهُمْ مِنْ هَيْبَتِكَ مُشْفِقُونَ الَّذِينَ صَفَّيْتَ لَهُمُ الْمَشَارِبَ وَبَلَغْتَهُمُ الرِّعَائِبَ وَأَنْجَحْتَ لَهُمُ الْمَطَالِبَ وَقَفَّيْتَ لَهُمُ مِمَّنْ فَضَلِكَ الْمَنَارِبَ وَمَلَأْتَ لَهُمُ ضَمَائِرَهُمْ مِنْ حَبْلِكَ وَرَوَيْتَهُمْ مِنْ صَالِي شَرِيكَ فَبِكَ إِلَى السَّيِّدِ مُنَاجَاتِكَ وَصَلَّوْا وَصَلُّوا رَمِيكَ أَقْصَى مَقَاصِدَهُ هُمْ حَصَلُوا نِيَامَنْ هُوَ عَلَى الْمُتَّيِّلِينَ عَلَيْهِ مُقِيلٌ وَبِالْعَطْفِ عَلَيْهِمْ عَائِدٌ مُفْضِلٌ وَالْغَائِلِينَ عَنْ ذِكْرِهِ رَاجِعٌ رَوَيْتُ وَبَعْدُ بِهِمْ إِلَى بَابِهِ وَدَرَدَ عَطُوفُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ أَوْفَرِهِمْ مِنْكَ حَقًّا وَأَعْلَاهُمْ عِنْدَكَ مَغْرُورًا فِي أَجْرِ لَهُمْ مِنْ وَدَّكَ قِسْمًا وَأَمْصَلِهِمْ فِي مَعْرِفَتِكَ نَيْبًا فَقَدْ انْقَطَعَتْ إِلَيْكَ هَسَّتِي وَانْصَرَفَتْ نَحْوُكَ رَغْبَتِي فَأَنْتَ لَا عَيْزُكَ مُرَادِي وَلَا لِسَانُكَ سَهْوِي وَسَهَادِي وَلِقَائُكَ قُرَّةُ عَيْنِي وَوَصْلُكَ مَتْنِي نَفْسِي وَإِلَيْكَ مَوْتِي وَفِي مُجْتَبَاكَ وَلِيٌّ وَإِلَى هَوَاكَ صَابَتِي وَرِضَاكَ بُغْيَتِي وَرُدُّيْكَ حَاجَتِي وَخَوَاؤُكَ طَلَبِي وَقُرْبُكَ غَايَةُ سُؤْلِي وَفِي سَأَلِكَ رَوْحِي وَرَاحَتِي وَعِنْدَكَ دَرَاءُ عَلَيَّ وَشِفَاءُ عَلَيَّ وَبَرَاءُ لَوْعَتِي وَكُشْفُ كُرْبَتِي فَكُنْ أُنْبِيئِي فِي وَحْشَتِي وَمُقِيلَ عَذْرَتِي وَخَافِرَ رَدَّتِي وَقَابِلَ تَوْبَتِي وَمُجِيبَ دَعْوَتِي وَوَلِيَّ عِصَّتِي وَمُعِينِي فَاتِنِي وَلَا تَقْطَعْ عَنِّي عُنْكَ وَلَا تَبْعُدْ فِي مِنْكَ يَا نَبِيَّيْ وَجَنَّتِي وَيَا دُنْيَايَ وَآخِرَتِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

## نوس مناجات (محبت کرنے والوں کے لئے)

إِلَهِي مَنْ دَلَّيْ دَانِي حَلَاوَةَ مُجْتَبَاكَ فَرَامَ مِنْكَ بَدَلًا وَمَنْ دَلَّيْ أَنْسَرَ



بِقُرْبِكَ فَأَبْتَغِي عَنْكَ جَوْلاً إِلَهِي فَأَجْعَلْنَا مِنْ أَصْطَفَيْتَهُ لِقُرْبِكَ وَلَا يَتَكَ  
وَأَخْلَفْتَهُ يَوْذَكَ وَمُحِبَّتِكَ وَشَرَفْتَهُ إِلَى لِقَائِكَ وَرَضَيْتَهُ بِقَضَائِكَ وَ  
مَنْحَتَهُ بِالنَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَخَبَوْتَهُ بِرِضَاكَ وَأَعَدْتَهُ مِنْ هَاجِرِكَ وَ  
فَلَاحِكَ وَبَوَّأْتَهُ مَقْعَدَ الصِّدْقِ فِي جِوَارِكَ وَخَصَّمْتَهُ بِمَعْرِفَتِكَ وَأَهْلَيْتَهُ  
لِعِبَادَتِكَ وَهَيَّمْتَ قَلْبَهُ لِإِرَادَتِكَ وَجَبَّيْتَهُ لِمُشَاهَدَتِكَ وَأَخْلَيْتَ وَجْهَهُ  
لَكَ وَفَرَعْتَ فُؤَادَهُ لِحُبِّكَ وَرَغَبْتَهُ فِيْمَا عِنْدَكَ وَالْهَمَّتَهُ ذِكْرَكَ  
وَأَوْزَعْتَهُ شُكْرَكَ وَشَعَلْتَهُ بِطَاعَتِكَ وَصَيَّرْتَهُ مِنْ صَالِحِي بَرَحِمَتِكَ  
وَأَكْثَرْتَهُ لِمُنَاجَاتِكَ وَقَطَعْتَ عَنْهُ كُلَّ شَيْءٍ يَقْطَعُهُ عَنْكَ، اللَّهُمَّ  
اجْعَلْنَا مِنْ دَابِئِهِمُ الْأَمْرِيَّاحِ إِلَيْكَ وَالْحَيِّينُ وَدَهْرُهُمُ الزَّوْجَرَةُ  
وَالْأَبْنَاءُ جِبَاهُهُمْ سَاجِدَةٌ لِعَظَمَتِكَ وَغُيُوثُهُمْ سَاهِرَةٌ فِي خِدْمَتِكَ  
وَوُجُوهُهُمْ سَابِلَةٌ مِنْ خَشْيَتِكَ وَقُلُوبُهُمْ مُتَعَلِّقَةٌ بِمُحِبَّتِكَ وَأَفْئِدَتُهُمْ  
مُتَخَلِّعَةٌ مِنْ مَهَابَتِكَ يَا مَنْ أَنْوَارُ تَدْوِسِهِ لَا بَصَارٌ مُجِيبَةٌ رَافِقَةٌ وَسُبْحَاتُ  
وَجْهِهِ لِقُلُوبٍ عَارِفِيهِ شَائِقَةٌ يَا مَنْ قُلُوبُ الْمُشْتَاقِينَ وَيَا غَايَةَ أَمَالِ  
الْمُجْتَهِينِ اسْتَمْلَكَ حُبَّكَ وَحَبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحَبَّ كُلِّ عَمَلٍ يُؤْصِلُنِي إِلَى  
قُرْبِكَ وَأَنْ تَجْعَلَكَ أَحَبَّ عَلَيَّ مِمَّا سِوَاكَ وَأَنْ تَجْعَلَ حَتَّى آيَاكَ قَائِدًا إِلَى  
رِضْوَانِكَ وَشَوْقِي إِلَيْكَ زَائِدًا عَنْ عِصْيَانِكَ وَأَمْسُنْ بِالنَّظَرِ إِلَيْكَ  
عَلَى وَالنَّظَرِ بَيْنِ الْوَدِّ وَالْعُطْفِ إِلَيَّ وَلَا تَقْصِرْ عَنِّي وَجْهَكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ  
أَهْلِ الْأَسْعَادِ وَالْخُطُوةِ عِنْدَكَ يَا مُجِيبُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

دسویں مناجات (اللہ کی طرف وسیلہ پکڑنے کے لئے)

إِلَهِي لَيْسَ لِي وَسِيلَةٌ إِلَيْكَ إِلَّا عَوَاطِفُ رَأْفَتِكَ وَلَا لِي ذَرِيعَةٌ إِلَيْكَ إِلَّا  
عَوَارِثُ رَحْمَتِكَ وَشَفَاعَةُ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَمُقَدِّمُ الْأَمَةِ مِنَ الْغَنَةِ  
فَاجْعَلْهُمَا لِي سَبَبًا إِلَى سَبِيلِ عَفْوَانِكَ وَصَيْرُهُمَا لِي وَصْلَةً إِلَى السُّقْرَانِ

بِرَمِّزَانِكَ وَقَدْ خَلَّ رَجَائِي بِحَرَمِ كَرَمِكَ وَحَطَّ طَمَعِي بِغِنَاءِ جُودِكَ فَخَقِّنْ  
فِيكَ أَمَلِي وَاخْتِمْ بِالْخَيْرِ عَمَلِي وَاجْعَلْنِي مِنْ صَفْوَتِكَ الَّذِينَ أَخْلَلَتْهُمْ  
مُجْبُوْحَةٌ جَنَّتِكَ وَبَوَّأَتْهُمْ دَارَ كَرَامَتِكَ وَأَثَرَتْ أَعْيُنَهُمْ بِالنَّظَرِ إِلَيْكَ  
يَوْمَ لِقَائِكَ وَأَوْرَثَتْهُمْ مَنَازِلَ الصَّدَقِ فِي جَوَارِكَ يَا مَنْ لَا يَفْدُو الْوَدُونَ  
عَلَى أَكْرَمِ مَنْهُ وَلَا يَجِدُ الْقَاصِدُونَ أَرْحَمَ مِنْهُ يَا خَلَّاهُ وَحَدَّاهُ  
وَيَا أَعْطَفَ مَنْ أَوَى إِلَيْهِ طَرِيدٌ إِلَى سَعَتِ عَفْوِكَ مَدَدْتُ يَدِي وَبَدَّلْتُ  
كَرَمِكَ وَأَعْلَقْتُ كَفِّي فَلَا تُؤَلِّسْنِي الْحُرْمَانَ وَلَا تُبْلِسْنِي بِالْخَيْبَةِ وَالْمُفْسِرَانَ  
يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

### گیارہویں صلاجات (اللہ کی طرف محتاج لوگوں کے لئے)

إِلَهِي كَسْرِي وَلَا يَجْبُرُهُ إِلَّا لَطْفُكَ وَحَنَانُكَ وَفَقْرِي لَا يُغْنِيهِ إِلَّا  
عَطْفُكَ وَإِحْسَانُكَ وَرَدُّعِي لَا يَسْكُنُهَا إِلَّا أَمَانُكَ وَذِلَّتِي لَا يُعِزُّهَا إِلَّا  
سُلْطَانُكَ وَأُمْنِيَّتِي لَا يَكْفِيْنِيهَا إِلَّا فَضْلُكَ وَخُسْلِي لَا يَسِدُّهَا إِلَّا طَوْلُكَ وَحَاجَتِي  
لَا يَقْضِيْهَا غَيْرُكَ وَكَرْبِي لَا يَقْرِجُهُ سِوَى رَحْمَتِكَ وَهَمَزِي لَا يَكْشِفُهُ غَيْرُ  
رَأْفَتِكَ وَعَلَّتِي لَا يَبْرِدُهَا إِلَّا وَصْلُكَ وَكُوْعَتِي لَا يُطْفِئُهَا إِلَّا لِفَتْ أَوَّلِكَ  
وَسَوْقِي إِلَيْكَ لَا يَبْلُغُهُ إِلَّا النَّظَرُ إِلَى وَجْهِكَ وَفَرَارِي لَا يَقْرَدُونَ دُونَ وَلَوْ  
مِنْكَ وَلَهْفِي لَا يَبْرِدُهَا إِلَّا رَرْحُكَ وَسُقْيِي لَا يَشْفِيْهِ إِلَّا طِبُّكَ وَعَنَتِي  
لَا يُزِيلُهُ إِلَّا قُرْبُكَ وَجُرْمِي لَا يُبْرِئُهُ إِلَّا صَفْحُكَ وَرَيْنُ قَلْبِي لَا يَحْلُوهُ  
إِلَّا عَفْوُكَ وَوَسْوَاسُ صَدْرِي لَا يُزِيحُهُ إِلَّا أَمْرُكَ فَيَا مُنْتَهَى أَمَلِ الْإِبْلِيْ  
وَيَا غَايَةَ سُؤَالِ السَّائِلِينَ وَيَا أَنْصَى طَلِبَةِ الطَّالِبِينَ وَيَا أَعْلَى رَعْبَةِ  
الرَّاعِبِينَ وَيَا وَدِّي الصَّالِحِينَ وَيَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ وَيَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ  
وَيَا ذَا خَرَامِ الْمُعْدِمِينَ وَيَا كَرَامَاتِ الْبَاسِئِينَ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ وَيَا تَاضِي  
خَوَاجِ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاحِينِ وَيَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

لَكَ تَخَضُّعِي وَ سُؤَالِي وَإِلَيْكَ تَضَرُّعِي وَإِبْتِهَالِي أَسْأَلُكَ أَنْ تُنِيلَنِي مِنْ رَوْحِ  
رِضْوَانِكَ وَتُدِيمَ عَلَيَّ نِعَمَ امْتِنَانِكَ وَهَذَا أَنَا بِبَابِ كَرَمِكَ وَأَقِفُ تَوَلِّغًا  
بِرَّكَ مُتَعَرِّضٌ وَرَجَائِكَ الشَّدِيدُ مُعْتَصِمٌ وَبَعْدُ وَتِكَ الْوُثْقَى مُتَمَسِّكٌ إِلَهِي  
ارْحَمْ عَبْدَكَ الذَّلِيلَ ذَا اللِّسَانِ الْكَلِيلِ وَالْعَمَلِ الْقَلِيلِ وَأَمُنْ عَلَيْهِ بِطَوْلِكَ  
الْجَزِيلِ وَاسْكُنْ تَحْتَ ظِلِّكَ الظَّلِيلِ يَا كَرِيمُ يَا جَبِيلُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ هـ

## بارہویں مناجات ( عارفین کے لئے )

إِلَهِي فَصَرِّبْ أَلْسُنَ عَنْ بُلُوغِ شَأْنِكَ لِمَا يَلِيْقُ بِجَلَالِكَ وَعَجَزَتِ  
الْعُقُولُ عَنْ إِدْرَاكِ كُنْهِ جَوَارِكَ وَالْخُسْرَتِ أَنْ بَصَادُودُنَ النَّظْمِ إِلَى اسْمَاتِ  
وَجْهِكَ وَلَمْ تَجْعَلْ لِلْخَلْقِ طَرِيقًا إِلَى مَعْرِفَتِكَ إِلَّا بِالْخَيْرِ عَنْ مَعْرِفَتِكَ إِلَهِي فَاجْعَلْنَا  
تَرَشُّعًا أَشْبَارَ الشُّوقِ إِلَيْكَ فِي حَدِّ آثِقِ صُدُورِهِمْ وَأَخَذَتْ لَوْعَةُ تَحَبُّبِكَ  
بِجَمَامِهِمْ قُلُوبَهُمْ فَهَمُّ إِلَى أَرْكَارِ الْفَكَارِ يَلُودُونَ وَفِي رِيَاضِ الْقُرْبِ وَالْمُكَاشَفَةِ  
يَرْتَعُونَ وَمِنْ حِيَاضِ التَّحَبُّبِ يَكَايِسُ الْمَلَأَ طِفْطِفَةً يَكْرَعُونَ وَشَرَارِعِ الْمُصَافَاتِ  
يَرُودُونَ فَتَذْ كُشِفَ الْإِطْأَاءُ مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَانْجَلَّتْ ظُلُمَةُ الرَّيْبِ عَنْ عَقَائِدِهِمْ  
وَضَمَّائِرِهِمْ وَأَنْفَتُ فُحَا لُحْجَةِ الشَّكِّ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَشَرَارِعِهِمْ وَاسْتَرَحَّتْ  
بِتَحْقِيقِ الْمَعْرِفَةِ صُدُورُهُمْ وَعَلَتْ لِسَبْقِ السَّعَادَةِ فِي الزَّهَادَةِ هِمُّهُمْ  
وَعَذَبَ فِي مُعِينِ الْمُعَامَلَةِ شَرُّهُمْ وَطَابَ فِي مُجَالِسِ الْأَنْسِ سِرُّهُمْ وَ  
أَمِنَ فِي مَوَاطِنِ التَّخَافَةِ سِرُّهُمْ وَأَطْمَأَنَّ بِالرَّجُوعِ إِلَى رَبِّ الْأَرْبَابِ  
النُّفْسُ وَتَيَقَّنَتْ بِالْقُدْرِ وَالْفَلَاحِ أَرْوَاحُهُمْ وَقَرَّتْ بِالنَّظْمِ إِلَى مَحْبُوبِهِمْ  
أَعْيُنُهُمْ وَاسْتَقَرَّ بِإِدْرَاكِ السُّؤَالِ وَبَيْلِ السَّامُولِ قَرَارُهُمْ وَرَبِحَتْ فِي بَيْعِ  
الْأَدْنَى بِالْآخِرَةِ تِجَارَتُهُمْ إِلَهِي مَا أَكْذَبُوا أَطْرَافَ أَلْفَاهِمِ بِذِكْرِكَ  
عَلَى الْقُلُوبِ وَمَا أَحْلَى النُّسِيرَ إِلَيْكَ يَا أَلَوْهَامِ فِي مَسَالِكِ الْعُيُوبِ وَ  
مَا أَطْيَبَ طَعْمَ حُبِّكَ وَمَا أَعَذَّبَ شَرِبَ قُرْبِكَ فَاعْدُنَا مِنْ طَرْدِكَ

وَالْعَادِكِ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَخَصِّ عَارِفِيكَ وَاصْلِحْ عِبَادَكَ وَاصْدَقِ طَائِعِيكَ  
وَاخْلَصِ عِبَادَكَ يَا عَظِيمُ يَا جَلِيلُ يَا كَرِيمُ يَا مَبِينُ بِرَحْمَتِكَ وَمَمْنِكَ يَا  
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

## تیرھویں مناجات (اللہ کا ذکر کرنے والوں کے لئے)

إِلٰهِي كُوْنَا الْوَاجِبُ مِنْ قَبُولِ أَمْرِكَ لِنَزْهَتِكَ مِنْ ذِكْرِي إِيَّاكَ عَلَى  
أَنْ ذِكْرِي لَكَ بِمُتَدَرِّجِي لَا بِمُتَدَرِّجٍ وَمَا عَسَى أَنْ تَبْلُغَ مِقْدَارِي حَتَّى  
أُجْعَلَ مَحَلًّا لِمُقْدَرِيكَ وَمِنْ أَعْظَمِ النِّعَمِ عَلَيَّاجَرِيَانُ ذِكْرُكَ عَلَى  
الْهَيْئَةِ وَإِذْنُكَ لَنَا بِدُعَائِكَ وَتَنْزِيهِكَ وَتَسْبِيحِكَ إِلٰهِي فَا لِهَيْئَتِنَا  
ذِكْرُكَ فِي الْخَائِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّ وَالشَّاهِدِ وَالْإِعْلَانِ وَالْإِسْرَارِ وَفِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ  
وَالْإِسْنَاءِ بِالدُّعَا الْخَفِيِّ وَاسْتَعْمَلْنَا بِالْعَمَلِ الزَّكِيِّ وَالسَّعْيِ الرِّضْوِيِّ وَجَارَيْنَا  
بِالْمَيْزَانِ الْوَرَقِيِّ إِلٰهِي بِكَ هَامَتِ الْقُلُوبُ الْوَالِهَةُ وَعَلَى مَعْرِفَتِكَ  
جُمِعَتِ الْعُقُولُ الْمُتَبَايِنَةُ فَلَا تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ إِلَّا بِذِكْرِكَ وَلَا تَسْكُنُ  
النُّفُوسُ إِلَّا عِنْدَ رُؤْيَاكَ أَنْتَ الْمُسْتَجَبُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَالْمُعْبُودُ فِي كُلِّ  
زَمَانٍ وَالْمُجُودُ فِي كُلِّ أَدَانٍ وَالْمَدْعُوُّ بِكُلِّ لِسَانٍ وَالْمُعْظَمُ فِي كُلِّ جَنَانٍ  
وَأَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ لَذَّةٍ لَغْوِيَّةٍ ذِكْرُكَ وَمِنْ كُلِّ رَاحَةٍ لَغْوِيَّةٍ نَسِيكَ وَمِنْ  
كُلِّ سُورٍ لَغْوِيَّةٍ قُرْبِكَ وَمِنْ كُلِّ شُغْلٍ لَغْوِيَّةٍ طَاعَتِكَ إِلٰهِي أَنْتَ قُلْتَ وَكَ  
وَلَكَ الْحَقُّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ  
بِكُرَّةٍ وَأَصِيلًا وَقُلْتَ وَالْحَقُّ فَادْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ فَأَمَرْتَنَا  
بِذِكْرِكَ وَوَعَدْتَنَا عَلَيْهِ أَنْ تَذْكُرَنَا تَشْرِيفًا لَنَا وَتَفْخِيمًا وَعِظَامًا  
وَهَا نَحْنُ ذَاكِرُونَ كَمَا أَمَرْتَنَا فَاجْزَلْنَا مَا وَعَدْتَنَا يَا ذَاكَرَ الذَّاكِرِينَ  
وَيَا حَيُّرَ الْحَاكِمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

## چودھویں مناجات (اشرے پناہ مانگنے والوں کے لئے)

اَللّٰهُمَّ يَا مَلَا ذَا اللّٰلَا يَذِيْنُ وَيَا مَعَاذَ الْعَاذِيْنَ وَيَا مُنْجِيَ الْعَالَمِيْنَ  
 وَيَا عَاصِمَ الْبَآئِسِ الْمُسْتَكَيْنِ وَيَا رَاحِمَ السَّكَيْنِ وَيَا مُجِيبَ الْمُضْطَرِّينَ  
 وَيَا كَافِرَ الْمُفْقَرِيْنَ وَيَا جَابِرَ الْمُنْكَسِرِيْنَ وَيَا مَأْوِيَّ الْمُنْقَطِعِيْنَ وَيَا نَاصِرَ  
 الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَيَا مُجِيرَ الْخَائِفِيْنَ وَيَا مُغِيثَ الْمُكْرُوْبِيْنَ وَيَا حِصْنَ  
 الْاِلْحِيْنَ اِنْ لَمْ اَعُدْ بِعِزَّتِكَ فَمِنْ اَعُوْذُوْنِ لَكَ اَلْوُدُّ بِقُدْرَتِكَ  
 فَمِنْ اَلْوُدُّ وَتَدَّ الْجَبَاتِيْنَ اِلَى الدُّوْبِ اِلَى التَّشْبِيْثِ بِاَذْيَالِ عَفْوِكَ  
 وَاخْرَجْتَنِي الْخَطَايَا اِلَى اسْتِفْتَاْحِ الْاَبْوَابِ صَفْحِكَ وَدَعَيْتَنِي اِلَا سَاعَةِ اِلَى  
 اِلَا نَاحَةِ بَغْنَاءِ عِزِّكَ وَحَمَلْتَنِي السَّخَاةَ مِنْ تَقْصِيْكَ عَلَى التَّمَسُّكِ بِعُرْوَةِ عَظَمِكَ  
 وَمَا حَقَّ مِنْ اِعْتَصَمَ بِحَبْلِكَ اَنْ يُّخْذَلَ وَلَا يَلِيْنُ بِسِمْ اِسْتِجَارَ بِعِزِّكَ  
 اِنْ يُّسَلَمَ اَوْ يَصْلَحَ اِلٰهِيْ فَلَ تَغْلِبْنَا مِنْ حِمَايَتِكَ وَلَا تُعْرِنَا مِنْ رِعَايَتِكَ  
 وَزِدْنَا عَنْ مَّوَارِدِ الْمَلَكَةِ فَاِنَّا بِعَيْنِكَ وَفِي كُنْفِكَ وَكَذَلِكَ اَسْأَلُكَ يَا هَلْ  
 خَاصَّتِكَ مِنْ مَّلاَئِكَتِكَ وَمِنْ الصَّالِحِيْنَ مِنْ اَبْرِيَّتِكَ اَنْ تَجْعَلَ عَلَيْنَا  
 وَاَقِيَّةً تُجَيِّنُنَا مِنَ الْمَلَكَاتِ وَتُجَنِّبُنَا مِنَ الْاَفَاتِ وَتُكَلِّمُنَا مِنْ دَوَاهِيِ  
 الْمُصِيبَاتِ وَاَنْ تُنْزِلَ عَلَيْنَا مِنْ سَكْنِيَّتِكَ وَاَنْ تُغْنِيَنِي وَجُوْهَنَا بِاَنْوَارِ مُحَبَّتِكَ  
 وَاَنْ تُثَوِّبَنَا اِلَى شَدِيْدِ رُكْنِكَ وَاَنْ تُخَوِّبَنَا فِي اَكْنَافِ عِصْمَتِكَ بِرَأْفَتِكَ  
 وَرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

## پندرہویں مناجات (زاہدین کے لئے)

اِلٰهِيْ اَسْكَنْتُنَا دَارًا حَقِيْرَةً لَنَا حُضْرَةً مَكْرِيْهَا وَخَلَقْتُنَا بِاَيْدِي الْمَنِيَا  
 فِي حَبَابِلٍ عَنْدَ رَهَا فَاِلَيْكَ نُلْتَجِيْ مِنْ مَّكَائِدِ خَدَعِهَا وَبِكَ اَعْصِمُ  
 مِنَ الْاَعْتِرَافِ بِزِيْنَتِهَا فَاِنَّمَا الْمُهْلِكَةُ طَلَابُهَا الْمُتْلِفَةُ  
 حُلَا لَهَا الْمَحْشُوَّةُ بِالْاَفَاتِ الْمَحْشُوْنَةُ بِالسَّكَبَاتِ اِلٰهِيْ فَزِهِدْنَا فِيْهَا



وَسَلِّمْنَا مِنْهَا بِتَوْفِيقِكَ وَعِصْمَتِكَ وَأَنْزِعْ عَنَّا جَلَابِيبَ مُخَالَفَتِكَ وَكُلَّ أُمُورٍ  
بِحُسْنِ كِفَايَتِكَ وَأَوْفِرْ مَزِيدَنَا مِنْ سَعَةِ رَحْمَتِكَ وَاجْمِلْ صَلَاتَنَا مِنْ  
قُبُضِ مَوَاهِبِكَ وَأَغْرِسْ فِي أَفْئِدَتِنَا أَشْجَارَ مَحَبَّتِكَ وَاسْمَلْنَا أَنْوَارَ  
مَعْرِفَتِكَ وَأَذِقْنَا حَلَالَ ذِي عَفْوِكَ وَلَذَّةَ مَغْفِرَتِكَ وَاقْرُرْ أَعْيُنَنَا يَوْمَ  
لِقَائِكَ بِرُؤُوسِكَ وَأَخْرِجْ حُبَّ الدُّنْيَا مِنْ قُلُوبِنَا كَمَا فَعَلْتَ بِالصَّالِحِينَ  
مِنْ صَفْوَتِكَ وَالْأَبْرَارِ مِنْ خَاصَّتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ هـ

مناجات مذکورہ کے پڑھنے سے قلب نورانی ہوتا ہے حاجتیں برآتی ہیں تزکیہ نفس  
اور جلائے باطن ہوتا ہے گناہوں کی طرف میلان نہیں ہوتا۔ عبادت میں دل لگتا ہے اور  
ان کا پڑھنا مشمل ہے فوائد کثیرہ پر جس کی تفصیل کی اس کتاب مختصر میں گنجائش نہیں ہے۔

## ادعیہ مخصوصہ انبیاء علیہم السلام

### دعائے حضرت پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ دعا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غار میں تلاوت فرمائی ہے اور شرکفار  
سے محفوظ رہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص اس دعا  
کو پڑھے گا۔ خدا اس کی امانت اور مدد فرمائے گا جس طرح اس نے میری مدد کی اور ہزار  
پیغمبروں کی تبلیغ کا ثواب عطا کرے گا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا مُرْسِي السُّتُوْجِشِيِّنَ يَا اَبْنَيْسَ الْمُتَقَرِّدِيْنَ وَيَا ظَهَرَ الْمُتَقَطِّعِيْنَ  
وَيَا مَالَ الْمُتَقَلِّبِيْنَ وَيَا قُوَّةَ الْمُسْتَغْنِيْنَ وَيَا كُنْزَ الْفُقَرَاءِ وَيَا مُوَسِّمَ  
شُكُوْمِي الْغُرَبَاءِ وَيَا مُنْفِرِدَا الْجَلَالِ وَيَا مَعْرُوْفَا النِّوَالِ وَيَا كَثِيْرَ  
الْاَفْضَالِ اَعِثْنِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

## دُعائے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام

کفمی نے نقل کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے رُکنِ یمانی کی طرف دو رکعت نماز ادا کی اور یہ دعا پڑھی۔ مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ جو شخص تیری ذریت سے اس دعا کو پڑھے تو وہ مجھ سے جو چیز چاہے اس کو عطا کروں گا اور جس چیز سے چاہے دور رکھوں گا اور اس کے دل سے دنیا کی محبت زائل کروں گا اور اس کے سینہ کو حکمت اور دانش سے بھر دوں گا۔ دعایہ ہے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا نَّبَا شَرِبْہِ قَلْبِیْ وَ یَقِیْنًا صَادِقًا  
حَتّٰی اَعْلَمُ اَنْتَ لَنْ تُضِیْعَ لِّیْ اِلَّا مَا کُتِبَتْ لِّیْ وَ رَضِیْنِیْ مِنْ  
الْعِیْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِّیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

## دُعائے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام

مروی ہے کہ جب حضرت نوحؑ نے پانی اور اُس کی موجوں کی طرف نگاہ کی تو جناب نوح علیہ السلام پر ہول طاری ہوا تب حق سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہزار بار کہو تو نجات ملے گی چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے بموجب حکم عمل کیا۔ خداوند تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان سے نجات دی۔

## دُعائے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

وارد ہے کہ جناب ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں پھینکا گیا تو حضرت نے یہ دعا تلاوت فرمائی جس کی برکت سے آگ ان پر گلزار کر دی گئی۔ علماء نے اس دعا کے بہت سے خواص لکھے ہیں۔ ہر مشکل وقت میں اس کی تلاوت باعثِ نجات ہے :-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ اَنْتَ الْمَرْهُوبُ  
رَهْبٌ مِنْکَ جَمِیْعٌ خَلَقْتَکَ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ اَنْتَ الرَّزِیْعُ

فِي عَرْشِكَ فَوْقَ سَبْعِ سَمَوَاتِكَ وَأَنْتَ الْمُظِلُّ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يُظِلُّ شَيْءٌ  
عَلَيْكَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ أَنْتَ أَعْظَمُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ فَلَا يَصِفُكَ  
أَحَدٌ عَظَمَتَكَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ  
أَهْلُ سَمَوَاتِكَ وَأَرْضِكَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
تَعَالَيْتَ أَنْ يَكُونَ لَكَ شَرِيكَ وَتَكَبَّرْتَ أَنْ يَكُونَ لَكَ صِدْدٌ يَا نُورَ النُّورِ  
يَا مُنِيرَ كُلِّ نُورٍ يَا خَامِدَ لِنُورِكَ يَا مَلِيكَ كُلِّ مَلِكٍ يَا فَتْحِي عَيْنُكَ يَا  
نُورَ النُّورِ يَا مَنْ مَلَأَ أَرْكَانَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِعَظَمَتِهِ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ  
يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا هُوَ يَا هُوَ يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ  
أَمْرُهُ كُلَّمِجٍ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ أَهْبَاءَ شَرَاهِيَا أَوْ رُنَائِي أَسَادَتِي أَلِ  
شَدَائِي يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ  
يَا رَبَّاهُ يَا غَايَةَ مَنَّتْهَا وَرَغْبَتَاهُ -

### دعائے حضرت یعقوب علیہ السلام

کفعمی میں منقول ہے کہ ملک الموت نے یہ دعا حضرت یعقوب کو تعلیم کی جب آنحضرت  
نے اس دعا کو پڑھا تو صبح ہونے سے پہلے یوسف علیہ السلام کا پیرا من جناب یعقوب علیہ السلام  
کی خدمت میں بھجوا دیا گیا۔ شرفا لہان کے لئے یہ دعا پڑھنا چاہئے :  
يَا ذَا الْمَعْرُوفِ الْقَدِيرُ لَا يَنْقُطُ عَيْدُكَ وَلَا يَحْصِيهِ غَيْرُكَ يَا كَثِيرَ  
الْخَيْرِ يَا قَدِيمَ الْإِحْسَانِ يَا ذَا أَسْمَاءِ الْمَعْرُوفِ يَا مَعْرُوفًا بِالْمَعْرُوفِ يَا مَنْ  
هُوَ بِالْخَيْرِ مَوْصُوفٌ أَكْفَنَّا شَرًّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ -

### دعائے حضرت یوسف علیہ السلام

کتاب المصباح میں کفعمی نے اور کتاب قصص الانبیاء میں سعد بن ہبیب اللہ راوندی نے  
نقل کیا ہے کہ جبریل نے حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ تعلیم دی کہ جب آپ نے یہ دعا پڑھی

تو زندان چاہ سے نجات پائی۔ جب کوئی شخص کسی ظالم کی قید میں ہو۔ تو اس دعا کا پڑھنا باعثِ نجات ہوتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِدِیْعِ السَّمَوٰتِ  
وَالْاَرْضِ یَا اَجَلَّالِ وَالْاَكْرَمِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ  
لِیْ مِنْ اَمْرِیْ قَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَتَرْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَهَیْثُ حَیْتُ  
لَا اَحْتَسِبُ۔

یہ دعا تفسیر طبرسی میں اور تفسیر علی ابن ابراہیم میں بعینہ منقول ہے اور لکھا ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اس دعا کو پڑھا تو حق سبحانہ و تعالیٰ نے اس کی برکت سے حضرت یوسف علیہ السلام کی تمام مشکلات کو زندان چاہ میں آسان کر دیا اور قید سے نجاتی آدمیوں کے کید و کمر سے خلاصی ہوئی اور مصر کی بادشاہی اس رب العزت نے بخشی۔

### دُعائے حضرت ایوب علیہ السلام

کتاب مصباح میں کفعمی نے نقل کیا ہے کہ جناب حضرت ایوب علیہ السلام نے اس دعا کو پڑھا  
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ الْیَوْمَ فَاَعِدْنِیْ وَاَسْتَجِیْرُ بِكَ الْیَوْمَ مِنْ  
جَهْدِ السَّلاَءِ فَاَجِرْنِیْ وَاَسْتَعِیْثُ بِكَ الْیَوْمَ فَاَغْنِنِیْ وَاَسْتَصْرِحُكَ الْیَوْمَ  
عَلٰی عَدُوْكَ وَاَعِدُّوْنِیْ فَاَصْرِحْنِیْ وَاَسْتَنْصِرُكَ الْیَوْمَ فَاَنْصُرْنِیْ وَاَسْتَعِیْثُ  
بِكَ الْیَوْمَ اَبْجِیْرُیْ فَاَجِیْرْنِیْ وَاَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ فَاكْفِنِیْ وَاَعِصِمُ بِكَ  
فَاَعْصِمْنِیْ وَاَمِنْ بِكَ فَاَمِیْنِیْ وَاَسْئَلُكَ فَاَعْطِنِیْ وَاَسْتَزِرُّكَ فَاَرْزُقْنِیْ  
وَاَسْتَغْفِرُكَ فَاَغْفِرْ لِیْ وَاَدْعُوْكَ فَاَذْكُرْنِیْ وَاَسْتَرجِعُكَ فَاَرْجِعْنِیْ۔

### دُعائے جناب موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام

کتاب مصباح میں کفعمی نے نقل کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دعا کو طلب کفایت شرف و عون میں پڑھا اور حق تعالیٰ نے اس دعا کی برکت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نصرت اور

فرعون پرستخ دی۔ پس اعدا پرستخ حاصل ہونے کے لئے اس دعا کا پڑھنا خاصیتِ عجیب رکھتا ہے اور وہ دعائے جلیل القدر یہ ہے :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ  
سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا  
بَيْنَهُنَّ وَمَا فَوقَهُنَّ وَمَا تَحْتَهُنَّ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْرَعُ بِكَ فِي نَجْرَةٍ وَأَسْتَعِينُكَ عَلَيْهِ فَكَفِّنِيهِ بِهِ شَيْئًا ۝

### دُعائے یوشع بن نون علیہ السلام

وہ دعائے عجیب الخواص جس کو حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے پڑھا ہے اور اس کی مدد سے آفتاب ایک مدت تک ایک مرکز پر رہا۔ دعائے یہ ہے :-

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّهْرَ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَكِ  
الْمَعْرُوفِ الْمَكْتُوبِ عَلَى سُرَادِقِ الْحَمْدِ وَسُرَادِقِ الْمَجْدِ وَسُرَادِقِ  
الْقُدْرَةِ وَسُرَادِقِ السُّلْطَانِ وَسُرَادِقِ الشَّرَافِ أَدْعُوكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الثَّوَابُ الْبَارُّ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْعَمَادُ عَالِمُ الْغَيْبِ  
وَالشَّهَادَةِ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَتَوْرَهُنَّ وَقِيَامُهُنَّ ذُو الْجَلَالِ  
وَالْإِكْرَامِ حَنَّانُ ثَوْرٍ دَائِمٌ قُدُّوسٌ حَيٌّ لَا يَمُوتُ ۝

### دُعائے حضرت خضر و الیاس علیہما السلام

صبح میں کہتمی نے نقل کیا ہے کہ جناب خضر و الیاس علیہما السلام نے اس دعا کو پڑھا :-  
بِسْمِ اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ كُلُّ نِعْمَةٍ مِّنَ  
اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ الْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا يُضِرُّ  
السُّوءَ إِلَّا اللَّهُ -



## دعائے جناب یونس بن متی علیہ السلام

کتاب حیۃ المیوان اور کتاب مصباح کفنی میں منقول ہے کہ حضور پیغمبر (روحی فداء) نے فرمایا کہ آیات چاہتے ہو کہ میں بتلاؤں تمہیں ایسا کلمہ کہ اگر کوئی صاحب کرب اس کو پڑھے گا تو اس کی برکت سے حق سبحانہ و تعالیٰ اس شخص کے کرب و تکلیف کو زائل کرے گا اور جو بندہ مسلمان اس دعا کے بعد کوئی حاجت خدا تعالیٰ سے طلب کرے وہ اس کی حاجت روا ہوگی اور دعا اُس کی مستجاب ہوگی۔ وہ کلمہ میرے بھائی یونس کی دعا ہے جس کو خدائے تعالیٰ نے حکایت فرمایا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اور کتاب جوامع الحبا مع میں علامہ طبرسی نے ذکر کیا ہے کہ جب نزول عذاب سے قوم یونس علیہ السلام کو خوف ہوا تو انہوں نے یہ دعا پڑھی :

اللَّهُمَّ إِنَّا ذُنُوبَنَا دُعُوتُكَ وَجَلَّتْ وَأَنْتَ أَعْظَمُ مَهَا دَاجِلُ  
فَا فَعَلْ بِنَا مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ أَهْلُهُ پس رفع ہوا عذاب اُن کا اور محفوظ رہے۔

## دعائے حضرت ہود علیہ السلام

حضرت امام جعفر صادق آل محمد علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضور ختمی رسالت سرور کائنات (روحی فداء) مسجد میں داخل ہوئے دیکھا کہ ایک شخص مسجد میں ہے اور یہ دعا پڑھ رہا ہے مَا عَلَيْكَ يَا رَبِّ لَوْ أَرَضَيْتَ عَنِّي كُلَّ مَنْ لَّهُ سِبْطٌ تَبِعَهُ وَغَفَرْتَ لِي مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَأَدْخَلْتَنِي الْجَنَّةَ فَإِنَّ مَغْفِرَتَكَ لِلظَّالِمِينَ وَأَنَا مِنَ الظَّالِمِينَ پس حضور نے فرمایا اے ساجد اپنا سر مسجد سے اٹھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تیری دعا قبول کی۔ یہ وہ دعا ہے کہ جو بندہ مومن اس کو پڑھے گا خدا تعالیٰ اس کی دعا کو مستجاب کرے گا یہ دعا میرے بھائی ہود کی ہے۔

## دُعائے جناب داؤد علیہ السلام

مردی ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام نے اس دعا کو پڑھا تو حق سبحانہ عزوجل نے آنحضرتؐ کو وحی بھیجی کہ اسے داؤد! تم نے فرشتگان حفظ (یعنی کراما کا تین) کو تعجب میں ڈال دیا ہے مراد یہ ہے کہ وہ اس کا ثواب کثیرہ بوجہ زیادتی کے لکھ نہیں سکتے۔ وہ دعائے عجیب الخاصیت یہ ہے :

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ دَائِمًا مَعَ دَوَائِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ بَاقِيًا مَعَ بَقَائِكَ  
وَلَكَ الْحَمْدُ خَالِدًا مَعَ خُلُودِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِكُرَمٍ وَجْهِكَ  
وَعِزِّ جَلَالِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ -

## دُعائے جناب سلیمان علیہ السلام

مردی ہے کہ جناب سلیمان علیہ السلام نے اس دعا کو قفل بستہ پر تلاوت فرمایا جس کی برکت سے وہ قفل بستہ کھل گیا۔ تمام رکے ہوئے کاموں کے لئے یہ دعا عجیب الاثر ہے :

اللَّهُمَّ بِنُورِكَ اهْتَدَيْتُ وَبِفَضْلِكَ اسْتَفَيْتُ وَبِنِعْمَتِكَ أَصْبَحْتُ  
وَأَمْسَيْتُ هَذَا ذُنُوبِي بَيْنَ يَدَيْكَ أَسْتَغْفِرُكَ مِنْهَا وَأَتُوبُ إِلَيْكَ :

## دُعائے حضرت آصف بن برخیا علیہ السلام

مردی ہے کہ تخت بلقیس کو اس دعائے عجیب الاثر کی تلاوت سے حاضر کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دعا کی تاثیر سے مردے زندہ کرتے تھے۔ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسم اعظم اس دعا میں ہے :

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ  
الظَّاهِرُ الْمُنْظَرُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ  
الْمُتَعَالِ السَّمَنَانُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ إِنْ تُصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ  
بِي كَذَا وَكَذَا سَجَاءً كَذَا كَذَا مَا حُجَّتْ عَلَيْهِ -

## دعائے جناب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

مردی ہے کہ جب حضرت روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے اس دعا کو پڑھا تو حق سبحانہ و تعالیٰ عز و جل نے آنجناب کو آسمان پر اٹھالیا۔ اور یہودیوں کے شر سے ہمیشہ کے لئے نجات دی اور منقول ہے کہ حضرت پیغمبرِ اولاد عبد المطلب کو مکرر سفارش فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے اس دعا کو پڑھ کر سوال کرو۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص خلوص دل سے اس دعا کو پڑھے۔ اس کے اثر سے عرش الہی لرز اٹھے گا۔ اس وقت خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے ملائکہ گواہ رہو کہ میں نے اس بندہ مخلص کی دعا قبول کی اور اس کی دینی و دنیوی تمام حاجتوں کو بر لا یا۔ وہ دعائے مبارک یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَدْعُوكَ يَا سُبْحَانَ الْعَظِيْمِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الْاَعَزَّ وَاَدْعُوكَ  
اَللّٰهُمَّ يَا سُبْحَانَ الصَّمَدِ وَاَدْعُوكَ اَللّٰهُمَّ يَا سُبْحَانَ الْعَظِيْمِ الْوَحْدِ وَاَدْعُوكَ  
اَللّٰهُمَّ يَا سُبْحَانَ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ الَّذِي هُوَ اَشْبَتْ اَرْكَانِكَ كُلِّهَا اَنْ تُصَلِّيَ  
عَلَى اَحْمَدٍ وَاٰلِ اَحْمَدٍ وَاَنْ تَكْشِفَ عَنِّي مَا اَصْبَحْتُ فِيْهِ وَاَمْسَيْتُ ۝

## ادعیہ دوازده گانہ منسوب بہ ائمه اثنا عشر علیہم السلام

دعائے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو کسی دیوانے پر پڑھے تو وہ ہوش میں آجائے گا اور عسرتِ ولادت کے وقت پڑھے تو ولادت میں آسانی ہوگی پڑھنے والے کا گھر آگ سے محفوظ رہے گا اگر چالیس مرتبہ اس کو پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اگر یہ دعا سلطانِ جابر کے واسطے پڑھے تو اس کے شر سے محفوظ رہے گا اور جو اس کو سوتے وقت پڑھے ہر حرف کے عوض میں خدا تعالیٰ اس کو لاکھ ملک مقرر کرے گا جو اس کے لئے استغفار کریں گے اور رحمت لکھیں گے اور فضائل دعا کے بے شمار ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسُوْتُ وَصَادِقٌ لَا تَكْذِبُ وَفَاضِلٌ لَا تَقْهَرُ وَبَدِيٌّ لَا

تَفْعُدُ وَفَرِيبٌ لَا تَبْعُدُ وَقَادِرٌ لَا تُضَادُّ وَغَافِرٌ لَا تَظْلِمُ وَصَدِّقٌ لَا تُنْطَعِمُ  
وَقَيُّومٌ لَا تَسَامُ وَجَبِيحٌ لَا تَسْتَامُ وَجَبَّارٌ لَا تَقَاتُ وَعَظِيمٌ لَا تَرَامُ وَعَالِمٌ  
لَا تَعْلَمُ وَقَوِيٌّ لَا تَضْعَفُ وَعَلِيمٌ لَا تَجْهَلُ وَجَلِيلٌ لَا تَوْصِفُ وَوَفِيٌّ  
لَا تُخْلِفُ وَغَالِبٌ لَا تُغْلَبُ وَعَادِلٌ لَا تُحْيِفُ وَغَنِيٌّ لَا تَقْتَرُ وَكَبِيرٌ لَا  
تُغَادِرُ وَحَلِيمٌ لَا تَجُورُ وَرَكِيعٌ لَا تُحْيِفُ وَفَرْدٌ لَا تَسْتَشِيرُ وَهَابٌ لَا  
تَسْلُ وَغَزِيرٌ لَا تَسْتَدِلُّ وَسَمِيعٌ لَا تَذْهَلُ وَجَوَادٌ لَا تَبْخُلُ وَخَافِظٌ لَا تَقْطُلُ  
وَقَائِمٌ لَا تَسْهُوُ وَدَائِمٌ لَا تَفْنَى وَمُحْتَجِبٌ لَا تَرَى وَبَاقٍ لَا تَبْلَى وَوَاحِدٌ  
لَا تُشَبِّهُ وَمُقْتَدِرٌ لَا تُنَازِعُ يَا كَرِيمُ الْجَوَادُ الْمُتَكَرِّمُ يَا طَاهِرُ يَا قَاهِرُ أَنْتَ  
الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ يَا عَزِيزُ الْمُتَعَزِّزُ يَا مَنْ يُنَادِي مِنْ كُلِّ نَجْمٍ عَمِيْقٍ يَا لِسَنَةِ  
شَيْءٍ وَلُغَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَخَوَاصِّجٍ مُتَتَابِعَةٍ لَا يَشْغَلُكَ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَأَنْتَ الَّذِي  
لَا تُفْنِيكَ السَّهْوُ وَلَا تُحْطِيطُكَ الْإِمْكِنَةُ وَلَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا تَوْمٌ حَصِلٌ  
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبِئْسَ لِي مَا أَخَانُ عُسْرَهُ وَفَرِحَ عَنِّي مَا أَخَانُ كُرْبَهُ وَ  
سَهْلٌ لِي مَا أَخَانُ حُزْنَهُ سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝

## دعائے حضرت امام حسن علیہ السلام

یہ دعائے جلیل ہر کام کے لئے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے اور مشتمل ہے فوائدِ بے شمار پر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا عَدَدَتِي عِنْدَ كُرْبَتِي يَا عِيَاظِي عِنْدَ شِدَّتِي يَا وَلِيَّيَ فِي بَغْضَتِي يَا مُنْجِي  
فِي حَاجَتِي يَا مَفْزَعِي فِي وَرْطَتِي يَا مُنْقِذِي مِنْ هَلَكَتِي يَا كَالِيبِي فِي  
وَحْدَتِي يَا غَفِرَ لِي خَطِيئَتِي وَيَسِّرَ لِي أَمْرِي وَاجْتَمَعَ لِي شَمْلِي وَأَنْجَمَ لِي  
طَلَبِي وَأَصْلَحَ لِي شَأْنِي وَكَفَيْتَنِي مَا أَهَمَّنِي وَاجْعَلْ لِي مِنْ أَمْرِي رَجَاءً  
وَمُخْرَجًا وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَ الْعَافِيَةِ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَفِي الْآخِرَةِ  
إِذَا تَوَفَّيْتَنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

## دعائے حضرت امام حسین علیہ السلام

اس دعا کو بعد نماز پڑھنا چاہئے۔ منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا حق سبحانہ تعالیٰ

اس کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ معذور فرمائے گا اور آنجناب اس کے شفیع ہوں گے آخرت میں اور خدا تعالیٰ اس کے کرب کو دور کر دے گا۔ اور قرض ادا کر دے گا اور ہر امر مشکل کو آسان کر دے گا اور راہ ہدایت اس کے لئے واضح فرمائے گا اور اس کو اس کے دشمن پر غالب فرمائے گا اور سینہ اس کا کشادہ کر دے گا اور شہادت و وحدانیت کی موت کے وقت تلقین

فرمائے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِکَلِمَاتِکَ وَ مَعْرِفَتِکَ وَ سُلْطٰنِکَ سَمَوٰتِکَ اَنْ تَسْتَجِیْبَ لِیْ فَقَدْ دَهَقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عَسْرًا فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَجْعَلَ لِیْ مِنْ عَسْرِیْ یُسْرًا

دعائے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے حشر اس کا امام زین العابدین علیہ السلام کے ساتھ ہوگا اور آنجناب اس کو خود جنت میں داخل فرمائیں گے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا دَا اَبْرَہَیْمَ یَا دَیْمُومَ یَا حَبِیْبِیْ یَا قَیُّوْمَ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ وَ یَا فَارِجَ الْهَمِّ وَ یَا بَاعِثَ الرُّسُلِ وَ یَا صَادِقَ الْوَعْدِ

دعائے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یہ دعا مشتمل ہے نو اندکثیرہ ہر امر کے لئے پڑھ سکتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ لِیْ عِنْدَکَ رِضْوَانٌ وَ وُدٌّ فَاعْفُ عَنِّیْ وَ لِمَنْ یَتَعَبٰی مِنْ اِخْوَانِیْ وَ اَقَارِبِیْ وَ حَلِیْبٍ مَا فِیْ صُلْبِیْ

دعائے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام۔ منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا خدائے تعالیٰ

اس کو برے نورانی معذور فرمائے گا اور وہ ہمراہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے داخل بہشت ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا مَنْ هُوَ دَانَ غَیْرُ مُتَدَانَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِ اِجْعَلْ لِشِیْعَتِیْ وَ لِاِخْوَانِیْ وَ لِاَحْبَابِیْ مِنَ النَّارِ وَ قَاءَ لَهْمُ عِنْدَکَ رِضِیْ وَ اَعْفُوذُ نَوْبَهُمْ وَ یُسْرُ اُمُوْرَهُمْ وَ اَنْضِ دُیُوْنَهُمْ وَ اَسْرِ عَوْرَ اَنْفُسِهِمْ وَ هَبْ لَهُمُ الْکِبَارَ الَّذِیْ بَدِیْکَ وَ بَیْنَهُمْ یَا مَنْ لَا یَخَافُ الصَّیْمَ وَ لَا تَأْخُذُ کَ سِنَّةٌ وَ لَا لَوْ اَجْعَلُ لِیْ مِنْ کُلِّ نَفْسٍ وَجَّهًا



وَعُمَاۤءُ حَضْرَتِ اِمَامِ مُوسٰی کاظم علیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا خدائے تعالیٰ اس کی حاجت کو برائے گا اور روز قیامت اس کو جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ مشور فرمائے گا اور داخل بہشت کرے گا انشاء اللہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ یَا خَالِقَ الْمَخْلُوْقِ وَ یَا بَاسِطَ الرَّزْقِ وَ قَالِقَ الْحَبِّ وَ بَارِئِ النَّسَمِ وَ مُحِیِّ الْمَوْتِ وَ مُبِیِّتِ الْاَحْیَاءِ وَ دَائِمِ الشَّجَاتِ وَ مُخْرِجِ الشَّجَاتِ اِفْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهُ ۝

وَعُمَاۤءُ حَضْرَتِ اِمَامِ ضَا عَلِیہ السلام اس دعا کا پڑھنے والا ہمیشہ حق پر ہے گا اور گمراہ نہ ہوگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ الْهُدٰی وَ تَبِیْئِیْ عَلَیْهِ وَ اَحْشُرْنِیْ عَلَیْهِ اِمْنًا ۝

وَعُمَاۤءُ حَضْرَتِ اِمَامِ مُحَمَّدِ تَقِی عَلِیہ السلام کہ جو اس دعا کو پڑھے گا حضرت امام محمد تقی علیہ السلام بروز قیامت اس کے شیعہ ہوں گے یا مَنْ لَا تَشِیْبُہُ لَہٗ وَ اِلٰہٌ مُّثَالُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ تَقْنِی الْمَخْلُوْقِیْنَ وَ تَبْقِی اَنْتَ حَلَمْتَ عَنْ مِّنْ عَصَاکَ وَ فِی الْمَعْرِفَةِ صَلَکَ

وَعُمَاۤءُ حَضْرَتِ اِمَامِ عَلِی تَقِی عَلِیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا امام علی تقی علیہ السلام اس کے شیعہ ہوں گے اور اس کو خود داخل بہشت فرمائیں گے یَا ذُرُّ یَا بُرْہَانَ یَا مُنِیْرُ یَا مُبِیْنُ یَا رَبَّ الْکَیْفِی شَرَّ الشُّرُوْرِ وَ اَفَاتِ الدُّهُوْرِ وَ اَسْئَلُکَ السَّجَاةَ یَوْمَ یُفْطَحُ فِی الصُّوْرِ ۝

وَعُمَاۤءُ حَضْرَتِ اِمَامِ حَسَنِ عَسْکَرِی عَلِیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا خدائے تعالیٰ اس کو آجناب کے ساتھ مشور فرمائے گا اور آتش و وزخ سے نجات دے گا اگرچہ اس پر واجب ہوگئی ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ یَا عَزِیْزُ الْعِزِّ فِی عِزِّکَ اَعِزَّنِیْ بِعِزِّکَ وَ اَبْدِنِیْ بِبَصْرَکَ وَ اَبْعِدْ عَنِّیْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَ اَدْفَعْ عَنِّیْ بِدَفْعِکَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ خَیْرِ خَلْقِکَ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا فَرْدُ یَا صَدَدُ ۝

وَعُمَاۤءُ حَضْرَتِ حَجَّةِ مُتَمَتِّزِ سَلَامِ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بِحَقِّ مَنْ سَاجَدَکَ وَ بِحَقِّ مَنْ دَعَاکَ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ تَفَضَّلْ عَلٰی فَقَرَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالْغَنَاءِ وَ الشُّرُوْدِ وَ عَلٰی مَرْضٰی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالسَّفَاۃِ وَ الْبَصَّةِ وَ عَلٰی اَحْیَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِاللُّطْفِ وَ الْکَرَمِ وَ عَلٰی اَمَوَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ عَلٰی غَمِّ بَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّوَادِیْ اَوْطَانِہُمْ سَلَامِیْنَ غَارِیْمِیْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

# نقوش ایام ہفتہ

از حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

## بروز اتوار

جو شخص بروز اتوار اس نقش کو دیکھے آتش دوزخ سے نجات پائے گا  
اور جملہ کام اُس پر آسان ہوں گے اور خلق و اکابر و اشراف میں معزز ہوگا  
اور اس کے دشمن مقہور ہوں گے۔

اِنَّا فَتَحْنَا	لَكَ فَتْحًا	مُبِينًا	يَا بُنْح	يَا قُدُّوسُ
۱	۱۱۷	۹۷	۱۸۱	۲۵۸
۸۷	۷	۲	۵۹۵	۶۰
۶	۱۸۷	۱۰۲	۱۷۵	۵۵۷
۱۰۲	۷۰	ح	۷۱	۱۸
لاَ	اِلَهَ	اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ	اللّٰهِ

تحفۃ العوام مقبول جدید

# بروز پیر

نَصْرُ مِّنَ اللَّهِ	وَفَتْحٌ قَرِيبٌ	وَلَبِشْرُ الْمُؤْمِنِينَ	حَافِظًا	وَأَوْرَاحُ الرَّاجِينَ
۱	۱۸۱	۸	۷	۱۵
۸	۴	۷	۱۷۳	۵۵
۶	۱۴	۲۷۲	۷	۸۶
۶۲	۱۸	۳۴	۷	۷۱
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	مُحَمَّدٌ	رَسُولُ	اللَّهُ	

جو شخص اس  
نقش کو بروز پیر دیکھے  
ہر قسم کی بلاؤں و آفات  
ارضی و سماوی اور دشمنوں  
سے محفوظ رہے گا اور  
لوگوں میں محبوب ہوگا  
اور  
وہ اس کی مستجاب  
ہوگی :

# بروز منگل

يَا مُنَوَّرَ	السُّورِ	يَا خَالِقَ	السُّورِ	يَا مُنَوَّرَ
۱۸	۷۱	۸	۷	۱۵
۵۶۳	۷	۲۴	۷	۷۲
۲۲	۲۲	۲	۲	۵۴۳
۳	۵۴	۱۴	۷۴	۴۴۵
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	مُحَمَّدٌ	رَسُولُ	اللَّهُ	

جو کوئی شخص  
اس نقش کو بروز منگل  
دیکھے جلد آفات و بلیات  
سے خداوند تعالیٰ  
کی حفاظت میں رہے  
گا اور گناہان کبیرہ  
و صغیرہ کی عقوبت سے  
اللہ تعالیٰ کی امان میں  
رہے گا اور مراد قبول ہوگی :

## بروزِ بدہ

یَا اللّٰهُ	یَا فَتّٰحُ	یَا اللّٰهُ	یَا قُدُّسُ	یَا رَزَاقُ
۱	۱۸۱	۸۱۸۸	۱۱۸	۵۸
و	۱۸	۷۰	۳	۳
ع	ع	۲۱	۲۸۲	۳
۱۳	ع	ع	ع	۵۲۵
۱	۸۱	۱۱	۲۸	۳

جو شخص  
اس نقش کو بروز  
بدہ دیکھے جملہ بلاؤں  
آفتوں سے اُس میں محفوظ  
رہے گا اور خلافت  
کی نظر میں محترم رہے  
گا اور اس کی حاجت  
مشروعہ خداوند تعالیٰ  
بر لائے گا۔

## بروزِ جمعرات

یَا بَدُّوحُ	یَا دَدُّودُ	یَا اللّٰهُ	یَا فَتّٰحُ	یَا سُبُّوحُ
۱	۲۱	۱۰۰	۷	۲۰۲
۱۲	۶	۱۳	۳	۲
ع	ع	و	و	وا
۲	و	۱۲ و	ع	ووا
۶۹	۸	۳۱	۳	۳

جو شخص  
اس نقش کو بروز  
جمعرات دیکھے وہ تمام  
خلافت کی نظر میں عزیز  
محترم ہووے اور  
دولت ملے اور جملہ  
آفات و بلیات سے محفوظ  
رہے اور دنیا و آخرت  
کی کام روائی ہو۔

## بروز جمعہ

ملیقاً	ملیقاً	انت تعلم	ما فی قلوبہم	ملیقاً
۱	۱۴	۲	۴	۱۸
۴	۵۵۵	۵۵۷۸	۱۲	۱۲
۷۲	۴	۱۲	۴۴	۱۳
۵۲۵	۴	۱۳۱	۴ و ۱	۳
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	مُحَمَّدٌ	رَسُولُ	اللَّهِ

جو کوئی  
اس نقش کو بروز  
جمعہ دیکھے اس روز  
سے اس کے دشمن  
دوست ہو جائیں  
اور مراد سب دلخواہ  
برآوے اور خلافت  
کی نظر میں عزیز و محکم  
ہو جائے اور جملہ بدلت  
سے محفوظ رہے۔

## بروز ہفتہ

وَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا	أَمْرِي إِلَى اللَّهِ	إِنَّ اللَّهَ	بِصِيرَتِهِ	بِالْعِبَادِ
۵۳	۷۶	۱۲۰۲	۷	۷
۱۷۳	۷	۱۲	۴	۱۷
۶	۷۰ و	۸۱۷۵	۱	۱۷
۱۸	۱۷	۶ و	۴	۱۰۶۱
لَا	إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	مُحَمَّدٌ	رَسُولُ	اللَّهِ

جو شخص اس  
نقش کو بروز شنبہ دیکھے جملہ  
بلاؤں اور آفتوں سے  
ہفتہ آئندہ تک حفاظت  
خداوند تعالیٰ میں محفوظ رہے گا  
اور درجے بادشاہان و  
سمیت بچے گا اور جو اس کو  
دیکھے گا محبت کرے گا اور مرگ  
سفا جات سے امن میں رہے گا